بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جس بات کا رسولِ خدا تمہیں حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس چیز سے روک دیں اُس سے رک جاؤ (القرآن)

کواکبِ مُضیئہ

ترجمہ

جواہرِ سنیّہ در احادیثِ قُدسیّہ

مولفہ و مرتبہ

رئیس المحدثین شیخ محمد بن الحسن المعروف الشیخ حر عاملی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ

صدر المحققین آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مدظلہ العالی

مکتبۃ السبطین

296/9 بی، سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

Scanned by CamScanner

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب: کواکب مضیہ

مصنف: حضرت آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین النجفی

طبع: دوم

طابع: سید اظہار الحسن رضوی

مطبع: اظہار سنز پرنٹرز، 9 ریٹی گن روڈ، لاہور

فون نمبر 37220761

تعداد: 1100

ہدیہ: 400/-

Scanned by CamScanner

بسم الله الرحمن الرحیم

اظہار تشکر

بموجب ارشاد رسالت "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ یعنی جو اپنے محسن کا شکریہ ادا نہ کرے وہ خدا کا بھی شکر گزار بندہ نہیں ہے لہٰذا ناسپاس گزاری ہوگی۔ اگر کتاب مستطاب کواکب مضیئہ در احادیث قدسیہ کے دوسرے ایڈیشن کی طباعت کے سلسلہ میں جناب الحاج عامر صفدر پاشا صاحب آف چکوال حال وارد لندن (برطانیہ) کا شکریہ ادا نہ کیا جائے جنہوں نے اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے اخراجات ادا کئے۔ دعا ہے خداوند عالم مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جناب خاتون قیامت سلام اللہ علیہا کے جوار پرانوار میں مقام بلند مرحمت فرمائے قارئین کرام سے مرحومہ کے ایصال ثواب کی خاطر ایک بار سورہ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھنے کی استدعا کی جاتی ہے۔

الاحقر

محمد حسین النجفی بقلمہ

سرگودھا

19 جولائی 2012ء

Scanned by CamScanner

فہرست کواکب مضیہ

ترجمہ وشرح

الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گفتارِ اولین

الحمد للّٰه الذی بین فی کلامہ سبل الرشد والهدایة والصلوٰة والسلام علٰی رسولہ الذی اوضح ببیانہ طرق الرشادو الغوایة. وعلی شموس الخلافته والولایته الذین فتحوابا حادیثهم الشریفة. ابوابَ العلم والدرایة وانقذوا العباد من الضلال والعمایته. اما بعد

حدیث کی تعریف: لغوی اعتبار سے حدیث و کلام باہم مترادف ہیں اور محدثین کی اصطلاح میں بنابر مشہور حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی نقل و حکایت اور روایت کی جائے۔ محدثین کے نزدیک "خبر" بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات خود سنت کو بھی حدیث کے انہیں معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (ہدیۃ المحدثین)

فنِ حدیث کی فضیلت: یہ حقیقت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ اسلامی علوم و فنون میں سے فن حدیث وہ جلیل القدر اور عظیم الشان فن ہے جس میں نجات دارین، صلاحِ نشاءتین اور فلاح کونین کا راز مضمر ہے چنانچہ غواصِ بحار اخبار حضرت علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ بحار الانوار جلد نمبر ۱ صفحہ ۳ پر احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"والعمری لقد وجدتها سفینة والنجاة مشحونته بذخائر السعادات والفیتها منریناً بالنیرات المنجیة من ظلم الجهالات رأیت سبلها لائحته و طرقها واضحةً واعلام الهدایة والفلاح علی سالکها مرفوعةً واصوات الداعین الی الفوز والنجاح فی مناهجها مسموعة ووصلت فی سوار عها الی ریاض نضرة وحدائق خضرة مزنیة بازهار کل علم و حکمة وجدت فی طنی منازلها طرقاً مسلوکة معمورة موصلة الی کل شرف و منزلة فلم اعشر علی حکمة الا و فیها صعوها ولم اظفر بحقیقة الا و فیها اصلها"

Scanned by CamScanner

مجھے اپنی زندگی کی قسم میں نے احادیث کو نجات کی ایسی کشتی پایا ہے جو سعادت کے ذخیروں سے لبریز ہے۔ میں نے ان کو ایسے منارہائے نور سے مزین و مرصع پایا ہے جو جہالت کی تاریکیوں سے نجات دیتے ہیں۔ میں نے اس کے طرق و مسالک کو واضح و آشکار اور ان راستوں کے راہروؤں کے لیے رشد وہدایت اور بحاح وفلاح کے پرچموں کو بلند و بالا پایا ہے۔ ان راہوں پر چلنے والوں کو فوز وفلاح کی طرف دعوت دینے والوں کی آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں۔ میں شہر حدیث کی گلی کوچوں میں چلتے چلتے ایسے تر وتازہ اور سرسبز وشاداب باغوں تک پہنچ گیا جو ہر علم وفن کے پھولوں اور حکمت و دانش کے پھلوں سے مزین و آراستہ تھے۔ میں نے ان مقدس منزلوں کو عبور کرتے وقت آباد راستوں کو بھی دیکھا (جن پر سے کئی علمی قافلے گذر چکے تھے) جو ہر مجد وشرف اور بلند منزلت تک پہنچانے والے ہیں۔ میں کبھی کہیں بھی کسی ایسی حکمت و دانش کی بات پر مطلع نہیں ہوا جس کا خلاصۃ ولب لباب احادیث میں موجود نہ ہو اور کہیں بھی کوئی ایسی حقیقت نہیں دیکھی جس کی اصل بنیاد حدیث میں مذکور نہ ہو۔"

احادیث شریفہ کے بارے میں یہ اس بزرگوار کے تاثرات ہیں جس کی تمام زندگی انہی باغات کی مقدس روشوں کی سیر کرنے یا انہی سمندروں میں شناوری کرنے میں گذری ہے۔ ولا۔ینمک مثل خبیر .... اس سلسلے میں اہل ایمان کی .... مزید جلائے ایمانی کی خاطر دو حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱:۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں "یا فضیل! ان احادیثنا تحی القلوب" اے فضیل! ہماری حدیثیں دلوں کو زندہ کرتی ہیں۔

۲:۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "حدیثہ تاخذہ عن صادق خیر من الدینا و ما فیھا من ذھب و فضۃ"

اگر صرف ایک حدیث جسے تم کسی صادق القول آدمی سے حاصل کرو تو وہ تمہارے لیے تمام دنیا اور اس کے اندر جو کچھ طلا ونقرہ موجود ہے اس سے بہتر ہے۔ (ہدیۃ المحد ثین طبع ایرانی)

.... اور بالخصوص اس غیبت کبریٰ کے اس پرفتن اور پرآشوب دور میں تو سرکار محمد وآل

Scanned by CamScanner

محمد علیہم السلام کے اخبار و آثار کے ساتھ تمسک کرنے اور ان میں غور و تدبر کرنے کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہیں ہے۔ (از احسن الفوائد مؤلفہ من حقیر)

حدیث قدسی کا بیان: اب تک فضیلت حدیث کے سلسلے میں جو کچھ عرض کیا گیا ہے یہ عام اخبار و احادیث کے متعلق ہے مگر یہاں احادیث کی ایک ایسی اعلیٰ و ارفع قسم بھی موجود ہے جو قرآن مجید کے ماتحت اور عام احادیث سے مافوق ہے اور اسے ایک برزخ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کا نام ہے۔ "حدیث قدسی"

عام احادیث اور حدیث قدسی اور قرآن کے درمیان فرق: "قرآن، عام حدیث، اور حدیث قدسی کے درمیان کیا فرق ہے؟ اس سلسلہ میں علماء کرام نے بہت سے فرق بیان کئے ہیں مگر جس بات پر علماء محققین کی رائے مستقر ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر الفاظ و معانی ہر دو خداوند عالم کی طرف سے ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ الفاظ و عبارات فصاحت و بلاغت میں حد اعجاز تک پہنچے ہوئے ہوں تو اسے قرآن کہا جاتا ہے اور اگر الفاظ و معانی ہر دو خدا کی طرف سے ہوں مگر اعجاز کی حد تک نہ پہنچیں تو اسے حدیث قدسی کہا جاتا ہے اور اگر معانی و مطالب منجانب اللہ ہوں ان کی ادائیگی کیلئے الفاظ نبی و رسول یا امام کے ہوں تو اسے عام حدیث کہا جاتا ہے۔

وجہ تالیف و ترجمہ کتاب ہذا: اردو زبان کا دامن دیگر علوم و فنون کی طرح حدیث قدسی سے تہی نظر آتا ہے۔ لے دے کر چند مختصر مجموعے ہیں جو نہ ہونے کے برابر ہیں جن سے تشنگان علم و عرفان کی پیاس بجھنے کی بجائے اور بڑھتی ہے اگرچہ عربی اور فارسی میں اس موضوع پر متعدد وقیع کتابیں موجود ہیں مگر اس سلسلہ میں سب سے زیادہ جامع اور مکمل کتاب "الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ" ہے جو کہ محدث کامل، عالم، عامل، فاضل، باذل، نادرۃ الزمن، الشیخ محمد بن الحسن المعروف شیخ حر عاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی (المتوفی ۱۱۰۵ھ المدفون بہ مشہد مقدس خراسان) صاحب وسائل الشیعہ کی گرانقدر تالیف منیف ہے جسے مولف علام نے بڑی محنت، شاقہ اور بڑی عرقریزی سے تالیف فرمایا ہے مگر چونکہ یہ کتاب

مستاب عربی زبان میں ہے یا اس کے ایک دو قدیم ترجمے فارسی زبان میں موجود ہیں اور بدقسمتی سے ہمارے ابناء ملک وملت کی اکثریت ان دونوں زندہ زبانوں سے استفادہ کرنے کی اہلیت سے محروم ہے۔ اس لیے اپنے فطری وقدیمی جذبہ خدمت دین کے ماتحت مدت مدید سے یہ خیال دامن گیر تھا کہ اس گرانقدر کتاب کا اردو میں مطلب خیز ترجمہ کرکے ابناء ملک وملت کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا جائے مگر ہمیشہ دوسرے عملی وعلمی مشاغل اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے میں حائل رہے بااین ہمہ کبھی بھی یہ خیال دل ودماغ سے محو نہیں ہوا بلکہ مرور ایام کے ساتھ ساتھ بجائے ماند ہونے کے الٹا اس میں برابر صلابت، شدت، حدت اور پختگی پیدا ہوتی رہی حتیٰ کہ اس سال ماہ صیام میں یہ مصمم ارادہ کرلیا کہ اس کار خیر کا آغاز کر دیا جائے چنانچہ اس جذبۂ دینی کی صدائے حق پر لبیک کہتے ہوئے آج ۱۴ر ماہ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ کو اس مبارک کام کا آغاز کر دیا ہے۔ باوجود کہ آج کل تدریسی مشاغل تبلیغی مجالس کے علاوہ کتاب ''سعادۃ الدارین فی مقتل الحسینؑ'' کی نظر ثانی اور کتابتی اغلاط کی اصلاح کی مصروفیت ادھر پوری توجہ سے مانع ہیں مگر یہ ماہ رمضان المبارک کی برکت کا نتیجہ ہے کہ اس مقدس ماہ میں ہمیشہ اس قدر کام ہو جاتا ہے جو دوسرے کئی مہینوں میں نہیں ہو سکتا۔ الطاف ربانیہ اور فواضل الٰہیہ سے امید کامل ہے کہ یہ گراں قدر تحفہ بہت جلد ابتدائی مراحل بخیر وخوبی طے کرکے اپنی پوری جلوہ تابانیوں اور حسن پاشیوں کے ساتھ ابناء ملک وملت کے تشنہ کامان علم وعمل اور جویندگان رشد وہدایت کے مشتاق ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔ ''ماذلک علی اللہ بعزیز''

کچھ اس ترجمہ کے بارے میں: مخفی نہ رہے کہ ترجمہ میں نہ تو بالکل تحت اللفظی کی پابندی کی گئی ہے اور نہ بالکل آزاد ترجمہ کی روش اختیار کی گئی ہے بلکہ مطلب خیز ترجمہ کیا گیا ہے اور جا بجا جہاں کہیں عبارت میں کچھ اجمال واشکال تھا۔ حاشیہ پر وضاحتی نوٹ کے ذریعے اس کی وضاحت کر دی گئی ہے اور اس اشکال کو رفع کر دیا گیا ہے نیز اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ

Scanned by CamScanner

اصل کتاب کو بھی بالائی کالم میں پیش کر دیا ہے تاکہ اس کتاب کی افادیت کو چار چاند لگ جائیں۔ علاوہ بریں چونکہ جواہر سنیہ کے لکھے جانے کے بعد احادیث قدسیہ کے موضوع پر عربی فارسی میں بعض ضخیم کتابیں لکھی جا چکی ہیں تو ان کو مدنظر رکھ کر ان سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور مختلف ابواب میں مزید اضافہ جات کئے گئے ہیں۔ ہمیں خطاب وخلل سے منزہ ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں ہے اس لئے اہل علم وفضل سے نہ صرف عفو واغماض کی بلکہ اطلاع وآگہی کی درخواست کی جاتی ہے۔

نوٹ: یہ گفتار اولین لکھی گئی اور کتاب طاق نسیاں پر رکھ دی گئی اس دوران کئی کتابیں لکھی گئیں اور شائع بھی ہوگئیں۔ جیسے تجلیات صداقت اعتقادات امامیہ ترجمہ رسالہ لیلیہ اور قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ وغیرہ اب کئی سالوں کے بعد پھر اس طرف توجہ مبذول ہوئی بفضلہ تعالیٰ چند ماہ کی کاہش وکاوش کے نتیجہ میں یہ گوہر یک دانہ ابناء قوم وملت کی خدمت میں بطور ارمغان پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عز وشرف

وانا الاحقر الشیخ محمد حسین عفی عنہ، بقلمہ

۱۶ر ماہ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

بمطابق ۲۸ر جون ۱۹۸۳ء، بروز منگل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الجواہر السنیۃ

فی الاحادیث القدسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی اوضح فی کلامہ سبیل الھدایۃ واطلع فی افلاک القلوب من مشارق النصوص اقمار الولایۃ و محی باکف النبوۃ والامامۃ آیات الضلال والغوایۃ و فتح با

حادیث الائمۃ المعصومین علیھم السلام ابواب العلم والدرایۃ و فجر لاھل السلیم والانقیادینا بیع الحکمۃ فانقذھما من العمایۃ فرووا علومھم عن العلماء عن الائمۃ الامناء عن النبی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النجباء عن الجناب المقدس الالھی فاکرم برواۃ تلک الروایۃ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ ذوی الذوات القدسیۃ والکمالات العلیۃ والکرامات الجلیۃ صلوۃ وسلاما دالمین ماذر شارق اولاح بارق. امابعد فیقول الفقیر الی اللہ الغنی محمد بن الحسن الحر بن علی العاملی عاملہ الیہ بلطفہ الخفی وا لجلی لا یخفی مالکلام اللہ سبحانہ من المزیۃ علی کل کلام

اس طویل دیباچہ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ خدائے بے نیاز کا محتاج بندہ محمد بن الحسن الحر بن علی العاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی عرض پرداز ہے کہ خدا کے کلام کو دوسرے تمام کلاموں پر جو فوقیت و برتری حاصل ہے وہ مخفی دستور نہیں ہے۔ اس سے رشد و ہدایت کی اس طرح کلیاں نکلتی ہیں جس طرح شگوفوں سے پھوٹتی ہیں اور اسی کے ذریعہ سے ہدایت کا سورج افق نبوت سے طلوع ہوتا ہے اس لیے ضرورت اور سخت ضرورت اس بات کی

Scanned by CamScanner

ہے کہ اس کلام کو دل و دماغ کی توجہ کا مرکز بنایا جائے اور چونکہ اس کلام کی ایک خاص مقدار
بروایت علماء اخیار

فمنه تظهر انوار الرشاد ظهور الانوار من الاكمام وبه تجلت شمس الهدى من افق النبوة على صاحبها الصلوة والسلام فهو جدير بصرف الهمم اليه واقبال القلوب والا فهام عليه و قدوردت جملة برواية العلماء الاخيارعن الائمة الاظهار عن النبى المختار عليه وعليهم السلام عن الذات المقدسة الالهيته وهى المشهودة بالاحاديث القدسية غيرانى لماجد بها مجموعة فى كتاب ولاتعرض لتا ليفها فيما اعلم احدمن الاصحاب فاجبيب افرادها بالتاليف و جمع شملها فى كتاب لطيف يجمع المهم من احكام الايمان و يقمع بمواعظه البالغة روس مكايد الشيطان و يفضل على غيره بقوة الدليل و متانة البرهان) ويفخر علىٰ كل كتاب بانه اخو القرآن فجمعت منها هذه النباة وصلت الى زاجيا ان تعوذ بركتها على بعد التوقف من ذلك اعترافاً بالقصور من بلوغ تلك استخرت لله سبحانه واقدمت بعد لا حجام مستعينا بالله جل جلاله على الاتمام و سميهة الجواهر السنية.

فى الاحاديث القدسية ورتبته ابوابا بحسب ترتيب من خوطب بذلك الكلام من الملك العلام نه على اتمام المرادوا المرام اخترت مالم يدخل تحت عنوان تلك الابواب فافردت له ابوابا فى آخر الكتاب بحسب ترتيب المخبرين به عزالله جل جلاله من الانبياء عليهم السلام و جمعت الاحاديث القدسية التى وردت فى شان امير المومنين على والائمة من ولده عليهم السلام والنص عليهم من الله عزوجل و جعلتها بابين احدهما فيماوردمن طرقنا و ذكره علمائنا فى مصنفلهم والاخر فيما وردمن طرق العامة و كتبهم

فخرج فى

Scanned by CamScanner

از نبی مختار و آئمہ اطہار پروردگار عالم سے مروی ہے جسے حدیث قدسی کہا جاتا ہے مگر چونکہ یہ کلام کسی کتاب میں یکجا موجود نہیں ہے اور میری دانست کے مطابق ہمارے کسی عالم نے اس سلسلہ میں کوئی مستقبل کتاب تالیف نہیں کی۔ اس لیے میں نے استخارہ کے بعد چاہا کہ ان متفرق جواہر ریزوں کو ایک تالیف لطیف میں جمع کر دیا جائے تاکہ وہ کتاب احکام ایمان اور مواعظ بالغہ کی جامع ہونے کی بناء پر تمام دوسری کتابوں پر فوقیت حاصل کرے کیونکہ حدیث قدسی قرآن کی بہن ہے۔اس کے مواعظ کاملہ ونصائح شاملہ سے شیطانونی وساوس اور مکائد کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور میں نے اس مجموعہ شریفہ کا نام "جواہر سنیہ در احادیث قدسیہ" رکھا ہے اور اس کلام کے مخاطب انبیاء ومرسلین کی ظاہری ترتیب کے مطابق متعدد ابواب میں مرتب کیا ہے اور جو حدیثیں ان عناوین سے کسی خاص عنوان کے ضمن میں نہیں آتی تھیں ان کو آخر کتاب میں مستقل

البابین مایروی الغلیل و یشفی العلیل وھدی الیٰ سواء السبیل فلاریب ان الاحادیث الشریفة القدسیة التی ذکرت فی ھذین البابین واتفق علی نقلھا کلتا الطائفتان و صحت اسانید ھامن الطریقین وانعقد علیه اجماع الفریقین قد تجاوزت بکثرتھا خدا التواتر المعنوی و اوجبت لذوی الانصاف العلم الیقینی و حکمت بالبرھان الصبیح انفظعی بوجوب اتباع مذھب الاسامتة وان الحق مع الفرقة الناجیة الاثنی عشریه وان مذھنھم واجب الاتباع قد انعقد علی برھانه الاجماع وارتفع فیه النزاع و کم قام لھذه الدعوی من دلیل قاطع و اتصح لھامن برھان طالع و حسبک مااشتمل علیه کتاب الالفین مع تواتر الاحادیث من الجھانبین والفضل ماشھدت به الاعدا واذا وقفت علی مادردفی ھذا المعنی من الاحادیث القدسیة علمت بورود اضعاف اضعافه من السنة النبویه مضاف نادبسة الیٰ النصرص القرانیة والبراھین العقلیة القطعیة والحق جدیدوان طالت علیه الایام والباطل مخذول وان نصره اقوام کما قال

Scanned by CamScanner

امیر المومنین علیہ السلام وارجوان یکون ھذا الکتاب فایقا علی جمع المصنفات فی ھذا المجال مختصاً بالمحاسن التی لاتوجد فی غیرہ من المولفات اولاً تجرد بجلالۃ الموضع و جمع المھم من الاصول والفروع واشتمالہ علی المواعظ اللطیفہ الشافیۃ والرضا یا الکافیۃ الوافیۃ والفوائد الغالیۃ العالیۃ واشتمل

ابواب وعنادین کے ضمن میں درج کیا ہے۔ نیز ان احادیث قدسیہ میں وہ احادیث قدسیہ بھی درج ہیں جو جناب امیر المومنینؑ اوران کی دیگر اولاد طاہرین کی شان ومنزلت اور امامت و وصایت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ ایسی نصوص کو دو بابوں میں درج کیا گیا ہے۔ ایک باب میں وہ احادیث ہیں جو بطریق اہل سنت مروی ہیں اور دوسرے میں وہ ہیں جو بطریق شیعہ امامیہ منقول ہیں۔ اس قسم کی حدیثیں علاوہ صحیح السند ہونے کے تواتر معنوی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں جو اہل عقل وانصاف کو اس حقیقت کے اعتراف کرنے پر مجبور کرتی ہیں کہ مذہب امامیہ ہی برحق اور واجب الاتباع مذہب ہے اور اس دعویٰ کے ثبوت پر دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ موجود ہیں اس سلسلہ میں آپ کے لیے صرف علامہ حلیؒ کی کتاب الفین ہی کافی ہے جس میں مذہب حق کی حقانیت پر ۲ ہزار دلائل عقلیہ ونقلیہ پیش کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب دوسری تمام کتابوں پر بچند وجوہ فوقیت رکھتی ہے۔ اولاً اس کا موضوع جلیل القدر ہے۔ ثانیاً یہ تمام اہم اصول وفروغ دین پر مشتمل ہے۔ ثالثاً یہ مواعظ لطیفہ ووصایاء شریفہ، فوائد عالیہ، مطالب سامیہ اورفرقہ ناجیہ کی

مع ذلک علی بیان الغرفۃ الناجیۃ لتضمنہ النصوص الصریحۃ الظاھرۃ علیٰ امامہ الاثنی عشر من العترۃ الطاھرہ وانقل الاحادیث المودعۃ فیہ من کتب صحیحۃ معتبرۃ واصول معتمدہ محدرۃ وساذکر الطرق الی مولفیھا فی اخر الکتاب وان کان تواتر ھذہ الکتب و شھر تھا یرفع عنھا الشک والارتباب وانما تذکر طرفھا للتبرک باتصال سلسلۃ الخطاب و شوامر مرغوب فیہ عند

Scanned by CamScanner

اولی الالباب وما نقلته فی شان الائمة علیهم السلام من کتب العامة تعلم صحته بموافقته لها تواتر من تواتر من احادیث الخاصة والله اسال ان یثبه لی فی صحائف الحسنات فانه قریب مجیب الدعوات.

تعین وتشخیص پر مشتمل ہے اس میں جو احادیث شریفہ درج ہیں وہ تمام تر کتب معتبرہ و اصول معتمدہ سے ماخوذ ہیں۔ آخر کتاب میں ان کتابوں کے اپنے مولفین تک پہنچنے کا تذکرہ بھی کر دیا گیا ہے۔ اگر چہ شہرت کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں ہے اور جو کچھ کتب اہل سنت سے نقل کیا گیا ہے اس کی صحت و وثاقت کا ایک ناقابل رد ثبوت یہ بھی ہے کہ اس کی تائید مزید روایات اہل بیت علیہم السلام سے بھی ہوتی ہے۔ اس طرح یہ حدیثیں متفق بین الفریقین ہو جاتی ہیں۔ واللہ اسئل ان یثبتہ۔

فی صحائف الحسنات انه قریب مجیب الدعوات روانا ایضاً اقول کما قال المونف العلام. فان الحق جدید وان طالت علیه الایام وان الباطل مخذول وان نصره اقوام وها انا شرع فی المقصود بعون الله المنان. وهوا لمسئول وعلیه التکلان فی المبدا والختام)

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

باب آدم عليه السّلام

روى الشيخ الجليل ثقة الاسلام ابو جعفر بن يعقوب الكليني ره عن محمد بن يحيىٰ عن احمد بن محمد و عن على بن ابراهيم عن ابيه جميعاً عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن حبيب السجستانى قال سمعت جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام يقول ان الله عزوجل لما اخرج ذرية آدم عليه السلام من ظهره لىياخد عليهم الميثاق بابربية له وبالبنوة لكل نبى فكان اول من اخذلت عليهم الميثاق بنبوة محمد بن عبدالله صلى الله عليه وآله وسلم قال ان الله عزو جل قال لادم عليه السلام انظر ماذا ترى ننظر آدم عليه السلام

باب حضرت آدم علیہ السلام

اس باب میں وہ احادیث درج کی گئی ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی گئیں اور وہ کل چودہ ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

(1) شیخ جلیل القدر ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی اپنی شہرہ آفاق کتاب اصول کافی میں باسناد خود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب خلاق عالم نے حضرت آدمؑ کی پشت سے ان کی ذریت کو چیونٹیوں کی شکل میں برآمد کیا تا کہ ان سے اپنی ربوبیت اور تمام نبیوں کی نبوت کا عہد و پیمان لے (چنانچہ اقرار توحید لینے کے بعد) سب سے پہلے جس بزرگوار کی نبوت کا ان سے اقرار لیا وہ حضرت محمدؐ بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدائے حکم نے جناب آدم علیہ السلام سے فرمایا اے آدمؑ! ذرا دیکھو تو کیا نظر آتا ہے؟ جب آدمؑ نے اپنی ذریت کو اس حال میں دیکھا کہ اس نے

الى ذريته وهم قد ملاء والسلماء قال ادم ! يا رب ما اكثر ذريتي : ولا مرما

Scanned by CamScanner

خلقهتم فماترید منهم باخزک المیثاق علیهم ؟ قال الله جل وعز لیعبد وننی ولایشرکون بی شینا ویومنون برسلی ویتبعو نهم قال آدم یارب فمالی اری بعض الذر اعظم من بعض وبعضهم نور کثیر و بعضهم له نور قلیل وبعضهم لیس له نور فقال الله عزو جل لذلک خلقتهم لا بلوهم فی کل حالاتهم قال آدم یا رب اتاذن لی بالکلام فاتکلم قال الله عزو جل تکلم فان روحک من روحی وطبیعتک خلاف کیعونتی فقال آدم علیه السلام یا رب فلو کنت خلقتهم علی مال واحد و قدر واحد و طبیعة واحده وجبلة واحدة وارزاق واحدة و اعمار سواء لم یبغ بعضهم علی بعض ولم یکن بینهم تحاسدو لا تباغض ولا اختلاف کل شئی من الاشیاء قال الله عزو جل یا آدم بروحی نطقت و بضعف طبیعتک

آسمان کو پر کر رکھا تھا تو جناب نے عرض کیا۔ اے پروردگارا میری اولاد کس قدر زیادہ ہے؟ ضرور تو نے اسے کسی عظیم مقصد کے لیے پیدا کیا ہے تو اس کے پیدا کرنے اور اس سے عہد و پیاں لینے سے تیری کیا غرض ہے؟

ارشاد قدرت ہوا میں چاہتا ہوں کہ وہ میری عبادت کریں اور کسی چیز کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں اور یہ کہ میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کی پیروی کریں۔ حضرت آدمؑ نے عرض کیا اے پروردگار! اس کی کیا وجہ ہے کہ میں ان سے بعض چیونٹوں کو بعض سے بڑا دیکھ رہا ہوں۔ بعض کا نور زیادہ اور بعض کا کم اور بعض بالکل ہی بے نور ہیں؟ خدائے رحیم وکریم نے فرمایا میں نے ان کو اس لیے اس طرح پیدا کیا ہے تاکہ مختلف حالات و کیفیات سے ان کی آزمائش کروں! جناب آدمؑ نے عرض کیا۔ پروردگارا! آیا مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے؟ ارشاد ہوا ہاں کہو اگرچہ تمہاری روح تو میری ایک خاص روح ہے لیکن تمہاری طبیعت میری ہستی کے خلاف ہے۔ جناب آدمؑ نے عرض کیا۔ بارالہا! اگر تو ان کو ایک شکل ایک مقدار اور ایک طبیعت پر پیدا کرتا تو یہ ایک دوسرے کے خلاف حسد و بغاوت نہ کرتے اور نہ ہی ان کے درمیان کسی قسم کی باہمی

بغض وحسد ہوتا اور نہ ہی کسی چیز میں ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوتا؟ خلاق حکیم نے فرمایا اے آدم! تو نے میری عطا کردہ روح کی وجہ سے کلام کیا ہے اور اپنی کمزوری طبع کے سبب سے وہ باتیں کی ہیں۔

تکلفت مالا علم لک به وانا الله الخلاق العليم بعلمي خالفت بين خلقي و بمشيتي يمضي فيهم امري والي تدبيري والي تقديري صابرون لا تبديل لخلقي انما خلقت الجن والانس ليعبدو ني وخلقت الجنة لمن عبدني و اطاعني منهم واتبع رسلي ولا ابالي وخلقت النار لمن كفرني وعصاني ولم يتبع رسلي ولا ابالي و خلقتك وخلقت ذريتك من غير فاقد بي اليك واليهم وانما خلقتك و خلقتهم لا بلوك وابلوهم ايكم احسن عملا في دار الدنيا في حياتكم و قبل مماتكم ولذلك خلقت الدنيا والا خره والحيوة والموت والطاعة والمعصية والجنة والنار وكذلك اردت في تدبيري و تقديري وبعلمي النافذ فيهم خالفت بين صورهم واجسامهم والوانهم واعمار هم وارزاقهم وطاعتهم ومعصيتهم فجعلت منهم الشقي والسعيد و البصير

جن کا تمہیں علم نہیں ہے سنو میں خلاق اور علیم ہوں میں نے اپنے علم کی وجہ سے اپنی مخلوق کو مختلف الحالات بنایا ہے اور میری مشیت سے ان میں میرا حکم نافذ ہوتا ہے اور ان سب لوگوں کی بازگشت میری تدبیر وتقدیر کی طرف ہے میری پیدائش میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہے میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے ان میں سے میں نے جنت اس کے لیے پیدا کی ہے جو میری عبادت اور میرے رسولوں کی پیروی کرے اور مجھے کوئی پروا نہیں (کہ وہ کون ہے) اور جہنم اس کے لیے پیدا کی ہے جو میرا انکار کرے اور میرے رسولوں کی نافرمانی کرے اور مجھے کوئی پروا نہیں (کہ وہ کس خاندان کا چشم وچراغ ہے) اے آدم میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا حالانکہ مجھے تمہاری اور تمہاری اولاد کی کوئی احتیاج نہ تھی میں نے تمہیں اور انہیں صرف اس لیے پیدا کیا کہ تمہاری آزمائش کروں کہ دار دنیا میں مرنے سے

Scanned by CamScanner

پہلے تم میں سے بہترین عمل کرنے والا کون ہے (اور پھر مرنے کے بعد تمہیں تمہارے نیک اعمال کی نیک جزادوں) اسی مقصد کی خاطر میں نے دنیا و آخرت زندگی و موت اطاعت و معصیت اور جنت و دوزخ کو پیدا کیا اور اپنی تدبیر وتقدیر میں بھی یہی مقصد پیش نظر رکھا ہے اور میں نے اپنے جاری و ساری علم کی وجہ سے ان لوگوں کی شکل وصورت جسم و بدن رنگ و روپ عمر و حیات رزق و مال اور اطاعت و نافرمانی میں فرق و امتیاز روا رکھا ہے اس لیے کسی کو شقی کسی کو سعید کسی کو بینا اور

والاعمى والقصير والطويل و الجميل والذميم و العالم و الجاهل و الغنى و الفقير و المطيع والعاصى والصيح والسقيم و من به الزمانة ومن لا عاهة به فينظر الصيحيح الى من به العاهة فيحمد نى على عافيته وينظر الذى به العاهة الى الصحيح فيد عنى ويسائنى ان اعافيه ويصبر على بلائى فاثيبه جزيل عطائى و ينظر الغنى الى الفقير فيحمد نى ويشكر نى وينظر الفقير الى الغنى فيد عونى ويسالنى وينظر المومن الى الكافر فيحمدى على ماهديته فلذلک خلقتهم لا بلوهم وكلفتهم فى السراء والضراء و فيما اعافيهم وفيما ابتليتهم وفيما اعطيهم و فيما امنعهم وانا الله الملک القادر ولى ان امضى جميع ماقدرت على مادبّرت ولى ان اغير من ذالک ماشئت واقدم من ذلک مااخرت وانوخر ما قدمت من ذلک وانا الله

کسی کو نابینا کسی کو تاہ قامت اور کسی کو دراز قد کسی کو خوبصورت اور کسی کو بدصورت کسی کو عالم اور کسی کو جاہل کسی کو امیر اور کسی کو فقیر کسی کو مطیع اور کسی کو نافرمان کسی کو تندرست اور کسی کو بیمار کسی کو آفت زدہ اور کسی کو بے آفت پیدا کیا ہے۔ تاکہ تندرست اور بے آفت آدمی جب کسی آفت زدہ کو دیکھے تو اس صحت وسلامتی پر میری حمد کرے اور جب آفت زدہ آدمی صحیح وسلامت آدمی کو دیکھے تو اپنی صحت وسلامتی کے لیے مجھ سے دعا واستدعا کرے اور میری نازل کردہ بلا ومصیبت پر صبر کرے تاکہ میرے ثواب جزیل کا حقدار قرار پائے اس طرح جب کوئی فقیر و نادار کسی

Scanned by CamScanner

مالدار پر نگاہ کرے تو مجھے پکارے اور مجھ سے (مال و دولت کا) سوال کرے جب مومن کا زیر نگاہ کرے تو ہدایت و رہنمائی پر میرا شکریہ ادا کرے میں نے اس لیے ان کو پیدا کیا ہے اور تا کہ ان کا امتحان لوں اور میں نے ان کو شدت و آسائش، عافیت و ابتلا اور منع و عطا غرضیکہ ہر حال میں مکلف بنایا ہے میں ہی خدائے قادر مطلق بادشاہ ہوں مجھے کلی اختیار ہے کہ اپنی تدبیر کے مطابق جو تقدیر کی ہے اسے بتمام وکمال نافذ کروں یا اس میں جس طرح چاہوں اور جب تک چاہوں ردوبدل کروں اور جسے چاہوں مقدم اور جسے چاہوں موخر کروں میں وہ خدا ہوں۔

الفعال لما ارید لا اسال عما انفعل و انا اسئل خلقی عما هم فاعلون......! ورداه الشیخ الصدوق ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه فی کتاب العال عن...... الحسن بن محبوب مثله وعن یعقوب بن شعبب عن ابی عبدالله علیه السلام قال اوحی الله عزو جل الی آدم انی ساجمع لک الخیر کله فی اربع کلمات قال یا رب وماهن ؟

کہ جو کچھ چاہتا ہوں کر گزرتا ہوں مجھ سے اس کی کوئی باز پرس نہیں کر سکتا البتہ مجھے اپنے بندوں سے یہ سوال کرنے کا حق ہے کہ انہوں نے کیا اور کیوں کیا ہے؟ اس روایت کو حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی اپنی کتاب علل الشرائع میں نقل کیا ہے (۲) نیز کتاب اصول کافی میں بروایت یعقوب بن شعیب حضرت امام جعفری صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خدا نے حضرت آدمؑ کو وحی فرمائی کہ میں نے تمہارے لیے ہر قسم کی خیر و خوبی چار کلموں میں جمع کر دی ہے جناب آدم علیہ السلام نے عرض کیا بارالٰہی وہ چار کلمے کون سے ہیں؟

لے ارباب علم و دانش پر مخفی نہ رہے کہ عالم ذر کی جملہ آیات و روایات از قسم متشابہات ہیں جن کے اقرار و انکار اور ان کے معانی و مطالب سمجھنے میں علماء کبار کے انظار اختلاف کا شکار رہے ہیں یہاں ان تفصیلات میں جانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے شائقین ہماری کتاب احسن الفوائد کی طرف رجوع کریں اسی طرح نسل انسانی میں طبقاتی و صفاتی فرق کیوں ہے؟ کہ کوئی امیر ہے اور کوئی فقیر کوئی شاہ ہے تو کوئی گدا کوئی تندرست ہے اور کوئی بیمار کوئی حسین ہے اور کوئی قبیح یہ سوال قدیم الایام سے مفکرین عالم کی توجہ کا مرکز رہا ہے عام علمی کتابوں میں ضمنی بحثوں کے علاوہ خاص اس موضوع پر متعدد کتابیں لکھی اور شائع ہو چکی ہیں شاید اس موضوع پر استاد شہید مرتضی (جاری ہے)

Scanned by CamScanner

قال واحدۃ لی . و واحدۃ لک دواحدۃ فیما بینی و بینک و واحدۃ فیما بینک و بین الناس قال یا رب بینھن لی حتی اعلمھن قال اماالتی لی فنعبد نی لاتشرک بی شیئاً واماالتی لک فاجزیک بعملک احوج ماتکون الیہ واماالتی بینی و بینک فعلیک الدعا وعلی الا جابۃ و اما التی بینک و بین الناس فترضی للناس ماترضی لنفسک و رواہ الصدوق فی المجالس و فی معانی الاخبار عن...... محمد بن قیس عن ابی جعفر علیہ السلام مثلہ ورواہ فی کتاب من لایحضرہ الفقیہ مرسلا و رواہ الشیخ ابو جعفراحمد بن ابی عبداللہ البرقی فی المعاسن کذلک وعن علی بن ابراھیم.

......عن ابی حمزۃ عن ابی جعفر علیہ السلام و ذکر حدیثاً طو بلا یقول فیہ فلما انقضت نبوۃ آدمؑ مکمل ایامہ اوحی اللہ عزو جل الیہ ان یا آدم قدقضیت نبوتک واستکمات ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان والایمان والاسم الاکبر و میراث العلم وآثار

ارشاد ہوا ایک میرے لیے ہے ایک تمہارے لیے ایک میرے اور تمہارے دونوں کے لیے اور ایک تمہارے اور دوسرے لوگوں کے لیے ہے عرض کیا بار الہا! کھول کر بیان کرتا کہ میں سمجھ

مطہری مرحوم کی کتاب عدل الہی بہترین کتاب ہے مگر اس مسئلہ کو جس احسن طریقہ پر اس حدیث قدسی کے اندر خالق دو جہان کے کلام و بیان سے حل کیا گیا ہے اور اس اختلاف و افتراق کے جو علل و اسباب بیان کئے گئے ہیں وہ ایک دیدہ بینا اور گوش شنوندہ عقل سلیم اور طبع مستقیم رکھنے والے شخص کے ایمان و اطمینان کے لیے کافی و وافی ہے۔ سچ ہے تصنیف را مصنف نیکو کنند بیان نیز پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث قدسی کے بعض فقروں کا ظاہری مفہوم چونکہ ہمارے اصول مذہب کے خلاف معلوم ہوتا ہے جیسے طاعت و معصیت کا مخلوق خدا ہونا یا خدا کا اپنے بندوں سے امتحان لینا تو ان کی کوئی مناسب و موزوں تاویل کرنی پڑے گی مثلاً اس خلقت سے مراد خلقت تقدیری ہے نہ خلقت تکوینی یا طاعت و معصیت کی خلقت سے اس کے قویٰ و اسباب مراد ہیں۔ جن کے ذریعہ سے طاعت و معصیت کی جاتی ہے اسی طرح امتحان کے مجازی معنی مراد لیے جائیں گے کہ خدا اپنے بندوں سے بظاہر اس طرح معاملہ کرتا ہے جس طرح کوئی آقا اپنے غلام کا امتحان لیتا ہے اسی طرح قضا و قدر میں تغیر و تبدل کرنے سے لوح محو اثبات مراد ہوگی نہ کہ لوح محفوظ کما لا یخفی فتد بر وتشکر...... (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

سکوں ارشاد ہوا وہ کلمہ جو خاص میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کرو اور کسی چیز کو میرا شریک نہ بناؤ اور جو کلمہ خاص تمہارے لیے ہے وہ یہ ہے کہ (تم عمل کرو) جب تم سخت محتاج ہو گے (بروز قیامت) تو میں تمہیں جزائے خیر دوں گا اور وہ کلمہ جو میرے اور تمہارے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دعا کرنا تمہارا کام ہے اور قبول کرنا میرا کام اور جو کلمہ تمہارے اور عام لوگوں کے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کے لیے وہ کچھ پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اس روایت کو شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے امالی اور معانی الاخبار میں مسندا اور من لایحضر الفقیہ میں مرسلاً نقل کیا ہے نیز اسے برقی نے بھی اپنی کتاب محاسن میں درج کیا ہے۔

(۳) نیز اسی کتاب مستطاب میں بروایت ابی حمزہ امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل روایت مروی ہے جس میں مذکور ہے کہ جب حضرت آدمؑ کی (ظاہری مدت) نبوت ختم ہوگئی اور ان کی زندگی کے دن پورے ہوگئے تو خداوند عالم نے ان کو وحی فرمائی کہ اے آدمؑ! تیری نبوت کی مدت ختم ہوگئی اور تیری زندگی کے دن پورے ہوگئے اس لیے اپنے مخصوص علم ایمان اسم اعظم، میراث علم اور دیگر علم نبوت کے علائم وآثار

علم النبوة من ذريتک عند هبة الله فانی لن اقطع العلم والايملک واثار علم النبوة من العقب من ذريتک الى يوم القيامة ولن ادع الارض الاوفيها عالم يعرف به دينی و تعرف به طاعتی و يكون نجاة لمن يولد فيما بينک و بين نوح و بشر آدم بنوح عليه السلام وردی ما اور دته من هذا الحديث احمد بن ابی عبدالله البرقی مفردا فی المحاسن عن ابيه عن محمد بن سفيان عن نعمان الرازی عن ابی عبدالله عليه السلام ورواه الصدوق فی العلل كماسياتی.

وعن عدة من اصحابنا...... عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله عليه السلام انه سئل عن اول كتاب كتب فی الارض فقال ان الله عزوجل عرض علی آدم ذريته عرض العين فی صور الذر نبيا فنبيا و ملكا فملكا ومؤمنا فمؤ منا و كافرا فكافر احتی انتهیٰ الی داؤد عليه السلام فقال من هذا الذی نبيته و

Scanned by CamScanner

کو اپنی اولاد میں سے جناب ہبۃ اللہ (شیثؑ) کے سپرد کردو کیونکہ میں روز قیامت تک علم و ایمان اور علم نبوت کے دوسرے آثار کو تیری ذریت سے قطع نہیں کروں گا اور زمین کو کبھی بھی ایسے عالم دین (نبی یا وصی کے) بغیر نہیں چھوڑوں گا جس کے ذریعہ سے میرا دین پہچانا جائے گا اور جس کی وجہ سے میری اطاعت کا طریقہ پہچانا جائے گا اور تیرے اور نوحؑ کے درمیان پیدا ہونے والوں کی نجات و ہدایت کا سبب ہوگا اس طرح جناب آدمؑ کو حضرت نوحؑ کی بشارت دی گئی اس روایت کو برقی نے محاسن میں اور شیخ صدوقؒ نے علل الشرائع میں نقل کیا ہے۔

(۳) نیز اصول کافی میں بروایت عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ روئے زمین پر سب سے پہلا نوشتہ کون سا لکھا گیا؟ فرمایا جب خدائے قدیر نے (عالم ذر میں) تمام اولادِ آدمؑ کو باریک چیونٹیوں کی طرح ان کی اصلی شکل وصورت میں آدمؑ کے سامنے پیش کیا کہ نبی کو لباس نبوت میں بادشاہ کو بادشاہی کی شان میں مومن کو ایمان کی آن میں اور کافر کو کفر کے نشان میں اور اس طرح یکے بعد دیگرے نبی کے بعد نبی بادشاہ کے بعد بادشاہ مومن کے بعد مومن اور کافر کے بعد کافر دیکھتے دیکھتے جب جناب داؤدؑ تک نوبت پہنچی تو جناب آدمؑ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا بارِالٰہا! یہ کون ہے جس کے سر پر تو نے نبوت کا تاج کرامت سجا رکھا ہے۔

کرمته و تصرت عمره فاوحی الله باآدم هذا ابنک دائود علیه السلام عمره)) سنه وانی قد کتبت الاجال وقسمت الارزاق رانی امحرما اشاء واثبت وعنده الاالکتاب فان جعلت له شیئا من عمرک الحقته له قال یا رب فانی قد جعلت له من عمری ستین سنة تمام الماة سنة فقال الله عزوجل لجبرئیل و میکائیل و ملک الموت اکتبوه و علیه کتاباً فانه سینسٰی فکتبر اعلیه لنا با وختمره باجنحتهم من طینة علیین فلما حضره الوفاة اتاه ملک الموت فقال آدم فدبقی من عمری ستون سنة قال فانک قد جعلتهالا بنک دائود قال و نزل علیه جبرئیل واخرج الکتاب قال فمن اجل ذلک اذا اخرج الصک

علی المدیون ذل المدیون فقبض روحه وعن علی بنابراهیم ......

جمیل بن صالح عن ابی عبدالله علیه السلام قال لما طاف آدم

مگر اسے عمر بالکل مختصر دی ہے ارشاد ہوا یہ تمہارے بیٹے داؤدؑ ہیں جن کی کل عمر چالیس سال ہے میں ہی عمریں مقرر کرتا ہوں اور میں ہی روزی تقسیم کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) ہے (مزید فرمایا) اگر تم چاہو تو اپنی طویل عمر میں سے کچھ حصہ انہیں دے سکتے ہو میں اسے ان کی زندگی میں شامل کر دوں گا عرض کیا پروردگار میں اپنی عمر سے ساٹھ سال ان کو دیتا ہوں تا کہ ان کی عمر ایک سو سال ہو جائے خداوند عالم نے جبرائیلؑ و میکائیلؑ کو حکم دیا کہ اسے لکھ لو کہ یہ بھول جائیں گے چنانچہ انہوں نے ایک وثیقہ لکھا جس پر اپنے پروں سے علیین کی مقدس مٹی کی مہریں لگائیں (امام فرماتے ہیں) جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا اور ملک الموت (قبض روح کے لیے حاضر ہوئے تو آدمؑ نے پس و پیش کرتے ہوئے کہا ابھی تو میری زندگی کے ساٹھ سال باقی رہتے ہیں ملک الموت نے کہا وہ آپ اپنے بیٹے داؤد کو دے چکے ہیں (ابھی یہ مکالمہ جاری تھا) کہ جبرائیلؑ آگئے اور وہ وثیقہ نکال کر جناب آدمؑ کے سامنے رکھ دیا (چنانچہ وہ تحریر دیکھ کر آدمؑ خاموش ہو گئے) اور ان کی روح قبض کر لی گئی یہی وجہ ہے کہ جب مقروض کے پاس اس کا وثیقہ پیش کر دیا جائے تو وہ ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے (اور اسے چون و چرا کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی (۵) نیز اسی کتاب میں بروایت جمیل ابن صالح جناب جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا جب آدم طواف کعبہ کرتے ہوئے

بالبیت و انتهی الی الملتزم قال جبرئیل یا آدم اقرلربک بذنوبک فی هذا المکان قال فوقف آدم علیه السلام فقال یا رب ان لکل عامل اجرا و قد عملتُ فما اجری ؟ فاوحی الله الیه یا آدم فقد غفرت لک ذنبک قال یا رب ولولدی اولذریتی فاوحی

ملتزم (پشت کعبہ میں رکن یمان کے پاس ایک جگہ جسے مستجار بھی کہا جاتا ہے جہاں کی گئی دعا رد نہیں ہوتی) کے پاس پہنچے تو جبرائیلؑ نے کہا اے آدمؑ اس جگہ اپنے گناہوں (ترک اولیٰ) کا

Scanned by CamScanner

اقرار کیجیے چنانچہ جناب آدمؑ نے کھڑے ہوکر عرض کیا پروردگارا ہر مزدور کی کچھ اجرت ہوتی ہے میں نے بھی کچھ کام کیا ہے میری اجرت کیا ہے خدا نے وحی فرمائی اے آدم! میں نے تمہارا گناہ (ترکِ اولیٰ) معاف کردیا عرض کیا میری ذریت کے گناہ بھی معاف کر۔ ارشاد قدرت ہوا۔

اللہ الیہ یا آدم من جاء من ولدک الی ھذا المکان واقر بذنوبه وتاب اتوب علیه ثم استغفر غفرت له وعنه...... عن بکیر ابی عبد اللہ اوعن ابی جعفر

۱ یہ حقیقت اپنے مقام پر (علم کلام میں) ناقابل رد دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ انبیاء ومرسلین ہوں یا آئمہ طاہرین وہ مہد سے لے کر لحد تک ہر قسم کے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے معصوم ومطہر ہوتے ہیں مگر قرآن میں کئی ایسی آیات اور کتب تفسیر وحدیث میں سرکار محمدؐ وآل محمدؐ علیہم السلام کی کئی ایسی روایات ملتی ہیں جن کے ظاہری لفظوں سے ان ذوات مقدسہ کے گناہ گار ہونیکا توہم ہوتا ہے (جیسا کہ اس کتاب کے اندر اس قسم کی متعدد روایتیں پائی جاتی ہیں) علماء اعلام نے بڑی تفصیل بمیل کے ساتھا یک ایک نبی وامام کے متعلق ایک ایکآیت اور ایک ایک روایت کے تحقیقی جواب دیئے ہیں جن کے بیان ذکر کرنے کی نہ یہاں گنجائش ہے اور نہ ہی ضرورت البتہ یہاں اجمالاً تمام انبیاء وآئمہ کے اپنی طرف گناہ وعصیان کی نسبت دینے اور پھر اس سے توبہ وانابت کرنے اور دعا واستغفار کرنے کے متعلق ایک مختصر مگر مقنع جواب کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جس سے جملہ شکوک وشبہات کے بادل چھٹ جائیں گے اور وہ یہ ہے کہ یہ ذوات مقدسہ عصمت وطہارت پر علم ومعرفت اور عظمت شان ورفعت (جاری ہے) مکان کے اس اعلیٰ وارفع درجہ پر فائز ہوتے ہیں کہ اپنی زندگی کا ہر لحہ ولحظہ خالق کی عبادت وبندگی میں صرف کردینا بھی اس کے حقوق کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں جانتے۔ چہ جائیکہ جب وہ بتقاضائے انسانیت بعض اوقات اور بعض حالات میں بعض مباحات اور معاشرت باخلق وحظائظ ولذائز از قسم اکل وشرب اور نکاح وبچھو دیگر ضروریات زندگی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس وقت ان کی توجہ ادھر سے قدرے ادھر ہو جاتی ہے تو وہ اپنے مرتبہ ومقام کے لحاظ سے مباح اور جائز کام کی انجام دہی کو بھی عظمت نبوت وحست کے منافی جانتے ہیں لہٰذا جب ان مباح کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو بارگاہ ایزدی میں گریہ وبکاء اور توبہ واستغفار میں مشغول نظر آتے ہیں حالانکہ عوام اہل ایمان کے لیے ان مباح امور کی بجا آوری کار ثواب ہوتی ہے مگر سچ ہے حسنات الابرار سیئات المقربین

یہ ہے انبیاء مرسلین وآئمہ طاہرین کی توبہ وانابہ کا راز جسے بعض کوتاہ اندیش نہ سمجھ سکے اور اسے ان کے گناہ وعصیان کی دلیل قرار دے دیا

کار پاکاں راقیاس از خود مگر
گرچہ باشد درنوشتن شیر شیر

فتدبرو ولاتکن من الجامدین (منه عفی عنه)

علیہا السلام قال ان آدم قال یا رب سلطت علی الشیطان و اجریتہ منی مجری الدم فقال یا آدم جعلت لک ان من ھم من ذریتک بسیئۃ لم تکتب علیہ فان فعلھا کتبت علیہ ومن ھم بحسنۃ فان ھولم یعملھا کتبت لہ حسنۃ وان عملھا کتبت لہ عشراً قال یا رب زدنی قال جعلت لک ان من عمل منھم سیئۃ ثم استغفر غفرت قال یا رب زدنی قال جعلت لھم التوبہ بسطت لھم التوبۃ حتی تبلغ النفس ھذہ قال یا رب حسبی وردی علی بن ابراھیم فی تفسیرہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما اعطی ابلیس ما اعطاہ من القوۃ قال آدم یارب قد سلطت ابلیس علی ولدی واجریتہ منھم مجری الدم فی العروق و اعطیتہ ما اعطیت فمالی

تمہاری اولاد میں سے جو شخص اس جگہ آئے گا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے توبہ و استغفار کرے گا میں اس کے گناہ معاف کر دوں گا (۶) اسی کتاب میں بروایت بکیر امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب آدمؑ نے بارگاہ ایزدی میں (بطور شکوہ) عرض کیا بار الہا! تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کر دیا اور اس کو میری رگ و ریشے میں خون کی طرح رواں دواں کر دیا ہے ارشاد قدرت ہوا اس کے عوض میں نے تمہیں یہ رعایت دی ہے کہ تمہاری اولاد میں سے جو برائی کا ارادہ کرے گا اس کی برائی نہیں لکھی جائے گی اور جب کہ گزرے گا تو بھی ایک لکھی جائے گی اور جب نیکی کا ارادہ کرے گا تو اگر اسے نہیں بھی بجا لائے گا تو اس کی ایک نیکی تو لکھ دی جائے گی اور اگر بجالائے گا تو دس نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ آدمؑ نے عرض کیا پروردگارا کچھ اور اضافہ فرما۔ فرمایا تمہیں یہ تحفہ دیتا ہوں کہ تمہاری اولاد میں سے جو برائی کرے گا اور پھر استغفار کرے گا میں اس کے گناہ معاف کر دوں گا عرض کیا یا اللہ کچھ اور اضافہ فرما فرمایا ان کے لیے درِ توبہ کھول دوں گا اور جب تک سانس حنجرہ تک نہ پہنچ جائے۔ (توبہ قبول کروں گا یہ مژدہ ایمان افزا سن کر) جناب آدمؑ نے عرض کیا پروردگارا! یہ عنایت کافی ہے (۷) تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے فرمایا جب خدا

Scanned by CamScanner

نے شیطان کو (گمراہ کرنے کی بے پایاں) طاقت وقوت دی تو جناب آدمؑ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا (باقی روایت کا مطلب بعینہ وہی ہے جو اس سے سابقہ روایت کا ہے صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ اس میں اولاد آدم پر ابلیس کے مسلط ہونے کی صراحت ہے نہ خود آدمؑ پر دراصل سابقہ روایت کا مطلب بھی یہی ہے۔

ولـولدی فقال لک ولولدک السیئة بواحدة والحسنة بعشر امثاله قال یا رب زدنـی فـال التوبة مبسوطة حتی تبلغ النفس الحلقوم قال یارب زدنی قال اغفر ولا ابـالـی وردی الشیخ الصدوق...... فی المجالس و فی کتاب من لا یحضرة الـفـقیـه...... عن مقاتل بن سلیمان عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول الـلـهؐ ان آدم سـئـل ربـه ان یجعل له وصیا صالحا فارحی الله الیه انی اکرمت الانبیـاء بالنبوة ثم اخترت خلقی فجعلک خبارهم الاوصیاء ثم اوحی الله الیه یـا آدم اوص الـی شیـث فـارصـی آدم الـی ابـنـه شـبـث وهـوهـبة الله الحدیث وهـویشـتـمـل عـلـی اسـمـاء الارصیاء و ترتیهم من آدم و منه انی الهدیٰ علیه الـسـلام ورده ابـو عـلـی الحـسـن بن محمد الطوسی فی مجالسـه عن ابیه محمد بـن الـحسـن الـطـرسـی...... درداه علی بن محمد النحزازنی کتاب الکفایة فی الـنـصـو ص عـلـی الائـمة عـلیهـم الـسـلام بـعـدة اسانید الاانه اقتصر علیذکر الاوصیاء ولم یذکرالکلام القدسی ونی کتاب من لایحضره

کیونکہ شیطان اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں پر مسلط نہیں ہوسکتا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء اللہ کے مخلص بندوں کے سردار ہونے ہیں خود شیطان نے کہا تھا لاغوینھم اجمعین الاعبادک منھم المخلصین دوسرا اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ سانس کے حلقوں تک پہنچنے تک توبہ قبول کرنے کی رعایت ملنے پر آدمؑ نے کہا یا اللہ کچھ اور اضافہ کر ارشاد قدرت ہوا بخشتا جاؤں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا (تیری اس بندہ نوازی پر ہزار جان قربان) (۸) جناب شیخ صدوق" نے اپنی کتاب مجالس (امالی) اور من لایحضرہ الفقیہ میں بروایت مقاتل بن سلیمان امام جعفر

صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جناب آدمؑ نے بارگاہ ایزدی میں استدعا کی کہ ان کے لیے ایک صالح و نیکوکار وصی و جانشین منتخب فرمائے خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ میں نے انبیاء کو نبوت کے ساتھ عزت و کرامت عطا کی ہے پھر اس مخلوق میں سے جو بہترین خلائق تھے ان کو ان کا وصی قرار دیا ہے پھر خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ شیث کو اپنا وصی بناؤ یہ حدیث حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت خاتمؐ تک ترتیب وار تمام اوصیاء کے مقدس ناموں پر مشتمل ہے اور جناب آدم سے لے کر حضرت امام مہدیؑ تک اس میں اوصیاء کے نام مذکور ہیں جسے شیخ طوسی علیہ الرحمہ کے فرزند ابو علی حسن طوسی نے امالی میں اور جناب علی بن محمد خزاز نے اپنی کتاب کفایہ الاثر میں متعدد اسانید سے نقل کیا ہے مگر اس میں صرف اوصیاء کے نام نامی و اسم گرامی مذکور ہیں حدیث قدسی کا تذکرہ نہیں ہے۔

انفتیہ وفی العلل عن ابیہ...... عن زرارۃ عن ابی عبداللہ (ع) ذکر حدیثا اذکر منہ موضع الحاجۃ قال ان اللہ خلق آدم ثم ابتدع لہ حواء فقال آدم یا رب ماھذا الخلق الحسن الذی آنسنی قربہ والنظر الیہ فقال یا آدم ھذا امتی حواء افتحب ان تکون معک فتونسک وتحدثک و تکون تبعا لا مرک فقال نعم یا رب ولک علی بذلک الحمد والشکر مابقیت فقال اللہ عزوجل فاخطبھا الی فانھا امتی وقد تصلح لک ایضا زوجۃ للشھوۃ والقیٰ علیہ شھوۃ و قد علمہ قبل المعرفۃ بکل شئی فقال یارب فانی اخطبھا الیک فما رضاک لذلک فقال عزوجل رضائی ان تعلمھا معالم دینی فقال ذلک لک علی یا رب ان شئت ذلک فقال عزوجل قد شئت ذلک و قدزوجتکھا فضمھا الیک رفی کتاب

(۹) کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اور امالی میں بروایت زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی گئی ہے جس کا متعلقہ حصہ یہ ہے فرمایا جب خداوند تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا اور پھر ان کے لیے حضرت حوا کو خلق فرمایا تو جناب آدمؑ نے (حوا کو دیکھ کر) کہا

Scanned by CamScanner

پروردگار!! یہ خوبصورت مخلوق کون ہے؟ جس کے قرب اور جس پر نگاہ کرنے سے مجھے انس محسوس ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا یہ میری کنیز حوا ہیں کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہارے ہمراہ رہیں اور تم سے انس و محبت کریں تم سے بات چیت کریں اور تمہارے احکام کی پیروی کریں! آدمؑ نے عرض کیا ہاں پروردگارا! ضرور چاہتا ہوں اور اس لطف و عنایت پر تا زیست تیرا شکر و سپاس ادا کروں گا۔ خدا نے فرمایا تم مجھ سے اس کی خواستگاری کرو کیونکہ یہ میری کنیز خاص ہے اور تسکین شہوت کے لیے تیری زوجہ بننے کے لائق ہے کیونکہ خدا نے جناب آدمؑ میں جنسی خواہش ودیعت کر دی تھی اور اس سے پہلے انکو ہر چیز کی معرفت بھی عطا کر دی تھی (جس میں تسکین شہوت کا طریقہ کار بھی شامل تھا) آدمؑ نے عرض کیا پروردگار! میں ان کی خواستگاری کرتا ہوں تو فرما (بطور حق مہر) تیری رضا کیا ہے؟ ارشاد ہوا میری رضا یہ ہے کہ تم اسے دین کے حقائق و معارف تعلیم دو آدمؑ نے کہا اگر تو چاہتا ہے تو مجھے قبول ہے ارشاد ہوا میں یہ چاہتا ہوں اور (اس حق مہر کے عوض) . ان کی تجھ سے تزویج کرتا ہوں لہٰذا ان کو اپنے ساتھ چسپاں[1] کرلو۔

العلل قال حدثنا...... عن وهب اليماني قال لما اسجد الله الملائكة لآدم والى ابليس ان يسجد قال الله عزوجل اخرج منها فانك رجيم وان عليك لعنتى الى يوم الدين" ثم قال الله عزوجل يا آدم! انطلق الى هؤلا الملائكة فقل السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فسلم عليهم فقالوا وعليك السلام ورحمة الله وبركاته فلما رجع الى ربه قال له تبارك و تعالىٰ هذه تحيتك و تحية ذريتك من بعد كفيما بينهم الى يوم القيامة)

وعن ابيه...... عن نعمان الرازی عن ابی عبدالله عليه السلام قال لما

[1] اس حدیث کا نتیجہ یہ ہے کہ رشتہ عقد ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد جناب آدمؑ نے حوا کو حکم دیا کہ میری طرف منہ کرو (ادھر آؤ) اس پر جناب حوا نے کہا آپ میری طرف آ جائیں خدا نے آدمؑ کو حکم دیا کہ حوا کی طرف جاؤ امامؑ فرماتے ہیں کہ اگر پہلے دن ایسا نہ ہوتا تو عورتیں خود مردوں کی خواستگاری کرتیں۔ خداوند عزوجل جزائے خیر دے جناب حوا کو جنہوں نے اپنی بیٹیوں کی لاج رکھ لیں۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

شیخ صدوقؒ نے علل الشرائع میں وھب یمانی سے روایت کی ہے کہ جب خدا نے (بطور قبلہ) ملائکہ سے آدم کا سجدہ کرایا اور شیطان نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو خدا نے فرمایا یہاں سے نکل جا کہ تو راندۂ درگاہ ہے اور قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے اس کے بعد خدا نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ تم ان فرشتوں کے پاس جاؤ اور جا کر اس طرح سلام کرو السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور فرشتوں نے جواب میں کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ، جب آدم واپس بارگاہ خدا میں آئے تو ارشاد قدرت ہوا یہ تمہارا اور قیامت تک تمہاری اولاد کا باہمی تحیہ وسلام [2] ہے۔

(۱۱) نیز جناب شیخ صدوقؒ نے بروایت نعمان رازی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا جب

انقضف نبوة ادم وانقطع اکله ارحی الله الیه یا آدم قد قضیت نبوتک وانقطع اکلک فانظر الی ماعندک من العلم والایمان ومیراث النبوة واثرة العلم

ا۔ یہ حقیقت ہر قسم کے شک وشبہ سے بلند و بالا تر ہے کہ شریعت اسلامیہ مقدسہ میں ہر قسم کا سجدہ (خواہ تعبدی ہو اور خواہ تعظیمی) ذات پروردگار کے لیے مخصوص ہے کسی بھی مخلوق کو کسی قسم کا سجدہ کرنا روانہیں ہے اور یہ بدترین قسم کا شک ہے جو ناقابل معافی جرم ہے پھر فرشتوں کا سجدہ آدم کو یا برادران یوسفؑ کا سجدہ یوسفؑ کو کیا تھا اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ علماء اسلام نے اس سوال کے مختلف جواب دیے ہیں۔ اس دور میں سجدہ تعظیمی جائز تھا مگر اب اسلام میں منسوخ ہو گیا ہے حکم خدا کو سجدہ کیا گیا تھا ظاہر ہے حکم خدا کے تحت جس چیز کو بھی سجدہ کیا گیا ہو وہ دراصل خدا کو سجدہ ہوگا کیونکہ اسی کے حکم سے کیا گیا ہے آدمؑ و یوسفؑ کو قبلہ قرار دیکر سجدہ خدا کو کیا گیا تھا ہماری نظر قاصر میں یہ آخری جواب اقرب الی الصواب ہے اور یہی جواب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے ملاحظہ ہو احتجاج طبرسی قصص الانبیاء جزائری اور حیات القلوب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ، وللناس فیما یعشقون مذاہب، اس موضوع کی مزید تفصیلات دیکھنے کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب احسن الفوائد کی طرف رجوع کریں (منہ عفی عنہ)

۲۔ اس حدیث اور اس جیسی کئی دوسری احادیث واضح ہوتا ہے کہ امت مسلمہ کا اسلامی سلام یہی ہے السلام علیکم یا سلام علیکم اور جواب ہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کے علاوہ ع جو کچھ بھی ہے سرمایہ وہم و خیال ہے۔ (منہ عنہ)

Scanned by CamScanner

والاسم الاعظم فاجعله في العقب من ذريتك عندهبة الله فانی لمن ادع الارض بغير علم تعرف به طاعتی ودینی ویکون نجاة لمن اطاعه وقد تقدم رواية هذا المعنی من طریق الکلینی......

وفي كتاب معانی الاخبار عن...... عبدالرحمن بن سيابه عن ابی عبدالله علیه السلام في حديث ان آدم قام على باب الكعبة فقال اللهم اقلنی عثرتی واغفر ذنبی واعدنی الی الدار التی اخرجتنی منها فقال الله تعالیٰ قد اقلتک عثرتک وغفرت ذنبک وساعیدک الی الدار التی اخرجتک منها......

حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت کی ظاہری مدت ختم ہوگئی (اس روایت کا مطلب بعینہ وہی جو سابقہ روایت نمبر ۳ کا ہے جو اصول کافی سے منقول ہے اگر مصنف علام نے کسی مصلحت کے ماتحت روایت کا تکرار کیا ہے تو ہم ترجمہ کا تکرار نہیں کرتے)

(۱۲) نیز جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں بروایت عبدالرحمن بن سیابہ حضرت ام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جناب آدم نے درکعبہ پر کھڑے ہو کر بارگاہ خدا میں عرض کیا بارالہا! میری لغزش سے درگزر فرما اور مجھے پھر اس گھر (جنت) کی طرف لوٹا جس سے مجھے نکالا تھا خدا نے فرمایا میں نے تمہاری لغزش سے درگزر کیا تمہارا گناہ (ترک اولیٰ) معاف کیا اور عنقریب تمہیں اس مکان کی طرف لوٹا دوں گا جس سے تجھے نکالا تھا۔

ومروی الشیخ الجلیل احمد بن ابی عبدالله البرقی فی المحاسن عن ...... ابان بن تغلب عن ابی عبدالله علیه السلام . قال ان آدم شکی الی ربه حديث النفس حقان اكثر من قول لاحول ولاقوة الا بالله. دردی الشیخ...... البرسی قال قال رسول اللهؐ قال الله عزوجل یا آدم انی اکرمت الانبياء بالنبوة وجعلت لهم اوصیاء وجعلتهم خير خلقی فاوص انی ابنک شیث الحديث اقول و سیاتی من هذا الباب الاحاديث التی وردت في شان الائمة فی بابهاانشاء الله تعالیٰ

(۱۳) شیخ جلیل برقی نے محاسن میں برروایت ابان بن تغلب حضرت امام جعفر صادق علیہ

Scanned by CamScanner

السلام سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے خداوندی میں حدیث نفس[1] کی شکایت کی ارشاد ہوا بکثرت پڑھو لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۱۴) شیخ رجب برسی نے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ خدا نے جناب آدم علیہ السلام سے فرمایا اے آدمؑ! میں نے انبیاء کو نبوت سے سرفراز کیا اور ان کو اوصیاء عطا کئے ہیں اور ان کو بہترین خلائق قرار دیا ہے لہٰذا تم اپنے بیٹے شیثؑ کو اپنا وصی بناؤ الی آخر الحدیث اس حدیث کا حاصل وہی ہے جو حدیث نمبر ۸ کا ہے۔

مصنف علام فرماتے ہیں اس قسم کی حدیثیں جو آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی شان میں وارد ہوئی ہیں اس باب میں ذکر کی جائیں گی جو اس قسم کی حدیثوں کے لیے مخصوص ہے۔

۱۔ چونکہ انبیاء و آئمہ کی عصمت اختیاری ہوتی ہے (فرشتوں کی طرح اجباری و اضطراری نہیں ہوتی) لہٰذا ان کے اندر خیالات نفسانیہ کا پیدا ہونا جبکہ ان کے مطابق عملدارنہ کیا جائے ان کی عصمت کے منافی نہیں ہے اس لیے کئی روایات میں وارد ہے کہ حدیث نفس سے کوئی بھی آدمی محفوظ نہیں۔ واللہ العالم والعاصم (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

الباب الثانی : باب نوح علیه السلام

محمد بن علی بنالحسین بن بابویه فی کتاب کمال الدین و تمام النعمة قال حدثنا ...... عن سدیر الصیرنی عن ابی عبدالله علیه السلام و ذکر حدیثا طویلا فی الاخبار عن المهدی و غیبته وما یتضمن الجفر من ذکره وان نیه شبها من جماعة الانبیاء علیهم السلام کا بطاء نوح و غیر ذلک یقول فیه ابو عبدالله واما ابطاء نوحفانه لما استنزل العقوبة علی قومه من السماء بعث الله عزوجل الیه الروح الامین جبرئیل علیه السلام و معه سبع نوایات فقال یا نبی الله ان الله تبارک و تعالیٰ یقول لک هؤلاء خلائقی و عبادی و لست ابیدهم بصاعقة من صواعقی

دوسرا باب: باب حضرت نوح علیہ السلام

(اس باب میں وہ احادیث قدسیہ بیان کی گئی ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی ہیں اور وہ کل سات ہیں)

(۱) جناب شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب کمال الدین وتمام النعمۃ میں باسنادخود بروایت سدیر صیرنی حضرت امام جعفری صادقؑ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت مہدیؑ دوراں اور ان کی غیبت کبریٰ اور جعفر و جامعہ میں ان کا تذکرہ اور انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت کے ساتھ ان کی مشابہت کا تذکرہ کیا گیا ہے جن مشابہتوں میں سے ایک مشابہت جناب نوحؑ کی قوم پر عذاب نازل کرنے میں دیر کی تھی (اس طرح امام مہدیؑ کے ظہور میں بھی تاخیر ہوگی اور جو مصالح وہاں کارفرما تھے وہی یہاں بھی کارفرما ہوں گے (اس اجمال کی تفصیل بیان کرتے ہوئے) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قوم نوحؑ پر عذاب کے

نازل ہونے میں تاخیر کا واقعہ یوں ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کی بے ایمانی اور بدعملی سے تنگ آکر) بارگاہ خدا میں آسمان سے عذاب نازل کرنے کی استدعا کی تو خدا نے جناب جبرائیلؑ امین کو کھجور کی سات گٹھلیاں دے کر ان کے پاس بھیجا انہوں نے آکر کہا یا نبی اللہ خدا فرماتا ہے کہ یہ میری مخلوق ہے اور یہ سب میرے بندے ہیں جب تک ان پر اچھی طرح اتمام حجت نہ ہو جائے اس وقت تک میں ان پر کوئی آسمانی بجلی گرا کر ان کو ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔

الابعد تاکید الدعوة و الزام الحجة فعاد داجتهادک فی الدعوة لقومک فانی مثیبک علیه و اغرس هذا النوی ذان لک فی نباتها و بلو غهاوادر اکها اذا اثمرت الفرج والخلاص فراشر بذلک من معک من المؤمنین فلما نبتت الاشجار وتأذرت و تشرفت وزهی الثمر علیها بعد زمان طویل استجز من الله العدة فامره ان یغرس من نوی تلک الاشجار ویعاردالصبر والاجتهاد ویؤکد الحجة علی قومه واخبر به الطوائف التی آمنت به فارتد منهم ثلاث مأة رجل وقالوالو کان مایقوله نوح حقالما وقع فی وعدر به خلف ثم انه لم یزل یامره کل مرة ان بغرس تارة بعد اخری الی ان غرسها سبع مرات فماز الت تلک الطوائف منالمؤمنین یرتدمنهم طائفةبعد اخی الی ان عادرا الی نیف وسبعین رجلا فاوحی الله عزوجل

اس لیے اپنی قوم کو دعوت ایمان دینے کی از سر نو جدو جہد کرو میں اس کار خیر کا تمہیں اجر وثواب دوں گا اور ان گٹھلیوں کو زمین میں گاڑ دو۔ جب یہ زمین سے اگ کر پھلنے پھولنے لگیں گی تو اس وقت تمہیں کشائش اور خلاصی مل جائے گی (دشمنانِ دین پر عذاب نازل ہو جائے گا) اور ہاں اس بات کی ان ایمان والوں کو بھی خبر دے دو چنانچہ مدت دراز کے بعد وہ کھجور کے درخت اگے، بڑھے پھولے اور پھلدار ہوئے تو جناب نوحؑ نے خدا سے ایفاء عہد کا تقاضا کیا خدا نے فرمایا ان نئی کھجوروں کی گٹھلیاں زمین میں گاڑ دو اور پھر ان کے پروان چڑھنے تک صبر کرو اور

Scanned by CamScanner

قوم کو وعظ و نصیحت کرنے میں جدوجہد جاری رکھو اور تمام حجت میں مزید تاکید کرو۔ جب جناب نوحؑ نے ایمان لانے والے مختلف لوگوں کو اس تازہ صورت حال کی اطلاع دی تو تین سو آدمی مرتد ہو گئے اور کہنے لگے اگر نوحؑ (برحق نبی ہوتے اور ان کی بات برحق ہوتی تو ان کا رب وعدہ خلافی نہ کرتا۔ قصہ کوتاہ یہ کہ جب ہی نئی کھجوریں پھلتیں پھولتیں تو خدا پھر حکم دے دیتا کہ اب ان کی گٹھلیوں کو زمین میں گاڑ دو حتیٰ کہ سات بار ایسا کیا گیا اور پھر ہر بار ایک گروہ مرتد ہو جاتا تھا گھٹتے گھٹتے کچھ اوپر ستر آدمی باقی رہ گئے (جو کہ مومن کامل تھے اور ممتحن بھی تھے) اس وقت خدا نے وحی فرمائی۔

الیہ وقال یا نوح الآن اسفر الصبح عن اللیل لعینک وصرح الحق عن معضه وصفا الکدر بار تداد کل من کانت طینته خبیثة فلوانی اهلکت الکفار وابقیت من ارتد من الطوائف التی قد کانت آمنت بک لما کنت صدقت وعدی السابق للمؤمنین الذین اخلصوا التوحید من قومک واعتصمو ابفضل نبوتک بان استخلنهم فی الارض وامکن لهم دینهم وابدل خونهم بالامن لکی تخلص العبادة لی بذهاب المشرک من قلوبهم فکیف یمکن الاستخلاف والتمکین وبذل الامن لهم مع ماکنت اعلم من ضعف یقین الذین ارتدوا وخبث طریقهم وسوء سرائر هم التی کانت نتائج النفاق و سنوخ الضلالة فلوانهم یتسوامن الملک الذی اوتی المؤمنون وقت الاستخلاف

کہ اے نوحؑ اب تمہارے سامنے صبح کی سفیدی رات کی تاریکی سے جدا ہو گئی ہے اور بدطینت لوگوں کے مرتد ہونے سے حق بالکل واضح و آشکار اور بے غبار ہو گیا ہے (اب عذاب نازل کروں گا) فرمایا میں نے جو مخلص موحد اہل ایمان سے وعدہ کر رکھا تھا کہ ان کو زمین میں ان (کفار) کا قائم مقام بناؤں گا زمین میں ان کو تمکین دوں گا اور ان کے خوف و ہراس کو امن وامان سے بدل دوں گا تاکہ ان کے دلوں سے شرک کے رفع ہو جانے سے میری خالص عبادت ہو سکے تو اگر ان مرتد ہونے والوں کو باقی چھوڑ کر (پہلے ... کفار کو ہلاک کیے دیتا تو

مومنوں سے یہ کیا ہوا وعدہ کیونکر پورا ہوتا؟ جب کہ مجھے ان (مرتدوں) کی کمزوری یقین، باطنی خباثت اور طبیعت کی برائی کا علم تھا جو کہ ان کے نفاق اور گمراہی کا نتیجہ ہیں اگر کفار کو ہلاک کر کے اور ان مرتد ہونے والوں کو زندہ چھوڑ کر حسب الوعدہ حکومت وسلطنت کی باگ ڈور مخلص اہل ایمان کے قبضہ میں دے دیتا اور جب یہ (مرتد) اس (حکومت) سے بالکل مایوس ہو جاتے تو ان کا نفاق مزید مستحکم ہو جاتا۔

اذا اهلكت اعدائهم رائح صفانه لاستحكمت مرائر نفاتهمو تابدت حبال ضلالة قلوبهم ولكاشفوا اخوانهم بالعداوة وحاربو هم على طلب الرياسة والتفرد بالامر والنهي وكيف يكون التمكين في الدين وانتشار الامن في المومنين مع اثارة الفتن وايقاع الحروب كلا "فاصنع الفلک باعيننا دو حينا"

وفي المجالس عن...... الحسين بن خالد الصير في عن الرضا في حديث قال ان نوحا لمار كب السفينة اوحى الله عزوجل اليه ان يانوح ان خفت الغرق فهللني الفالم سلني النجاة انجک من الغرق ومن آمن یک. و في كتاب العلل

اور ضلالت وگمراہی مزید پختہ ہو جاتی اور طلب ریاست اور بلاشرکت غیرے امر اور نہی اور بست وکشاد کا مالک ومختار بننے کی خاطر کھلم کھلا اپنے بھائی بندوں سے جنگ وجدال وقتل وقتال کرنے لگ جاتے اور جب حرب وضرب کی یہ کیفیت ہوتی تو پھر تمکین دین کا مقصد کس طرح حاصل ہوتا جس کا اہل ایمان سے وعدہ کیا تھا؟ لہٰذا اب ہمارے روبرو کشتی بناؤ ہماری وحی کے ساتھ اور (مومنوں کو اس میں سوار کرو اور خود سوار ہو جاؤ)

(۲) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ مجالس میں باسناد خود بروایت حسین بن خالد صیر فی حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو خدا

ا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات کسی دعا کی قبولیت میں اس لیے بھی تاخیر ہو جاتی ہے کہ اس تاخیر میں کئی مصالح وحکم پوشیدہ ہوتے ہیں اور یہ کہ اگر وہ دعا جلد قبول ہو جاتی تو آدمی کو نادم وپشیمان ہونا پڑتا۔ غرضیکہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ ہر حال میں بندہ مومن کو خالق ومالک کی مرضی ومنشاء کے تابع رہنا چاہیے کیونکہ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی اے نوحؑ اگر کبھی غرق ہونے کا خطرہ لاحق ہو تو ہزار بار تہلیل کرنا (لا الہ الا اللہ پڑھنا) پھر نجات کا مجھ سے سوال کرنا میں تمہیں اور اہل ایمان کو غرق ہونے سے نجات دوں گا۔

قال اخبرنا ابو عبدالله محمد بن شاذان...... عن وهب بن منبه وال لماهبط نوح من السفينة اوحى الله عزو جل اليه يانوح انى خاقت خلقى لعبادتى و امرتهم بطاعتى فقد عصومى وعبدو اغيرى واستو جبوابذلك غضبى فغرقتهم وانى قد جعلت قدسى املنا لعبادى و بلادى ومؤثقامنى بينى و بين خلقى يا منون به الى يوم القيامة من انفرق ومن ادنىٰ بعهده منى ففرح نوح بذلك وكان للقوس فيها سهم ووترفنزع الله السهم والوترمنها وجعلها اماناً العباده وبلاده من ال؟غرق اقول الماد بالقوس قوس قزح احمد بن محمد بن خالدالبرقى فى المحاسن عن...... فرات بن احنف قال قال ابو عبدالله عليه السلام ان نوحاشكى الى الله الغم ناوحى الله اليه ان كل العنب فانه بذهب بالغم.

(۳) نیز جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے علل الشرائع میں باسناد خود وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت نوحؑ کشتی سے اترے تو خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ میں نے اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور ان کو اپنی اطاعت کا حکم دیا مگر انہوں نے میری نافرمانی کر کے میرے غیر (شیطان) کی عبادت شروع کر دی۔ اس طرح جب وہ میرے قہر و غضب کے مستحق بن گئے تو میں نے ان کو غرق کر دیا اور میں نے قوس (قزح) کو اپنے عباد و بلاد میں باعث امن و امان قرار دیا ہے اور اسے اپنے بندوں کے درمیان پہچان بنایا ہے جس کی وجہ سے وہ قیامت تک غرق ہونے سے امان حاصل کرتے رہیں گے اور مجھ سے بڑھ کر کون ایفائے عہد کرنے والا ہے یہ خوشخبری سن کر حضرت نوح علیہ السلام خوش ہو گئے پہلے قوس میں تیر اور وتر بھی ہوتا تھا جسے خدا نے نکال دیا اور اسے اپنے عباد و بلاد کے لیے غرق ہونے سے باعث حجت قرار دیا۔ مؤلف فرماتے ہیں کہ قوس سے مراد قوس قزح ہے (جو سب کو معلوم ہے اور وتر سے مراد وہ درمیانی دھاگہ ہے جو قوس کے دونوں سروں کو باہم ملاتا ہے۔)

Scanned by CamScanner

(۴) جناب شیخ برقی نے اپنی کتاب محاسن میں باسنادخود بروایت فرات بن احنف حضرت امام جعفری صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں اپنے غم واندوہ کی شکایت کی تو خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ انگور کھاؤ کیونکہ انگور کا کھانا ہم وغم کو دور کرتا ہے (اس روایت کی تفصیل ذیل کی روایت میں مذکور ہے۔)

محمد بن یعقوب عن...... موسیٰ بن العلاء عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما حسر الماء عن عظام الموتی فرای ذلک نوحؑ جزع جزعا شدید اواغتم لذلک واوحی اللہ عزوجل الیہ ھذا عملک بنفسک انت دعوت علیھم قال یا رب فانی استغفرک واتوب الیک فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ کل العنب الاسود لیذھب نحمک ورواہ البرقی فی المحاسن بالا سناد المذکور عنہ...... وعن محمد بن ابی عبداللہ عن...... عبدالحمید بن ابی الدیلم عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال عاش نوحؑ الفین وخمساۃ سنۃ ثم اتاہ جبرئیل فقال یا نوح قد قضیت نبوتک راستکملت ایامک فانظر الاسم الاکبر ومیراث العلم و اثار علم النبوۃ التی معک فاد فعھاالی ابنک سام فانی لا اترک الارض الاوفیھا عالم تعرف بہ طاعتی ویعرف

(۵) حضرت شیخ کلینی نے باسنادخود بروایت موسیٰ بن العلاء حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب (طوفان نوحؑ ختم گیا اور) نوحؑ نے ہلاک شدگان کی ہڈیاں اور ڈھانچے دیکھے تو سخت جزع وفزع کی اور بہت غم ناک ہوئے خدا نے ان کو وحی کی کہ یہ سب کچھ تمہارا کیا دھرا ہے۔ تم نے ہی ان کے خلاف بددعا کی (اور میں نے ان کو ہلاک کیا) جناب نوحؑ نے کہا میں تو یہ واستغفار کرتا ہوں ارشاد ہوا سیاہ رنگ کا انگور کھاؤ تا کہ تمہارے غم و اندوہ دور ہو جائے۔ اس روایت کو برقی نے بھی محاسن میں نقل کیا ہے۔

(۶) نیز جناب شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عبدالحمید بن ابی الدیلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب حضرت نوحؑ اڑھائی ہزار سال کی زندگی گزار

Scanned by CamScanner

چکے تو ان کے پاس جبرائیل امین آئے اور کہا اے نوح آپ کی نبوت کی مدت ختم ہوگئی اور آپ کی زندگی کے سن وسال مکمل ہو گئے اب اسم اعظم میراث علم اور وہ آثار علم نبوت جو آپ کے پاس ہیں وہ اپنے بیٹے سام کے سپرد کر دوں (جو تمہارے وصی ہیں) کیونکہ خدا کبھی زمین کو ایسے عالم کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ جس کے ذریعہ سے میری اطات اور راہ ہدایت کی شناخت ہو۔

یہ هداني دیکون نجاة بين مقبض النبي و معث النبي الآخرو لم اترکا لناس بغير حجة لي وداع الى وهاد الى سبيلي وعارف بامري فاني قد قد قضيت ان اجعل لكل قوم هاديا اهدى به السعدا ويكون حجة لي على الاشقياء . وعن علي بن ابراهيم عن...... ابي حمزة عن ابي جعفر عليه السلام في حديث قال ان نوحاً لما انقضت نبوته واستكمل ايامه اوحى الله اليه يا نوح قد قضيت نبوتک واستکملت ایامک تاجعل العلم الذي عندک والايمان والاسم الاكبر وميراث العلم واثار علم النبوة في العقب من ذريتک فاني لن اقطعها كمالم اقطعها من بيوت الانبياء الذين كا نوبينک وبين آدم ولن ادع الارض الا وفيها عالم يعرف به ديني و تعرف به طاعتي ويكون نجاة لمن يولد فيما بين

اور پہلے نبی کی وفات اور دوسرے کی بعثت کے درمیان والے لوگوں کے لیے باعث نجات ہو اور میں لوگوں کو کبھی حجت خدا کے بغیر نہیں چھوڑتا جو (لوگوں کو) میری طرف بلائے۔ میرے راستے کی طرف ہدایت فرمائے اور میرے دین کا عارف و عالم ہو میرا یہ فیصلہ ہے کہ ہر قوم کے لیے ایک ہادی بناؤں گا جس کے ذریعہ سے نیک بختوں کو ہدایت کروں گا اور بد بختوں پر اتمام حجت کروں گا۔

(۷) نیز کلینی نے باسناد خود ابوحمزہ سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے (اس روایت کا مطلب بھی قریب قریب وہی ہے جو سابقہ روایت کا ہے فلا تطیل الکلام بالتکرار آخر میں وارد ہے کہ جناب نوح نے جناب سام کو جناب ھود کی بعثت کی خبر دی)

Scanned by CamScanner

قبض النبی الی خروج النبی الآخر قال و بشر نوح ساما بہود)

الباب الثالث ، باب ابراھیم علیہ السلام

روی الشیخ احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی فی کتاب الاحتجاج قال حدثنی..... ابو ایوب یوسف بن محمد و ابو الحسن علی بن محمد..... و کان من الشیعة الامامة قال حد ثنا مولانا الامام ابو محمد الحسن بن علی العسکری علیہ السلام عن ابیہ عن ابائہ عن رسول اللہؐ قال فی جملة کلام طویل مع ابی جھل. یا اباجھل اماعلمت قصة ابراھیم الخلیل لمارفع فی الملکوت قوی اللہ بصرہ. لمار فعہ دون السماء حتی ابصر الارض ومن علیھا ظاھرین ومسترین

تیسراباب، باب حضرت ابراہیم علیہ السلام

(اس باب میں وہ احادیث قدسیہ درج ہیں جو جناب ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی گئیں اور وہ کل بارہ حدیثیں ہیں)

(۱) جناب شیخ احمد بن علی طبری نے اپنی کتاب احتجاج میں باسناد خود حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے اباؤ اجداد کے توسط سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوجہل کے ساتھ طویل مکالمہ کے ضمن میں فرمایا۔ ”کیا تمہیں جناب ابراہیم کا قصہ معلوم نہیں ہے کہ جب خدا نے ان کو ملکوت سماوی میں بلند کیا تو آسمان کے نزدیک ان کی بینائی کو اس قدر توانائی عطا کی کہ انہوں نے زمین اور جو کوئی زمین پر ظاہر یا پوشیدہ تھا سب کو دیکھا۔

فرای رجلا و امراة علی فاحشة فدعی علیھما فھلکا ثم رای آخرین فدعیٰ علیھما فھلکا ثم رای آخرین فدعی علیھما فھلکا فارحیاللہ الیہ یا ابراھیم اکفف دعوتک عن عبیدی وامائی فانی تا اللہ الغفور الرحیم لاتضرنی ذنوب

Scanned by CamScanner

عبادی الاتنفعی طاعتهم و لست اسوسهم بشفاء الغیظ کسیاستک فاکفف دعوتک عن عبیدی و امائی فانما انت عبد نذیر لا شریک فی الملکة ولا مهیمن علی ولا علی عبادی. وعبادی بین خلان ثلاث اماتابوا الی فتبت علیهم وغفرت ذنوبهم وسترت عیوبهم او کففت عنهم عذابی بعلمی بان سیخرج من اصلابهم ذریات مؤمنون فارفق بالآباء الکافرین واتانی بالامهات الکافرات وارفع عنهم عذابی لیخرج ذلک المومن من اصلابهم فاذاتزایلوا حل بهم عذابی۔

اس اثناء میں ایک مرد و عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا اللہ سے بددعا کی اور وہ دونوں ہلاک ہو گئے۔ پھر ایک اور جوڑے کو اس حالت میں دیکھا بددعا کی اور وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ پھر ایک مرد و زن کو اس فعل زشت میں مشغول دیکھا بددعا کی وہ بھی برباد ہو گئے۔ اس وقت خدا نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ اے ابراہیمؑ! میرے بندوں اور میری کنیزوں کے بارے میں بددعا کرنا بند کرو۔ یں اللہ ہوں جو غفور و رحیم ہوں میرے بندوں کے گناہ مجھے کوئی ضرر و زیاں نہیں پہنچا سکتے۔ جس طرح ان کی اطاعت گزاری مجھے کچھ سود و فائدہ نہیں دے سکتی۔ میں تمہاری طرح انتقام اور غیظ و غضب کو ٹھنڈا کرنے والی سیاست نہیں کرتا بس میرے بندوں اور کنیزوں پر نفرین کرنا بند کرو تم میرے عذاب سے ڈرانے والے بندے ہو نہ کہ میرے شریک سلطنت اور نہ ہی میرے یا میرے بندوں کے نگہبان و نگران، میرے بندے تین حال سے خالی نہیں ہیں۔ (۱) اگر (گناہ کر کے) توبہ کر لیں تو ان کی توبہ کو قبول کرتا ہوں اور ان کے گناہ معاف کرتا ہوں اور ان کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہوں (۲) اور اگر وہ گناہ کر کے توبہ نہ بھی کریں تو اس لیے ان پر عذاب نازل نہیں کرتا کہ ان کی صلبوں سے اہل ایمان اولادیں پیدا ہوتی ہے تو میں ان کے کافر ماں باپ کے ساتھ اس لیے رفق و مدارات کرتا ہوں اور ان کو مہلت دیتا ہوں کہ ان کے صلبوں سے مومن اولادیں باہر نکل آئیں پس جب مومن ان سے جدا ہو جائیں گے تو ان (کافروں) پر میرا عذاب و عتاب نازل ہو

جائے گا۔

وحاق بهم بلائی وان لم یکن هذا ولا هذا فان الذی اعددته له من عذابی اعظم مماتریده به فان عذابی لعبادی علی حسب جلال و کبریائی یا ابراهیم نخل بینی و بینعبادی فانی ارحم بهم منک دخل بینی و بین عبادی فانی انا الجبار الحلیم العلام الحکیم اوبرهم بعلمی و انفذ فیهم قضائی و قدری. محمد بن یعقوب عن ......ابی بصیر عن ابی عبدالله علیه السلام قال لما ارائی ابراهیم ملکوت السموات ولارض التفت فرائی و جلایزنی فدعی علیه فمات ثم رائی آخر فدعی علیه فمات حتی رائی ثلاثة فدعی علیهم فما توا فاوحی الله تعالیٰ الیه یا ابراهیم ان دعوتک مجابة فلاتدع علی عبادی فانی لوشئت لم اخلقهم انی خلقت خلقی علی ثلاثة اصناف عبد یعبذی لایشرک بی شینا فاثیبه و

(۲) اور اگر یہ سابقہ دونوں صورتیں نہ بھی ہوں تب بھی (میں جلد بازی نہیں کرتا بلکہ) میں نے ان کے لیے (آخرت میں) جو عذاب مہیا کر رکھا ہے وہ اس (دنیوی) سزا سے بہت بڑا ہے جس کا تم ارادہ رکھتے ہوں۔ میں بندوں کو جو سزا دیتا ہوں وہ میری کبریائی و بڑائی کے مطابق ہوتی ہے اے ابراہیمؑ! تم مجھے اور میرے بندوں کو میرے حال پر چھوڑ دو میں ان پر تم سے زیادہ مہربان ہوں۔ مجھے اور میرے بندوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ کیونکہ میں وہ خدا ہوں جو جبار و حلیم بھی ہوں اور علام و حکیم بھی اپنے علم کے مطابق اپنی تدبیر کرتا ہوں اور (اپنی حکمت کے مطابق) اپنی تقدیر کو نافذ کرتا ہوں (۲) جناب شیخ کلینیؒ اپنے سلسلہ سند سے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں (قریب قریب اس روایت کا مطلب و مفہوم بھی وہی ہے جو سابقہ روایت کا ہے اس میں بھی بندوں کی تین قسمیں قرار دی گئی ہیں۔ (۱) خدا کے عبادت گزار خدا ان کو جزا دے گا۔ (۲) شیطان کے پیروکار وہ خدا سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکیں گے۔ (۳) وہ جن کی پشتوں سے مومن فرزند پیدا ہوں گے ان کی وجہ سے خدا ان پر

Scanned by CamScanner

عذاب نازل نہیں کرتا۔[1]

عبدیعبد غیری فلن یفوتنی وعبدیعبد غیری فاخرج من صلبه من یعبدنی ورواه الصدوق فی العلل...... مثله ......وعن علی عن ابیه...... عن ابراهیم بن ابی زیاد الکرخی عن ابی عبدالله علیه السلام فی حدیث یذکرفیه قصة ابراهیم وانه لما خرج سائرا بجمیع مامعه خرج الملک القبطی یمشی خلف ابراهیم اعظا ماله وهیبته فاوحی الله تعالیٰ الی ابراهیم ان قف ولا تمش قدام الجبار المتسلط ویمشی هو خلفک ولکن اجعله امامک وامش خلفه وعظمه وارهبه فانه مسلط ولابدمن امرة فی الارض برة اوفاجرة وعن عدة من اصحابنا عن...... محمد الواسطی قال قال ابوعبدالله علیه السلام انی ابراهیم شکی الی الله مایلقی من سوء خلق سارة فاوحی الله تعالیٰ الیه انا

(۳) نیز شیخ کلینی نے روضہ کافی میں) برروایت کرخی امام جعفر صادق علیہ السلام سے جناب خلیلؑ خدا کے (نمرود کی سلطنت سے نکلنے اور اپنے اہل و عیال اور ساز و سامان سمیت (شام جاتے ہوئے قبطی حاکم کے علاقہ سے گزرنے اور اعجاز نبوت نے اسے متاثر کرنے والے طویل قصہ میں مذکور ہے کہ) قبطی بادشاہ جناب خلیل کے اکرام و احترام کی خاطر ان کی مشایعت کرتے ہوئے ان کے پیچھے چلنے لگا اس اثناء میں خدا نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ ٹھہرو اور سرکش اور مسلط شدہ بادشاہ کے آگے نہ چلو بلکہ اس کو آگے کرو اور خود اس کے پیچھے چلو اور اس طرح اس کی (ظاہری تعظیم کرو اور اس سے ڈرو کیونکہ وہ اس وقت (لوگوں پر) مسلط اور (حفظ نظام کی خاطر) زمین پر اچھی یا بری حکومت کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ان احادیث قدسیہ سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح و عیاں ہو جاتی ہے کہ بعض لوگ اگرچہ کفر و شرک اور عصیان و طغیان میں ابوجہل و ابولہب کو بھی پیچھے چھوڑ جائیں۔ مگر خدائے علیم و حکیم محض اس لیے ان پر عذاب نازل نہیں کرتا اور نبی و وصی محض اس لیے ان کے خلاف تلوار اٹھا کر ان کا خاتمہ نہیں کرتے کہ ان کے صلب سے مومن اولادیں پیدا ہونے والی ہوتی ہیں لانہ یخرج الحی من المیت اس بیان حقیقت ترجمان سے نبیؐ و علیؑ کے کئی لوگوں کے خلاف تلوار نہ اٹھانے کا پوشیدہ راز بھی واضح و عیاں ہو جاتا ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(۴) نیز جناب ثقۃ الاسلام کلینی نے (رکافی میں) اسناد خود بروایت محمد واسطی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔فرمایا

مثل المرأة الضلع المعوج ان اقمته كسرته وان تركته استمتعت به اصبر عليها وعن علي بن ابراهيم عن...... عن السكوني عن ابي عبدالله عليه السلام ان امير المومنينؑ قال اول من شاب ابراهيم فقال يارب ماهذا قال نورو توقير قال يارب زدني منه وعنه...... عن حفص بن البختري عن ابي عبداللهؑ قال كان لايشيبون فابصر ابراهيم شيباً في لحيته فقال يارب ماهذا ؟ قال هذاوقار قال رب زدني وقارا محمد بن علي بن بابريه في كتاب العلل ...... مثله. وفي المجالس قال حدثنا...... عن يونس بن ظبيان عن الصادق

جناب ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں اپنی زوجہ سارہ کی بدخلقی کی شکایت کی خدا نے ان کو وحی کی کہ عورت ٹیڑھی پسلی کی مانند ہے اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ ٹوٹ تو جائے گی (مگر سیدھی نہیں ہوگی) اور اگر اسے ان کے حال پر چھوڑ دو گے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔بس صبر کرو [۲]

---

(۱) یہ حکم بادشاہوں کی فطرت و سرشت کے کس قدر مطابق ہے جو بقول شیخ سعدیؒ گاہے بسلامے می بخشند وگاہے بدشنامے خلعت می بخشند چنانچہ اسی روایت میں وارد ہے کہ جب جناب خلیل نے اپنے رب جلیل کے حکم کے مطابق ایسا کیا اور بادشاہ کو آگے کیا تو اس نے اس کا سبب دریافت کیا جناب ابراہیمؑ نے وحی کا ماجرا سنایا تو قبطی (جس کا نام عرارہ تھا نے ازراہ تعجب کہا کیا واقعاً آپ کے خدا نے آپ کو ایسا حکم دیا ہے! تو جب خلیلؑ نے اثبات میں جواب دیا تو قبطی کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا خدا بڑا ہی رفیق، حلیم اور کریم ہے پھر کہا آپ نے تو مجھے اپنے دین کی طرف مائل وراغب کر دیا ہے (منہ عفی عنہ)

۲ جب کائنات کی سب سے بڑی عدالت عالیہ کا سربراہ یعنی خداوند قدوس یہ جواب دے تو اس کے بعد بے چارے مردوں کے لیے صبر وشکر کے سوا اور چارہ کار رہ ہی کیا جاتا ہے؟؟ لہٰذا خانہ جنگی سے بچنے کے لیے مردوں کو چاہیے کہ حسب حکم خداوندی صبر کریں اور بیویوں کی زیادتی پر اف بھی نہ کریں کیونکہ صبر میں اجر ہے۔

وان الله مع الصابرين (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(۶/۵) یہ دونوں حدیثیں بھی شیخ کلینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہیں دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے لوگوں کے بال سفید نہیں ہوتے تھے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ڈاڑھی میں چند سفید بال دیکھے تو بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کیا یا اللہ یہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا یہ نور ووقار ہے......

عرض کیا یا اللہ! میرے نور ووقار میں اور اضافہ فرما۔

(۷) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب المجالس میں باسناد خود امام جعفر صادق علیہ السلام سے

علیه السلام عن ابیه عن علی بن الحسین عن ابیه عن امیر المومنین علیه السلام قال لما اراده الله قبض روح ابرهیمؑ بعث الیه ملک الموت فسلم فرد علیه السلام ثم قال له از انرانت ام داع؟ فقال بل داع فاجب فقال هل رایت خلیلا یمیت خلیلا فرجع حتی وقف بین یدی الله فقال الٰهی قدسمعت ماقال خلیلک ابرهیم فقال الله عزو جل یا ملک الموت اذهب الیه وقل له هل رایت خلیلا یکره لقاء حبیبه ان الحبیب یحب لقا حبیبه وعن ابیه عن...... الحسین بن خالد عن الرضا علیه السلام قال ان ابراهیم لما وضع فی کفته المنجنق غضب جبرئیل فاوحی الله الیه مایغضبک یا جبرئیل بقالُ رب خلیلک لیس من یعبدک علی وجه الارض غیره سلطت علیه عدُوک وعدوه فاوحی الله الیه

اور وہ اپنے اباء واجداد کے سلسلہ سند سے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب خداوند عالم نے چاہا کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرے تو ملک الموت کو ان کے پاس بھیجا ملک الموت نے حاضر ہو کر سلام کیا خلیلؑ نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ کیا زیارت وملاقات کے لیے آئے ہو یا قبض روح کے لیے؟ کہا آپ کو بلانے آیا ہوں بس لبیک کہیے یہ سن کر جناب ابراہیمؑ نے کہا کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ دوست نے کبھی اپنے دوست کو مارا ہو؟ ملک الموت نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا بارالہا! جو کچھ

Scanned by CamScanner

تیرے خلیلؑ نے کہا ہے وہ تو نے سن لیا ہے (مطلب یہ کہ ان کو کیا جواب دوں؟) ارشاد ہوا ان سے کہو کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کبھی دوست نے دوست کو ملنے سے انکار کیا ہو؟ بلکہ ہر دوست اپنے دوست سے ملنا پسند کرتا ہے (یہ جواب سن کر جناب خلیلؑ لاجواب ہو گئے اور مرنے کے لیے تیار ہو گئے)

(۸) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ بروایت حسین بن خالد امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب جناب خلیلؑ خدا کو منجنیق میں رکھ دیا گیا (اور ان کی شمع حیات کو گل کرنے کی مکمل تیاریاں ہو گئیں) تو یہ منظر دیکھ کر جبرائیلؑ کو سخت غم و غصہ آیا خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ تمہارے غم و غصہ کا باعث کیا ہے! عرض کیا اے پروردگار! یہ تیرے خلیلؑ ہیں اس وقت تمام روئے زمین پر ان کے سوا کوئی تیرا عبادت گزار نہیں ہے تو نے ان پر ان کے اور اپنے دشمن (نمرود) کو مسلط کر دیا ہے (جو ان کی شمع حیات کو کمل کر رہا ہے کیا اب بھی غصہ نہ کروں؟) ارشاد قدرت ہوا۔

اسکت انما یعجل العبد الذی یخاف الفوت مثلک فاما انا فانی آخذه اذا شئت فاهبط الله خاتما فیه ستة احرف لااله الا الله محمد رسول الله لاحول ولاقوة الابالله فوضت امری الی الله اسندت ظهری الی الله حسبی الله فاوحی الله الیه ان تختم هذا الخاتم فانی اجعل النار علیک بردا وسلاما...... الحدیث

وفی کتاب معانی الاخبار عن ابی ذرؓ فی حدیث طویل عن رسول الله قال قلت یا رسولؐ الله تعالیٰ من کتاب؟ قال ماة کتاب واربعة کتب انزل الله تعالیٰ علی شیث خمسین صحیفة وعلی ادریس ثلاثین صحیفة وعلی ابراهیم عشرین صحیفة وانزل التوراة والانجیل والزبور والفرقان قلت یارسول الله فما کانت صحف ابراهیم قال کانت امثالاً کلها ایها الملک المغرور المبتلی انی لم ابعثک

خاموش ہو جاؤ جلد بازی تم جیسا وہ (کمزور) کرتا ہے جس کو (دشمن کے) ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہوتا ہے مگر میں (تو ایسا قادر مطلق ہوں) جسے جب چاہوں پکڑ سکتا ہوں (پھر مجھے جلد بازی کرنے کی کیا ضرورت ہے) اس کے بعد خدا نے جناب خلیل کو ایک انگوٹھی بھیجی جس پر چھ کلمات کندہ تھے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ فوضت امری الی اللہ، اسندت ظہری الی اللہ ''حسبی اللہ'' اور پھر ان کو وحی فرمائی کہ یہ انگوٹھی پہن لو میں اس کی برکت سے آتش نمرود کو تم پر بردو سلام (گل وگلزار) بنادوں گا۔

(۹) شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب معانی الاخبار میں باسنار خود جناب ابوذر غفاریؒ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں وارد ہے کہ انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے دریافت کیا کہ خداوند عالم نے (ہدایت خلق کے لیے) کل کس قدر کتابیں نازل کیں؟ فرمایا ایک سو چار (بایں تفصیل کہ) جناب شیث پر پچاس جناب ادریس پر تیس اور جناب ابراہیم پر بیس اور تورات، انجیل، زبور اور قرآن (فرقان) (ابوذر بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ!۔ حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں کیا تھا؟ فرمایا سب امثال ومواعظ اور پسند ونصائح تھے (مثلاً ان میں تھا) اے مبتلا ومغرور بادشاہ! میں نے تجھے مال ودولت دنیا میں جمع کرنے کے لیے تو نہیں بھیجا تھا۔

لتجمع الدنيا بعضها على بعض ولكن بعثتك لترد عنى دعوة المظلوم فانى لاارذهان وان كانت عن كافرو على العاقل مالم يكن مغلوبا ان يكون له ساعات ساعة ينا جى فيها رجه وساعة يحاسب فيها نفسه وساعة يتفكر فيها صنع الله و ساعة يخلو فيها بحظ نفسه من الحلال فان هذه الساعة عون لتلك انساعات واستجمام للقلوب و تفريغ لها وعلى العاقل ان يكون بصيرا بزمانه مقبلا على شانه حافظا للسانه فان من حسب كلامه من عمله قل كلامه الافيما يعنيه وعلى العاقل ان بكون طالبا لثلاث مزمة لمعاش وتزودللمعاد ولذة فى غير محرم...... الحديث

Scanned by CamScanner

وفی کتاب العلل عن ابیه عن...... محمد الواسطی عن ابی عبدالله علیه السلام
بلکہ اس لیے بھیجا تھا کہ مظلوم کی (دادرسی کر کے اس کی) بددعا کو روکو کیونکہ میں مظلوم کی بددعا کو رد نہیں کرتا اگرچہ کافر کے منہ سے نکلے[1]۔(یا ان میں یہ تھا) کہ عقلمند کو چاہیے کہ جب تک بالکل مغلوب و مجبور نہ ہو جائے اپنے شب و روز کے اوقات کو چند ساعات میں تقسیم کرے (۱) ایک ساعت اپنے پروردگار سے دعا و مناجات کے لیے (۲) ایک ساعت اپنے نفس کے حساب و کتاب کے لیے (۳) ایک ساعت خدا کی صنعت و کاریگری میں غور و فکر کرنے کے لیے (۴) اور ایک ساعت بطریق حلال حظ نفس حاصل کرنے کے لیے اور یہ آخری ساعت ان تمام سابقہ ساعتوں کے لیے معین و مددگار ہے اور دلجمعی اور فارغ البالی کا باعث ہے (یا ان میں یہ تھا) عقلمند آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانہ (اور اس کی رفتار سے واقف کار ہو، اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا ہو کیونکہ جس بندے کو یقین ہو جائے کہ اس کا کلام بھی اس کے عمل کا حصہ ہے تو ضروری باتوں کے علاوہ اس کا کلام ضرور کم ہو جاتا ہے (یا ان میں یہ تھا) عقلمند آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ تین چیزوں کا طلب گار رہے (۱) اصلاح معاش (۲) توشہ آخرت کی فراہمی (۳) جائز لذات کا حصول)

قال اوحی الله الی ابراهیم ان الارض قد شکت الی الحیاء من روية عو ورتک فاجعل بينک وبينها حجابا فجعل شيئا اکبر من الثياب ودون السراويل فلبسه فکان الی ورکيه (رکبتيه) وروی الشهيد الثانی فی کتاب مسکن الفوادان ابراهيم سئل ربه فقال يا رب ماجزاء من يبل الردمع وجهه من خشيتک ! قال صلواتی ورضوانی. قال فما جزاء من يصبر الحزنی ابتغاء وجهک قال تصلی الملائکة علی جسده وتشفع (تشيع) روحه وروی الشيخ الجليل علی بن الحسين المسعود فی کتاب اخبار الزمان ان الله !وحی الی ابراهيمؑ انک لما سلمت مالک للضيفان و ولدک للقربان ونفسک

[1] ونعم ما قیل۔ بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید (منہ عفی عنہ)

للنیران وقلبک للرحمٰن اتخذناک خلیلا۔

(۱۰) شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب علل الشرائع میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ خدا نے جناب ابراہیمؑ کو وحی کی کہ زمین نے بوجہ شرم وحیا تیری شرمگاہ دیکھنے سے میری بارگاہ میں شکایت کی ہے لہٰذا کوئی ایسا انتظام کرو کہ زمین تمہاری شرم گاہ نہ دیکھے چنانچہ جناب ابراہیمؑ نے ایک چھوٹے پاجامے کا انتظام کیا جو عام کپڑے سے بڑا اور شلوار سے چھوٹا تھا جو گھٹنوں تک پہنچتا تھا۔(۱۱) جناب شہید ثانیؒ نے اپنی کتاب مسکن الفوائد میں روایت نقل کی ہے کہ جناب ابراہیمؑ نے بارگاہ رب العزت میں سوال کیا کہ یا اللہ جس شخص کے تیرے خوف وخشیہ سے نکلے ہوئے آنسو اس کا چہرہ تر کر دیں اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد ہوا اس کی جزا میری رحمت ورضوان ہے پھر عرض کیا یا اللہ جو شخص محض تیری رضا جوئی کی خاطر مصیبت زدہ لوگوں کو صبر وشکر کی تلقین کرے اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد ہوا اس کو ایسا لباس ایمان عطا کروں گا کہ جس کی برکت سے حسو جا گیر جنت کو حاصل کر لے گا اور آتش دوزخ سے بچ جائے گا۔

پھر عرض کیا جو شخص تیری خوشنودی کی خاطر بیوگان کی خبر گیری کرے اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد ہوا اس کی جزا یہ ہے کہ اس کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا پھر عرض کیا جو شخص تجھے راضی کرنے کی خاطر کسی جنازہ کی مشایعت کرے اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد ہوا اس کی جزا یہ ہے کہ جب وہ مرے گا تو میرے ملائکہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور اس کی روح کی شفاعت کریں گے (فرمایا اس کی مشایعت کریں گے) شیخ جلیل مسعودی نے اپنی کتاب اخبار الزمان میں روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ کو وحی فرمائی کہ چونکہ تو نے اپنا مال مہمانوں کے، اپنا بیٹا قربانی کے، اپنی جان آگ کے اور اپنا دل خدائے رحمٰن کے حوالے کر دیا ہے اس لیے ہم نے تمہیں اپنا خلیل (دوست) بنا لیا ہے (زہے کارہائے خلیل۔ وزہے جزائے رب جلیل ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء)

Scanned by CamScanner

الباب الرابع: باب يعقوب عليه السلام

محمد بن علی بن الحسین بن بابویه فی العلل قال حدثنا ...... عن الثمانی عن علی بن الحسین علیه السلام انه قال لمولاة له یقال لها سکینة یوم جمعة لایعبر علی بابی مسائل الااطعمتموه فان الیوم الجمعة فقلت له لیس کل من یا کل محقا فقال یا ثابت اطعموهم اطعموهم ان یعقوبؑ کا دن یذبح کل یوم کبشا فیتصدق منه ویاکل هووعیاله وان سائلا صواما محقاله عندالله مزلة وکان غریبا مجتازاً عثر

چوتھا باب: باب حضرت یعقوب علیہ السلام

(اس باب میں وہ احادیث قدسیہ درج ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی کی گئیں اور یہ کل دو حدیثیں ہیں)

(۱) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی کتاب علل الشرائع میں باسناد خود ابوحمزہ ثمالی سے اور وہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے جمعہ کے دن اپنی سکینہ نامی کنیز کو حکم دیا کہ میرے دروازے سے جو بھی سائل گزرے اسے کھانا ضرور کھلانا کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا میرے آقا! ہر کھانے والا سائل اہل حق تو نہیں ہوتا (لہٰذا ہر سائل کے لیے یہ تاکید کیوں؟) امامؑ نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ کوئی سائل اہل حق ہو اور ہم اسے کھانا نہ کھلا کر اس بلا و مصیبت کے مستوجب بن جائیں جو جناب یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوئی تھی (اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا) جب یعقوبؑ ہر روز ایک گوسفند ذبح کرتے تھے جس میں سے کچھ صدقہ دے دیتے تھے اور باقی خود کھاتے اور اپنے اہلِ وعیال کو کھلاتے تھے ایک دن بروز جمعہ افطاری کے وقت ایک راہ گزر مسافر سائل جو

Scanned by CamScanner

کہ بڑا روزہ دار اہل حق اور خدا کی نگاہ میں قدر و منزلت رکھنے والا تھا ان کے دردولت پر حاضر ہوا۔

علی باب یعقوب عشیة جمعة عندا وان افطاره یهتف علی بابه اطعموا السائل المجتاز الغریب الجائع من فضل طعامکم یهتف بذلک علی بابه مراد اوهم یسمعونه قد جهلوا حقه ولم یصدقوا قوله فلما یئس ان یطعموه وغشیه اللیل استعبرو استرجع و شکی جوعه الی الله تعالیٰ و بات طاویا واصبح صائما جائعا صابرا حامدالله و بات یعقوبؑ وال یعقوبؑ بطانا شمعالها واصبحوا وعندهم فضلة من طعامهم قال فاوحی الله عزوجل الی یعقوب فی صبیحة تلک اللیلة لقد اذللت یایعقوب عبدی ذلة استوجبت بذلک غضبی واستوجبت بها ادبی و تنزول عقوبتی علیک وعلی ولدک یا یعقوب ان احب انبیائی اوقال اولیائی الی واکرمهم علی من رحم مساکین عبادی وقربهم واطعمهم وکان لهم ماوی

اور مسلسل کئی بار آواز دی کہ ایک راہ گزر مسافر اور بھوکے سائل کو اپنے بچے کھچے طعام میں سے کھانا کھلاؤ وہ اس کی آواز سنتے رہے مگر انہوں نے ناقدری سے اس کی باتوں کی تصدیق نہ کرتے ہوئے ادھر کوئی توجہ نہ دی بس جب رات کی تاریکی چھا گئی اور وہ بالکل مایوس ہو گیا تو باچشم گریاں واپس لوٹ آیا اور بارگاہ خدا میں اپنی گرسنگی کی شکایت کی اور ساری رات خالی پیٹ گزار دی مگر (واہ رے ہمت کہ) صبح کہ کچھ کھائے بغیر صبر و شکر کرتے ہوئے روزہ رکھ لیا اور دوسری طرف جناب یعقوب اور ان کے خانوادہ نے شکم سیری اور شکم پری کی حالت میں رات گزاری اور اس حال میں صبح کی کہ ان کے پاس رات کا بچا کھچا طعام ابھی موجود تھا۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو خدا نے جناب یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی اے یعقوبؑ! تم نے میرے بندہ خاص کی تذلیل کر کے میرے قہر و غضب کو دعوت دی ہے اور

Scanned by CamScanner

اس طرح اندھیری تادیب اور اپنے اور اپنی اولاد پر میری عقوبت و مصیبت کے نزول کے مستحق بن گئے ہو اے یعقوبؑ ! مجھے اپنے تمام نبیوں (یا دوسرے نسخہ کے مطابق تمام ولیوں دوستوں) میں س ے سب سے زیادہ پیارا اور میری نظر میں سب سے زیادہ مکرم و محترم وہ ہے جو میرے مسکین بندوں پر رحم کرے انہیں اپنا مقرب بارگاہ بنائے۔ انہیں کھانا کھلائے اور ان کے لیے جائے پناہ بن جائے۔

وملحا یا یعقوب امارحمت ذمیال عبدی المجتهد فی عبادته القانع بالیسیر من طاهر الدنیا عشاء امس لما اعثر ببابک عندوان افطار ہ وهتف بکم اطعموا السائل الغریب المجتاز القنع فلم تطعموه شیئا فاسترجع واستعبر به الی وبات طاویا حامدالی وانت یایعقوب وولدک شباع واصبحت (عندکم فضلة من طعامکم او ماعلمت یا یعقوب ! ان العقوبة والبلوی الی اولیائی اسرع منها الی اعدائی وذلک حسن النظر منی لاولیائی واستدراج منی لدعدائی اماوعزتی لانزلن لک بلوائی ولا جعلنک وولدک غرضا لمصائبی ولاؤنبک یعقوبتی فاستعدوا للوائی وارضوا بقضائی واصبروا للمصائب . الحدیث

آقول لاریب ان الذی صدر من یعقوب انما هوترک الاولی اعنی اطعام ذلک

اے یعقوبؑ ! جب کل شام افطاری کے وقت میرا ایک خاص بندہ تمہارے دروازہ پر حاضر ہوا جو عبادت میں جدوجہد کرنے والا اور تھوڑی مگر پاکیزہ دنیا پر قناعت کرنے والا تھا اور برابر یہ صدا بلند کرتا رہا کہ ایک راہ گزر مسافر اور قانع سائل کو کھانا کھلاؤ مگر تم نے اسے کھانا نہ کھلایا یہاں تک کہ وہ روتا ہوا واپس لوٹ گیا اور میری بارگاہ میں اپنی گرسنگی کی شکایت کی اور (بھوکے رہ کر بھی) صبر و شکر کے ساتھ رات گزار دی اور تم اور تمہاری اولاد شکم سیری کی حالت میں سوتے رہے حتیٰ کہ صبح بھی تمہارے پاس رات کا بچا کھچا طعام موجود تھا اے یعقوبؑ ! کیا تمہیں اس سائل کی حالت زار پر ترس نہ آیا اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میری

Scanned by CamScanner

عقوبت وآزمائش بہ نسبت میرے دشمنوں کے میرے دوستوں کی جلدی شروع ہوتی ہے اور میری یہ روش دوستوں سے حال پر میرے لطف و کرم کا نتیجہ ہے اور دشمنوں کے لیے استدراج (مہلت) ہے تاکہ مزید گناہ کر کے میرے عذاب وعقاب کے سزاوار بن جائیں مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ اب میں ضرور تمہیں اور تمہاری اولاد کو مصائب وآلام کا نشانہ بناؤں گا لہٰذا میری ابتلاء وآزمائش کے لیے تیار ہو جاؤ میری قضاوقدر پر راضی رہو اور میری نازل کردہ مصیبتوں پر صبر کرو۔

مولف علام فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قصہ کے مطابق جناب یعقوبؑ سے جو کچھ صادر ہوا وہ ترک اولیٰ تھا (گناہ نہیں تھا) کیونکہ گناہ ترک واجب یا ارتکاب حرام کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ سائل کو کھانا کھلانا۔

السائل و کذلک جمیع مایوھم صدور الذنب من المعصومینؑ فیجب تاویل الغضب بغایتہ ھنا وھی منع ثواب ذلک المندوب الذی ترکہ یعقوب ولوفعلہ لاثابہ اللہ بصرف البلاء عنہ و یحب تاویل العقوبۃ بالبلوی وان لم یتقد مھاذنب محمد بن یعقوب عن عدۃ من اصحابنا عن ...... الکاھلی قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول ان یعقوبؑ لماذھب منہ بنیامین نادی یارب اماترحمنی اذھبت عینی واذھبت ابنی فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ لو امتھمالا حیتتھمالک حتی اجمع بینک وبینھما ولکن اذکر الشاۃ التی ذبحتھاد شویتھاوا کلتھاوفلان الی جانبک صائم لم تنلہ منھا شیئاً. قال الکلینی وفی روایۃ اخری فکان یعقوب ینادی منادیہ کل غداۃ من منزلہ علی فرسخ الامن ارادالغداء فلیات الی یعقوب واذامسی

مستحب ہے واجب نہیں ہے) اسی طرح ہر وہ آیت یا روایت جس سے بظاہر معصومین علیہم السلام کے گناہ وعصیان کا وہم وگمان ہوتا ہو وہ ترک اولیٰ پر معمول کی جائے گی بنا برایں اس حدیث میں واردشدہ لفظ ''غضب'' اور ''عقوبت'' (جو بظاہر صدور گناہ کی غمازی

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں) کی کوئی مناسب تاویل کرنا لازم ہوگی اور وہ یہ ہے کہ غضب کو باعتبار غایت وانجام کے مرادلیا جائے یعنی خدا نے جناب یعقوب کو اس اجر وثواب سے محروم کر دیا جو سائل کو کھانا کھلانے سے ملنا تھا اور اس بلا کو نازل کر دیا جس نے کھلانا کھلانے سے ٹلنا تھا اس طرح عقوبت سے مراد ابتلا وآزمائش ہے (نہ کہ کسی سابقہ گناہ کی سزا) اور یہ آزمائش کسی سابقہ گناہ کے بغیر بھی ہوسکتی ہے۔ (۲) شیخ کلینی نے باسناد خود کاہلی سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ جب جناب یعقوب کا دوسرا بیٹا بنیامین بھی چلا گیا تو حضرت یعقوبؑ نے بارگاہ خدا میں عرض کیا پروردگارا کیا تو مجھ پر رحم نہیں کرتا بینائی بھی لے لی اور دونوں بیٹے بھی اس پر خدا نے ان کو وحی کی کہ اگر بالفرض میں نے تمہارے بیٹوں کو موت بھی دے دی ہے تو بھی ان کو زندہ کر کے ضرور تم سے ملاؤں گا لیکن تم گوسفند والا واقعہ یاد کرو کہ کس طرح اسے ذبح کیا کس طرح اس کا گوشت بھونا اور پھر کس طرح سب کا سب خود کھا گئے اور ایک بھوکا روزہ دار اور نادار فریاد کرتا رہا مگر اسے کچھ نہ دیا جناب ((بیان کرتے ہیں کہ ایک اور روایت میں وارد ہے کہ (اس ابتلاء وآزمائش کے بعد) جناب یعقوبؑ کا طریقہ کار یہ ہوگیا تھا کہ ان کا ایک منادی ایک فرسخ تک صبح وشام یہ اعلان کیا کرتا تھا کہ جس نے کھانا کھانا ہو وہ جناب یعقوب علیہ السلام کے دسترخوان پر آئے اور آکر کھانا کھائے اس روایت کو برقی نے بھی محاسن میں نقل کیا ہے۔

Scanned by CamScanner

نادی من ارادالعشاء فلیات الی یعقوب ورواه احمد بن محمد البرقی فی المحاسن عن عدة من اصحابنا عن علی بن اسباط مثله ثم روی الثانی مرسلا کما رواه الکلینی

آلباب الخامس: باب یوسف علیه السلام

محمد بن یعقوب عن...... مسمع عن ابی عبدالله علیه السلام قال لما صرح اخوة یوسف فی الجب اتاه جبرئیل علیه السلام فقال یا غلام ما تضع ھھنا؟ فقال ان اخوتی القوتی فی الجب قال افتحب ان تخرج منه قال ذاک الی الله عزوجل ان شا

پانچواں باب: باب حضرت یوسف علیہ السلام

(اس باب میں وہ احادیث قدسیہ درج ہیں جو حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف وحی کی گئیں اور وہ کل دو احادیث ہیں)

(۱) جناب ثقۃ الاسلام کلینیؒ باسناد خود بروایت مسمع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب برادران یوسفؑ نے جناب یوسفؑ کو چاہ کنعان میں ڈالا تو جبرائیل امینؑ ان کے پاس آئے اور کہا اے نوجوان! یہاں کیا کر رہے ہو؟ کیا میرے بھائی مجھے کنویں میں ڈال گئے ہیں (بس پڑا ہوں) جبرئیل نے کہا کیا کنویں سے نکلنا پسند کرو گے؟ کہا یہ میرے خدا کی مرضی پر منحصر ہے۔

اخرجنی قال فقال ان الله یقول لک ادعنی بھذاالدعا حتی اخرجک من الجب فقال له ومالدعاء؟ فقال قل. اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لااله الاانت المنان بدیع السموات والارض ذوالجلال و الاکرام ان تصلی علی

Scanned by CamScanner

محمد و آل محمد وان تجعل لی مما انا فیه فرجا و مخرجاثم کان من قصته ماذکر اللہ فی کتابه

وعنه عنه ابیه عن......سیف بن عمیرة قال سمعت اباعبداللہ علیه السلام یقول جاء جبرئیل الی یوسف وهوفی السجن فقال له یایوسف قل فی دبر کل صلوة اللهم اجعل لی فرجا ومخرجاوارزقنی من حیث احتسب ومن حیث الاحتسب اگر وہ چاہے گا تو مجھے نکال لے گا جبرائیلؑ نے کہا خداوند علم فرماتا ہے کہ مجھے اس دعا کے ذریعہ پکارو میں تمہیں نکال لوں گا کہا وہ دعا کیا ہے؟ کہا یہ ہے "اللهم انی اسئلک بان لک الحمد لااله الاانت المنان بریع السموات والارض ذوالجلال والکرام ان تصلی صلی محمد و آل محمد وان تجعل لی مما انا فیه فرجا و مخرجا[1]۔ امام فرماتے ہیں کہ جب جناب یوسفؑ نے اس دعا کو پڑھا تو پھر وہ واقعہ رونما ہوا جو قرآن میں مذکور ہے (کہ ایک قافلہ آیا اوران کو نکال کر مصر لے گیا)

(۲) نیز حضرت کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود سیف بن عمیرہ سے اور وہ جناب امام جعفر صادقؑ سے وایت کرتے ہیں اماؑ نے فرمایا جب جناب یوسف علیہ السلام (عزیز مصر کے) زندان میں محبوس تھے تو جبرائیل امینؑ ان کے پاس گئے اوران سے کہا (رہائی کے لیے) ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو"

اللهم اجعل لی من امری فرجا ومخرجاوارزقنی من حیث احتسب ومن حیث لااحتسب

---

[1] تفسیر قمی میں اس کے بعد یہ اضافہ مذکور ہے "وارزقنی من حیث احتسب ومن حیث لااحتسب" پس اس دعا کی برکت سے خدا نے ان کو چاہ کنعان سے نکالا زلیخا کے مکروفریب سے بچایا اور بالآخر ملک مصر عطا فرمایا و کذلک نجزی المحسنین۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

ومن حبث لا احتسب القول هذالایتعین کونه کلاما قدسیا غیر انه تترجح فیه ذلک واللہ اعلم

مولف علام فرماتے ہیں کہ اس دعا کا کلام قدسی ہونا معلوم نہیں ہے اگر چہ راجح یہی ہے کہ یہ کلام قدسی ہے ظاہر ہے کہ جرائیل نے رب جلیل کے حکم سے ہی ان کو تعلیم دی ہوگی۔ واللہ اعلم)

الباب السادس: باب شعیب علیه السلام

محمد بن یعقوب عن عته من اصحابنا عن...... ابی عصمة قاضی مرو عن ابی جعفر علیه السلام و ذکر حدیثا طویلا نضمن تهدیداً دوعیدالتارک الامر بالمعروف والنهی عن المنکر ثم قال ان الله عزوجل اوحی الی شعیب النبیؑ انی معذب من قومک مأة الف اربعین الفامن شرارهم وستین الفامن خیارهم

چھٹا باب: باب حضرت شعیب علیہ السلام

(اس باب میں وہ احادیث قدسیہ درج ہیں جو حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف وحی کی گئیں اور وہ کل دو احادیث ہیں)

(۱) جناب شیخ کلینیؒ نے کافی میں بروایت ابوعصمت قاضی مرو جناب امام محمد تقی علیہ السلام سے ایک طویل روایت نقل کی ہے جس میں فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے پر سخت تہدید و وعید کی گئی ہے پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جناب شعیب علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میں تیری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر عذاب نازل کرنے والا ہوں۔ جن میں سے چالیس ہزار اشرار و بدکار ہیں اور ساٹھ ہزار نیکوکار!

فقالؑ یا رب! هولاء الاشرار فمابال الاخیار؟ فاوحی الله الیه انهم داهنوا اهل المعاصی ولم یغضبو الغضبی

محمد بن علی بن الحسین بن بابویه فی کتاب العلل قال حدثنا...... انس قال

قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بکی شعیب من حبّ الله عزوجل حتی عمی فردالله علیه بصره ثم بکی حتی عمی فرد الله علیه بصره ثم بکی حتی عمی فرد الله علیه بصره فلما کانت الرابعه اوحی الله عزوجل الیه یاشعیب الیٰ متیٰ یکون هذا ابدا

(یہ سن کر جناب شعیب نے) عرض کیا پروردگار! یہ چالیس ہزار تو بدکار ہیں مگر نیکوکاروں پر عذاب کیوں؟ خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے بدکاروں کے ساتھ مدارا کیا اور رواداری برتی اور میری ناراضی پر ناراض نہیں ہوئے [1]

منک ؟ ان یکن هذا خوفا من النار فقدا جرتک وانْ یکن شوقا الی الجنة فقد ابحتک فقال الهی وسیدی انت تعلم انی مابکیت خوفا من نارک ولا شوقا الی جنتک ولکن عقد حبک علی قلبی فلست اصبر اواراک فاوحی الله الیه اما اذا کان هذا هکذافمن اجل هذا ساخدمک کلیمی موسیٰ بن عمران قال ابن بابویه یعنی لاازال ابکی اواراک قد قبلتنی حبیبا اقول مرجع هذا الی تاویل الرؤیة القلبیة وللعلماء توجیهات لطیفة وتقریرات شریفة فی معنی امثال هذا الکلام یضیق عن ذکرها المقام

---

[1] اس حدیث قدسی سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اسلامی فریضہ کی اہمیت پر جو تیز روشنی پڑتی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعدد مراتب میں سے کم از کم مرتبہ کراہت قلبی ہے کہ آدمی اور کچھ نہ کر سکے تو کم از کم دل سے تو برائی اور برے آدمی کو برا سمجھ کر اس سے نفرت کرے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ اس کے ساتھ رفق و مدارا کیا اور گھل مل کے رہا تو پھر اس کا شمار بھی انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جیسا کہ حدیث نبوی میں وارد ہے من رضی بفعل قوم فهو منهم جو شخص بھی کسی قول و فعل پر راضی ہو جائے وہ اسی قوم کا فرد شمار ہوتا ہے اسی بنا پر ہم زیارت وارث میں سرکار سید الشہداء علیہ السلام کے قاتلوں کے ساتھ ساتھ ان لوگوں پر بھی لعنت کرتے ہیں جو سانحہ شہادت سن کر راضی ہو گئے تھے۔

لعن الله امة سمعت بذلک فرضیت به (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

آخر تمہارے گریہ وبکا کا سبب کیا ہے؟ (اور تم چاہتے کیا ہو؟) اگر دوزخ کا خوف ہے تو تمہیں امان دیتا ہوں اور اگر جنت کا شوق ہے تو اسے مباح کرتا ہوں عرض کیا پروردگارا تو بہتر جانتا ہے کہ میں نہ تو تیری جہنم کے خوف سے روتا ہوں اور نہ ہی تیری جنت کے شوق مس بلکہ تیری سچی محبت نے میرے دل ودماغ پر غلبہ کیا ہے (لہٰذا تیرے فراق میں روتا ہوں) اور جب تک تجھے نہ دیکھ لوں (اس وقت تک میرا یہی حال رہے گا) خدا نے وحی فرمائی کہ اگر ایسا ہی ہے تو میں اپنے کلیم موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے تیری خدمت کراؤں گا۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے (جب تک تجھے دیکھ نہ لوں) کی یہ تاویل کی ہے کہ جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ تو نے مجھے اپنی محبوبی میں قبول کرلیا ہے خلاصہ یہ کہ روئت سے یہاں روئیت قلبی مراد ہے نہ کہ رؤیت بصری۔ علماء کرام نے اس قسم کی عبارات کی بڑی عمدہ توجہات بیان کی ہیں جن کے یہاں ذکر کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

الباب السابع : باب موسیٰ علیہ السلام

محمد بن يعقوب عن...... علي بن عيسىٰ رفعه قال ان موسیٰ ناجاه الله تبارک وتعالیٰ فقال في منا جاته له ياموسیٰ! كن كمسرتي فيک فان مسرتي ان اطاع فلا اعصى وامت قلبک بالخشية وكن خلق الثياب جديد القلب تخفى على اهل الارض و تعرف في اهل السماء حلس البيوت مصباح الليل واقنت بين يدى قنوت الصابرين وصح الامن كثرة الذنوب صياح الهارب من عدوه واستعن بي على ذلک فاني

ساتواں باب: باب حضرت موسیٰ علیہ السلام

اس باب میں وہ احادیث قدسیہ بیان کی گئی ہیں جن کی حضرت موسیٰؑ کو وحی کی گئی اور وہ کل ایک سو بیس احادیث ہیں

Scanned by CamScanner

(۱) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ (روضۂ کافی میں) مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰ سے مناجات کرتے ہوئے فرمایا اے موسیٰؑ دنیا میں لمبی امید نہ کرو ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی مجھ سے دور ہوتا ہے اے موسیٰ اس طرح بنو جس طرح میری خوشی ہے اور میری خوشی اس میں ہے کہ میری اطاعت کی جائے اور میری نافرمانی نہ کی جائے (لہٰذا تم میرے اطاعت گزار بنو) اے موسیٰؑ اپنے دل (کی خواہش) کو مار دو اور اپنا لباس پرانا اور دل تازہ اور نیا رکھو زمین والوں میں گمنام اور آسمان والوں میں مشہور بنو۔ خانہ نشین اور رات کا چراغ (شب زندہ دار) بنو میری بارگاہ میں صابروں کی طرح اطاعت و فرمانبرداری کرو کثرت عصیان کی وجہ سے اس طرح بلند آواز سے داد و فریاد کرو جس طرح دشمن سے بھاگنے والا آدمی کرتا ہے اور مجھ سے مدد و نصرت طلب کرو کیونکہ۔

نعم العون ونعم المستعان . یا موسیٰؑ انی انا الله فوق العباد والعباد دونی و کل لی داخرون فاتهم نفسک علی نفسک ولا تاتمن ولدک علی دینک الا ان یکونولدک مثلک یحب الصالحین ...... یاموسیٰؑ! اغسل و اغتسل واقترب من عبادی الصالحین...... یاموسیٰؑ! کن امامهم فی صلوتهم واما مهم فیما یتشا جرون واحکم بینهم بما انزلت علیک فقد انزلته حکمۃ و برهانا نیرا و نورا ینطق بما فی الاولین و بما هو کائن فی الآخرین...... اوصیک یاموسیٰؑ وصیة الشفیق المشفق بابن البتوا عیسیٰ بن مریم صاحب الاتان والبرنس والزیت والزیتون والمحراب ومن بعده بصاحب الجمل الاحمر الطیب الطاهر المطهر فمثله فی کتابک انه مهیمن علی الکتب کلها وانه راکع ساجد راغب راهب اخوانه المساکین وانصاره قوم آخرون

میں بہترین یار و مددگار ہوں۔ اے موسیٰؑ میں ہوں وہ خدا جو اپنے بندوں کے اوپر (قادر و برتر) ہوں اور بندے مجھ سے فروتر (اور میری قدرت کے ماتحت) ہیں اور سب میرے سامنے عاجز

وحقیر ہیں اپنے حق میں اپنے نفس کو مستہم سمجھو (اس کے فریب میں نہ آؤ) اور اپنے فرزند کو بھی اپنے دین کے معاملہ میں اس وقت تک امین نہ سمجھو جب تک وہ بھی تمہاری طرح نیکوکاروں کا حبدار نہ ہو۔ اے موسیٰ اپنے آپ کو صاف ستھرا اور پاکیزہ کرو اور میرے نیک بندوں کے نزدیک ہوا ے موسیٰ لوگوں کی نمازوں، ان کے باہمی جھگڑوں میں ان کے امام و پیشوا بن کے رہو اور ان کے درمیان اس طرح فیصلہ کرو جس طرح میں نے تم پر نازل کیا ہے کیونکہ میں نے تم پر جو کچھ نازل کیا ہے وہ واضح حکم، روشن برہان اور ایسا نور ہے جو اس کی بھی خبر دیتا ہے جو کچھ اولین میں ہے اور وہ بھی بتاتا ہے جو آخرین میں ہونیوالا ہے۔ اے موسیٰ میں تمہیں بتول (مریم) کے بیٹے عیسیٰ کے متعلق مشفقانہ وصیت کرتا ہوں جو گدھے پر سوار ہوگا۔ لمبی ٹوپی والا ہوگا۔ زیت وزیتون استعمال کرے گا اور محراب عبادت میں کھڑا ہوگا اور ان کے بعد آنے والے (خاتم الانبیاء) کے متعلق تمہیں شفیقانہ وصیت کرتا ہوں جو سرخ اونٹوں پر سوار ہوگا طیب و طاہر ہوگا اس کی مثال تمہاری کتاب میں یہ ہے کہ وہ تمام (آسمانی) کتابوں کا امین ومحافظ ہوگا وہ رکوع وسجود کرنے والا (نیکی میں) راغب اور (برائی سے) خائف ہوگا اس کے بھائی بند مسکین اور اس کے انصار ایک اور (بیگانہ) قوم ہوگی۔

ویکون فی زمانه ازل رزلزال و قتل و قتال و قلة من المال اسمه احمد محمد الامین من الباقین من ثلة الاولین الماضین یومن بالکتب کلها و یصدق بجمیع المرسلین ویشهد بالاخلاط لجمیع النبیین امته مرحومة مبارکة مابقوا من الدین علی حقائقه لهم ساعات موقتات یؤدون فیها الصلوات اداء العبدالی سیده نافلته فبه فصدق منها جسه فاتبع فانه اخوک

یاموسیٰ انه امن وهو عبدصدق یبارکه فیما وضع یده علیه ویبارک علیه کذلک کان فی علمر و کذلک خلقنه به افتح الساعه وبامته اختم مفاتیح الدنیا (((ظلمة بنی اسرائیل ان لایدرسوا اسمه ولا یخذلوه وانهم لناعلون

Scanned by CamScanner

وحبدلی حسنة وانا معه رانا من حزبه وهو من حزبی وحزبی هم الغالبون

اس کے زمانہ میں تنگی، زلزلے، قتل وقتال، جنگ وجدال اور قلت مال کے واقعات رونما ہوں گے اس کا نام نامی واسم گرامی احمدؐ، محمدؐ ہوگا اولین کی جماعت کے باقی ماندہ لوگوں میں سے امین ہوگا جو تمام (آسمانی) کتابوں پر ایمان رکھتا ہوگا اور سب نبیوں کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور اخلاص کے ساتھ تمام انبیاء کے حق میں شہادت دے گا اس کی امت اس وقت تک مرحوم ومبارک ہوگی جب تک دین کے اصل حقائق پر قائم رہے گی اس (امت مرحومہ کے مقررہ اوقات ہوں گے جن میں وہ اس طرح نمازیں ادا کریں گے جس طرح کوئی غلام اپنے آقا کا وظیفہ بندگی ادا کرتا ہے۔(اے موسیٰ) اس (آخری نبی) کی تصدیق کرو اور اس کے منہاج وطریقہ کی پیروی کرو کہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ موسیٰ وہ (آخری نبی) امی (ام القریٰ۔ مکہ کا رہنے والا) ہوگا میرا حقیقی بندہ ہوگا وہ (ایسا بابرکت ہوگا کہ جس چیز پر ہاتھ رکھے گا وہ اس کے لیے مبارک ہو جائے گی اور اس سے برکت حاصل کی جائے گی اسی طرح وہ میرے (ازلی وابدی) علم میں ہے اور اسی طرح میں نے اسے پیدا کیا ہے۔

میں اسی کے ساتھ قیامت کی ابتداء کروں گا اور اس کی مت کے ساتھ دنیا کی کنجیوں کو ختم کروں گا (وہ میرا آخری نبی اور اس کی امت آخری امت ہوگی) بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہو کہ وہ اس کے نام کو نہ مٹائیں اور اس کی نصرت اور یاری سے دست بردار نہ ہوں مگر وہ ضرور ایسا کریں گے حالانکہ میری خاطر اس سے محبت کرنا نیکی ہے میں اس کے ساتھ ہوں اور اس کے گروہ سے ہوں اور وہ میرے گروہ سے ہیں اور تنہا گروہ ہی غالب ہونیوالا ہے۔

قسمت کلماتی لاظهرن دینه علی الادیان کلها و لا عبدا بکل مکان ولانزلن علیه قرانا فرقا ناشفاء لما لمافی الصدورمن نفث الشیطان فصل علیه یابن عمران فانی اصلی علیهو ملائکتی.

یاموسیٰ! انت عبدی وانا الهک! لاتستذل الحقیر الفقیر و لا تغبطن الغنی

Scanned by CamScanner

بشي يسير و كن عندذكري خاشعا و عندبلائي برحمتي طامعا و اسمعني لذاذة التوراة بصوت خاشع حزيناطمئن عندذكري و ذكربي من يطمئن الي و اعبدني ولا تشرك بي شيئا و تحر مسترتي اني انا السيد الكبيراني خلقتک من نطفة من ماء مهين من طين اخرجتها من ارض ذكرممشوجة فطانت بشرا فانا صانعها خلقا فتبارک وجهي و تقدس صنعي ليس كمثلي شي وانا الحي العائم

میرا یہ حتمی وعدہ ہے کہ میں اس کے دین کو تمام ادیان پر غالب کر کے رہوں گا تا کہ ہر جگہ پر میری (صحیح طریقہ پر) عبادت کی جائے اور میں اس پر ایسا قرآن نازل کروں گا جو حق و باطل کے درمیان فارق ہوگا اور دلولے وسوسہ شیطانی سے باعث شفا ہوگا اے فرزندان عمران اس پر درود و سلام بھیجو کہ میں اور میرے فرشتے بھی اس پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اے موسیٰؑ! تم میرے بندے ہو اور میں تمہارا پروردگار ہوں خبردار کبھی کسی حقیر و فقیر آدمی کو ذلیل نہ سمجھنا اور کبھی بھی معمولی مال کی خاطر کسی مالدار آدمی کے ساتھ رشک نہ کرنا میرا ذکر کرتے وقت خاشع و خاضع اور (توراۃ کی) تلاوت کرتے وقت میری رحمت کے طامع و امیدوار رہو خاشعانہ اور حزنیہ آواز کے ساتھ تورات کی تلاوت کر کے سناؤ۔ اطمینان قلب کیساتھ میرا ذکر کرو جو شخص میری طرف راغب ہے اسے میری یاد دلاؤ میری عبادت کرو اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراؤ اور میری مسرت و شادمانی کی جستجو میں رہو (جو کہ ایمان و عمل صالح میں پوشیدہ ہے) بالتحقیق میں ہی بہت بڑا سردار ہوں میں نے تمہیں سخت و مخلوط مٹی سے برآمد شدہ حقیر پانی کے قطرہ سے پیدا کیا پس وہ بشر بن گیا جس کا بنانے والا میں ہوں بابرکت ہے میری ذات اور پاک ہے میری صفت و کاریگری میں میری مانند کوئی چیز نہیں ہے میں وہ زندہ و پاسدہ (خدا) ہوں۔

الذي لا ازول يا موسيٰؑ! كن اذادعوتني خائفا مشفقا و جلا وعفروجهک لي في التراب و اسعدلي بمكارم بدنک واقنت بين يدي في القيام و ناجني

حسين تنا جنى بخشية من قلب و جل واحى نبور الى ايام الحيوة وعلما الجهال محامدى وذكر هم آلائى ونعمتى وقل لهم لايتمادون فى غى ماهم فيه فان اخذى اليم شديد يا موسىٰ. ان انقطع حبلك منى لم يتصل بحبل غيرى فاعبدنى وقم بين يدى مقام العبدالحقير. فدم نفسك فهى اولى بالذم ولا تتطاول بكتابى على نبى اسرائيل فكفى بهذا واعظالقلبك ومنير اوهو كلام رب العالمين يا موسىٰ! مادعوتنى و رجوتنى فانى ساغفرلك على ما كان منك السماء تسبح لى وجلاو الملائكة من مخافتى مشفقون والارض تسبح لى طمعا

جس کو زوال نہیں ہے اے موسیٰ ! میری دعا و پکار کے وقت خائف و ترساں رہو اپنے چہرے کو خاک پر رگڑ را اور اپنے بدن کے اشرف و اعلیٰ اعضا (اعضاء سبعہ) پر سجدہ کرو میرے سامنے خشوع و عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو اور جب مجھ سے مناجات کرو تو قلبی خوف و خشیہ کے ساتھ کرو میری تورات کے ساتھ اپنی زندگی کو زندہ کرو اور جاہلوں اور نادانوں کو میرے محامد اور میری حمد و ثنا کا طریقہ بتاؤ اور ان کو میری نعمتیں یاد دلاؤ اور ان سے کہو کہ وہ موجودہ ضلالت و گمراہی میں مزید اضافہ نہ کریں (اور میری مہلت سے مغرور نہ ہوں) کیونکہ میری گرفت سخت المناک ہوتی ہے اے موسیٰ ! اگر تمہارا رشتہ (عبودیت) مجھ سے قطع ہو گیا تو کسی اور سے نہیں جڑ سکے گا بس میری ہی عبادت کرو اور میری بارگاہ میں اس طرح کھڑے رہو جس طرح بندہ حقیر اپنے آقائے کبیر کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اپنے نفس کی مذمت کرو کہ وہ اس کا سزاوار ہے۔ میری کتاب تورات کی وجہ سے بنی اسرائیل پر تکبیر اور بڑائی کا اظہار نہ کرو یہ (توراۃ) تمہارے منور نصیحت اور قلب کی جلا و ضیا کے لیے کافی ہے آخر وہ رب العالمین کا کلام ہے۔

اے موسیٰ ! جب تک تم مجھے پکارتے رہو گے اور مجھ سے اپنی امیدیں وابستہ رکھو گے میں وہ سب کچھ معاف کرتا رہوں گا جو تم سے صادر ہوگا (میں وہ خالق اکبر ہوں کہ) آسمان (یا آن بلندی)

(تکوینی) تسبیح کرتا ہے میرے فرشتے (بآں عظمت) مجھ سے خائف، ڈرتے ہوئے میری (تکوینی) تسبیح کرتے ہیں اور زمین (بایں وسعت) طمع کی حالت میں میری (تکوینی) تسبیح کرتی ہے۔ ترساں ہیں

فکان من شانهما ماقد علمت فکیف تشق بالصاحب بعدالاخ والوزیر. یاموسیٰؑ ضع الکبر. ودع الفخروا ذکرانک ساکن القبرفلیمنعک ذلک من الشهوات یاموسیٰؑ! عجل التوبة واخرالذنب وتان فی المکث بین یدی فی الصلوٰة ولاترج غیری واجعلنی جنة وحصنالملمات الامور یاموسیٰ! کیف تخشع لی خلیقة لاتعرف فضلی علیها وکیف تعرف فضلی علیها وهی لاتنظرفیه وکیف تنظیرفیه وحی لاتومن به وکیف تؤمن به وهی لاترجوثوابا وکیف ترجو ثوابا وقد قنعت بالدنیا و اتخذتها ماوی ورکنت الیهار کون الظللین. یا موسیٰؑ نافس فی الخیر اهله فان الخیر کا سمه ودع الشرلکل مفتون یاموسیٰ اجعل لسانک وراء قلبک تسلم واکثرذکری باللیل والنهار تغنم ولاتتبع الخطا یاموعدها النان

(اس لیے ہابیل کی قربانی قبول کر لی) اس کے بعد جو واقعہ رونما ہوا وہ تم جانتے ہی ہو (کہ قابیل نے جوش حسد میں آ کر جناب ہابیل کو شہید کر دیا) تو سگے بھائی اور وزیر...... (کے اس عبرت آموز واقعہ) کے بعد کس طرح تم کسی ساتھی پر اعتماد کر سکتے ہو؟ اے موسیٰؑ کبریائی و بڑائی کو چھوڑ دو اور فخر و ناز سے دست بردار ہو جاؤ اور یاد کرو کہ (آخرکار) تم قبر میں سکونت کرنے وال۔ وہ یہ (عبرت آموز یاد دہانی) خواہشات نفسانی سے روکنے کے لیے تمہیں کافی ہونی چاہیے اے موسیٰؑ! توبہ کرنے میں شتابی کرو اور گناہ میں تاخیر اور بحالت نماز میری بارگاہ میں حاضری دینے میں طوالت کرو میرے سوا کسی سے امید وابستہ نہ کرو اور شدائد و مصائب سے بچنے کے لیے مجھے ڈھال اور محکم قلعہ بناؤ...... اے موسیٰؑ! بھلا وہ مخلوق کس طرح میرے سامنے خشوع و خضوع کر سکتی ہے جو اپنے اوپر میرے فضل و کرم کو نہیں پہچانتی اور بھلا وہ کیسے میرے فضل و احسان کو

Scanned by CamScanner

پہنچان سکتی ہے اس میں غور وفکر ہی نہیں کرتی بھلاوہ کیونکر اس میں غور وفکر کر سکتی ہے جبکہ وہ اس پر ایمان ہی نہیں رکھتی اور بھلاوہ کیونکر اجر وثواب کی امید رکھ سکتی ہے۔ جبکہ اس نے (آخرت کی بجائے) دنیا پر قناعت کر کے اسے ہی اپنا لجاء وماوا قرار دے رکھا ہے اور ظالموں کی طرح اس کی طرف میلان کر رکھا ہے اے موسیٰؑ اہل خیر کے ساتھ خیر وخوبی میں رغبت کرو کیونکہ خیر اپنے نام کی طرح خوب ہے اور برائی اس کے لیے چھوڑ دو جو اس پر فریفتہ ہے اے موسیٰؑ ! اپنی زبان کو اپنے دل کے پیچھے رکھو (پہلے بات کو تو لو پھر منہ سے بولو) سلامت رہو گے اور شب وروز میں میرا ذکر زیادہ کرو فائدہ میں رہو گے اور خطاؤں اور لغزشوں کے پیچھے نہ چلو ورنہ پشیمان ہو گے کیونکہ خطاؤں کی آخری وعدہ گاہ جہنم ہے۔

یا موسیٰؑ! اطب الکلام لاھل الترک للذنوب و کن لھم جلیسا واتخذ ھم لغیبک اخوانا وجد معھم یجدون معک یا موسیٰؑ ! الموت لا قیک لا محالة فتز و دزاد من ھو علی ماتیز ودواردا. یا موسیٰ ما اریدبه وجھی فقلیله کثیر ومااریدبه غیری فکثیره قلیل وان اصلح ایامک الذی ھوا مامک فانظر ای یوم ھوفا عدله الجواب فانک موقوف به ومسئول وخذ موعظتک من الدھر واھله فان الدھر طویله قصیر وقصیره طویل و کل شی ء فان فاعمل کانک تریٰ ثواب عملک کی یکون اطمع لک فی الاخرة لا محالة فان مابقی من الدنیا کما ولی منھا و کل عامل یعمل علی بصیرة و مثال فکن مرتادا لنفسک یابن عمران! لعلک تفوز غدا یوم السؤال فھنالک یخسر المبطلون یاموسیٰؑ! الق کفیک

اے موسیٰؑ ! جو لوگ گناہوں کے تارک ہیں ان کے ساتھ پاکیزہ کلام کرو اور ان کو اپنا ہمنشیں اور اپنی غیر موجودگی میں بھائی بند بناؤ اور ان کے ساتھ معاملات میں کوشش کرو۔ وہ تمہارے معاملات میں تمہارے ساتھ جدوجہد کریں گے اے موسیٰؑ موت برحق ہے لہٰذا اس شخص کی

Scanned by CamScanner

طرح توشۂ آخرت جمع کرو جسے یقین ہو کہ اس نے اپنے جمع کردہ توشہ پر وارد ہونا ہے اے موسیٰ!
! جو عمل محض میری رضا جوئی کے لیے کیا جائے وہ تھوڑا بھی ہو تو بہت ہے اور جو عمل میرے غیر کے
لیے کیا جائے وہ زیادہ بھی ہو تو کم ہے یاد رکھو تمہاری صالح ترین دنوں میں وہ دن ہے جو تمہیں
درپیش ہے (قیامت) خوب غور کرو کہ وہ دن کیسا ہے؟ اس کے لیے آج ہی جواب مہیا کرو کیونکہ
زمانہ اگر چہ دراز ہوتا ہم کوتاہ ہوتا ہے (کہ آخر فانی ہے) اور اگر کوتاہ بھی ہو تو دراز ہے (اگر کوئی
نیکی کر کے فائدہ اٹھانا چاہے) اور ہر چیز فنا کے گھاٹ اترنیوالی ہے (اے موسیٰ) اس طرح
(ذوق وشوق) سے عمل کرو کہ گویا اپنے عمل کا اجر وثواب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو تا کہ یہ
(یقین) تمہیں آخرت کی طرف زیادہ رغبت دلائے کیونکہ زندگانی کی جو مقدار باقی رہ گئی ہے وہ
گزشتہ کی مانند ہے ہر عمل کرنے والا بصیرت واعتبار پر عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے خیر وخوبی
اور مناسب وموزوں مکان طلب کروائے فرزند عمران امید ہے کہ تم کل سوال (وجواب)
والے دن (بروز قیامت) کامیاب ہوگے جس دن باطل پرست خسارہ ونقصان اٹھائیں گے۔
اے موسیٰ! اپنی دونوں ہتھیلیاں اس طرح عاجزانہ طریقہ پر میرے سامنے پھیلاؤ۔

ذلابین یدی کما یفعل العبد المستصرخ التضرع الی سیده فانک اذا فعلت ذلک رحمت وانا اکرم القادرین.

یا موسیٰ! سلنی من فضلی و رحمتی فانها بیدی لا یملکهما احد غیری وانظر حین تسالنی کیف ارغبتک فیما عندی لک عامل جزاوقد یجزیٔ الکفور. بما سعی یا موسیٰ! طب نفسا عن الدنیا و انطوعنها فانها لیست لک ولست لها، مالک ولدار الظالمین الالعامل فیها بالخیر فانهاله نعمالدار...... یا موسیٰ! ماامرک به فاصنع ومها اراه فاصنع خذحقائق التوراة الی صدرک وتیقظ بهافی ساعات اللیل والنهار ولا تسکن ابناء الدنیا من صدرک فیجعلونه وکرا کوکر الطیر...... یاموسیٰ ابن الدنیا واهلها فتن بعضهم لبعض فکل امرا

مزین له ماهوفیه والمؤمن من زینت الاخرة

جس طرح فریادرسی کا طالب غلام عاجزانہ طریقہ پر اپنے آقا و مولا کے سامنے پھیلاتا ہے جب ایسا کرو گے تو میں تم پر رحم کروں گا۔ کیونکہ میں تمام طاقتوروں سے زیادہ رحیم و کریم ہوں۔ اے موسیٰؑ! مجھ سے میرا فضل اور میری رحمت طلب کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں میرے قبضہ قدرت میں ہیں۔ میرے سوا ان کا کوئی مالک و مختار نہیں ہے۔ مجھ سے سوال کرتے وقت (اپنے دل و دماغ میں جھانک کر) دیکھو کہ جو کچھ میرے پاس ہے اس میں تمہاری رغبت کیسی ہے؟ ہر عامل و کارندہ کو (دنیا یا آخرت یا ہر دو میں ضرور) جزا ملتی ہے حتیٰ کہ کفران نعمت کرنے والے (یا کافر) کو بھی (دنیا میں ہی سہی) اس کی سعی و کوشش کی جزا ضرور ملتی ہے...... دنیا سے روگردانی کرو...... کیونکہ نہ دنیا تمہارے لیے ہے اور نہ ہی تم دنیا کے لیے ہو بھلا تمہیں ظالموں کے گھر سے کیا سروکار؟ ہاں البتہ اگر کوئی شخص دنیا میں رہ کر آخرت کے لیے کار خیر کرنا چاہے تو پھر یہ اس کے لیے بہترین گھر ہے۔ اے موسیٰؑ جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اسے سنو (اور اس کی اطاعت کرو) اور وقت جس امر میں تمہاری بہتری دیکھ کر میں تمہیں حکم دوں اسے بجالاؤ تورات کے حقائق و معارف کو سینہ میں جگہ دو اور شب و روز کے (مختلف) اوقات و ساعات میں اس کے ساتھ بیدار رہو (اس کی تلاوت کرو) دنیا داروں کو اپنے سینہ میں اس طرح جگہ نہ دو کہ وہ پرندے کی طرح اسے آشیانہ بنالیں اے موسیٰؑ فرزند دنیا (دنیا دار) ایک دوسرے کے لیے آزمائش کا باعث ہیں (اور ایک دوسرے پر فریفتہ ہیں) فطرت کا تقاضا یہی ہے کہ) جو شخص جس حالت میں ہوتا ہے وہی اس کے لیے مزین وجلوہ گر ہوتی ہے لیکن مومن وہ ہے جس کی نگاہ میں آخرت کو مزین وجلوہ گر کیا گیا ہے۔

فهو ينظر البدار امتر قد حالت شهر تهابينه وبين لذة العيش فادالجنة بالا سحار كفعل الركب السابق الىٰ نخايته يظل كيئبا و يمسى حزينا فطوبىٰ له امالو كشف الغطاء ((((السرور . يا موسىٰ الدنيا نطفة ليست بثراب للمومن

Scanned by CamScanner

ولا ثقة بمن فاجر فالويل الويل لمن باع ثواب معاده بلعقة لم يبق تبق وبلغة لم تدم . فكن كما مرتك و كل امری شاد یا موسیٰ ! اذا رایت الغنی مقبلا فقل ذنب عجلت لی عقوبته و اذارایت الفقرمقبلا فقل مرحبا بشعار الصالحین ولا تکن جبارا ظلوما ولا تکن للظالمین قرینا یا موسیٰ ماعمر وان طال یذم اخره وما ضرک مازوی عنک اذا حمدت مغبته یا موسیٰ ! صرح الکتاب الیک بما انت الیه صائرفکیف ترقد علی هذه العیون ام کیف یجد قوم لذة العیش لولا التمادی فی الغفلة والاتباع للشقوة والتتابع للشهوة ومن دون هذا یجزع الصدیقون.

اس لیے وہ بلا تکان ہمیشہ آخرت کی طرف ہی دیکھتا رہتا ہے آخرت کی خواہش (اور اس کی طلب صادق) اس کے اور دنیوی زندگی کی لذت وراحت کے درمیان حائل ہوگئی ہے اور یہی خواہش اس کو سحر خیزی پر آمادہ کرتی ہے (وبالاسحارھم یستغفرون) اس گھڑ سوار کی مانند جو اپنی منزل مقصود کی طرف (سرپٹ) رواں دواں ہوتا ہے جسے نہ تو دن کو آرام نصیب ہوتا ہے اور نہ رات کو سکون بلکہ وہ شب وروز اندوہ ناک رہتا ہے (اور جب تک منزل مقصود تک نہیں پہنچ جاتا اس وقت تک اسے سکون وسرور نہیں ملتا) خوشا حال جب اس کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ اٹھے گا تو کس قدر مسرت وشادمانی مشاہدہ کرے گا اے موسیٰ دنیا آب قلیل کی مانند ہے جو تو کسی مومن کے لیے ثواب ہے اور نہ ہی کسی فاسق کے لیے عقاب سخت افسوس اور سخت ہلاکت ہیاس شخص کے لیے جو اخروی (اور دائمی) اجروثواب کو اس دنیائے دون کے عوض فروخت کردے جو انگلی چاٹنے اور لقمہ نگلنے کی مانند ہے جسے بقاء ودوام نہیں ہے میرے حکم کے مطابق بنو اور (یاد رکھو) میرا ہر حکم عین رشد وصواب ہے اے موسیٰ اگر کبھی دیکھو تو نگری اور دولت تمہاری طرف آرہی ہے تو کہو تمہیں کسی گناہ کی جلد سزا مل رہی ہے اور اگر کبھی فقر وفاقہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھو تو کہو نیکوکاروں کا شعار ولباس مرحبا خوش آمدید (دنیا میں) جبار وسرکش اور ظالم وستم گار یا ان کے ساتھی بن کے

Scanned by CamScanner

نہ رہو (ورنہ تمہیں جہنم کی آگ مس کرے گی) اے موسیٰ زندگی جس قدر طولانی ہو پھر بھی دائمی نہیں ہے اور دنیا اور اس کی زندگی اور مال و متاع) جو تمہیں نہیں دیا گیا اس کا تمہیں کیا نقصان ہے جبکہ اس کا انجام تمہارے لیے اچھا ہوا۔ اے موسیٰ جس طرف تم جانے والے ہو (سختی موت شدائد برزخ اور مصائب محشر) وہ سب کچھ کتاب (تورات) نے واضح انداز میں بتا دیا ہے پھر نہ معلوم کس طرح ان آنکھوں کے ساتھ سوتے ہو؟ اور اگر غفلت کی طوالت اور شقاوت کی پیروی نہ ہو تو کس طرح یہ لوگ زندگانی دنیا کی لذت و راحت محسوس کر سکتے ہیں؟ حالانکہ اس سے کم تر مصائب سے (جو ان لوگوں کو درپیش ہیں) صادق و صدیق لوگ گھبرا جاتے ہیں۔

یا موسیٰؑ ! مر عبادی یدعوننی علی ما کانوا بعدان یقروالی انی ارحم الرحمین ، مجیب المضطرین واکشف السوء وابدل الزمان و آتی بالرخاء واشکر الیسیر واثیب واغنی الفقیر و انا الدائم العزیز فمن لجاء الیک وانضوی الیک من الخاطین فقل اھلا وسھلا بار خب الفناء بفناء رب العالمین واستغفرلھم و کن لھم کاحد ھم ولا تسطل علیھم بما انااعطیتک فضلہ وقل لھم فلیسأ لونی من فضلی ورحمتی فانہ لا یملکھما احد غیری وانا ذوالفضل العظیم طوبیٰ لک یاموسیٰؑ ! کھف الخاطین و جلیس المضطرین و مستغفر للمذنبین انت منی بالمکا الرضی فادعنی بالقلب النقی والمسان الصادق و کن کما امرتک اطع امری لا تستطل علی عبادی بمالیس منک متداہ وتقرب الی فانی منک قریب فانی لم اسئالک

اے موسیٰؑ میرے بندوں کو حکم دو کہ وہ جیسے بھی (گنہگار و بدکار) ہیں یہ اقرار کر کے مجھے پکاریں کہ میں سب سے بڑا رحم کرنے والا اور مضطر و پریشان حال لوگوں کی دعا و پکار کو قبول کرنے والا ہوں اور یہ کہ میں ہی ہر دکھ درد کا دور کرنے والا اور میں ہی زمانہ (اور اس کے حالات) کو بدلنیوالا ہوں (یعنی شدت کے بعد) آسائش لاتا ہوں۔ تھوڑے عمل کو شکریہ کیساتھ قبول کر کے

زیادہ جزا دیتا ہوں اور فقیر و نادار کو تونگر اور مالدار بنا دیتا ہوں اور میں ہی دائم العزت خدا ہوں (اے موسیٰ ! خطا کاروں اور گناہگاروں میں سے جو شخص تمہاری پناہ لے اور بخشش گناہ کا تجھے وسیلہ سمجھ کر تمہارے پاس آتے تو اسے دھتکارو نہیں بلکہ اسے سہارا دو اور اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہو اہلاً و سہلاً (خوش آمدید) تم سب سے بڑی بارگاہ یعنی رب العالمین کی بارگاہ میں آگئے ہو ان کے لیے (میری بارگاہ میں) مغفرت طلب کرو اور ان کے ساتھ اسی طرح گھل مل کر رہو کہ یہ معلوم ہو کہ تم انہی میں سے ایک ہو میں نے تم کو جو فضل و کمال دیا ہے اس کی وجہ سے ان پر فخر و ناز نہ کرو اور ان سے کہو کہ وہ مجھ سے میرا فضل اور میری رحمت طلب کریں کیونکہ میرے سوا اور کوئی ان چیزوں کا مالک و مختار نہیں ہے میں فضل عظیم کا مالک ہوں خوشا حال تو اے موسیٰ ! کو خطا کاروں کی جائے پناہ، پریشان لوگوں کا ہمنشین اور گناہ گاروں کا شفیع و سفارشی ہے اس لیے میری بارگاہ میں تمہارا مقام بہت ہی پسندیدہ ہے بس مجھے پاک و پاکیزہ دل اور سچی زبان سے پکارو میرے حکم کے مطابق بنو میرے حکم کی اطاعت کرو اور اس فضل و کمال کی وجہ سے لوگوں پر فخر و مباہات نہ کرو جس کی ابتدا تم ساری طرف سے نہیں (بلکہ میری طرف سے ہے) اور میرا (روحانی) قرب حاصل کرو کہ میں تمہارے قریب ہوں میں نے تم سے کسی بھی چیز کا مطالبہ نہیں کیا۔

مایوذیک ثقله ولاحمله انما سألتک ان تدعونی فاجیبک وان تسالنی فاعطیک وان تقرب الی بمامنی اخذت تاویله وعلی تمام تنزیله یاموسیٰ انظر الی الارض فانها عنقریب قبرک وارفع عینیک الی السماء فان فوقک فیها ملکا عظیما وابک علی نفسک ما دمت فی الدنیا و تخوف العطب والمهالک ولا تغرنک الحیواة الدنیا و زهرتها ولا تکن ظالما و لا ترض بالظلم فانی للظالم رصید حتی ادیل منه المظلوم یا موسیٰ ! ان الحسنة عشرة اضعاف ومن السیئة الواحدة الهلاک لاتشرک بی مالا یحل لک ان

Scanned by CamScanner

تشرک به قارب وسددوادع دعا الطائع (الطامع) الراغب فیما عندس النادم علیٰ ماقدمت یداه فان سواد اللیل یمحوه النهار و کذلک السیة تمحوها الحسنة وغشوة اللیل تاتی علی صنوء النهار و کذلک السیئة تاتی علی الحسنة الجلیلة فتسودها......وعن محمد

جس کی نقل وحمل تجھے تکلیف دے میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے پکارو اور میں لبیک کہوں تم مجھ سے سوال کرو اور میں عطا کروں اور اس چیز (تورات) کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرو جس کی تاویل تم نے مجھ سے حاصل کی ہے اور جس کے نزول کی تکمیل میرے ذمہ ہے اے موسیٰؑ زمین کی طرف نظر کرو جو عنقریب تمہاری قبر بننے والی ہے اور آسمان کی طرف نگاہیں بلند کرو جس میں تمہارے اوپر ایک عظیم سلطنت موجود ہے جب تک دنیا میں موجود ہو اپنے نفس پر گریہ و بکار کرو اور ہلاکت اور ہلاکت گاہوں سے ڈرو۔ دنیا کی زیب و زینت اور اس کی چمک دمک تمہیں دھوکہ نہ دے۔ (کہ یہ سراسر سراب ہے، آپ نہیں ہے) ظالم بنو اور نہ ہی ظلم پر راضی ہو کیونکہ جب تک میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ نہ لے لوں اس وقت تک اس کی گھات میں لگا رہتا ہوں اے موسیٰ ایک نیکی کا ثواب دس گناہ ہوتا ہے اور (اگر خدا معاف نہ کرے تو) صرف ایک برائی سے آدمی کی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ اے موسیٰؑ کبھی کسی چیز کو میرا شریک نہ بناؤ۔ میرا قرب حاصل کرو اور راست روی اختیار کرو اور مجھے اس طرح پکارو جس طرح وہ شخص پکارتا ہے جو مطیع و فرمانبردار (یا میرے اجر و ثواب کا) امیدوار اور اپنے برے کردار پر ندامت کا اظہار کرنے والا پکارتا ہے جس طرح رات کی سیاہی کو دن کی روشنی محو کر دیتی ہے اس طرح نیکی برائی کو محو کر دیتی ہے اور جس طرح رات کی تاریکی دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اس طرح گناہ (کی تیرگی) نیکی (کے چہرہ انور) کو سیاہ کر دیتی ہے۔)

بن یحی عن ...... دائود بن فرقد عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان فیما اوحی اللہ عزوجل الی موسیٰ بن عمران یا موسیٰؑ! ماخلقت خلقا ھوا حب الی من

عبدی المومن وانی ابتلیته لما هو خیرله وازری عنه لما هو خیرله وانا اعلم بما یصلح علیه عبدی فلیصبر علحه بلائی ولیشکر نعمائی ولیرض بقضائی اکتبه فی الصدیقین عندی اذا عمل برضائی و اطاع امری ورواه الطوسی فی مجالسه عن ابیه عن المفید عن جعفرین قولویه...... ورواه ابن بابویه فی کتاب

(۲) نیز جناب کلینی کافی میں باسنادخود داؤد بن فرقد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا منجملہ اس وحی کے جو خداوند عالم نے جناب موسیٰ بن عمران کو فرمائی ایک یہ تھی کہ اے موسیٰ بن عمران میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو مجھے اپنے بندہ مومن سے بڑھ کر عزیز ہو (اس کے باوجود بعض اوقات) میں سے ایسی چیز (جیسے تکلیف و مصیبت) میں مبتلا کرتا ہوں جس میں اس کی بہتری ہوتی ہے اور اسے اس چیز (جیسے جائیداد اور اولاد) سے محروم کر دیتا ہوں جس میں اس کی بھلائی ہوتی ہے کیونکہ میں بہتر جانتا ہوں کہ میرے بندے کی صلاح و فلاح کس چیز میں ہے؟ (عطا میں یا حرمان میں نعمت میں یا بلاء میں) پس بندے کو چاہیے کہ میری نازل کردہ بلاو مصیبت پر صبر کرے ظاہری نعمتوں کا شکریہ ادا کرے اور میری قضا و قدر پر راضی رہے پس جب وہ ایسا کرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ جب میری رضا کے مطابق عمل بھی کرے گا اور میرے احکام کی اطاعت کرے گا تو میں اس کا نام صدیقوں کی فہرست میں درج کروں گا[1]

---

[1] اس حدیث شریف میں کس خوبصورت انداز میں نعمت و نقمت، رنج و راحت اور ابتلاء و عافیت کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور بھلا کیوں نہ ہو؟ جبکہ یہ حقیقت ہے کہ ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

ارشاد قدرت ہے کہ "عسیٰ ان تحبوا اشیاء وھو شرلکم وعسی ان تکرھوا اشیاء وھو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون. یعنی بسا اوقات تم ایک چیز (مثلاً مال و منال، دنیا کا جاہ و جلال یا اولاد و جائیداد) کو پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیے اچھی نہیں ہوتی اور بسا اوقات تم ایک چیز (مثلاً فقر و فاقہ، بلاو مصیبت وغیرہ) کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے (بات دراصل یہ ہے کہ) اللہ بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے، سچی بات تو یہ ہے کہ جب خالق و مالک کو حقیقی عادل تسلیم کر لیا جائے اور یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ وہ اپنے عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق اپنے بندوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے تو پھر نہ کوئی غم رہتا ہے اور نہ کوئی رنج بلکہ آدمی ہر حال میں یہ خیال چھایا ہوا نظر آتا کہ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔ ایسا آدمی نہ دوستوں کا گلہ کرتا ہے اور نہ زمانہ کی شکایت بلکہ ہر حال میں راضی برضا خدا رہتا ہے۔ وذالک ھوالفوز المبین (منہ عفی عنہ)

اس روایات کو شیخ طوسی نے مجالس میں اور شیخ صدوق نے کتاب التوحید میں مسنداً اور شیخ ابن فہد حلی نے عدۃ الداعی میں مرسلاً نقل کیا ہے۔

التو مسنداً...... ورراہ نهد فی هدة الداعی مرسلا. وعن محمد بن یحیٰ عن...... اسحاق بن عبدالله الجعفری بی عبدالله علیه السلام قال مکتوب فی التوراة اشکر من انعم علیک حوانعم علی من شکرک فانه لا زوال للنعماء اذا شکرت ولا بقاء لها اذا کفرت بالشکر زیادة فی النعم و امان من الغیر...... وعنه عن...... ابی مزة الشمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال مکتوب فی التوراة التی لم تغیران

(۳) ایضا کافی میں باسناد خود بروایت اسحاق بن عبداللہ جعفری امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا توراۃ میں لکھا ہے جو شخص تم پر انعام واحسان کرے اس کا شکریہ ادا کرو......اور جو تمہارا شکریہ ادا کرے اس پر انعام واحسان کرو کیونکہ جب نعمتوں کا شکریہ ادا کیا جائے تو وہ زائل نہیں ہوتیں اور جب ان کا کفران (انکار) کیا جائے تو پھر باقی نہیں رہتیں۔ شکریہ نعمتوں میں اضافہ وازدیاد اور ان کے زوال سے حفظ وامان کا باعث ہوتا ہے[1]

---

[1] اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شکر منعم عقلاً وشرعاً واجب ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ شکر! ازدیاد نعمت اور کفران سلب نعمت کا باعث ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے "لئن شکر تم لازیدنکم ولئن کفر تم ان عذابی لشدید" یعنی اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں اپنی نعمتوں میں اضافہ کرتا رہوں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔ سچ ہے ان الله لا یغیر مابقوم حتی یغیر وا ما بانفسهم۔ یعنی خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا مگر جو چیز قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ شکر ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ کیا وہی کہ جو مرسوم ہے کہ کسی نے آپ پر احسان کیا اور آپ نے جھٹ ڈیڑھ تولہ کی زبان کو ہلا کر کہہ دیا "شکریہ" نہیں ہرگز نہیں بلکہ اس کا صحیح طریقہ کار جو کہ آئمہ اطہار اور علماء ابرار کے کلام حق ترجمان سے واضح وآشکار ہوتا ہے یہ ہے کہ منعم حقیقی نے جو نعمت جس مقصد کے لیے عطا کی ہے اس کو اسی مقصد میں استعمال کیا جائے۔ ع تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

جعلنا الله ثم من عباده الشاکرین (منہ عفی عنہ)

(۴) نیز کافی میں باسناد خود ابوحمزہ ثمالی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا اس توراۃ میں مذکور ہے جس میں تحریف نہیں ہوئی کہ

موسیٰ سال ربہ فقال یا رب اقریب منی فاناجیک ام بعید فاناديک فاوحی اللہ عزوجل الیہ یا موسیٰ! انا جلیس من ذکرنی فقال موسیٰ! فمن فی سترک یوم لاستر الاسترک قال الذین یذکروننی فاذکرھم ویتحابون فی فاحبھم فاولئک الذین ان اردت ان اصیب اھل الارض بسوء ذکرتھم فدفعت عنھم بھم ......البدالاسناد عن ابی جعفر علیہ السلام قال مکتوب فی التورٰۃ التی لم تغیر ان موسیٰ سال ربہ فقال الٰھی وسیدی انہ یاتی علی مجالس اعزک واجلک ان اذکرک فیھا۔ فقال یا موسیٰ! ان ذکری حسن علی کل حال ۔وعنہ عن ......حبیب السجستانی عن ابی جعفر علیہ السلام قال مکتوب فی التوراۃ فیما ناجی اللہ بہ موسیٰ بن عمران یا موسیٰ! اکتم سری فی سریر تک و

جناب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا یا اللہ آیا تو قریب ہے تاکہ میں تجھ سے مناجات (راز و نیاز کی باتیں) کروں! یا دور ہے تاکہ تجھے بلند آواز سے پکاروں؟ خدا نے انہیں وحی فرمائی کہ اے موسیٰ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ جس دن تیرے ستر اور پردہ کے سوا کوئی ستر نہ ہوگا اس دن اس ستر میں کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد ہوا۔ جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں اور وہ میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ یہ ہیں میرے وہ (مقرب بارگاہ) بندے کہ میں جب بھی زمین والوں پر (ان کی بدعملیوں کی وجہ سے) کوئی بلا و مصیبت نازل کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان کو یاد کر کے ان کے وسیلہ سے اسے دفع کر دیتا ہوں۔

(۵) نیز کتاب مذکور میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا غیر محرف تورات

میں مذکور ہیکہ ایک بار حضرت موسیٰؑ نے پروردگار سے سوال کیا کہا اے میرے معبود بعض بعض اوقات مجھے ایسے مقامات میں جانا پڑتا ہے جہاں میں تیرا ذکر کرنے سے تیری ذات کو بزرگ و برتر جانتا ہوں ارشاد ہوا اے موسیٰؑ ! جس حال میں بھی ہو بہر حال میرا ذکر اچھا ہے۔

(۶) کتاب مذکور میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا تورات میں لکھا ہے کہ خدا نے جناب موسیٰؑ سے مناجات کی کہ اے موسیٰؑ میرے راز کو اپنے دل کے اندر پوشیدہ رکھو اور

اظهر في علانيتك المداراة عنى لعدوى و عدوك من خلقى ولا تستسب لى عندهم باظهار مكتوم سرى فتشرك عدوك وعدوى فى سبى، ورواه الصدوق فى المجالس عن محمد بن احمد ...... وزاد فى اوله كماياليى، وعن علة من اصحابنا عن...... على بن عيسىٰ رفعه قال فيما ناجى الله به موسىٰ ! يا موسىٰؑ ! لا يطول فى الدنيا املك فيقس قلبك القاسى القلب منى بعيد......

وعن على بن ابراهيم عن ابى عبداله عليه السلام قال اوحى الله عزوجل الى موسىٰ يا موسىٰؑ ! اشكرلى حق

حسب ظاہر اور میرے دشمن کے ساتھ لطف و مدارا کرو......اور اپنے پوشیدہ راز وان پر ظاہر کر کے ان کو مجھ پر سب و شتم کرنے پر آمادہ نہ کرو ورنہ دشمن کی سب و شتم میں تم بھی شریک سمجھے جاؤ گے[1]

(۷) نیز کتاب مذکور میں مذکور ہے کہ علی بن عیسیٰ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ منجملہ ان مناجاتوں کے جو خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ سے کیں ایک یہ تھی کہ فرمایا اے موسیٰؑ ! دنیا میں اپنی آرزو کو

---

[1] اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ لیس کلما یعلم یقال کہ ہر معلوم بات کہی نہیں جا سکتی۔ شرع مقدس کا حکم ہے کہ کلمو الناس علی قدر عقولهم ہمیشہ لوگوں کی عقل و فہم کے مطابق بات کیا کرو اور خبردار ان کے سامنے وہ علمی بات نہ کرو جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم نے ایسا کیا اور لوگوں نے اس مسئلہ کو جھٹلا دیا تو خدا و رسولؐ کے جھٹلانے میں تم بھی حصہ دار اور شریک بن جاؤ گے اور اسی بناء پر ارشاد قدرت ہے ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم ۔ جو لوگ خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پکارتے ہیں۔ ان کو بھی گالی نہ دو ورنہ وہ خدا کو گالی دیں گے اور پھر ذمہ داری تم پر عائد ہوگی کہ ان کے جھوٹے خداؤں کو گالی دے کر اپنے سچے خدا کو گالی کیوں دلوائی؟ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

دراز نہ کرو ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل چونکہ مجھ سے دور ہوتا ہے (اس طرح تم مجھ سے دور ہو جاؤ گے)

(۸) نیز کتاب مذکور میں حضرت امام جعفری صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ خدا نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! میرا اس طرح شکر ادا کرو جس طرح ادا کرنے کا حق ہے۔

شکری فقال یا رب کیف اشکرک حق شکرک ولیس من شکرا شکرک به الاوانت انعمت به علی قال موسیٰ! الآن شکرتنی حین قلت ان ذلک منی وعنه عن ...... حفص بن غباث عن ابی عبدالله علیه السلام قال فی مناجات موسیٰ یا موسیٰ اذارایت الفقر مقبلا فقل مرحبا بشعار الصالحین واذارایت الغنی مقبلا فقل ذنب عجلت عقوبته . وعنه عن ...... السکونی عن ابی عبدالله علیه السلام قال اوحی الله تعالیٰ الیٰ موسیٰ یا موسیٰ! الا تفرح بکثرة المال ولا تدع ذکری علی کل حال فان کثرة المال تنسی الذنوب وان ترک ذکری یقسی القلوب ورواه الصدوق فی العلل من ابیه عن ...... علی بن جعفرا خیه موسیٰ مثله وعنه عن ...... ابن ابی عمیر عن رجل من اصحابنا قال قال ابوعبدالله علیه السلام

اس پر جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ! میں کس طرح تیرے شکریہ کا حق ادا کر سکتا ہوں جبکہ میرا یہ شکریہ ادا کرنا بھی تیرا انعام و احسان ہے (جو مزید شکریہ کی ادائیگی چاہتا ہے) ارشاد ہوا اے موسیٰ جب تم نے اس بات کا اعتراف کر لیا کہ شکریہ ادا کرنے کی توفیق بھی میری طرف سے ہے (اور اس طرح تم ادائے حق سے قاصر ہو) تو تم نے گویا میرے شکریہ کا حق ادا کر دیا ہے۔

(۹) اس حدیث میں فقر و فاقہ کا استقبال کرنے اور مال و دولت کو کسی گناہ کا نتیجہ سمجھنے کی وہی بات مذکور ہے جو سابقہ طویل حدیث میں گزر چکی ہے۔

(۱۰) نیز اسی کتاب میں انہی جناب سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰ کو وحی

Scanned by CamScanner

فرمائی کہ اے موسیٰؑ مال و دولت کی کثرت پر خوشحال نہ ہو اور کسی حالت میں بھی میرے ذکر کو ترک نہ کرو...... کیونکہ دولت کی فراوانی گناہوں کو (نہ صرف) بھلا دیتی ہے (بلکہ ان کو اور ہوا دیتی ہے) اور میری یاد کو ترک کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے (اور قسی القلب خدا سے دور ہوتا ہے) اس حدیث کو شیخ صدوق نے بھی علل الشرائع میں نقل کیا ہے)

(۱۱) نیز اسی کتاب میں انہی جناب سے منقول ہے فرمایا۔

اوحی اللہ عزوجل الی موسیٰؑ ! ان عبادی لم یتقربو ابشی احب انی من ثلاث خلال قال یا رب وماھن ؟ قال یا موسیٰ ! الزھد فی الدنیا والورع عن محارم اللہ والبکارمن خسیتی قال یا موسیٰ ! یا رب مالمن صنع ذا فارحی اللہ عزوجل الیہ یا موسیٰ اما الزاھدون فی الدنیا ففی الجنۃ و اما الیکائون من خشینی فمی الرفیق الاعلیٰ لابشار کتھم فیہ احد واما الورعون عن معاصی فانی ؟ فتش الناس ولا افتشھم ...... وعنہ عن ...... دائود الرقی قال قال ابوعبداللہ علیہ السلام. قال عزوجل موسیٰ! یا بن عمران لا حسدن الناس علی ماآتیتھم من فضلی ولا تمدن عینیک الی ذلک ولا تتبعہ نفسک فانالحاسد ساخط لنعمتی ضادلقمی الذی قسمت بین عبادی ومن یک کنالک فلست مندولیس منی...... وعن عدۃ من اصحابنا عن ...... معاویہ بن وھب

خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ میرے بندے جن (اچھی) چیزوں سے میرا قرب حاصل کرتے ہیں ان میں مجھے تین چیزوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔ جناب موسیٰؑ نے عرض کیا بارالہا! وہ تین چیزیں کون سی ہیں ! ارشاد ہوا (۱) دنیا میں زہد و بے رغبتی (۲) گناہوں سے اجتناب کرنا (۳) اور میرے خوف و خشیہ سے گریہ بکا کرنا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ! جو شخص یہ کام کرے اس کی جزا کیا ہے؟ خدا نے وحی فرمائی اے موسیٰؑ ! جہاں تک زاہدوں کا تعلق ہے تو وہ تو سیدھے جنت میں جائیں گے۔! اور جہاں تک میرے خوف سے

رونے والوں کا تعلق ہے تو وہ جنت کے اس ارفع واعلیٰ درجہ میں ہوں گے جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا اور جہاں تک گناہوں سے دامن بچانے والوں کا تعلق ہے تو وہ تو سیدھے جنت میں جائیں گے! اور جہاں تک میرے خوف سے رونے والوں کا تعلق ہے تو وہ جنت کے اس ارفع واعلیٰ درجہ میں ہوں گے جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا اور جہاں تک گناہوں سے دامن بچانے والوں کا تعلق ہے تو میں (بروز قیامت) سب لوگوں کا حساب وکتاب لوں گا مگر ان کی تفتیش نہیں کروں گا (یعنی ان کو بلا حساب جنت الفردوس میں داخل کروں گا) (۱۲) نیز حضرت کلینی باسناد خود داؤد رقی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ سے فرمایا اے فرزند عمران! میں نے (بعض لوگوں کو) جو فضل وکمال دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اور میں نے ان کو جو کچھ دیا ہے تم ادھر نگاہ نہ اٹھاؤ اور اپنے آپ کو اس کے پیچھے نہ لگاؤ کیونکہ حاسد آدمی میری نعمت پر ناراض ہوتا ہے اور میری اس تقسیم پر ناخوش ہوتا ہے جو میں نے (اپنی حکمت کاملہ سے) اپنے بندوں میں کی ہے...... اور جو ایسا کرے تو نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ مجھ سے ہے (اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے)

قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول ان فيما اوحى الله الى موسىٰ! وانزل عليه في التوراة انى انا الله لا اله الا انا خلقت الخلق و خلقت الخير و اجريته على يدى من احب فطوبى لمن اجريته على يديه و انا الله لا اله الا انا خلقت الخلق و خلقت الشر و اجريته على يدى من اريده فويل لمن اجريته على يديه وعنهم عن محمد بن مسلم قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول ان فى بعض ، انزل الله من كتبه انى انا الله الخ......

(مثل ماتقدم) رواهما البرقى فى المحاسن...... وعن على بن ابراهيم عن عبدالمومن الانصارى عن ابى عبدالله عليه السلام قال قال الله عزوجل لا اله الا انا الخ...... كما تقدم...... اقول انما اورد ت الحديثين الاخيرين فى

Scanned by CamScanner

(۱۳) نیز اسی کتاب میں انہی جناب سے مروی ہے فرمایا منجملہ ان باتوں کے جن کی خدا نے موسیٰؑ کو وحی فرمائی اور تورات میں نازل کیں ایک یہ تھی کہ میں وہ خدائے (بزرگ و برتر ہوں) جس کے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے میں نے ہی مخلوق کو اور خیر کو خلق کیا اور جس کے ہاتھوں پر چاہا اس (خیر) کو جاری کیا خوشا حال اس کا جس کے ہاتھوں پر میں خیر کو جاری کروں اور میں وہ خدائے بزرگ و برتر ہوں جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے میں نے ہی مخلوق کو اور شر کو خلق کیا اور جس کے ہاتھوں پر چاہا اس (شر) کو جاری کیا۔ وائے برحال اس کے جس کے ہاتھوں پر میں سے جاری کروں۔

(۱۴) (۱۵) مولف علام نے اسی کتاب سے انہی حضرت سے اور اسی مضمون کی دو حدیثیں اور بھی نقل کی ہیں

هـذا البـاب لان الظاهر انهما عين الحديث المتقدم عليهما وان امكن كونهما مـمـا اوحىٰ الى غير موسىٰ عليه السلام...... ثم انه يجب تاويل ، ماور دمن هذا المعنى بحمل الخلق على مجرد التقدير اوبحمل خلق الخير والشرعلى خلق الـقـوى والشهـوات التـى هـمـا اسبابهما بهى اوبحمل الخير على ماتميل اليه طبـاع البشـر والشـر عـلـى ماتكرهه وتنفرعنه و تحصيصهما بغير افعال العباد اذيـوجـدفى افعال الله كل من القسمين كالخصب والجدب والصحة والستم والحياة والموت والعافية والبلاء والبصرو العمى الى غيرذلك و بشتمل كل مـن الـقـسـمـيـن عـلـى حـكـم و مصالح و اصحة اوخفية لان ادلة العقل والنقل الـدالة على العدل وصـدور الطاعة والمعصية عن العبه قطعية لا تحمل التاويل ثـم انـه قـديـكـون فعل العبد لطاعة اومعصية سببا لفعل الله عزوجل به كمااذا صدر عن مكلف طاعات

جو بظاہر حضرت موسیٰ سے ہی متعلق ہیں اور چونکہ بظاہر یہ حدیثیں انسان کے فاعل مختار ہونے

Scanned by CamScanner

کے مسلمہ شیعی عقیدہ عدل کے خلاف ہیں اور ان سے جبر کے عقیدہ فاسدہ کی بو آتی ہے اس لیے ہمیشہ ہمارے علماء اعلام نے اس قسم کی حدیثوں کی مختلف تاویلیں کی ہیں۔ تاکہ یہ ظاہری منافات ختم ہو جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مولف علام نے بھی چند تاویلیں بیان کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) یہاں خیر و شر کی خلقت سے مراد خلقت تقدیری ہے نہ کہ خلقت تکوینی (اور خلقت تقدیری کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اسے ایجاد نہیں کیا بلکہ وہ ہر ہر فعل کو اس کے ظاہر اور صادر ہونے سے پہلے صرف جانتا ہے) (۲) خیر و شر کی خلقت سے ان قومی و اسباب کی خلقت مراد ہے جن کے ساتھ آدمی خیر یا شر کو انجام دیتا ہے (۳) اس خیر و شر کا مفہوم وہ نہیں جو بظاہر ذہن میں آتا ہے بلکہ خیر سے مراد وہ مخلوق ہے جو مفید اور ملائم طبع ہے۔ جیسے گائے بھینس، پھل فروٹ اور شر سے مراد وہ مخلوق ہے جو مضر اور ناملائم ہے جیسے سانپ وبچھو وغیرہ یا خیر سے مراد مفید اشیاء ہیں جیسے خوشحالی، صحت، زندگی، وسعت رزق وغیرہ اور شر سے مراد بری اشیاء مراد ہیں جیسے موت، بیماری، قحط سالی اور تنگی رزق وغیرہ...... (چونکہ فرقہ ثنویہ کا خیال ہے کہ خالق کائنات دو ہیں (۱) یزدان (جو کہ خالق خیرات ہے) اور (۲) شیطان (جو کہ خالق شرور و آفات ہے) تو ان حدیثوں میں اس فرقہ کے باطل نظریہ کی رد کی گئی ہے۔ (۴) بعض اوقات آدمی کی کوئی نیکی یا اس کی کوئی بدی اللہ کے کسی فعل کا سبب بن جاتی ہے مثلاً بندہ صلہ رحمی کرتا ہے اور

اقتضت الحکمة الالهیة مقابلتها بسعة رزقه وطول عمره وعافیته نهناک یحسن ان یقال طوبیٰ لمن اجری الله علی یدیه الخیر و کذا اذا صدر عنه ذنوب اقتضت المصلحه تعجیل عقوبتها بسقم اوفقر او نقص عمر فهناک یقال ویل لمن اجری الله علی یدیه الشر فلایلزم مدح العبد و ذمه او ثوابه و عقابه علی فعل غیره و بهذا الاعتبار یجمع بین الادلة والاخبار و تستقیم معانیها ویلتئم تنافیها و الله اعلم...... عن علی بن ابراهیم عن......ابن ابی یعفور قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یعقول فیما ناجی الله به موسیٰ لا ترکن الی الدنیا

كون الظالمين وركون من تخذها اباواما يا موسىٰ لو وكلتك الى نفسك لتنظر لها اذا يغلب عليك حب الدنيا وزهرتها يا موسىٰ نافس فى الخير اهله واسبقهم اليه فان الخير كاسمه واترك من الدنيا مانك الغنى عنه

خدا اسے طول حیات عطا کرتا ہے یا بندہ صدقہ دیتا ہے اور خدا اسے وسعت رزق عطا کرتا ہے تو یہاں یہ کہنا صحیح ہے کہ خوشا حال اس بندے کا جس کے ہاتھوں پر خدا خیر کو جاری کرے یا اس کے برعکس بندہ قطع رحمی کرتا ہیا اور خدا اس کی عمر گھٹا دیتا ہے یا وہ زنا کرتا ہے اور خدا اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے تو یہاں یہ کہنا درست ہوگا کہ وائے بر حال اس شخص کے جس کے ہاتھوں پر خدا شر کو جاری کرے۔ اس طرح دلائل واخبار میں جمع ہو جاتی ہے اور ظاہری منافات ختم ہو جاتی ہے۔ وهو المقصود والله اعلم)

(١٦) نیز کافی میں برروایت ابن ابی یعفور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا منجملہ ان مناجاتوں کے جو خدا نے جناب موسیٰؑ سے کیں ایک یہ تھی کہ فرمای اے موسیٰؑ! ظالموں وستم رانوں اور ان لوگوں کی طرح جنہوں نے دنیا کو ماں باپ سمجھ رکھا ہے دنیا کی طرف میلان نہ کرو اور (یاد رکھو کہ) اگر میں (اپنی توفیق سلب کر کے) تمہیں تمہارے نفس کے حوالہ کر دوں تاکہ تم خود اس کے لیے مفید چیز کا انتخاب کرو تو یقیناً تم پر دنیا اور اس کی زیبائش وآرائش کی محبت غالب آجائے گی اے موسیٰؑ نیکی بجالانے میں نیکوکاروں سے مقابلہ کرو اور ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو کیونکہ نیکی اپنے نام کی طرح خوب ہے اور دنیا کی س (زائد از ضرورت) مقدار سے دست بردار ہو جاؤ۔ جس سے تم بے نیاز ہو

ولا تنظر عينيك الى كل مفتون بهاو موكل الى نفسه واعلم انّ كل فتنة بدوها حب الدنيا ولا تغبط احدا بكثرة المال فان مع كثرة المال كثرة الذنوب لواجب الحقوق ولا تغبطن احد ابرضا الناس عنه حتى تعلم ان الله راض عنه ولا تغبطن احد ابطاعة الناس له فان طاعة الناس له واتباعهم اياه على

Scanned by CamScanner

غیر الحق هلاک له ولمن اتبعه .

وعنه عن ...... علی بن یقطینعمن رواه عن ابی عبدلله علیه السلام قال اوحی الله الی موسیٰ یا موسیٰ اتدری لما اصطفیتک بکلامی دون خلقی قال یارب ولم ذالک ؟ فاوحی الله تعالیٰ الیه یا موسیٰ ! انی قلبت عبادی ظهرا لبطن فلم اجد فیهم احدا اذل نفسالی منک یا موسیٰ! انک اذا صلیتٰ

اور کبھی اس شخص کی طرف نظر اٹھا کے بھی نہ دیکھو جو دنیا پر فریفتہ ہے اور جسے اس کے نفس کے حوالہ کر دیا گیا ہے اور یقین رکھو کہ ہر فتنہ و فساد کی ابتدا (اور اس کی جڑ) دنیا کی محبت ہے اور مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے کسی آدمی پر رشک نہ کرو۔ کیونکہ مال کی کثرت کے ساتھ گناہوں کی کثرت بھی ہوتی ہے بوجہ واجبی مالی حقوق کے (جن کو عموماً مالدار لوگ ادا نہیں کرتے) اور کسی آدمی کے اوپر محض اس وجہ سے رشک نہ کرو کہ لوگ اس سے راضی ہیں جب تک یہ معلوم ہو جائے کہ خدا بھی اس سے راضی ہے اور نہ ہی کسی ایسے آدمی پر رشک کرو جس کی لوگ تابعداری و فرمانبرداری کرتے ہوں کیونکہ ناحق طریقہ پر لوگوں کا کسی کی تابعداری کرنا اس کے اور اس کے تابعداروں کے لیے ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔

(۱۷) نیز اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی۔ اے موسیٰ! کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر صرف تمہیں اپنی ہم کلامی کے لیے کیوں منتخب کیا ہے؟ فرمایا میں نے اپنی تمام مخلوق کو الٹ پلٹ کر اس کے ظاہر و باطن کو دیکھا ہے مگر تم سے بڑھ کر اپنی ذات کے لیے کسی کو عاجزی و فروتنی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تم جب نماز پڑھتے ہو۔

وضعت خدک علی التراب اوقال علی الارض ورواه الصدوق فی العلل عن ابیه...... وعن ابیه عن ...... عن ابن ابی عمیر عن بعض اصحابنا عن ابی عبدالله علیه السلام قال اوحی الله الی موسیٰ ! ما یمنعک عن منا جاتی؟ قال یا رب

!اجلک عن المناجاة لخلوق فم الصائم فاوحی الله الیه یاموسیٰ لخلوق فم الصائم اطیب عندی من ریح المسک وعنه عن...... محمد بن قیس عن ابی جعفر علیه السلام قال اوحی الله الی موسیٰ ! ان من عبادی من یتقرب الی بالحسنة فاحکمة فی الجنة

تو اپنا رخسارہ خاک پر رکھتے ہوئے

(۱۸) اسی کتاب میں انہی حضرت سے مروی ہے فرمایا ایک بار خداوند منان نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ تم مجھ سے مناجات کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا روزہ دار کی بوئے دہنی کی وہ سے تیری ذات کو اس سے بلند و بالا سمجھتا ہوں کہ تجھ سے مناجات کروں! خدا نے وحی فرمائی اے موسیٰ! روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو روزہ کی وجہ سے فطرةً کچھ پیدا ہوتی ہے اور جس کا مسواک وغیرہ سے ازالہ کرنا مستحب ہے) میرے نزدیک مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(۱۹) اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ میرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو ایک خاص نیکی کے ذریعہ سے میرا قرب چاہتے ہیں تو میں ان کو جنت میں حکمرانی کی شان عطا کرتا ہوں۔

ففال یاموسیٰ وماتلک الحسنة قال یمشی مع اخیه المؤمن فی حاجته قضیت اولم تقض...... وعنه وعن...... عن الکناسی عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله اوحی الی موسیٰ ان احمل عظام یوسف من مصر قبل خروجک منها الی الارض المقدسة بالشام فسائل عن

ا اس حدیث شریف سے چند امور مستفاد ہوتے ہیں (۱) خاک پر سجدہ کرنا اور رخسارہ کو رگڑنا بدعت نہیں بلکہ کلیم اور فخر کلیم کی سنت ہے (۲) خاک پر رخسار رگڑنے سے عاجزی اور تواضع ظاہر ہوتی ہے (۳) یہ عاجزی و فروتنی خالق و مالک کو بہت پسند ہے (۴) اس کا اباوانکار تکبر کی علامت ہے (۵) تکبر کا انجام ابدی لعنت خداوندی میں گرفتاری ہے جب عام خاک پر رخسار رگڑنے سے کلیمی کا مرتبہ ملتا ہے تو کیا کہنا ان لوگوں کی بلندی مراتب کا جو افضل ترین خاک (خاک کربلا) پر اپنی پیشانی اور رخسار رگڑ کر قرب خداوندی حاصل کرتے ہیں۔ ذلک الله یوتیه من یشاء (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

قبر یوسف فلم یعرفه الاعجوز وقالت لاادلک علیه الله بحکمی فاوحی الله الیه لا یکبر علیک ان تجعل لها حکمها فقال لها موسیٰ لک حکمک فقالت ان حکمی ان اکون معک

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ وہ خاص نیکی کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ اپنے برادر مومن کی حاجت برآری کے لیے اس کے ہمراہ جانا خواہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو[1]

(۲۰) نیز اسی کتاب میں باسناد خون کناسی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ مصر چھوڑنے اور شام کی ارض مقدس کی طرف جانے سے پہلے حضرت یوسفؑ کے استخوان اٹھا کر اپنے ہمراہ لے جاؤ۔ جناب موسیٰؑ نے ان کی قبر کی تلاش شروع کی پتہ چلا کہ ایک بوڑھی عورت کے سوا کسی کو بھی ان کی قبر کا نشان معلوم نہیں ہے اور اس عورت نے بھی کہا کہ جب تک مجھے میرا منہ مانگا انعام دینے کا وعدہ نہیں کرو گے تب تک قبر کا پتہ نہیں بتاؤں گی۔ (جناب موسیٰؑ کچھ ہچکچائے) خدا نے وحی فرمائی کہ وعدہ کرلو...... تب جناب موسیٰؑ نے بڑھیا سے پوچھا تم کیا چاہتی ہو؟ میں چاہتی ہوں کہ

فی درجتک التی تکون فیها فی الجنة ورواه الصدوق فی الفقیه مرسلا

وعن عده من اصحابنا عن : محمد بن سلیمان عن ابیه عن ابی عبدالله علیه السلا انه قال فی حدیث ان ربعین رجلا من بنی اسرائیل وفضوا فرعون و قومه فلحقو یموسیٰ فسموا فی عسکر فرعون الرافضة لانهم رفضوا فرعون فاوحی

---

[1] مومن کی حاجت براری کرنے یا کم از کم اس سلسلہ میں کد و کاوش کرنے کی فضیلت سے پورا دفتر حدیث چھلک رہا ہے بے احادیث اہل بیت میں بن وہ مومن کی ایک حاجت براری کو کئی مبرور و مقبول حجوں سے بہتر و برتر قرار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص پورے دین اسلام کی حقیقت کو دو لفظوں میں بیان کرنا چاہے تو اس طرح کر سکتا ہے دین کیا ہے؟ التعظیم لامر الله والشفقة علی خلق الله الغرض ۔

ـــ عبادت بجز خدمت خلق نیست: بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

(منہ عفی عنہ)

الله الی موسیٰ ان اثبت هم هذا الاسم فی التوراة فانی قد سمیتهم به ونحلتهم اياه ثم ذخر الله لكم هذا الاسم حتى نحلكموه

جنت میں آپ کے درجہ میں آپکے ہمراہ رہوں ۱؎

(۲۱) نیز اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے (شیعان علیؑ) ایک طویل حدیث کے ضمن میں مروی ہے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل کے ستر ((مومن وصالح)) آدمی فرعون اور اس کی قوم کو چھوڑ کر حضرت موسیٰؑ کے (صحابیوں میں) شامل ہوگئے تو فرعون کے لشکر میں ان کا نام "رافضہ" (چھوڑنے والے) رکھ دیا گیا کیونکہ انہوں نے فرعون کو چھوڑ دیا تھا۔ خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا کہ تورات میں ان کا یہ نام درج کرلو کیونکہ میں نے ان کا یہی نام رکھا ہے اور ان کو عطا کردیا ہے (امام فرماتے ہیں) کہ پھر خدا نے یہ نام تم لوگوں کے لیے (شعبان علیؑ) ذخیرہ کردیا۔ حتیٰ کہ (آج) تمہیں عطا فرمایا ہے ۲؎

ورواه البرقي في المحاسن ...... نحوه. عن محمد بن يحيٰى عن ...... عن عبدالله بن انرلينه الوصافی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام يقول ان فيما

۱؎ الغرض جناب موسیٰؑ نے وعدہ کیا تب بڑھیا نے حضرت یوسفؑ کی قبر بتائی اور جناب موسیٰؑ نے حکم خالق کی تعمیل فرمائی سچ ہے کہ "رحمت حق بہانہ می جوئید بہانہ می جوئیہ خدا خود۔ جناب موسیٰؑ کو نشان قبر بتا سکتا تھا۔ مگر اس بہانے بوڑھی عورت کی مغفرت مقصود تھی۔ ع دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری (منہ عفی عنہ)

۲؎ قدیم الایام سے مخالفین دوستداراں آل محمد علیہم السلام کو شیعہ خیر البریہ کہنے کی بجائے "رافضی" کہہ کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں روضۂ کافی کی اسی حدیث کا سہارا لیتے ہیں کہ امام نے فرمایا ان لوگوں نے نہیں بلکہ خدا نے تمہارا نام رافضی رکھا ہے" حقیقت یہ ہے کہ "رفض" جس کے لغوی معنی ترک کرنے اور "چھوڑ" نے کے ہیں۔ یہ لفظ فی حد ذاتہ نہ اچھا ہے اور نہ برا ہے۔ بلکہ یہ حسن یا قبح جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے وہ صرف اضافت اور نسبت سے کرتا ہے کہ آیا برائی کو چھوڑا ہے (جو کہ اچھی بات ہے) یا اچھائی کو ترک کیا ہے (جو کہ بری بات ہے) اس طویل حدیث سے تو واضح ہوتا ہے کہ پہلے میں یہ لقب صلحاء بنی اسرائیل کو ملا جنہوں نے فرعون کی خدائی کا جوا اپنی گردنوں سے اتار پھینکا تھا اور جناب موسیٰؑ کے پیروکاروں میں داخل ہوگئے تھے پتہ چلا کہ جو شخص بھی فرعون یا فرعون صفت لوگوں کا دامن چھوڑ کر خدا کے پاکباز بندوں (نبیوں، اماموں) کا دامن تھام لے اسے رافضی کہتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ مدح ہے قدح نہیں ہے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

اوحی اللہ بہ موسیٰؑ ان قال ان لی عبادا تبیحھم جنتی واحکمھم فیھا قال یارب ! اومن ھؤ لاء الذین تبیجھم حینا وتحکمھم فیھا قال من ادخل علی المومن سرورا...... وعنہ عن...... ابی الجارود عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان فیمانا جی اللہ موسیٰؑ ربہ ان قال یارب مابلغ عن عیادۃ المریض من الاجر؟ قال اوکل بہ ملکا یعودہ فی قبرہ الی محشرہ. قال یا رب ! فمالمن غسل المرتی ؟ قال اغسلہ من دتوبہ کما ولوتہ امہ

(۲۲) نیز اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ میرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن کے لیے نہ صرف یہ کہ میں جنت مباح کروں گا بلکہ ان کو جنت میں حکومت اور فرمانفرمائی عطا کروں گا۔ جناب موسیٰؑ نے عرض کیا یااللہ! یہ لوگ کون ہیں۔ ارشاد ہوا یہ وہ لوگ ہیں جو اہل ایمان کو خوش کرتے ہیں[1]

(۲۳) اسی کتاب میں انہی حضرتؑ سے مروی ہے فرمایا جناب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے جو مناجاتیں کیں ان میں ایک مناجات یہ بھی تھی۔ یااللہ! بیمار کی بیمار پرسی کرنے کا اجروثواب کیا ہے؟ ارشاد ہوا میں ایک فرشتہ مقرر کروں گا جو اس بیمار پرسی کرنے والے کی قبر میں حشر تک اس کی بیمار پرسی کرتا رہے گا۔ عرض کیا یااللہ جو شخص (محض تیری رضاجوئی کے لیے) مردوں کو غسل دے اس کا اجر کیا ہے؟ ارشاد ہوا میں اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کردوں گا جس طرح شکم مادر سے پیدا ہوا تھا۔

قال یارب فمالمن شیع جنازۃ قال اوکل بھم ملائکۃ من ملائکتی معھم رایات یشیعونھم من قبورھم الی محشرھم قال یا رب ! فمالمن عزی الثکلی ؟ قال

[1] بعض اخبار و آثار میں اس عمل کو افضل الاعمال قرار دیا گیا ہے مگر یہ خیال رہے کہ یہ ادخال السرور فی قلب المؤمن مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا مطلق نہیں کہ جس جائز و ناجائز طریقہ سے مومن کو خوش کیا جائے یہ ثواب حاصل ہو جائے گا بلکہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ "بما لا اثم فیہ" کہ ایسے طریقہ سے خوش کیا جائے جس میں کوئی گناہ نہ ہو ظاہر ہے کہ ایک مستحب کام کی بجا آوری کی خاطر فعل حرام کا ارتکاب نہیں کیا جا سکتا بہرحال۔
کام آخلق خدا کے کہ خدا کے نزدیک : اس سے بڑھ کر نہ ہوئی ہے نہ عبادت ہوگی (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

اظـلـه فی ظلی یوم لاظل الا ظلی . ورواه الصدوق فی ثواب الاعمال...... وعن عدة من اصحابنا عن ...... حبیب السجستانی عن ابی عبدالله علیه السلام قال مـکتـوب فـی التـورٰة فیـما ناجی الله به موسیٰ علیه السلام یا موسیٰ ! املک غضبک فیمن ملکتک علیه اکفف عنک غضبی وعنه عن ...... عمر بن یزید عـن ابـی عبـدالـله علیه السلام قال فی التوراة مکتوب ابن آدم ! تفرغ لعبادتی املاء قـلبک عـنـی ولا اکـلـک الـی طـلبک وعـلی ان اسد فـاقتک و املا قلبک خوفامنی والاتفرغ لعبادتی املا قلبک شغلا بالدنیا

عرض کیا یا اللہ! جو شخص جنازہ کی مشایعت کرے اس کا ثواب کیا ہے؟ ارشاد ہوا میں کچھ ایسے فرشتے مقرر کروں گا جن کے ہاتھوں میں علم ہوں گے جو قبر سے لے کر محشر تک اس کی مشایعت کریں گے پھر عرض کیا یا اللہ؟ جو شخص مصیبت زدہ کو تسلی دے اس کا اجر وثواب کیا ہے؟ ارشاد ہوا میں اس کو اس دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا

(۲۴) نیز اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ فرمایا تورات میں لکھا ہے کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰ سے جو مناجاتیں کیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اے موسیٰؑ اپنے مملوک (غلام) سے اپنے غصہ کو روک میں تجھ سے اپنے غیظ وغضب کو روکوں گا۔

(۲۵) نیز اسی کتاب میں انہی جنابؑ سے مروی ہے فرمایا تورات میں لکھا ہوا ہے اے فرزندِ آدم! تو اپنے دلکو میری عبادت کے لیے فارغ کرتا کہ میں تیرے دل کو (لوگوں سے بے نیازی سے) لبریز کردوں اور تجھے تیری طلب وکوشش کے حوالہ نہ کروں اور یہ مجھ پر لازم ہے کہ تیری احتیاج کا سد باب کروں (یعنی تجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کروں) اور اپنے خوف وخشیہ سے تیرے دل ودماغ کو پر کروں اور اگر تو اپنے دل کو میری عبادت کے لیے فارغ نہیں کرے گا تو میں تمہارے دل کو گرفتاری دنیا سے پر کردوں گا۔

ثم لااسـد فـاقتک وکـلـک الـی طـلبک . وعنهم عن ...... الوصافی عن ابی

Scanned by CamScanner

جعفر علیہ السلام قال کان فیما ناجی الله به موسیٰ ان قل یا موسیٰ! اکرم السائل ببذل یسیر اوبرد جمیل لانه یاتیک من لیس بالس ولا جان ملائکة من ملائکة الرحمن یبلونک فیما خولتک ویسئلونک (((لتوک فانظر کیف انت صانع یابن عمران . ورواه الصدوق فی الفقیه...... وعنهم عن ......الفضل بن ابی قرة عن ابی عبدالله علیه السلام قال لما اقام العالم الجدارا وحی الله الی موسیٰ انی مجازی الا ولایسعی الاباء ان خیرا فخیرا وان شرافشر الاتزنوا فتزنی نسائکم وان من وطی فراش المراء مسلم وطی فراشه کماتدین تدان ورواه البرقی عن ...... ثم ان قوله "انی

اور پھر تمہارے فقروفاقہ کا سدّ باب نہیں کروں گا اور تجھے تیری طلب وکوشش کے حوالہ کردوں گا۔ (پھر نہ خدا ملے گا اور نہ وصال صنم ہوگا) (۲۶) اسی کتاب میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے (یہاں وہ روایت مذکور ہے جس میں سائل کو عطاء قلیل یا ردجمیل کے ساتھ واپس لوٹانے کا تذکرہ ہے جو اس سے پہلے (ایک طویل حدیث کے ضمن میں گزر چکی ہے)

(۲۷) نیز اسی کتاب میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جب عالم (علم لدنی حضرت خضر علیہ السلام) نے گرتی ہوئی دیوار کھڑی کی تو خدا نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی کہ میں اولاد کو انکے بزرگوں (باپوں) کی سعی وکوشش کی جزاوسزا دیتا ہوں۔ اگر بزرگوں نے نیک عمل کئے ہوں گے تو اولاد کو نیک جزا دوں گا اور اگر بزرگوں نے بدعمل کئے ہوں گے تو اولاد کو بری جزا (سزا) دوں گا پس زنا نہ کرو۔ ورنہ تمہاری عورتیں زنا کریں گی جو شخص کسی مسلمان شخص کی عورت کے بستر پر پاؤں رکھے گا (اس سے زنا کرے گا) تو اس کے بستر پر بھی پاؤں رکھا جائے گا (اس کی عزت کو بھی لوٹا جائے گا) جیسی جزا دوگے۔ ویسی جزا تم کو دی جائے گی (یعنی جیسا کرد گے ویسا بھروگے) مولف علام فرماتے ہیں کہ حدیث قدسی کے یہ الفاظ کہ "میں

بجازئی الاینابسعی الاباء لادینا فی قوله تعالیٰ "وان لیس الانسان الا ماسعی

"الان المراد من الاية ماكان علی وجه الاستحقاق ومن الحديث ما كان علی وجه التفضل فقوله ان خيرا فخيرا ای التفضل بالخير علی من فعل ابوه خيرا وقوله ان شرا فشرا" ای امتع ذلک الخير من فعل ابوه شرا و منع الخير اذالم يکن مستحقا يجوز ان ليطلق عليه شرا مجازا دنيا سبه......

وعنهم عن ...... درست بن عبدالحميد عن ابی ابراهيم عليه السلام قال قال رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم مکتوب فی التوراة

اولادکوان کے بزرگوں کے کردار کی جزاء دیتا ہوں۔" قرآنی آیت "لیس للانسان الاماسعی" کہ ہر شخص کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ خود کوشش کرتا ہے) کے منافی نہیں ہے کیونکہ آیت مبارکہ میں وارد شدہ جزا سے وہ جزا مراد ہے جس کا آدمی اپنی ذاتی سعی وکوشش سے حقدار ہوتاہے اور جس جزا کا حدیث قدسی میں تذکرہ ہے اس سے وہ جزا مراد ہے جو خدا اپنے فضل و کرم سے عطا کرتا ہے۔"ان خیرا فخیرا" کا مطلب یہ ہے کہ جس کے باپ نے کار خیر انجام دیا ہو میں اس کی اولاد کو بھی محض اپنے فضل وکرم سے جزائے خیر عطا کرتا ہوں اور "ان شرا فشرا" کا مفہوم یہ جبکہ جس کے باپ نے کوئی برا کام کیا ہو میں اس کی اولاد کو اس جزائے خیر سے محروم کر دیتا ہوں جو کار خیر کرنے والے باپ کی اولاد کو عطا کرتا ہوں ظاہر ہے کہ جو شخص جزائے خیر کا مستحق نہ ہو اس سے اس خیر کو روکنا مجازاً شر کہلاتا ہے۔حکماء وادباء کے اقوال میں اس کے شواہد موجود ہیں واللہ اعلم

(۲۸) نیز کافی میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تورات میں لکھا ہے کہ

ان الله قاتل القاتلين ومفقر الزانين لاتزنوا فتزنی نسائکم کماتدين...... وعن ...... اسحاق بن عمار عن ابی عبدالله عليه السلام قال انی فی التوراة مکتوبا يا ابن آدمؑ از کرنی حين تغضب اذکرک حين اغضب فلا امحقک

Scanned by CamScanner

فيمن إمحق . فاذا ظلمت بمظلمة فارض بانتصاري لک فان انتصاری لک خیر لک من انتصارک لنفسک وعنه عن...... عن زیادبن الحلال عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال موسیٰ ؑ یارب من این الداء ؟ قال منی ! قال الشفاء ؟ قال

خدا جبار وقہار قاتلوں کو قتل وغارت کرنے والا اور زنا کاروں کو فقیر ونادار بنانے والا ہے تم زنا نہ کرو۔ ورنہ تمہاری عورتوں سے زنا کیا جائے گا جیسی جزا دو گے ویسی جزا تم کو دی جائے گی[1]

(۲۹) نیز کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام سے مروی ہے فرمایا تورات میں لکھا ہےکہ اے وزند آدم! تو اپنے غم وغصہ کے وقت مجھے یاد کر (اور غصہ پی جا) میں تمہیں اپنے غیظ وغضب کے وقت یاد کروں گا۔ یعنی جن کو میں ہلاک وبرباد کروں گا ان میں تجھے ہلاک نہیں کروں گا...... اور جب تجھ پر کوئی ظلم وزیادتی کی جائے تو میرے انتقام لینے پر راضی ہو جا کیونکہ تمہارا انتقال جو میں لوں گا وہ اس انتقام سے بہتر ہوگا جو تم اپنا خود لو گے......

(۳۰) نیز کافی میں انہی جناب ؑ سے مروی ہے فرمایا جناب موسیٰ ؑ نے سوال کیا یا اللہ! بیماری کس کی طرف سے ہے؟ فرمایا۔ میری طرف سے ہے عرض کیا اور شفا کس کی جانب سے ہے؟ ارشاد ہوا۔

قال نهی بصنع عبادک بالمعالج ؟ قال تطیب انفسهم فیومئذ سمی المعالج الطبیب ورواه فی العلل عن...... وعنه عن...... محمد بن سنان عمن اخبره عن ابی عبدالله علیه السلام قال کان فی بنی اسرائیل عابد لم یقارف من امر الدنیا

---

[1] اس خاکدان عالم میں مکافات عمل ایک نا قابل انکار حقیقت ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ خالق قہار عام برائیوں کی سزا قیامت کے دن دے گا مگر چند برے اعمال ایسے ہیں کہ روزمرہ کا مشاہدہ شاہد ہے کہ ان کی سزا آخرت سے پہلے دنیا میں ضرور ملتی ہے۔ منجملہ ان گناہوں کے (۱) ایک زنا کاری ہے جو زنا کرے گا اس کی عورتوں سے زنا کیا جائے گا (۲) دوسرا والدین کی نافرمانی ہے جو اپنے والدین کا نافرمان ہوگا اس کی اولاد اس کی نافرمان ہوگی (۳) تیسرا گناہ استاد کی بے احترامی ہے جو شخص استاد کی بے حرمتی کرے گا اس کی توہین کی جائے گی۔

بع ازمکافات عمل غافل: گندم از گندم بروید جو ز جو (منہ عفی عنہ)

شيئا وذكر الحديث لطوله وملخصه ان ابليس لعز احتال على العابد حتى مضى الى يعنى معروفه بالفجور وراودها على الزنافانكرت عليه وهته من ذلك ثم ماتت من ليلتهاوا صبحت واذا على بابهامكتوب احضر وافلانة فانها من اهل الجنته فارتاب الناس ومكثوا ثلاثة ايام لايدفنونها ارتيابافى امرها فاوحى الله الى بنى من الانبياء ولا اعلم الاموسيئن عمران ان انت فلانة فصل میری جانب سے عرض کیا پھر لوگ معالج کے پاس جا کر کیا کرتے ہیں؟ فرمایا اس سے ان کے نفس خوش ہو جاتے ہیں اور نفسیاتی طور پر ان کو تسلی ہو جاتی ہے فرمایا اسی دن سے معالج کا نام طبیب رکھ دیا گیا اس حدیث کو شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب علل الشرائع میں نقل کیا ہے۔

(۳۱) نیز اسی کتاب میں انہی حضرتؑ سے مروی ہے فرمایا (حدیث بہت طویل ہے) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا عابد و زاہد رہتا تھا (جس کو شب و روز عبادت پروردگار سے سروکار تھا اور) کبھی دنیا کے کسی کام کے قریب بھی نہیں گیا تھا۔ شیطان نے مختلف حیلوں بہانوں سے اسے بہلا پھسلا کر گناہ پر آمادہ کر لیا۔ حتیٰ کہ وہ ایک مشہور زناکار عورت کے پاس پہنچ گیا اور جا کر بدکاری کا ارادہ ظاہر کیا مگر اس عورت نے انکار کیا اور سمجھا بجھا کر عابد کو اس عمل بد سے باز رکھا (چنانچہ عابد اپنا دامن بچا کر واپس چلا گیا مگر اتفاق ایسا ہوا کہ) اسی رات اس عورت کا انتقال ہو گیا۔ صبح لوگوں نے اس کے دروازہ پر (قلم قدرت سے) لکھا ہوا دیکھا کہ اے لوگو! اس عورت کے کنازہ میں شامل ہو کہ وہ جنتیوں میں سے ہے (یہ ماجرا دیکھ کر) لوگ شک و شبہ میں پڑ گئے (کہ ایسی فاحشہ عورت اور یہ بشارت؟) الغرض تین دن گزر گئے مگر اسے دفن نہ کیا (اس کے بعد) خدا نے اپنے ایک نبی کو وحی فرمائی میں سمجھتا ہوں کہ وہ حضرت موسیٰؑ بن عمران تھے کہ جا کر فلاں عورت کی نماز جنازہ پڑھو اور

عليها ومر الناس ان يصلوا عليها فانى قد غفرت لهاواوجبت لها الجنة بتثبيط ها عبد فلا ناخن معصيتى. وعن...... ابان بن عثمان قال دعانى جعفر عليه

Scanned by CamScanner

السلام قال باع فلان ارضه فقلت نعم قال مكتوب فی التوراة من باع ارضا وماء ولم یضع ثمنه فی ارض وما رهب ثمنه محقا ...... ؟ ورواه الشیخ باسناده...... ورواه الصدوق مرسلاً عن ابی جعفر کماسیاتی. وعنه عن ...... عن فروة عن ابی جعفر علیه السلام قال اوحی الله الی موسیٰ ان مرقومک یفتتحون بالملح والافلایلوموا الاانفسهم

لوگوں کو بھی حکم دو کہ وہ بھی پڑھیں کیونکہ میں نے اسے بخش دیا ہے اور اس کے لیے بہشت کو واجب قرار دیا ہے کیونکہ اس نے میرے فلاں (عابد) بندے کو گناہ سے بچایا[1] تھا (۳۲) نیز اسی کتاب میں برروایت ابان بن عثمان انہی حضرتؑ سے مروی ہے ابان کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے بلا کر فرمایا کہ فلاں شخص نے اپنی زمین فروخت کر دی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں فرمایا تورات میں لکھا ہے کہ جو شخص زمین یا پانی فروخت کرے اور پھر ان کی قیمت کو زمین یا پانی (کے خریدنے یا سنوارنے) پر صرف نہ کرے تو وہ قیمت بالکل رائیگاں چلی جاتی ہے[2] (۳۳) نیز اسی کتاب میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اپنے کھانے کی ابتداء اور اس کا اختتام نمک سے کریں...... ورنہ اپنے سوا کسی کی ملامت[3] نہ کریں۔

---

[1] اس قصہ صادقہ سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لوگوں کو گناہ سے بچانے اور نیکی پر آمادہ کرنے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کا ثواب کس قدر عظیم ہے اور بخشش گناہان کا کس قدر موثر ذریعہ ہے۔ بعض اخبار و آثار سے واضح و آشکار ہوتا ہے کہ دوسری تمام عبادتوں کے ثواب کو اس ایک عبادت کے ثواب سے وہی نسبت ہے جو سات سمندروں کے مقابلہ میں ایک قطرہ کو ہوتی ہے (منہ عفی عنہ)

[2] یعنی اس رقم میں برکت نہیں ہوتی چنانچہ روزمرہ کا مشاہدہ شاہد ہے کہ جن امراء و رؤساء کو زمین فروخت کرنے اور داد عیش دینے کی عادت پڑ جائے وہ اونے پونے رفتہ رفتہ ساری جائیداد فروخت کر بیٹھتے ہیں اور چند روز عیش و عشرت کرنے کے بعد بالآخر نان جونیہ کے اور کوڑی کوڑی کے محتاج ہو جاتے ہیں اور مارے مارے پھرتے ہیں مگر کوئی ملجا و ماویٰ نہیں ملتا (منہ عفی عنہ)

[3] متعدد احادیث میں وارد ہے کہ طعام کی ابتداء اور اختتام نمک سے کرنے سے ستر قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں اور آج کل کے ڈاکٹر ان حقائق کی تصدیق کر رہے ہیں۔ (منہ عفی عنہ)

ورواه البرقی عن...... وعن عدة من اصحابنا ...... عن...... عمر بن ابی المقدام عن ابی عبدالله علیه السلام قال مکتوب فی التوراة ابن آدم کن کیف شیئت کماتدین تدان من رضی من الله بالقلیل من الرزق قبل الله منه الیسیر من العمل ومن رضی بالیسیر من الحلال خفت مؤنته وزکت مکسبته وخرج من حد الفجور...... وعن علی بن ابراهیم عن......السکونی عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلمدعی موسیٰ و امن هارون وامنت الملائکة فقال لهٗ الله قد اجبت دعوتکما ومن غزافی سبیل الله استجبت له کما استجبت لکها الی یوم القیامه ...... وعنه عن...... حفص بن غیاث عن ابی عبدالله علیه!

اس روایت کو جناب برقی نے بھی نقل کیا ہے

(۳۴) نیز کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا ''تورات میں لکھا ہے اے فرزند آدم جس حال میں جی چاہے رہ (مگر یاد رکھ کہ) جیسا کام کریگا اس کی ویسی ہی جزا پائے گا (از مکافات عمل غافل مشو) اور جو شخص خدا کی (عطا کردہ) تھوڑی روزی پر راضی ہو جائے گا خدا اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائے گا اور اس کو قبول کرے گا اور جو شخص تھوڑے رزق حلال پر قناعت کرے گا اس کی زحمت کم اور کمائی پاکیزہ ہو جائے گی اور گناہ کی حدت نکل جائے گی۔(۳۵) نیز اسی کتاب میں انہی حضرتؑ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتیہ یں کہ ایک بار جن اب موسیٰ علیہ السلام نے کوئی دعا کی اور جناب ہارون علیہ السلام اور فرشتوں نے آمین کہی ارشاد قدرت ہوا میں نے تم دونوں بھائیوں کی دعا قبول کر لی ہے اور (فرمایا) جو شخص میری راہ میں جہاد کرے گا اس کی دعا کو بھی قیامت تک اسی طرح قبول کروں گا جس طرح تمہاری دعا قبول کی ہے۔

(۳۶) نیز اسی کتاب میں انہی حضرتؑ سے مروی ہے فرمایا ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام

Scanned by CamScanner

موسیٰ یعظ اصحابه اذقام رجل فشق قمیصه فاوحی الله تعالیٰ الیه یاموسیٰ قل له لاتشق قمیصک ولکن اشرح لی عن قلبک ثم قال مرموسیٰ برجل من اصحابه وهو ساجد ثم انصرف من حاجته وهو ساجد فقال موسیٰ لو کانت حاجتک فی یدی لقضیتها لک فاوحی الله تعالیٰ الیه یاموسیٰ لوسجدحتی ینقطع عنقه قبلت منه حتی یتحول عما اکره الی ماا حب.

محمد بن علی بن الحسین بن بابویه فی کتاب التوحید قال حدثنا ...... عن علی بن موسیٰ الرضا عن ابیه عن آبائه عن علیؑ قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله

اپنے اصحاب کو وعظ فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے (جوش میں آکر) اپنا قمیص چاک کر دیا۔ خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ! اس آدمی سے کہو کہ قمیص چاک نہ کرے بلکہ اپنے دل کو میرے لیے کشادہ کرے پھر فرمایا ایک بار جناب موسیٰؑ اپنے ایک صحابی کے پاس سے گزرے دیکھا کہ وہ سجدہ میں پڑا ہوا ہے جب اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو دیکھا کہ وہ شخص ہنوز سربسجدہ ہے جناب نے اس سے فرمایا اگر تمہاری حاجت میرے قبضہ میں ہوتی تو میں ضرور اسے پورا کر دیتا۔ خدا نے ان کو وحی کی اے موسیٰؑ! اگر یہ شخص اس قدر سجدے کرے کہ اس کی گردن ٹوٹ جائے تب بھی میں اس وقت تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں کروں جب تک میرے ناپسندیدہ کاموں کو چھوڑ کر میرے پسندیدہ کام انجام نہ دے[1]

(۳۷) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے باسناد خود امام رضا علیہ السلام اور انہوں نے اپنے اباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے جناب امیر علیہ السلام سے اور انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

---

[1] قرآن میں ارشاد قدرت ہے "انما یتقبل الله من المتقین" کہ خدا صرف متقیوں کے عمل قبول کرتا ہے اور تقویٰ کے تین درجوں میں سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خدا کے ناپسندیدہ کاموں (محرمات شرعیہ) سے دامن بچایا جائے اور اسے اس کے پسندیدہ کاموں (واجبات الہیہ) کو بجالانے کی کدو کاوش کی جائے۔ جعلنا الله تعالیٰ من المتقلین بجاه امام المتقین (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

ان موسیٰ لما ناجی الله عزوجل قال یارب ابعید انت منی فانا دیک الخ ......(مثل ماتقدم) قال حدثنا احمد بن بن الحسن القطان عن ...... الاصبغ بن نباته قال قال امیر المؤمنین قال الله عزوجل لموسیٰ یاموسیٰ احفظ وصیتی لک باربعة اشیاء اولهن مادمت لاتری ذنوبک تغفر فلا تشتغل بعیوب غیرک والثانیة مادمت لاتری کنوزی قد نفدت فلا تغتم بسبب رزقک والثالثة مادمت لاتری زوال ملکی فلا ترج احدا غیری . والرابعة. مادمت لاتری الشیطان میتاً فلا تامن مکره. اقول وسیاتی الکلام علی مایوهم صدور الذنب عن المعصومین فی باب داؤد و تقدم ایضا فی باب یعقوب فیزول الاشکال عن قوله تعالیٰ هنا "مادمت لاتری ذنوبک تغفر"

آنحضرت نے فرمایا جناب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے مناجات کرتے ہوئے دریافت کیا یا اللہ! کیا تو دور ہے تا کہ تجھے ندا کروں الخ ...... یہ بعینہ وہی روایت ہے جو نمبر ۴ میں گزر چکی ہے اور تتمہ میں وہ کچھ ہے جو حدیث نمبر ۵ میں ہے مراجع (۳۸) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے باسناد خود اصبغ بن نباتہ سے یہ روایت کی ہے وہ جناب امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰ سے فرمایا اے موسیٰ! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں اس کو یاد رکھو۔ اول یہ کہ جب تک اپنے گناہوں کی بخشش کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک دوسرے لوگوں کی عیب جوئی نہ کرو۔ دوم جب تک میرے خزانوں کے ختم ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔ اس وقت تک روزی کی وجہ سے غم نہ کرو۔ سوم۔ جب تک میری سلطنت کے زوال کا یقین نہ ہو جائے اس وقت میرے سوا کسی اور سے امید وابستہ نہ کرو۔ چہارم جب تک شیطان کی موت کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے مکر و فریب سے مامون نہ ہو۔ مولف علام فرماتے ہیں کہ جن باتوں سے معصومینؑ کے گناہ کا وہم ہوتا ہے (جن میں سے ایک یہ وصیت نامہ بھی ہے) تو اس کے متعلق کچھ کلام باب یعقوبؑ میں گزر چکا ہے اور کچھ کلام باب داؤدؑ میں کیا جائے گا جس سے اس وصیت نامہ میں پہلی اور چوتھی وصیت میں وارد شدہ الفاظ سے اشکال

Scanned by CamScanner

دور ہو جائے گا۔ علاوہ بریں قضیہ سالبہ میں موضوع کا وجود ضروری نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم

وکذ قوله "فلانا من مکره" علی ان السالبة لاتسلزم الموضوع والله علم

وقال حدثنا ابو محمد نما قدم علی بنموسیٰ الرضا علیه السلام علی المامون جمع له اهل المقالات و ذکر حدیث احتجاجه علیهم وهو طویل فمما احتج الرضا علی راس الجالوت ان قال یا یهودی اقبل علی اسئلک بالعشر الآیات التی انزلت علی موسیٰ بن عمران هل تجد فی التورات مکتوبا نبا محمدٌ راسته اذا جات الامة الاخیرة اتباع راکب البعیر یسبحون الرب جداجد اتسبیحا جدید فی الکناس الجدد فلیفزع بنو اسرائیل الیهم والی ملکهم لتطمئن قلوبهم فان بایدیهم سیوفا ینتقمون بهامن الامم الکافرة فی اقطار الارض اهل هوفی التوراة مکتوب؟ قال راس الجالوت نعم ا نالنجده کذلک

وفی کتاب المجالس عن...... یونس بن

(۳۹) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود روایت کرتے ہیں کہ جب امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام مامون عباسی کے پاس تشریف لے گئے اور اس نے مختلف ملل وادیان کے علماء فضلاء کو آنجناب سے بحث مباحثہ کرنے کے لیے جمع کیا اور امام نے یکے بعد دیگرے تمام اہل مذاہب کو لاجواب کیا (جو کہ بڑی طویل الذیل حدیث ہے اور اس کا شاہد کلام حصہ یہ ہے کہ) امام علیہ السلام نے راس الجالوت (یہودیوں کے بڑے عالم) فرمایا اے یہودی میری بات سن! میں تجھے ان دس آیتوں کی جو حضرت موسیٰ بن عمران پر نازل کی گئیں۔ قسم دے کر پوچھتا ہوں (سچ بتاؤ) کیا تم تورات میں حضرت محمدؐ اور ان کی امت کا تذکرہ نہیں پاتے؟ کہ جب آخری امت

لے حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے مقامات پر بموجب "ایاک اعنی واسمعی یا جارۃ" مراد تو تو ہے۔ مگر سن تو اے پڑوسن۔ یعنی خطاب اور سے اور کلام اور سے ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ اس قسم کے مقامات پر گو بظاہر خطاب ایک معصوم سے ہے مگر اس سے مراد امت کے عام لوگ ہوتے ہیں اور اس عمدہ پیرایہ میں ان کو وعظ اور تنبیہ کرنا مقصود ہوتی ہے۔ کمالا یخفی (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

آئے گی جو ایک شتر سوار (نبی خاتم) کی پیروکار ہوگی اور جدید عبادت گاہوں میں جدید تسبیح و تقدیس بڑی جدوجہد سے کرے گی۔ بنی اسرائیل کو چاہیے کہ ان کی اور ان کے بادشاہ (نبی آخرالزمانؐ) کی پناہ لیں تاکہ ان کے دل مطمئن ہو جائیں کیونکہ ان کے ہاتھوں میں تلواریں ہوں گی، جن کے ذریعہ سے وہ ان کافروں سے انتقام لیں گے جو زمین کے مختلف گوشوں میں آباد ہوں گے۔ کیا یہ باتیں تورات میں لکھی ہوئی ہیں، رائس الجاہدات نے کہا ہاں ہم اس مطلب کو اسی طرح لکھا ہوا پاتے ہیں (جس طرح آپ نے بیان فرمایا ہے)

ظبیان عن الصادق علیه السلام قال بینما موسیٰ ینا جی الله اذرافی ارجلاً تحت ظل عرش الله قال یا رب !من هذاالذی قر آظله عرشک ؟ قال یا موسی! هذا کان باراً بوالدیه ویمش بالنمیمة...... وقال حدثنا...... عن جابربن یزید الجعفیٰ عن الباقر علیه السلام قال موسیٰؑ یا رب رضیت بما قفیت تمیت الکبیر و تبقی العقل لصفیر فقال الله تعالیٰ یا موسیٰ ماترضانی لهم رازقا وکفیلاً قال بلی یا رب ! فنعم الوکیل انت و نعم الکفیل ورواه فی رب انتو فیدلهذا السند وقالحدثنا علی بن احمد...... عن عبدالعظیم بن عبدالله الحسنی عن الامام علی بن محمد الهادی علیه السلام قال لما کلم الله موسیٰؑ قال موسیٰ تاتیه ملائکتی فتبشره بالجنة قال موسی ! الٰهی فما جزاء من قام بین یدیک ؟ قال یا موسیٰؑ !

(۴۰) شیخ صدوقؒ نے اپنی مجالس میں باسناد خود برروایت یونس بن ظبیان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جس وقت حضرت موسیٰؑ نے خدا سے مناجات کرنے میں مشغول تھے ایک آدمی کو عرش الٰہی کے سایہ میں دیکھا عرض کیا یا اللہ! یہ شخص کون ہے جس پر تیرا عرش سایہ فگن ہے؟ ارشاد ہوا یہ وہ شخص ہے جو اپنے والدین سے نیکی اور احسان کرتا تھا اور اس نے کبھی کسی کی چغلخوری نہیں کی تھی جس کی وجہ سے اس درجہ رفیعہ پر فائز ہوا ہے)(۴۱) نیز

Scanned by CamScanner

شیخ صدوقؒ نے باسناد خود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب موسیٰؑ نے بارگاہ واحدانیت میں عرض کیا یا اللہ بے شک میں تیری قضا وقدر پر راضی ہوں مگر تو جو بزرگ کو موت دے دیتا ہے اور خود کو (بے سہارا) چھوڑ دیتا ہے (آراس میں حکمت کیا ہے؟) ارشاد ہوا اے موسیٰؑ! کیا تم ان کے لیے میرے رازق وکفیل ہونے پر مطمئن نہیں ہو؟ عرض کیا یا اللہ! یقیناً تو بہترین روزی رساں اور بہترین کفالت کرنے والا ہے (۴۲) نیز جناب شیخ صدوق باسناد خود شہزادہ عبدالعظیم حسنی سے اور وہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تو جناب موسیٰؑ نے عرض کیا (۱) یا اللہ! جو بندہ یہ گواہی دے کہ میں تیرا نبی و رسول اور کلیم ہوں۔ اس کی جزاء کیا ہے ارشاد ہوا اس کے پاس (بوقت موت) میرے فرشتے جائیں گے اور اسے جنت کی خوشخبری دیں گے۔ (۲) عرض کیا یا اللہ! جو شخص (بحالت نماز) تیری بارگاہ میں کھڑا ہو اس کی جزاء کیا ہے؟ ارشاد ہوا۔

اباهي به من تكتي قائما وقاعداوراكعاوساجداً ومن باهيت به ملائكتي لم اعذبه قال موسیٰؑ! الٰهي فما جزاء من اطعم مسكينا ابتغاء وجهك قال يا موسیٰ! امرمنا ديا ينادي يوم القيامة على رئووس الخلائق ان فلان بن فلان من عتقاء الله من النار. قال موسیٰ الٰهي فما جزاء من كف اذاه عن الناس وبذل معروفه لهم قال يا موسیٰ تناديه القادر يوم القيامة لاسبيل لي عليك؟ قال موسیٰ. الٰهي فما جزاء من ذكر بلسانه وقلبه قال يا موسیٰ! اظله يوم القيامة بظل عرشي واجعله في كنفي. قال الٰهي! فمام جزا من تلا حكمتك سراوجهر اقال يمّر على الصراط كالبرق قال الٰهي! فما جزاء من صبر على اذى الناس وشتمهم فيك؟ قال يا موسیٰ! اعينه على اهوال

میں اس کے قیام وقعود اور رکوع وسجود پر اپنے فرشتوں میں فخر وناز کرتا ہوں اور جس بندے پر میں فخر ومباہات کروں اسے کبھی عذاب نہیں کرتا۔ عرض کیا الٰہی جو شخص تیری خوشنودی کی خاطر کسی

Scanned by CamScanner

بندہ مسکین کو کھانا کھلائے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا قیامت کے دن ایک منادی کو حکم دوں گا جو تمام خلائق کے سامنے اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں خدا کو جہنم سے آزاد کردہ بندوں میں سے ہے۔ عرض کیا الٰہی! جو شخص صلہ رحمی کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اس کی موت کو موخر کروں گا (زندگی دراز کروں گا) سکرات موت کو اس پر آسان کروں گا اور اسے خازنان جنت ندا دیں گے۔ ہماری طرف جلد آ اور جنت کے جس دروازے سے جی چاہے داخل ہو جا عرض کیا الٰہی! جو شخص لوگوں کو اذیت نہ پہنچائے بلکہ ان کے ساتھ احسان و نیکی کرے اس کی جزا کیا ہے؟ فرمایا بروز قیامت اسے جہنم کی آگ آواز دے گی کہ میرا تجھ پر کوئی قابو نہیں عرض کیا الٰہی! جو شخص قلب و زبان سے تیرا ذکر کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سایہ کے تلے جگہ دوں گا اور اسے اپنی پناہ میں رکھوں گا عرض کیا الٰہی! جو شخص تیری حکمت (تورات) کی پوشیدہ اور آشکارا طور پر تلاوت کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا وہ بجلی کوندنے کی طرح پل صراط طے گزر جائے گا عرض کیا الٰہی! جو شخص تیری راہ میں لوگوں کو ایذا رسانی اور ان کی سب وشتم پر صبر کرے اس کی جزاء کیا ہے۔ فرمایا۔ قیامت کے ہولناک مصائب وشدائد پر اس کی امداد کروں گا۔

یوم القیمة قال موسیٰ! الٰھی فما جزاء من دمعت عیناه من خشیتک ؟ قال یا موسیٰ اقی وجهه من حر النار و آمنه یوم الفزع الاکبر قال الٰھی فما جزاء من ترک الخیانة حیا منک؟ قال یا موسیٰ! له الامان یوم القیامة قال الٰھی! فما جزاء من احب اهل طاعتک؟ قال یا موسیٰ ! احرمه علی ناری! قال الٰھی فما جزاء من قتل مومنا متعمدا؟ قال یا موسیٰ ! لا انظر الیه یوم القیامه و لا اقیل عشرته . قال فما جزاء من دعا نفسا کافرة الی الاسلام ؟ قال یا موسیٰ ! آذن له فی الشفاعة یوم القیامة لمن یرید، قال الٰھی فما جزاء من صلی الصلوات لو قتها؟ قال اعطیه سوله و ابیحه جنتی قال الٰھی فما جزاء من اتم الوضوء

عرض کیا الٰہی! جس شخص کی آنکھوں سے تیرے خوف وخشیہ کی وجہ سے آنسو نکل آئیں اس کی جزاء

Scanned by CamScanner

کیا ہے؟ فرمایا میں اس کے چہرہ کو آتش جہنم کی تپش سے بچاؤں گا اور اسے فزع اکبر و ہول اکبر والے دن امان دوں گا۔

عرض کیا الٰہی! جو شخص تیرے شرم و حیا کی وجہ سے خیانت نہ کرے اس کی جزا کیا ہے؟ فرمایا بروز قیامت اسے دوزخ سے امان دوں گا۔ عرض کیا الٰہی جو شخص تیرے اطاعت گزار بندوں سے محبت کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اس پر جہنم کی آگ حرام قرار دوں گا عرض کیا الٰہی! جو شخص تیرے اطاعت گزار بندوں سے محبت کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اس پر جہنم کی آگ حرام قرار دوں گا عرض کیا الٰہی! جو شخص جان بوجھ کر کسی بندہ مومن کو قتل کرے اس کی سزا کیا ہے؟ فرمایا قیامت کے دن میں اس پر نظر (کرم) نہیں کروں گا اور اس کی لغزش سے درگزر نہیں کروں گا عرض کیا الٰہی جو کسی کافر کو اسلام کی طرف دعوت دے اس کی جزاء کیا ہے فرمایا اسے قیامت کے دن اس کو جس کی چاہے گا شفاعت کرنے کی اجازت دوں گا۔!! عرض کیا الٰہی! جو شخص نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا وہ جس چیز کا مجھ سے سوال کرے گا اسے عطا کروں گا اور اپنی جنت کو اس کے لیے مباح کروں گا۔ عرض کیا الٰہی! جو شخص تیرے خوف و خشیہ سے کامل وضو کرے، اس کی جزاء کیا ہے؟

من خشیتک؟ قال ابعثه یوم القیامة ونور بین عینیه یتلألأ. قال الٰهی! فما جزاء من صام شهر رمضان لک محتسبا؟ قال یا موسیٰ! قیمه مقاما لا یخاف فیه. قال الٰهی! فما جزاء من صام شهر رمضان یرید به الناس؟ قال یاموسیٰ ثوابه کثواب من لم یصمه!

فرمایا قیامت کے دن اس کو اس حال میں محشور کروں گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور چمکتا ہوگا عرض کیا۔۔الٰہی! جو شخص محض تیری خوشنودی کی خاطر ماہ رمضان کا روزہ رکھے اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا (مرنے کے بعد) اسے اس مقام پر رکھوں گا جہاں اسے کوئی خوف و ہراس نہ ہوگا عرض کیا الٰہی! جو شخص لوگوں کو دکھلانے کی خاطر روزہ رکھے اس کا ثواب کیا ہے؟ فرمایا اس کا

ثواب وہی ہے جو روزہ نہ رکھنے والے کا ہے (صفر اور ریا کاری کا عذاب اس کے علاوہ ہے)

(۴۳) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حبیب سجستانی سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا تورات میں لکھا ہے اے موسیٰ! میں نے تجھے پیدا کیا...... تجھے برگزیدہ کیا اور تجھے طاقت وقوت بخشی پھر تجھے اپنی اطاعت کرنے کا حکم دیا اور نافرمانی کرنے سے روکا بس اب اگر تم میری اطاعت کروں گے تو میں تمہاری امانت کروں گا اور اگر میری نافرمانی کرو گے تو میں تمہاری امداد نہیں کروں گا۔

اے موسیٰ! اس صورت میں اطاعت گزاری میں میرا تجھ پر احسان ہے۔

علیک فی طاعتک لی ولی الحجة علیک فی معصیتک لی.

ورواه فی کتاب التوحید عن...... وقال حدثنا ابی...... عن المفضل بن عمر عن الصادق علیه السلام قال کا ن فیماناجی الله به موسیٰ ان قال یا بن عمران! کذب من زعم انه یحبنی فاذا جنه اللیل نام عنی الیس کل محب یحب خلوة حبیبه ها اناذا یابن عمران مطلع علی احبائی اذا جنهم اللیل حولت ابصار هم فی قلوبهم ومثلت عقوبتی بین اعینهم یخا طبوننی عن المشاهدة

اور نافرمانی میں تم پر میری حجت قائم ہے[1]

(۴۴) نیز شیخ صدوق کتاب مذکور میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰ سے جو مناجاتیں کیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اے فرزند عمران! جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر جب رات کی تاریکی چھا جائے تو مجھ سے منہ موڑ کر

---

[1] اسی مطلب کو آئمہ طاہرین نے اپنے الفاظ میں اس طرح ادا کیا ہے۔" لا جبر ولا تفویض بل امر بین الامرین " دین میں نہ جبر ہے اور نہ تفویض بلکہ معاملہ ان دونوں کے بین بین ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر خدا بندوں کو پیدا کرے بالکل مہمل چھوڑ دیتا نہ امر کرتا اور نہ ہی تو یہ تفویض (خود پردگی) ہوتی اور اگر زبردستی نیکی یا بدی کراتا تو یہ جبر ہوتا مگر اس نے اپنی حکمت بالغہ سے نہ اس طرح کیا اور نہ اس طرح بلکہ اس کو اطاعت ومعصیت کی قوت وطاقت دی پھر امر ونہی فرمایا بعد ازاں نیکی کرنے پر اپنی توفیق شامل حال کرتا ہے اور برائی پر اپنی توفیق سلب کرتا ہے (جسے خذلان) کہا جاتا ہے یہ ہے امر بین الامرین (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

سو جاتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے کیا ہر دوست اپنے دوست کے ساتھ خلوت (میں باتیں کرنا) پسند نہیں کرتا؟ (پھر میری محبت کے دعویداروں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب راز و نیاز کی باتیں کرنے کا وقت آتا ہے تو منہ پھیر کر سو جاتے ہیں)

اے فرزند عمران! میں اپنے دوستوں سے آگاہ ہوں جب ان کو تاریکی شب ڈھانپ لیتی ہے تو میں ان کی آنکھوں کو ان کے دلوں میں تبدیل کر دیتا ہوں (وہ بیدار رہ کر دل کی آنکھوں سے میرے جمال و کمال کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اپنی عقوبت و سزا کو ان کی نظروں میں متمثل کر دیتا ہوں۔ اس لیے وہ مجھ سے اس طرح خطاب کرتے جس طرح مجھے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

ویکلمونی عن الحضور یا بن عمران هب لی من قلبک الخشوع ومن بدنک الخضوع و من عینیک الدموع وادعنی فی ظم اللیل فانک تجدنی قریباً مجیبا...... وقال حدثنا...... عن موسیٰ بن جعفر عن ابیه عن آبائه عن امیر المومنینؑ فی حدیث الیهودی الذی کان له علی الرسولؐ دنانیر فتقاضاه بها وقال لاافرقک حتیٰ تقضینی فجلس معه رسولؐ الله حتی صلی فی ذالک الموضع الظهر والعصر والمغرب والعشاء والصبح وقال لم یبعثنی ربی ان اظلم معاهدا ولا غیره . فلما علا النهار اسلم الیهودی وقال هذا شطر مالی فی سبیل الله وانما فعلت ذلک لانظرالی نعتک فی التوراة فانی قراء ت فی التوراة

اور اس طرح مجھ سے کلام کرتے ہیں جس طرح مجھے اپنے سامنے حاضر پا رہے ہیں اے فرزند عمران! مجھے اپنے دل سے خشوع جسم سے خضوع اور آنکھوں سے
دموع (آنسو) دے دو اور رات کی تاریکیوں میں مجھے پکارو۔ مجھے اپنے قریب اور (دعا کا) مجیب پاؤ گے (۴۵) نیز جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک

یہودی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (قرضہ کے) چند دینار لینے تھے (اس پورے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے) کہ اس نے (بے وقت جبکہ آنحضرتؐ سفر پر جارہے تھے) آکر ادائیگی کا مطالبہ کر دیا اور کہا جب تک آپ میرا قرضہ ادا نہیں کریں گے میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا (آنحضرتؐ نے رقم موجود نہ ہونے کا عذر کیا مگر اس نے قبول نہ کیا، آنحضرتؐ وہیں اس کے پاس بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ ظہر، عصر، مغرب وعشاء اور صبح کی پانچوں نمازیں وہیں ادا کیں اور فرمایا کہ خدا نے مجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ کسی ہم عہد یا کسی اور پر ظلم وزیادتی کروں جب سورج بلند ہوا تو یہودی اسلام لے آیا اور کہا میرا ادھار مال اللہ کی راہ میں صرف فرمائیں اور پھر (پہلے اس گرمی اور پھر اس نرمی کی وجہ یہ بتائی) کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف یہ آزمانے کے لیے کہ میں نے توراہ میں آپ کی یہ شناخت پڑھی تھی وہ کہاں تک درست ہے (میں نے یہ پڑھا تھا) کہ

"محمد بن عبداللہ مولدہ بمکۃ و مهاجرہ بطیبۃ و لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب ولا مترنن بالفحش ولا قول الخنا" وقال حدثنا جعفر بن محمد...... عن مفائل بن سلیمان قال قال ابوعبداللہ علیہ السلام نما صعد موسیٰ الی الطور فناجی ربہ قال یا رب ارنی خزائنک قال یا موسیٰ! انما خزائنی اذا اردت شینا ان اقول لہ کن فیکون ، ورواہ ابوجعفر لی کتاب التوحید بهذا السند وقال حدثنا...... عن جابرین یزید الجعفی عن الهاقر علیہ السلام قال قال موسیٰؑ یا رب اوصنی قال اوصیک بک ثلاث مرات قال یا رب اوصنی قال اوصیک بامک قال یا رب اوصنی قال اوصیک بامک قال یا رب اوصنی قال اوصیک بابیک اوصیک بابیک فکان یقال لذلک ان للام ثلثی البر وللب

(آخری پیغمبر کا نام) محمد بن عبداللہ ہوگا اس کی ولادت مکہ میں اور ہجرت گاہ مدینہ ہوگی وہ بدخلق، درشت طبع، بلند آواز، فحش گو اور بدکلام نہیں ہوگا (بلکہ خلق عظیم کا مالک ہوگا) (تو جب تمام اوصاف کی تصدیق ہوگئی تو اب اسلام قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا)

Scanned by CamScanner

(۴۶) نیز شیخ صدوق" نے کتاب مذکور میں باسناد خود بروایت مقاتل بن سلیمان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ فرمایا جب حضرت موسیٰ" کوہ طور پر تشریف لے گئے اور وہاں رب العزت سے مناجات کی تو اس اثناء میں عرض کیا پروردگارا! مجھے اپنے خزانے دکھا! ارشاد ہوا میرے خزانے (دنیوی بادشاہوں کی طرح نہیں بلکہ) یہ ہیں کہ میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے کہتا ہوں ہو جا پس وہ ہو جاتی ہیں (اس طرح میرے خزانے کاف اور نون کے درمیان ہیں۔

(۴۷) نیز شیخ صدوق" کتاب مذکور میں (مجالس) میں باسناد خود جابر جعفی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جناب موسیٰ" نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا یا اللہ مجھے کچھ وصیت فرما خدا نے تین بار فرمایا میں تمہیں تمہارے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن) پھر حضرت موسیٰ" کی تین بار کی اس درخواست پر کہ مجھے کوئی اور وصیت فرما پروردگار نے دوبار فرمایا کہ میں تمہیں ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ اور تیسری بار فرمایا میں تمہیں باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں اس لیے کہا جاتا تھا کہ نیکی اور احسان کے دو ثلث (۲/۳) ماں کے لیے اور ایک ثلث (۱/۳) باپ کے لیے ہے۔

الثلث ...... وقال حد ثنا علی بن احمد...... عن عبدالله بن سنان عن الصادق علیه السلام انه قال قال الله تعالیٰ یا موسیٰ ! کن خلق الثوب نقی القلب خلس البیت مصاح اللیل تعرف فی اهل السماء و تخفی علی اهل الارض یا موسیٰ! ایاک واللجاجة ولا تکن من المشائین فی غیر حاجة ولا تضحک من غیر عجب وابک علی خطیئک...... اقول تقدم تاویل مثل هذا فی باب یعقوبؑ ویاتی مثله فی باب داؤدؑ وقال حد ثنا احمد بن محمد...... عن حفص بن غیاث النخعی القاضی قال سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول جاء ابلیس الی موسیٰ وهو یناجی ربه فقال له ملک من الملائکة ماترجومنه وهو فی هذا الحال یناجی ربه قال

(۴۸) نیز شیخ صدوق " کتاب مذکور میں باسناد خود بروایت عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰ سے فرمایا اے موسیٰ! کہنہ لباس والے اور پاکیزہ دل والے بن کے رہو نیز خانہ نشین اور چراغ شب، اہل مسلمان میں (بوجہ عبادت و نیکی) مشہور اور اہل دنیا میں بوجہ کمی مال و جلال) گمنام بن کے رہو۔ لجاجت و جھگڑے سے اجتناب کرو اور بغیر حاجت و ضرورت کے کہیں نہ جاؤ اور بغیر تعجب کے نہ ہنسو اور اپنی خطاولغزش پر گریہ و بکا کرو۔ مولف علام فرماتے ہیں کہ باب یعقوب" میں اس قسم کے الفاظ کی تاویل گزر چکی ہے اور مزید وضاحت باب داؤد میں آرہی ہے۔ (کہ اس سے مراد ترک اولیٰ ہے..... اور یہ کہ بظاہر خطاب نبی سے ہے اور مراد امت ہے)

(۴۹) ایضاً شیخ صدوق " کتاب مذکور میں باسناد خود حفص بن غیاث سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جناب موسیٰ جب کوہ طور پر اپنے پروردگار سے راز و نیاز کی باتیں کر رہے تھے تو شیطان ان کے پاس گیا اور ایک فرشتے نے اس سے کہا کہ بھلا اس حال میں جب کہ وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہے ہیں تو ان سے کیا امید رکھتا ہے؟ ابلیس " نے کہا۔

ارجو منه مار جوت من ابيه آدمؑ و هو في الجنة و كان فيما ناجاه ان قال له يا موسىٰؑ الا اقبل الصلوة الالمن تواضع لعظمتي و الزم قلبه، خوني و قطع نهاره بذكري ولم يبت مصرا على الخطينةو عرف حق اوليائي و احبائي فقال موسىٰ! يارب تعني بانوليائك واحبائك ابراهيم و اسحاق و يعقوب فقال تعالىٰ هم كذلك يا موسىٰ! لا اني اردت من من اجله خلقت آدم وحواء و الجنة والنار فقال موسىٰ! يا رب ومن هو؟ قال محمد احمد شققت اسمه من اسمي لاني انا المحمود فقال موسىٰ! يا رب اجعلني من امته فقال يا موسىٰ انت من امته اذا عرفت منزلته ومنزلة اهلبيته ان مثله و مثل اهلبيته فيمن

Scanned by CamScanner

میں ان سے وہی امید رکھتا ہوں جو ان کے باپ آدمؑ سے رکھی تھی جبکہ وہ جنت میں تھے فرمایا منجملہ ان مناجاتوں کے جو خدا نے جناب موسیٰؑ سے کیں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا اے موسیٰؑ! میں صرف اس بندے کی کاز قبول کرتا ہوں (۱) جو میری عظمت کے سامنے تواضع کرے (۲) اپنے دل میں میرے خوف کو جاگزیں کرے (۳) میری یاد میں اپنا دن گزارے (۴) میری نافرمانی پر اصرار کی نیت سے رات نہ گزارے (۵) اور میرے اولیاء اور دوستوں کا حق پہچانے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔ یا اللہ ان دوستوں سے تیری مراد جناب ابراہیمؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ ہیں ۔فرمایا یہ درست ہے کہ یہ حضرات بھی میرے دوست ہیں...... مگر میری مراد وہ بزرگوار ہے جس کی وجہ سے میں نے آدمؑ وحواؑ اور جنت و دوزخ کو پیدا کیا ہے! عرض کیا وہ بزرگوار کون ہیں؟ ارشاد ہوا۔ محمدؐ، احمدؐ میں نے ان کا نام اپنے نام سے نکالا ہے میں محمود ہوں۔ (اور وہ محمدؐ) جناب موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ! مجھے اس بزرگوار کی امت سے بنا۔ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ جب تم نے ان کی اور ان کی اہل بیتؑ کی قدر و منزلت کو پہچان لیا ہے تو تم ان کی امت سے بن گئے (اے موسیٰؑ) یہ بزرگوار اور ان کی اہل بیتؑ اطہار میری تمام مخلوق میں ایسے ہیں۔

خلقت كمثل الفردوس في الجنان لاييس ورقها ولا يتغير طعمهافمن عرفهم وعرف حتهم جعلت له عندالجهل حلما وعندالظلماء نورا اجيبه قبل ان يدعوني واعطيه قبل ان يسئالني.

يا موسىٰؑ! ان الدنيا دار عقوبة عاقبت فيها آدم عند خطيته وجعلتها ملعونة ملعونا مافيها الا ما كان منهالي يا موسىٰ (ان عبادى الصالحين زهدوا فيها بقدر علمهم بى وسائر هم من خلقى مرغبوا فيها بقدر جهلهم بى وما من احد من خلقى عظمها فقرت عينه بهاولم يحقر ها احد الاانتفع بها ...... وفى عقاب الاعمال عن ابيه عن ......وفى كتاب معانى الاخبار

جس طرح بہشتوں میں فردوس بریں ہے جس کے پتے کبھی خشک نہیں ہوتے اور ذائقہ کبھی

تبدیل نہیں ہوتا (اے موسیٰ)! جو شخص ان ذوات مقدسہ کو اور ان کے حقوق کو پہچان لے میں اس کو (چند چیزیں عطا کروں گا) (۱) جہل کے وقت حلم (۲) ظلمت و تاریکی کے وقت نور و روشنی (۳) قبل اس کے کہ وہ مجھے پکارے میں لبیک کہتا ہوں (۴) اور قبل اس سے کہ وہ مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اے موسیٰ! جب فقر کو آتا دیکھو تو کہو مرحبا۔ نیکوکاروں کا لباس (خوش آمدی) اور جب مال و دولت کو اپنی طرف متوجہ دیکھو تو کہو کسی گناہ کی جلد سزا مل رہی ہے۔ دنیا عقوبت خانہ (سزا کا گھر) ہے میں نے اسی میں آدم کی تادیب کی تھی جب ان سے خطاب (ترک اولیٰ) سرزد ہوا تھا میں نے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کو ملعون قرار دیا ہے سوائے اس کی اس مقدار کے جو خالصاً میرے لیے ہو (جس میں میری عبادت و اطاعت کی جائے) اے موسیٰ! میرے نیک بندوں کو جس قدر میری معرفت (زیادہ ہے) وہ اسی قدر دنیا میں بے رغبت ہیں اور دوسرے تمام لوگ جس قدر میری معرفت سے بے بہرہ ہیں اسی قدر وہ دنیا میں زیادہ راغب ہیں...... میری جو مخلوق جس قدر دنیا کی زیادہ تعظیم کرے اس کی آنکھ کبھی اس سے ٹھنڈی نہیں ہوتی (اسے خوشی نصیب نہیں ہوتی) اور جو اس کو حقیر جانتا ہے وہ (بقدر ضرورت) ضرور اس سے منتفع ہوتا ہے کم و بیش یہی حدیث قدسی کتاب عقاب الاعمال اور کتاب معانی الاخبار میں بھی مذکور ہے۔

بهذا السند...... وفی المجالس عن ابیه عن ...... الحسین بن خالد الصیرفی عن ابی الحسن الرضا علیه السلام فی حدیث قال کان نقش خاتم موسیٰ بزئین اشتقها من التورات اصبر توجر. اصدق تنج...... وفی کتاب ثواب الاعمال عن ابیه عن ...... ابی سعید الخدری عن...... رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال قال الله تعالیٰ یا موسیٰ! ان السموت السبع وعامر یهن عندی ولا رضین السبع عندی فی کفة ولا اله الا الله فی کفة مالت بهن لا اله الا الله. ورراه فی کتاب التوحید ایضا...... وعن ابیه عن...... ابی ایوب عن الرضا علیه

السلام عن ابی جعفر علیہ السلام قال فیما اوحی اللہ عزو جل الی موسیٰ

علی الطور ان یا موسیٰ!

(۵۰) نیز شیخ صدوقؒ اپنی کتاب مجالس میں باسناد خود حضرت امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی انگوٹھی کا نقش دو کلمے تھے جو انہوں نے تورات سے اخذ کئے تھے "صبر کرو۔ اجر پاؤ گے" "سچ بولو نجات پاؤ گے۔

(۵۱) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمۃ کتاب ثواب الاعمال میں باسناد خود بروایت ابی سعدی سعید خدری حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ نے جناب موسیٰؑ سے فرمایا کہ اگر ساتوں آسمان اپنے اہل سمیت اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور صرف کلمہ توحید دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ توحید والا پلڑا زیادہ وزنی نظر آئے گا۔

(۵۲) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی اسی کتاب میں باسناد خود ابی ایوب سے اور وہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور وہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ منجملہ اس وحی کے جو کوہ طور پر خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو کی۔

ابلغ قومک انہ ماتقرب الیہ المتقربون بمثل البکاء من خشیتی وما تعبدلی المتعبدن بمثل الرورا ع عن محارمی وما تنزین المتنزینون بمثل الزھد فی الدنیا عما بھم الغنی عنہ فقال موسیٰ! یااکرم الاکرمین فماذا تتیبھم علی ذلک فقال یا موسیٰ! اما المتقربون الی بالبکاء من خشیتی فھم فی الرفیق الاعلی لایشاکھم احد واما المتعبدون لی بالورع عن محارمی فالی افتش الناس عن اعمالھم ولا افتشھم حیاء منھم واما المتقربون الی بالزھد فی الدنیا فانی ابیحھم الجنۃ بحذ افیرھا یتبوئون منھا حیث یشائون...... وفی عقاب الاعمال عن ابیہ عن ...... سلیمان بن خالد قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام

يقول اوحى الله تعالىٰ الى موسىٰ

ایک یہ تھی کہ اپنی قوم کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ میرے خوف وخشیہ سے گریہ وبکا کرنے سے بڑھ کر میرا قرب حاصل کرنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے، میرے حرام کردہ کاموں سے دامن بچانے سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے اور زائد از ضرورت دنیا میں بے رغبتی کرنے سے بڑھ کر کوئی زینت نہیں ہے۔ جناب موسیٰ نے عرض کیا اے سب سے بڑے رحیم وکریم! تو ان مذکورہ بالا لوگوں کو کیا اجر وثواب دے گا؟ فرمایا جو گریہ وبکا کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو جنت کے اس رفیق اعلیٰ میں جگہ دوں گا جہاں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا اور جو لوگ حرام چیزوں سے دامن بچا کر میری عبادت کرنا چاہتے ہیں بوجہ شرم وحیاء اس دن ان کی تفتیش نہیں کروں گا۔ جس دن سب لوگوں کی تفتیش کی جائے گی اور جو لوگ دار دنیا میں زہد کی زینت سے اپنے آپ کو آراستہ و پیراستہ کریں گے ان کے لیے تمام جنت کو مباح قرار دے دوں گا لہٰذا وہ جہاں چاہیں گے قیام کریں گے۔

(۵۳) کتاب عقاب الاعمال میں شیخ صدوق باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ!

یا موسیٰ! قل للملامن بنی اسرائیل ایاکم و قتل النفس الحرام بغیر حق فان من قتل منکم نفسا فی الدنیا قتلته فی النارماۃ الف قتلة مثل قتلة صاحبه. ورواه البرقی فی المحاسن...... وفی ثواب الاعمال عن ...... عن کلیب الصیداوی عن ابی عبدالله علیه السلام قال مکتوب فی التوراة ان بیوتی فی الارض المساجد فطوبی لعبد تطهر فی بیته ثم زارنی فی بیتی الا ان علی المزور کرامة الزائر قال و فی حدیث آخر الابشر المشائن فی الظلمات الی المساجد بالنور الساطع یوم القیامة ورواه فی العلل...... وفی کتاب من لایحضره الفقیه عن ...... عمر وبن

Scanned by CamScanner

ابی المقدام عن ابیہ عن ابی جعفر علیہ السلام

بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگوں سے کہو کہ وہ بغیر حق کسی نفس محترم کو قتل کرنے سے اجتناب کریں کیونکہ تم میں سے جو شخص کسی کو دارِ دنیا میں (ایک بار) قتل کرے گا میں اُسے جہنم میں ایک لاکھ بار قتل کروں گا اسے برقی نے بھی محاسن میں نقل کیا ہے۔

(۵۴) نیز اسی کتاب میں انہی حضرت سے مروی ہے فرمایا تورات میں لکھا ہے (کہ خدا فرماتا ہے) کہ زمین میں میرا گھر مسجدیں ہیں۔ خوشا حال اس بندے کا جو گھر میں طہارت کرے اور مسجد میں آ کر میری زیارت کرے معلوم ہونا چاہیے کہ جس کی زیارت کی جائے اس پر اپنے زیارت کرنے والے کا اکرام واحترام لازم ہوتا ہے۔ دوسری روایت میں وارد ہے کہ ان لوگوں کو بروز قیامت چمکتے ہوئے نور کی بشارت دو جو رات کی تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف جاتے ہیں۔

(۵۵) شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں باسناد خود بروایت عمرو بن ابی المقدام امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

قال کان فیما اوحی اللہ الی موسیٰ من زنیٰ زنی بہ ولو فی العقب من بعدہ یا موسیٰ! عف یعف اھلک یا موسیٰ! ان اردت ان یکثر خیر اھلبیتک فایاک والزنا یا بن عمران کماتدین تدان......

قال و ان اللہ تعالیٰ اوحی الی موسیٰؑ ان لاتقتل السامری فانہ سخی قال وقال الصادق علیہ السلام لما حج موسیٰؑ نزل علیہ جبرئیل فقال موسیٰ! یا جبرئیل ماجزاء من حج ھذاالبیت بلانیۃ صادقۃ و لانفقۃ طیبۃ فقال لا ادری حتی ارجع الی ربی فلما رجع قال اللہ تعالیٰ یا جبرئیل ماقال لک موسیٰ وھو اعلم بما قال

فرمایا منجملہ اس وحی کے جو خداوندِ عالم نے جناب موسیٰؑ کو فرمائی ایک یہ تھی کہ اے موسیٰؑ! جو

Scanned by CamScanner

شخص زنا کرتا ہے (اس کی عورتوں سے بھی) زنا کیا جاتا ہے اگرچہ اس کی بعد والی نسل میں ہو۔ اے موسیٰ تم عفت و پاکدامنی اختیار کرو تا کہ تمہارے اہل خانہ عفیف ہوں اے موسیٰ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے اہل خانہ کی خیر و برکت زیادہ ہو تو زنا کاری سے اجتناب کرو۔ اے فرزند عمران! جیسا سلوک تم لوگوں سے کرو گے ویسا ہی سلوک دوسرے لوگ تم سے کریں گے۔

(۵۶) نیز اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خداوندی عالم نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی کہ سامری کو (وہ جیسا کچھ بھی برا ہے) قتل نہ کرو کیونکہ وہ سخی[1] ہے۔ (۵۷) اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی گئی ہے فرمایا جب حضرت موسیٰ نے حج کیا تو جبرائیل امین ان کے پاس آئے۔ انہوں نے جبرائیل سے کہا جو شخص خالص نیت اور پاکیزہ مال کے بغیر حج کرے اس کی جزا کیا ہے؟ جبرائیل امین نے خدا تعالیٰ سے رجوع کیا تو خدا نے ارشاد فرمایا ان سے کہو کہ اس صورت میں اس کی جزاء یہ ہے کہ میں اسے

قال یارب قال لی یا جبرئیل مالمن حج هذا البیت بلا نیة صادقة ولا نفقته طیبة فقال الله ارجع الیه فقل له اهب له حقی وارضی علیه خلقی قال یا جبرئیل فمالمن حج هذا البیت بینة صادقة ونفقة طیبة قال فرجع الی الله فاوحی الله الیه قل له اجعله فی الرفیق الاعلیٰ مع النبین والصدیقین والشهداء و الصالحین وحسن اولئک رفیقا قال وقال ابو جعفر علیه السلام فی التور اله مکتوب من باع ارضا وماء ولم یضع ثمنة فی ارض وماء ذهب منه محقا ورواه الکلینی والشیخ کمامر...... وفی کتاب العلل عن ابیه عن...... قال اوحی الله الی موسیٰ! وعزت وجلالی لو ان النفس التی قتلت اقرت لی طرفة عین

---

[1] اس حدیث شریف سے صفت سخاوت کی اچھائی و عمدگی پر جو تیز روشنی پڑتی ہے وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے۔ یہاں تک کہ بعض روایات میں وارد ہے کہ "السخی حبیب اللہ" چونکہ ہر چیز کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اس کی ضد کے ملاحظہ سے ہوتا ہے تو سخاوت کی ضد بخل ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ ؎ بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر کیونکہ البخیل عدو اللہ۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

اپنا حق معاف کر دیتا ہوں اور اپنی مخلوق کو اس سے راضی کرتا ہوں (یہ سن کر) جناب موسیٰؑ نے کہا اے جبرائیلؑ جو شخص خالص نیت اور پاک و پاکیزہ مال سے حج کرے اس کی جزاء کیا ہے؟ امامؑ فرماتے ہیں کہ جبرائیلؑ نے رب جلیل کی طرف رجوع کیا ارشاد قدرت ہوا اس (موسیٰؑ) سے کہو کہ میں ایسے حاجی کو رفیق اعلیٰ میں نبیوں، صدیقوں شہیدوں اور نیکوکاروں کے ہمراہ جگہ عطا کرتا ہوں اور یہ بزرگوار بہترین رفیق اور بہترین ساتھی ہیں۔

(۵۸) اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا توراۃ میں لکھا ہے کہ جو شخص زمین یا پانی فروخت کرے اور ان کی قیمت کو زمین پر صرف نہ کرے تو وہ قیمت رائیگاں چلی جاتی ہے (یہ حدیث پہلے بھی بحوالہ کافی کلینی گزر چکی ہے۔ حدیث نمبر ۳۱۔ فراجع)

(۵۹) شیخ صدوق علیہ الرحمہ۔ کتاب علل الشرائع میں روایت کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی کی کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ جس شخص (قبطی) کو تم نے قتل کیا ہے اگر ایک لمحہ کے لیے بھی اس نے مجھے خالق و رازق تسلیم کیا ہوتا تو۔

الی لہا خالق ورازق لاذقتک طعم العذاب وانما عفوت عنک امیر ھالا نھالم تقرلی طرفة عین انی لہا خالق ورازق وعن الحسین یحییٰ...... قال حدثنا ابو جعفر احمد بن عبدالله بن. عن عبدالله بن سلام مولی رسبرل الله قال فی صحف موسیٰ علیه السلام یا عبادی انی لم اخلق الخلق لا ستکثر بهم من قلة ولا لانس بهم من وحشة ولا لاستعین بهم علی شی عجزت عنه ولا لجر منفعة ولا لدفع مضرة ولوان جمیع خلقی من اهل السموات والارض اجتمعوا علی طاعتی وعبادتی لایفترون عن ذالک لیلاولا نهارا مازا دفی ملکی شینا سبحانی و تعالیت ...... وعن محمد بن الحسن عن...... اسحاق

یقیناً میں تمہیں عذاب کا ذائقہ چکھاتا لیکن میں نے صرف اس لیے درگزر کیا کہ اس نے طرفۃ العین کے لیے بھی مجھے خالق و رازق تسلیم نہیں کیا تھا۔

Scanned by CamScanner

(٦٠) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود (پیغمبرؐ اسلام کے غلام) عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب موسیٰؑ کے صحیفوں میں لکھا ہے کہ اے میرے بندو۔ میں نے مخلوق کو اس لیے خلق نہیں کیا کہ اپنے تئیں زیادہ کروں، نہ اس لیے پیدا کیا ہے کہ اپنی وحشت وتنہائی کو انس سے تبدیل کروں، نہ اس لیے خلق کیا ہے کہ اپنی کمزوری پر ان سے مدد حاصل کروں۔ نہ جلب منفعت کے لیے اور نہ دفع مضرت کے لیے (میں وہ خدائے جلیل ہوں کہ اگر زمین وآسمان کی تمام مخلوق میری اطاعت وعبادت پر مجتمع ہو جائے اور بلا کسی قسم کی سہل انگیزی کے شب وروز برابر میری عبادت میں مشغول رہے۔ تب بھی اس سے میرے ملک میں ذرہ برابر اضافہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میں اس سے منزہ اور بلند تر ہوں۔

من عمار عن ابی عبدالله علیه السلام قال اوحی الله الی موسیٰ! تدری لم اصطفیتک لو حی و کلامی دون خلقی؟ قال لاعلم لی رب! فقال یا موسیٰ! انی اطلعت علی خلقی اطلاعة فلما جدفی خلقی اشد توا ضعالی منک فمن ثم خصصتک بوحی و کلامی دون خلقی قال و کان موسیٰ! اذاصلی لم ینفتل حتی یلصق خده الایمن بالارض والا یسر. وعن عبدالواحد ...... قال حد ثنی ابراهیم بن محمد الهمدانی قال قلت لابی الحسن الرضا علیه السلام لای علة غرق الله فرعون وقد آمن به قال لانه آمن عندروية الباس وهوغیرمقبول (الی ان قال) ولعلة اخری غرق الله فرعون وهی...... وهی انه استغاث بموسیٰ حین ادر که الغرق ولم یستغث بالله فاوحی الله الی موسیٰ! یا موسیٰ انک مااغثت

(٦١) بروایت اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمام مخلوق کو نظر انداز کر کے تمہیں اپنی کلیمی کے لیے کیوں منتخب کیا؟ رتا آخر روایت جو قبل ازیں نمبر ۱۴ میں گزر چکی ہے۔ (فراجع)

(٦٢) نیز شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن محمد ہمدانی سے روایت کرتے ہیں ان کا

Scanned by CamScanner

بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جب فرعون آخری وقت خدا پر ایمان لایا تھا تو خدا نے اسے کیوں غرق کیا؟ فرمایا (اس کی دو وجوہ تھیں) ایک اس لیے کہ وہ عذاب کو دیکھ کر ایمان لایا تھا اور اس وقت کا ایمان لانا قبول نہیں ہوتا دوسرا اس لیے کہ اس نے غرق ہوتے وقت خدا کی بارگاہ میں استغاثہ نہیں کیا تھا بلکہ (خدا کو چھوڑ کر) جناب موسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا خدائے جناب موسیٰ کو (عتاب کے انداز میں) خطاب کرتے ہوئے وحی کی کہ تو نے اس لیے فرعون کی فریادرسی نہ کی کہ تو نے اسے پیدا نہیں کیا تھا اگر وہ (اس حال میں) مجھ سے۔

ولو استغاث بی لا غثته ورواه فی عیون الاخبار بهذا السند. وعن ابی عبدالله محمد بن شاذان قال...... عن وهب بن منبة انه وجد فی التوراة صفة خلق آدمؑ. حین خلقه الله و ابتدع. قال الله تعالیٰ الی خلقت آدم ورکیت جسده من اربعه اشیا رجعلتها وراثةفی ولده تنمی فی اجسادهم وینمون علیها الی یوم القیامة ورکبت جسده حین خلقته من رطب ویابس وسخن وباردو ذلک انی جعلته من تراب وماء ثم جعلت فیه نفسا ورد حافیبوسة کل جسد من قبل التراب ورطوبة من قبل الماء وحرارته من قبل النفس

استغاثہ کرتا تو میں یقیناً اس کی فریادرسی[1] کرتا جناب شیخ نے اس روایت کو عیون الاخبار میں بھی اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(۶۳) نیز شیخ باسناد خود وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے تورات میں جناب آدمؑ کی بے مثال خلقت کی کیفیت یوں دیکھی ہے کہ خدا فرماتا ہے میں نے آدمؑ کو پیدا کیا

[1] کجا فرعون کی سرکشی اور کجا خالق کی یہ بندہ پروری؟ ع ناطقہ سربگریبان ہے کہ اسے کیا کہیے؟ اس حدیث قدسی سے یہ حقیقت بھی واضح و اشکار ہو جاتی ہے کہ جب انسان مشکلات و مصائب کے دلدل میں پھنس جائے تو داد و فریاد کس سے کرنی چاہیے؟ اور کس سے حل مشکلات کی درخواست کرنی چاہیے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء؟ بے شک سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کا وسیلہ اور واسطہ دیا جائے مگر چاہیے کہ خطاب رب الارباب کو کیا جائے اور اسی سے عرض مدعا کیا جائے۔ (منہ عفی عنہ)

اوران کے جسم کو چار چیزوں سے مرکب بنایا اور پھران چار چیزوں کو بطور وراثت ان کی اولاد میں رکھ دیا۔ اب قیامت تک یہ چیزیں ان میں بڑھتی رہیں گی اور اولاد آدم کی نشوونما ان پر ہوت رہے گی (وہ چار چیزیں) جن سے میں نے ان کے جسم کو مرکب کیا وہ یہ ہیں (۱) تر (۲) خشک (۳) گرم (۴) اور سرد اور یہ اسی طرح ہے کہ میں نے ان کو آب وگل سے پیدا کیا اور پھران میں نفس وروح کوودیعت کیا ہے۔

پس ہر جسم کی خشکی تو مٹی کی وجہ سے ہے اور رطوبت پانی کے باعث گرمی نفس کے سبب سے ہے۔

وبرودته من قبل الروح . ثم جعلت في الجسد بعد هذه الخلق الاربعة اربعة انواع وهن ملاک الجسد وقوامه باذني . لايقوم الجسد الابهن ولا تقوم منهن واحدة الا بالا خرى منها المرة السوداء والمرة الصفراء والدم والبلغم ثم اسكنت بعض هذا الخلق مسكن بعض فجعلت مسكن اليبوسة في المرة السوداء ومسكن الرطوبة في المرة الصفراء ومسكن الحرارة في الدم ومسكن البرودة في البلغم فايما جسد اعتدلت به هذه الا نواع الاربعة التي جعلتها ملاكه وقوامه وكانت كل واحدة منهن ربعالا تزيدولا تنقص كملت صحقه واعتدل بنيانه فان زاد منهن واحدة عليهن فقهر تهن ومالت بهن دخل

اورسردی روح کے ذریعہ سے پھر میں نے ان چار چیزوں کے بعد ہر جسم میں چار اور چیزیں (اخلاط اربعہ) پیدا کی ہیں جن پر میرے حکم کے مطابق ہر جسم کا انحصار ہے اور کوئی جسم ان کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا جس طرح کہ یہ ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتیں اور وہ چار اخلاط یہ ہیں (۱) سودا (۲) صفرا (۳) خون (۴) اور بلغم...... پھر میں نے ان سابقہ چار چیزوں میں سے بعض کو ان بعض (اخلاط اربعہ) میں ٹھہرایا ہے چنانچہ خشکی کو سودا میں تری کو صفراء میں گرمی کو خون میں اور سردی کو بلغم میں قرار دیا۔ پس جس جسم میں یہ اخلاط اربعہ حد اعتدال پر ہوں یعنی ہر خلط م احصہ ہو نہ اس سے کم اور نہ زیادہ وہ مکمل صحت مند ہوتا ہے اور اگر کوئی خلط مقدار میں زیادہ ہو جائے اور دوسرے اخلاط پر غالب آ جائے۔

علی البدن السقم من ناحیتها بقدر مازادت واذا کانت ناقصة تقل عنهن حتی تضعف عن طاقتهن و تعجز عن مقاومتهن وجعلت عقله فی دماغه وسره فی کلیته وغضبه فی کبده وصرامته فی قلبه ورعبه فی ریته وضحکه فی طحاله وفرحه وحزنه وفی وجهه وجعلت فیه ثلثماة وستین امفصلا......

وفی کتاب عیون الاخبار قال حدثنا ابو الحسن...... عن الرضاً عن آبائه عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال ان موسیٰ سال ربه فقال رب اجعلنی من امتة محمد فاوحی الله الیه یا موسیٰ انک لاتصل

توبدن امراض کی آماجگاہ بن جاتا ہے اسی طرح جب کوئی غلط اصلی مقدار سے کم ہوجائے (تواس سے بھی جسم حداعتدال سے خارج ہوجاتا ہے اوراس پر ضعف وکمزوری غالب آجاتی ہے)...... (سابقہ ترکیب کی تفصیل یہ ہے کہ) میں نے انسانی عقل کو دماغ میں اس کے راز کو گردہ میں غصہ کو جگر میں حدت کو دل میں رعب کو پتہ میں ہنسی کو تلی میں اور شادی وغمی کو چہرہ میں قرار دیا ہے اور میں نے (ہر جسم میں) تین سو ساٹھ جوڑ بنائے ہیں (۶۴) شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی کتاب عیون الاخبار میں باسناد خود حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جناب موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کہ یا اللہ! مجھے (آخری نبیؐ) محمد کی امت میں سے قرار دے۔ خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ تم ان (کے زمانہ) تک نہیں پہنچ سکو گے۔

الی ذلک! وبهذا الاسناد قال ان موسیٰ سئل ربه فقال یا رب ابعید انت منی فانا دیک ام قریب فانا جیک فاوحی الله! الیه یا موسیٰ! انا جلیس من ذکرنی وبهذا الا سناد ان موسیٰ سئل ربه فقال یا رب ان اخی هارون مات فاغفر له فاوحی الله الیه یا موسیٰ! لو سالتنی فی الاولین والاخرین لا جبتک ماخلاقاتل الحسین بن علی فانی انتقم له من قاتله...... وفی کتاب معانی

الاخبار بالسند السابق فی باب ابراهیمؑ عن ابی ذرؓ عن رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فی حدیث طویل قال قلت له یا رسول الله! فما کانت صحف موسیٰؑ ؟ قال کانت عبرا کلها عجبت لمن ایتن بالموت لم یفرح ولمن ایقن بالنار لم یضحک ولمن یری

(یعنی براہ راست ان کے امتی نہیں بن سکتے گو بالواسطہ اور معنوی طور پر ان کے امتی ہو کما تقدم...... حدیث نمبر ۴۸)

(۶۵) اسی کتاب میں انہی حضرت سے مروی ہے فرمایا جناب موسیٰؑ نے پروردگار سے سوال کیا آیا تو دور ہے تا کہ تجھے باآواز بلند پکاروں۔ الخ یہ بعینہ وہی حدیث ہے جو قبل ازیں کم از کم دوبار گزر چکی ہے فراجع نمبر ۴ وغیرہ (۶۶) اسی کتاب میں اسی اسناد سے مروی ہے فرمایا کہ (جب جناب ہارون کا انتقال ہوا تو) حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں استدعا کی۔ یا اللہ! میرے بھائی ہارونؑ وفات پا گئے ہیں ان کی مغفرت فرما۔ ارشاد قدرت ہوا اے موسیٰؑ ! اگر تم تمام اولین وآخرین کی مغفرت کا سوال کرو۔ تو میں سب کو بخش دوں گا۔ سوائے حسینؑ بن علیؑ کے قاتل کے کہ میں (دنیا وآخرت میں) اس سے انتقام لے کے رہوں گا۔

(۶۷) شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب معانی الاخبار میں باسناد خود جناب ابوذرؓ سے اور انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے حدیث طویل ہے اس کا ضروری حصہ یہ ہے کہ ابوذرؓ نے آنحضرت سے دریافت کیا یا رسولؐ اللہ! موسیٰؑ کے صحیفوں میں کیا تھا؟ فرمایا سب عبرت آموز کلمات تھے جیسے یہ کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے موت کا یقین ہے وہ کیونکر خوش ہوتا ہے؟ اور جس کو دوزخ کا یقین ہے وہ کس طرح ہنستا ہے؟ جو شخص دنیا اور اس کے انقلاب کو دیکھتا ہے۔

الدنیا وتقلبها لم یطمئن الیها ولمن ایقن بالموت لم ینصب ولمن ایقن بالحساب لم لایعمل ، الحدیث محمد بن الحسن الطوسی فی التهذیب......

Scanned by CamScanner

عن سليمان بن خالد عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان موسیٰ قال یا رب
تمر بی حالات استحی ان اذکر کسفیها فقال یا موسیٰ ذکری حسن علی کل
حال...... الحسن بن محمد الطوسی فی مجاله عن...... عن جمیل بن دراج عن
ابی عبدالله علیه السلام قال اوحی الله تعالٰی الیٰ موسیٰ یا موسیٰ ! اتدری لم
انتنجتک من خلقی. واصعلفیننک لکلامی؟ قال لا یارب!فقال انی اطلعت
الی الارض فلم اجد علیها احدا اشد تواضعالی منک! فخر موسیٰ ساجدا و
عفر خدیه فی التراب تذللا لله عزوجل فاوحی الله الیه یا موسیٰ ! ارفع

وہ کس طرح اس پر اعتماد کرتا ہے......؟ جس کو مرنے کا یقین ہے وہ کیوں کر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے اور جس کو حساب و کتاب کا یقین ہے وہ عمل کیوں نہیں کرتا ہے؟؟

(۶۸) جناب شیخ طوسی تہذیب الاحکام میں باسناد خود امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں فرمایا جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ! میں کبھی ایسے حالات سے گزرتا ہوں الخ (یہ وہی روایت ہے جو اسی بات میں نمبر ۲۵ وغیرہ پر گزر چکی ہے)

(۶۹) شیخ طوسیؒ کے فرزند شیخ حسن اپنی کتاب مجالس میں باسناد خود حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں اپنی وحی اور ہم کلامی کے لیے کیوں منتخب کیا ہے؟ (ابتدائی حصہ وہی ہے جو اسی بات میں حدیث نمبر ۱۶ و حدیث نمبر ۶۰ میں گزر چکا ہے البتہ اس کا تتمہ نیا ہے) کہ جناب موسیٰؑ ہمکلامی کی وجہ سن کر سجدہ خالق میں جھک گئے اور اپنے دونوں رخساروں کو خاک پر رگڑا تو خدا نے فرمایا کہ سجدہ سے سر بلند کرو۔

راسک وامر یدک علی موضع سجودک وامسح بهاو جهک وما نالته من
بدنک فانه شفاء من کل سقم وداء وآفة وعاهة...... وعن ابیه عن...... رفاعة
بن موسیٰ عن ابی عبدالله علیه السلام قال اربع فی التوراة والی جنبهن اربع

من اصبح على الدنيا حزين فقدا صبح على ربه ساخطا ومن اصبح يشكو مصيبة نزلت به فانما يشكو ربه من اتى غنيا فتضعضع له ليصيب من دنيا ذهب ثلثا دينه ومن دخل النار ممن قراء القرآن فانما كان ممن يتخا آيات الله هزواوالا ربع الى جنبهن كما تدين تدان ومن ملك استاثر ومن لم يتشر يندم. والفقر هو الموت الاكبر. وعن ابيه قال...... حدثنا على بن

اور جائے سجدہ پر ہاتھ پھیر کر اپنے منہ اور جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے۔ بدن پر ملو کہ یہ ہر قسم کی بیماری اور ہر آفت وعاہت سے باعث شفا ہے۔

(۷۰) نیز اسی کتاب مجالس میں باسناد خود بروایت رفاعہ بن موسیٰ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا تورات میں چار کلمے موجود ہیں اور ان کے پہلو میں چار کلمے اور ہیں (وہ اصل چار کلمے یہ ہیں) (۱) جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ دنیا کے متعلق غمناک ہو وہ دراصل اپنے خدا پر ناراض ہے (۲) جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ خود پر نازل شدہ مصیبت کا شکوہ کناں ہو وہ درحقیقت اپنے پروردگار کا شاکی ہے (۳) جو شخص کسی مالدار کے پاس جائے اور اس کی دولت کے لالچ میں اس کے سامنے عاجزی وانکساری ظاہر کرے اس کے دین کے دو حصے ضائع ہو جاتے ہیں (۴) اگر کوئی قاری قرآن دوزخ میں جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے آیات الٰہیہ کا تمسخر اڑایا ہے (اور ان پر عمل نہیں کیا) اور وہ چار کلمے جو ان کے پہلو میں ہیں وہ یہ ہیں (۱) جیسی جزا تم دو گے ویسی ہی تمہیں دی جائے گی (۲) جو بادشاہ ہوتا ہے وہ خود پسند ہوتا ہے کسی کی شرکت گوارا نہیں کرتا (۳) جو (دانشمندوں سے) مشورہ نہیں کرتا وہ پشیمان ہوتا ہے (۴) فقر وفاقہ موت اکبر ہے۔

موسیٰ الرضاؑ عن ابیه عن...... امیر المومنین علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اوحی الله الیٰ نجیه موسیٰؑ یا موسیٰ ! اجنی و جبنی الی خلقی قال هذا احبک فکیف احببک الی خلقک؟ اذکر لهم

آلائی و نعمانی علیهم و بلائی عندهم فانهم لاینکرون اذلایعرنون منی الاکل خیر ...... علی بن ابراهیم بن هاشم فی تفسیره عن ابی عبدالله علیه السلام قال لما کلم الله موسیٰ و انزل علیه الالواح رجع موسیٰؑ الی بنی اسرائیل فصعد المنبر فاخبرهم ان الله کلمه وانزل علیه التوراة ثم قال فی لفسه ماخلق الله خلقا اعلم منی فاوحی الله الی جبرائیل

(۷۱) نیز موصوف کتاب مذکور میں باسناد خود جناب امام رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے جناب امیر علیہ السلام اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں فرمایا خدا نے اپنے کلیم موسیٰؑ بن عمران کو وحی فرمائی کہ تم خود بھی مجھ سے محبت کرو اور لوگوں کو بھی میرا محب (اور مجھے ان کا محبوب) بناؤ عرض کیا میں تجھ سے محبت کروں بجا! مگر میں تجھے لوگوں کا محبوب کس طرح بناؤں؟ ارشاد ہوا انہیں میرے انعامات و احسانات یاد دلاؤ۔ وہ (ان کا) انکار نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہ میرے بارے میں ہر قسم کی خیر و خوبی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔[1]

(۷۲) شیخ علی بن ابراہیم قمی اپنی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب (کوہ طور پر) خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور ان پر تورات نازل کی اور آپ نے بنی اسرائیل کے پاس واپس آ کر اور منبر پر تشریف لے جا کر ان کو تمام ماجرا بتایا تو دل ہی دل میں یہ خیال کیا کہ (شاید) خدا نے مجھ سے بڑا عالم پیدا نہیں کیا۔ خدا نے جبرائیلؑ کو وحی کی۔

ادرک موسیٰ فقد هلک واعلمه عند ملتقی البحرین عند الصخرة الکبیرة رجلا اعلم منک فصر الیه وتعلم من علمه فنزل جبرئیل علی موسیٰؑ فاخبره

[1] خلاصہ یہ کہ جب ان کو یقین ہو جائے گا کہ خدا ان کا سب سے بڑا محسن و منعم ہے تو وہ ضرور اس سے محبت کریں گے کیونکہ محسن سے محبت کرنا ایک ایسا فطری جذبہ ہے جو خالق فطرت نے نہ صرف انسان بلکہ ہر حیوان کی فطرت میں بھی رکھ دیا ہے اور یہ بات عیاں را چہ بیاں کی مصداق ہے۔ (منہ عفی عنہ)

بذلک وذکر الحدیث......

وفی تفسیر العسکری ؑ قال اماعلمت ماقال اللہ لموسیٰ علیہ السلام قیل وما قال اللہ تع؟ قال قال اللہ تعالیٰ لموسیٰ ؑ یا موسیٰ! تدری مابلغت من رحمتی ایاک ؟ فقال موسیٰ انت ارحم بی من امی ! قال اللہ ! یا موسیٰ! انما رحمتک امک بفضل رحمتی انا الذی رفقتھا علیک و طیبت قلبھا لترک طیب وسنھا لتربیتک ولولم افعل ذلک بھا اذا لکانت وسائر النساء سواء یا موسیٰ! اتدری ان عبدامن

کہ موسیٰؑ کے پاس جاؤ اوران کی جا کر خبرلو کہ وہ ہلاک ہوا چاہتے ہیں! اور انہیں بتاؤ کہ دو سمندروں کی نکڑ پر بڑے پتھر کے پاس (ہمارا) ایک بندہ موجود ہے جوتم سے بڑا عالم ہے اس کے پاس جاؤ اوران سے علم حاصل کرو۔ چنانچہ جبرائیلؑ ان کے پاس گئے اوران کو جا کر خداوند قدوس کا پیغام پہنچایا (اور پھر وہ واقعہ پیش آیا جس کا تذکرہ قرآن مجید کے پندرویں یا سولہویں پارہ میں تفصیل سے مذکور ہے کہ پہلے تو اس عالم نے ان کو اپنا شاگرد بنانے سے انکار کردیا اور جب بصد مشکل ان کو آمادہ کیا تو بالآخر انہوں نے ان کو اپنی شاگردی سے خارج کردیا۔)

(۷۳) تفسیر (منسوب بہ) حضرت امام حسن عسکریؑ میں ہے کہ امام نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ خدائے رحمٰن نے جناب موسیٰ علیہ السلام سے کیا فرمایا؟ عرض کیا گیا کیا کہا......؟ فرمایا خدا نے جناب موسیٰؑ سے کہا اے موسیٰؑ! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے حال پر میرا رحم وکرم کس قدر ہے؟ عرض کیا یا اللہ! تو مجھ پر میری ماں سے بھی بڑھ کر مہربان ہے ارشاد ہوا اے موسیٰؑ! اگر تمہاری ماں تم پر رحم کرتی ہے تو یہ بھی میرے ہی رحم وکرم کا ثمرہ ہے۔ کیونکہ میں نے ہی تیری ماں کو تجھ پر مہربان کیا ہے اوراس کے دل کو آمادہ کیا ہے کہ وہ تیری تربیت اور تیرے آرام کی خاطر اپنی خوشگوار نیند بھی ترک کردیتی ہے۔ اگر میں (اپنی قدرت کاملہ سے) ایسا نہ کرتا تو تیری ماں اور ایک عام عورت میں کوئی فرق نہ ہوتا (لہٰذا ماں کے رحم کو میرے رحم وکرم سے کیا نسبت) اے موسیٰؑ

Scanned by CamScanner

! کیاتم جانتے ہو کہ (کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ) میرے ایک بندہ کے۔

عبادی تکون له ذنوب و خطایا حتی تبلغ اعناق السماء فاغفرهاله ولا ابالی قال یا رب! کیف لا تبالی ؟ قال لخصلة شریفة تکون فی عبدی اجهالحب الفقراء المومنین یتعاهد هم ویساوی نفسه بهم ولا یتکبر علیهم فاذافعل ذلک عفرت له ذنونه ولاابالی . یا موسیٰؑ! ان الفخررواِئی والکبریاء ازاری من نازعنی فی شی منهما عذبته بناری . یا موسیٰ! ان من عظام جلالی اکرام العبد الذی اتلہ حظامن الدنیا عبداًمن عبادی مؤمنا قصرت یده فی الدنیا فان تکبر علیه فقداستخف بجلالی.وروی الثقه الجلیل ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد البرقی فی کتاب المحاسن عن...... عن عبدالله بن میمون القداح عن ابی

گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جاتے ہیں مگر میں وہ سب گناہ معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا عرض کیا یا اللہ! ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ارشاد ہوا ایک عمدہ خصلت کی وجہ سے جو میرے اس گنہگار بندے میں پائی جاتی ہے؟ جسے میں پسند کرتا ہوں؟ اور وہ یہ ہے کہ وہ میرے غریب و نادار مومن بندوں سے محبت کرتا ہے۔ ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اپنے تئیں ان کے برابر سمجھتا ہے اور ان پر اپنی بڑائی و کبرائی ظاہر نہیں کرتا۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو میں اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

اے موسیٰؑ ! فخر و ناز میری اوپر وال چادر اور تکبر و بڑائی میری نیچے والی چادر ہے جو شخص مجھ سے یہ چادر چھیننے کی کوشش کرتا ہے (تکبر کرتا ہے) میں اسے آتش جہنم میں معذب کرتا ہوں...... اے موسیٰؑ ! یہ چیز میری تعظیم و تکریم میں داخل ہے کہ میرا ایک دنیادار بندہ میرے ایک غریب و نادار مومن بندے کا اکرام و احترام کرے اور اگر اس مالدار نے اس نادار بندہ مومن پر تکبر کیا تو میرے جلال (و جمال) کو سبک جاننے کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

(۴۷) ثقہ جلیل برقی اپنی کتاب محاسن میں باسناد خود بروایت عبداللہ بن میمون حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے جد امجد

عبدالله علیه السلام عن جده علی بن الحسینؑ قال قال موسیٰ! یا رب! من اهلک الذین تظلهم فی ظل مرشک یوم لاظلم الاظلک؟ قال یا موسیٰ الطاهرة قلوبهم والبرئیة ایدیهم الذین یذکرون جلالی ذکر آبائهم الذین یکتفون بطاعتی کمایکتفی الولدالصغیر باللبن الذین یاوون الی مساجدی کما تاؤی النسورانی او کارها الذین یغضبون لمحارمی اذا استحلت مثل النمراذا احرد، وعن بعض اصحابنا عن ابن مسکان عن ابی عبدالله علیه السلام عن ابیه عن علی بن الحسین قال مرموسیٰ؟ برجل وهورافع یده یدعوفغاب فی حاجته سبعة ایام ثم رجع الیه وهورافع یده الی السماء یدعو. فقال یا رب! هذا عبدک رافع یدیه الیک یسئلک حاجة

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا یا اللہ! تیرے وہ اہل بندے کون ہیں جن کو تو اس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا جس دن تیرے سایہ عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا؟ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ! یہ وہ ہیں (۱) جن کے دل (بدخلقی سے) پاک اور (۲) ہاتھ (لوگوں پر ظلم کرنے سے) بری ہیں (۳) میرے جلال کو اس طرح یاد کرتے ہیں جس طرح اپنے آباؤ اجداد کو یاد کرتے ہیں (۴) میری اطاعت پر اس طرح اکتفا کرتے ہیں جس طرح طفل شیر خوار دودھ پر اکتفا کرتا ہے (۵) میری مسجدوں میں اس طرح پناہ لیتے ہیں جس طرح شاہین اپنے آشیانہ میں پناہ لیتی ہے (۶) اور جب میرے حرام کردہ امور کو حلال سمجھا جائے تو غضب ناک چیتے کی طرح غضب ناک ہو جاتے ہیں (یہ اللہ کے وہ اہل بندے ہیں جن کو وہ بروز حشر اپنے سایہ عرش میں جگہ دے گا۔ (اللهم اجعلنا منهم)

(۷۵) نیز شیخ برقی نے سابقہ سلسلہ سند سے انہی حضرت سے روایت کی ہے۔ فرمایا حضرت موسیٰؑ! ایک آدمی کے پاس سے گزرے کہ وہ ہاتھ بلند کر کے دعا کر رہا تھا پھر وہ اپنے کسی کام

Scanned by CamScanner

کے سلسلہ میں کہیں چلے گئے جب پورے ایک ہفتہ کے بعد واپس لوٹے تو دیکھا وہ آدمی بدستور ہاتھ بلند کیے دعا و پکار میں مشغول ہے اور اپنی حاجت برآری و مغفرت گناہ کا سوال کر رہا ہے۔ جناب موسیٰ نے یہ ماجرا دیکھ کر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ! ایک ہفتہ سے تیرا بندہ تجھے اپنی حاجت برآری اور بخشش گناہ کے لیے پکار رہا ہے۔

ویسئلک المغفرة منذ سبعة ایام لاتستجیب له قال فاوحی الله الیه یا موسیٰ ! لو دعانی حتی تسقط بداہ اوینقطع لسانه لم استجب له حتی باتینی من الباب الذی امرته قال ونی روایة ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال اوحی الله الی موسیٰ علیه السلام لاتزن فاحجه بک عنک نوروجهی و تغلق ابواب السموات دون دعائک وعن محمد بن سنان...... عن عبدالله بن الولید الرصافی عن ابی جعفر علیه السلام فقال ان فیمانا جی الله به موسیٰ ان قال یا رب هذا السامری

لیکن تو اس کی دعا قبول نہیں کر رہا۔ آخر کیوں؟ ارشاد ہوا اے موسیٰ ! اگر یہ اس قدر مجھے پکارے کہ اس کے دونوں ہاتھ گر جائیں یا اس کی زبان قطع ہو جائے تب بھی میں اس کی دعا اس وقت تک ہرگز قبول نہیں کروں گا جب تک میرے پاس اس دروازے سے نہ آئے جس کا میں نے اسے حکم دیا[1] ہے۔

(۷۶) نیز اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی زنانہ کرو۔ ورنہ میں اپنی ذات کے نور کو تم سے پوشیدہ کر دوں گا اور تمہاری دعا و پکار کے وقت آسمان کے دروازے بند کر دیے جائیں گے۔

---

[1] حسب ظاہر تو اس سے نبی اور اس کے وصی کی معرفت اور پھر ان کے وسیلہ سے خدا تک رسائی حاصل کرنا مراد ہے جسے اسلامی اصطلاح میں "وسیلہ" کہا جاتا ہے یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے گناہ ترک کر کے نیکی بجالانا مراد ہو جیسا کہ یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد خود ساختہ طریقہ عبادت ترک کر کے شریعت کے بیان کردہ طریقہ کے مطابق عبادت بجالانا اور دعا و پکار کرنا ہو۔ ان سب احتمالات کے احادیث میں شواہد موجود ہیں۔ واللہ العالم فتدبر (منہ عفی عنہ)

(۷۷) نیز اسی کتاب میں انہی حضرت سے مروی ہے فرمایا جناب موسیٰؑ نے خدا سے مناجات کرتے ہوئے عرض کیا یا اللہ یہ گوسالہ (بچھڑا) تو سامری نے بنایا تھا۔

صنع العجل الخوار من صنعه ؟ فاوحی الله اليه تلک من فتنتی فلا تفحص عنها. وعن بعض اصحابنا عن...... يعقوب بن يحيیٰ بن المشاور عن ابيه عن ابی عبدالله عليه السلام قال قال موسیٰ يا رب ! ای الاعمال افضل عندک؟ قال حب الاطفال فانی فطر تهم علی توحيدی ! فان امتهم ادخلتهم برحمتی جنتی. وعن بعضهم يرفعه عن ابی عبدالله عليه السلام . ان قوما عن بنی اسرائيل اصابهم البياض فشكوا ذلک الی موسیٰ عليه السلام فاوحی الله اليه مرهم فليا كلوالحم البقر بالسلق . وعن السحن بن علی بن فضال عن...... محمد بن قيس الاسدی عن ابی جعفر عليه السلام قال ان بنی اسرائيل شكوا الی موسیٰ

مگر اس کے اندر جو آواز پیدا ہوئی تھی کیا وہ بھی سامری کی پیدا کردہ تھی؟ ارشاد ہوا۔ یہ میری آزمائش ہے اس کے متعلق زیادہ جستجو نہ کرو۔

(۷۸) نیز اسی کتاب میں باسناد خود امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا حضرت موسیٰؑ نے سوال کیا یا اللہ! تیرے نزدیک افضل الاعمال کیا ہے؟ فرمایا اطفال خوردسال سے محبت کرنا کیونکہ میں نے ان کو توحید پر پیدا کیا (کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام) اور اگر ان میں سے کسی کو موت دے دوں تو اپنے فضل و کرم سے اسے جنت میں داخل کرتا ہوں۔

(۷۹) اسی کتاب میں مرفوعاً انہی حضرت سے مروی ہے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو برص (پھلبہری) کا عارضہ لاحق ہو گیا انہوں نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں اس کی شکایت کی۔ خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ ان سے کہو کہ گائے کا گوشت پانی میں جوش دے کر کھائیں۔

(۸۰) اس حدیث کا (جو امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے) مطلب بھی بعینہ وہی ہے جو

Scanned by CamScanner

سابقہ حدیث شریف کا ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔

ایلقون من البیاض ! فشکی ذلک الی اللہ تعالیٰ. فاوحی اللہ الیہ مرھم باکل لحم البقر بالسلق...... وعن بعض من رواہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوحی اللہ الی موسیٰؑ ! ایدا بالملح واختم بالملحفان فی الملح دواء من سبعین داء اھونھا الجنون والجذام و البرص ووجع الحلق والاضراس ووجع ابطن. وعن ابیہ عن...... ابی بحارود عن ابی جعفر علیہ السلام قال فی التوراۃ اربعۃ اسطر من لایستشرینلم رانفقر الموت الاکبر کماتدین تدان من استاثر ...... وروی الشیخ الورع...... ابن فھد فی کتاب عدۃ الداعی ان اللہ تعالیٰ اوحی الی موسیٰ یا موسیٰ التفقیر من

(۸۱) نیز اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ (طعام کی) ابتداء بھی نمک سے کرو اور اختتام بھی نمک پر کیونکہ نمک میں ایسی ستر بیماریوں کی شفاء ہے جن میں سے کمترین بیماری دیوانگی، کوڑھ، پھلبہری، حلق، دانتوں اور پیٹ کا درد ہے۔

(۸۲) نیز اسی کتاب میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا تورات میں چار سطریں مذکور ہیں جو مشورہ نہیں کرتا الخ...... یہ وہی حدیث ہے جو نمبر ۶۹ پر گزر چکی ہے (فراجع)

(۸۳) شیخ مقدس ابن فہد حلی اپنی کتاب عدۃ الداعی میں روایت کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی...... اے موسیٰؑ فقیر و نادار وہ ہے۔

لیس لہ مثلی کفیل والمریض من لیس لہ مثلی طبیب و الغریب من لیس لہ مثلی مونس ویروی حبیب...... یاموسیٰ ! ارض بکسرۃ من شعور تسد بھا جو عتک وخرقۃ نوری بھا عورتک ، واصبر علی المصائب واذارایت الدنیا مقبلۃ

عليك فقل انالله وانا اليه راجعون ذنب عجلت عقوبته في الدنيا واذا رأيت الدنيا مدبره عنك فقل مرحبا بشعار الصالحين. يا موسىٰ ! لا تعجبن بما اوتى فرعون وما متع به فانما هو زينة الحيوة الدنيا قال واوحي الله اليه . يا موسىٰ ! ادعني على لسان لم تعصني به قال رب واني لي بذلك؟ قال ادعني على لسان غيرك. قال وفي الحديث القدسي سلني كلما تحتاج اليه حتى

جس کا مجھ جیسا کفیل نہ ہو۔ مریض وہ ہے جس کا مجھ جیسا طبیب نہ ہو اور اجنبی وہ ہے جس کا مجھ جیسا مونس یا بروایتے حبیب نہ ہو...... اے موسیٰ ! نان جوینہ کے ٹکڑے پر قناعت کرو جس سے اپنی بھوک دور کر سکو اور کپڑے کے کہنہ ٹکڑے پر اکتفا کرو۔ جس سے اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ سکو اور مصائب وشدائد پر صبر کرو اور جب دنیا کو آتا دیکھو تو کسی گناہ کی سزا سمجھو اور جب فقر کو آتا دیکھو تو اس کا خیر مقدم کرو......

اے موسیٰ! فرعون کو جو کچھ مال ومتاع دیا گیا ہے اور جس زیب وزینت سے اسے متمتع کیا گیا ہے اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ یہ صرف (چندروزہ) زندگانی دنیا کی زینت ہے۔

(۸۴) نیز اسی کتاب میں مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی کہ مجھے اس زبان سے پکارو جس سے تم نے کبھی میری نافرمانی نہ کی ہو۔ عرض کیا ایسی زبان کہاں سے لاؤں؟ ارشاد ہوا کسی دوسرے شخص سے اپنے لیے دعا کراؤ (کہ ایسی دعا جلد قبول ہوتی ہے)

(۸۵) کتاب مذکور میں لکھا ہے کہ حدیث قدسی میں وارد ہے اے موسیٰ ! جس (بڑی یا چھوٹی) چیز کی ضرورت ہو وہ مجھ سے طلب کرو۔

علف شاتك وملح عجينك ! قال وروى ان الله سبحانه حين ارسل موسىٰ الى فرعون قال نه تو عده و اخبره اني الى العفوو المغفرة اسرع من الى الغضب و انعتوبة. وروى ان فرعون استغاث بموسىٰ ولم يستغث بالله فاوحى الله اليه يا موسىٰ! لم تستغث فرعون لانك لم تخلقه ولو استغاث بي لا

غنتـه...... (عن كعب الاسب رقال مكتوب فی التوراة یا موسیٰ ! من اجنبی لم ینسنی ومن رجی معروفی الح فی مسالتی یا موسیٰ! انی لست بغافل عن خلقی ولکنی احب ان تسمع ملائکتی ضجیج

اگر چہ بکری کا چارہ یا آٹے کا نمک ہی کیوں[1] نہ ہو (۸۶) شیخ ابن فہد فرماتے ہیں کہ مروی ہے جناب خداوند عالم نے باب موسیٰ کو (تبلیغ کے لیے فرعون کے پاس بھیجا تو ان سے فرمایا کہ اسے، میرے عذاب سے) ڈرانا اور یہ بھی بتانا کہ میں یہ نسبت قہر وسزا کے عفو وعطا کی طرف زیادہ جلدی کرتا ہوں۔

(۸۷) نیز روایت کی ہے کہ فرعون نے ڈوبتے ہوئے جناب موسیٰ سے استغاثہ کیا۔ الخ (وہی مطلب ہے جو حدیث نمبر۶۱ کا ہے (فراجع) (۸۸) نیز اسی کتاب میں کعب الاخبار سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ اے موسیٰ ! جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ مجھے کبھی فراموش نہیں کرتا اور جو شخص میرے احسان کی امید رکھتا ہے وہ مجھ سے سوال کرنے میں الحاج واصرار کرتا ہے اے موسیٰ اگر چہ میں اپنی مخلوق سے غافل نہیں ہوں (ع ظاہر ہے مجھ پہ حال تیرا سب کہے بغیر اور بغیر طلب دے بھی سکتا ہوں) مگر میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرے فرشتے۔ بندوں کی دعا و پکار کا شور سنیں۔

الدعاء من عبادی وتری حفظتی تقرب بنی آدم بما انا مقوبهم علیه ومسبه لهم یا موسیٰ! قل لبنی اسرائیل لاتبطرنکم النعممة فیعا ملکم السلب ولا تغفلو اعن الشکر فیقار عکم الزل والحوا فی الدعا تشملکم الرحمة بالا جابة وتهنینکم العافیة

[1] اسی کتاب عدۃ الداعی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس چھوٹی یا بڑی چیز کی ضرورت ہو وہ خدا سے طلب کرو اور ہر حاجت برآری کا مرکز خدا کی ذات کو سمجھو۔ جب خدا نے تمہارے دل ودماغ کو تمہاری زبان کے موافق پالیا۔ (کہ جو کچھ اس سے طلب کر رہے ہو۔ صرف اسی کو ہی اس کا عطا کنندہ جانتے ہو) تو جو کچھ طلب کرو گے پاؤ گے...... لیکن اگر زبان سے خدا کو پکارا جائے اور دل میں امیدیں کسی اور سے وابستہ کی جائیں۔ تو یہ دوغلی روش خدا کو پسند نہیں ہے۔

[2] بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی۔ مجھے بتا تو سہی اور آزری کیا ہے؟ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

قال وروی انه لما بعث الله موسیٰ وهارون الی فرعون قال لهما لایروعکما لباسه فان ناصیته بیدی ولا یعجکما مامتع به من زهرة الدنیا وزینة المترفین فلو شئت زینتکما بزینة یعرف فرعون حین یراها ان مقداره یعجز عنها ولکنی ارغب بکما عن ذلک فازوی الدنیا عنکما وکذلک افعل باولیائی لازودهم عن نعیمها کمایزود الراعی عن موارد الهلکة وانی لا جنبهم سلوکها کما یجنب

اور میرے حافظان (اعمال) ملائکہ دیکھیں کہ بنی آدم کس طرح اس چیز (دعا وعبادت) کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنے کی کدوکاوش کر رہے ہیں جس کی قوت وطاقت دینے والا اور اسے (دارین کی کامیابی کا) سبب قرار دینے والا میں خود ہوں...... اے موسیٰؑ بنی اسرائیل سے کہہ دو میری نعمت انہیں تکبر کرنے پر آمادہ نہ کرے ورنہ وہ نعمت انسے سلب کر لی جائے گی اور میرا شکر ادا کرنے میں غفلت نہ کریں ورنہ ذلت ورسوائی ان کی لکدکوب کرے گی۔ دعا وپکار کرنے میں الحاح وزاری کریں تا کہ اجابت دعا کی وجہ سے میری رحمت ان کے شامل حال ہو اور عافیت گوارا ہو۔

(۸۹) نیز ابن فہدؒ روایت کرتے ہیں کہ جب خداوندِ عالم نے جناب موسیٰؑ و ہارونؑ کو فرعون کے پاس بھیجا تو ان سے فرمایا تمہیں تعجب میں نہ ڈالے (جو سراسر سراب ہے۔ آب نہیں ہے) اگر میں چاہتا تو تمہیں ایسی زیب وزینت سے مزین کرتا کہ فرعون بھی دیکھتا تو یقین کر لیتا کہ وہ بھی ایسی زینت سے عاجز ہے لیکن اسے تمہارے لیے پسند نہیں کرتا اور دنیا اور اس کی زیب و زینت کو تم سے دور رکھنا چاہتا ہوں (نہ صرف تم سے بلکہ) میں اپنے تمام دوست داروں سے یہی سلوک کرتا ہوں اور ان کو دینوی نعمتوں سے اس طرح دور رکھتا ہوں جس طرح ایک (ذمہ دار) چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کو ہلاکت کے مقام سے دور رکھتا ہے اور میں اپنے اولیاء کو دنیا کے راستہ سے چلنے سے اس طرح بچاتا ہوں جس طرح ایک مہربان چرواہا۔

الراعی الشفیق عنمه عن موارد الغرة وماذلک لهوا نهم علی اولکن

Scanned by CamScanner

ليستكملوا نصيبهم سالما موفراً. وانما يتزين لي اوليائي بالذل والخشوع والخوف الذي يبيت في قلوبهم فيظهر على اجساد هم فهو شعار هم ودثار هم الذي يستشعرون ونجاتهم التي بهايفوزون ودرجاتهم التي لها يأملون ومجدهم الذي به يفخرون وشيما هم التي بهايعرفون ياموسىٰ! فاخفض لهم جناحك والن لهم جانبك وذلل لهم قلبك ولسانك واعلم انه من اخاف لي وليا فقدار صدني بالمحار بة ثم انا الثائرلهم يوم القيامة قال وروي ان موسىٰ مربرجل وهو يبكي ثم رجع وهويبكي فقال انهي! عبدك يبكي من مخافتك! فقال يا موسىٰؑ!

اپنے گوسفندوں کو دھوکہ ونقصان کے مقام سے بچاتا ہے اور یہ اس لیے نہیں ہے کہ ان کا مقام میری نظر میں پست ہے۔ اور وہ ذلیل وخوار ہیں بلکہ اس لیے ہے کہ وہ (بروز قیامت) اپنے حصہ کو مکمل طریقہ پر حاصل کر سکیں۔ جو میرے اولیاء (دوست) ہیں وہ میرے لیے اپنے تئیں ذلت، خشوع اور اس خوف وخشیہ کے ساتھ زینت دیتے ہیں جو ان کے دلوں میں جاگزین ہے اور جس کا اثر ان کے بدنوں پر بھی ظاہر ہوتا ہے اور یہی (خوف وخشیہ) ان کا ظاہری وباطنی لباس ہے یہی ان کی نجات ہے جس سے ان کی کامیابی وابستہ ہے۔ یہی ان کا وہ درجہ ہے جس کے وہ امیدوار ہیں یہی ان کا وہ مجد وشرف ہے جس پر وہ فخر وناز کرتے ہیں اور یہی ان کی وہ خصوصی علامت ہے جس سے ان کی شناخت اور پہچان ہوتی ہے اے موسیٰؑ ایسے لوگوں کے لیے اپنے بازو کو جھکاؤ اپنے پہلو کو نرم کرو اور اپنے دل وزبان ک رام کرو۔ (الغرض ان سے یہ عجز وانکسار پیش آؤ) اور یادرکھو۔ جو شخص میرے کسی دوست کو ڈراتا دھمکاتا اور ہراساں کرتا ہے وہ درحقیقت میرے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے اور بروز قیامت میں ایسے لوگوں کے خون کا مطالبہ اور انتقام لینے والا ہوں گا۔

(۹۰) نیز جناب ابن فہد حلی بیان کرتے ہیں کو روایت میں وارد ہے کہ جناب موسیٰؑ ایک شخص

Scanned by CamScanner

کے پاس سے گزرے دیکھا کہ وہ (بارگاہ خداوندی میں) اگریہ وبکاء کررہا ہے (جب اپنے کام سے فارغ ہوکر) واپس لوٹے تو دیکھا وہ شخص بدستور رونے دھونے میں مشغول ہے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یا اللہ تیرا بندہ تیرے خوف وخشیہ سے برابر رورہا ہے (مگرتو اس کے حال زار پر رحم نہیں فرماتا) ارشاد ہوا اے موسیٰؑ !

لونزل دماعه مع دموع عينيه لم اغفرله وهويحب الدنيا قال وروى انه قال يوما يارب انى جائع فقال تعالىٰ انا اعلم بجوعك ! قال يا رب ! طعمنى قال الى ان اريد قال و فيما ارحى الى موسى ! يا موسىٰ! مار جوتنى ودعوتنى فانا سامع لك (((قال و فيما اوحى الى موسىٰ يا موسىٰ! عجل التوبة واخرالذنب وتان فى المكث بين يدى فى الصلوة ولا ترج غيرى واتخذنى جنة للشدائد و حصنا للمات الامور قال و فيما اوحى الله اليه يا موسىٰ؟ كن اذا دعوتنى خائفا مشفقا وجلا وعفروجهك فى التراب واسجدلى بمكارم بدنك و اقنت بين يدى فى انقيام وناجنى حيث تناجينى

اگر "روتے روتے" اس کا دماغ بھی پگھل کر اس کے آنسوؤں کے ساتھ بہہ جائے تب بھی میں اس کو نہیں بخشوں گا کیونکہ یہ دنیا سے [1] محبت کرتا ہے۔(۹۱) جناب موصوف بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک بار جناب موسیٰؑ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا یا اللہ! میں بھوکا ہوں ارشاد قدرت ہوا میں جانتا ہوں۔ عرض کیا یا اللہ! مجھے کھانا کھلا۔ فرمایا یہ میرے ارادہ پر منحصر ہے (جب چاہوں گا کھلاؤں گا) (۹۲) نیز فرماتے ہیں مروی ہے کہ خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی اے موسیٰؑ ! جب تک میرے (فضل وکرم کے) امیدوار ہو گے اور مجھے پکارتے رہو گے میں سنتا رہوں گا۔

[1] مخفی نہ رہے کہ آیات وروایات میں جس دنیا اور جس سے محبت کرنے کی بے پناہ مذمت کی گئی ہے اس سے مراد وہ دنیا ہے کہ جس کے کماتے وقت جائز و ناجائز کی حدود کا خیال نہ رکھا جائے اور جس کے خرچ کرتے وقت حلال وحرام کا لحاظ نہ کیا جائے۔ لیکن اگر اس کے کماتے وقت اور خرچ کرتے وقت ان حدود و قیود کو ملحوظ رکھا جائے اور مالی فرائض ادا کیے جائیں اور مقصد حلال کھانا اور بیوی بچوں کو حلال کھلانا ہو تو یہ دنیا عین دین ہے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(۹۳) نیز بیان کرتے ہیں روایت میں ہے کہ خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی اے موسیٰؑ! توبہ کرنے میں جلدی کرالخ (یہ بعینہ وہی حدیث ہے جو نمبرا کے ضمن میں مع ترجمہ گزر چکی ہے۔ فراجع)

(۹۴) نیز ابن فہد بیان کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ! جب بھی مجھے پکارو تو خائف وترساں یعنی باچشم گریاں و بادل بریاں پکارو۔ الخ وہی حدیث ہے جو ترجمہ کے ساتھ حدیث نمبرا کے ضمن میں گزر چکی ہے (فراجع)

بخشية من قلب وجل قال ونيما اوحى الى موسىٰ عليه السلام و ابک على نفسک مادمت فى الدنيا و تخوف العطب والمهالک ولا تخرنکه زينة الدنيا و زهرتهال قال وعن اميرالمومنين عليه السلام قال لما كلم الله موسىٰ! قال الٰهى فما جزاء من دمعت عيناه من خشيتک ؟ قال يا موسىٰ! اقى وجهه من حرالنارو امنه يوم الفزع الاكبر. قال وفيما اوحى الى موسىٰؑ! ادعنى بالقلب النقى واللسان الصادق. وعنالباقر عليه السلام قال اوحيا لله ال موسىٰ عليه السلام اتدرى لم اصطفيتک بكلامى دون خلقى؟ قال لايارب! قال يا موسىٰ! الى قلبت عبادى ظهر البطن فلم ارا ذل لى نفسامنک انک اذاصليت وضعت خدک على التراب . قال و فى رواية اخرى انى قلبت عبادى ظهراً. لبطن فلم اراذل لى نفسامنک فاحببت ان ارفعک من بين خلقى قال وروى

(۹۵) نیز یہی بزرگوار بیان کرتے ہیں کہ منجملہ اس وحی کے جو خدا نے جناب موسیٰؑ کی طرف فرمائی ایک یہ تھی اے موسیٰؑ! جب تک دنیا میں موجود رہو اپنے نفس پر گریہ کرو الخ (یہ وہی حدیث ہے جو ترجمہ کے ساتھ حدیث نمبرا کی طویل حدیث کے ضمن میں گزر چکی ہے۔ (فراجع)

(۹۶) یہی بزرگوار حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب خدا نے موسیٰؑ سے کلام فرمایا تو جناب موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ! جس شخص کی آنکھوں سے تیرے خوف وخشیہ کی وجہ

Scanned by CamScanner

سے آنسو نکل آئیں اس کی (((کیا ہے؟ الخ یہ وہی حدیث ہے جو نمبر ۱۴۱ پر باترجمہ گزر چکی ہے۔ فراجع۔

(۹۷) نیز فرماتے ہیں۔ خدا نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی کہ مجھے پاکیزہ دل اور سچی زبان سے پکارو (یہ حدیث نمبر ۱ پر طویل حدیث کے ضمن میں گزر چکی ہے۔ فراجع)

(۹۸) نیز بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ خدا نے جناب موسیٰ کو وحی فرمائی کیا تم جانتے ہو کہ میں نے دوسری مخلوق کو چھوڑ کر تمہیں اپنی کلیمی کے لیے کیوں منتخب کیا ہے۔ الخ (یہ وہی حدیث ہے جو قبل ازیں نمبر ۱۶، ۶۰، ۶۸ پر گزر چکی ہے۔ فراجع، ہاں اس کے ساتھ ایک تتمہ ہے کہ (میں نے چاہا کہ تمہیں اپنی مخلوق میں سے بلند کروں)

ان اللہ اوحی الی موسیٰ! ان اصعد الجبل لمنا جاتی. وكان هنالک جبال فتطاولت (((((کل واحد ان یکون هو المقصود الاجبلاً صغیراً احتقر بنفسه وقال انا اقل من ان يصعد نی بنی الله لمنا جاة رب العالمين فاوحی الله اليه ان اصعد ذلک الجبل فانه لایری لنفسه مکانا . قال وفیما اوحی الله الی موسیٰ! الق كفیک ذلا بین یدی کفعل العبد المستصرخ الى سيده فاذافعلت ذلک رحمت وانا اکرم القادرين يا موسیٰ! سلنی من فضل رحمتی فانها بيدی ولا يملكها احد غیری وانظر حین تسالنی کیف رغبتک فیما عندی لکل عامل جزاء ((قدیجزی الكفور بما يسعى

(۹۹) نیز موصوف فرماتے ہیں مروی ہے کہ خدا نے جناب موسیٰ کی طرف وحی فرمائی کہ میری مناجات کے لیے پہاڑ پر چڑھو اور وہاں بہت سے بلند و بالا پہاڑ موجود تھے۔ (جو یہ سن کر) اور بھی بلند ہو گئے اور ہر پہاڑ پر طمع کرنے لگا کہ وہی مقصود خدا ہو (اور اسے ہی یہ شرف حاصل ہو جائے) مگر وہیں ایک چھوٹا سا پہاڑ بھی موجود تھا جس نے اپنے تائیں حقیر جانتے ہوئے یہ خواہش نہ کی اور کہا میں اس سے بہت کمتر ہوں کہ اللہ کا ایک نبی مجھ پر چڑھ کر رب العالمین سے

Scanned by CamScanner

مناجات کرے (اس کی یہ عاجزی دیکھ کر) خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ اسی (چھوٹے) پہاڑ پر چڑھو کیونکہ یہ (اس قدر متواضع ہے کہ) اپنے لیے کوئی قدر و قیمت و مقام نہیں سمجھتا[1]

(۱۰۰) فرمایا روی ہے کہ منجملہ اس وحی کے جو خلاق عالم نے جناب موسیٰؑ کو فرمائی ایک یہ تھی کہ اے موسیٰؑ! میرے سامنے ذلت کے ساتھ ہاتھ پھیلاؤ...... (یہ وہی حدیث ہے جو اسی باب کی پہلی طویل حدیث کے ضمن میں مع ترجمہ گزر چکی ہے (فراجع)

قال و اوحى الله الى موسىٰ عليه السلام اكثر ذكرى بالليل والنهار و كن عند ذكرى خاشعا وروى ابن فهد فى كتاب التحصين و صفات العارفين ان الله اوحى الى موسىٰ عليه السلام انما اقبل الصلوة لمن تواضع لعظمتى ولم يتعظم على خلقى و قطع نهاره بذكرى والزم قلبه خوفى و كف نفسه عن الشهوات من اجلى!! قال و اوحى الله الى موسىٰ عليه السلام تركنن الى الدنيا فلن تاتينى بكبيرة هى اشد منها. وقال واوحى الله الى موسىٰ! مالك ولدار الظالمين انها ليست لك بدار فاخرج منها جسمك وفارقها بقلبك فبئست الدار الالعامل فيها فنعمت الدارهى له يا موسىٰ! انى ارصد الظالم حتى آخذ للمظلوم. وروى الشيخ الشهيد الثانى فى كتاب آداب المفيد والمستفيد قال فى التوراة ان الله تعالىٰ قال لموسىٰ عليه السلام عظم الحكمة فانى لم اجعل الحكمة فى

(۱۰۱) فرمایا خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! شب و روز میں بکثرت میرا ذکر کرو اور وہ بھی خشوع و خضوع کے ساتھ......

(۱۰۲) نیز جناب شیخ ابن فہد حلی اپنی کتاب تحصین و صفات العارفین میں روایت کرتے ہیں کہ

[1] اسی وجہ سے بکثرت اخبار و آثار میں مذکور ہے کہ جو شخص تواضع و انکساری کرتا ہے خدا اسے بلندی عطا کرتا ہے اور جو تکبر و کبریائی کرتا ہے خدائے جبار و قہار اس کو ذلت و رسوائی اور نکبت و پسپائی میں گرفتار کرتا ہے۔ ذلک تقدیر العزیز الحکیم (منہ عفی عنہ)

خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی میں صرف اور صرف اس بندے کی نماز قبول کرتا ہوں جو میرے عظمت کے سامنے عاجزی کرے۔الخ......(یہ وہی حدیث ہے جو قبل ازیں اسی باب کی حدیث نمبر ج پر باترجمہ گزر چکی ہے۔فراجع،(۱۰۳) شیخ موصوف کتاب مذکور میں فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ! حب دنیا کی طرف ہرگز میلان نہ کرو کیونکہ میری بارگاہ میں کبھی کوئی ایسا گناہ کبیرہ نہیں آتا جو اس سے سخت تر ہو(۱۰۴) جناب موصوف فرماتے ہیں کہ خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ! تجھے ظالموں کے گھر (دنیا) سے کیا سروکار الخ......(یہ وہی حدیث ہے جو اسی باب کی پہلی طویل حدیث کے ضمن میں گزر چکی ہے۔فراجع(۱۰۵) جناب شہید ثانی اپنے رسالہ منیۃ المرید میں روایت کرتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ علم وحکمت کی تعظیم کرو اور اسے بزرگ شمار کرو کیونکہ میں جب کسی بندہ کو حکمت دیتا ہوں۔

قلب احد الاوار دت اناغفر له فلتعلمهاثماعمل بها ثم ابذلها((تنال كرامتي في الدنيا والاخرة. وعن ابى عبدالله عليه السلام. ان موسىٰؑ كانله جليس من اصحابه قدوعى علماء كثيرا فغاب عنه فلم يخبره احد بحاله حتى سال عنه جبرنيل فقال له هوذا على الباب قد مسخ قرداً ففزع موسى الى ربه وقام الى مصلاه وقال يارب! صاحبى وجليسى ؟ فاوحى الله اليه ياموسى! لو دعوتنى حتى تنقطع ترقوتاک ما استجبت لک فيه انى كنت حملته علما فضيعه وركن الى غيره...... وعن الباقر عليه السلام قال مكتوب فى التوراة فيمانا جى الله به موسىٰ عليه السلام يا موسىٰ!

تو میرا ارادہ یہی ہوتا ہے کہ اسے بخش دوں حکمت حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔اس کے بعد اس کی نشرواشاعت کرو تاکہ دنیا وآخرت میں میری عزت وکرامت حاصل کرسکو۔(۱۰۶) نیز جناب موصوف امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب موسیٰؑ کے اصحاب

Scanned by CamScanner

میں سے ان کا ایک خاص ساتھی وہم نشین تھا جس نے بہت سا علم حاصل اور حفظ کر رکھا تھا۔ وہ یکا یک غائب ہوگیا۔ (اور باوجود کوشش کے) جب کسی نے اس کے متعلق کوئی خبر نہ دی تو جناب موسیٰؑ نے جبرائیلؑ کی طرف رجوع کیا۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ وہ دروازہ پر کھڑا ہے جو بندر کی شکل میں مسخ ہو چکا تھا (یہ افسوس ناک خبر سن کر) جناب موسیٰؑ ! مصلائے عبادت پر تشریف لے گئے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس طرح دادو فریاد کی۔ یا اللہ! میرا صحابی اور میرا ہم نشین؟ (اور پھر یہ حالت ع یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟) خدائے جبار نے وحی فرمائی اے موسیٰؑ ! اگر تم مجھے اس قدر پکارو کہ تمہاری ہنسلی کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں تب بھی میں اس شخص کے بارے میں تمہاری دعا قبول نہیں کروں گا کیونکہ میں نے اس کو بہت سا علم دیا تھا جسے اس نے ضائع واکارت کر دیا اور اس کے غیر (یعنی جہالت و بدعملی اور حب دنیا) کی طرف مائل ہو گیا۔ (۱۰۷) اسی رسالہ میں حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے فرمایا تورات میں لکھا ہے کہ خدا نے جناب موسیٰؑ سے مناجات کرتے ہوئے فرمایا۔ اے موسیٰؑ !

امسک غضبک عمن ملکتک علیه اکف عنک غضبی! قال موسیٰ! یارب! انی عبادک اعزعلیک ؟ قال الذی اذا قدر عضی. ومما رواه من تفسیر العسکری علیه السلام قال علی بن الحسین علیهما السلام اوحی الله الی موسیٰ علیه السلام جبتنی الی خلقی و جتب خلقی الی ! قال یارب کیف افعل؟ قال ذکرهم آلائی ونعمائی لیحبونی فلنن ترد آبقا عن بابی اوضالا عن فنائی خیر لک من عبادة سنة صیام نهارها و قیام لیلهاقال موسیٰ ومن هذا العبد آلایق منک؟ قال العاصی المتمرد قال نمن الضال عن فنائک ؟ قال الجاهل بامام زمانه یعرفه الغائب عنه بعد ماعرفه والجاهل بشریعة دینه یعرفه

۱؎ یہ رحمت للعالمین کا فیض رحمت ہے کہ لوگ ہر قسم کے گھناؤنے گناہ وعصیان کا ارتکاب کرنے کے بعد پھر بھی انسانی شکل وصورت میں نظر آرہے ہیں۔ ورنہ عوام وجہال تو کجا نمعلوم کتنے مولوی اور عالم ریچھ اور بندر بلکہ سور کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوتے۔ الامان ، یا رحمٰن ، من فتن الزمان، بجاه النبی واله سادة الانس والجان۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

شـريعته وما يعبدربه ويتوصل به الى مرضاته . وروى فى كتاب مسكن الفواد ان فى اخبار موسىٰ عليه السلام

تم اپنے مملوک سے غصہ کو روکو میں تم سے اپنا غصہ روکوں گا۔ (یہ حدیث نمبر ۲۳ پر گزر چکی ہے)

(۱۰۸) نیز اسی رسالہ میں مروی ہے حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ! تیرا عزیز ترین بندہ کون ہے؟ ارشاد ہوا جو باوجود (انتقام کی) قدرت رکھنے کے معاف کر دے

(۱۰۹) تفسیر منسوب با امام حسن عسکریؑ میں امام زین العابدینؑ سے مروی ہے فرمایا خدا نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی اے موسیٰؑ! مجھے لوگوں کا محبوب بناؤ اور مخلوق کو میرا محبوب بناؤ۔ عرض کیا یا اللہ یہ کام کس طرح انجام دوں؟ فرمایا ان کو میری نعمتیں یاد دلاؤ تا کہ وہ (مجھے اپنا محسن سمجھ کر) مجھ سے محبت کریں اگر تم میرے کسی ایک مفرور بندے کو یا میرے آستانہ الٰہی کے کسی گم گشتہ کو واپس میرے دروازہ پر لے آؤ تو یہ کار خیر ایک سال کی ایسی عبادت سے بہتر و برتر ہے جس کے دنوں میں روزے رکھو اور راتیں عبادت خدا میں جاگ کر گزارو۔ جناب نے عرض کیا یا اللہ! یہ مفرور کون ہے؟ فرمایا جو سرکش و گنہگار ہے۔ عرض کیا یہ تیرے آستانہ اقدس سے گم گشتہ کون ہے؟ فرمایا جو اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو اور جو اپنے دین کے احکام سے واقف نہ ہو (اسے واپس لانے کا طریقہ یہ ہے کہ) وہ پہلے خود امام زمانہ کی معرفت حاصل کرے اس کے بعد اس جاہل اور امام سے غائب شخص کو معرفی کرائے اور اسے احکام دین کے طریقہ عبادت اور اس کی رضا جوئی کے سلیقہ سے آگاہ کرے۔

(۱۱۰) کتاب مسکن الفوائد میں جناب شہید ثانی نے روایت نقل کی ہے کہ بنی اسرائیل نے جناب موسیٰؑ سے کہا

انهـم قالو اسل لناربک امراً اذا نحن فعلناه يرضى به عنا! فاوحى الله اليه قل لهم يرضون عنّى حتى ارضى عنهم......

قـال وروى ان مـوسىٰ عـليـه السلام قال يارب دلنى على امرفيه رضاک! قال

انرضائی فی کرھک وانت ماتصرعلی ماتکرہ قال یارب دلنی علیه قال فان رضائی فی رضاک بقطائی قال وروی ان نبی اسرائیل اصابھم قحط سبع سنین فخرج موسیٰ علیه السلام یستسقی لھم فی سبعین انفا فاوحی الله الیه کیف استجیب لھم وقد ظلت علیھم ذنوبھم وسرائر ھم خبیثة یدعوننی علی غیر یقین ویامنون و یامنون مکری ! ارجع الی عبد من عبادی یقال له

کہ خدا سے سوال کرو کہ وہ ہمیں کوئی ایسا عمل بتائے کہ جب ہم بجالائیں تو وہ ہم سے راضی ہو جائے ارشادقدرت ہواان سے کہو کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائیں میں خود بخود ان سے راضی ہو جاؤں گا۔

(۱۱۱) نیز شہید ثانی نے روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا یااللہ مجھے کوئی ایسا کام بتا جس میں تیری رضا مضمر ہو؟ ارشادقدرت ہوا میری رضامندی تیری ناپسندیدہ چیز میں مضمر ہے اور تو اپنی ناپسندیدہ چیز پر صبر نہیں کرسکتا۔ ! عرض کیا یااللہ (واضح الفاظ میں راہنمائی فرما) ارشاد ہوا میری رضامندی اس میں ہے کہ تم میری ہر قضا اور میرے ہر فیصلہ پر راضی رہو (اگرچہ تمہاری منشاء کے خلاف ہو)۔

(۱۱۲) یہی بزرگوار فرماتے ہیں کہ روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل سات سال تک قحط وخشک سالی میں مبتلا رہے (بالآخر) حضرت موسیٰؑ ستر ہزار کی جمعیت کے ساتھ طلب باران کے لیے نکلے۔ خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ میں کس طرح ان کی دعا قبول کروں جبکہ ان کے گناہ ان پر سایہ فگن ہیں اور ان کے باطن خبیث میں مجھے پکارتے ہیں مگر بغیر یقین کے اور میرے مکر (وعذاب) سے مامون ہیں۔ اے موسیٰؑ میرے ایک بندۂ خاص کے پاس جاؤ جس کا نام برخ ہے۔

(برخ) یخرج استجیب له و ذکر الحدیث. قال وفی مناجاة موسیٰ علیه السلام او رب ای خلقک احب الیک! قال من ذااخذت حبیبه سالمنی! قال فای خلق انت علیه ساخط قال من یستخیرنی فی الامر فاذا قضیت له سخط

Scanned by CamScanner

قـضائی . قال وروی ماھو اشد من ذلک وھو ان اللہ تعالیٰ قال انا اللہ لاالہ ازا نـامنـلـم یصیر علی بلائی ولم یرض بقضائی فلیتخذر باسو الخ قال وروی ان مـوسـیٰ علیہ الـسلام سـال ربہ فقال مالعائد المرین عندک منالاجر؟ قال ابعث لـہ عـنـد موتہ ملائکۃ یشیعونہ الی قبرہ ویؤ نسونہ الی محشرہ قال یارب .فما لـمعـزی الـشـکـلـی مـنـالـجـر؟ قال اظلہ تحت ظلی الی ظل العرش یوم لاظل الاظلی...... وروی فی رسالۃ الغیبۃ

اس سے کہو کہ وہ باہر نکل کر دعا مانگے ۔ میں قبول کروں گا (اور باران رحمت نازل کروں گا (الی[1] الحدیث)

(۱۱۳) نیز اسی کتاب میں مذکور ہے کہ جناب موسیٰؑ نے مناجات کے دوران عرض کیا یا اللہ تیرا محبوب ترین بندہ کون ہے؟ فرمایا جس کے محبوب کو اس سے چھین لوں تو مجھ سے صلح رکھے (راضی برضا خدا رہے) عرض کیا یا اللہ تو کس مخلوق پر ناراض ہے؟ فرمایا جو شخص مجھ سے کسی معاملہ میں طلب خیر کرے اور جب میں اپنی صوابدید کے مطابق وہ کام بروئے کار لاؤں تو میرے فیصلہ پر ناراض ہو جائے ۔ (۱۱۴) جناب شہید ثانی فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت اس سے بھی زیادہ سخت ہے اس میں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے جو میری بلا ومصیبت پر صبر نہ کرے اور جو میری قضا وقدر پر راضی نہ ہو ۔ اسے چاہیے کہ میرے سوا کوئی اور خدا بنائے ۔ (۱۱۵) جناب شیخ شہید فرماتے ہیں کہ روایت میں وارد ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے سوال کیا بیمار کی تیمارداری کرنے والے کی جزا کیا ہے؟ الخ ...... (یہ وہی حدیث ہے جو نمبر ۲۲ پر باترجمہ گزر چکی ہے ۔ فراجع)

(۱۱۶) نیز جناب شیخ شہید ثانی اپنے رسالہ غیبت میں روایت نقل کرتے ہیں کہ جب

---

[1] چنانچہ جناب موسیٰؑ نے بڑی تگ ودو کے بعد برخ کو ڈھونڈا جو سیاہ اندام عبادت گزار آدمی تھا اس نے دعا کی اور قدرت نے ایسا باران رحمت نازل فرمایا کہ جس سے جل تھل ایک ہو گئے ۔

[2] خاک ران جہاں را بحقارت منگر ۔ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد؟ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

ان موسیٰ علیه السلام استسقی لبنی اسرائیل حین اصابهم قحط فاوحی انه الیه لاستجیب لک ولالمن معک وفیکم نما قدا صر علی النمیمة فقال یا رب ومن هو حتی نخرجه من بیننا ؟ انها کم عن المیمة واکون نماسا فتابوا باجمعهم فسقوا...... قال وقیل مکتوب فی التوراة تطلب الامانة وانرجل مع صاحبه بشفتین مختلفتین یهلک الله یوم القیامة کل شفتین مختلفتین...... قال واوحی الله الی موسیٰ علیه السلام المغتاب اذاتاب فهو آخر من یدخل الجنة وان لم یتب فهو اول من یدخل النار...... وردی الشیخ الاوحد بهاء الدین محمدفی المجلد الثالث من الکشکول قال فی التوراة من لم یؤمن بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر نعمائی فلیتخذ ربا سوائی من اصبح حزینا علی الدنیا فقد اصبح ساخطا

بنی اسرائیل سخت قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو جناب موسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں سمیت بارش کی دعا کی۔ ارشاد ہوا میں تمہاری اور تمہارے ہمراہیوں کی دعا قبول نہیں کرتا کیونکہ تم میں ایک چغلخور آدمی موجود ہے جو چغلخوری پر مصر ہے۔ جناب موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ بتا وہ چغلخور کون ہے؟ تا کہ ہم اسے اپنی صفوں سے نکال دیں ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں تمہیں تو چغلخوری سے روکتا ہوں اور خود (چغلخور کا نام بتا کر) چغلخوری کروں؟ چنانچہ ان تمام لوگوں نے توبہ وانابہ کی اور ان کو باران رحمت سے سیراب کیا گیا۔ (۱۱۷) جناب موصوف فرماتے ہیں توارت میں لکھا ہے تم امانت طلب کرتے ہو حالانکہ تمہاری حالت یہ ہے کہ آدمی اپنے ساتھی کے ساتھ دولبوں سے پیش آتا ہے (سامنے کچھ اور پس پشت کچھ اور) بروز قیامت خدائے جبار ہر دو لبے (دومونہے منافق) کو ہلاک و برباد کردے گا۔

(۱۱۹) شیخ بہاء الدین عاملی اپنی کتاب کشکول کی جلد نمبر۳ میں روایت نقل کرتے ہیں کہ تورات میں ہے جو شخص میری قضاء وقدر پر ایمان نہیں لاتا جو میری بلا ومصیبت پر صبر نہیں کرتا اور جو میری

Scanned by CamScanner

منت ونعمت پر شکرادا نہیں کرتا اسے چاہیے کہ میرے سوا کوئی اور خدا بنائے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ دنیا کے لیے حزن میں گرفتار ہو۔الخ......(یہ وہی حدیث ہے جو اسی باب کے نمبر ۸۹ میں باترجمہ گزر چکی ہے۔فراجع)

علی ومن تواضع لغنی لاجل غناه ذهب ثلثا دینه یابن آدم امامن یوم جدید الاویاتی فیه رزقک من عندی وما من لیلة الاوتاتی الملائکة من عندک بعمل قبیح خیری الیک نازل و شرک الی صاعد یا بنی آدم! اطیعو لی بقدر حاجتکم الی واعصونی بقدر صبر کم علی النار واعملو الله نیابت (((((منکم فیها و ترودوا للآخر بقدر مکثکم فیها.

یا بنی آدم! زار عونی دعا ملونی و اسلفونی ارتحکم عقدن . الاعین رات و لا

اے فرزند آدم کوئی ایسا نیا دن نہیں جس میں تیری روزی میری طرف سے نہ آئی ہو اور کوئی ایسی رات نہیں جس میں میرے فرشتے تیرے بدعمل میرے پاس نہ لائے ہوں۔میری خیر تو تیری طرف نازل ہو رہی ہے اور تیرا سر میری طرف بلند ہو رہا ہے اے اولاد آدم! میری اطاعت و فرمانبرداری اتنی کرو جتنی تمہیں میری ضرورت ہے اور میری نافرمانی اس قدر کرو جس قدر تمہیں آتش جہنم برداشت کرنے کی طاقت ہے۔دنیا کے لیے اتنا کام کرو جتنا تم نے اس میں قیام کرنا ہے اور آخرت کے لیے اتنا زاد سفر مہیا کر جتنی مدت تک وہاں رہنا ہے۔اے اولاد آدم! تم مجھ سے مزارعت کرو۔بیع سلف[1] وار معاملہ کرو میں تمہیں اس قدر نفع دوں گا جو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور کسی کان نے سنا ہوگا۔

اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر. یا بن آدم! خرج حب الدنیا من قلبک فانه ، لا یجتمع حب الدنیا و حبی فی قلب واحد ابدا . یا بن آدم! اعمل بما امرتک وانته عما نهیتک اجعلک حیالاتموت ابدا . یا بن آدم! اذا وجدت

[1] بیع وشرا کی چار قسموں میں سے ایک قسم کو بیع سلف وسلم کہتے ہیں جس میں قیمت پہلے ادا کر دی جاتی ہے اور جنس کچھ عرصہ بعد لی جاتی ہے۔(منہ عفی عنہ)

قساوة فی قلبک وسقما فی جسمک ونقیصة فی مالک وحریمة فی رزقک فاعلم انک قدتکلمت فیما لا یعنیک . یابن آدم! اکثر من الزادالی طریق بعید. وخفف الحمل فالصراط دقیق واخلص العمل فان الناقد بصیرا احزنومک الی القبر وفخرک الی المیزان ولذاتک الی الجنة وکن لی کن لک و تقرب الی بال ستهانة بالدنیا تبعدعن النار .

اور کسی بشر کے دل ودماغ میں گزرا ہوگا۔ فرزند آدم! دنیا کی محبت اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دنیا کی محبت بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اے فرزند آدم! جس چیز کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تجھے روکا ہے اس سے باز رہ میں تجھے ایسا زندہ بنادوں گا کہ کبھی نہیں [1] مرے گا۔ اے فرزند آدم! جب کبھی تو اپنے دل میں سختی، بدن میں بیاری، مال میں کمی اور رزق میں محرومی محسوس کرے تو سمجھ لے کہ تو نے کوئی لایعنی بات کی ہے اے فرزند آدم! توشۂ آخرت زیادہ جمع کر کیونکہ راستہ بہت دور ہے اپنے بوجھ کر ہلکا کر کیونکہ راستہ بڑا نازک وباریک ہے۔ عمل کو خالص کر کیونکہ پرکھنے والا بڑا ہوشیار ہے۔ نیند کو موخر کر قبر تک (کہ حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے) فخر کو موخر کر میزان تک (اس دن معلوم ہوگا کہ کس کا پلہ بھاری ہے؟) لذت کو موخر کر جنت تک تو میرا بن جا میں تیرا بن جاؤں گا۔ تو دنیا کو حقیر وذلیل سمجھ کر میرا قرب حاصل کر۔ جہنم سے دور ہوجائے گا۔

یا بن آدم! لیس من انکسر مرکبه وبقی علی لوحة فی البحر با عظم مصیبة منک لانک من ذنوبک علی یقین ومن عملک علی خطر...... ورری میتم البحرالی فی شرح نهج البلاغة ورواه ابن ابی الحدید ایضا قالا ان فی السفر الاول من التوراة کلا مافی کیفیة ابتداء الخلق رهو "ان الله تعالیٰ خلق جوهر

---

[1] یعنی تیرا ذکر خیر ہمیشہ ہوتا رہے گا اور کوئی اسے مٹا نہیں سکے گا جیسا کہ شاعر نے کہا ہے

زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل ✻ گرچہ بسے گزشت کہ نوشیرواں نماند

او کما قال الاخر ؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✻ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما (منہ عفی منہ)

افنظر اليه نظر الهيبة فذابت اجزائه فصار ماء ثم ارتفع من ذلك الماء بخار كالدخان فخلق منه السمٰوٰت وظهر علی وجه ذلک الماء زبد زبد فخلق منه الارض ثم ارساها بالجبال " اقول و سياتی ماأوحی الی موسیٰ فی فضل محمد و آل محمد صلی الله عليه وعليه فی بابه المفرو له انشاء الله تعالیٰ

اے فرزندِ آدم! جس کی کشتی عین منجدھار میں ٹوٹ جائے اور وہ صرف ایک تختی کے سہارے سمندر میں رہ جائے وہ تجھ سے زیادہ مصیبت زدہ نہیں ہے کیونکہ تجھے (اپنی ہلاکت کے لیے) اپنے گناہوں کا تو یقین ہے مگر (نجات کے لیے) نیک عمل مشکوک ہے

(۱۲۰) جناب ابن میثم بحرانی نے شرح نہج البلاغہ میں اور اسی طرح ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ میں روایت کی ہے کہ تورات کے پہلے سفر میں آفرینش کائنات کے بارے میں ایک کلام مذکور ہے کہ خداوند عالم نے پہلے ایک جوہر کو خلق فرمایا اور جب اس کی طرف ہیبت کی نگاہ کی تو اس کے اجزاء پگھل گئے اس سے پانی وجود میں آ گیا پھر اس پانی سے دھوئیں کی مانند بخار بلند ہوا جس سے آسمانوں کو پیدا کیا اور اس پانی پر جھاگ نمودار ہوا۔ اس سے زمین کو خلق فرمایا پھر زمین کو پہاڑوں (کی میخوں) سے مضبوط و مستحکم فرمایا[1]۔"

مولف علام فرماتے ہیں کہ سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کے فضل و کمال کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو وحی کی گئی اس کا تذکرہ اس باب میں کیا جائے گا جو اس مقصد کے لیے مختص ہے انشاءاللہ تعالیٰ۔

---

[1] ان اجمالی حقائق کی تفصیل نہج البلاغہ کے پہلے خطبہ کے اندر مذکور ہے دنیائے سائنس ہزاروں سالوں کی تحقیق و جستجو کے بعد آج جن حقائق تک پہنچی ہے۔ عالمان علم لدنی نے وہ حقائق آج سے سینکڑوں سال پہلے کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ ولنعم ما قیل

ے جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا جو نکتہ وروں سے کھل نہ سکا

وہ راز اک کملی والے نے حل کر دیا چند اشاروں میں (منہ عفی عنہ)

اضافہ منجانب مترجم

حسب سابق اس باب میں بھی چند احادیث قدسیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اگرچہ کتاب کے حجم بڑھ جانے کا اندیشہ دامن گیر ہے مگر دل چاہتا ہے کہ افادہ عام کی خاطر یہاں کتاب "کلمہ اللہ" مؤلفہ حضرت آقائے سید حسن شیرازی شہید مرحوم مطبوعہ لبنان سے توراۃ کی ان چالیس سورتوں کو مع ترجمہ پیش کر دیا جائے جنہیں موصوف نے متعدد کتابوں کے حوالہ سے درج کیا ہے اور اسے "خلاصۃ التوراۃ" کا نام دیا ہے اور جو عام مجموعوں میں حدیث قدسی کے نام سے شائع ہوتی رہتی ہیں ہم اصل سورتوں کا عربی ترجمہ مع اپنے اردو ترجمہ کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

فاستمع لمائیتلیٰ علیک

اَلسُّورَۃُ الاُولٰی(۱)

قال اللہ تعالیٰ: عجبت لمن ایقن بالموت کیف یفرح و عجبت لمن ایقن بالحساب کیف یجمع المال و عجبت لمن ایقن بالقبر کیف یضحک و عجبت لمن ایقن بزال الدنیا کیف یطمئن الیھاوعجبت لمن ایقن ببقآء الاخرۃ

پہلی سورہ

خداوند عالم فرماتا ہے مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جسے موت کا یقین ہے وہ کس طرح خوش ہوتا ہے؟ مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جسے حساب کا یقین ہے وہ کس طرح مال جمع کرتا ہے؟ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے قبر کا یقین ہے وہ کس طرح ہنستا ہے؟ مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جسے قبر کا یقین ہے وہ کس طرح اس کی طرف رغبت کرتا ہے؟ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے آخرت اور اس کی نعمتوں کی بقاء و دوام کا یقین ہے۔

ونعیمھا کیف یستریح وعجبت لمن ھو عالم باللسان وجاھل بالقلب

وعجبت لمن هو مطهم بالماء و غير طاهر بالقلب وعجبت لمن اشتغل بعيوب الناس وه غافل عن عيوب نفسه وعجبت لمن يعلم ان الله تعالیٰ مطلع علیه کیف یعصیه وعجبت لمن یعلم انه یموت وحده وید خل القبر وحده ویحاسب وحده کیف یستانس بالناس ویقول الله تعالیٰ لااله الله حقا حقا محمد عبدی و رسولی.

اسے کس طرح (دنیا میں) سکون حاصل ہوتا ہے مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو زبان کا عالم اور دل کا جاہل ہے (کلام علماء والا اور کام جاہلوں والا کرتا ہے) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو پانی سے تو طہارت کرتا ہے مگر اس کا دل (صفات رذیلہ سے) طاہر نہیں ہے۔ مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جو لوگوں کی عیب جوئی میں مشغول رہتا ہے مگر اپنے عیبوں سے غافل ہے مجھے تعجب ہے اس بندہ پر جو جانتا ہے کہ خدا اس (کے حالات) پر مطلع ہے پھر وہ کس طرح اس کی نافرمانی کرتا ہے؟ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو جانتا ہے کہ مرے گا تو تنہا، قبر میں جائے گا تو تنہا اور حساب دے گا تو تنہا وہ کس طرح لوگوں سے مانوس ہوتا ہے؟

السورة الثانيه

شهدت نفسی لنفسی ان لا اله الاانا وحدی لاشریک لی و محمد صلی الله علیه وآله عبدی و رسولی من لم یرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی ولم یقنع بعطائی فلیطلب ربا سوائی ولیخرج من تحت سمائی ومن اصبح حزینا علی الدنیا فکا نما اصبح ساخطا علی ومن اشتکی مصیبة نزلت به الی غیر فقد شکانی ومن دخل علی غنی فتواضع له من اجل غنائه ذهب ثلث دینه ومن لطم وجهه علی میت فکانما اخذر محایقا تلنی به ومن کسر عودا علی قبر میت فکانما هدم کعبتی بیده ومن لم یبال من این یاکل لم ابال به من ای باب ادخله فی جهنم ومن لم یکن له فی الزیادة فی دینه

Scanned by CamScanner

فھو فی النقصان فالموت خیر له ومن عمل بما علم زدته علما الی علمه

دوسرا سورہ

خداوندِ قدوس فرماتا ہے میری ذات میری ذات کی گواہ ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

میرے خاص بندے اور رسول ہیں جو شخص میری قضا وقدر پر راضی نہیں ہوتا جو میری نازل کردہ بلا ومصیبت پر صبر نہیں کرتا جو میری نعمت وموہبت پر شکر ادا نہیں کرتا، جو میری عطا وبخشش پر قناعت نہیں کرتا اسے چاہیے کہ مرے سوا کوئی اور خدا تلاش کرے اور میرے آسمان کے سایہ سے نکل جائے۔ جو شخص دنیائے دوں کی خاطر بحالت حزن وملال صبح کرتا ہے گویا وہ مجھ پر ناراضگی کی حالت میں صبح کرتا ہے۔ جو شخص کسی بلا ومصیبت کے میرے سوا کسی اور سے شکایت کرتا ہے وہ گویا میری شکایت کرتا ہے جو شخص کسی مالدار ادمی کے پاس جائے اور اس کی تونگری کی وجہ سے اس کے سامنے فروتنی وعاجزی ظاہر کرے اس کے دین کا ایک تہائی حصہ ضائع ہو جاتا ہے جو شخص کسی کی موت پر اپنے منہ پر طمانچہ مارے گویا وہ ہاتھ میں نیزہ لے کر مجھ سے جنگ کرتا ہے[1] جو شخص کسی میت کی قبر پر (بطور اظہار غم) لکڑی توڑے گویا اس نے اپنے ہاتھ سے میرے کعبہ کو گرایا ہے جو شخص اس بات کی پروانہیں کرتا کہ وہ کہاں سے (اور کیا) کھا رہا ہے؟ میں بھی پروا نہیں کروں گا کہ اسے جہنم کے کسی دروازہ سے دوزخ میں داخل کر رہا ہوں؟ جو شخص اپنے دین و ایمان میں برابر اضافہ نہیں کرتا وہ نقصان وزیاں میں ہے اور جو شخص (دینی) نقصان میں ہو اس کے لیے مرجانا بہتر ہے جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے میں اس کے علم میں اضافہ کرتا ہوں۔

---

[1] مخفی نہ رہے کہ حضرت سید الشہداؑ اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں جیسا کہ متعدد روایات میں وارد ہے "کل جزع وفزع قبیح الا علی الحسینؑ" (ملاحظہ ہو کتاب وسائل الشیعہ وغیرہ) (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

السورة الثالثة

یا بن آدم من قنع استغنی ومن رضی بالقلیل من الدنیا فقد وثق باللہ عزوجل

یا بن ادم من ترک الحسد استراح ومن اجتنب الرحرام خلص دینہ

ومن ترک الغیبۃ ظھرت محبتہ فی القلوب

ومن اعتزل عن الناس سلم منھم

ومن قل کلامہ کمل عقلہ

ومن رضی من اللہ بالقلیل من الرزق رضی اللہ عنہ بالقلیل من العمل

یا بن ادم انت بما تعلم لاتعمل کیف تطلب مالا تعلم

تیسرا سورہ

ارشادقدرت ہے ''جوشخص (ماحضر پر) قناعت کرتا ہے وہ غنی ہے جوشخص تھوڑی دنیا پر راضی ہو جائے وہ اللہ پر بھروسہ کرتا ہے جوشخص حسد کوترک کرتا ہے

وہ راحت وسکون پاتا ہے جوشخص حرام سے اجتناب کرتا ہے وہ اپنے دین کوخالص کرتا ہے جوشخص لوگوں کی گلہ گوئی ترک کرتا ہے دلوں میں اس کی محبت ظاہر ہوجاتی ہے جوشخص لوگوں سے علیحدگی اختیار کرتا ہے وہ ان (کے شر) سے محفوظ ہوجاتا ہے جس شخص کا کلام کم ہوجائے اس کی عقل کامل ہوجاتی ہے جوشخص خدا کے لیے دیئے ہوئے تھوڑے رزق پر راضی ہوجائے خدا اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوجاتا ہے۔

اے فرزند آدم! جب تو اپنے حاصل کردہ علم پر عمل نہیں کرتا تو پھر نا معلوم چیز کا علم کس طرح حاصل کرتا ہے؟

یا بن ادم افنیت عمرک فی طلب الدنیا فمتیٰ تطلب الاخرۃ

اے فرزندِ آدم! تو نے اپنی تمام زندگی تو طلب دنیا میں صرف کردی آخر! آخرت کو کب طلب کریگا!

Scanned by CamScanner

السورة الرابعة

یا بن آدم من اصبح حریصا علی الدنیا لم یزد من الله الا بعد اوفی الاخرة الاجهدا والزم الله تعالیٰ قلبه هما لاینقطع عنه ابدا و فقر الاینال غناه ابدا واملالا ینال مناه ابدا . یا بن آدم کل یوم ینقص من عمرک وانت لاتدری ویاتی کل یوم رزقک من عندی وانت لاتحمد فلا بالقلیل تقنع ولا بالکثیر تشبع یا بن آدم مامن یوم جدید الاویاتیک من عندی رزق جدید ومامن لیلة الا ویاتینی ملٰئکتی من عندک بعمل قبیح تاکل رزقی و تعصینی وانت تدعونی .

چوتھا سورہ

ارشادقدرت ہے''اے فرزند آدم! جو شخص حرص دنیا میں گرفتار ہو کر صبح کرتا ہےاس کی خدا سے دوری اور آخرت مشقت میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور خدا اس کے دل میں ختم نہ ہونے والا غم، تو نگری سے تبدیل نہ ہونے والا فقر پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی آرزو میں مبتلا کر دیتا ہے جو کبھی پوری نہیں ہوتی اے فرزند آدم! ہر دن (جو گزر رہا ہے) تیری زندگی سے کم ہو رہا ہے مگر تجھے احساس نہیں ہے (ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں) تیرا مقررہ رزق ہر روز میری بارگاہ سے آتا ہے مگر تو اس کی تعریف نہیں کرتا نہ تو تھوڑی روزی پر قناعت کرتا ہے اور نہ زیادہ سے تیری شکم سیری ہوتی ہے اے فرزند آدم! ہر نئے دن میں تیرے پاس میری طرف سے نیا رزق آتا ہے مگر (اس کے عوض) ہر رات میرے فرشتے تیرے قبیح عمل میرے پاس لاتے ہیں! تو رزق میرا کھاتا ہے مگر اس کے باوجود میری نافرمانی کرتا ہے (اور شیطان کی اطاعت کرتا ہے) باایں ہمہ جب بھی تو مجھے پکارتا ہے۔

Scanned by CamScanner

فاستجیب لک خیری الیک نازل و شرک الی صاعد فنعم المولٰی اناوبئس العبد انت تسئلنی فاعطیک واستر الیک سوءۃ بعد قبیح انا استحی منک وانت لا تستحی منی وتنسانی وتذکر غیری وتخاف الناس وتامن غضبی

تو میں لبیک کہتا ہوں میری خیر برابر تیری طرف نازل ہو رہی ہے اور تیرا شر برابر میری طرف بلند ہو رہا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ) بہترین آقا میں ہوں اور بدترین بندہ تو ہے تو سوال کرتا ہے میں عطا کرتا ہوں میں برابر تیرے برے اعمال پر پردہ ڈالتا ہوں۔ مجھے تجھ سے شرم آتی ہے مگر تجھے مجھ سے حیا نہیں آتی تو مجھے بھلا کر میرے غیروں کو یاد کرتا ہے تو لوگوں سے ڈرتا ہے اور میرے قہر وغضب سے اپنے آپ کو محفوظ جانتا ہے؟

السورة الخامسة

یا بن آدم لا تکن ممن یطلب التوبۃ بطول الامل ویر جوالاخرۃ بغیر عمل یقول قول الزاھدین ویعمل عمل المنافقین ان اعطی لا یقنع وان منع لایصبر یأمر بالخیر ولا یفعلہ وینھی عن الشیرولا ینتھی عندویحب انصالحین ولیس منھم ویبغض المنافقین وھو منھم یابن آدم مامن یوم جدید الاوالارض تخاطبک وتقول

پانچواں سورہ

ارشادِ قدرت ہے۔ اے فرزند آدم! تو ان لوگوں سے نہ بن جو لمبی امید سے توبہ کرتے ہیں ابھی بہت وقت ہے کرلیں گے) اور آخرت کو بغیر عمل کے طلب کرتے ہیں جو باتیں تو زاہدوں والی کرتے ہیں مگر عمل منافقوں والا کرتے ہیں انہیں اگر کچھ عطا کیا جائے تو قناعت نہیں کرتے اور اگر نہ دیا جائے تو صبر نہیں کرتے وہ (دوسروں کو) نیکی کا حکم تو دیتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ (دوسروں کو) برائی سے روکتے ہیں مگر خود نہیں رکتے۔ وہ نیکوں کاروں سے محبت کا

دعویٰ تو کرتے ہیں مگر خود نیکوکار نہیں ہیں وہ منافقوں کو برا بھلا تو کہتے ہیں حالانکہ وہ خود انہی میں سے ہیں اے فرزندِ آدم! ہر نئے دن زمین تجھے خطاب کر کے کہتی ہے۔

یابن ادم تمشی علی ظهری و مصیرک فی بطنی و تذنب علی ظهری و تعذب فی بطنی یابن ادم انابیت الوحدة وانابیت الوحشة وانابیت الظلمة وانابیت العقارب والحیات وانابیت الهوان فاعمرنی ولا تخربنی.

اے فرزندِ آدم! آج تو مجھ پر چلتا ہے انجام کار (کل تو نے) میرے پیٹ میں آنا ہے تو آج میری پشت پر گناہ کرتا ہے اور کل تجھے میرے شکم کے اندر عذاب کیا جائے گا اے فرزندِ آدم! میں تنہائی کا گھر ہوں میں وحشت کا گھر ہوں میں تاریکی کا گھر ہوں میں بچھوؤں اور سانپوں کا گھر ہوں اور میں ذلت ورسوائی کا گھر ہوں۔ مجھے آباد و شاداب کر اور مجھے خراب و برباد نہ کر۔

السورة السادسة

یا بن آدم ماخلقتکم لاستکثر بکم من قلة و لالاستانس بکم من وحشة ولا لاستعین بکم علی امر عجزت عنه و لالاجل منفعة و لالدفع مضرة بل خلقتکم لتعبدونی طویلا وتشکرونی کثیرا و تسبحونی بکرة واصیلا ولوان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم وصغیرکم و کبیرکم وحرکم وعبدکم وانسکم وجنکم اجتمعتم

چھٹا سورہ

ارشاد قدرت ہے اے فرزندِ آدم! میں نے تمہیں اس لیے پیدا نہیں کیا کہ اپنے تئیں زیادہ کرو۔ الخ (اس سورہ کا خلاصہ مطلب وہی ہے جو اس باب کی حدیث قدسی نمبر ۶۰ کا ہے۔
فراجع . فلاحاجة الی التکرار)

علی طاعتی لمازادذالک فی ملکی مثقال ذرة ولوان اولکم واخرکم وحیکم

و میتکم وصغیر کم وکبیر کم وحرکم وعبدکم وانسکم وجنکم اجتمعتم علی معصیتی مانقص ذالک من ملکی مثقال ذرة ومن جاهد فانما یجاهدلنفسه ان الله غنی عن العالمین.

السورة السابعة

یاعبید الدنانیر والدراهم انی ماخلقت لکم الدراهم والدنانیر الالتا کلوابهارزقی وتلبسوا بها ثیابی وتنفقوا بها فی سبیلی فاخذتم کتابی فجعلتموه تحت اقدامکم واخذتم الدنیا فجعلتموه فوق رئوسکم ورفعتم

ساتواں سورہ

ارشادقدرت ہے اے درہم ودینار کے بندو! میں نے درہم ودینار صرف اس لیے پیدا کئے ہیں کہ تم ان کے ذریعہ (بطور قوت لایموت) میرا رزق کھاؤ (تن ڈھانپنے کے لیے) کپڑے پہنو۔ اور (زائداز ضرورت) میری راہ میں خرچ کرو۔ مگر تم نے میری کتاب کو نہ صرف پس پشت ڈال دیا بلکہ پاؤں کے تلے روند دیا اور دنیا (درہم ودینار) کو سروں پر چڑھا دیا۔ اپنے گھروں کو بلند۔

بیوتکم وخفضتم بیوتی وانتم بیوتکم واوحشتم بیوتی فلا انتم عبیداحرار ابرار یا عبیدالدنیا انما مثلکم کالقبور المجصصة یری ظاهر ها ملیحا وباطنها قبیحایابن ادم کمالا یغنی المصباح فوق البیت عن الظلمة الداخلة علیها کذالک لایغنی کلامکم الطیب مع افعالکم الردیة یا بن آدم اخلص عملک ولا تسئلنی فانی اعطیک اکثر مما یطلب السائلون.

اور میرے گھروں (مساجد) کو پست کر دیا۔ اپنے گھروں سے مانوس ہو گئے اور میرے گھروں سے وحشت زدہ ہو گئے۔ بس تم نہ آزاد بندے ہو اور نہ نیک وکار! تمہاری مثال گچ کردہ قبروں جیسی ہے جن کا ظاہر ملیح (خوش آئند) اور باطن قبیح ہوتا ہے اے فرزند آدم! جس طرح کوٹھے کی

Scanned by CamScanner

چھت پر رکھا ہوا چراغ گھر کی اندرونی تاریکی کو دور نہیں کر سکتا اسی طرح تمہارا (ظاہری) پاک و پاکیزہ کلام تمہیں تمہارے اعمال بد کی زد سے بچا نہیں سکتا اے فرزند آدم! اپنے عمل کو خالص کر اور پھر "اپنی ضروریات کا" مجھ سے سوال نہ کر کیونکہ میں (بلا طلب) تمہیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔

السورة الثامنة

يا بن ادم انی لماخلقكم عبثا ولا جعلتكم سدی ولا انا بغافل عما تعملون وانكم لن تنالوا ماعندی الابالصبر علی ماتكرهون فی طلب رضائی و الصبر

آٹھواں سورہ

ارشاد قدرت ہے "اے فرزند آدم! میں نے تمہیں بیکار پیدا نہیں کیا اور نہ ہی تمہیں مطلق العنان چھوڑا ہے اور نہ ہی میں تمہارے اعمال سے غافل ہوں میرے پاس جو کچھ (اجر و ثواب) ہے تم اسے میری رضا جوئی کی خاطر ناخوشگوار حالات و معاملات پر صبر کیے بغیر ہرگز حاصل نہیں کر سکتے اور (یاد رکھو) میری اطاعت (کی تکلیف پر صبر کرنا)

علی طاعتی ايسر عليكم من الصبر علی حرالنار وعذاب الدنيا ايسر عليكم من عذاب الاخرة يا بن آدم كلكم ضال الامنهديته كلكم مريض الامن شفته وكلكم فقيرا لامن اغنيته وكلكم هالک الامن انجيته وكلكم مسیء الامن عصمته فتوبوا الی ارحمكم ولا تهتوا استار كم عندمن لايخفی عليه اسرار كم.

آتش دوزخ کی گرمی پر صبر کرنے سے آسان تر ہے۔ اور دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے سہل تر ہے۔

Scanned by CamScanner

السورة التاسعة

یابن ادم لاتلعنوا المخلوقین فترجع اللعنة علیکم یا بن ادم استقامت سمواتی فی الهزاء بلا عمد باسم من اسمائی ولا تستقیم قلوبکم بالف موعظة منکتابی یایهاالناس کمالایلین الحجر فی المآء کذالک لاتفید الموعظة فی القلوب القاسیة یابن آدم کیف لاتجتنبون الحرام ولا اکتساب الاثام ولا تخافون النیران ولا تتقون غضب الرحمٰن فلولا مشائخ رکع واطفال رضع وبهائم رتع وشباب خشع لجعلت اسماء فوقکم جدید اوالارض صفر اوالتراب جماد اولا انزلت علیکممن السمآء قطرة ولا انبت لکم من الارض حبة واصبت علیکم العذاب صبا.

نواں سورہ

ارشادِ قدرت ہے ''اے فرزندِ آدم! (غیر مستحق)[1] مخلوق پر لعنت نہ کرو۔ ورنہ وہ لعنت تمہاری طرف لوٹ آئے گی۔

اے فرزندِ آدم! میرے تمام آسمان بغیر ستونوں کے میرے ایک اسم کی برکت سے ہوا پر معلق ہیں مگر تمہارے دل میری کتاب کے ہزار وعظوں سے بھی سیدھے نہیں ہوتے۔

اے اولادِ آدم! تم کس طرح حرام کاموں سے اجتناب نہیں کرتے اور خدا کے قہر و غضب سے نہیں ڈرتے حالانکہ (حالت یہ ہے کہ) اگر رکوع کرنے والے (بعض) بزرگ، دودھ پینے والے

---

[1] یہ غیر مستحق کی قید اس لیے ہم نے بڑھائی ہے تاکہ یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جائے کہ صرف غیر مستحق پر لعنت کرنا ممنوع ہے ورنہ جہاں تک لعنت کے مستحق پر لعنت کرنے کا تعلق ہے تو یہ اسی طرح عبادت ہے جس طرح مستحق درود پر درود بھیجنا عبادت ہے اور یہ دونوں کام ایسے اچھے ہیں کہ خود خدا بھی بجالاتا ہے۔ ان اللہ وملائکة یصلون علی النبی ...... اولئک یلعنهم اللہ...... (منہ عفی عنہ)

اطفال خودسال، چراگاہوں میں چرنے والے حیوانات اور خشوع وخضوع کرنے والے (بعض) جوان نہ ہوں تو میں آسمان کولوہا زمین کوتانبا اور خاک کوانگارہ بنادوں۔نہ آسمان سے بارش کاایک قطرہ نہ برساؤں اور نہ زمین سے ایک دانہ اگاؤں بلکہ تم پراس طرح عذاب انڈیل دوں جس طرح انڈیلنے کا حق ہے۔

السورة العاشرة

یابن آدم قد جآئکم الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر وانکم لاتحسنون الابمن احسن الیکم ولا تصلون الالمن وصلکم ولا تکلمون (فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ) اے لوگو! جس طرح پتھر پانی میں رہ کرنرم نہیں ہوتا اسی طرح سخت دلوں پر وعظ ونصیحت کوئی اثر نہیں کرتے۔

دسواں سورہ

ارشاد قدرت ہے ”اے فرزندِ آدم! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حق آ گیا بس جس کا بھی چاہے وہ ایمان لائے اور جسکا بھی چاہے وہ کفر اختیار کرے تم لوگ صرف اس سے نیکی کرتے ہو جوتم سے نیکی کرتا ہے تم صرف اس سے صلہ رحمی کرتے ہو جوتم سے صلہ رحمی کرتا ہے تم صرف اس سے کلام کرتے ہو۔

الالمن کلمکم ولا تطعمون الالمن اطعمکم ولا تنصفون الالمن انصفکم ولا تکرمون الالمن اکرامکم فلیس لاحد علی احد فضل انما المومنون الذین امنو باللہ ورسولہ الذین یحسنون الی من اسآء الیھم ویصلون الی من قطعھم ویعطون الی من حرمھم وینصفون من خانھم ویکلمون الی من ھاجر منھم ویکرمون من اھانھم.

السورة الحادية عشر

جوتم سے کلام کرتا ہے تم صرف اس کو کھان کھلاتے ہو جوتم کو کھانا کھلاتا ہے تم صرف اس سے انصاف کرتے ہو جوتم سے انصاف کرے اورتم صرف اس کا احترام کرتے ہو جوتمہارا احترام کرے پھرتم میں سے کسی کو کسی پر فضیلت کیا ہے؟ حالانکہ مومن تو بس وہ ہیں جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہیں اور اس سے نیکی کرتے ہیں جوان سے برائی کرتا ہے وہ اس سے صلہ رحمی کرتے ہیں جوان سے قطع رحمی کرتا ہے وہ اسے عطا کرتے ہیں جو انہیں محروم کرتا ہے وہ اس سے انصاف کرتے ہیں جوان سے خیانت کرتا ہے وہ اس سے کلام کرتے ہیں جوان سے بائیکاٹ کرتا ہے اور وہ اس کا احترام کرتے ہیں جوان کی توہین کرتا ہے (اولئک هم خیر البریه)

یـآایهاالناس انما الدنیا دار من لادارله و مال من لامال له ولها یجمع من لاعقل له وبها یفرح من لایقین له وعلیها یحرص من لا توکل له ویطلب

گیارہواں سورہ

ارشاد قدرت ہے "اے لوگو! (یاد رکھو) دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں ہے یہ اس شخص کا مال ہے جس کا (آخرت میں) کوئی مال نہیں ہے۔ اس کے لیے وہ دولت جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں ہے اس پر خوش وہ ہوتا ہے جس میں (آخرت کا) یقین نہیں ہے اس کے لیے حرص وہ کرتا ہے جس میں توکل بر خدا نہیں ہے اس کی لذتوں کو وہ چاہتا ہے۔

شهواتها من لامعرفة له فمن اخذ نعمة زآئلة وحیوة منقطعة وشهوة فانیة ظلم نفسه وعصی ربه ونسی اخرته وغرته حیوته

جس میں معرفت نہیں ہے پس جو شخص (آخرت کو چھوڑ کر) زائل ہونے والی نعمت، ختم ہونے والی زندگی اور فنا ہونے والی لذت حاصل کرتا ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو بھول گیا ہے اور اسے زندگانی دنیا نے دھوکہ دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

السورة الثانية عشر

يابنی ادم اذکر والعمتی التی انعمت علیکم الخ کمالاتهتدون السبيل الابالدليل فکذالک لاتهتدون طريق الجنة الابالکم و کمالاتجتمعون المال الابالتعب و کذالک لاتدخلون الجنة الابالصبر علی العبادة فتقربوا بالشوافل واطلبوار ضآئی برضآء المساکین فان رضآئی.لایفارقهم طرفة عین ابدا وارغبوافی مجالستکم العلماء فان رحمتی لا تفارقهم طرفة عین

ارشادقدرت ہے''اے فرزندِ آدم! میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی ہیں.جس طرح (دینوی) راستوں کے لیے راہنماؤں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح جنت کا راستہ معلوم کرنے (اوراس پرگامزن ہونے) کے لیے بھی علم کی راہنمائی کی ضرورت ہےاورجس طرح مال محنت ومشقت کے بغیر جمع نہیں ہوسکتا اسی طرح عبادت پرصبر کئے بغیر جاگیر جنت بھی حاصل نہیں ہوسکتی پس نوافل کے ذریعہ سے خدا کا تقرب حاصل کرواور میری رضا کوفقراء ومساکین کی رضا میں تلاش کرو کیونکہ میری رضا ان سے طرفۃ العین کے لیے جدا نہیں ہوتی۔علماء کی ہمنشینی میں رغبت کرو کیونکہ مری رحمت ایک لحہ کے لیے بھی ان سے جدا نہیں ہوتی۔

بارہواں سورہ

ابدایاموسیٰ اسمع مااقول الحق مااقول اته من تکبر علی مسکین حشرته یوم القیمة علی صورة ذرة تحت اقدام الناس ومن تعرض بهتک سترمسلم اهتک ستره سبعین مرة ومن تواضع لعالم اووالدیه رفعته فی الدارین ومناهان مومنا مسلما لفقره قد بار ترقی فی المحاربة ومن احب مومنا من اجلی صافحته الملائکة فی الدارین فی الدنیا سراوفی الاخوة بهرا۔

اے موسیٰ جو کچھ میں کہتا ہوں سن کیونکہ حق بات وہی ہے جو میں کہتا ہوں جو شخص کسی بندہ مسکین پر

تکبر کرے گا میں اسے (بروز قیامت) چیونٹی کی شکل میں محشور کروں گا جو لوگوں کے پاؤں تلے روندا جائے گا جو کسی مسلمان کی ہتک عزت کرے گا میں ستر بار اس کی پردہ دری کروں گا جو شخص کسی عالم دین یا اپنے والدین کے لیے تواضع و فروتنی کرے گا میں اسے دنیا و آخرت میں بلند و بالا کروں گا اور جو شخص کسی بندہ مومن کی توہین کرے گا وہ مجھے جنگ کا چیلنج کرے گا اور جو شخص میری وجہ سے کسی بندہ مومن سے محبت کرے گا دنیا و آخرت میں فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے دنیا میں پوشیدہ طور پر اور آخرت میں کھلم کھلا طور پر۔

السورة الثالثة عشر

یابن ادم اطیعونی بقدر حوا تحکم الی واعصولی بقدر صبر کم علی

ارشاد قدرت ہے "اے فرزند آدم! میری اطاعت اس قدر کرو جس قدر تمہاری حاجتیں مجھ سے وابستہ ہیں اور میری نافرمانی اس قدر کرو جس قدر تم میں دوزخ کی آگ کے برداشت کرنے کی طاقت ہے۔

تیرہواں سورہ

النار وتزودوا منالدنیا بقدر مسکنکم فیھا وتزودوا الاخرۃ بقدر مسکیکم فیھا ولا تنظر والی جالک المتاخرۃ وارزاقکم الحاضرۃ و ذنو بکم المستورۃ وکل شی ھا لک الاوجھی ول خفتممن النار کما خفتم من الفقر لا اغنیتکم من حیث لا تحتسبون ولور غبتم فی الجنۃ کمارغبتم فی الدنیا لا سعد تکم فی الدارین ولا تمیتو اقلوبکم بحب الدنیا فزوالھا قریب.

دنیا کے لیے اس قدر توشہ جمع کرو جس قدر تم نے یہاں ہے اور آخرت کے لیے زاد سفر اس قدر اکٹھا کرو جس قدر وہاں قیام کرنا ہے (یہاں تک تو مطلب وہی ہے جو سابقہ حدیث نمبر ۱۱۹ کا تھا) اور کبھی دیر سے آنے والی موتوں، اپنے موجودہ رزقوں اور پوشیدہ گناہوں پر نظر نہ کرو (اور مغرور

Scanned by CamScanner

نہ ہو جاؤ) کیونکہ میری ذات کے سوا ہر چیز ہالک ہے۔ جس طرح تم لوگ فقر و فاقہ سے ڈرتے ہو اگر اسی طرح تم جہنم سے ڈرتے تو میں تمہیں وہاں سے تونگر بنا دیتا جہاں سے تمہیں گمان بھی نہیں ہوتا اور اگر تم آخرت میں اس طرح رغبت کرتے جس طرح دنیا میں کرتے ہو تو میں تمہیں دنیا و آخرت میں سعادت مند بنا دیتا۔ خبردار دنیائے دوں کی محبت میں اپنے دلوں کو نہ مارو کیونکہ اس کا زوال قریب ہے۔

السورة الرابعة عشر

یابن آدم کم من سراج اطفاته الریح و کم من عابد افسده العجب و کم من فقیر افسده الفقر و کم من غنی افسده الغنی و کم من صحیح

ارشاد قدرت ہے اے فرزند آدم! کئی چراغ ہیں جنہیں ہوا نے گل کر دیا کئی عبادت گزار ہیں جنہیں عجب و تکبر نے تباہ کر دیا کئی ایسے غریب و نادر ہیں جنہیں فقر نے خراب کر دیا کئی ایسے سرمایہ دار ہیں جنہیں تونگری نے برباد کر دیا کئی ایسے تندرست ہیں جنہیں صحت و عافیت نے ہلاک کر دیا۔

چودہواں سورہ

انسده العافیة و کم من عالم افسده العلم یابن آدم زارعونی ورابحونی واسئلونی وعاملونی فان ربحکم عندی مالاعین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ولا تنفد خزائنی ولا ینقص ملکی وانا الوهاب یابن آدم دینک لحمک ودمک فان صلح دینک صلح لحمک ودمک وان فسد دینک فسد لحمک ودمک فلاتکن کالمصباح یضیٔ الناس ویحرق نفسه بالنار واخرج حب الدنیا عن قلبک فانی لااجمع حبی وحب الدنیا فی قلب واحد ابدا کما لایجتمع الماء والنار فی اناء واحد وارفق بنفسک فی جمع

الرزق فان الرزق مقسوم والحريص محروم والبخيل مذموم والنعمة لاتدوم والاجل معلوم وخير الحكمة خشية الله تعالیٰ وخیر الغنی

اور کئی ایسے عالم ہیں جنہیں علم نے خراب کر دیا (ع علم را برتن زنی مارے بود) اے فرزند آدم! مجھ سے مزارعت، معاملت، مرابحت (باہمی نفع وال کاروبار) کرو کیونکہ میرے پاس تمہارے نفع وفائدے کے لیے وہ کچھ موجود ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی بشر کے دل ودماغ میں گزرا ہے نہ میرے خزانے کبھی ختم ہوتے ہیں اور نہ میرے ملک میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے میں بہت عطا کرنے والا ہوں۔

اے فرزند آدم! تمہارا دین ہی تمہارا گوشت و پوست اور خون ہے پس اگر تمہارا دین ٹھیک ہے تو تمہارا گوشت و پوست اور خون بھی ٹھیک ہے اور اگر تمہارا دین خراب ہے تو پھر تمہارا گوشت و پوست اور خون بھی خراب ہے چراغ کی مانند نہ بن جو لوگوں کو روشنی پہنچاتا ہے اور خود کو آگ سے جلاتا ہے اور اپنے دل ودماغ سے دنیا کی محبت کو باہر نکال۔ کیونکہ میں کبھی ایک دل میں اپنی اور دنیا کی محبت جمع نہیں کرتا جس طرح کہ پانی اور آگ ایک برتن میں جمع نہیں ہو سکتے مال جمع کرنے میں میانہ روی سے کام لو کیونکہ رزق مقسوم ہے حریص محروم ہے اور بخیل مذموم ہے۔ دینوی نعمت بھی ہمیشہ نہیں رہتی موت (کا وقت) معلوم ہے بہترین حکمت خدا کا خوف وخشیہ ہے بہترین تونگری۔

القناعة وخير الزاد التقوىٰ و شر صلاحكم الكذب وشر تصيحتكم التميمة و ماربك بظلام للعبيد.

قناعت ہے بہترین زادِ تقویٰ الٰہی ہے بدترین خصلت جھوٹ بولنا ہے اور بدترین نصیحت خیانت کاری ہے۔

Scanned by CamScanner

السورة الخامسة عشر

یـآیھـاالـذین آمنو الم تقولون مالا تفعلون ولم تنهون عیا لاتنتهون ولم تآمرون بـمـالا تـعـمـلـون ولم تجعمون ما کلھون ولما التم بیة یو ما بعد (((تو خرون وبـعـام بـعـد عـام تـنـتـظـرون الیکم من الموت امان ام بایدیکم ((((النیران ام تحققتم الفوز بالجنان ء انظر تکم النعمة وعزکم من اللہ تعالیٰ طول الامال فلا تغرنکم الصحة والسلام تفان ایامکم معلومة وانفاسکم معدودة

ارشادِقدرت ہے ''اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو اور اس (برے) کام سے کیوں روکتے ہو جس سے خود رکتے نہیں ہو اور اس (نیک) کام کا دوسروں کو کیوں حکم دیتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے۔ وہ (زائد از ضرورت) مال کیوں جمع کرتے ہو جو خود کھاتے نہیں ہو اور توبہ کو کیوں وہ موخر کرتے اور کل پر ٹالتے ہو اور ایک سال کے بعد دوسرے کا کیوں انتظار کرتے ہو کیا تمہارے پاس موت سے امان نامہ یا جہنم سے برات نامہ موجود ہے یا تمہیں جنت کے حاصل ہونے کا یقین ہوگیا ہے ہے اس (((نعمت نے ڈھیل تو نہیں دے دی اور لمبی لمبی امیدوں نے تمہیں دھوکہ تو نہیں دے دیا (خبردار تمہیں صحت و سلامتی فریب نہ دے۔ کیونکہ تمہارے دن گنے چنے ہیں تمہارے سانس معدودے چند ہیں۔

پندرہواں سورہ

وسر آئر کم مکتوف واستار کم مھتوکة فاتقوااللہ یا اولی الالباب وقدمو امافی ابدیکم لمابین ایدیکم

Scanned by CamScanner

السورة السادسة عشر

یا بن ادم انا حی لا اموت اعمل بما امرتک وانته عمانھیتک حتی اجعلک حیالاتمون یا بن آدم انا ملک لا ازول اذا قلت لشیء کن فیکون اطعنی فیما امرتک وانتہ عمانھیتک حتیٰ تقول لشی کن فیکون یا بن ادم اذا کان قولک ملیحا وعملک قبیحافانت راس المنافقین وان کان ظاھرک ملیحا وباطنک قبیحافانت اھلک الھالکین یا بن آدم لایدخل جنتی الامن تواضع

تمہارے راز فاش اور پردے دریدہ ہیں اے صاحبان عقل! خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے اپنے آگے بھیج دو۔

سولھواں سورہ

ارشاد قدرت ہے ''اے فرزند آدم! میں وہ زندہ ہوں جس کے لئے موت نہیں ہے جس چیز کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اس پر عمل کر۔ اور جس چیز سے روکا ہے اس سے باز رہ میں تجھے ایسا زندہ بنا دوں گا جو کبھی نہیں مرے گا (تیرا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا) اے فرزند آدم! میں وہ بادشاہ ہوں جسے زوال نہیں ہے اور (میں وہ قادر مطلق ہوں کہ) جب کسی چیز سے کہ دوں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے تو امر و نہی میں میری اطاعت کرتا کہ تو بھی ایسا بن جائے کہ جب بھی (مقام اعجاز یا کرامت نمائی میں) کسی چیز سے کہہ دے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی اے فرزند آدم! جب تیرا قول ملیح (خوش آئند) ہو اور فعل قبیح ہے تو سب سے بڑا منافق تو ہے اور جب تیرا ظاہر ملیح اور باطن قبیح ہے تو سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا تو ہے اے فرزند آدم! (یاد رکھ) میری جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو میری عظمت وجلالت کے سامنے عاجزی کرے گا۔

[1] اس مجمل جملے کی مزید وضاحت اسی کتاب کے آخری باب میں حاشیہ پر ملاحظہ فرمائیں (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

لعظمتی و قطع نهاره بذکری و کف نفسه عن الشهوات من اجلی ویواخی الغریب ویواسی الفقیر و یرحم المصاب ویکرم الیتیم ویکون له کالاب الرحیم وللارامل کالزوج الشفیق فمر کان هذه صفته یکون ان دعانی لبیته وان سئلنی اعطیته

اور دن میری یاد میں گزارے گا اور میری وجہ سے خواہشات نفسانیہ سے باز رہے گا اور مسافر سے نرمی و فقیر سے ہمدردی کرے گا مصیبت زدہ پر رحم اور یتیم کا احترام کرے گا اور اس کے لیے بمنزلہ مہربان باپ کے اور رانڈوں کے لیے بمنزلہ شفیق شوہر کے ہوگا جس شخص میں یہ صفتیں پائی جائیں گی وہ جب بھی مجھے پکارے گا تو بھی لبیک کہوں گا اور جب بھی مجھ سے کچھ مانگے گا تو میں اسے عطا کروں گا۔

السورة السابعة عشر

یابن آدم الی کم تشکوننی والی کم تنسوننی والی کم تکفرونني ولست بظلام للعبید والی متی تجحدون بنعمتی ورزقکم فی یاتیکم فی کل یوم من عندی والی متی تجحدون بربوبیتی ولیس لکمرب غیری والی متی تجفوننی ولم اجفکم

ارشاد قدرت ہے "اے فرزند آدم! تم کب تک میرا شکوہ کرتے رہو گے؟ اور کب تک مجھے بھلائے رہو گے اور کب تک میرا کفران نعمت کرتے رہو گے؟ حالانکہ میں بندوں پر ظلم وستم کرنے والا نہیں ہوں اور تم کب تک میری نعمتوں کا انکار کرتے رہو گے حالانکہ تمہارا رزق ہر روز میری بارگاہ سے نازل ہو رہا ہے اور کب تک تم میری ربوبیت کا انکار کرتے رہو گے حالانکہ میرے سوا تمہارا کوئی پروردگار نہیں ہے تم کب تک مجھ پر جور و جفا کرتے رہو گے حالانکہ میں تم پر جفا کرتا نہیں ہوں۔

سترھواں سورہ

واذا طلبتم الطبیب لابدانکم فمن یشفیکم عن ذنوبکم

تم جسمانی بیماریوں کے لیے تو حکیم ومعالج بلاتے ہو مگر (یہ تو بتاؤ کہ) تمہیں گناہوں کی بیماری سے شفا کون دے گا؟؟

السورة الثامنة عشر

یا بن آدم اصبرو تواضح ارفعکم و اشکرلی ازدک و اسغفرلی اغفرلک وادعنی استجب لک و اسئلنی اعطک وتصدق لی ابارک لک فی رزقک وصل رحمک ازدفی عمرک وانسی اجلک واطلب منی العافیة بطول لصحة واطلب السلامة فی الوحدة والاخلاص فی الورع والزهد فی التوبة والعبادة فی العلم والغنی فی القناعة، یا بن ادم کیف تطمع فی العبادة مع الشبع وکیف تطلب جلآء القلب مع کثرة النوم وکیف تطمع فی الخوف من الله تعالیٰ مع خوف الفقر وکیف تطمع

اٹھارواں سورہ

ارشاد قدرت ہے "اے فرزند آدم! تو صبر و تواضع کر میں تجھے بلند کروں گا تو میرا شکرادا کر میں (نعمتوں میں) اضافہ کروں گا تو مجھ سے مغفرت طلب کر میں تجھے معاف کروں گا تو مجھ سے دعا کر میں قبول کروں گا تو مجھ سے سوال کر میں تجھے عطا کروں گا تو میری خاطر صدقہ دے میں تیرے رزق میں برکت دوں گا تو میری خاطر صلہ رحمی کر میں تیری عمر دراز کروں گا اور موت کو موخر کروں گا طول صحت کی شکل میں مجھ سے عافیت طلب کر اور سلامتی کو تنہائی میں، اخلاص کو حرام سے بچنے میں، زہد کو توبہ میں، عبادت کو علم میں اور تونگری کو قناعت میں طلب کر اے فرزند آدم!

Scanned by CamScanner

تو شکم پری کی حالت میں عبادت کی کس طرح توقع کرتا ہے؟ اور گراں خوابی کی حالت میں جلاء قلبی کی کیونکر تمنا کرتا ہے فقر وفاقہ سے ڈرنے کے باوجود خوف خدا کی کس طرح امید کرتا ہے؟ اور فقراء و مساکین کو حقیر و ذلیل سمجھ کر خدا کی رضا جوئی کی کس طرح آرزو کر سکتا ہے؟

فی مرضات اللہ تعالیٰ مع احتقار الفقراء والمساکین

السورة التاسعة عشر

یاآیہاالناس لاعقل کالتدبیر ولا ورع کالکف عن الاذی ولا حسب ارفع من الادب ولا شفیع کالتربۃ ولا عبادۃ کالعلم ولا صلوۃ الامع الخشیۃ ولا فقرالامع الصبر ولا عبادۃ کالتوفیق ولا قرین ازین من العقل ولا رفیق اشین من الجھل یابن آدم تفرغ لعبادتی لاملآء قلبک فقرا وبدنک تعبا و صہ غماوھا وجسمک سقما و دنیاک عسرۃ

انیسواں سورہ

ارشاد قدرت ہے اے لوگوں! معاملات کو ناخن تدبیر سے سلجھانے سے بہتر کوئی عقل نہیں ہے (لوگوں کی) ایذا رسانی سے اجتناب سے بہتر کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔ ادب سے بہتر کوئی ذاتی حسب نہیں ہے توبہ سے بہتر کوئی سفارشی نہیں ہے۔ علم جیسی کوئی عبادت نہیں ہے خشوع وخضوع کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے صبر کے بغیر کوئی فقر وفاقہ نہیں ہے (فقر کی زینت صبر ہے) توفیق ایزدی جیسی کوئی عبادت نہیں ہے۔ عقل سے بڑھ کر کوئی باعث زیب وزینت مصاحب نہیں ہے اور جہالت سے بڑھ کر کوئی باعث ننگ وعار رفیق نہیں ہے اے فرزند آدم! اپنے آپ کو میری عبادت کے لیے فارغ کرتا کہ میں تیرے دل کی تونگری سے ہاتھوں کو کورزق سے اور جسم کو راحت سے لبریز کردوں اور میری یاد سے غفلت نہ کرورنہ میں تیرے دل کو فقر سے، بدن کو مشقت سے سینہ کو ہم وغم سے جسم کو بیماری سے اور تیری دنیا کو تنگی سے بھر دوں گا۔

Scanned by CamScanner

السورة العشرون

یا بن اٰدم الموت یکشف اسرار ک والقیامة تبلوا اخبارک والکتاب یھتک استارک فاذا الذنبت ذنباصغیرا فلا تنظر الی صغره ولکن انظر الی من عصیته واذارزقت رزقا قلیلا فلا تنظر الی قلته ولکن انظر الی من رزقک یابن اٰدم لاتامن منمکری فان مکری اخفی الیکم من دبیب النمل علی الصفآء فی اللیلة الظلمآء یا بن آدم ھل ادیتم فرآئضی کما امرتکم وھل واسیتم المساکین باموالکم وانفسکم وھل احسنتم الیٰ من اسآ الیکم وھل عفوتم عمن ظلمکم وھل وصلتم من قطعکم وھل انصفتم من خانکم وھل کلتم

بیسواں سورہ

ارشادقدرت ہے اے فرزند آدم! موت تیرے راز ہائے سربستہ کوکھول دے گی قیامت تیرے اخبار (بطور آزمائش) ظاہر کر دے گی اور نامہ اعمال تیرے پردے چاک کر دے گا جب (بظاہر) کوئی چھوٹا گناہ کروں تو اس کے چھوٹے پن پرنظر نہ کرو۔ بلکہ اس ذات کی عظمت پر نظر کرو۔جس کی نافرمانی کی ہے(اس طرح صغیرہ گناہ بھی تمہیں کبیرہ نظر آئے گا) اور جب تمہیں تھوڑا سا رزق مل جائے تو اس کی قلت پرنظر نہ کرو بلکہ عطا کرنے والی ہستی (کی بڑائی و کبریائی) پرنظر کرو۔(اس طرح تمہیں تھوڑا رزق بھی زیادہ نظر آئے گا) اے فرزند آدم! میری آزمائش اور مکافات عمل سے مامون نہ ہو کہ وہ سیاہ رات میں، تیاہ پتھر پر سیاہ رنگ کی چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے۔اے فرزندِ آدم! کیا تم نے میرے حکم کے مطابق میرے فرائض ادا کر دیئے ہیں؟ اور کیا تم نے اپنے مال و جان سے مسکینوں کے ساتھ مواسات و ہمدردی کی ہے؟ کیا تم نے برائی کرنے والے کے ساتھ اچھائی کی ہے؟ کیا ظالم سے درگزر کیا ہے؟ کیا قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کی ہے؟ کیا خیانت کار سے انصاف کیا ہے؟ کیا ترک کلام

Scanned by CamScanner

من هاجر کم وهل ادبتم اولاد کم وهل سئلتهم العلمآء من امر دینکم ودنیا کم فانی لا انظر الی صور کم ولا الی محاسنکم ولکن انظر الی قلوبکم واعمالکم وارضی منکم بهذه الخصال

کرنے والے سے کلام کیا ہے؟ کیا اپنی اولاد کو مؤدب بنایا ہے؟ اور کیا تم نے اپنے دینی ودنیوی امور میں علماء سے رجوع کیا ہے؟ کیونکہ تمہاری صورتوں اور شکلوں پر نظر نہیں کرتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں پر نگاہ کرتا ہوں اور (ان مذکورہ بالا اچھی) خصلتوں کی وجہ سے تم سے راضی ہوتا ہوں۔

السورة الحادية والعشرون

یا بن ادم انظر الیٰ نفسک والی جمیع خلقی فان وجدت احدا اعن علیک من نفسک فاصرف کرامتک الیه والافاکرم نفسک بالتوبة والعمل الصالح ان کانت علیک عزیزة یا ایها الذین امنو اذکروانعمة الله علیکم واتقوا الله قبل یوم القیامة و یوم الواقعة ویوم التغابن ویوم الحاقة ویوم کان مقداره

اکیسواں سورہ

اے فرزند آدم! اپنی ذات اور میری تمام مخلوقات پر ایک نگاہ ڈال اگر تجھے اپنی ذات سے زیادہ عزیز کوئی مخلوق نظر آئے تو بے شک اسے اپنی توجہ واحترام کا مرکز قرار دے ورنہ اگر تجھے اپنی ذات ہی سب سے زیادہ عزیز ہے تو پھر توبہ اور عمل صالح کر کے اس کا اکرام کر اے ایمان والو! اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور قیامت کے دن واقعہ اور تغابن، یعنی گھاٹے والے دن سے پہلے تقویٰ اختیار کرو۔ جو پچاس ہزار سال کا ہوگا جس دن (کافرومشرک) بول نہیں سکیں گے اور نہ ہی ان کو عذر خود ہی کی اجازت دی جائے گی۔

Scanned by CamScanner

خمسین الف سنة ویوم لاینطقون ولا یؤذن لهم فیعتذرون

السورة الثانیة والعشرون

یآایها الذین امنوا اذکروا الله ذکر اکثیرا یا موسیٰ بن عمران یا صاحب البیان اسمع کلامی الوانا الوانا انی انا الله الملک الدیان لیس بینی و بینک ترجمان بشرا کل الربوا والعاق لوالدیه بغضب الرحمٰن ومقطعات النیران یا بن ادم اذا وجدت قساوة فی قلبک وسقما فی بدنک اوحر مانا فی رزقک فاعلم انک تکلمت فیمالا یعنیک یابن ادم لایستقیم دینک حتی یستقیم لسانک وقلبک ولا یستقیم قلبک حسی یستقیم لسانک ولا یستقیم لسانک حتی تستحی من ربک واذا نظرت الی عیوب الناس ونسبت عیوبک فقد ارضیت الشیطان واغضبت الرحمٰن یا بن ادم السانک اسدان طلقته اهلکک وهلاکک فی طرف لسانک

بائیسواں سورہ

اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو اے موسیٰ بن عمران! سود خوار، اور والدین کے نافرمان کو خدا کے قہر وغضب اور آتش جہنم کے لباس، عذاب کی خبر دے دو۔ اے فرزندِ آدم! اگر تو کبھی اپنے دل میں سخت بخ بدن میں بیماری اور رزق میں کمی محسوس کرے تو سمجھ لے کہ تو نے کوئی لایعنی کلام کیا ہے۔ اے فرزند آدم! تیرا دین اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک تیری زبان اور تیرا دل درست نہ ہو اور تیرا دل اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک تیری زبان درست نہ ہو اور تیری زبان اس وقت تک درست نہیں ہو سکتی جب تک تو اپنے پروردگار سے شرم وحیا نہ کرے اور تو جب اپنے عیبوں کو بھول کر دوسرے لوگوں کے عیبوں پر نظر کرنے لگ جائے تو سمجھ لے کہ تو نے شیطان کو خوش کر کے رحمٰن کو ناراض کیا ہے۔

Scanned by CamScanner

اے فرزند آدم! تیری زبان شیر کی مانند ہے اگر تو اسے آزاد چھوڑے گا تو تجھے ہلاک کر دے گا اور تیری ہلاکت تیری زبان کی نوک میں ہے۔

السورة الثالثة والعشرون

يا بن أدم! ان الشيطان لكم عدو مبين فاتخذوه عدوا. فاعملوا لليوم الذي تحشرون فيه الى الله تعرف جافوجا وتقفون بين يدى الله صفا صفاً و تقرون الكتاب حرفاً حرفاً وتسالون عما تعملون سرا وجهدا ثم يساق التقون الى الجنان وفداً وفداً والمجرمون الى جهنم ورداًوردا.

اے فرزند آدم! شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے لہٰذا تم اسے دشمن ہی سمجھو اور اس دن کے لیے (نیک) عمل بجالاؤ جس دن تم فوج اندر فوج اللہ کی بارگاہ میں محشور کئے جاؤ گے اور اس کی سرکار میں قطار اندر قطار کھڑے ہوں گے۔ اپنے نامہائے اعمال کو حرف بحرف پڑھو گے اور خفیہ اور اعلانیہ جو کچھ تم نے کیا ہوگا اس کے متعلق تم سے باز پرس کی جائے گی پھر پرہیز گاروں کو جنت کی طرف اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

تئیسواں سورہ

السورة الرابعة والعشرون

شهد الله انه لااله الاهو والملائكة واولو العلم قائماً بالقسط لااله الاهو

چوبیسواں سورہ

اللہ اس کے ملائکہ اور صاحبان علم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور وہ عادل ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

العزیز الحکیم ان الدین عنداللہ لاسلام بشر کل محسن بالجنۃ و کل مسیئی ھالک خاسر و من عرف اللہ فاطاعہ نجیٰ ومن عرف الشیطان فعصاہ سلم ومن عرف بحق فاتبعہ امن ومن عرف الباطل فاتقاہ فاز ومن عرف الدینا فرفضھا خلص ومن عرف الاخرۃ فطبھا وصل ان اللہ یھدی من یشاء والیہ تقلبون یا بن آدم! اذا کان اللہ تعرقد تکفل لک برزقک فطول اھتمامک لماذا؟ وان کان عقاب اللہ حقا فالمعصیتہ لماذاوان کان ثواب اللہ تعالیٰ فی الجنۃ حقا فالا ستراحۃ لماذا؟ وان کان کل شیء بقضائی وقدر فالجزع لماذا؟

وہ غالب اور دانا ہے اللہ کے نزدیک (دین برحق صرف) اسلام ہے ہر نیکوکار کو جنت کی خوشخبری سناؤ اور ہر گناہگار ہلاک ہونے والا زیاں کار ہے جو شخص اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت کرے وہ ناجی ہے اور جو شیطان کو پہچان کر اس کی نافرمانی کرے وہ سالم ہے جو حق کو پہچان کر اس کی اتباع کرے وہ مامون ہے جو باطل کو پہچان کر اس سے دامن کو بچائے وہ کامیاب ہے جو شخص دنیا کو پہچان کر اسے چھوڑ دے وہ گلوخلاصی کرا گیا۔ جو آخرت کو پہچان کر اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے (اپنے مقصد کو) پہنچ گیا اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور تم نے لوٹ کر اس کی طرف جانا ہے۔ اے فرزندِ آدمؑ! جب خدا تیرے رزق کا کفیل ہے تو پھر تیرا اتنا بڑا اہتمام کس لیے ہے؟ جب پید کرنا میرا کلام ہے تو پھر بخل کس لیے؟ جب شیطان تیرا دشمن ہے تو پھر اس سے غفلت کیوں؟ جب حساب و کتاب اور پل صراط سے گزرنا برحق ہے تو پھر جمع مال کس لیے؟ اور جب اللہ کا عذاب برحق ہے تو اس کی نافرمانی کس لیے؟ جب جنت میں خدا کا ثواب برحق ہے تو پھر سہل انگیزی کس لیے؟ اور جب ہر چیز میری قضاء وقدر سے ہے تو پھر یہ جزع وفزع کس لیے؟

Scanned by CamScanner

السورة الخامسة والعشرون

یا بن آدمؑ! اکثر من الزادفان الطریق بعید بعید وجدد السفینة فان البحر عمیق عمیق و خفف الحمل فان الصراط دقیق دقیق و اخلص العمل فان الناقد بصیر بصیر واخد ولذتک الی الحورابعین وکن لی اکن لک وتقرب الی باستھانة الدنیا و تبعدمن النار بغض الفجار وحب الابرار فان اللہ لایضیع اجرالمحسنین

اے فرزند آدمؑ! زادِ سفر زیادہ جمع کر کیونکہ سفر بہت طویل ہے کشتی نئی بنا کہ سمندر بہت گہرا ہے بوجھ ہلکا اٹھا کہ راستہ بہت باریک ہے۔ عمل کو خالص بنا کہ ناقد بڑا بصیر وخبیر ہے۔ اپنی نیند کو قبر تک فخر کو میزان تک، شہوت کو جنت تک، راحت کو آخرت تک اور لذت کو حور العین تک موخر کر تو میرا بن جا میں تیرا بن جاؤں گا دنیا کو پست وحقیر سمجھ کر میرا قرب حاصل کر اور بروں سے نفرت اور نیکوں سے محبت کر کے جہنم سے دوری اختیار کر۔ اللہ نیکوکاروں کے اجر وثواب کو ضائع نہیں کرتا۔

پچیسواں سورہ

السورة السادسته والعشرون

یابنی آدمؑ! کیف تعصونی وانتم تجزعون من حرالشمس والرمضاء وان

چھبیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ! تم کس برتے پہ میری نافرمانی کرتے ہو؟ جبکہ تم آفتاب کی گرمی اور ریت کی تپش سے گھبرا جاتے ہو۔

Scanned by CamScanner

جهنم لها سبع طبقات فيهاتيران تاكل بعضها بعضا وفي كل منها سبعون الف وادمن النار وفي كل وادسبعون الف شعبة ومن النار...... يا بن آدم! ماخلقت هذه النيران الالک کافر و بخيل و نمام وعاق لوالديه ومانع الذكوة و آكل الربا والزانی و جامع الحرام وناسی القران وموذی الجیران من تاب و آمن وعمل صالحا فارحموا انفسكم يا عبيدی فان الابدان ضعيفة والسفر بعيدواحمل ثقيل الصراط دقيق و النار نظیٰ والمنادی اسرافيل و القاضی رب العالمین.

جہنم کے سات طبقے ہیں ان میں وہ زبردست آگ ہے جو بعض بعض کو کھاتی ہے اور ہر طبقہ میں آگ کی ستر ہزار وادی ہے اور ہر وادی میں آگ کا ستر ہزار شعبہ ہے......اے بنی آدمؑ! میں نے جہنم کی یہ آگیں پیدا نہیں کیں مگر ہر کافر، بخیل، چغلخور، والدین کے نافرمان، مانع زکواۃ، سوخوار، زنا کار، مال حرام جمع کرنے والے، قرآن بھلانے والے اور پڑوسیوں کو اذیت پہنچانے والے کے لیے مگر جو (ان گناہوں سے) توبہ کرلے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی بجالائے اے میرے بندو! اپنی جانوں پر رحم کرو تمہارے بدن کمزور ہیں۔ سفر دراز ہے بوجھ ثقیل ہے پل باریک ہے، آگ شعلہ زن ہے منادی اسرافیل ہے اور فیصلہ کرنے والا رب العالمین ہے۔

السورة السابعة والعشرون

یاایها الناس کیف رغبتم ورضیتم فی الدنیا فانها فانية ونعيمهازآئلة

ستائیسواں سورہ

اے لوگو! تم کس طرح دنیا میں رغبت کرتے ہو اور کس طرح اس پر راضی ہو حالانکہ وہ فانی ہے اور اس کی نعمتیں زائل ہونے والی ہیں۔

اور اس کی زندگی ختم ہونے والی ہے۔ میری بارگاہ میں اطاعت گزاروں کے لئے اٹھوں۔

Scanned by CamScanner

دروازوں سمیت جنتیں ہیں۔ ہر ہر جنت میں ستر ہزار زعفران کا باغیچہ ہے اور ہر باغیچہ میں لولو والمرجان کے ستر ہزار شہر ہیں...... اور ہر قبہ میں خدائے رحمٰن کا ایک ایک ہزار ایسا ہدیہ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی آدمی کے دل میں گزرا ہے اور پسند کا ہر میوہ اور پسند کے ہر پرندہ کا گوشت موجود ہے اور وہ حورالعین ہیں۔ جو گویا چھپے ہوئے موتی ہیں۔ یہ سب کچھ ان اہل ایمان کی نیکیوں کی جزا ہے...... یہ جنتی لوگ نہ تو وہاں مریں گے نہ روئیں گے نہ حزن و ملال کریں گے نہ بوڑھے ہوں گے اور نہ ہی وہاں عبادت کی پابندی ہوگی...... پس جو شخص میری رضا میرے دارامت اور میرے جوار رحمت کا خواہاں ہے اسے چاہئے کہ وہ صدقہ دینے، دنیا کو حقیر جاننے اور قلیل مال پر قناعت کے ذریعہ سے اسے حاصل کرے۔ میں اپنی ذات کے لئے گواہی دیتا ہوں کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے عزیز و عیسیٰ میرے بندوں میں سے دو خاص بندے ہیں اور میرے رسولوں میں سے دو رسول ہیں۔

وحیاتها منقطعه فان عندی للمطیعین الجنان بابوا بها الثمانية فی کل جنة سبعون الف روضة من الزعفران وفی کل روضة سبعون الف مدينة من اللئولئو والمرجان...... وفی کل قبة الف هدية من الرحمن التی لاعین سمعت ولا خطر علی قلب بشرو فاكهة مما يتخيرون ولحم طير مما يشتهون من حور اعين كانهم اللت لئو المكنون جزا كانوا يعملون ولايموتون ولا يكون ولا يحزنون ولا يبرعون ولا يتعبدون ولا ...... فمن طلب رضانی ودار كرامتی وجواری فليطها بالصدقة والاستهانة بالدنيا والقناعة بالقليل شهوت نفسی لنفسی ان لا اله الا انا و عیسیٰ وعزير عبدان من عبادی ورسولان من رسلی.

السورة الثامنة والعشرون

یابان آدم! المال مالی وانت عبدی و مالک الاما اکلت فافنیت وما یست فابلیت وما تصدقت فابقیت وما ذخرت فحظک منه المقت وانما انت علی ثلاثة اقسام فواحد لی و واحد لک وواحد بینی و بینک فاما الذی لی فروحک واما الذی لک فعملک واما الذی بینی و بینک فمنک الدعا و منی الاجابة

یا بن آدمؑ! تورع تعرفن وتجوع فترنی . واعبدنی تجدنی و تفردتصلنی یا بن آدمؑ! اذا کانت الملوک تدحل النبار بالجودوالعرب بالعصبیة والعلماء بالحسد والفقرا بالکذب والتجار بالخیانة والحراث بالجهالة والعباد بالریاء والاغنیاء بالکبیر والقراء

اٹھائیسواں سورہ

اے فرزندآدم! مال میرا مال ہے اور تو میرا بندہ ہے۔ اس مال میں سے تیرا حصہ صرف وہ ہے جسے تو کھا کر ختم کر دے اور پہن کر بوسیدہ کر دے یا صدقہ دے کر باقی بچا لے اور جو مال تو جمع کرے گا اس میں تیرا حصہ صرف بغض ونفرت ہے تیرے تین حصے ہیں۔ ا۔ ایک حصہ میرے لیے ،۲۔ دوسرا حصہ تیرے لیے،۳۔ اور تیسرا حصہ میرے اور تیرے درمیان مشترکہ ہے (۱) وہ حصہ جو صرف میرے لیے ہے وہ تیری روح ہے (۲) وہ حصہ جو صرف تیرے لیے ہے وہ تیرا عمل ہے (۳) اور وہ حصہ جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دعا کرنا تیرا کام ہے اور اسے قبول کرنا میرا کام ہے اے فرزند آدمؑ ! پرہیز گاری اختیار کر مجھے پہچان لے گا بھوک برداشت کر مجھے نور بصیرت سے دیکھ لے گا میری عبادت کر مجھے پالے گا۔ لوگوں سے علیحدگی اختیار کر مجھ سے رابطہ قائم ہو جائے گا اے فرزند آدمؑ! جب بادشاہ اپنے ظلم و جور سے عرب اپنے

تعصب سے، علماء اپنے حسد سے، فقراء اپنے جھوٹ سے، تاجر اپنی خیانت کاری سے، کسان اپنی جہالت سے، عبادت گزار اپنی ریاکاری سے مالدار اپنے تکبر سے قاری

بالعقلة والصباغ بالغش ومانعم الذكوة لمنع الزكوة فاين من يطب الجنة؟

السورة التاسعة والعشرون

يـاايهـاالـذيـن آمـنـو اتقوالله حل تقاته ولا تموتن الاوانتم مسلمون يا ابن آدم! مثل العمل بلا علم كمثل الرعدبلا مطرومثل العلم بلا عمل كمثل الشجربلاثمر و مثل العلم بلاز هدو وخشتية كالمال بلا زكواة والطعام بلا مسلح كزرع على الصفاومثل العلم عندالاحمق كمثل الدروالياقوت عندالبهيمة ومثل القلوب القاسية كمثل الحجر الثابت فى الماء و مثل الموعظة عند من لا يدغب فيظ كمثل المزدار عنداهل القبور و مثل الصبيد قة بالحرام كن يغسل العذرة

اپنی غفلت سے رنگساز اپنی دھوکہ دہی ہے اور مانع زکواۃ، زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو جنت کا طلب گار کہاں ہے؟

انتیسواں سورہ

اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر مسلمان بن کر اے فرزند آدم! اس عمل کی مثال جس میں علم نہ ہو اس گرج جیسی ہے جس میں بارش نہ ہو اور اس علم کی مثال جس میں عمل نہ ہو اس درخت جیسی ہے جس پر پھل نہ ہو اور اس علم کی مثال جس میں زہد و تقویٰ اور خوف وخشیہ نہ ہو۔ اس مال جیسی ہے جس سے زکوۃ ادا نہ کی جائے یا اس کی مثال اس طعام جیسی ہے جس میں نمک نہ ہو۔ یا اس زراعت جیسی ہے جو صاف پتھر پر کی جائے۔ اس علم کی مثال جو احمق کے پاس ہو اس دُر و یاقوت جیسی ہے۔ جو کسی چوپائے کے پاس ہو سخت دلوں

Scanned by CamScanner

کی مثال اس پتھر جیسی ہے جو پانی میں گڑا ہو۔ بے رغبت آدمی کے سامنے وعظ کرنے کی مثال قبرستان میں بانسری بجانے جیسی ہے۔ مال حرام سے صدقہ دینے کی مثال اس شخص جیسی ہے جو پاخانے کو

بیوله ومثل الصلوة بلازکواة المال کمثل الجسد بلا روح و مثل العل بلا توبة کمثل البنیان بلا اساس زقامنوا ابلا مکر الله فلایا من مکر الله الاالقوم الخاسرون.

السورة الثلاثون

یابنی آدمؑ! بقدر مایمیل قلبک الی الدنیا خرج محبتی عن قلبک فانی لا اجمع حبی و حب الدنیا فی قلب واحد ابدا تجرد لعبادتی واخلص من الریا عملک حتی البسک لباس محبتی اقبل الی وتفرغ لذکری اذکرکَ عندملائکتی یا بن آدمؑ! اذکرنی تزللااذکرک تفضلا...... اذکرنی فی الصحة والغنا اذکرک فی الفقرو العنا......اذکرنی، بالا حسان الی الفقراء اذکهک بالجنة الماوی اذکرنی باعبر دیته اذکرک بالربوبیة

پیشاب سے دھوئے اورزکواۃ دیئے بغیر نماز پڑھنے والے کی مثال اس جسم جیسی ہے جس میں روح نہ ہو بلاتوبہ عمل کی مثال اس مکان جیسی ہے جس کی بنیاد نہ ہو۔ کیا یہ لوگ اللہ کے (جزائے) مکر سے محفوظ ہو گئے ہیں؟ حالانکہ اللہ کی (جزائے) مکر سے زیاں کار ہی مامون ہوتے ہیں۔

تیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ! جس قدر تیرے دل کا جھکاؤ دنیا کی طرف ہوگا۔ اسی قدر میں اپنی محبت تیرے دل سے نکال لوں گا کیونکہ میں اپنی محبت اور دنیا کی محبت کبھی ایک دل میں جمع نہیں کرتا۔ میری عبادت کے لیے اپنے آپ کو اور ریاکاری سے اپنے عمل کو خالص کر۔ تاکہ میں تجھے اپنی محبت کا

Scanned by CamScanner

لباس پہنا دوں، میرے ذکر کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر میں تیرا ذکر ملائکہ کی بزم میں کروں گا۔فرزند آدم! تو عاجزی سے میرا ذکر کر میں فضل وکرم سے تیرا ذکر کروں گا...... تو صحت وتونگری میں میرا ذکر کر میں تیرا ذکر تیرے فقر وفاقہ اور تیرے رنج وتعب میں کروں گا تو فقراء کے ساتھ احسان کر کے مجھے یاد کر میں جنت (کی عطا) کے ساتھ تیرا ذکر کروں گا۔ تو بندگی کے ساتھ میرا ذکر کر میں ربوبیت کے ساتھ تیرا ذکر کروں گا۔

السورة الحادية والثلاثون

یا بنی آدم! ادعونی استجب لکم ادعونی بلاغفلة استجب لکم بلا مهلة ادعونی بالقلوب الخالیة استجب لکم بالدر جات العالیه. ادعونی بالخوف والرجاء اجعل لکم من کل امرفر جاو مخرجا...... یا بنی آدمؑ! کم تقول الله الله وفی قلبک غیر الله ولسانک یذکر الله و تخاف غیر الله وترجو غیر الله ولد عرفت الله لما اهرک غیرالله و تذنب ولاتستغفرفان الاستغفار مع الاصرار توبة الکاذبین.

اکتیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ! تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا تم بلاغفلت دعا کرو میں بلا مہلت قبول کروں گا تم جب دنیا سے خالی دل کے ساتھ دعا کرو گے میں عالی درجات کے ساتھ قبول کروں گا تم بیم وخوف سے دعا کرو میں تمہیں ہر کام میں کشائش عطا کروں گا اے فرزند آدمؑ! تو کب تک صرف زبان سے اللہ اللہ کہتا رہے گا جب کہ تیرے دل میں غیر اللہ ہوگا۔ کب تک تیری زبان ذکر خدا کریگی اور (مقام عمل میں) تو غیر اللہ سے ڈرتا رہے گا؟ اور غیر اللہ سے امیدیں وابستہ کرتا رہے گا؟ اگر تجھے اللہ کی صحیح معرفت حاصل ہوتی تو کبھی غیر اللہ کو اہمیت نہ دیتا تو برابر گناہ کرتا ہے۔ مگر استغفار نہیں کرتا اور استغفار کے باوجود گناہ پر اصرار کرتا ہے یہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ہے!!

Scanned by CamScanner

السورة الثانیه والثلاثون

بتیسواں سورہ

یا بن آدمؑ! اجلک بضحک باملک و قضائی یضحک من حذرک وتقدیری فضحک من تدبیرک وآخرتی تضحک من دیناک وقسمتی تضحک من حرصک فان رزقک موزوہ معروف مکتوب مخزون فبادر للموت لعملک الخیر قبل الموت و رزقک لایا کله غیرک نحن قسمنا بینھممعیشتھم فی الحیواۃ الدنیا آلایته یا بن آدمؑ! الدنیا مرعلی اولیائی لکن یحبون لقائی وحلولاعدائی ولکن یکرھون تھائی . یا بن آدم! الموت نازل بک وان کرھت واصبر لحکم ربک فانک مبعوث نسبح بحمدربک حین تقوم ومن اللیل فسبح وادبا النجوم

اے فرزند آدم! تیرا مقررہ وقت (موت) تیری امیدوں پر ہنسی ہے۔ میری قضا وقدر تیرے ڈرنے پر ہنستی ہے میری تقدیر تیری تدبیر پر ہنستی ہے، میری آخرت تیری دنیا پر ہنستی ہے اور میری تقسیم تیرے حرص و آز پر ہنستی ہے۔ کیونکہ تیرا رزق وزن شدہ اور معلوم شکل میں میرے خزانہ غیبی میں موجود ہے موت سے پہلے نیک کام کر کے موت کے لیے جلدی کر۔ تیرا رزق کوئی دوسرا نہیں کھا سکتا۔ ہم نے زندگانی دنیا میں لوگوں کی روزی تقسیم کی ہے اے فرزند آدم! دنیا میرے دوستوں کے لیے کڑوی کسیلی ہے۔ اس لیے وہ میزری بارگاہ میں حاضر پسند کرتے ہیں۔ مگر وہ میرے دشمنوں کے لیے بڑی میٹھی ہے اس لیے وہ میری بارگاہ میں حاضری ناپسند کرتے ہیں، فرزند آدم! اگر چہ تو ناپسند ہی کرے مگر میری موت آ کے رہے گی...... اور اپنے پروردگار کے حکم کے سامنے صبر کر کیونکہ تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ جب کھڑے ہوتے ہو تو خدا کی تسبیح و تقدیس بیان کرو اور رات میں بھی اور ستاروں کے پیچھے بھی۔

Scanned by CamScanner

السورة الثالثة الثلاثون

يابن آدمؑ! تريدو اريدو لايكون الاما اريد فمن قصدني عرفني ومن عرفني ارادني

تینتیسواں سورہ

اے فرزند آدم! تو کچھ چاہتا ہے اور میں کچھ چاہتا ہوں اور ہوتا وہی ہے جو میں چاہتا ہوں جو شخص میرا قصد کرتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہے اور جو مجھے پہچانتا ہے وہ میرا ارادہ

ومن ارادني طلبني ومن طلبني وجدني ومن وجدلي خدمني ومن خدمني ذكرني ومن ذكرني ذكرته برحمتي يا بني آدمؑ! لايخلص عملک حتي تذوق اربع ميوتات الموت الاحمر والموت الاصفر والموت لاسودوالموت الابيض، الموت الاحمر احتمال الجفا وكف الاذى والموت الاصفر الجوع والاعسار والموت الاسود مخالفة النفس والهوىٰ فلاتتبع الهوىٰ فيضلک عن سبيل الله والموت الابيض العزلة

کرتا ہے اور جو میرا ارادہ کرتا ہے وہ ضرور مجھے طلب کرتا ہے اور جو مجھے طلب کرتا ہے وہ مجھے پالیتا ہے اور جو مجھے پالیتا ہے۔ وہ میری خدمت کرتا ہے اور جو میری خدمت کرتا ہے وہ میرا ذکر کرتا ہے اور جو میرا ذکر کرتا ہے۔ میں رحمت کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اے فرزند آدم! اس وقت تک تیرا عمل خالص نہیں ہوسکتا جب تک تو چار موتوں کا ذائقہ چکھے۔ (۱) سرخ موت (۲) زرد موت (۳) سیاہ موت (۴) اور سفید موت، سرخ موت سے مراد جورو جفا برداشت کرنا ہے اور ایزارسانی کو روکنا ہے اور زرد موت سے مراد بھوک وتنگدستی ہے۔ سیاہ موت سے مراد نفس اور اس کی خواہش کی مخالفت کرنا ہے اور سفید موت سے مراد لوگوں سے دوری وعزلت نشینی اختیار کرنا ہے۔

Scanned by CamScanner

السورة الرابعة والثلاثون

يا بن آدمؑ! ملائكتی يتعاقبون بالليل والنهار ليكتبوا عليك ماتقول وتفعل من قليلك وكثيرك فالسماء تشهد بمارات منك والارض تشهد عليك بما عملت على ظهرها

چونتیسواں سورہ

اے فرزند آدم! میرے فرشتے (کراماً کاتبین) شب و روز تیرے تعاقب میں ہیں تا کہ تو جو کچھ کم وبیش کہے یا کرے وہ اسے لکھ لیں۔ میرا آسمان تیرے اس عمل کا شاہد ہے جو اس نے دیکھا ہے اور میری زمین تیرے اس عمل کی گواہ ہے جو تو نے اس کی پشت پر کیا ہے!

والشمس والقمر...... وعن قليل انت راحل و كل ماقدمته من الخير والشر حاصل بلازيادة و نقصان...... يابن آدم! ان الحلال ليس ياتيك الاقطرة قطرة و الحرام ياتيك كا سيل فمن صفاعيشه صقاديته ؛

میرے شمس وقمر اور ستارے تیرے اعمال کے گواہ ہیں...... تو عنقریب یہاں سے کوچ کرنے والا ہے جو کچھ نیکی یا برائی آگے بھیجی ہے اسے بلاکم وکاست وہاں پائے گا۔ اے فرزند آدمؑ! رزق حلال قطرہ قطرہ آتا ہے۔ مگر رزق حرام سیل بے کراں (فلڈ) کی طرح آتا ہے۔ بس جس بندے کی دنیوی زندگی خوشگوار ہے۔ اس کا دین بھی خوشگوار ہے۔

السورة الخامسة والثلاثون

يا بن آدم! لا تفرح بالغنافليس بخلا ولا تجزع من الفقرفليس عليك حتما...... ولا تقنط بالبلاء فان الذهب يجرب بالنار والمؤمن بجرب بالبلاء فان الغنى عزيز فى الدنيا و ذليل فى الاخرة والفقير ذليل فى الدنيا و عزيز فى

Scanned by CamScanner

الاخـرة ان الاخرة ابقى...... يا بن آدمً! المال مالى و الاغنياء و كلائى و الفقراء عيالى فمن بخل على عيالى ادخله النار ولاابالى

پینتیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ! غنا و تونگری پر خوش نہ ہو کہ یہ ہمیشہ نہ رہے گی اور فقر و فاقہ سے دل تنگ نہ ہو کہ یہ حتمی ور دائمی نہیں ہے اور بلا و مصیبت کی وجہ سے مایوس نہ ہو کیونکہ جس طرح (کھرے اور کھوٹے) سونے کی کی آزمائش آگ کے ساتھ کی جاتی ہے اسی طرح مومن کی آزمائش بلا و مصیبت کے ساتھ کی جاتی ہے۔ مالدار کو دنیا میں صاحب عزت سمجھا جاتا ہے مگر آخرت میں ذلیل ہوتا ہے اور فقیر اور نادار کو دنیا میں ذلیل سمجھا جاتا ہے مگر وہ آخرت میں صاحب عزت و عظمت ہوتا ہے اور آخرت ہی باقی رہنے والی ہے۔ اے فرزند آدمؑ! مال میرا مال ہے اور مالدار لوگ میرے وکیل ہیں اور غریب و نادار لوگ میرے اہل و عیال ہیں پس جو شخص میرے مال کو میرے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں بخل کرے گا میں اسے جہنم میں داخل کروں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔

یـا بن آدم اثلاثة واجبات عليك زكوة مالك و صلة رجك وقرى ضيفك لـمـا ذالـم تـفـعـل مـاوجبتـه عـلـيـك فانى اجزعك اجزا عاًواجعلك نكالا لـلـعـالـمـيـن . يـا بـن آدمً! اذالـم ترحق جارک کما ترى حق عيالك لم انظر اليـك فهم اقبل عملك ولم استجب دعائك

اے فرزند آدمؑ! تجھ پر تین چیزیں (خصوصاً فرض ہیں اپنے مال کی زکوٰۃ دینا (۲) صلہ رحمی کرنا (۳) مہمان نوازی کرنا جب تو میری ان واجب کردہ چیزوں پر عمل نہیں کرے گا تو میں تجھے سخت گھبراہٹ میں مبتلا کروں گا اور تجھے عالمین کے لیے درس عبرت بنا دوں گا۔ اے فرزند آدمؑ! جب تک تو پڑوسیوں کے حق کو اپنے اہل و عیال کے حق کی طرح نہیں سمجھے گا اس وقت تک میں نہ

Scanned by CamScanner

تجھ پر نظر کرم کروں گا نہ تیرے عمل کو قبول کروں گا اور نہ ہی تیری دعا کو قبول کروں گا۔

السورة السادسة والثلاثون

یا بن آدمؑ! کن سخیا فان السخاومن حسن الیقین من الایمان والایمان من الجنة وامن آدمؑ! ایاک والنجل فان النحل من الکفرو الکفرمن النار یا بن آدم! اتقوامن دعوة المظلومین فانھالا یحیجھاشیء...... یا بن آدم! عطیتک الایمان والمعرفتہ عن غیر سؤال وتضرع فکیف انجل علیک بالجنه والمغفرة مع سوالک وتضرعک یابن آدم!

چھتیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ! سخی بن۔ کیونکہ سخاوت یقین سے اور یقین ایمان سے ہے اور ایمان جنت سے ہے۔ اے فرزند آدمؑ! بخل سے دامن کو بچا کیونکہ بخل کفر سے ہے اور کفر جہنم سے ہے۔ اے فرزند آدمؑ! مظلوم کی بددعا سے بچ کیونکہ اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اے فرزند آدمؑ! میں نے تیرے سوال اور تضرع وزاری کے بغیر تجھے ایمان ومعرفت کی دولت عطا کی ہے اور اگر تو سوال کرے اور تضرع وداری کر کے مانگے تو میں جنت ومغفرت کے عطا کرنے میں کس طرح بخل سے کام لے سکتا ہوں؟ اے فرزندِ آدمؑ!

اذاعتصم بی عبد ھدیتہ واذا توکل علی کفیتہ، واذا توکل علی غیری قطعتہ اسباب السمٰوٰت ولارض......

السورة السایعة والثلاثون

یا بن آدمؑ! احسن خلقک مع الناس حتی احبک وحببتک فی قلوب انصالحین وغفرت دنبک یا بنی آدمؑ! ضع یدک علی راسک فباتحت

بنفسک فاحبب للمسلمین. یا بن آدم! لاتحزن علی مافاتک من الدنیا ولا تفرح بما اوتیت منها فان الدنیا لک الآن وعن قریب بغیرک ، یا بن آدمؑ! اطلب الاخرة ودع الدنیا فان ذکة من الاخرة خیرلک من الدنیا وما فیها، یا بن آدمؑ! انت فی طلب الدنیا والاخرة فی طلیک، یا بن آدمؑ! تھیاللموت قبل وردک

جب کوئی بندہ میرے ساتھ تمسک کرتا ہے تو میں اس کی راہنمائی کرتا ہوں اور جب مجھ پر بھروسہ کرتا ہے تو میں اس کی کفایت کرتا ہوں اور جب میرے غیر پر بھروسہ کرتا ہے تو میں اس پر زمین و آسمان کے اسباب قطع کر دیتا ہوں (الاطمن یارحمن)

سینتیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ !لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق وتعلقات خوشگوار بنا تا کہ میں تجھ سے محبت کروں اور تجھے نیک لوگوں کا محبوب بنادوں اور تیرے گناہ معاف کردوں اے فرزند آدم اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ (اور پھر اندازہ اگا) پس ہر وہ چیز جو تجھے اپنی ذات کے لیے پسند ہے اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی وہی پسند کر۔

فرزند آدمؑ !متاع دنیا سے جو کچھ ضائع ہو جائے اس پر غم نہ کر اور جو کچھ اس میں سے مل جائے اس پر خوش نہ ہو کیونکہ دنیا آج تیرے لیے ہے اور کل تیرے غیر کے لیے ہے اے فرزند آدمؑ! آخرت کو طلب کر اور دنیا کو چھوڑ دے کیونکہ آخرت کا ایک ذرہ دنیا و مافیہا سے بہتر و برتر ہے۔ اے فرزند آدمؑ! تو دنیا کی طلب میں ہے اور آخرت تیری طلب میں ہے اے فرزندِ آدمؑ! مرنے سے پہلے موت کے لیے تیاری کر۔

ولوترکت الدنیا لاحدمن عبادی ترکتھا للانبیاء حتی یدعوا عبادی الی اطاعتی

اگر میں کسی بندے کے لیے ہمیشہ دنیا کو چھوڑتا تو انبیاء کے لیے چھوڑتا تا کہ وہ لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلاتے (مگر ع جب احمد مرسلؐ نہ رہے کون رہے گا)

السوره الثامنة والثلاثون

یا بن آدمؑ! اذا اصبحت بین نعمتیں عظمتیں لاتدری انیها اعظم عندک ذنوبک المستورة عن الناس او افشاء الحسن من الناس ولوعلم الناس ما اعلم منک ماسلم احد علیک من خلقی واخلص عملک من الریاء والسمعة ...... وتزودفانک مسافر ولا بدمن الزادلک مسافر، یا بنی آدمؑ! خزائنی لاتنقدا بداً ویمینی مبسوطة بالعطایا ابداً بقدر ماتنفق انفق علیک...... یابن آدم! من اهم للرزق فقد شک فی کتابی......

اڑتیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ! جب تو دو عظیم نعمتوں کے درمیان صبح کرتا ہے تو تجھے کیا معلوم کہ ان میں سے کونسی نعمت بڑی ہے؟ (۱) تمہارے وہ گناہ جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں (۲) یا تیری وہ تعریف و توصیف جو لوگ کرتے ہیں! تیرے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو اس کا علم ہو جائے تو تجھ پر کوئی سلام نہ کرے۔ اپنے عمل کو ریا و سمعہ سے خالص کر اور کچھ توشۂ سفر تیار کر کیونکہ تو مسافر ہے اور ہر مسافر کے لیے کچھ زادِ سفر ضروری ہوتا ہے۔ اے فرزند آدمؑ! میرے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے اور میرا دایاں ہاتھ عطا اور بخشش کے ساتھ کھلا ہے اور جس قدر تو (میری راہ میں) خرچ کرے گا۔ میں بھی تجھ پر اتنا خرچ کروں گا۔ اے فرزندِ آدمؑ! جو شخص رزق کے لیے ہم وغم کرتا ہے۔ وہ میری کتاب کی صداقت میں شک کرتا ہے۔ (کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ روزی کا خدا ضامن ہے)

Scanned by CamScanner

السورة التاسعة والثلاون

یابن آدمؑ! اجعل و قلبک وموا فقالسانک موافقا لعلک وعملک خالصا من غیری فانی غیور لا اقبل الاخالصافان قلب المنافق مخالف للسانہ ولسانہ وعملہ بغیر اللہ...... یا بن آدمؑ! ماخلقتکم لتجمعو الدنیا بعضکم لبعض بل خلقتکم لتعبدونی عبادۃ الاذلاء طویلا و تشکرونی جزیلا وتسبحونی بکرۃ واصیلافان الرزق مقسوم والحریص محروم و البخیل مذموم النا قدحی قیوم...... فذنوبک کل یوم فی زیادۃ و عمرک فی النقصان ولا تھدم عمرک فی الباطل والغفلۃ ...... یاموسیٰ بن عمران! اسمع ما اقول انہ ماآمن باللہ عبدحتی یامن الناس من شرہ یعنی یامن ظلمہ و کیدہ......

انتالیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ! اپنے دل کو اپنی زبان کے اور اپنی زبان کو اپنے عمل کے موافق بنا اور اپنے عمل کو میرے غیر سے خالص کر۔ کیونکہ میں غیور وہں۔ میں صرف وہ عمل قبول کرتا ہوں جو خالص میرے لیے ہو۔ منافق کا دل اس کی زبان کے خلاف ہوتا ہے وراس کی زبان اس کے عمل کے خلاف اوراس کا عمل غیراللہ کے لیے ہوتا ہے۔ اے فرزند آدمؑ! میں نے تمہیں اس لیے پیدانہیں کیا کہ تم ایک دوسرے کے لیے دنیا جمع کرو بلکہ میں نے تمہیں اس لیے پیدا کیا ہے کہ تم ذلیل بندوں کی طرح میری عبادت کرو۔ زیادہ سے زیادہ میرا شکرادا کرواور صبح وشام میری تسبیح وتقدیس کرو(اور جہاں تک) رزق کا تعلق ہے تو وہ تقسیم شدہ ہے حریص محروم اور بخیل مذموم ہے اور ناقدحی وقیوم ہے۔(زندہ وپائندہ ہے) تیرے گناہ روز بروز زیادہ ہورہے ہیں اور عمر کم ہورہی ہے۔ اس وقت تک خداپرایمان لا ہی نہیں سکتا جب تک لوگ اس کے شر یعنی اس کے ظلم اور جور اوراس کے مکروفریب سے محفوظ نہ ہو۔

Scanned by CamScanner

رقل یا موسیٰ! للظلمة لاتذکرونی فانی لااذکرھم فان ذکری لھم ان العنھم فمن شا قلیومن ومن شاء فلیکفر

اے موسیٰ! ظالموں سے کہو کہ وہ مجھے یاد نہ کریں کیونکہ میں بھی ان کو یاد نہیں کرتا اور میرا ان کو یاد کرنا یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کرتا ہوں جس کا جی چاہے ایمان لائے (تسلیم کرے) اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے۔

السورة الاربعون

یا بن آدمؑ! لاتعصنی ولا تسئال المغفرة یا بن آدمؑ! تفریغ لعبادتی والا لدمائن قلبک فقراً ویدیک سعیاوبدنک تعبا وحددرک هماولا اجیب دعانک واحقر دنیاک ورزقک قلیلاً یا بن آدمؑ! اناراض بصلوتک یوما فیوماً فارض عنی بتوتک یوما فیوما...... یا بن آدمؑ! استحکم سفینة فان البحر عمیق عمیق واکثر من الزادفان العقبة کو د کنو ود. یا موسیٰ! اناالعبد یعمل فی الدنیا حتی بدرکه الموت فیدم علی ماسلف من

چالیسواں سورہ

اے فرزند آدمؑ! میری نافرمانی نہ کر اور پھر بے شک بخشش کا سوال نہ کر (میں خود بخود تجھے بخش دوں گا) اے فرزند آدمؑ! اپنا آپ کو میری عبادت کے لیے فارغ کر ورنہ میں تیرے دل کو فقر و فاقہ سے ہاتھوں کو کدوکاوش سے اور بدن کو تھکاوٹ اور سینہ کو غم و ہم سے پر کردوں گا اور تیری دعا کو قبول نہیں کروں گا اور تیری دنیا کو تنگ اور روزی کو کم کردوں گا۔ اے فرزند آدمؑ! جب میں تیری روز بروز کی نماز پر راضی ہوں تو تو بھی میری روز بروز کی روزی پر راضی رہ۔ اے فرزند آدمؑ! کشتی مضبوط بنا کہ سمندر بہت گہرا ہے اور زادِ سفر زیادہ اکٹھا کر کہ وادی دشوار گزار ہے۔ اے موسیٰ! ایک بندہ دار دنیا میں عمل (بد) کرتا ہے اور جب اسے موت آ دباتی ہے تو اپنے کئے پر نادم ہوتا

ہے اور دوبارہ دنیا میں جانے کا سوال کرتا ہے۔

الـذنوب ویسائی الرجعة انی الدنیا طیعمل عملا صالحاً...... فوعزتی و جلالی ارذابـداً ابـداً...... یا موسیٰ الدنیا لعب و لهووزینة و تفاخر ولیس للمومن فیها الاالعبادة الهم والغم وفی الاخرة الجنة یا موسیٰ القیامة یوم شدید لایغنی والدعن ولده شیئا ولا مولود عن والده شیئاً......

تاکہ نیک عمل بجالائے۔ مگر مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں کبھی کسی ایسے شخص کو دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجوں گا۔ اے موسیٰ! دنیا صرف لہو ولعب، زیب وزینت اور باہمی فخر ومباہات ہے اور مومن کے لیے اس میں صرف عبادت ہے اور وہم وغم ہے اور آخرت میں جنت ہے۔ اے موسیٰ! قیامت وہ سخت دن ہے کہ جس میں کوئی باپ اپنے بیٹے کو اور کوئی بیٹا اپنے باپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا (الامان یارحیم یارحمن)

باب داؤد علیہ السلام

محمد بن یعقوب عن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن محمد بن سنان عن مفضل عن ابی جعفر علیه السلام قال اوحی الله الی دائود علیه السلام ما اعتصم بی احد من عبادی دون احد من خلقی عرفت ذالک من نیته تم تکیده السمٰوٰت والارض ومن فیهس الاجعلت له المخرج مما بینهن وما اعتصم احد من عبادی باحد من خلقی عرفت ذالک من نیتّہ الاقطعت اسباب السمٰوٰت من یدید و اسخست الارض من تحته ولم ایال بای وادهلک وعن علی بن ابراهیم عن ابیه عن القسم بن

باب داؤد علیہ السلام

(اس باب میں وہ احادیث قدسیہ درج ہیں جو جناب داؤد علیہ السلام کو وحی کی گئیں اور یہ کل بیالیس (۴۲) حدیثیں ہیں)

(۱) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا خداوند عالم نے جناب داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جب میرا کوئی بندہ میری مخلوق کو چھوڑ کر صرف اور صرف میری پناہ لیتا ہے بشرطیکہ اور جب میں اس کی نیت سے اس بات کو پہچان لوں۔ تو پھر اگر تمام اہل آسمان وزمین اوران کی درمیانی مخلوق مل کر اس کے ساتھ مکر وفریب کر کے اسے گزند پہنچانا چاہیں تو میں اس کے لیے ان سے گلوخلاصی کی راہ نکال لیتا ہوں اور جب کوئی بندہ (مجھے چھوڑ کر) کسی مخلوق کی پناہ لیتا ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے بشرطیکہ میں اس کی نیت سے اس بات کو بھانپ لوں تو میں آسمان کے اسباب ووسائل اس کے سامنے قطع کردیتا ہوں اور اس کے نیچے زمین کو بھی دھسا دیتا ہوں پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا ہے۔

Scanned by CamScanner

حفص المنقری عن جعفر بن عیاث عن ابی عبدالله علیه السلام قال اوحی
الله عزوجل الی دائود علیه السلام لا تجعل بینی و بینک عالما مفتوناً
فیصدک عن طریق محبتی فان اولئک قط اع طریق عبادی المریدین ان
ادنیٰ، انا صانع بهم ان انزع حلاوة مناجاتی من قلوبهم ورواه ابن بابویه. فی
العلل عن محمد بن الحسن بن الولیدعن الصفار عن علی ابن محدم القاسانی
عن القسم بن محمد الاصبانی عن سلیمان بن دائود المنقری عن جعفر بن
غیاث مثله وعن علی بن ابراهیم عن محمد بن عیسیٰ عن یونس عن بعض
اصحابه عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال الله عزوجل لدائودؑ یادائودا
بشر المذنبین وانذر الصدیقین قال کیف ابشر المذنبین وانذر الصدیقین؟!!
قال بشر المذنبین انی اقبل التوبة واعفوعن الذنب ...... وانذر الضدیقین ان

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ فرمایا خداوند عالم نے جناب داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اپنے اور میرے درمیان اس عالم کو واسطہ قرار نہ دو جو دنیا پر فریفتہ ہے۔ ورنہ وہ تمہیں میری محبت سے روک دے گا۔ کیونکہ اس قسم کے لوگ میرے ان بندوں کے لیے راہ زن ہیں جو مجھ تک رسائی حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ میں کم از کم جو سلوک کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے دل سے اپنی دعا و مناجات کی لذت اٹھالیتا ہوں۔

(۳) علل الشرائع میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب داؤد علیہ السلام سے فرمایا اے داؤدؑ! گنہگاروں کو بشارت دو اور صدیقین کو ڈراؤ جناب داؤد علیہ السلام نے عرض کیا یااللہ گنہگاروں کو کس طرح خوشخبری سناؤں۔ اور صدیقوں کو کس طرح ڈراؤں؟ ارشاد ہوا کہ گنہگاروں کو یہ خوشخبری دو کہ میں توبہ کو قبول کرتا ہوں اور ان کی نافرمانیوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرتا ہوں اور صدیق ک ڈراؤ کہ

لایعجبوا باعمالهم فانه لیس من عبدانصبته للحساب الاحلک رواه الشهید

الثانی اسرار الصلوٰۃ الاانه قال فی اخره فانه لیس من عبد یعجب بالحسنات الاهلک وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد عن ابیه عن عبدالله بن القسم عن عمر بن ابی المقدام عن ابی عبدالله علیه السلام قال اوحی الله عزوجل الی داؤد علیه السلام یاداؤدؑ ! کما ان اقرب الناس من الله تعالی المتواضعون کذالک ابعد الناس من الله المتکبرون . وعن علی بن ابراهیم عن ابیه عن ابن محبوب عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله علیه السلام قال اوحی الله عزوجل الی داؤد علیه السلام ان العبدمن عبادی لیاتینی بالحسنة فابیحه جنتی قال داؤد یا رب وماتلک الحسنة قال یدخل علی عبدی سراراً ولو بتمرة قال داؤد! یا رب ! حق لمن عرفک ان لایقطع رجاه

کہ اپنے اعمال (صالحہ) پر فخر و ناز نہ کریں کیونکہ کوئی بھی ایسا بندہ نہیں ہے جسے میں مقام حساب میں کھڑا کروں (اور اس کا پورا پورا حساب و کتاب لوں) اور وہ ہلاک نہ ہو جائے اس روایت کو جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے بھی اپنے رسالہ اسرار الصلوٰۃ میں درج کیا ہے مگر اس کا آخری جملہ اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو اپنی نیکیوں پر عجب و ناز کرے گا۔ مگر یہ کہ وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(۴) انہی جناب سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ! جس طرح تواضع کرنیوالے لوگ سب سے زیادہ مقرب بارگاہ خدا ہیں اسی طرح تکبر کرنے والے سب سے زیادہ راندہ بارگاہ ہیں۔

(۵) نیز انہی جنابؑ سے مروی ہے فرمایا کہ خداوند عالم نے جناب داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی اے داؤدؑ! (بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے) کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایک ایسی نیکی بجالاتا ہے جس کی وجہ سے میں اس کے لیے اپنی جنت مباح کر دیتا ہوں عرض کیا یا اللہ! وہ نیکی کون سی ہے؟ فرمایا میرے کسی بندہ مومن کو خوش کرنا اگرچہ خرما کے ایک دانہ سے خوش کرے۔

Scanned by CamScanner

یہ سن کر جناب داؤدؑ نے کہا یا اللہ! جو شخص تجھے پہچانتا ہے کہ (تو اتنا رحیم و کریم ہے) اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ تجھ سے کبھی اپنی امید قطع نہ کرے۔

منک !ورواه الصدوق فی المجالس وفی ثواب الاعمال بسند واحد عن ابیه عن سعد بن الهیثم بن ابی مسروق عن ابن محبوب مثله، وعن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن فضاله بن ایوب عن ابان عن عثمان عمن اخبره عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان داؤد علیه السلام قال یارب ارنی الحق کما هو عندک حتی اقضی به فقال انک لا تطیق ذلک فالح علی ربه عزوجل حتی فعل فجائه رجل یستعدی علی رجل فقال ان هذا اخذ مالی فاوحی الله عزوجل الی داؤد علیه السلام ان هذا المستعدی قتل ابا هذا فامر داؤدؑ بالمستعدی فقتل واخذ ماله ودفع الی المستعدی علیه! قال فعجب الناس و تحدثوا حتیٰ بلغ داؤد علیه السلام فدعا ربه ان یرفع ذلک ففعل ثم احی الله عزوجل الیه ان احکم بینهم بالبینات واضفهم الی اسمی یحلفون.

(۲) حضرت جعفر صادقؑ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب داؤدؑ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا یا اللہ مجھے حق اس طرح دکھا جس طرح وہ واقع میں تیرے نزدیک ہے؟ تاکہ میں اس کے مطابق فیصلہ کروں ارشاد ہوا تم میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر جناب داؤدؑ نے اپنے پروردگار سے اس قدر الحاح و اصرار کیا کہ خدا نے ان کا یہ مطالبہ منظور کر لیا چنانچہ اس اثناء میں ان کے پاس ایک شخص دوسرے کو لے کر حاضر ہوا اور اس پر یہ دعویٰ دائر کر دیا کہ اس نے میرا مال دبا لیا ہے لہٰذا میری دادرسی کیجیے خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی کی کہ یہ مدعی دوسرے شخص (مدعا علیہ) کے باپ کا قاتل ہے (جس کا کسی کو علم نہیں ہے) پس جناب داؤدؑ! کو وحی کی کہ یہ مدعی دوسرے شخص (مدعا علیہ) کے باپ کا قاتل ہے (جس کا کسی کو علم نہیں ہے) پس جناب داؤدؑ نے حکم دیا کہ مدعی قتل کر دیا جائے چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا اور اس کا مال مدعا علیہ کے حوالے کر دیا گیا

لوگوں کو اس انوکھے فیصلے پر بڑا تعجب ہوا اور اس کے متعلق چہ میگوئیاں شروع کیں۔ (کہ دعویٰ کیا تھا اور فیصلہ کیا گیا؟ ہر بزم میں یہی بات لوگوں کا موضوع سخن بن گئی، حتیٰ کہ رفتہ رفتہ جناب داؤدؑ کو بھی اس بات کی بھنک پڑ گئی بارگاہ قدرت میں عرض کیا کہ وہ اس چیز کو ان سے اٹھا لے چنانچہ خدا نے اس چیز کو قبول کر لیا بعد ازاں خدا نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ بینات (گواہوں) کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کیا کرو اور اس کے ساتھ میرے نام کی قسم کا اضافہ کرو۔[1]

وعن علی بن ابراهیم عن ابیه عن علی بن اسباط عن ابی اسحاق الخرا سانی عن بعض رجاله قال ان الله عزوجل اوحی الی داؤد علیه السلام انی قد غفرت ذنبک وجعلت عاذنبک علی بنی اسرائیل قال کیف ذلک یارب! وانت لا تظلم قال انهم لم یعاجلوک بالنکرة اقول یجب تاویل هذاالحدیث بحمل الذنب علی خلاف الاولی لقطعیة الدلائل علی عصمت الانبیاء علیهم السلام ولعل الانکار علی داؤد کان مطلوبامن انبیاء بنی اسرائیل الذین کانوا فی عهده ولم یکن علی وجه ابوجوب تنذیهاللانبیاء علیهم السلام عن ترک الواجب افعل المحرم بل ذنوبهم انما هی ترک الاولیٰ ومن هذا قیل حسنات الابرار سئیات المقربین . قال بعض الاصحاب ان الانبیاء والائمة علیهم السلام لما کانت اوقاتهم مستفرقة بملاحطة جناب الله والا نقیادالیه وقلوبهم مشغولة ابداً لطاعته واجد

(۷) ابو اسحاق خراسانی بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ میں نے تمہارا ''گناہ'' معاف کر دیا ہے اور اس کی عار و شنار بنی اسرائیل پر قرار دی ہے جناب داؤدؑ نے عرض کیا ایسا کیوں کیا ہے؟ (کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی) جب کہ تو کسی

[1] کہ مدعی بینہ (گواہ) پیش کرے اور اگر وہ بینہ پیش نہ کر سکے تو مدعا علیہ قسم کھائے اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر دے تو قسم لوٹ کر مدعی کے پاس جائے پس اگر وہ قسم کھائے تو فیصلہ اس کے حق میں کیا جائے ورنہ اس کے خلاف فیصلہ ڈگری کیا جائے۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

پر ظلم نہیں کرتا؟ ارشاد ہوا یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے تمہارے اس "ذنب[1]" کی وجہ سے تم پر نکیر کرنے میں جلدی نہیں کی مولف علام فرماتے ہیں کہ اس روایت کی تاویل کرنا واجب ہے بایں طور کہ "ذنب" (جس کے ظاہری معنی گناہ کے ہیں) کو ترک اولیٰ پر محمول کیا جائے کیونکہ دلائل قاطعہ انبیاء کی عصمت وطہارت پر دلالت کرتے ہیں (لہٰذا جو آیت، یا روایت بظاہر اس کے خلاف نظر آئے گی اس کی تاویل لازم ہوگی) شائد عہد داؤدؑ کے انبیا بنی اسرائیل سے جن اب داؤدؑ کے ترک اولیٰ پر انکار کرنا مطلوب تھا لیکن نہ طور وجوب کیونکہ انبیاء ترک واجب یا فعل حرام کے ارتکاب سے منزہ ومبرا ہیں بلکہ نبیوں کے گناہ ہی ترک اولیٰ ہوا کرتے ہیں اس لیے کہا گیا ہے کہ نیکوکاروں کی نیکیاں مقربان بارگاہ خدا کیلئے گناہ وعصیان ہوتی ہیں بعض اصحاب (صاحب کشف الغمہ) نے کہا ہے کہ چونکہ انبیاء وآئمہ علیہم السلام کے تمام اوقات اللہ کی عظمت کا ملاحظہ کرنے اس کی بارگاہ میں جھکے رہنے میں مستغرق ہوتے ہیں اور ان کے قلوب قدسیہ ہمہ وقت اس کی اطاعت شعاری اور

فی عادته کانوا اذا اشتغلوا من ذلک بادنیٰ غرض من المباحات وقضاء الشهوت من اکل و شرب اونکاح عدوه ذنبا استغفروامنه حملا علی فعل العبد شینا من ذلک بمحضر سیده معرضا عنه فانه معدود فی الشاهد من قلة للادب بل من الذنوب و کلما اوهم وقوع ذنب من اهل العصمة محمول علی هذا المعنی والله اعلم عن ابی علی الاشعری عن الحمیس بن علی الکونی عن علی بن مهربار عن عثمان بن عیسیٰ عن ابن مسکان عن زرارة عن ابی عبدالله علیه السلامان دائود علیه السلام لما وقف بعرفات نظرالی الناس و کثرتهم فصعد الجبل واقبل یدعر فلما اقصیٰ نسکه اتاه جبرائیل فقال له

[1] اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص غلط کام کرے اور دوسرا بطور امر بالمعروف...... ونہی عن المنکر اسے جلدی روکے ٹوکے نہیں تو اس کا وزر و وبال اس آدمی پر پڑ جاتا ہے یا کم از کم وہ بھی مجرم کے ساتھ برابر کا شریک جرم متصور ہوتا ہے (منہ عفی عنہ)

یاداؤد یقول لک ربک لما صعدت الجبل ظننت انه یخفی علی صوت من صوت ثم مضی به الی جده فرہب به فی البحر مسیرة اربعین صباحا فی البر فاذا صخرة فلقها فاذا فیها دورة

عبادت گزاری میں مشغول رہتے ہیں اس لیے وہ جب بھی ادھر سے تھوڑی سی توجہ ٹا کر دینوی مباح کاموں میں ازقسم اکل وشرب اور نکاح وغیرہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اس بات کو گناہ سمجھتے ہوئے اس سے توبہ واستغفار کرتے ہیں جس طرح کوئی غلام اپنے آقا کی موجودگی میں اس سے منہ موڑ کر اس قسم کے کاموں میں مشغول ہو جائے تو اس کا یہ فعل حسب ظاہر نہ صرف بے ادبی سمجھا جاتا ہے بلکہ اسے گناہ تصور کیا جاتا پس وہ آیات وروایات اور ادعیہ جات جن سے معصومین کے گناہ کا وہم ہوتا ہو تو وہاں گناہ اسی معنی (ترک اولیٰ) پر محمول ہوگا۔

(۸) جناب زرارہ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب داؤد (موسم حج میں) مقام عرفات پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کی کثرت واژدہام کو دیکھا تو پہاڑ پر چڑھ گئے اور وہاں دعا و پکار کی جب اعمال حج بجالا چکے تو جناب جبرائیل ان کے پاس آئے اور کہا اے داؤد! پروردگار فرماتا ہے کہ تم پہاڑ پر کیوں چڑھے تھے؟ آیا یہ خیال تھا کہ آوازوں کی کثرت میں شاید کوئی آواز مجھ پر پوشیدہ رہ جائے۔؟

پھر جبرائیل ان (داؤد) کو سمندر کے کنارے پر لے گئے اور ان کو لے کر سمندر میں گھس گئے اور خشکی میں چالیس دن کی مسافت کے برابر اس کے اندر چلے گئے وہاں دیکھا کہ ایک پتھر پڑا ہوا ہے جب اسے توڑا تو اس کے اندر سے ایک کیڑا برآمد ہوا۔

فقال له یاداؤد یقول لک ربک انا اسمع هذا الذودة فی بطن هذه الصحرة فی قعر هذا البحر فظننت انه یخفی علی صوت من صوت. وعن علی بن ابراهیم عن ابیه وعن عدة من اصحابنا عن سهل بن زیاد جمیعاً. عن ابن محبوب عن ابی حمزة عن ابی جعفر علیه السلام قال ان داؤد علیه السلام

سـئل ربـه ان يـريـه قـضية عن قضايا الاخرة اوحى الله عزوجل اليه ان الذى سئلتنى لم اطلع عليه احداً من خلقى ولا ينبغى ان يقضى به احد غيرى قال فلم يمنعه ان عادقال ذلک ثلاث مرات فاتاه جبرائيل عليه السلام فقال يادائود قد سئلت ربک شيئاً لم يسئله احد من خلقه ولا ينبعى ان يقضى به احد غيره ق اجاب الله دعوتک واعطى ماسئلت يادائود ان اول خصمين يردان عليک غدا القضية فيهما عن

کہا اے داؤدؑ! تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ میں اس سمندری گہرائی میں اس پتھر کے اندر اس کیڑے کی آواز بھی سنتا ہوں اور تم خیال کرتے ہو کہ آوازوں کی کثرت میں کوئی آواز مجھ پر پوشیدہ رہ سکتی ہے!(جل الخالق)

(۹) ابوحمزہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار جناب داؤد! نے اپنے پروردگار سیسوال کیا کہ انہیں آخرت والے فیصلوں میں سے ایک فیصلہ دنیا میں دکھائے۔ خداوند عالم نے انہیں وحی فرمائی کہ جس چیز کا تم نے سوال کیا ہے اس پر میں نے کسی بھی مخلوق کو مطلع نہیں کیا اور نہ ہی میرے سوا کوئی ایسا فیصلہ کر سکتا ہے اس کے باوجود جناب داؤدؑ نے تین بار یہی درخواست گزاری۔ پس جبرائیل امین ان کے پاس آئے اور کہا داؤدؑ! آپ نے اپنے پروردگار سے ایسا سوال کیا ہے جیسا بھی کسی مخلوق نے نہیں کیا اور وہ خدا سے ہی مختص ہے۔ بہر حال خدا نے تمہاری درخواست منظور کر لی ہے اور تم نے جو کچھ اس سے مانگا ہے اس نے تمہیں عطا کر دیا ہے۔

اے داؤدؑ! کل سب سے پہلے جو دو فریق اپنا مقدمہ تمہارے پاس لے کر آئیں۔

قضا یا الاخرة فلما اصبح دائود عليه السلام جلس فى مجلس اتاه شيخ متعلق بشاب وفى ديد الشاب عنقودة عنب فقال الشيخ يا نبى الله! ان هذادخل بستانى وخرب كرمى هذا لعنقود اخذه بغير اذنى فقال دائود للشاب.

ماتقول فاقر الشاب انه فعل! فاوحی الله عزوجل الی دائود علیہ السلام الی ان کشفت لک قصیة من قضایاالاخرة فقضیت بهابین الشیخ والغلام لم یحتملها قلبک ولم یرض بها قومک یاداؤدؑ ان هذاالشیخ اقتحم علی اب هذا الغلام فی بستانه فقتله و اغتصب بستانه واخذمنه اربعین الف در هم فدفنها فی جانب بستانه فادفع الی الشا ب سیفاً ومره ان یضرب عنق الشیخ وادفع الیه البستان و مره ان یحضرفی موضع کذاو کذافیاً خذماله قال ففزع دائود علیه السلام وجمع الیه علماء اصحابه واخبر هم بالخبرو امضی القضیة الی ما

آخرت والے فیصلوں جیسا فیصلہ ان کے اندر موجود ہے (جوتم چاہتے ہو) چنانچہ جب دوسرا دن ہوا اور جناب داؤد اپنی نشست گاہ (مسند قضاء) پر بیٹھے تو ان کی خدمت میں ایک بوڑھا آدمی پیش ہوا جس نے ایک ایسے جوان آدمی کو پکڑا ہوا تھا جس کے ہاتھ میں انگوروں کا گچھا تھا چنانچہ بوڑھے نے عرض کیا یا نبی اللہ! یہ جوان میرے باغ میں داخل ہوا میرے انگوروں کی بیلوں کو خراب کیا اور انگور کا یہ گچھا میری اجازت کے بغیر توڑ لیا جناب داؤدؑ نے جوان سے فرمایا (اس سلسلہ میں) تو کیا کہتا ہے! جوان نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ اس وقت خدا نے جناب داؤد کو وحی فرمائی کہ اگر میں آخرت کے (نفس الامری اور واقعی) فیصلوں میں سے ایک فیصلہ کا انکشاف کر دوں۔ اور آپ اس کے مطابق اس بوڑھے اور جوان آدمی کے مقدمہ کا فیصلہ کر دیں تو نہ تمہارا دل اسے برداشت کر سکے گا اور نہ ہی تمہاری قوم اس پر راضی ہوگی (تو اچھا سنو) اے داؤدؑ! (یہ باغ اس جوان کے باپ کا تھا) یہ بوڑھا اس جوان کے باپ پر اس کے باغ میں چڑھ دوڑا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے باغ پر غاصبانہ قبضہ کر لیا اور اس (مقتول) سے چالیس ہزار درہم بھی ہتھیا لیے اور اس باغ کے ایک کونہ میں دفن کر دیا اب اس کا واقعی فیصلہ یہ ہے کہ جوان کو تلوار دیجیے اور اسے حکم دیجیے کہ وہ (اپنے باپ کے قصاص میں) اس بوڑھے کی گردن اڑا دے اور پھر

Scanned by CamScanner

یہ باغ اس کے حوالے کر دیجئے اور اسے حکم دیجیے کہ باغ کی فلاں جگہ کھود ے اور اپنا مال نکال کر اپنے قبضہ میں لے۔ یہ ماجرا سن کر جناب داؤدؑ گھبرا گئے اور اپنے اصحاب میں سے اہل علم وفضل حضرات کو بلا کر انہیں تمام ماجرا سنایا۔

اوحی اللہ عزوجل الیہ! وعن محمد بن یحیٰی عن احمد بن محمد وعن الحسین بن سعید عن ابراھیم بن ابی البلاد عن سعدالا سکاف قال لا اعلمہ الاعن ابی جعفر علیہ السلام قال کان فی بنی اسرائیل. عابد فاعجب دائود علیہ السلام فاوحی اللہ عزوجل الیہ لایعجبک شیء من امرہ فانہ مرائی فمات الرجل فقال دائود علیہ السلام اوفنوا صاحبکم ولم یحضرہ فلما غسل قام خمسون رجلا فشھد وابالله مایعلمون منہ الاخیرا فلما صلوا علیہ قام خمسون آخرون فشھدوابذلک فلما دفنوہ قام خمسون اخرون فشھد وابذلک ایضا قال فاوحی اللہ عزوجل الی دالود علیہ السلام ما منعک ان تشھد فلا نافقال دائود یا رب الذی اطلعتی علیہ من امرہ فاوحی اللہ عزوجل الیہ ان کان ذلک کذالک لک ولکنہ قدشھد

اور بالآخر خدا کی وحی کے مطابق فیصلہ صادر فرمایا

(۱۰) سعد اسکاف حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا عبادت گزار آدمی رہتا تھا جس کی عبادت کو دیکھ کر جناب داؤدؑ کو بڑا تعجب ہوا خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ تم اس کی کسی چیز پر (عبادت وغیرہ) پر تعجب نہ کرو کیونکہ یہ ریاکار ہے! چنانچہ (کچھ دنوں کے بعد) اسی عابد کا انتقال ہو گیا جب داؤدؑ نے لوگوں سے کہا کہ جاؤ اپنے ساتھی کو دفن کرو اور خود (اس کی تجہیز وتکفین میں) شریک نہ ہوئے۔ جب اسے غسل دیا جا چکا تو پچاس آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ وہ اس کی خیر وخوبی کے سوا کچھ نہیں جانتے جب اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی تو پھر پچاس آدمیوں نے کھڑے ہو کر اس کے حق میں گواہی دی کہ وہ اس کے متعلق

خیر وخوبی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے جب اسے دفن کیا گیا تو پھر اور پچاس آدمیوں نے یہی شہادت دی اس وقت خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ فلاں (عابد) کے جنازہ میں شریک ہونے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ جناب داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اس اطلاع وآگہی نے جو تو نے مجھے اس کے متعلق دی تھی (کہ یہ ریاکار ہے) تب خدا نے انہیں وحی فرمائی کہ یہ ٹھیک ہے کہ وہ فی الواقع ریاکار تھا) مگر علماء وزہاد کے ایک گروہ نے گواہی دی کہ

قوم من الاحبار والرهبان مايعلمون الاخيرافاجزت شهادتهم عليه وغفرت له علمى فيه وعن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن بكربنصالح عن محمد بن سليمان عن هيثم بن اسلم عن معاوية ابن عمار عن ابى عبدالله عليه السلام قال اوحى الله الى دائود عليه السلام ان اتخذ و صيامن اهلك فانه قدسبق فى علمى ان لاابعث نبياء الاوله وصى من اهله وكان لدادائود عليه السلام اولاد عدة فاوحى الله عزوجل اليه يا دائود لا تعجل حتى ياتيك امرى قلم يلبث دائود ان وردعليه خصمان يختصمان

وہ اس سے بجز خیر وخوبی کے اور کچھ نہیں جانتے تو میں نے ان کی شہادت قبول کرلی[1] اور جو کچھ میں اس کے متعلق جانتا تھا وہ اسے معاف کر دیا۔

(۱۱) معاویہ بن عمار جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ اپنے خانوادہ میں سے اپنا وصی بناؤ کیونکہ یہ بات میرے علم میں گزر چکی ہے کہ میں کوئی نبی نہیں بھیجوں گا مگر یہ کہ اس کا وصی اس کے خانوادہ میں سے ہوگا[2]

[1] اس بناء پر ہم اپنے مرنے والوں کی نماز جنازہ میں کہتے ہیں "اللهم انا لا نعلم منه الاخيرا حدیث...... میں وارد ہے کہ جب چند مؤمن کسی گنہگار بندہ مومن کے حق میں یہ گواہی دیتے ہیں تو خداوند عالم یہ فرما کر اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے کہ مجھے اپنے مومن بندوں سے شرم آتی ہے کہ کسی طرح ان کی گواہی کو رد کر دیا۔"

يا ايها الانسان ما غرك بربك الكريم؟ (منہ عفی عنہ)

[2] اس حدیث قدسی سے شیعان علی علیہ السلام کے اس نظریہ کی تائید مزید ہوتی ہے کہ ہر نبی کا وصی اس کے خاندان سے ہوتا ہے جس کا انتخاب خود خدائے رحمن کرتا ہے مگر اس کا اعلان نبی کی زبان سے کراتا ہے جیسا کہ آدم صفی اللہ سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تاریخ انبیاء شاہد صادق ہے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

چونکہ جناب داؤدؑ کی اولاد زیادہ تھی (سوچا کہ کسے وصی بنائیں) خدائے عزوجل نے انہیں وحی فرمائی کہ جب تک میرا حکم نہ آئے اس وقت تک (کسی کو وصی بنانے میں) جلدی نہ کرنا۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ جناب داؤدؑ کی خدمت میں دو شخص آئے۔

فی الغنم والکرم فاوحی اللہ الی داؤد علیہ السلام ان اجمع ولدک فمن قضیٰ منھم بھذہ القضیۃ فھو وصیک من بعدک ثم ذکر ان سلیمان قضیٰ بھا و اورد قضیتہ قال فاوحی اللہ عزوجل الی داؤد علیہ السلام یا داؤد ان القضاء فی ھذہ القضیۃ ماقضیٰ بہ سلیمان یا داؤد اردت امراً واردنا غیرہ الحدیث . وعن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن علی بن سیف عن بعض اصحابہ ابی جعفر الثانی علیہ السلامؑ قال قلت ان الناس یقولون فی حداثہ سنک فقال ان اللہ تبارک وتعالیٰ اوحی اللہ الی داؤد علیہ السلام ان یستخلف سلیمان وھو صبی یرعی الغنم فانکر ذلک عبادبنی

جن کا گوسفند اور انگور کی بیل کے بارے میں باہمی جھگڑا تھا۔ تب خدا نے وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ! اپنی تمام اولاد کو جمع کرو اور یہ مقدمہ ان کے سامنے پیش کرو ان میں سے جو اس کا صحیح فیصلہ کرے گا وہی تمہارے بعد تمہارا وصی و جانشین ہوگا فرمایا کہ جناب سلیمان نے اس مقدمہ کا فیصلہ کیا پھر آنجناب نے وہ فیصلہ [1] بیان کیا پھر دوسری اولاد نے بھی فیصلے کئے مگر خدا نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ اس مقدمہ کا صحیح فیصلہ وہ ہے جو سلیمان نے کیا ہے اے داؤدؑ! تم نے کچھ اور ارادہ کیا

[1] جو اس طرح ہے کہ انگور والے نے مقدمہ دائر کیا کہ اس شخص کی بکریوں نے میرے انگور کے باغیچہ کی بیلیں خراب کر دی ہیں حضرت سلیمان نے انگور والے سے پوچھا کہ اس کی بکریاں کس وقت تیرے باغیچہ میں داخل ہوئیں؟ اس نے کہا رات کے وقت! جناب سلیمان نے بکریوں والے سے کہا کہ اس سال تیری یہ بکریاں جو بچے دیں وہ اور ان کی اون انگور والے شخص کی ہوگی۔ اس پر جناب داؤدؑ نے اعتراض کیا کہ جب علماء بنی اسرائیل کے تخمینہ کے مطابق انگور کی بیلوں کی قیمت ان بکریوں کی قیمت کے برابر ہے تو پھر فیصلہ میں بکریاں کیوں نہ اسے دے دیں؟ اس پر جناب سلیمان نے کہا کہ بیلیں جڑ سے نہیں اکھڑیں۔ بکریوں نے صرف پھل کھایا ہے۔ وہ دوسرے سال پھر ثمر آور ہوں گی۔ اس لیے میں نے بھیا صل بکریاں نہیں دیں بلکہ ان کا ثمر (بچے اور اون) اس کو دلوائی ہے (احقر مترجم عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

تھا! (کسی اور بیٹے کو اپنا وصی بنانا چاہتے تھے) مگر ہم نے اور ارادہ کیا۔
(ظاہر ہے کہ ع وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے)

(۱۲) جناب محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے آنجناب کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ آپ کی کم سنی کے متعلق باتیں کرتے ہیں (کیونکہ آپ تین سال کی عمر میں ظاہری مرتبہ امامت پر فائز ہوئے تھے) آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ جناب سلیمان کو اپنا وصی مقرر کرو جبکہ وہ بہت چھوٹے سے بچے تھے اور بھیڑیں چرایا کرتے تھے بنی اسرائیل کے علماء و عباد کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس پر ایراد کیا۔

اسرائیل و علماء نهم فاوحی تبارک و تعالیالی دانود علیه السلام ان خذعصی المتکلمین وعصی سلیمان واجعلها فی بیت واختم علیها بخواتیم القوم واذا کان من العدفمن کانت عصاه قد اورقت و اثمرت فهو الخلیفة فاجرهم دانود علیه السلام فقالو قدر ضینا وسلمنا احمد بن فهد فی عدة الداعی قال ان فیما اوحی الله عزوجل الی دانود علیه السلام من انقطع الی کفیته ومن سلنی اعطیته ومن دعانی اجبته وانما اوخر دعوته وحی معلقة وقد استجبتهافی فی قضانی فاذااتم قضانی انفذت ماسئل. قل للمظلوم انما اوخردعوتک وقد استجبتها لضروب کثیرة غابت عنک. وانا احکم الحاکمین اما ان تکون ظلمت احدا فدعا علیک فتکون حذه بهذه لالک ولا علیک واما ان تکون لک درجة فی الجنة لاتبلغها عندی الابظلمه

اس وقت خدا تعالیٰ نے جناب داؤد کو وحی فرمائی کہ ان چہ میگوئیاں کرنے والوں کو چھڑیاں اور سلیمان کی چھڑی لے لو اور ان کو ایک کمرے میں رکھ دو اور انہی لوگوں کی ان پر مہریں لگا دو اور دوسرے دن کمرہ کھول کر دیکھو جس کی چھڑی سرسبز اور پھل دار نظر آئے تو سمجھ لو کہ وہی تمہارا خلیفہ ہے چنانچہ جناب داؤد نے ان لوگوں کو اس صورت حال سے آگاہ کیا اور انہوں نے اس (منصفانہ فیصلہ پر) اپنی رضامندی ظاہر کی (اور بالآخر اس امتحان میں جناب سلیمان کامیاب و

Scanned by CamScanner

کامران[1] ہوئے)

(۱۳) جناب شیخ احمد بن فہد علی نے اپنی کتاب عدۃ الداعی میں روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کو جو شخص میری طرف متوجہ ہوتا ہے میں اس کے لیے کافی ہو جاتا ہوں وہ مجھ سے جو سوال کرتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں اور جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور (بعض اوقات) صرف اس لیے اس کی (اجابت) دعا کو موخر اور معلق کر دیتا ہوں حالانکہ وہ میرے نزدیک قبول شدہ ہوتی ہے تا کہ میری قضا تمام ہو جائے لہٰذا جب میری قضا تمام ہو جاتی ہے تب اسے نافذ کر دیتا ہوں اور مظلوم سے کہو کہ ظالم کے متعلق میں تیری دعا کو قبول کر چکا ہوں مگر چونکہ میں احکم الحاکمین ہوں بہت سی پوشیدہ مصلحتوں کے پیش نظر اسے موخر کر دیتا ہوں۔ مثلاً بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کو خود تو نے کسی پر ظلم کیا ہوتا ہے وہ تیرے برخلاف دعا کرتا ہے ادھر کسی نے تجھ پر ظلم کیا ہے تو اس کے برخلاف دعا کرتا ہے تو میں دونوں دعاؤں کی قبولیت کو روک لیتا ہوں لہٰذا نہ تیری نفرین قبول ہوتی ہے اور نہ اس کی یا اس لیے بھی ایسا ہوتا ہے کہ جنت میں تیرے لیے ایک درجہ مخصوص ہے اور میرے نزدیک تمہاری اس تک اس وقت تک رسائی نہیں ہو سکتی جب تک وہ شخص تم پر

لک لانی اختبر عبادی فی اموالهم وانفسهم وربما امرضت العبد فقلت صلوته فی خدمته ولصوته اذا دعانی فی كربته احب الی من صلوات المصلین وربما صلی العبد فاضرف بهاوجهه واحجب عنی صوته اتدری من ذلک یاداؤد. ذلک الذی یکثر الالتفات الی حرم المومنین بعین الفسق وذلک الذی یحدث نفسه ان لوولی امر الضرب فیه الرقابظلما الخ. یا داؤدؑ نح علی خطئیتک کالمرآة الثكلی علی ولدها لورآیت الذین یا كلون الناس بالسنتهم وقد بسطتها بسط الادیم وضربت نواحی السنتهم بمقاطع من نار ثم تسلطت

[1] اس واقعہ سے شیعان علی کے اس موقف کی تائید ہوتی ہے کہ نبی کی طرح وصی کا بھی صاحب معجزہ ہونا ضروری ہے جو کہ ایک خدائی سند ہوتی ہے......اس کے وصی نبی ہونے کی۔ کما لایخفی۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

علیھم مؤنجالھم یقول یا اھل النار ھذا فلان السلیط فاعرنوہ کیم من رکعۃ طویلۃ فیھا بکاء بخشیہ صلاھا صاحبھالات وی عندی فتیلا حیث نظرت فی قلبہ فوجدتہ ان سلم من الصلوۃ وبزرت لہ امراۃ جبیلہ عرضت علیہ نفسھا اجابھا وان عاملہ

ظلم نہ کرے (اور تم اسے برداشت نہ کرو کیونکہ میں اپنے بندوں کا ان کے مالوں اور ان کی جانوں کے ذریعے امتحان لیتا رہتا ہوں بسا اوقات میں ایک بندے کو بیمار کر دیتا ہوں جس کی وجہ سے اس کی نماز اور خدمت (خلق) کم ہو جاتی ہے مگر اس رنج و الم کی حالت میں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو اس کی وہ آواز نماز گزاروں کی کئی نمازوں سے مجھے زیادہ پسند ہوتی ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک بندہ نماز پڑھتا ہے مگر میں اس کی نماز کو اس کے......منہ پر...... مار دیتا ہوں۔ داؤدؑ جانتے ہو وہ شخص کون ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو نگاہ فسق و فجور سے اہل ایمان کے اہل حرم کی طرف بکثرت نظر کرتا ہے اور یہی وہ شخص ہے جو اپنے دل میں پروگرام بناتا ہے کہ اگر وہ حاکم بن جائے تو ظلم و جور سے لوگوں کی گردنیں اڑائے گا۔ اے داؤدؑ! اپنی خطا و لغزش پر اس طرح گریہ و بکا کرو جس طرح بچہ مردہ عورت اپنے مردہ بچہ پر کرتی ہے اے داؤدؑ! اگر ان لوگوں کو دیکھو جو لوگوں کا گوشت (ان کی غیبت کر کے ان پر تہمت لگا کے اور ان کو گالم گلوچ کر کے (د۔و۔و) اپنی زبانوں سے کھاتے ہیں۔ جبکہ میں ان کو اس طرح زمین پر بچھاؤں گا جس طرح چمڑے کو بچھایا جاتا ہے اور ان کی زبانوں کے کنارے کو آتش جہنم کے گرزوں سے پیٹوں گا پھر میں ان پر ایک لعنت ملامت کرنے والے کو مسلط کروں گا جو کہے گا اے جہنم والو یہ فلاں شخص ہے اسے پہچانو۔ اے داؤد کئی ایسی طویل رکعتیں ہیں جو میرے خوف وخشیہ میں رو رو کر پڑھی جاتی ہیں مگر وہ میرے نزدیک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کوئی وزن نہیں رکھتیں کیونکہ میں نے جب اس نمازی کا جائزہ لیا ہے تو اسے ایسا پایا ہے کہ وہ ادھر نماز کا سلام پھیرتا ہے اور ادھر ایک حسین و جمیل عورت ظاہر ہو کر اسے دعوت گناہ دیتی ہے تو اسے قبول کر لیتا ہے اور اگر کوئی

مومن اس سے معاملہ کرتا ہے۔

مؤمن خالہ قال واوحی اللہ الی دائود ؑ انی ادنی ماان صانع بعبد غیر عامل بعلمہ من سبلعین عقوبۃ باطنیۃ ان انزع من قلبہ جلاوۃ ذکری قال. و فیما اوحی اللہ الی دائود ؑ یا دائود ! انی وضعت خمسۃ فی خمسۃ والناس یطلبون فی خمسۃ غیر ھافلایجدونھاوضعت العلم فی الجوع والجھد وھم یطلبونہ فی الشبع والراحۃ فلایحدونہ ووضعت العزۃ فی طاعتی وھم یطلبونہ فی خدمۃ السلطان فلا یجدونہ ووضعت الغنی فی القناعہ وھم یطلبونہ فی کثرۃ المال فلا یجدونہ روضعت رضانی فی سخط الناس وھمیطلبونہ فی رضاء النفس فلا یجدونہ ووضعت الراحۃ فی الجنۃ وھم یطلبونہ فی الدنیا فلا یجدو نھا. قال وفی زبور دائود یا بن آدم تسئلنی فامنعک بعلمی بما ینفعک ثم تلح علی بالمسئلۃ فاعطیک ماسئلت فتستعین بہ علی معصیتی فاھم لسھتک سترک فتدعوتی فاستر علیک فکم من جمیل اصنع معک وکم من قبیح تصنع معی یوشک ان

تو یہ اسے دھوکہ دیتا ہے (یعنی وہ فعل حرام سے اجتناب نہیں کرتا ہے)

(۱۴) فرمایا خدا نے جناب داوٗدؑ کو وحی کی کہ میں بے عمل عالم کو ستر باطنی سزاؤں میں سے کم از کم جو سزا دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کے دل سے اپنے ذکر کی حلاوت کو اٹھالیتا ہوں (۱۵) منجملہ اس وحی کے جو خداوند عالم نے جناب داوٗد کو فرمائی ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا میں نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں رکھا ہے مگر لوگ انہیں اور پانچ چیزوں میں تلاش کرتے ہیں اس لیے ہرگز انہیں نہیں پاسکیں گے۔ ۱۔ میں نے علم کو بھوک اور کوشش میں رکھا ہے مگر لوگ اسے شکم پری اور آرام میں طلب کرتے ہیں اس لیے ہرگز اسے نہیں پاسکیں گے۔ ۲۔ میں نے عزت و عظمت کو اپنی اطاعت و عبادت میں رکھا ہے اور لوگ اسے بادشاہ کی خدمت میں تلاش کرتے ہیں اس لیے ہر

Scanned by CamScanner

گزا سے نہیں پا سکیں گے۔۳۔ میں نے عناد تو نگری کو قناعت میں رکھا ہے مگر لوگ اسے مال وزر کی کثرت میں تلاش کرتے ہیں اس لیے کبھی اسے پا نہیں سکیں گے۔۴۔ میں نے اپنی رضا و خوشنودی کو لوگوں کی ناراضی میں رکھا ہے اور لوگ اسے نفس کی رضا جوئی میں تلاش کرتے ہیں اس لیے کبھی اسے پا نہیں سکیں گے۔۵۔اور میں نے راحت اور آرام کو جنت میں رکھا ہے اور لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں لہٰذا کبھی اسے پا نہیں سکیں گے۔(۱۶) فرمایا۔ جناب داؤد کی زبور میں لکھا ہے اے فرزند آدم! (بعض اوقات) تو مجھ سے ایک چیز کا سوال کرتا ہے مگر میں تجھے نہیں دیتا کیونکہ میں بہتر جانتا ہوں کہ تیرے لیے کیا چیز مفید ہے؟ (عطا یا منع؟) پھر تو سوال کرنے میں انتہائی الحاح وزاری کرتا ہے تو میں تیری مطلوبہ چیز تجھے دے دیتا ہوں اور تو اس سے میری نافرمانی میں مدد حاصل کرتا ہے میں تیری پردہ دری کا ارادہ کرتا ہوں مگر جب تو مجھے پکارتاہ ے تو پھر پردہ پوشی کرتا ہوں میں تیرے ساتھ کس قدر اچھا سلوک کرتا ہوں اور تو میرے ساتھ کس قدر برا سلوک کرتا ہے۔اس لیے

اغضب غضبة لاارضی بها ابداً قال و اوحی الله عزوجل الی دائود علیه السلام یا دائود! اشکرنی حق شکری. فقال کیف اشکرک والشکرمن نعمتک تستحق علیه شکراً. پال یا دائودؑ! رضیت بهذا الا اعتراف منک شکراً قال وردی الحسن بن ابی الحسن الدیلمی فیک تابه عن وهب بن منبه قال اوحی الله الی دائودؑ یادائود! من حب حبیبا صدق قوله ومن رضی بحبیب رضی فعله ومن وثق بحبیب اعتمد علیه ومن اشتاق الی حبیب جدفی السیر الیه یا دائودؑ ذکری للذاکرین وجنتی للمطیعینوجتی للمشتاقین وانا خاصة للمحبین. ((وعنابی حمزه

قریب ہے کہ میں تجھ پر ایسا ناراض ہو جاؤں کہ اس کے بعد پھر کبھی راضی نہ ہوں۔(الامان یا رحمٰن)

Scanned by CamScanner

(۱۷) فرمایا خداتعالیٰ نے جناب داوٗدؑ کو وحی فرمائی کہ اے داوٗدؑ ! میرا اس طرح شکر ادا کر جس طرح ادا کرنے کا حق ہے! جناب داوٗدؑ نے عرض کیا یا اللہ! میں کس طرح تیرے شکر کا حق ادا کر سکتا ہوں جبکہ یہ ادائیگی شکر بھی تو تیری ایک نعمت ہے جس کی وجہ سے تو مزید شکریہ کے لائق ہے۔ ارشاد ہوا اے داوٗدؑ! ادائے شکر کے سلسلہ میں تیرے اس اعتراف عجز کو میں تیرا انتہائی شکریہ سمجھتا ہوں

(۱۸) دیلمی نے اپنی کتاب (ارشاد القلوب) میں وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے جناب داوٗدؑ! کو وحی فرمائی کہ اے داوٗدؑ! جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے وہ اس کی بات کی تصدیق کرتا ہے، جو شخص کسی دوست پر راضی ہوتا ہے تو وہ اس کے کام پر بھی راضی ہوتا ہے۔

جو شخص کسی دوست پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس پر اعتماد بھی کرتا ہے اور جو شخص کسی دوست کا مشتاق ہوتا ہے وہ اس کی طرف جانے میں جلدی بھی کرتا ہے اے داوٗدؑ میں انہیں یاد کرتا ہوں جو مجھے یاد کرتے ہیں میری جنت اطاعت گزاروں کے لیے ہے میری محبت مشتاقوں کے لیے ہے اور میں تو بس محبتوں کے لیے مخصوص ہوں۔ (۱۹) ابوحمزہ سے منقول ہے کہا۔ خدائے عزوجل نے جناب داوٗدؑ! کو وحی فرمائی۔

قال اوحى الله الى دائودؑ يا دائود ! انه ليس عبد من عبادى يطيعنى الا اعطيته قبل ان يسئلنى واستجيب له قبل ان يدعونى وعن ابى جعفرؑ قال ان الله عزوجل اوحى الى دائودؑ! ان بلغ قومك انه ليس من عبد منهم امره بطاعتى فيطيعنى الاكان حقا على ان اطيعه و اعينه على طاعتى وان سئلنى اعطيته وان دعانى اجبته وان اعتصم بى عصمته وان استكفانى كفيته وان توكل على حفظته من وراء عوراته وان كاده جميع خلقى كنت دونه وروى ابن فهد فى كتاب التحصين فى صفات العارفين قال اوحى الله الى دائود يا دائود احذر وانذر اصحابك من كل الشهوات فان القلوب المتعلقة بشهوات الدنيا.

اے داوٗدؑ ! جو بھی بندہ میری اطاعت کرتا ہے میں اسے اس کے سوال کرنے سے پہلے عطا کرتا

Scanned by CamScanner

ہوں اور اس کے دعا کرنے سے پہلے اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

(۲۰) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ فرمایا خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ ان میں سے جس بندے کو بھی میں نے اپنی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ میری فرمانبرداری کرتا ہے تو مجھ پر اس کی بات کا ماننا اور اپنی اطاعت پر اس کی امداد کرنا لازم ہے لہٰذا جب وہ سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں جب وہ دعا کرتا ہے تو میں اسے قبول کرتا ہوں اگر مجھ سے پناہ لیتا ہے تو میں اس کو بچاتا ہوں اگر مجھ سے کفایت طلب کرتا ہے تو میں اس کی کفایت کرتا ہوں، اگر مجھ پر توکل واعتماد کرتا ہے تو میں اس کی تمام خامیوں کے باوجود اس کی حفاظت کرتا ہوں اور اگر میری تمام مخلوق مل کر اس سے مکر وفریب کرنا چاہے تو میں اس کے آگے سینہ سپر[1] ہو جاتا ہوں۔

(۲۱) جناب شیخ ابن فہد حلی نے اپنی کتاب تحصین فی صفات العارفین میں روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ! خود بھی ڈرو اور اپنی قوم کو بھی ہر قسم کی خواہشات نفسانیہ سے ڈراؤ۔ کیونکہ (جن لوگوں کے) دل دنیا کی خواہشوں سے وابستہ ہوتے ہیں۔

عقولها محجوبة عني. وروی ابو علی ابوالحسن الطوسی فی مجالسیه عن والده الشیخ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی عن المفید محمد بن محمد بن النعمان قال اخیر نا ابوا لطیب الحسن بن محمدالسمار قال حدثنی محمد بن القسم الا نباری قال حدثنی ابی عن انی الحسن بن سلیمان ابزاهدی قال سمعت ابا جعفر الطائی الواعظ یقول سمعت وهب بن منبه یقول قرات فی زبور دائود اسطراً منها ما حفظت ومنها مانسیت فما حفظت قوله یا دائودؑ ! اسمع منی ما اقول والحق اقول من اتانی مستحییاً من المعاصی التی عصانی بها غفرت اله والسیتهما یا دائود!

---

[1] خلاصہ یہ کہ "من کان لله کان الله له" جو شخص اللہ کا ہو جائے اللہ بھی اس کا ہو جاتا ہے سابقہ تاریخ اور موجودہ تجربہ ومشاہدہ اس دعویٰ کی صداقت کے دو شاہد عادل موجود ہیں۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

ان کی عقلیں مجھ سے محجوب (پردہ میں) ہوتی ہیں۔

(۲۲) کتاب امالی شیخ حسن فرزند شیخ طوسیؒ میں ابوجعفر طائی واعظ سے نقل کیا گیا ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے وہب بن منبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جناب داؤد کی زبور میں چند سطریں پڑھی تھیں جن میں سے کچھ یاد ہیں اور کچھ بھول گئی ہیں۔ منجملہ ان سطور کے جو مجھے یاد رہ گئی ہے ایک یہ ارشاد خداوندی ہے کہ اے داؤدؑ! میں جو کچھ کہتا ہوں وہ سنو اور میں جو کچھ کہتا ہوں وہ حق ہوتا ہے جو شخص اپنے کردہ گناہوں سے شرم سار ہو کر میری بارگاہ میں آ جائے تو میں اس کے وہ گناہ معاف کر دیتا ہوں اور ان گناہوں کے دو یاد کرنے والے (کراما کاتبین) کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہوں۔ اے داؤدؑ!

اسمع منی ما اقول والحق اقول من اتانی بحسنة واحدة ادخلته (جنتی) قال دائود یا رب وما هذه الحسنة؟ قال من فرج عن عبد مسلم قال دائود! الٰهی فلذلک ینبغی لمن عرفک ان لایقطع رجاه منک ! وعن والده عن المفید قال حدثنا الشریف الصالح ابومحمدالحسن بن علی العلویؒ قال حدثنی محمد بن جعفر عن ابید عن هارون بن (((عن سعد بن زیاد القندی قال حدثنی جعفر بن محمد عن ابیه علیهم السلام قال فی حکمة آل دائود! یا بن آدم اصبح قلبک قاسیا وانت لفظبة الله ناسیا فلو کنت بالله عالما وبعظمته عار فالم تزل منه خائفا ولوعده راجیا ویحک کیف لاتذکر لحدک وانفرادک فیه وحدک! قول یتر جع کونه من کلام الله بقرینة ماسیاتی فی

میں جو کچھ کہتا ہوں سنو اور میں حق کہتا ہوں کہ جو شخص ایک (خاص) نیکی لے کر میری بارگاہ میں آئے گا میں ضرور اسے جنت میں داخل کروں گا۔ جناب داؤدؑ نے عرض کیا۔ یا اللہ! وہ خاص نیکی کیا ہے؟ فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے ہم و غم کو دور کرے (یہ سن کر) جناب داؤدؑ! نے عرض کیا یا اللہ! جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ تجھ سے اپنی آس و امید

Scanned by CamScanner

قطع نہ کرے [1]

(۲۳) نیز امالی فرزند شیخ طوسیؒ میں جناب امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے اور وہ اپنے والد ماجد امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا آل داؤدؑ کی حکمت میں ہے اے فرزند آدم تیرا دل سخت ہو گیا ہے اور تو نے اپنے خدا کی عظمت کو فراموش کر بیٹھا ہے اگر تو خدا کا معتقد اور اس کی عظمت کا عارف ہوتا تو ہمیشہ اس سے خائف و ترساں اور اس کے وعدوں کا امیدوار رہتا۔ افسوس ہے تجھ پر کہ تو کس طرح اور کیوں اپنی لحد اور اس میں اپنی تنہائی کو یاد نہیں کرتا؟ مؤلف فرماتے ہیں کہ راجح یہ ہے کہ یہ کلام خدا (حدیث قدسی) ہے جیسا کہ کراجکی کی اس روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جو اس باب کے

آخر الباب من رواية الكرا جكي وعن والده قال اخبر ناجماعة عن المفضل قال حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد الثقفي الخطيب قال حدثنا محمد بن سلمه الاموى عن ابيه عن جعفر عن ابائه عن على بن ابى طالب عليه السلام قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول فيما وحى الله تبارک و تعالىٰ الى دائود عليه السلام ، يا دائود! ان العبد لياتيني . بالحسنة يوم القيمه فاحكمه بهافى الجنة قال دائود! يا رب! وما هذا العبدالذى ياتيک بالحسنة يوم القيامة فتحكمه بها فى الجنة ؟ قال عبد مؤمن سعى فى حاجة اخيه احب قضا هاقضيت ام لم تقض! محمد بن على بن الحسين بن بابويه فى ثواب الاعمال قال حدثنا محمد بن موسىٰ الموتكل قال محمد بن جعفر قال حدثنى محمد بن موسىٰ

آخر میں آرہی ہے

---

[1] بلکہ موجب ع پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ۔ اسے چاہیے کہ ہر وقت تیرے فضل و کرم کا امیدوار ہے

لاتقنطوا من رحمة الله ولنعم ماقيل

نومیدی از تو کفر و تو راضی نۂ بہ کفر۔ نومیدیم دگر تبوا امیدوار کرو (مرزا غالب) (منہ عفی عنہ)

(۲۴) اس کتاب میں جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولؐ خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا نے جناب داوٗدؑ کو وحی فرمائی اے داوٗدؑ! بروز قیامت ایک بندہ میری بارگاہ میں ایک ایسی نیکی لائے گا کہ جس کی وجہ سے میں اسے بہشت کا حاکم بنادوں گا۔ جناب داوٗدؑ نے عرض کیا یا اللہ! وہ کون ایسا بندہ ہے جس کی ایک نیکی کی وجہ سے تو اسے بہشت کی حکومت عطا کرے گا؟ فرمایا یہ وہ بندہ مومن ہے جو اپنے برادرِ ایمانی کی حاجت برآری کی کوشش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ پوری ہو جائے خواہ پوری ہو یا نہ ہو۔

بن عمران النجفي قال حدثني الحسين بن زيد عن علي بن ابي حمزة عن ابي بصير عن ابي عبدالله عليه السلام قال سمعته يقول اوحى الله عزوجل الى دائود عليه السلام ياداثود ! ان عبدي المومن اذا اذنب ذنبا ثم تاب من ذلك الذنب واستحى مني عندذكره غفرت له وانسيته الحفظة وابدلته حسنة ولا ابالي وانا ارحم الراحمين و في كتاب التوحيد قال حدثنا احمد بن الحسين القطان قال حدثنا احمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال حدثنا علي بن الحسين.

عن ((((عن ابيه عن مروان بن مسلم عن ثابت بن ابي صفته عن سعد الخفاف عن الا صبع بن تياته قال قال امير المومنين فيما ما اوحى الله عزوجل الى

(۲۵) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ، بسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روات کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے جناب داوٗد کو وحی فرمائی کہ اے داوٗد! جب میرا کوئی بندہ مومن گناہ کرے اور پھر اس سے توبہ کرے اور جب اس گناہ کو یاد کرے تو مجھ سے شرما جائے تو میں اس کا وہ گناہ بخش دیتا ہوں اور وہ گناہ یاد کرنے والوں (کراماً کاتبین) کو بھی بھلا دیتا ہوں اور اس کی جگہ نیکی لکھ دیتا ہوں اور کوئی پروانہیں کرتا کیونکہ میں ارحم الراحمین ہوں۔

(۲۶) جناب صبع بن نباتہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے جناب داوٗد علیہ السلام کو وحی فرمائی۔

داؤد علیہ السلام یا داؤدؑ! ترید وارید ولا تکون الا مااريد فان سلمت لما ارید اعطیتک ماترید وان لم تسلم لما ارید اتعبتک فیما ترید ولا یکون الامااريد...... وفي المجالس قال حدثنا علي بن احمد الافاق قال حدثنا محمدبن ابراهیم الصوفي قال حدثنا عبدالله بن موسیٰ الجبال الطبری قال حدثنا محمد الحسين الخناب قال حدثنا محمد بن حصين عن یونس بن ظبیان عن الصادق جعفرین محمد علیہ السلام قال ان الله عزوجل اوحی الی داؤد علیہ السلام مالی اراک وحدانا قال هجرت الناس وهجرونی فیک قال مالی اراک ساکتا قال خشیتک اسکتنی قال مالی اراک نصباً قال حبک انصبنی قال مالی اراک فقیر اوقد رفدتک قال القيام . بحقک افقرنی. قال مالی اراک متذللا قال عظیم جلالک الذی لایوصف ذللنی وحق ذلک لک یا سیدی قال الله جل جلاله

اے داؤد! تم ارادہ کرتے ہو اور میں بھی ارادہ کرتا ہوں اور ہوتا وہی ہے جس کا میں ارادہ کرتا ہوں پس جو کچھ میں چاہتا ہوں اگرتم اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دو تو میں تمہیں وہ کچھ عطا کروں گا جوتم چاہو گے اور اگر سر تسلیم خم نہیں کرو گے تو میں تمہیں زحمت ومشقت میں ڈالوں گا اور تب بھی ہوگا وہی جو میں چاہوں گا۔

(۲۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی اے داؤدؑ کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں تنہا دیکھ رہا ہوں؟ عرض کیا تیری راہ میں میں نے لوگوں کو اور لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں خاموش دیکھ رہا ہوں؟ عرض کیا تیری محبت نے مجھے زحمت ومشقت میں ڈال دیا ہے فرمایا گیا وجہ ہے کہ میں تمہیں فقیر و نادار دیکھ رہا ہوں؟ حالانکہ میں نے تمہیں دولت وثروت عطا کی ہے؟ عرض کا تیرے (مالی) حقوق کی ادائیگی نے مجھے فقیر بنا دیا ہے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں متواضع اور خوار دیکھ رہا ہوں؟ عرض کیا کہ

Scanned by CamScanner

تیرے جلال کی عظمت نے جس کی تعریف نہیں ہو سکتی مجھے خوار کر دیا ہے اور اے میرے آقا! یہ بات تیرے لیے سزاوار ہے (اس وقت) خداوند عالم نے فرمایا۔

فابشر بالفضل منی فلک ماحب یوم تلقانی خالط الناس و خالنهم باخلاقهم وزایلهم فی اعمالهم تنل منی ماترید یوم القیمة . قال الصادق علیه السلام اوحی الله الی داؤد علیه السلام ! یاداؤد ! بی فافرح وبذکری فتلذذ وبمنا جاتی فتنعم فعن قلیل اخلی الدار من الفاسقین واجعل لعنتی علی الظالمین وقال حدثنا جعفربن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن عبدالله بن المغیرة الکوفی قال حدثنی جدی الحسین بن علی عن جده عبدالله بن المغیرة عن اسمعیل بن مسلم الکوفی عن الصادق جعفر بن محمد عن ابیه عن آبائه علیهم السلام عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال اوحی الله الی داؤد علیه السلام یاداؤد ! کمالا تضیق الشمس علی من جلس فیها کذلک لاتضیق رحمتی.

تمہیں میرے فضل و کرم کی خوشخبری ہو بروز قیامت تمہیں وہ کچھ ملے گا جو کچھ تم چاہو گے (اے داؤدؑ!) بظاہر لوگوں سے مل جل کر رہو مگر ان کے (برے) اخلاق میں ان کے مخالف ہو اور ان کے (زشت) اعمال میں ان سے علیحدگی اختیار کرو ایسا کرنے سے جو کچھ چاہو گے وہ! بروز قیامت مجھ سے پاؤ گے!

(۲۸) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ! میری وجہ سے خوش ہو، میری یاد سے لطف اندوز ہو اور میری دعا و مناجات سے خرم ہو میں عنقریب دار (دنیا) کو فاسقوں سے خالی کر دوں گا اور ظالموں پر لعنت بھیجوں گا۔

(۲۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے جناب داؤدؑ علیہ

Scanned by CamScanner

السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ جس طرح آفتاب اپنے زیر سایہ بیٹھنے والوں سے تنگ نہیں ہوتا اس طرح میری رحمت بھی۔

عن من دخل فيها كما لايضر الطيرة من لايتطير كذلك لاينجو من الفتنة المتطيرون وان اقرب الناس منى يوم القيمة المتواضعون كذلك ابعد الناس منى يوم القيمة المتكبرون وفى كتاب من لايحضره الفقيهم عن شريف بن سابق التفليسى ولم يذكر طريقه اليه فى آخر كلامه عن الفضل بن ابى قرة الميمندى عن ابى عبدالله عليه السلام قال اوحى الله الى دائود انك نعم العبد لولا انك تاكل من بيت المال ولا تعمل بيذك شئيا فبكى دائود فاوحى الله الى الحديد ان لن لعبدى دائود فلان الله له الحديد فكان يعمل كل يوم درعا فيبيعها بالف درهم فعمل ثلاثماة وستين درعافباعها ثبلا ثماة وستن الفا

اپنے اندر داخل ہونے والوں سے تنگ نہیں ہوتی۔ جس طرح بدشگونی نہ [1] نہ لینے والوں کو بدشگونی کوئی نقصان نہیں پہنچاتی اسی طرح بدشگونی لینے والے اس کے فتنہ وشر سے نجات نہیں پا سکتے۔ بروز قیامت تمام لوگوں سے زیادہ میرے قریب تواضع وانکساری کرنے والے ہوں گے جس طرح کہ تمام لوگوں سے زیادہ دور مجھ سے تکبر وغرور کرنے والے ہوں گے۔

(۳۰) کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خداوند کریم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی (اے داؤدؑ!) تم کس قدر اچھے بندے تھے اگر بیت المال سے نہ

[1] متعدد احادیث میں وارد ہے کہ "لا عدوىٰ ولا طيرة فى الاسلام" اسلامی نقطہ نظر سے نہ ایک بیماری سے دوسری بیماری لگتی ہے اور نہ ہی بدشگونی کوئی اثر کرتی ہے۔ مگر بعض روایات میں یہ وارد ہے کہ "فر من المجذوم فرارک الاسد" کہ کوڑھی سے اس طرح دور بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔ تو علماء محققین نے اس اختلاف کو مراتب یقین کے اوپر محمول کیا ہے کہ کامل الیقین لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور ضعیف الیقین لوگوں پر ہو جاتا ہے جیسا کہ اس حدیث قدسی میں موجود ہے۔ واللہ العالم (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

کھاتے اور اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرتے۔ (یہ سن کر) جناب داؤدؑ رو پڑے تب خداوند عالم نے لوہے کی طرح وحی کی (اسے حکم دیا) کہ میرے بندہ خاص داؤد کے لیے زم ہو جا چنانچہ خداوند قدیر نے لوہے کو ان کے لیے نرم کر دیا اس کے بعد جناب داؤدؑ ہر روز ایک زرہ بناتے اور اسے ایک ہزار درہم میں فروخت کرتے تھے چنانچہ انہوں نے تین سو ساٹھ زریں بنائیں اور تین لاکھ اور ساٹھ ہزار درہم میں فروخت کیں۔ اور......

واستغنی عن بیت المال ورواه الکلینی عن عدة من اصحابنا عن احمد بن ابی عبدالله عن شریف بن سابق مثله ورواه الشهید الثانی. ورواه الشهید الثانی فی کتاب الآداب ان فی زبور دائودؑ! قل لاحبار بنی اسرائیل ورهبانهم حادثوامن الناس الاتقیاء فان لم تجدوافیهم تقیا فحادثو العلماء فان تم تجدوا فیهم عالما فحاد ثوا العقلاء فان التقٰی والعقل والعلم ثلث مراتب ماجعلت انصاری قال وفی فاتحة الزبور اس الحکمة خشیة الله تعالیٰ وفی کتاب مسکن الفواد ان فی اخبار دائودؑ یا دائودؑ! بلغ اهل الارض انی حبیب من اجنی وجیس من جالسنی ومونس من انس بذکری وصاحب لمن صاحبنی ومختار لمن اختاری ومطیع لمن اطاعتی ماجنی

اس طرح وہ بیت المال سے بے نیاز ہو گئے۔

(۳۱) جناب شہید ثانی نے اپنی کتاب الاداب (منیۃ المرید) میں لکھا ہے کہ جناب داؤدؑ کی زبور میں لکھا ہے کہ (اے داؤدؑ) بنی اسرائیل کے عالموں اور راہبوں سے کہو کہ لوگوں میں سے پرہیز گاروں کے ساتھ گفتگو کرو اور اگر کوئی پرہیز گار نہ ملے تو علماء[1] سے گفتگو کرو۔ اور اگر کوئی عالم بھی نہ ملے تو پھر عقلمندوں سے گفتگو کرو۔ کیونکہ تقویٰ علم اور عقل تین مرتبے ہیں میں جس بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں تو ان میں سے کوئی ایک بھی اس میں نہیں رکھتا۔

[1] مطلب یہ کہ تب اس عالم سے گفتگو کرو جو صفت تقویٰ سے عاری ہے ورنہ اگر عالم میں تقویٰ و پرہیز گاری کا وصف پایا جائے تو یہ نور علیٰ نور کا مصداق ہے اور پھر وہ سب طبقوں پر مقدم ہے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(۳۲) نیز خدا نے جناب داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ (بلا تشبیہ) مجھ سے اس طرح ڈرو جس طرح ضرر رساں درندہ سے ڈرتے ہیں۔ (۳۳) نیز زبور کی ابتداء میں لکھا ہے کہ سب سے بڑی حکمت و دانائی خوف وخشیہ الٰہی ہے (۳۴) شہید ثانی اپنے رسالہ مسکن الفواد میں لکھتے ہیں کہ جناب داؤدؑ کے اخبار میں وارد ہے کہ اے داؤد اہل زمین کو میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ میں اس شخص کا حبیب ہوں۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اس کا ہمنشیں ہوں جو میری ہم نشینی کرتا ہے اس کا مونس ہوں جو میرے ذکر سے انس حاصل کرتا ہے میں اس کا ساتھی ہوں جو میرا ساتھ دیتا ہے، میں اس کو پسند کرتا ہوں، جو مجھے پسند کرتا ہے اور میں اس شخص کی بات مانتا ہوں جو میری اطاعت کرتا ہے جب کوئی بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اسے دل کی گہرائیوں سے جان لیتا ہوں (کہ وہ دل و جان سے مجھ سے محبت کرتا ہے) تو پھر میں اس سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ میری کوئی مخلوق بھی اس سے بڑھ کر محبت نہیں کر سکتی ...... جو شخص

عبد من خلقي عرفت ذلک من قلبه الا احببته حبا لا يتقدمه احد من خلقي من طلبني بالحق وجدني ومن طلب غيري لم يجدن فارفضوا يا اهل الارض ما انتم عليه من غرور هاد هلموا! الى كرامتي و مصاحبتي ومجالستي و موانستي و انسوابي وانسكم واسارع الى محبتكم وعن زيد بن اسلم قال مات لداؤد ولد فحزن عليه فاوحى الله اليه ياداؤد! ما كان يعدل هذا الولد عندک قال يارب يعدل عندي ملا الارض ذهبا قال فلک عندي يوم القيمة ملاوالارض ثواباقال وقيل اوحى الله عزوجل الى داؤدؑ تخلق باخلاقي ومن اخلاقي الصبر قال وفي اخبار داؤدؑ مالا وليائي والهم بلا نيا ان الهم يذهب حلاوة مناجاتي عن قلوبهم ياداؤد! ان محبتي من اوليائي ان يكونوا روحانيين لا يغتمون قال وروى ان داؤد قال الهي ماجزاء من يعزى الحزين والمصاب ابتغاء مرضاتک!

Scanned by CamScanner

صحیح طریقہ سے مجھے تلاش کرتا ہے وہ مجھے پالیتا ہے اور جو شخص میرے سوا کسی اور کو تلاش کرتا ہے وہ مجھے نہیں پا سکتا۔ اے دنیا والو! دنیا کے تکبر و غرور کو چھوڑ دو۔ اور میری کرامت، میری محبت، میری ہم نشینی اور میری الفت و محبت کی طرف آؤ تم مجھ سے مانوس ہو جاؤ میں تم سے مانوس ہو جاؤں گا اور میں تم سے محبت کرنے میں جلدی کروں گا۔ (۳۵) زید بن اسلم سے منقول ہے کہ جناب داؤدؑ کا ایک بیٹا وفات پا گیا اور آنجنابؑ نے اس کی وفات پر بڑے حزن و ملال کا اظہار کیا۔ اس وقت خدا نے ان کو وحی فرمائی اے داؤدؑ! تمہارے نزدیک یہ لڑکا کتنا قیمتی تھا؟ عرض کیا یا اللہ! میرے نزدیک اس پوری زمین کے برابر تھا جبکہ سونے سے پر ہو فرمایا (اس مصیبت کے عوض) بروز قیامت میں تمہیں اس قدر ثواب دوں گا کہ جس سے زمین پر ہو جائے!

(۳۶) منقول ہے کہ خدا نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ اپنے اندر میرے والے اخلاق پیدا کر اور میرے اخلاق (عالیہ) میں سے ایک خلق صبر کرنا بھی ہے۔ (لہٰذا تم بھی صابر بنو)

(۳۷) جناب داؤدؑ کے اخبار میں یہ بھی ہے کہ (خدا فرماتا ہے) کہ میرے دوستوں کو دنیا کی خاطر ہم و غم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ دنیا کی خاطر غمناک ہونا میری مناجات کی لذت کو زائل کر دیتا ہے۔ اے داؤدؑ! اپنے دوستوں سے میری خواہش یہ ہے کہ وہ (فرشتوں کی طرح ایسے روحانی بن جائیں کہ (دنیا کے لیے) کوئی ہم و غم نہ کریں۔

(۳۸) مروی ہے کہ جناب داؤدؑ نے عرض کیا! اے اللہ! جو شخص تیری رضا جوئی کی خاطر کسی غم ناک اور مصیبت زدہ کو تسلی دے اس کی جزا کیا ہے؟

قال جزائه ان اکسوه رداوء من اردية الايمان استره به من النار وادخله به اجنة قال الٰهی فما حزاء من شيع الجنازة ابتغاء مرضاتک قال جزائه تشيعه الملائکة يوم يموت الی قبره وان تصلی علی روحه فی الارواح محمد بن علی بن عثمان الکرا جکی فی الجزاء الثالث من کنز الفوائد. وجد فی حکمة دائود ذکر عبادی احسانی اليهم فانهم لايحبون الامن احسن اليهم . عبدالله

Scanned by CamScanner

بن جعفر الحميری فی کتاب قرب الاسناد عن الحسین بن ظریف عن الحسین بن علوان عن جعفر عن ابیه علیهما الاسلام قال قال رسول اللهؐ اوحی الله تبارک وتعالیٰ الی دائودؑ یا دائود! یادائود! ان العبد من عبیدی لیاتینی بالحسنة فاحکم بهاتی الجنة قال دائود، وماتلک الحسنة؟ قال کربة ینفسها عن مومن بقدر تمرة اوبشق تمرة فقال دائود یا رب حق لمن عرفک
ارشاد ہوا۔اس کی جزاء یہ ہے کہ اس کو ایمانی چادروں میں سے ایک ایسی چادر اوڑھاؤں گا کہ جس کی وجہ سے میں اسے آتش جہنم سے بچالوں گا اور جنت الفردوس میں داخل کروں گا عرض کیا الٰہی جو شخص تیری خوشنودی کی خاطر کسی جنازہ کی تشیع کرے۔اس کی جزاء کیا ہے؟ فرمایا اس کی جزاء یہ ہے کہ جس دن وہ وفات پائے گا اس کی قبر تک میرے فرشتے اس کی مشایعت کریں گے۔اوراس کی روح پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔میں روحوں میں سے اس کی روح پر اپنی رحمت نازل کروں گا۔

(۳۹) کنزالفوائد کراجکی میں ہے کہ جناب داؤدؑ کی حکمت میں پایا گیا ہے کہ (اے داؤدؑ) میرے بندوں کو میرے احسان یاددلاؤ کیونکہ یہ لوگ (فطرۃ) اس سے محبت کرتے ہیں جوان کے ساتھ احسان کرتا ہے۔

(لان الانسان عبدالاحسان)

(۴۰) قرب الاسناد میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا خدائے تبارک وتعالیٰ نے جناب داؤدکو وحی فرمائی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایک ایسی نیکی لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے کہ میں اس کی وجہ سے اسے جنت میں حکمرانی عطا کرتا ہوں۔جناب داؤد نے عرض کیا یا اللہ! وہ نیکی کیا ہے؟ فرمایا کسی بندۂ مومن کے رنج وکرب کو دور کرنا خواہ ایک دانہ خرمایا اس کے اس کے بھی ایک حصہ کے ذریعہ سے ہو یہ سن کر داؤد علیہ السلام نے کہا یا اللہ! جو کوئی تجھے پہچانتا ہے اس پر لازم ہے۔

ان لایقطع رجاه منک ورواه الصدوق

فی کتاب عیو الاخبا ر و کتاب معانی الاخبار عن محمد بن علی ماجیلو یه عن علی بن ابراهیم عن ابیه عن داؤدُ بن سلیمان عن الرضا علیه السلام، قال ان اللہ اوحی الی داؤدُ انالعبد من عبیدی لیأتینی بالحسنة وادخله الجنة قال یا رب وما تلک الحسنة قال یفرج عن المومن الکربة ولویتمرة فقال داؤد حق لمن عرفک ان لایقطع رجاہ منک وروی الشیخ العارف رجب الحافظ البرسی قال ان اللہ عزوجل قال لداؤد علیه السلام یا داؤدًا! وعزتی وجلالی لو ان اهل سمواتی وارضی املونی فاعطیت کل مومل امله وبقدر دینا کم سبعین ضعفا لم یکن ذاک الاکما یعمر احد کم بابرة فی البحر وبر فعها فکیف ینقص شئ انا قیمه

کہ وہ اپنی امید تجھ سے قطع نہ کرے

(۴۱) مولف نے بعد ازاں اسی مضمون کی ایک اور روایت کتاب عیون الاخبار و معانی الاخبار سے نقل کی ہے۔

(۴۲) حافظ برسیؒ سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر تمام آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے مجھ سے اپنی حاجتیں طلب کریں اور میں ہر شخص کو اس کا مدعا عطا کر دوں۔ (بلکہ ہر ایک کو) تمہاری اس دنیا سے ستر گنا زیادہ عطا کروں تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی سمندر میں سوئی بو کر باہر نکال لے۔ بھلا وہ چیز کس طرح کم ہو سکتی ہے جس کا قیم و سرپرست میں ہوں؟؟ (جل الخالق)

(اضافہ منجانب مترجم)

کتاب مستطاب ''کلمۃ اللہ'' مؤلفہ جناب آقائی سید حسن شیرازی مرحوم مطبوعہ لبنان سے افادہ عام کے لیے زبور کے چند سوروں کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے جو جناب

Scanned by CamScanner

موصوف نے حضرت علامہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کی کتاب سعد السعود کے حوالہ سے درج کی ہیں امید ہے کہ قارئین اس مفید اضافہ سے استفادہ کریں گے اور مترجم کو اوقات مخصوصہ میں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ انشاءاللہ

فی السورہ الثانیة

یا داؤد صفنی لخلقی بالکرم والرحمة وانی علی کل شیء قدی داؤد من ذاالذی انقطع انی فخیبة. اومن اناب الی قطردته عن بابی مالکم لا تقدسون الله وھو مصورکم وخالقکم علی الوان شتی مالکم (اتحفظون ھاعة لله آنا الیل والنھار ولا تطردون المعاصی عن قلوبکم کانکم لا تموتون وکان دنیا کم یا قیة لا تزو.؟

دوسرے سورہ میں ہے

اے داؤدؑ! میری مخلوق کے سامنے رحم و کرم کے ساتھ میری توصیف کرو اور یہ کہ میں ہر چیز پر قادر ہوں اے داؤدؑ! کون ہے جو میری طرف متوجہ ہوا ہو؟ اور میں نے اسے ناامید کیا ہو کون ہے جس نے میری طرف رجوع کیا ہو اور میں نے اسے اپنے دروازہ سے دھتکارا ہو! تمہیں کیا گیا ہے کہ اپنے اس خدا کی تسبیح و تقدیس نہیں کرتے جس نے تمہیں صورت عطا کی ہے اور تمہیں مختلف الوان واشکال پر پیدا کیا ہے! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم دن رات خدا کی اطاعت گزاری کی نگہداشت نہیں کرتے (اور دلوں سے گناہوں کو دور نہیں کرتے گویا کہ تم نے مرنا نہیں ہے اور تمہاری دنیا ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔؟

Scanned by CamScanner

وفی السورة العاشرة

ایها الناس لا تغفلوا عن الاخرة ولا تغرنکم الحیاة لبهجة لدنیا ونضارتها

دسویں سورہ میں ہے

اے لوگو! آخرت سے غافل نہ ہو اور تمہیں یہ (دینوی زندگی اپنی تروتازگی اور اپنی چمک دمک کی وجہ سے دھوکہ دے۔

یا بنی اسرائیل! لوتفکرتم فی منقلبکم و معادکم وذکرتم القیامة وما اعددت فیها للعاصین قل ضحککم وکثر بکاء کم ولکنکم غفلتم عن الموت ونب تم عهدی وراء ظهور کم واستخففتم بحقی کانکم لستم بمسیئین ولامحاسبین کم تقولون ولا تفعلون وکم تعدون فتخلفون وکم تعاهدون فتنقضون؟ لوتفکرتم خشونة الشری...... ووحشة القبرو وظلمته لقل کلامکم وکثر ذکرکم واشتغالکم بی ان الکمال کمال الاخرة واماکمال الدنیا فمتغیروزائل.

اے بنی اسرائیل! اگر تم اپنے انجام میں غوروفکر کرو اور قیامت کے دن کو اور میں نے اس میں گنہگاروں کے لیے جو (عذاب وعقاب) مہیا کر رکھا ہے اسے یاد کرو تا کہ تمہارا ہنسنا کم اور رونا زیادہ ہو جائے مگر (افسوس) تم موت سے غافل ہو گئے ہو اور تم نے میرے عہدو پیاں کو پس پشت ڈال دیا ہے اور میرے حق کو سبک جانا ہے گویا تم گنہگار نہیں ہو اور نہ ہی تمہارا حساب و کتاب ہوگا تم کب تک صرف باتیں کرتے رہو گے مگر کام نہیں کرو گے؟ تم کب تک وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرتے ہو گے؟ اور کب تک عہد کر کے عہد شکنی کرتے رہو گے اگر تم قبر کی سختی، اس کی تنہائی اور تاریکی میں غور کرتے تو تمہارا کلام کم اور ذکر خدا زیادہ ہو جاتا۔ حقیقی کمال تو آخرت والا کمال ہے۔ دنیا کا کمال تو دراصل تغیروزوال پذیر ہے۔

Scanned by CamScanner

وفی السورة السابعة عشر

دائودٌ ! قل بنی اسرائیل لا تجمعوا المال من الحرام فانی لا اقبل صلوتهم واهجر ایک بنی

سترہویں سورہ میں ہے

اے داؤدؑ ! بنی اسرائیل سے کہو کہ مال حرام جمع نہ کریں ورنہ میں ان کی نمازیں قبول نہیں کروں گا ۔گناہ وعصیان اور حرام کام کے سلسلے میں باپ اور بھائی تک کو چھوڑ دو

علی المعاصی واخاک علی الحرام واتل علی بنی اسرائیل نباء رجلین کا تاعلی عهد ادریسؑ فیحات لهما تجارة وقد فرضت علیهما صلوة مکتوبة فقال الواحدابدأبیا مرالله وقال الآخرایدا بتجارتی ولالحق امر الله فذهب هذا التجارته وهذا لصلوته فاوحیت الی السحاب فنفخت واطلقت نارا واحاطت واشتفل الرجل بالحاب والظلمة فذهبت تجارته وصلوته، وکتب علی بابه انظر واماذاتصنع الدنیا والتکاثر بصاحبه............دائودٌ! لورایت صاحب التبعات قد جعل فی عنقه طوق من ناز فحاسبو انفوانفوسکم وانصفوالناس ودعواالدینا وزینتها...... یادائودٌ! من تاجرنی فهواربح التاجرین ومن صرعته الدنیا فهوا خسرالخاسرین ویحک یابن آدم ! ماقسیٰ قلبک ابوک وامک

اور بنی اسرائیل کو ان دو شخصوں کا قصہ سناؤ۔ جو جناب ادریسؑ کے دور میں تھے، ان دونوں کے کاروبار کا وقت بھی تھا اور نماز فریضہ کی ادائیگی کا وقت بھی ۔پس ان میں سے ایک نے تو کہا کہ میں پہلے اللہ کے حکم کی تعمیل کروں گا (نماز پڑھوں گا) دوسرے نے کہا میں پہلے کاروبار کروں گا اور پھر حکم خدا ادا کروں گا چنانچہ یہ کاروبار کے لیے اور وہ نماز کے لیے روانہ ہوگیا میں نے بادل کو

حکم دیا کہ وہ کاروباری پر آگ برسائے چنانچہ وہ آدمی بادل اور اس کی تاریکی میں مشغول ہوگیا اور تجارت بھی گئی اور نماز بھی اور اپنے دروازہ پر لکھا کہ "دیکھو دنیا اور اس کی کثرت آدمی کے ساتھ کیا کرتی ہے" (اور دوسرے نے باقاعدہ نماز ادا کی) اے داؤدؑ! اگر تم اس شخص کو دیکھو جس کے ذمہ لوگوں کے حقوق ہیں اس کی گردن میں آگ کا طوق پڑا ہوا ہے (تو اس کی ہولناکی سے ڈر جاؤ) اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو۔ لوگوں سے انصاف کرو اور دنیا کی زیب و زینت کو ترک کردو۔ اے داؤدؑ! جو مجھ سے (نیکی کرنے کی) تجارت کرتا ہے وہ سب سے زیادہ نفع میں ہے اور جسے دنیا پچھاڑ دے وہ سب سے زیادہ گھاٹے میں ہے۔ افسوس اے فرزندِ آدم! تیرا دل کس قدر سخت ہوگیا ہے؟ تیرے ماں باپ

یموتان ولیس لک...... دائودا! وعزتی ماشی اضر علیکم من اموالکم واولاد کم . ولا اشد فی قلوبکم فتنة منها والعمل الصالح عندی مرفوع وانا بکل شیء محیط سبحان خالق النور اتدری یاداؤد! مسخت بنی اسرائیل فجعلت منهم القردة والخناز یرلانهم

وفی السورة الثلاثین

بنی آدمً! وهائن الموت (عملوا الاخرتکم واشتروها بالدنیا ولا تکونوا کقوم اخذوها لهوا ولعبا...... بنی آدم! انکم وما تعبدون من دون الله فی نار جهنم انتم منی براء وانا منکم بزی لا حاجة فی عبادتکم حتی تسلموا السلاما مخلصا وانا عزیز الحکیم سبحان خالق النور

مرتے ہیں مگر تو عبرت حاصل نہیں کرتا اے داؤدؑ! مجھے اپنی عزت و عظمت کی قسم تمہارے یے مال واولاد سے بڑھ کر کوئی چیز ضرر رساں اور ان سے زیادہ باعث فتنہ و آزمائش نہیں ہے۔ میری بارگاہ کی طرف صرف نیک کام بلند ہوتا ہے اور میں ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہوں۔ پاک ہے وہ خدا جو نور کا خالق ہے۔

Scanned by CamScanner

تیسویں سورہ میں ہے

اے بنی آدم! تم موت کی گردہو آخرت کی خاطر کام کرو اور دنیا کے عوض اسے حاصل کرو اور اس گروہ کی مانند نہ بنو جو صرف ہنسی مذاق سے اسے حاصل کرنا چاہتا ہے اے بنی آدم! تم اور خدا کے سوا جن کی تم پرستش کرتے ہو سب آتش دوزخ میں جاؤ گے تم مجھ سے بیزار ہو اور میں تم سے بیزار مجھے تمہاری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب تک اخلاص کے ساتھ ایمان نہ لاؤ میں غالب اور حکیم ہوں۔ پاک ہے خالق نور

وفی السورة السابعة والاربعين

اتدری یا داؤد! مسخت بنی اسرائیل فجعلت منهم القردة والخناز یرلانهم

سینتالیسویں سورہ میں ہے

اے داؤدؑ! تم جانتے ہو کہ میں نے بنی اُسرائیل (کے کچھ لوگوں کو) بندر اور خنزیر کی شکل میں کیوں مسخ کیا تھا؟ وجہ یہ تھی کہ ان

اذاجا الغنی بالذنب العظیم جاملوه واذاجاء المسكين بادنى منه انتقموا منه وجنب لعنتی علیکل متسلط فی الارض لایقیم للغنی والفقير با حكام واحدة انکم تتبعون الهوىٰ فی الدنیا این المفرمنی اذا تخلیت بکم؟

میں سے جب کوئی مالدار بڑا گناہ بھی کرتا تھا تو اس سے چشم پوشی کرتے تھے اور جب غریب چھوٹا گناہ کرتا تھا تو اس سے انتقام لے تھے میری لعنت ہر اس حاکم کے لیے واجب ہے جو مالدار اور غریب و نادار دونوں پر ایک جیسا حکم نافذ نہیں کرتا تم دنیا میں خواہش نفس کی پیروی کرتے ہو جب میری بارگاہ میں حاضر ہو گے تو کہاں جاؤ گے؟

Scanned by CamScanner

وفی السورة الحادية والسبعين

طلب الثواب بالمخادعة يوث الحرمان وحسن العمل يقرب منی ارايتم لوان ارجلا احضر سينالانصل له اوقوسالا سهم له اكان يروع عدوه؟ وكذالک التوحيد لا يتم إلّا بالعمل واطمام الطعام لرضائی سبحان خالق النور.

اکہترہویں سورہ میں ہے

فریب کاری سے ثواب طلب کرنا محرومی کا باعث ہوتا ہے اچھا عمل (لوگوں کو) میرے قریب کرتا ہے تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی آدمی کے پاس کوئی ایسی کمان ہو جس کا دھاگہ نہ ہو۔ یا تلوار ہو مگر اس کی دھار نہ ہو۔ کیا اس سے وہ دشمن کو ڈرا سکتا ہے؟ اسی طرح! عمل (صالح) کئے اور میری خوشنودی کی خاطر (غریبوں کو) کھانا کھلائے بغیر میری توحید کامل نہیں ہو سکتی۔ سبحان خالق نور

باب دانیال علیه السلام

محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن علی بن سعيد عن ابی حمزة عن علی بن الحسين قل لو يعلم الناس ما، فی طلب العلم لطلبوه ولو بسفک المهج و خوض اللجج ان لله تبارک وتعالیٰ اوحی الی دانيال النبی عليه السلام ان امقت عبيدی الی الجاهل المستخف بحق اهل العلم التارک للاقتداء بهم وان احب عبيدی الی التقی الطالب للثواب الحزيل الملازم للعلماء التابع للحلماء القابل عن الحكماء.

باب دانیال علیہ السلام

(اس باب میں صرف ایک حدیث قدسی مذکور ہے جو حضرت دانیالؑ کی طرف وحی کی گئی ہے)

(۱) جناب شیخ کلینی باسناد خود حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ طلب علم میں کس قدر (فضل و کمال و اجر و ثواب ہے) تو ضرور اسے طلب کرتے اگرچہ انہیں اس میں خون دل بہانا پڑتا اور سمندر کی لہروں میں گھسنا پڑتا۔ چنانچہ خداوند عالم نے جناب دانیالؑ کو وحی فرمائی کہ میرے تمام بندوں میں سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ بندہ وہ ہے جو خود جاہل ہے اور اہل علم کے حق کو سبک سمجھتا ہے اور ان کی اقتداء و اتباع نہیں کرتا اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو خود متقی و پرہیزگار ہے ثواب جزیل کا طلب گار (دامن) علماء کو لازم پکڑنے والا پسندیدہ حلماء (بردباروں) کی پیروی کرنے والا اور حکماء (دانشمندوں) سے حکمت و دانائی قبول کرنے والا ہو!

بابِ عیسیٰ علیہ السلام

روی محمد بن یعقوب عن علی بن ابراھیم عن ابیہ عن علی بن اسباط عنھم علیھم السلام و روی ہذا الحدیث

محمد بن بابویہ فی المجالس عن محمد بن موسیٰ المتوکل عن عبداللہ بن جعفر الحمیری عن محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن علی بن اسباط عن بن ابی حمزہ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام اقول مقتضٰی اسناد الکلینی ان الحدیث مروی

باب عیسیٰ علیہ السلام

(اس باب میں وہ احادیث قدسیہ درج ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کو وحی کی گئیں اور یہ کل اٹھارہ ہیں) جن میں سے چار مکرر ہیں انہیں قلم زد کرنے کے بعد باقی ۱۴ چودہ رہ جاتی ہیں

(۱) ثقۃ الاسلام کلینی نے کتاب کافی میں حضرت امام رضا یا امام محمد تقی علیہم السلام سے اور جناب شیخ ابن بابویہ نے کتاب المجالس میں۔

Scanned by CamScanner

عن الرضا علیه السلام او عن الجوادؑ فان علی بن اسباط من اصحابهما وهو ثقة ثم ان فی الکافی زیادة فی المتن علی مافی المجالس فی عدة مواضع وانا انبة علی ما اتفقاوما اختص به الکافی من الزیاده فما هوموجود فی الکتابین بالاسنادین المذکورین قال فیما وعظالله به عیسیٰ علیه السلام یا عیسیٰ انا ربک ورب آبائک الاولین اسمی واحد وانا لاحد المتفرد بخلق کل شیٔ و کل شیٔ من صنعی و کل الی راجعون یا عیسیٰ انت المسیح بامری وانت تخلق من الطین کهیة الطیر وانت تحی الموتی بکلامی فکن الی راغبا و منی راهبا فلن تجدمنی ملجا الا الی

یا عیسیٰ! اوصیک وصیته المتحین علیک بالرحمة حین حقت لک منی الولایته بتحریک منی المسیرة فبورکت کبیرا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے مگر اصول کافی والی روایت میں امالی والی روایت سے کئی مقامات پر متن میں اضافہ موجود ہے حدیث کا جو حصہ ان دونوں کتابوں میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو پند و موعظہ فرمایا اس میں یہ بھی تھا۔ ''اے عیسیٰؑ میں تمہارا اور تمہارے گزشتہ آباؤ اجداد کا پروردگار ہوں اور میرا نام واحد ہے میں احد ہوں اور ہر چیز کے پیدا کرنے میں یکہ وتنہا ہوں۔ کائنات کی ہر چیز میری صنعت و کاریگری کا نتیجہ ہے اور سب میری طرف لوٹ کر آنے والی ہیں۔ اے عیسیٰ ! تم میرے حکم سے مسیح ہو! اور تم مٹی سے پرندے کی شکل بناتے ہو اور میرے کلام (اسم اعظم) سے مردوں کو زندہ کرتے ہو[1] پس تم میری طرف رغبت کرو اور مجھ سے ڈرو کیونکہ تم مجھ سے میرے سوا کوئی ملجأ وماً ولی نہیں پاؤ گے۔

اے عیسیٰ ! میں تجھے اس شخص جیسی وصیت کرتا ہوں جو رحم و کرم کے ساتھ تیری طرف مائل ہے اور تجھ پر مہربان ہے جب کہ میری طرف سے تمہارے لیے ''ولایت'' لازم ہو گئی ہے۔ پس تم

[1] تم اسم اعظم پڑھ کر دعا کرتے ہو اور میں قبول کرتے ہوئے مردوں کو زندہ کرتا ہوں (احقر مترجم عفی عنہ)

جہاں بھی ہوتو کبرسنی

وبورکت صغیرا حیثما کنت اشھدانک عبدی وابن امتی اتزلنی من نفسک کمک واجعل ذکری لمعادک و تقرب الی بالنوافل وتوکل علی اکفک ولا قول غیری فاخذلک یاعیسیٰ اصبر علی البلاء وارض بالقضاء وکن کمسرتی فیک فان مسرتی ان اطاع ولا اعصی یا عیسیٰ! احی ذکرتی بکنک ولیکن ودی فی قلبک یا عیسیٰ تیقظ فی ساعات، الغفلة واحکم بی لطیف الحکمة یا عیسیٰ! کن راھبا راغبا واصت قلبک بالخشیة یا عینی راع اللیل لتجری مسترتی واظما نھارک لیوم حاجتک عندی یا عیسیٰ! نافس فی الخیر جھد کی تعرف بالخیر حیثما توجھت! یاعیسیٰ احکم فی عبادی بنصحی وقم فیھم بعدلی فقدانزلت علیک شفاء لما فی الصدور من مرض الشیطان یا عیسیٰ! لاتکن جلیسا لکل مفتون

اور صغرسنی میں مبارک اور بابرکت ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ تو میرا خالص بندہ ہے اور میری خاص کنیز (مریم بتول) کا بیٹا ہے مجھے اپنی ذات میں بمنزلہ عزم وارادہ کے جگہ دے (یعنی دل کی گہرائیوں میں مجھے بسا) میری یاد کو قیامت کے لیے (ذخیرہ) قرار دے نوافل کے ذریعہ سے میرا روحانی قرب حاصل کر اور مجھ پر توکل و اعتماد کر۔ تاکہ میں تمہاری کفایت کروں۔ میرے غیر کو اقتادلی وسرپرست نہ بنا۔ ورنہ میں تجھے بے یار و مددگار چھوڑ دوں گا۔ اے عیسیٰؑ! بلا ومصیبت پر صبر کر قضاء وقدر پر راضی رہ اور اس طرح بن۔ جس طرح میری خوشی ہے اور میری خوشی اس میں ہے کہ میری اطاعت وفرمانبرداری کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے۔ اے عیسیٰؑ! اپنی زبان سے میرے ذکر کو زندہ کر اور میری محبت کو اپنے دل کے اندر رکھ اے عیسیٰ! غفلت کے اوقات میں بیدار رہ اور لطیف حکمت کا فیصلہ اے عیسیٰؑ خائف ترساں بھی رہ اور راغب و امیدوار بھی (بیم و امید کے بین بین رہ) اور (میرے) خوف وخشیت سے اپنے دل کو مار دے۔ اے عیسیٰؑ! میری

Scanned by CamScanner

خوشنودی کی خاطر رات کی رعایت کر (جاگ) اور دن کو پیا سارہ (روزہ رکھ) اس دن (قیامت) کے لیے جس دن تو محتاج ہوگا۔ اے عیسیٰ! خیر و خوبی کی انجام دہی میں اپنی پوری کدو کاوش صرف کرتا کہ تو جہاں جائے خیر و خوبی کے ساتھ پہچانا جائے اے عیسیٰ! میرے بندوں میں میری خیر خواہی کے ساتھ فیصلہ کر اور ان کے درمیان میرے عدل و انصاف کے ساتھ قیام کر۔ کیونکہ میں نے تم پر وہ کتاب ''انجیل'' نازل کی ہے جس میں اس شیطانی مرض کی شفا ہے جو سینوں میں ہے اے عیسیٰ! جو شخص (دنیا پر) فریفتہ ہے اس کی ہم نشینی اختیار نہ کر۔

یا عیسیٰ حقام قول ما امنت بی خلیقة الاخشعت لی ولاخشعت لی الاحب ثوابی فاشهدک انها آمنة من عذابی مالم یبدل اویغیر سنتی یا عیسیٰ بن البکر البتون ابک علی نفسک بکاء من ودع الاهل وقلی الدنیا و ترکها لا هلها وکانت رغبته فیما عندالهه...... یا عیسیٰ! کن مع ذلک تلین الکلام و تفشی السلام یقظان اذانامت عیون الابرار حذرا من المعادو الزلازل الشداد اهوال یوم القیٰمة حیث لا ینفع اهل ولا ولدولاء ماله یا عیسٰ! اکحل عینیک امیل الحزن اذا ضحک البطالون یا عیسیٰ! کن خاشعا صابرا فطوبی لک ان نالک ماوعد الصابرون یا عیسیٰ! رح من الدنیا یوما ویوما وذق الماء قد ذهب طعمه نحقا

اے عیسیٰ! میں حق بات کہتا ہوں کہ کوئی مخلوق مجھ پر ایمان نہیں لاتی مگر یہ کہ وہ میرے لیے عاجزی و انکساری کرتی ہے اور میرے لیے عاجزی نہیں کرتی مگر میرے ثواب کی امید میں میں تمہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ ایسی مخلوق میرے عذاب سے محفوظ ما مون ہے جب تک میرے دین میں کوئی تبدیلی نہ کرے اے عیسیٰ! اے باکرہ اور بتول کے بیٹے اپنے نفس پر اس طرح گریہ و بکا کر جس طرح کوئی شخص اپنے اہل و عیال کو وداع کرتے وقت کرتا ہے اور دنی کو برا سمجھ کر اسے دنیاداروں کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور اس کی رغبت اس چیز میں ہوتی ہے جو اس پروردگار

Scanned by CamScanner

کے پاس ہے۔

اے عیسیٰ! ان سابقہ اوصاف کے باوجود کلام کو نرم کر سلام کو عام کر (ہر شخص پر سلام کرنے میں پہل کر) جب نیکو کاروں کی آنکھیں بھی سو جائیں تو تو قیامت اور اس کے سخت زلزلوں اور اس کی ہولناکیوں کی وجہ سے بیدار رہ جبکہ اہل وعیال اور مال ومنال اور اولاد وجائیداد کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔ اے عیسیٰ! جب دنیادار لوگ سو جائیں تو اپنی آنکھوں میں حزن وملال کا سرمہ لگا۔ اے عیسیٰ! خاشع وصابر بن کر رہ کس قدر خوش قسمت ہو تم اگر تمہیں وہ کچھ حاصل ہو جائے جس کا صابروں سے وعدہ کیا گیا ہے اے عیسیٰ! دنیا سے چلنے کی تیاری کر اور اس طرح پانی پی کہ گویا وہ بدذائقہ ہے۔

اقول حقا مانت لاسافتک ویومک فرح من الدنیا ببلغة ولیکفک الخشن الجشب فقد وبت الی ماتصیرو مکتوب مااخذت وکیف اتلفت یا عیسیٰ! ابک علی نفسک فی الخلوات و انقلهاالی مواقیت الصلوت واسمعی لذادة نطقک بذکری فان صنیعی الیک حسن یا عیسیٰ کم امة قداهلکتها بذنوب قدعصمتک مهلیا عیسیٰ ارفق بالضعیف وارفع طرفک الکلیل الی السماء وادعنی فانی ،منک قریب ولا تدعنی الامتضرعا. الی وهمک هم واحد فانک متی تدعنی کذالک اجبتک یا عیسیٰ! انی لم ارض بالدنیا

میں حق کہتا ہوں کہ تم دنیا میں صرف یہی گھڑی ہو ((کل تمہارا نام کیا ہوگا زندہ یا مردہ) دنیا سے زادِ سفر لے کر چلنے کی فکر کر اور چاہیے کہ تمہارے لیے صرف اوکھودا لباس اور بدذائقہ غذا کافی ہو کیوں کہ تم دیکھ چکے ہو کہ اس (غذا) کا انجام کیا ہوتا ہے (فضلہ) حالانکہ جو کچھ تم نے کمایا ہے وہ بھی لکھا جاتا ہے اور جہاں صرف کیا ہے وہ بھی لکھا جاتا ہے اے عیسیٰ! تجھ سے سوال کیا جائے گا پس کمزور پر اس طرح رحم کر جس طرح میں تم پر رحم کرتا ہوں اور یتیم پر ظلم وستم نہ کر۔

اے عیسیٰ! تنہائیوں میں اپنے نفس پر گریہ وبکا کر کے اسے نماز کے اوقات اور ان کی ادائیگی کے

Scanned by CamScanner

لذت مجھے سنا کیونکہ میرا ……مقامات کی طرف حرکت دے اور میرے ذکر کے ساتھ اپنے کلام کی
سلوک تیرے ساتھ بڑا اچھا ہے اے عیسیٰ! کتنی ایسی امتیں ہیں جن کو میں نے ان سابقہ گناہوں
کی وجہ سے ہلاک کر دیا ہے اور تم کو ان سے بچایا ہے اے عیسیٰ! ضعیف و کمزور آدمی کے ساتھ نرمی
کر اور درماندہ آنکھ آسمان کی طرف بلند کر اور (اس حال میں) مجھ سے دعا کر کہ میں تجھ سے
بالکل قریب ہوں اور اسی طرح مجھے تضرع وزاری کے ساتھ پکارو کہ تمہارا (قبلہ) مقصود صرف
ایک ہو جب اس طرح (یعنی کامل یکسوئی کے ساتھ) مجھے پکارو گے تو میں تمہاری دعا قبول
کروں گا۔ اے عیسیٰ! نہ تو میں نے دنیا کو

ثوابا لمن قبلك ولا عقابالمن انتقمت منه
يا عيسىٰ! انك تفني و انا ابقي و مني رزقك وعندي ميقات اجلك والي
ايابك وعلي حسابك فسلني ولا تسئل غيري فيحسن منك الدعا و مني
الاجابة يا عيسىٰ! ما اكثر البشر واقل عدد من صبر الاشجار كثيرة و طبها
قليل فلا بالعصيان يا كل مني رزقي ويعبد غيري ثم يد عوني عندالكرب
واجيبه ثم يرجع الي ماكان عليه فعلي يتمردام بسخطي يتعرض بني حلفت
لاخذنه اخذة ليس له منجاولا دولي ملجاء يا عيسىٰ! قل لظلمة بني اسرائيل
تدعوني والسحت

تم سے پہلے لوگوں کے لیے ثواب گا قرار دیا اور نہ ہی ان لوگوں کے لیے اسے عقاب گاہ قرار دیا
جن سے انتقام لینا تھا (کیونکہ حقیقی ثواب یا عقاب تو صرف جنت یا جہنم میں ہوگا)
اے عیسیٰ! تو فانی ہے اور میں باقی ہوں تمہاری روزی میری طرف سے ہے تمہاری موت کا وقت
میرے پاس ہے تمہاری بازگشت میری طرف ہے اور تمہارا حساب میرے ذمہ ہے اس لیے
صرف مجھ سے ہی مانگ اور میرے غیر سے نہ مانگ پس دعا تمہاری طرف سے اچھی ہو جائے
اور اجابت میری طرف سے اے عیسیٰ! انسان کس قدر زیادہ ہیں۔ مگر صبر کرنے والے کس قدر کم

Scanned by CamScanner

ہیں (جس طرح) عام درخت بہت زیادہ ہیں مگر عمدہ درخت بہت کم ہیں لہٰذا جب تک کسی درخت کے پھل کا ذائقہ نہ چکھ لواس وقت تک......صرف کسی درخت کے ظاہری حسن سے دھوکہ نہ کھاؤ......

اے عیسیٰ! وہ شخص تمہیں دھوکہ نہ دے جو میری نافرمانی کر کے سرکش کرتا ہے حالانکہ وہ روزی میری کھاتا ہے مگر عبادت میرے غیر کی کرتا ہے پھر جب اس پر کوئی تکلیف ومصیبت نازل ہوتی ہے تو مجھے پکارتا ہے اور میں اس کی دعا قبول بھی کرتا وں مگر اس کے بعد پھر اپنی سابقہ حالت (سرکشی) کی طرف لوٹ جاتا ہے کیا وہ مجھ پر سرکشی کرتا ہے یا میرے قہر وغضب کے درپئے ہوتا ہے؟ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ اسے ایسا گرفتار (بلا) کروں گا کہ پھر اسے میرے سوا کوئی نجات (پناہ کی جگہ) نہ مل سکے گی۔ اے عیسیٰ! بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہو کہ مجھے اس حال سے نہ پکارو کہ حرام

تحت حصونکم والاصنام فی بیوتکم فانی آلیت و فی المجالس رأیت ان اجیب من دعانی واجعل اجابتی لعنا علیهم حتی یتفر قوا. یا عیسیٰ! کم اجمل النظرواحسن الطلب والقوم فی غفلة لایرجعون تخرج الکلمة من افواههم ولا تعیها قلوبهم تیعرضون بمقی ویتجبون الی المومنین. یا عیسیٰ! لیکن لسانک فی السرو العلانیة واحد وکذلک فلیکن قلبک وبصرک واطوقلبک والسانک عن المحارم و غض بصرک عمالا خیر فیه فکم نظره قدزرعت فی قلبه شهوة ووردت به موارد الهلکة یا عیسیٰ! کن رحیما مترحما وکن کما تشاء ان تکون

تمہاری کوکھوں میں اور بت تمہارے گھروں میں ہوں کیونکہ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں ہر پکارنے والے کو جواب دوں اور (ان لوگوں) کا جواب یہ ہے کہ جب تک وہ متفرق نہ ہوجائیں تب تک میں ان پر برابر لعنت کرتا رہوں اے عیسیٰ! (عبرت کی) نگاہ کرنا کتنی اچھی اور حق

Scanned by CamScanner

کی) جستجو کرنا کتنا عمدہ کام ہے مگر لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اس سے باز نہیں آتے (بے سوچے سمجھے) ان زبانوں سے ایک بات برآمد ہوتی ہے جسے ان کے دل ودماغ حفظ نہیں کرتے (اس طرح) یہ لوگ میری دشمنی کے درپے ہوتے ہیں اور پھر (اس برتے پر) اہل ایمان کے دوست بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اے عیسیٰ! خلوت وجلوت میں تمہاری زبان ایک ہونی چاہیے۔ اور اسی طرح دل ونگاہ بھی ایک ہونے چاہیں (کیونکہ دوزبانی اور دودلی منافقت کی علامت ہے) اور اپنے دل وزبان کی حرام سے حفاظت کر اور اپنی نگاہ کو ادھر اٹھنے سے بندرکھ جس میں کوئی خیر وخوبی نہیں ہے کئی ایسے نگاہ کرنے والے ہیں کہ ان کی ایک نگاہ نے ان کے دل میں وہ شہوت کاشت کی کہ جس نے ان کو ہلاکت کے مقامات میں گرادیا۔

اے عیسیٰ! لوگوں پر رحیم وکریم بن کر رہ اور (لوگوں کے لیے) اس طرح بن جس طرح تو چاہتا ہے کہ

العبادلک واکثر ذکر الموت و مفارقة الاھلین و لا تله فان اللھوا یفد صاحبه ولا تغفل فان الغافل منی بعید واذکرنی بالصالحات حتیٰ اذکرک. یا عیسیٰ! تب الی بعد الذنب و ذکربی الاوابین وآمن بی وتقرب الی المومنین وامرھم ان یدعونی معک وایاک ودعوة المظلوم فانی آلیت علی نفسیٰ ان افتح لھا بابا من السماء بالقبول وان اجیبه ولوبعد حین یا عیسیٰ! اعلم ان صاحب السویعدی وفی الماجلس یغوی و قرین السویردی واعلم من تقارن واختر لنفسک اخوانا من المومنین یا عیسیٰ! تب الی فانی لا یتعا ظمنی ذنب ان اغفره وانا ارحم الرحمین! اعمل لنفسک فی مھلة من اجلک قبل ان لاتعمل بھاواعبدی

لوگ تیرے لیے بنیں۔ اور موت اور اپنے اہل وعیال کی (دائمی جدائی) کو بہت یاد کر اور لہوولعب میں مشغول نہ ہو کیونکہ بے ہودہ کام اپنے ساتھی (بے ہودہ کام کرنے والے) کو خراب کردیتا ہے

Scanned by CamScanner

اور غفلت نہ کر کیونکہ غافل آدمی مجھ سے دور ہوتا ہے اور اعمال صالحہ کے ساتھ مجھے یاد کرتا کہ میں تمہیں یاد کروں۔

اے عیسیٰ! گناہ کے بعد توبہ کر اور توبہ کرنے والے کو میری یاد دلا اور مجھ پر (کما حقہ) ایمان لا اور اہل ایمان کا قرب حاصل کر اور انہیں حکم دے کہ وہ تمہارے ساتھ مل کر مجھے پکاریں۔ اور خبردار مظلوم کی بددعا سے بچ کے رہنا۔ کیونکہ میں نے قسم کھائی ہے کہ اس کی بددعا کے لیے آسمانوں سے قبولیت کا ایک دروازہ ضرور رکھواؤں گا اگرچہ کچھ وقت کے بعد ہی کیوں[1] نہ ہو۔ اے عیسیٰ! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ برا ساتھی آگے برائی پھیلاتا ہے (اور کتاب) مجالس کی روایت کے مطابق یوں وارد ہے کہ) برا ساتھی گمراہ کرتا ہے اور برا ہمراہی ہلاک کرتا ہے۔ اچھی طرح چھان پھٹک کر لے کہ تو کس سے ہمنشینی کر رہا ہے؟ اور اپنے بھائی چارہ کے لیے اہل ایمان کا انتخاب کر۔ اے عیسیٰ! میری بارگاہ میں توبہ کر کیونکہ کسی گناہ کا معاف کرنا میرے لیے کوئی بڑا کام نہیں ہے کیونکہ میں ارحم الراحمین ہوں جب تک موت سے مہلت ہے۔ اپنے لیے عمل کر قبل اس کے کہ عمل نہ کر سکے اور اس دن (قیامت) کے لیے میری عبادت کر

لیوم کالف سنة مماتعدون فیه اجزی بالحسنة اضعافها و ان السنیة توبق صاحبها فامهد لنفسک فی مهلة ونافس فی العمل الصالح فکم من مجلس قد نهض اهله وهم مجارون من النار . یا عیسیٰ ازهد فی الفانی المنقطع وطاء رسوم منازل من کان قبلک وادعهم و تاجهم هل تحس منهم من احدا اخذ مو عظمت منهم و اعلم. انک ستلحقهم کی اللاحقین و فی الکافی خاصة یا عیسیٰ! قل لمن تمرد باعصیان و عمل بالادهان لیتسو قع عقوبتی وینتظر اهلاکی سیهلک وبداک بالنعم منه تکر ماو کان لک فی الشدائد لاتعصه . یا عیسیٰ فانه لا یحل لک عصیانه قد عهدت الیک کماقد عهدت الی من

جو تمہارے (دنیوی) ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ اس دن میں ایک نیکی کا عوض کئی گنا دوں گا۔ بدکار آدمی کو ہلاک کرتی ہے۔ پس مہلت کے وقت میں اپنے لئے بستر بچھا (نیک عمل کر) اور

[1] و نعم ما قیل۔ بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن۔ اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید (منہ عفی عنہ)

عمل صالح بجالانے میں رغبت کر۔ کتنی ایسی اچھی نشتگاہیں ہیں کہ وہاں بیٹھنے والے اس حال میں اٹھے کہ انہیں آتش جہنم سے پناہ مل چکی تھی۔ اے عیسیؑ! اس دنیا میں زہد اختیار کر جو فانی اور قطع ہو جانے والی ہے اور ان لوگوں کے گھروں کے کھنڈرات میں قدم رکھ جو تم سے پہلے تھے اور ان کو ان سے راز کی باتیں کرنے کی کوشش کر آیا ان میں سے کسی کو محسوس کرتا ہے؟ ان سے پند و نصیحت حاصل کر اور جان لے کہ تم بھی عنقریب ان کے ساتھ شامل ہونے والوں میں شامل ہو جاؤ گے (صرف کافی میں وارد ہے) اے عیسیٰؑ! اس شخص سے کہو جو میری نافرمانی کر کے سرکشی کرتا ہے اور منافقت کرتا ہے اور دوغلہ پن کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ میری سزا کا انتظار کرے اور اپنی ہلاکت کا انتظار کرے کیونکہ وہ عنقریب ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک وہ جائے گا۔ اے فرزند مریم! تمہارے لیے مکرر خوشی اور مبارک ہے بشرطیکہ اپنے اس معبود کے آداب کو ملحوظ رکھے۔ جو رحم و کرم کے ساتھ تم پر مائل ہے اور از راہ لطف و کرم اور بے مانگے تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مصائب و شدائد میں تمہارا ساتھ دیتا ہے اس لیے اس کی نافرمانی نہ کر کیونکہ اے عیسیؑ! تمہارے لیے اس کی نافرمانی روا نہیں ہے میں نے تم سے اس بات کا بالکل اسی طرح عہد و پیمان لیا ہے جس طرح ان لوگوں سے لیا تھا۔

کان قبلک وانا علی ذالک من الشاهد بن وفی الکتابین یا عیسیٰؑ! ما اکرمت مت خلیقة بمثل دینی ولا انعمت علیها بمثل رحمتی یا عیسیٰؑ! اغسل بالماء منک ماظهر وداو بالحسنات مابطن فانک الی راجع وفی الکافی خاصة یا عیسیٰؑ! اعطیتک ماانعمت به علیک فیضا من غیر تکدیرو طلبت منک قرضا لنفسک وبخلت علیها لتکون من الهالکین. یا عیسیٰؑ! تزین بالدین و حب المساکین فصل علی البقاع و کلها طاهر و امش علی الارض هونا. یا عیسیٰؑ! شمر فکل آت قریب واقراء کتابی وانت طاهر واسمعنی منک صوتا حزینا. یا عیسیٰؑ! لا خیر فی لذاذة لا تدوم وعیش عن صاحبه یزول یا بن مزیم! لورات عیناک

Scanned by CamScanner

جوتم سے پہلے تھے اور میں اس معاہدہ کے گواہوں میں سے ایک گواہ ہوں۔ دونوں کتابوں (کافی ومجالس) میں ہے۔ فرمایا اے عیسیٰ! دین و مذہب سے بڑھ کر (اور کسی نعمت کے ساتھ) میں نے کسی مخلوق کو نہیں نوازا اور اپنی رحمت سے بڑھ کر اس پر اور کوئی انعام نہیں کیا۔

اے عیسیٰ! اپنے ظاہری (جسم) کو پانی سے دھو اور اپنے باطن کو نیکیوں سے مداوا ومعالجہ کر آخر تمہاری بازگشت میری طرف ہے۔

اے عیسیٰ! میں نے جو کچھ تم پر انعام کیا ہے۔ یہ محض میرا فیض وجود ہے۔ جس میں کوئی کدورت و ملاوٹ نہیں۔ البتہ (اس کے عوض میں) صرف تمہارے فائدہ کی خاطر تم سے کچھ قرضہ (احکام شریعہ کی پابندی) طلب کیا ہے مگر تم نے اس کی ادائیگی میں بخل سے کام لیا ہے کس لیے؟ تاکہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جاؤ اے عیسیٰ! دین داری اور مسکینوں کی محبت سے اپنے آپ کو زینت دے اور زمین کے مختلف حصوں پر نماز پڑھ جو سب کے سب پاک وصاف ہیں اور زمین پر عاجزی (انکساری کے ساتھ چل۔ اے عیسیٰ! (کوچ کی) تیاری کر کیونکہ یقیناً آنے والی چیز (موت) نزدیک ہے (ع۔ غیر بعید کل ما ہو آت) اور باطہارت ہو کر میری کتاب کی تلاوت کر اور مجھے اپنی اندوہناک وغم ناک آواز سنا

اے عیسیٰ! اس لذت میں کوئی خیر نہیں۔ جو دائمی نہیں ہے اور اس زندگی میں کوئی خوبی نہیں جو زائل ہونے والی ہے اے فرزندِ مریمؑ! میں نے جو کچھ (جنت میں) اپنے صالح اولیاء کے لیے مہیا کر رکھا ہے اگر اسے آنکھوں سے دیکھ لو۔

ما اعددت لا ولیائی الصالحین ذاب قلبک وزھقت نفسک شوقاً ایه ولیس کذا الاخرة دار تجاور فیها السطیبین وید خل علیهم فیها الملاء کتة المقربون وهم ممایاتی یوم القیمة من اهوا لها آمنون دار لایتخیر فیما النعیم ولا یزول عن اهلها یا بن مریم نافس فیه مع المتنافسین. فانها امنیة المتقین حسنة المنظر طوبیٰ لک یا بن مریم ان کنت لها من العاملین انت مع ابائک

Scanned by CamScanner

آدم و ابراهیم فی جنات و نعیم لا تبغ بھابرلا ولا تحویلا کذلک افعل بالمتقین. یا عیسیٰؑ! اھرب الی مع من یھرب من نارذات لھب وذات اغلال و انکال لایدخلھاروح ولا یحرج منھا ابداغم قطع کقطع اللیل المظلم من ینج منھا یغزولیس ینجو من

تو تمہارا دل پگھل جائے اور شدت شوق سے تمہاری روح (جسم سے) نکل جائے (حقیقت یہ ہے کہ) آخرت کے گھر جیسا کوئی اور گھر نہیں ہے جس کے ہمسائے پاک و پاکیزہ لوگ ہیں اور وہاں ملائکہ مقربین داخل ہوتے ہیں اور وہ لوگ قیامت میں پیش آنے والے ہولناک مناظر سے محفوظ و مامون ہیں یہ وہ گھر ہے جس کی نعت......نہ کبھی تبدیل ہوتی ہے اور نہ ذائل ہوتی ہے۔

اے فرزند مریمؑ! اس گھر میں رغبت کر۔ ساتھ رغبت کرنے والوں کے کیونکہ یہ گھر متقیوں کی (آخری) آرزو ہے۔ جو بڑا خوش منظر ہے، اے فرزند مریمؑ! خوشخبری ہے تمہارے لیے اگر تم اس کے لیے کوشش کرنے والوں میں سے ہو اور تم وہاں اپنے آباؤ اجداد یعنی آدمؑ و ابراہیمؑ (وغیر ہم) کے ساتھ جنت اور اس کی نعمتوں میں ہوں گے اس گھر کے عوض کوئی چیز طلب نہ کر اور نہ اس سے منہ پھیر میں پرہیز گاروں کے ساتھ ایسا ہی (اچھا سلوک کرتا ہوں) اے عیسیٰؑ! تو بھی فرار کرنے والوں کے ساتھ اس (دوزخ کی) آگ سے میری طرف فرار کر جو شعلہ زن ہے جس میں (دوزخیوں کے لیے) زنجیریں اور عقوبتیں ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں خوشی کبھی داخل نہیں ہو سکتی اور غم کبھی خارج نہیں ہوتا وہ ایسے (تاریک) ٹکڑوں کا مجموعہ ہے جس طرح تاریک شب کے ٹکڑے ہوتے ہیں جو شخص اس سے نجات پا جائے گا وہ فائز المرام ہوگا۔ بھلا وہ شخص اس سے کس طرح نجات پا سکتا ہے۔

کان من الھالکین وھی دار الجبارین والعتاۃ الظالمین و کل فظ غلیظ و کل مختال فخور. یا عیسیٰؑ! بئست الدار لمن رکن الیھا وبئس القرار دار الظالمین انی احذرک نفسک فکن بی خبیرا . یا عیسیٰؑ! کن حیثما کنت

اقبال واشهد علی انی خلقتک وانت عبدی وانی صورتک والی الارض اعیدک. یا عیسیٰؑ! لا تستیقظن عاصی ولا تستنهض لا هیا وافطم نفسک من الشهوات الموبقات وکل شهوة باعدک منی فاهجم هاوا علم انک منی بمکان الرسول الامین فکن منی علی حدر واعلم ان دنیاک مؤدتیک الی وانی اخذک بعلمی وکن ذلیل النفس عند

جو درحقیقت ہلاک ہونے والوں میں ہے یہ جہنم والا گھر! جباروں، قہاروں، سرکشوں، ظالموں، بداخلاق اور متکبر مزاج لوگوں کا گھر ہے۔ (اللھم اجرنا من الجحیم) اے عیسیٰؑ! کس قدر برا گھر ہے یہ اس شخص کے لیے جو اس کی طرف میلان کرتا ہے اور ظالموں کا گھر کس قدر بری قرار گاہ ہے میں تمہیں اپنے نفس کی (فریب کاری) سے ڈرتا ہوں۔

اے عیسیٰؑ! جہاں بھی رہو میری طرف متوجہ رہو اور اس بات کے گواہ رہو کہ میں نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تم میرے بندے ہو میں نے ہی تمہیں شکل وصورت دی ہے اور میں ہی تمہیں زمین کی طرف لوٹاؤں گا۔

اے عیسیٰؑ! ایک منہ میں دو زبانیں، ایک سینہ میں دو دل اور اسی طرح (ایک سر میں دو) دماغ ٹھیک نہیں ہیں[1]

اے عیسیٰؑ! اور اپنے نفس کو ہلاک کرنے والی شہوتوں سے باز رکھ اور ہر وہ شہوت وخواہش جو تمہیں مجھ سے دور کر دے اسے ترک کر اور سمجھ لے کہ تمہیں میری بارگاہ میں ایک امین پیغمبر کا مقام حاصل ہے۔ اس لیے مجھ سے خائف وترساں رہ اور یقین کر کہ تمہاری دنیا (ایک نہ ایک دن) بالآخر تمہیں مجھ تک پہنچانے والی ہے اور میں اپنے علم کے مطابق تمہیں لینے والا ہوں۔

اے عیسیٰؑ! مجھے یاد کرتے وقت اپنی ذلت کا اظہار کر۔

ذکری خاشع القلب حین تذکرنی یقظانا عند نوم الغافلین. یا عیسیٰؑ! هذه

---

[1] اس لیے ع دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا۔ کیونکہ ع دو دل بودن دریں رہ سخت تر عیبے است سالک را (منہ عفی منہ)

نصیحتی ایاک و عظتی لک فخذ ھا منی فانی رب العالمین یا عیسیٰؑ ! اذا صبر عبدی فی جنبی کان ثوا عمله علی و کنت عنده حین یدعونی و کفی بی منتقما ممن عصانی این یھرب منی الظالمون . یا عیسیٰؑ! طب الکلام و کن حیثما کنت عالما متعلما یا عیسیٰؑ! افض بالحسنات الی حتی یکون ذکر ھا عندی وتمسک بوصیتی فان فیھا شفلا للقلوب. یا عیسیٰؑ! لا تامن اذا مکرت مکری ولاتنس عندالخلوات ذکری یا عیسیٰؑ! خلص نفسک بالرجوع الی حتی ینجز ثواب ماعمله العاملون اولئک یؤتوک اجرھم وانا خیر المؤتین. یا عیسیٰؑ ! کنت خلقا بکلامی ولدتک مریم بامری المرسل الیھار وحی جبرئیل الامین من ملائکتی حتیٰ قسمت علی الارض حیا

اور جب غافل لوگ مر جائیں تو تو بیدار رہ کر خشوع وخضوع کے ساتھ میرا ذکر کیا کر۔ اے موسیٰ ! یہ تمہیں میری نصیحت ہے اسے مجھ سے حاصل کر کیونکہ میں ہوں رب العالمین۔ اے عیسیٰؑ! جب کوئی بندہ میرے بارے میں کسی تکلیف ومصیبت پر صبر کرتا ہے تو اس کا اجر وثواب میرے ذمہ ہوتا ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں اور جو لوگ میری نافرمانی کرتے ہیں ان سے انتقام لینے کے لیے میں کافی ہوں (مجھے کسی یار ومدد کی ضرورت نہیں ہے) بھلا ظالم لوگ مجھ سے فرار کر کے کہاں جائیں گے؟ اے عیسیٰؑ! اپنے کلام کو پاکیزہ کر اور جہاں بھی رہے عالم اور متعلم بن کر رہے۔ اے عیسیٰؑ! میری بارگاہ میں نیکیاں بھیج تا کہ میرے ہاں ان کا تذکرہ کیا جائے اور میری وصیت ونصیحت کو لازم پکڑ۔ کیونکہ اس میں دلوں (کی بیماری) کی شفا موجود ہے۔ اے عیسیٰؑ ! (جب تو مکر وفریب کرے) تو پھر میرے مکر (یعنی اپنے مکر کی سزا) سے امن میں نہ رہ اور خلوت وتنہائی میں میرے ذکر کو نہ بھول۔ (کیونکہ یہ اللہ کی یاد کا بہترین وقت ہے) اے عیسیٰؑ ! میری طرف رجوع کر کے اپنے نفس کو خالص کر تا کہ عمل کرنے والے کو جو اجر وثواب ملتا ہے تو بھی اسے حاصل کر سکے۔ ایسے لوگوں کو ضرور اجر دیا جائے گا کیونکہ میں

بہترین اجر عطا کرنے والا ہوں ۔اے عیسیٰ ! تم میرے (خالص کلام کے ذریعے سے پیدا ہوئے ہو) یعنی تمہاری والدہ جناب مریمؑ نے تمہیں میرے اس خاص امر کے ذریعے جنم دیا ہے جو اس کی طرف میری روح یعنی جبرائیل امینؑ کے توسط سے بھیجا گیا تھا یہاں تک کہ تم زمین پر زندہ چلنے پھرنے لگے۔

تمشى كلّ ذلك فى سابق علمي يا عيسىٰؑ! زكريا بمنزلة ابيك وكفيل امك اذ يدخل عليها المحراب فيجد عندها رزقا ونظيرك يحيىٰ من خلقه وهبته لامه بعد الكبرمن غير قوة بها اردت بذلك ان يظهر لها سلطاني و تظهر فيك قدرتي احبكم الى اطوعكم واشدكم خوفا مني و في الكتابين يا عيسىٰؑ! تيقظ ولا تينس من روحي وسبحني مع من يسبحني و بطيب الكلام فقد سني وفي الكافي يا عيسىٰؑ! كيف يكفر العبادونوا صيهم في قبضتي و تقلبهم في ارضي يحبهلون نعمتي ويتولون عدوي وكذلك يهلك الكافرون وفيهما يا عيسىٰؑ! ان الدنيا سجن منتن الريح وحش فيها ماقد تذابح عله الجبارون. اياك والدنيا فكل نعيمها

یہ سب کچھ میرے علم سابق میں تھا (کہ میں ایسا کروں گا) اے عیسیٰؑ! (تمہارے خالو جناب) زکریا بمنزلہ تمہارے باپ کے ہیں اور تمہاری ماں کے کفیل ہیں۔ جب وہ ان کے پاس محراب میں جاتے تھے اور ان کے پاس (بے موسم) پھل پاتے تھے...... اور ان سے دریافت کرتے تھے...... اے مریمؑ یہ پھل کہاں سے آئے ہیں؟ تو وہ کہتی تھیں (کہ خدا کی طرف سے آئے ہیں) اے عیسیٰؑ! اپنی خلقت میں...... تمہاری نظیر جناب یحییٰؑ ہیں۔ میں نے انہیں ان کی ماں کو بڑھاپے کے (اس وقت عطا کیا) جب کہ ان میں کوئی قوت و طاقت نہ رہی تھی اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ ان (والدہ یحییٰؑ) پر میری سلطنت و تمکنت اور تم میں میری طاقت وقدرت ظاہر ہو جائے (بانی علی کل شیء قدیر) تم تمام لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ عزیز وہ ہے

Scanned by CamScanner

جوتم میں سے زیادہ اطاعت گزار اور مجھ سے زیادہ ڈرنے والا ہے (کما تال فی القرآن ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم) دونوں کتابوں (کافی ومجالس) میں ہے اے عیسیٰ! بیدار ہو اور میری رحمت و کشائش سے مایوس نہ ہو اور میری تسبیح کرنے والوں کے ساتھ میری تسبیح کر اور پاکیزہ کلام کے ساتھ میری تقدس و پاکیزگی بیان کر کافی میں ہے اے عیسیٰ! (میرے منکر) بندے کس طرح میرا انکار کرتے ہیں حالانکہ ان کی پیشانیاں میرے قبضہ قدرت میں ہیں اور ان کا چلنا پھرنا میری زمین میں ہے (اس کے باوجود) وہ میری نعمت کو نہیں جانتے اور میرے دشمن (شیطان سے دوستی رکھتے ہیں دراصل کافر لوگ اس طرح ہلاک و برباد ہوتے ہیں انہی دونوں کتابوں میں ہے۔ اے عیسیٰ! دنیا ایک بدبودار قید خانہ ہے (مگر) اس میں وہ بھرا ہوا ہے جس کی وجہ سے جبار و سرکش لوگ ایک دوسرے کو ذبح کرتے ہیں بس اس (دنیا) سے دامن کو بچا کہ اس کی ہر نعمت

یزول وما نعیمها الاقلیل اوفی الکافی یا عیسیٰ! بغی عندو سادک تجدنی وادعنی وانت لی محب فانی اسمع السامعین استجیب للداعین اذا دعونی. یا عیسیٰ! تهنسنی وخوف عبادی لعل المذنبین ان یمسکو اعما لهم عاملون به فلا یهلکون الاوهم عاملون یا عیسیٰ! ارهبنی رهبتک من السبع والموت الذی انت لاقیه فکل هذا انا خلقته فایاسی فارهبون وفیهما یا عیسیٰ! ان الملک انی ان غضبت علیک لم ینفتک رضی من رضی عنک وان رضیت عنک لم یضرک غضب المبغضین، یا عیسیٰ! اذکرنی فی نفسک اذکرک فی نفسی واذکرنی فی ملاک اذکرک فی ملاخیر من ملا الآدمین وفیها یا عیسیٰ! ادعنی دعاء الغریق الحزین الذی لیس له مغیث

زائل ہونے والی اور اس کی ہر نعمت قلیل ہے کافی میں ہے اے عیسیٰ! مجھے اپنی نیند کے وقت تلاش کر (اس وقت) مجھے پالے گا اور مجھ سے محبت کرتے مجھے پکار کیونکہ میں سب سننے والوں

Scanned by CamScanner

سے زیادہ سننے والا ہوں دعا کرنے والے جب دعا کرتے ہیں تو میں ان کی دعا کو قبول کرتا ہوں اے عیسیٰؑ! مجھ سے ڈر اور میرے بندوں کو بھی ڈرا شائد کہ گنہگار لوگ ان (برے) کاموں سے باز آجائیں جو وہ کررہے ہیں اے عیسیٰؑ! مجھ سے اسی طرح ڈر جس طرح کسی درندہ سے یا اس موت سے ڈرتا ہے جس سے تو لامحالہ ملاقات کرنے والا ہے۔ یہ سب کچھ (درندہ ہو یا موت) میری مخلوق ہے اگر ڈرنا ہے تو صرف مجھ سے ڈر (کہ میں ہی احکم الحاکمین اور سلطان السلاطین ہوں) دونوں نامبردہ کتابوں میں ہے اے عیسیٰؑ! سارا ملک میرے لیے اور میرے قبضہ قدرت میں ہے اور میں ہی حقیقی (بادشاہ) ہوں پس تم اگر میری اطاعت کروگے تو میں تمہیں ضرور اپنی جنت کے اندر صالحین کے پڑوس میں داخل کروں گا کافی میں ہے اے عیسیٰؑ! اگر میں تم پر ناراض ہوگیا تو (پھر مخلوق میں سے) راضی ہونے والوں کی رضامندی تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گی اور اگر میں راضی ہوگیا تو ناراض ہونے والوں کی ناراضگی تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ اے عیسیٰؑ! تم تنہائی میں مجھے یاد کرو میں بھی تنہائی میں تمہیں یاد کروں گا اور تم مجھے مجمع کے اندر یاد کرو میں تمہیں ایسے (فرشتوں کے) اجتماع کے اندر یاد کروں گا جو آدمیوں کے اجتماع سے بہتر ہوگا۔ دونوں کتابوں میں اے عیسیٰؑ! مجھے اس طرح (خلوص کے ساتھ) پکارو جس طرح کوئی ایسا غم زدہ ڈوبنے والا پکارتا ہے جس کا کوئی فریادرس و مددگار نہیں ہوتا۔

یاعیسیٰؑ! لاتحلف بی کاذبا فیهتز عرشی غضبا الدنیا قصیرة العمر طیلة الامل وعندی وارخیر وما تجمعون. یا عیسیٰؑ! قل لظلمة بنی اسرائیل کیف انتم صالعون اذا اخرجت الکم کتابا ینطق بالحق وانتم تشهدون بسرائر قد کتمتموها واعمال کنتم بها عاملین یا عیسیٰؑ! قل بظلمة بنی اسرائیل غسلتم وجوهکم ودنستم قلوبکم ابی تغرون ام علی تجرون تطیبون بالطیب لاهل الدنیا واجوافکم عندی بمنزلة الجیف المنتنة کانکم قوم میتون یا عیسیٰؑ! قل لهم قلموا اظفارکم من کسب الحرام واصموا اسماعکم عن ذکر الخناء

Scanned by CamScanner

بالحسنة افرح ! عیسیٰؑ یا صور کم ارید لست فانی بقلوبکم علی واقبلوا ! عیسیٰؑ یا سخط فانهالی السنیة علی رضاوابک فاتهالی ان تحب ومال فلا تصنعه بک یصنع

اے عیسیٰ! میرے نام کی جھوٹی قسم نہ کھا کہ اس سے بوجہ شدت غیظ وغضب میرا عرش کانپ اٹھتا ہے دنیا کی عمر کوتاہ اور اس کی آرزوئیں دراز ہیں میرے پاس ایک گھر ہے (جنت جو اس سے کہیں بہتر و برتر ہے جو کچھ تم جمع کرتے ہو۔ اے عیسیٰ بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہو کہ تم اس وقت کیا کرو گے۔ جب میں ایک ایسی کتاب ''نامہ اعمال'' نکالوں گا جو حق وراستی کے ساتھ بولتی ہے اور (اس وقت) اپنے پنہاں رازوں اور اپنے عملوں کا مشاہدہ کرو گے جنہیں تم نے چھپایا تھا۔ اے عیسیٰؑ ! بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہہ کہ تم نے اپنے منہ تو دھوئے مگر...... اپنے دلوں کو میلا کچیلا کر دیا۔ آیا تم میری وجہ سے مغرور ہو گئے یا مجھ پر جرات و جسارت کرتے ہو؟ تم بظاہر دنیا والوں کے لیے تو خشبو لگاتے ہو۔ مگر تمہارا باطن میرے نزدیک مرداروں کی طرح بدبودار ہے گویا کہ تم ایک مردہ قوم ہو...... اے عیسیٰ! ان (ظالموں سے کہو کہ کسب حرام سے اپنے ناخنوں کو قطع کریں (دست بردار ہو جائیں) اور فحش و برے کلام سننے سے کانوں کو گونگا بنائیں اور دل وجان سے میری طرف متوجہ ہوں کیونکہ میں صرف تمہاری (ظاہری) صورتوں کو نہیں چاہتا (بلکہ تمہاری اندرونی خوبیوں کو پسند کرتا ہوں) اے عیسیٰ! نیکی پر خوش ہو کیونکہ اس میں میری خوشنودی پوشیدہ ہے اور برائی پر رو۔ کیونکہ اس میں میری ناراضگی مضمر ہے۔

اے عیسیٰ! تم اپنے لیے جو سلوک پسند نہیں کرتے کہ دوسرے لوگ تم سے کریں تم بھی دوسروں کے ساتھ وہ سلوک نہ کرو (آنچہ برائے خود فی پسندی...... برائے دیگراں مپسند)

بغیرک وان لطم احد خدک الایمن اعطه الایسر وتقرب الی بالمؤدة جهدک واعرض عن الجاهلین و فی الکافی. یا عیسیٰؑ! دار لاهل الحسنة فیها وکن علیهم شهیدا وقل لظلمة بنی اسرائیل یا اخوان السؤ والجلساء علیه ان

Scanned by CamScanner

لم تنتهوا مسنختكم قردة وخنازيرو فيهما يا عيسیٰ ! قل لظلمة بنی اسرائیل الحکمة تبکی فرقاً منی وانتم بالضحک تهجرون اتتکم برائتی ام لدیکم امان من عذابی ام تعرضون لعقوبتی فبی حلفت لا جعلنکم مثلا للغابرین ثم اوصیک یا بن مریم البکر البتول بسید المرسلین وجیبی فهوا حمد صاحب الجمل الاحمر والوجه الاقمر

اور اگر کوئی شخص تمہارے داہنے رخسار پر تمانچہ مارے تو تم بایاں رخسار اس کے سامنے پیش کرو (کہ اس پر بھی مارے[1]) اپنی پوری کدوکاوش کے ساتھ مجھ سے محبت کر کے میرا قرب (معنوی) حاصل کر اور جاہلوں سے روگردانی کر...... (کیونکہ ع جواب جاہلاں باشد خموشی) کافی میں ہے اے عیسیٰؑ نیکوں کے ساتھ رفق و مدارا کر اور نیکی کے کام میں ان کیساتھ شرکت کر اور ان کے (اعمال کا) گواہ بن۔ اور بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہو۔ اے برے دوستو! اور برے ہم نشینو! اگر تم (برائی سے) باز نہیں آؤ گے تو میں تمہیں بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دوں گا (دونوں کتابوں میں ہے) اے عیسیٰؑ! بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہو کہ حکمت و دانائی میرے خوف سے گریہ کناں ہے اور تم خندہ و تمسخر اء سے (اس سے) کنارہ کشی کر رہے ہو کیا تمہارے پاس میرے عذاب سے کوئی برائت یا امان نامہ موجود ہے؟ یا تم میرے مواخذہ کے درپے ہوتے ہو؟ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہیں وہ سزا دونگا کہ تمہیں آنے والوں کے لیے عبرت بنا دوں گا۔ اے باکرہ بتولؑ کے فرزند۔ میں تمہیں تمام رسولوں کے سردار اور اپنے حبیب احمد (مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جو کہ سرخ شتر، چاند جیسے چہرہ

المشرق النور الطاهر المطهر القلب الشدید البأس الحی المتکرم فانه رحمة

---

[1] یہ انجیل مقدس کی تعلیم ہے مگر اس کے بالمقابل اسلام کی فطری تعلیم یہ ہے کہ العین بالعین والانف بالانف، جو تمہاری آنکھ پھوڑے تم اس کی آنکھ پھوڑو اور جو تمہاری ناک کاٹے تم اس کی ناک کاٹو۔ الغرض آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان یہ اور بات ہے کہ ان تعفوا ہو۔ اقرب للتقوی لیعنی

ع درعفولذتے است کہ در انتقام نیست (منہ عفی عنہ)

للعالمين سيّد ولدِ آدم يوم يلقاني . اكرم السابقين واقرب المرسلين. النبى العربى الامى الديان بدينى الصابرفى ذاتى المجاهد للمشركين بيديه عن دينى ان تجربه بنى اسرائيل و تامرهم ان يصدقوابه وان يومنو به وان يطيعوه وينصروه قال عيسىٰ ! اِلٰهى فمن هو حتى ارضيه فلک الرضا قال هو محمد رسول الله الى الناس كافة اقربهم منى منزلة واوجهم عندى شفاعة طوبى له من نبى وطوبى لامته ان هم لقونى على سبيله يحمده اهل الارض ويستغفرله اهل السما امين ميمون طيب مطيب خير الباقين عندى يكون فى آخرالزمان .

درخشندہ نور، اور پاک پاکیزہ دل والے ہیں۔ بہادر ہیں۔ باحیا اور شریف النفس اور عالمین کے لیے رحمت ہیں جس روز (قیامت) وہ میری بارگاہ میں آئیں گے تو تمام اولاد آدمؑ کے سردار ہوں گے۔ وہ تمام سابقین سے گرامی تر ہیں اور تمام رسولوں سے (میرے) نزدیک تر ہیں...... وہ نبی عربی اور امی ہیں میرے دین (اسلام کے پابند میرے معاملہ میں صبر کرنے والے اور میرے دین کی خاطر مشرکوں سے بدنی جہاد کرنے والے ہیں (ان کے بارے میں وہ وصیت یہ ہے کہ) بنی اسرائیل کو ان کے متعلق مطلع کرو اور ان کو حکم دے کہ وہ ان کی تصدیق کریں اور ان پر ایمان لائیں اور ان کی اطاعت ونصرت کریں (یہ سن کر) جناب عیسیٰؑ! نے عرض کیا بارالہا! وہ کون ہیں تا کہ میں ان کو تیری رضا کی خاطر راضی کروں۔

......فرمایا وہ محمدؐ ہیں جو تمام لوگوں کی طرف میرے پیغمبر ہیں جو قدرت ومنزلت کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ میرے قریب اور شفاعت وسفارش کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ موجہ ومحترم ہیں مبارکبادی ہے۔ ان کے لیے کہ وہ بہترین نبی ہیں......اور مبارکبادی ہے ان کی امت کے لیے کہ وہ بہترین امت ہیں۔ بشرطیکہ وہ جب میری بارگاہ میں آئیں تو ان کے دین و آئین پر قائم ہوں۔ اہل زمین ان (نبی) کی مدح وثناء کرتے ہیں اور اہل آسمان ان کے لیے استغفار کرتے ہیں وہ امین بھی ہیں اور مبارک ومیمون بھی طیب بھی ہیں اور طاہر بھی وہ میرے

نزدیک تمام باقی ماندگان میں سے بہتر و برتر ہیں وہ آخری زمانہ میں ہوں گے

اذا خرج ارخت السماء عزاليها واخرجت الارض زهرتها حتى يرواالبركة وابارك لهم فيما يضع يده عليه كثير الازواج قليل الاولاديسكن مكنّة موضع اساس ابراهيمؑ . يا عيسىؑ! دينه الحنيفية وقبلته يمانية وفي المجالس مكية و فيهما وهومن حزبي وانا معه فطوبى له ثم طوبى له...... له الكوثر والمقام الاكبرفي جنات عدن يعيش اكرم معاش ويقبض شهيد اله حوض ابعد من مكة الى مطلع الشمس من رحيق مختوم فيه آنية شبه نجوم السماء واكواب مثل مدرالارض مائه عذب فيه من كل شراب وطعم كل ثمارفي

وہ جب ظاہر ہونگے تو آسمان موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی چمک و دمک (حبوب و ثمار) ظاہر کرے گی یہاں تک کہ لوگ کھلم کھلا خیر و برکت دیکھیں گے۔ جس چیز پر وہ اپنا دست مبارک رکھ دیں گے میں اس میں برکت عطا کروں گا ان کی بیویاں بہت ہوں گی مگر اولاد کم۔ وہ مکہ میں وہاں سکونت پذیر ہوں گے۔ جہاں جناب ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد (کعبہ) ہے۔

اے عیسیٰؑ! ان کا دین حنیف اور سہل ہوگا اور ان کا قبلہ یمانی ہوگا (بیت المقدس) کتاب مجالس میں یوں لکھا ہے کہ ان کا قبلہ مکی ہوگا اور ان دونوں کتابوں میں ہے کہ وہ میرے گروہ میں سے ہوگا اور میں اس کے ساتھ ہوں گا مبارک بادی ہے اس کے لیے پھر مبارک بادی سے جنات عدن میں اس کے لیے کوثر اور مقام اکبر ہے وہ خوشگوار ترین زندگی کے ساتھ زندہ رہے گا اور شہادت کی موت سے وفات [1] پائے گا۔ اس کے لیے حوض (کوثر) ہے جو کہ مکہ سے لے کر طلوع آفتاب تک سے بھی زیادہ وسیع و عریض ہے جس میں خالص شراب طہور ہے اس میں آسمانی تاروں کی تعداد کے برابر برتن ہیں اور زمین کے ڈھیلوں کے برابر پیالے ہیں۔ اس کا پانی میٹھا ہے جس میں ہر قسم کی شراب اور جنت کے ہر پھل کا ذائقہ موجود ہے۔

---

[1] بعض اخبار و آثار سے واضح و آشکار ہوتا ہے کہ جنگ خیبر میں ایک یہودیہ عورت نے آپ کو زہر دیا تھا جس کا اثر مسلسل باقی رہا حتیٰ کہ اسی کے اثر سے ۲۸ صفر المظفر ۱۱ ھ کو وفات پائی۔ (عقائد شیخ صدوقؒ)

Scanned by CamScanner

الجنة من شرب منه شربة لم يظماء بعدها ابد او ذالک من قسمتی له تفضیلی اياه ابعثه على فترة بينک وبينه يوافق سره علانيته' وقوله فعله لايا مر الناس الا بمايبداهم به دينه الجهاد في عسر ويسر تنقادله البلادويخضع له صاحب الروم على دينه ودين. ابيه ابراهيم يسيمى عند الطعام ويفشي السلام ويصلى والناس نيام له كل يوم خمس صلوات متواليات ينادى الى الصلوة نداء الجيش بالشعار ويفتتح بالتكبير و يختم بالتسليم ويصف قدميه في الصلوة كما تصف الملائكة اقدا مها ويخشع لي قلبه وراسه. النور في صدره والحق على لسانه وهو على الحق حثيما كان اصله يتيم ضنال برهة من زمانه عمابر ادبه تنام عيناه

•جو شخص اس کا ایک گھونٹ پئے گا پھر اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی یہ اس کے لیے میری تقسیم ہے۔ جو اس کی افضلیت کی خاطر کی ہے میں تیرے اور اس کے درمیان زمان فترت (انقطاع رسل) میں اسے مبعوث کروں گا اس کا باطن اس کے ظاہر کے موافق ہوگا اور اس کا قول اس کے فعل کے مطابق ہوگا وہ کسی بات کا لوگوں کو حکم نہیں دے گا مگر یہ کہ پہلے خود اس پر عمل کرے گا اس کا دین تنگی و آسائش میں جہاد کرنا ہے تمام دیار و امصار اس کے مطیع و منقاد ہو جائیں گے اور روم کا بادشاہ اس کے اور اس کے باپ ابراہیم کے دین کے سامنے جھک جائے گا وہ کھانا کھاتے وقت خداوند کریم کا نام لے گا سلام کو پھیلائے گا (ہر ملاقاتی پر سلام کرنے میں پہل کرے گا) وہ اس طرح (اذان کے ذریعے سے لوگوں کو) نماز کی طرف بلائے گا جس طرح لشکر کو جہاد کی طرف خاص طریقہ سے بلایا جاتا ہے اس کی نماز کی ابتداء تکبیر سے ہوگی اور اختتام سلام پر ہوگا وہ اس طرح قدم رکھ کر نماز پڑھے گا جس طرح ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کا دل اور سر میرے لیے تواضع کریں گے نور اس کے سینہ میں اور حق اس کی زبان پر ہوگا۔ وہ جہاں بھی ہوگا حق پر ہوگا دراصل وہ یتیم ہوگا۔ وہ کچھ عرصہ تک اصل مقصد سے دور گمنامی کی زندگی گزارے گا اس کی آنکھ سوئے گی۔

Scanned by CamScanner

ولاينام قلبه له الشفاعة وعلى امته تقوم الساعة ويدى فوق ايديهم اذابا يعوه فمن نكث فانما ينكث على نفسه ومن اوفىٰ بما عاهد عليه وفيت له بالجنة فمر ظلمة بني اسرئايل ان لايدرسوا كتبه ولا يحرفوا سنته ، وان يقروه السلام فان له من المقام شانا من الشان ياعيسیٰ! كلما يقربك منى فقد دللتك عليه وكلما يبا عدك منى فقد نهيتك عنه فارتد نفسك ياعيسیٰ! الدنيا حلوة وانما استعملتك فيها اتطيعنى فجانب منها ماحد زتك وخذ منها مااعطتيك عفوا يا عيسیٰ! نظر فى عملك نظر العبد المذنب الخاطى ولا تنظر فى عمل غيرك بمنزلة الرب كن فيهاز اهد ولا ترغب فيها فتعطب يا عيسیٰ! اعقل و تفكر و انظر فى نواحى الارض كيف كان عاقبة الظالمين يا عيسیٰ! كل وصيتى لك تصيحة

مگر دل نہیں سوئے گا اس کے لیے حق شفاعت ہوگا اور اس کی امت پر قیامت قائم ہوگی (یعنی اس کی امت آخری امت[1] ہوگی) اور لوگ جب اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے تو میرا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا لہٰذا جو شخص بیعت کر کے توڑے گا تو وہ اپنا نقصان وزیاں کرے گا اور جو اپنا عہد و پیاں پورا کرے گا تو میں اسے بہشت عنبر سرشت عطا کروں گا پس بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہہ دو کہ اس کے کتب و مکتوب کو نہ مٹائیں اور اس کے سنن میں تبدیلی نہ کریں اور اسے سلام کریں کیونکہ اس کا مقام اور اس کی شان بہت بلند و بالا ہے۔

اے عیسیٰ! ہر وہ چیز جو تجھے میرے قریب کر سکتی ہے میں نے تمہیں اس کی راہنمائی کر دی ہے اور ہر وہ چیز جو تجھے مجھ سے دور کرتی ہے میں نے اس سے تجھے روک دیا ہے پس اپنی ذات کے لیے فائدہ بخش چیز مہیا کر۔ اے عیسیٰ! دنیا بظاہر شریں ہے (مگر انجام کار تلخ) اور میں نے تجھے دنیا

[1] یہ ان کے خاتم الانبیاء ہونے کی روشن دلیل ہے چنانچہ کتب فریقین میں آنحضرتؐ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ انـا خـاتـم الانبياء و انتم آخر الامم میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم آخری امت ہو۔ یعنی میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں ہے۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

میں اس لیے عمل کی قوت عطا کی ہے تاکہ میری اطاعت کرے پس اس چیز سے اجتناب کر جس سے میں نے تمہیں ڈرایا ہے اور اس سے وہ چیز حاصل کر جو میں نے تمہیں اپنے فضل سے دی ہے اے عیسیٰ ! اپنے عمل و کردار پر اس طرح نگاہ کر جس طرح ایک بندہ گنہگار و خطاکار نگاہ کرتا ہے اور دوسروں کے عمل پر اس طرح (حاکمانہ و ناقدانہ) نگاہ نہ ڈال جس طرح پروردگار ڈالتا ہے دنیا میں زاہد بن کر رہ۔ اور اس میں (زائد از ضرورت) رغبت نہ کر۔ ورنہ ہلاک ہو جائے گا اے عیسیٰ ! عقل سے سوچ اور غور و فکر کر اور زمین کے اطراف و جوانب پر نگاہ ڈال اور دیکھ کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا ہے؟ اے عیسیٰ ! میں نے تمہیں جو وصیت کی ہے وہ (دراصل) سراسر نصیحت ہے۔

و کل قولی لک حق و انا الحق المبین فحقا اقول لئن عصیتنی بعد ما انبأتک مالک من دونی من ولی ولا نصیر. یا عیسیٰ ! اذل لی قلبک بالخشیة وانظر الی من ھو دونک ولا تنظر الی . من ھو فوقک واعلم ان راس کل خطیئة او ذنب ھو حب الدنیا فلا تحبھا فانی لا احبھا یا عیسیٰ ! اطب لی قلبک واکثر ذکری فی الخلوات واعلم ان سروری ان تبصبص الی فکن فی ذلک حیا ولا تکن میتا یا عیسیٰ ! لا تشرک بی شیئا وکن منی علی حذر ولا تغتر بالصحة ولا تغبط نفسک فان الدنیا کفیء زائل وما اقبل منھا کما اد بر فنافس فی الصالحات جھدک وکن مع الحق حیثما کان وان قطعت وحرقت بالنار فلا تکفر بی بعد المعرفة ولا تکونن من الجاھلین

اور میری ہر بات حق ہے کیونکہ میں حق مبین ہوں اس لیے تم سے حق بات کہتا ہوں کہ تمہیں سب کچھ بتا دینے کے بعد بھی اگر تم نے میری نافرمانی کی تو میرے سوا تمہارا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

اے عیسیٰ ! اپنے دل کو میرے خوف و خشیہ کے ساتھ میرے لیے مطیع بنا (اور دنیوی امور میں) اس شخص پر نظر کر جو تم سے کمتر ہے (کہ ایسا کرنے سے جذبہ تشکر بیدار ہوگا) اور اس پر نظر نہ کر جو تم سے بڑا ہے اور اچھی طرح سمجھ لے کہ حب دنیا ہر خطا و خلل کی جڑ ہے اس لیے اس سے محبت نہ

Scanned by CamScanner

کر۔ کیونکہ میں بھی اس سے محبت نہیں کرتا۔

اے عیسیٰؑ ! میرے لیے اپنے دل کو پاکیزہ بنا اور تنہائیوں میں بکثرت میرا ذکر کر اور جان لے کر میری خوشی اس میں ہے کہ تو میرے لیے تملق و چاپلوسی کرے اس سلسلہ میں زندہ روی کا ثبوت دے اور مردہ ردی کا مظاہرہ نہ کر اے عیسیٰؑ ! کسی چیز کو میرا شریک نہ بنا اور مجھ سے ڈرتا رہ۔ اور اپنی صحت پر مغرور نہ ہو اور اپنے نفس پر رشک نہ کر کیونکہ دنیا ڈھلنے والے سائے کی مانند ہے اور اس کا آنے والا مثل اس کے جانے والے کے ہے (دونوں ناپائیدار ہیں) بس نیکیاں بجالانے میں اپنی پوری کوشش صرف کر اور جہاں بھی حق ہو اس کے ساتھ رہ اور اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تمہیں آگ میں جلا دیا جائے تاہم معرفت کے بعد میرا انکار نہ کر اور جاہلوں میں سے نہ بن۔

فان الشی یکون مع الشیء یا عیسیٰؑ! صب لی من الدموع من عینیک واخشع لی بقلبک یا عیسیٰؑ! استغث بی فی حالات الشدة فانی اغیث المکروبین واجیب المضطرین وانا ارحم الراحمین......محمد بن یعقوب

کیونکہ ہر ایک چیز دوسری چیز کے ساتھ ہوتی ہے (پس تو حق کے ساتھ ہو جا)

اے عیسیٰؑ !اپنی آنکھوں سے میرے لیے آنسو بہا اور اپنے دل سے میرے لیے فروتنی کر اے عیسیٰؑ !شدت و سختی میں مجھ سے فریاد کر کہ میں مصیبت زدہ لوگوں سے بڑا رحم کرنے والا ہوں[1] جناب شیخ کلینی رحمتہ اللہ بسند خود روایت کرتے ہیں۔

---

[1] اس حدیث قدسی اور اس جیسی بیسیوں آیات و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شدائد و مصائب میں دعا و پکار اور التجاء و استغاثہ پروردگار عالم کی بارگاہ میں کرنا چاہیے اور یہی ایاک نعبد وایاک نستعین کا مفاد ہے۔ ہاں البتہ اس کی بارگاہ میں انبیاء و مرسلین اور آئمہ طاہرینؑ کا وسیلہ پیش کرنا شرعاً و عقلاً صحیح ہے جو کہ ''ابتغوا الیہ الوسیلۃ'' کا مفاد ہے اور یہ دعا و پکار خالق کی وہ عظیم عبادت ہے جس میں کسی بھی اور ہستی کی شرکت جائز نہیں ہے۔ ''ومن یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ'' اس سے زیادہ تفصیلات دیکھنے کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب ''اصول الشریعۃ'' کی طرف رجوع فرمادیں (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

عن علی بن ابراھیم عن ابیہ عن القسم بن محمد المنقری عن علی بن ھاشم بن برید عن ابیہ قال جاء رجل الی علی بن الحسین علیہ السلام فسالہ عن مسائل ثم عادلیسئل عن مثلھا فقال علیہ السلام مکتوب فی الانجیل لاتبطلبوا علم مالا تعلمون ولما تعملو ابما عملتم فان العلم اذا لم یعمل بہ لم یزدو صاحبہ الاکفر اولم یزدد من اللہ الابعدا. وعنہ عن ابیہ عن ھارون بن مسلم عن مسعدۃ بن صدقہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی حدیث جعفر بن ابی طالب مع النجاشی ملک الحبشہ...... ان النجاشی قال یا جعفر ! انا نجد فیما اوحی اللہ عزوجل الی عیسیٰؑ ان من حق اللہ علی عبادہ ان یحد ثواللہ تواضعا عند ما بحدث لھم نعمۃ ورواہ ابرعلی الطرسی فی مجالسہ عن والدہ عن المفید قال

ایک شخص حضرت امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوااوران سے چند مسائل دریافت کیئے۔ پھر دوبارہ آیا تا کہ کچھ اور ایسے مسائل پوچھے۔ امامؑ نے اس سے فرمایا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ جب تک معلوم چیزوں پر عمل نہ کرلو اس وقت تک مجہول چیزوں کا علم حاصل نہ کرو کیونکہ جب تک علم کے مطابق عمل نہ کیا جائے اس وقت تک اس عالم کو کفر کی نزدیکی اور خدا سے اس کی دوری میں اضافہ کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(۳) مسعدہ بن صدقہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے جناب جعفر طیار سے کہا کہ اے جعفرؓ! خدا نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو جو وحی فرمائی ہم اس میں یہ بھی پاتے ہیں کہ منجملہ ان حقوق کے جو خدا کو بندوں پر حاصل ہیں ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ ان کو کوئی نئی نعمت عطا فرمائے تو وہ بھی خدا کے لیے از سر نو فروتنی کریں (نہ یہ کہ تکبر اور کفران نعمت کریں)

اخبرنی ابوالحسین احمد بن الحسین بن اسامۃ البصری اجارۃ قال حدثنا عبیداللہ بن محمد الراسط قال حدثنا ابو جعفر بن یحیٰ قال حدثنا ھارون بن

مسلم بيقة السند عن علی بن ابراهيم عن ابيه عن علی بن اسباط عن عبدالله بن حمادرفعه قال قال الله تبارک و تعالیٰ لعيسیٰ عليه السلام. يا عيسیٰ ليكن لسانک فی السرائوا لعلانية لسانا واحد او كذلک قلبک انی احذرک نفسک و کفی بی خبير الايصلح لسانان فی فم واحد ولا سيفان فی غمد واحد ولا قلبان فی صدرواحد و كذلک الا ذهان ورواه ابن بابويه فی عقاب الاعمال عن محمد بن موسیٰ بن المتوكل عن علی بن الحسين السعد آبادی عن احمد بن محمد البرقی عن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد عن علی بن اسباط عن العلابن زين عن محمد بن مسلم عن احد

(۴) عبداللہ بن حماد مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے عیسیٰ! چاہیے کہ خلوت وجلوت میں تمہاری زبان ایک ہو اور اسی طرح دل بھی (ہر حالت میں ایک ہو) میں تمہیں اپنے نفس (کی فریب کاریوں) سے ڈراتا ہوں اور میں خبیر وبصیر ہونے میں کافی ہوں اور میں خبردار کرتا ہوں کہ ایک منہ میں دو زبانیں ایک میان میں دو تلواریں اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے اور یہی معاملہ ذہنوں کا ہے (کہ ایک سر میں دو دماغ نہیں ہو سکتے ورنہ منافقت ہوگی)

عليهما السلام ان رجلا من بنی اسرائيل اجتهدااربعين ليلة ثم دعا فلم يستجب له فاتی عيسیٰ ! يشكواليه ويسئاله الدعاله قال فتطهر عيسیٰ ودعا الله عزوجل فاوحی الله تبارک و تعراليه يا عيسیٰ ! انه اتانی من غير الباب الذی اوتی منه انه دعانی وفی قلبه شک منک فلود عانی حتی ينقطع عنقه اوتنتشم انا مله ما استجيب له الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی فی مجالسه عن ابيه عن المفيد عن الصدوق عن محمد بن الحسن بن الوليد عن الصفار عن محمد بن الحسين بن ابی الخطاب عن علی بن اسباط عن علی بن ابی حمزة

Scanned by CamScanner

عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ قال اوحی اللہ عزو جل الی عیسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ ! ھب لی من عینک الدموع ومن قلبک الخشوع واکحل عینیک بمیل الحزن اذا ضحک البطالون وقم علی قبور الاموات فنادھم

(۵) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمۃ ثواب الاعمال میں باسناد خود امامین میں سے ایک امامؑ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے برابر چالیس شب تک (عبادت خدا میں) بڑی جدوجہد کی اس کے بعد خدا سے دعا کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر صورت حال کی شکایت کی اور ان سے التماس دعا کیا...... پس حضرت عیسیٰ علیہ لاسلام نے باطہارت ہو کر خدا سے دعا و پکار کی اور خدا نے ان کو وحی فرمائی اے عیسیٰ یہ شخص اس دروازہ سے نہیں آیا جس سے مجھ تک اسے آنا چاہیے تھا یعنی اس نے اس حال میں مجھ سے دعا کی ہے کہ اس کے دل میں تیرے متعلق شک تھا (حالانکہ وسیلہ کے متعلق یقین ہونا چاہیے) اس لیے اگر چہ یہ مجھے اس قدر پکارے کہ اس کی گردن ٹوٹ جائے یا اس کے ہاتھوں کی انگلیاں جدا جدا ہو جائیں تب بھی میں اس کی دعا قبول نہیں کروں گا۔

(۶) آمالی فرزند شیخ طوسی علیہ الرحمہ میں بروایت ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب عیسیٰ علیہ لاسلام کو وحی فرمائی اے عیسیٰ مجھے اپنی آنکھوں سے آنسو اور اپنے دل سے خشوع عطا کر اور جب غافل دنیا دار ہنسیں تو تو اپنی آنکھوں میں حزن و ملال کا سرمہ لگا اور مردوں کی قبروں پر کھڑا ہو کر باآواز بلند ان کو پکار۔

بالصوت الرفیع لعلک تاخذ عظتک منھم وقل انی لاحق فی الاحقین محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ فی کتاب المجالس قال حدثنا محمد بن اسحاق قال حد ثنا عبدالعزیز بن یحیٰی الجلودی قال حدثنا ھشام بن جعفر عن حماد بن عبداللہ بن سلیمان و کان قاریاللکتب قال قرأت فی الانجیل یا عیسیٰ ! جدفی امرک ولا تھزل یا بن الطاھرۃ البکر البتول انت من غیر فحل

Scanned by CamScanner

خلقتک اية للعالمين فاياى فاعبدو علىّ فتوكّل وخذالكتاب بقوة وخسرّ لاهل سور يا بالسريانية وبلغ من بين يد يک انى انا الله الدائم الذى لاازول صدقوا النبى الامى صاحب الجمل والمدرعة والتاج وهو العمامة والنعلين والهراوة وهى القضيب الانجل العينين الصلت الجبينين الواضح الخدين الاقنىٰ الانف مفلج الثنا يا كان عنقه ابريق فضته وكان الذهب

شائداس طرح تو ان سے پند و نصیحت حاصل کر سکے اور ان سے کہہ میں بھی (عنقریب تمہارے پیچھے آنے والوں میں شامل ہونے والا ہوں۔

(۷) امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ میں حماد بن عبداللہ بن سلیمان سے مروی ہے جو کہ آسمانی کتابوں کے قاری تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انجیل میں پڑھا ہے کہ خداوند فرماتا ہے اے عیسیٰ! اپنے معاملہ میں جدو جہد کر اور مزاح نہ کر اے طاہرہ باکرہ اور بتول کے بیٹے! میں نے تمہیں عالمین کے لیے اپنا معجزہ (نشانی) بنا کر بغیر باپ کے پیدا کیا ہے پس تو میری عبادت کر اور مجھ پر ہی توکل و بھروسہ کر اور کتاب (انجیل) کو طاقت وقوت کے ساتھ پکڑ اور اہل سوریا کے لیے سریانی زبان میں اس کی تفسیر و تشریح کر اور جو لوگ تمہارے پاس موجود ہیں ان تک میرا یہ پیغام پہنچا کہ میں وہ دائم و قائم خدا ہوں جسے کبھی زوال نہیں ہے اس نبی کی تصدیق کرو جو امی (ام القریٰ مکہ کا رہنے والا ہے) جو اونٹ، عمامہ، نعلین اور چھڑی والا ہے جو کشادہ چشم کشادہ جبین، درخشاں چہرہ و رخسار اور بلند بینی والا ہے۔ اس کے اگلے دانت کھلے ہیں (دانتوں کے درمیان فاصلہ ہے) اس کی گردن (یوں چمکتی ہے) گویا چاندی کی چھاگل ہے اور سینہ بے کینہ اس طرح خوبصورت ہے کہ) گویا ان کی ہنسلی پر سونا بہہ رہا ہے۔

يجرى فى تراقيه له شعرات من صدره الى سرته ليس على صدره ولا على بطنه شعر اسمر اللون دقيق المشربة شثن الكف والقدم اذاالتفت التفت جميعا واذاوشى كانما يتقلع من الصخرة وينحدر عن الصبب واذا جامع القوم

Scanned by CamScanner

یـزهـم عـرقـه فـی وجهه کا لئو لئو وریح المسک ینفح منه لم یرقبله مثله ولا بـعـده طیب الریح نکّاح النساء ذوالنسل القلیل انما نسله من مبارکة لهابیت فـی الـجـنة لا صـخـب فیه والا نصب ویکفلهافی آخر الزمان کما کفل زکریا بـامک لهـا فـرخـان لتشهـدان کلامه القرآن ودیته الاسلام وانا السالم طوبی لـمـن ادرک زمـانه و شهدایامه وسمع کلامه قال عیسیٰ ! یا رب وما طوبیٰ؟ قـال شـجـرة فی الجنة انا غرتها ظل الجنان اصلها من رضوان ماء هامن تسنیم بردهابرداالکافور وطعمها طعم الزنجبیل من یشرب من تلک العین

ان کے سینہ سے ناف تک صرف چند بال ہیں ان چند بالوں کے علاوہ ان کے سینہ اور پیٹ پر کوئی بال نہیں ہے۔ان کا رنگ گندم گون ہے باریک دہان ہیں۔ان کے ہاتھ پاؤں (محنت ومشقت کی وجہ سے) قدرے کھردرے ہیں۔جب کسی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو پورے بدن کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں جب چلتے ہیں تو اس طرح (جھک کر) کہ گویا پتھر سے کٹ رہے ہیں اور اوپر سے نیچے آرہے ہیں جب قوم کے ساتھ آتے ہیں تو موتیوں کی لڑی کی طرح ان کے چہرہ اقدس سے پسینہ کی بوندیں ٹپکتی ہیں اور ان سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی ہے ان جیسا (انسان کامل) نہ ان سے پہلے دیکھا گیا ہے اور نہ ان کے بعد وہ خوش بو ہیں وہ نکاح تو بہت کریں گے مگر ان کی صلبی اولاد قلیل ہوگی۔ان کی نسل ان کی بابرکت (بیٹی) سے ہوگی جن کا جنت میں مکان ہے جہاں نہ شور وشر ہے اور نہ تھکاوٹ واکتاہٹ، وہ جناب اس مبارک لڑکی کی آخری زمانہ میں بالکل اسی طرح کفالت کریں گے جس طرح تمہاری (ماں جناب مریم کی کفالت جناب زکریا نے کی تھی اس طرح ان محترمہ کے دو فرزند ہوں گے (امام حسن وامام حسین) جو دونوں شہید کئے جائیں گے ۔اس پیغمبر کا کلام قرآن اور دین اسلام ہوگا اور میں سالم ہوں طوبیٰ ہے اس شخص کیلئے جو ان کے زمانہ کو پائے گا اور انکے شب وروز کا مشاہدہ کرے گا اور ان کے کلام (وحی ترجمان) کو سنے گا۔ جناب عیسیٰ نے کہا یا اللہ وہ طوبیٰ کیا ہے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جسے میں نے لگایا ہے بہشت میں سایہ فگن ہے اس کی جڑ رضوان سے ہے اس کا پانی چشمہ تسنیم سے ہے۔اس کی

Scanned by CamScanner

ٹھنڈک کافور جیسی ہے اور اس ذائقہ انجیر جیسا ہے۔ جو اس چشمہ سے ایک گھونٹ پی لے گا۔ اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

شربۃ لم یظما بعد ھا ابدا فقال عیسٰیؑ! اللھم استنی منھا قال عیسیٰ! حرام علی البشران یشربہ حتّٰی بشرب ذلک النبی و حرام علی الامم ان یشربوا منھا حتی تشرب امۃ ذلک النبی انی رافعک ثم اھبطک فی آخر الزمان لتری من امۃ ذلک النبی العجائب ولتعینھم علی قتل اللعین الدجال اھبطک وقت الصلوۃ لتصلی معھم انھم امۃ مرحومۃ ورواہ رجب الحافظ البرسی فی کتابہ الی قولہ وسمع کلامہ.

وعن احمد بن محمد بن یحییٰ العطار عن ابیہ عن احمد بن ابی عبداللہ البرقی

(یہ سن کر) جناب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ! مجھے اس سے پلا۔ ارشاد ہوا اے عیسیٰ (علیہ السلام) کسی بھی بشر پر حرام ہے کہ اس چشمہ سے پانی پئے۔ جب تک نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے اس سے نہ پئیں اور کسی بھی امت پر حرام ہے کہ اس سے پئے۔ جب تک اس نبی کی امت پہلے اس سے نہ پئے۔ میں تمہیں اوپر (آسمانوں پر) لے جاؤں گا اور پھر آخری زمانہ میں نیچے اتاروں گا تا کہ تم اس نبی کی امت کی عجیب باتوں کا مشاہدہ کرو اور دجال ملعون کے قتل کرنے میں ان کی مدد کرسکو۔ میں تمہیں نماز کے وقت اتاروں گا تا کہ تم ان کے ہمراہ نماز پڑھ سکو کہ یہ امت مرحومہ ہے حافظ رجب برسی نے اس روایت کو مرسلاً اپنی کتاب میں ''وسمع کلامہ'' تک نقل کیا ہے۔

۱ کتب فریقین میں وارد ہے کہ جب ادھر آسمان سے جناب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اجلال ہوگا اور ادھر حضرت امام مہدی دوران علیہ السلام کا ظہور موفور السرور ہوگا اور نماز کے وقت دونوں بزرگوار اکٹھے ہوں گے تو حضرت امام مہدی علیہ السلام اخلاق نبویہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کی پیش کش کریں گے مگر جناب مسیح معذرت طلب کریں گے۔ الغرض جناب امام مہدی علیہ السلام نماز پڑھائیں گے اور جناب عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے اس طرح جہاں جناب مہدیؑ دوراں کے پاؤں ہوں گے وہاں ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے نقیب کی پیشانی ہوگی اس دن دنیا والوں کو معلوم ہوگا کہ آخری پیغمبر کے آخری جانشین کا مقام کیا ہے؟ اور ان کی شان کیا ہے؟ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

عن محمد بن علی الکرنی عن شریف بن سابق التفلیسی عن ابراهیم بن محمد عن الصادق علیه السلام عن ابیه عن ابائه علیهم السلام قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم مر عیسیٰ علیه السلام بقبر یعذب صاحبه ثم مربه من قابل فاذا هولیس یعذب فقال یا رب مررت بهذا القبرعام اول وهو یعذب ومررت به العام فاذا هولیس یعذب قال فاوحی الله الیه یاروح الله انه ادرک له ولد فاصلح طریقا آویٰ یتیما فغفرت له بما عمل ابنه وعن ابه عن سعد البرقی احمد عن محمد بن علی عن الحسن بن ابی عقبة الصیرفی عن الحسین بن خالد عن الرضا

(۸) حضرت صادق آل محمد علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا! کہ ایک بار جناب عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس کے ساکن کو عذاب ہو رہا تھا جب دوسرے سال پھر وہاں سے گزرے تو اب اس کا عذاب بند تھا۔ آپؑ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا۔ بارالہا! میں گزشتہ سال جب یہاں سے گزرا تو اس قبر والے کو عذاب ہو رہا تھا اور جب اس سال گزرا ہوں تو اب اسے عذاب نہیں ہو رہا؟ خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اے روح اللہ! (وہ شخص پہلے اپنے گناہوں کی وجہ سے معذب تھا اور) اس سال اس کا بیٹا بالغ ہو گیا اور اس نے ایک خراب وخستہ راستہ کی اصلاح کی اور ایک یتیم کو پناہ دی میں نے اس کے اس نیک عمل کے صلہ میں اس کے باپ کو اپنے فضل و کرم سے بخش دیا۔[1]

---

[1] اس خبر سے بھی دوسرے کئی آیات واخبار کی طرح یہی واضح وآشکار ہوتا ہے کہ دوسروں کے عمل سے مرنے والوں کو فائدہ پہنچتا ہے چنانچہ بعض اخبار میں وارد ہے کہ جب فرزند آدم مر جاتا ہے تو اس کا (ذاتی) عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے اسے برابر فائدہ پہنچتا ہے (۱) اپنے صدقہ جاریہ سے (۲) اپنے چھوڑے ہوئے علم سے (۳) اور نیک اولاد سے جو اس کے لیے استغفار کرتی ہے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

علیه السلام فی حدیث انه کان نقش خاتم عیسیٰ علیه السلام حرفین اشتقهما من الانجیل "طوبیٰ یعبدٍ ذکر الله من اجله وویل لعبد نسی الله من اجله" وعن ابیه عن سعد.

عن ابراهیم بن هاشم عن اسماعیل بن مراد عن یونس بن عبدالرحمٰن عن علی بن اسباط عن علی بن ابی حمزة عن ابی بصیر عن ابی عبدالله علیه "السلام قال ان الله اوحی الی عیسیٰ یا عیسیٰ" ! ما اکرمت خلیقة بمثل دینی ولا انعمت علیها بمثل رحمتی اغسل بالماء منک ما ظهر و دا و بالحسنات مابطن منک فانک الیّ راجع شمّر فکل آتٍ قریب واسمعنی منک صوتاً حزینا وروی الشهید الثانی

(۹) حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ فرمایا جناب عیسیٰ علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش دو جملے تھے جو انہوں نے انجیل سے اخذ کئے تھے (پہلا) طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جس کی وجہ سے خدا کو یاد کیا جائے اور دوسرا "ویل ہے" اس شخص کے لیے جس کی وجہ سے خدا کو بھلا دیا جائے"

(۱۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی اے عیسیٰ! میں نے کسی بھی مخلوق کو دین جیسے عطیہ سے نہیں نوازا اور نہ ہی اپنی رحمت جیسا کسی پر کوئی انعام کیا ہے اپنے ظاہر کو پانی سے صاف کر اور اپنے باطن کا علاج نیکیوں سے کر کیونکہ تمہاری بازگشت میری طرف ہے تیاری کر کیونکہ جو چیز (موت) یقیناً آنے والی ہے وہ قریب ہے اور مجھے اپنی حزن ناک آواز سنا۔ [1]

(۱۱) جناب شہید الثانی نے اپنے رسالہ آداب المفید والمستفید میں روایت کی ہے۔

فی کتاب الآداب قال قال الله تعالیٰ فی السورة السابعة عشرة من الانجیل

[1] پہلی طویل حدیث کے ضمن میں ان جملوں کا ترجمہ گذر چکا ہے۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

ویل لمن سمع العلم ولم یطلبه کیف یحشر مع الجهال الی النار وتعلموا العلم وعلموه فان العلم ان لم یسعد کم لم یشقکم وان لم یرفعکم لم یضعکم وان لم یغنکم لم یفقرکم وان لم ینفعکم لم یضرکم ولا تقرلوانخاف ان نعلم ولا نعمل ولکن قولو انرجو ان نعلم ونعمل والعلم یشفع لصاحبه وحق علی الله ان لایخزیه ان الله یقول یوم انقیمته یا معشرالعلماء ماظنکم بریکم؟ فیقولون ظننا ان یرحمنا ویغفرلنا فیقول تعالیٰ انی قدفعلت انی استودعتکم حکمتی لالشرار دته بکم بل لخیر اردته بکم فاد خلوافی صالح عبادی الی جنتی برحمتی وقال وقال مقاتل بن سلیمان وجدت فی الانجیل ان الله

کہ خداوند عالم نے انجیل کی سترہویں سورہ میں فرمایا ہے ویل ہے۔ اس شخص کے لیے جوعلم کا نام تو سنے مگر اسے طلب نہ کرے۔ اسے کس طرح جاہلوں کے ساتھ نذر آتش کیا جائے گا پھر فرمایا خود پڑھو۔ دوسروں کو پڑھاؤ کیونکہ اگر علم تمہیں سعید و نیک بخت نہیں بنائے گا تو شقی و بد بخت بھی نہیں بنائے گا۔؟ اگر وہ تمہیں بلند نہیں کرے گا تو پست بھی نہیں کرے گا۔ اگر غنی و مالدار نہیں بنائے گا تو فقیر و نادار بھی نہیں بنائے گا اور اگر فائدہ نہیں دے گا تو نقصان بھی نہیں دے گا اور یہ نہ کہو کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ علم تو پڑھیں مگر عمل نہ کر سکیں بلکہ یوں کہو کہ ہمیں امید ہے کہ علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کریں گے علم تو خود عالم کی سفارش کرتا ہے اور خدا پر لازم ہے کہ اس (عالم) کو رسوا نہ کرے۔ خداوند عالم بروز قیامت علماء سے فرمائے گا۔ اے گروہ علماء! تمہارا اپنے پروردگار کے متعلق کیا گمان ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارا گمان یہی ہے کہ وہ ہم پر رحم فرمائے گا اور ہمارے گناہ معاف فرمائیگا تب خدا فرمائے گا تو میں نے تمہارے گمان کے مطابق ایسا کر دیا ہے پھر فرمائے گا میں نے جو اپنی حکمت تمہارے اندر ودیعت کی تھی تو کسی برے ارادہ سے نہیں بلکہ نیک ارادے کے تحت کی تھی۔ اور تم میری رحمت کے ساتھ میری جنت میں میرے نیک بندوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

Scanned by CamScanner

(۱۲) نیز جناب شہید الثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مقاتل بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے انجیل میں پایا ہے کہ خداوند عالم نے

تعالیٰ قال لعیسیٰؑ عظم العلما و اعرف فضلهم فان فضلهم علی جمیع خلقی الاالنبین والمرسلین کفضل الشمس علی الکواکب و کفضل الاخرة علی الدنیا و کفضلی علی کل شی وروی ابن فهد فی العدة قال قال الله لعیسی یا عیسیٰؑ !انی وهبت لک المساکین و رحمتهم تحبهم یحبرنک برضون بک عدیاً ورضیت صحابة وتبعًا وهما خلقان من خلقی من لقینی بهما لقبنی باز کی الاعمال واجها الی قال وارحی الله الی عیسیٰؑ ! ادغنی دعا الغریق الذی

جناب عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ علماء کی تعظیم وتکریم کر اوران کے فضل وکمال کو پہچان کیونکہ سوائے انبیاء ومرسلین (اوران کے اوصیاء طاہرین) کے باقی تمام مخلوق پر ان کو اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح آفتاب کو ستاروں پر آخرت کو دنیا پر اور مجھے ہر چیز پر حاصل ہے۔

(۱۳) جناب شیخ ابن فہد حلی رحمۃ اللہ علیہ عدۃ الداعی میں روایت کرتے ہیں کہ خدائے جناب عیسیٰ علی السلام سے فرمایا۔

اے عیسیٰؑ میں نے فقراء اور مساکین تجھے بخش دیئے ہیں اور میں نے ان پر رحم وکرم کیا ہے کہ تو

لے جس طرح علماء کرام کی شان میں بکثرت آیات واحادیث وارد ہوئے ہیں اسی طرح ان کی مذمت سے بھی قرآن اور پورا دفتر حدیث لبریز ہے ان ہر دو قسم کی آیات واحادیث کو سامنے رکھنے اور ان پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح وآشکار ہو جاتی ہے کہ جہاں علماء کی مدح وارد ہوئی ہے اس سے مراد صالح علماء ہیں با الفاظ دیگر علماء آخرت اور علماء خیر اور جہاں ان کی قدح وارد ہوئی ہے اس سے مراد "طالح علماء ہیں اور با الفاظ دیگر علماء دنیا اور علماء سوء چنانچہ کتاب ایقاظ العلماء وتنبیہ الامراء میں مروی ہے کہ معصوم سے دریافت کیا گیا کہ انبیاء ومرسلین وآئمہ طاہرین علیہم السلام کے بعد سب سے افضل واعلیٰ کون ہیں؟ فرمایا "العلماء اذا صلحوا" علماء جب کہ نیک ہوں پھر سوال کیا گیا کہ ابلیس اور اس کے خاص انصار واعوان کے بعد بدترین خلائق کون ہیں؟ فرمایا العلماء اذا فسدوا علماء جبکہ خراب ہوں سچ ہے۔

ع فضیلت جو بڑی تھی تو معصیت بھی بڑی ہے۔ اللھم وفقنا للعلم والعمل الصالح (عفی عنہ)

ان سے محبت کرتا ہے اور وہ تجھ سے محبت کرتے ہیں وہ تیرے پیشوا و رہنما ہونے پر راضی ہیں اور تو ان کے صحابی و تابعی ہونے پر راضی ہے یہ دونوں میری ایسی مخلوق ہیں کہ جو ان کے ساتھ میری بارگاہ میں آئے گا تو گویا وہ پاکیزہ ترین اور محبوب ترین اعمال افعال کے ساتھ آئے گا۔

لیس لہ مغیث . یا عیسیٰ! ذبل لی قلبک واکثر ذکری فی الخلوات واعلم ان سروری ان تبصبص الی فکن فی ذلک حیاو لاتکن میتا واسمعنی صوتا حزینا قال وفیما اوحی اللہ الی عیسیٰ. لا تدعنی الامنضر عا الی وھمک ھم واحد فانک متی تدعنی کذلک ((قال وعن امیر المومنین علیہ السلام قال اوحی اللہ الی عیسیٰ علیہ السلام قل لبنی اسرائیل ان لاتہ خلوا بیتا من بیوتی الابالبصار خاشعۃ واید تقیۃ واخبر ھم انی لا استجیب لا حدمنھم دعوۃ ولا حد من خلقی لالھم مظلمۃ وقال الحافظ رجب البرسی یقول الرب الجلیل اعرف نفسک ایھا الانسان تعرف ربک مظاہرک للفناء وباطنک للبقاء وقال صاحب الشریعۃ

(۱۴) نیز خداوند کریم نے جناب عیسیٰ کو وحی فرمائی کہ مجھے اس طرح (تضرع وزاری کے ساتھ) پکارو جس طرح ڈوبنے والا وہ شخص پکارتا ہے جس کا کوئی فریادرس نہ ہو۔ (۱۵) اے عیسیٰ! اپنے دل کو میرے لیے نرم کر اور تنہائیوں میں مجھے بکثرت یاد کر اور جان لے کہ میری خوشی اسی بات میں ہے کہ تو میرے لیے تملق و چاپلوسی کر اور اس سلسلہ میں اپنی زندگی کا ثبوت دے مردہ نہ بن اندوہناک لہجہ میں (دعا و مناجات اور انجیل کی تلاوت کر کے) مجھے اپنی آواز سنا (۱۶) منجملہ اس وحی کے جو خداوند عالم نے جناب عیسیٰ کو فرمائی ایک یہ تھی کہ اے عیسیٰ مجھے جب بھی پارے تو تضرع وزاری اور کامل یکسوئی کے ساتھ پکار کہ تمہارا عزم وارادہ ایک ہو کیونکہ جب تو اس طرح مجھے پکارے گا تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

(۱۷) جناب ابن فہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے فرمایا خداوند عالم نے

Scanned by CamScanner

جناب عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ میرے گھروں (عبادت گاہوں) میں سے کسی گھر میں داخل نہ ہوں۔ مگر عاجزانہ نگاہوں اور پاکیزہ ہاتھوں کے ساتھ اور ان کو بتاؤ کہ میں ان میں سے کسی ایسے شخص کی دعا ہر قبول نہیں کروں گا جس کی گردن میں میری مخلوق میں سے کسی کا کوئی حق ہوگا۔

(۱۸) حافظ رجب البرسی کہتے ہیں کہ رب جلیل نے انجیل میں فرمایا ہے اے انسان اپنے نفس کو پہچان اس طرح تو اپنے پروردگار کو پہچان لے گا تیرا ظاہر فنا کے لیے ہے اور باطن (روح) بقاء کے لیے اور صاحب شریعت

اعرفکم بنفسہ اعرفکم بربہ قال امام الھدایۃ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

اقول انما اوردت الحدیثین الاخرین لان فیھما تفسیر الملحدیث

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص جس قدر اپنے نفس کی زیادہ معرفت حاصل کرے گا اسی قدر اس کی معرفت اپنے پروردگار کے متعلق زیادہ ہوگی اور امام ہدایت (حضرت علیؑ) فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کو پہچان لے گا وہ اپنے رب کو بھی پہچان لے گا اور مولف علام فرماتے ہیں کہ میں نے ان آخری دو حدیثوں کو (احادیث قدسیہ) میں اس لیے درج کیا ہے کہ ان سے حدیث قدسی کے مفہوم کی وضاحت ہوتی ہے (واللہ اعلم)

Scanned by CamScanner

اضافہ منجانب مترجم

باب عیسیٰؑ سے متعلق

ا:۔ حسب سابق یہاں بھی اس باب کے متعلق کتاب مستطاب اسرار الانبیاء وانوار الاوصیاء مولفہ آقائے ملا حبیب اللہ الشریف کا شانی طاب ثراہ سے بعض مفید اضافہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔فاستمع لمایتلیٰ علیک!

(ا) بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حوارمین کے ساتھ ایک کھیتی کے پاس سے گزرے اصحاب بھوکے تھے۔انہوں نے جناب عیسیٰ علیہ السلام سے اجازت طلب کی کہ وہ اس کھیتی سے کچھ کھالیں۔مگر آنجنابؑ نے یہ کہہ کر اجازت دینے سے انکار کردیا کہ مالک کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف کرنا روانہیں ہے اس اثناء میں خدا نے ان کو وحی کی کہ انہیں اجازت دے دیجیے چنانچہ آپ نے ان کو اجازت دے دی اس دوران مالک بھی شور کرتا ہوا آپہنچا کہ تم میری کھیتی میں میری اجازت کے بغیر کس طرح گھس گئے؟ یہ جگہ مجھے اپنے باپ سے وراثت میں ملی ہے تم کس کی اجازت سے اس کا پھل کھا رہے ہو؟ انہوں نے جناب عیسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا کہ ان کی اجازت سے! چنانچہ مالک آپ کے پاس آیا آپ نے دست دعا بلند کر کے عرض کیا بارالہا! اب میں اسے کیا جواب دوں؟ ارشاد قدرت ہوا اس شخص سے کہو کہ اپنی کھیتی کی طرف نگاہ کرے اور توجہ سے سنے کہ اسے کیا آواز سنائی دیتی ہے؟ چنانچہ وہ شخص ادھر متوجہ ہوا اور دیکھا کہ وہ تمام لوگ جو سابقہ ادوار میں اس جگہ کے مالک و متصرف رہ چکے تھے وہ زندہ ہو کر اس فصل کے ہر ہر خوشہ کے پاس کھڑے ہیں اور چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں تم ہمارے مال کو کس کی اجازت سے کھا رہے ہو؟ اس آدمی نے حیران ہو کر جنابؑ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عیسیٰ روح اللہ ہوں! وہ شخص آپ کے قدموں پر گرا اور معافی طلب کی۔جناب عیسیٰؑ نے اس سے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ یہ فصل اور یہ زمین نہ تیری ہے اور نہ گزشتہ

Scanned by CamScanner

لوگوں کی ہے بلکہ مالک الملوک کی ملکیت ہے اور عنقریب تجھ پر ایک چیز (موت) وارد ہوگی جو ان لوگوں پر وارد ہو چکی ہے۔

(۲) کتاب اصول کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا ایک بار حضرت عیسیٰؑ ایک گاؤں کے پاس سے گزرے دیکھا کہ وہاں کے تمام لوگ پرندے اور حیوان سب مردہ پڑے ہیں جناب نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کے عذاب سے یکبارگی مرے ہیں۔ اگر یکے بعد دیگرے اپنی طبعی موت مرتے تو ضرور ایک دوسرے کو دفن کرتے! حوارین نے عرض کیا یا روح اللہ وکلمتہ'!

خدا کی بارگاہ میں دعا و التجا کریں تا کہ وہ ان کو زندہ کرے اور یہ لوگ اپنا جرم بتائیں تا کہ ہم اس سے اجتناب کریں!۔ چنانچہ جناب نے خدا سے دعا کی ہوا سے آواز آئی کہ ان کو بلاؤ پس جناب عیسیٰؑ رات کے وقت ایک بلند جگہ پر کھڑے ہوئے اور آواز دی۔ یا اہل ہذہ القریۃ! اے اس بستی والو! پس ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا لبیک یا روح اللہ وکلمتہ فرمایا تمہارا وہ کون سا برا عمل تھا جس کی پاداش میں تم اس انجام کو پہنچے ہو؟ کہا (۱) شیطان کی پرستش (۲) دنیا کی محبت (۳) خوف خدا کی کمی (۴) لمبی امیدیں (۵) لہو ولعب میں مشغولیت فرمایا دنیا سے تمہاری محبت کی کیا کیفیت تھی؟ کہا جس طرح طفل شیر خوار کی مادر مہربان سے محبت ہوتی ہے جب ہمیں دنیا مل جاتی تھی تو ہم مسرور و شادکام ہوتے تھے اور جب چلی جاتی تو غمناک ہوتے اور روتے تھے! فرمایا تم شیطان کی پرستش کس طرح کرتے تھے؟ کہا بدکاروں کی اطاعت کرتے تھے فرمایا پھر تمہارا انجام کیا ہوا؟ کہا ایک رات آرام سے سوئے۔ مگر جب صبح ہوئی تو ہم نے اپنے آپ کو ہاویہ میں پایا۔ فرمایا ہاویہ کیا ہے؟ کہا سجین! فرمایا سجین کیا ہے؟ کہا آتش دوزخ کے پہاڑ ہیں جو ہمارے لیے گرم کئے گئے ہیں کہ ہم ان میں جل رہے ہیں! فرمایا تم نے کیا کہا اور تمہیں جواب کیا ملا؟ کہا ہم نے کہا کہ پروردگارا! یکبار ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تا کہ ہم زاہد بن جائیں! ہم سے کہا گیا کہ تم جھوٹ بولتے ہو فرمایا کیا وجہ ہے کہ صرف تو ہم سے بات کر رہا ہے اور دوسرے

Scanned by CamScanner

نہیں کر رہے؟ کیا ان کے مونہوں میں آتش دوزخ کی لگامیں ہیں جو غلیظ و شدید فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں!

(مگر میرے منہ میں لگام نہیں ہے) کیونکہ میں ان لوگوں میں رہتا ضرور تھا۔ مگر ان میں سے نہیں تھا۔ لیکن جب عذاب نازل ہوا تو اس نے مجھے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا (کیونکہ میں نے نہ ان سے کنارہ کشی کی تھی اور نہ ہی ان لوگوں کو کبھی روکا ٹوکا تھا) اب میری حالت یہ ہے کہ ایک بال کے ساتھ جہنم کے اوپر لٹکا ہوا ہوں کچھ پتہ نہیں کب اس میں گرتا ہوں یا نجات پاتا ہوں یہ سن کر جناب عیسیٰ علیہ السلام نے حوارین سے فرمایا۔ یا اولیاء اللہ اکل الخبز الیابس بالملح الجریش والنوم علی التراب خیر کثیر مع عافیة الدنیا والآخیرة۔ اے اللہ کے دوستو! خشک روٹی کا پسے ہوئے نمک سے کھانا اور فرشِ خاک پر سونا بہت بہتر ہے جب کہ دنیا و آخرت سلامت ہو۔

(۳) احیاء العلوم میں ہے کہ خداوند عالم نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ اے عیسیٰ! میں نے تیرے دل پر نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ اس میں نہ دنیا کی محبت ہے اور نہ آخرت کی اس لیے میں نے اسے اپنی محبت سے بھر دیا ہے اور اس کی حفاظت کا میں خود متولی اور نگران ہوں۔

اضافہ منجانب مترجم، از کتاب اسرار الانبیاء و انوار الاولیاء، از مولانا حبیب اللہ الشریف الکاشانی طاب ثراہ، (گیارہواں باب ان احادیث قدسیہ میں جو حضرت ارمیاؑ اور حضرت زکریاؑ اور بعض دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی کی گئیں) (اس سلسلہ میں یہاں کل آٹھ حدیثیں درج ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)

(۱) جناب شیخ علی بن ابراہیم قمی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب بنی اسرائیل حکم خدا سے سرتابی کرنے لگے اور بڑے گناہوں

Scanned by CamScanner

کاارتکاب کرنے لگے تو خدا نے ارادہ کیا کہ ان پر کسی ایسے ظالم و جابر حکمران کو مسلط کرے جوان کو ذلیل کرے اور قتل کرے تو جناب ارمیاؑ کو وحی فرمائی کہ اے ارمیاؑ! وہ کون سا شہر ہے جسے میں نے دوسرے شہروں سے منتخب کیا اور وہاں بہترین درخت اگائے۔ مگر جب وہ درخت ثمر آور نہ ہوئے تو میں نے وہاں (ان کی جگہ) خروب نامی درخت اگایا جو خاردار ہے اور اس کا پھل بدذائقہ ہے؟ پس جب جناب ارمیاؑ نے بنی اسرائیل کے علماء واحبار کو بلایا اور ان کو یہ واقعہ سنایا تو سب نے کہا کہ آپ خود خدا سے پوچھیں کہ اس مثال کا مطلب کیا ہے؟ پس جناب ارمیاؑ نے سات دن روزہ رکھا اور پھر خدا تعالیٰ سے سوال کیا؟ تب خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ وہ شہر بیت المقدس ہے! اور اس کے بہترین درختوں سے مراد بنی اسرائیل ہیں جن کو میں نے وہاں آباد کیا مگر انہوں نے میری نافرمانی کی! میرے دین میں تبدیلی کی اور میری نعمتوں کا کفران کیا مجھے اپنی ذات کی قسم کہ میں ان کا ایسا سخت امتحان لوں گا کہ حکیم اور دانا لوگ بھی حیران رہ جائیں گے میں ان پر ایک ایسے شخص کو مسلط کروں گا؟ جو اپنی ولادت اور اپنی خوراک کے لحاظ سے بدترین خلائق ہوگا وہ زبردستی ان پر مسلط ہو جائے گا اور ان کے مردوں کو قتل کرے گا ان کی عورتوں کو قید کرے گا ان کے گھروں کو جن پر ان کو گھمنڈ ہے خراب و برباد کریگا اور جس پتھر پر ان کو فخر و ناز ہے۔ اسے سو سال تک مزبلہ (کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ) پر پھینک دے گا! جب جناب ارمیاؑ نے یہ بات علماء بنی اسرائیل کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ خدا سے پوچھو کہ (یہ کرتوت تو امراء و اعیان کرتے ہیں) مگر فقراء و مساکین اور کمزور لوگوں کا کیا قصور ہے؟ جناب ارمیاء نے پھر سات دن روزہ رکھا (اور پھر خدا سے سوال کیا) وحی ہوئی اے ارمیاؑ! ایسا سوال (راز قدرت معلوم) کرنے سے باز آؤ۔ ورنہ تمہارا منہ گردن کی طرف پھیر دوں گا؟ پھر وحی ہوئی کہ ان سے کہو کہ ان کو اس بات کی سزا دی جائے گی کہ انہوں نے برائی کو دیکھا مگر انکار نہ کیا اور بروں کو برائی پر نہ روکا۔ جناب ارمیاؑ! نے عرض کیا یا اللہ مجھے بتا کہ یہ مسلط ہونے والا شخص کون ہے؟ تاکہ میں اس کے پاس جا کر اس سے اپنے اور اپنے خانوادہ کے لیے پیشگی امان طلب کرلوں!

Scanned by CamScanner

ارشاد ہوا۔ فلاں شہر اور فلاں جگہ پر جاؤ اور دیکھو کہ جو بچہ بدترین بیماری میں مبتلا، خبیث ترین ولادت کا نتیجہ! ضعیف ترین جسم کا مالک اور حسین ترین غذا کا حامل ہے وہ وہی ہے چنانچہ جناب ارمیاؑ اس شہر اور اس جگہ پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مسافر خانہ کے منر بلہ پر ایک بچہ پڑا ہوا ہے اس کی ماں روٹی کے چند ٹکڑوں کے عوض زنا کراتی ہے اور پھر ان ٹکڑوں کو توڑ کر پیالہ میں ڈالتی ہے اور ان کو خنزیر کے دودھ میں بھگوتی ہے اور پھر اس بچہ کو کھلاتی ہے جناب ارمیاؑ نے کہا جس بچہ کی خدا نے مجھے نشاندہی کی ہے اگر ایسا کوئی بچہ دنیا میں ہے تو وہ یہی ہو سکتا ہے!

پس اس کے قریب گئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا ''بخت نصر'' جناب ارمیاؑ نے اس کا علاج معالجہ کیا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گیا جناب نے اس سے فرمایا تو مجھے پہچانتا ہے اس نے کہا نہیں۔ ہاں اس قدر جانتا ہوں کہ آپ ایک نیکوکار آدمی ہے۔

جناب ارمیاؑ نے کہا کہ میں بنی اسرائیل کا نبی ارمیا (علیہ السلام) ہوں خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ایک دن تجھے ان لوگوں پر مسلط کرے گا تو ان کے مردوں کو قتل کرے گا! اس لیے تو مجھے امان نامہ لکھ دے چنانچہ اس نے آپؑ کو امان نامہ لکھ دیا تا آخر قصہ......

(۲) فاضل طبرسی اپنی کتاب الاحتجاج میں سعد بن عبداللہ قمی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امام العصرؑ والزمان کی خدمت میں چند مسائل پیش کر کے ان کا جواب طلب کیا۔ منجملہ ان کے ایک مسئلہ یہ تھا کہ مجھے ''کٓھٰیٰعٓصٓ'' کی تاویل بتائیں فرمایا یہ حروف ان غیبی خبروں میں سے ہیں جن پر خدا نے اپنے بندہ خاص جناب زکریا علیہ السلام کو مطلع فرمایا تھا دراصل بات یوں ہوئی کہ جناب زکریاؑ نے اپنے پروردگار سے خواہش کی کہ انہیں آل عباؑ کے اسماء گرامی سے آگاہ کرے چنانچہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور ان کو یہ اسماء بتائے اب جناب زکریاؑ کی کیفیت یہ تھی کہ جب (پنجتن پاکؑ کے ناموں میں) چار نام ''محمد، علی، فاطمہ، حسن'' زبان پر جاری کرتے تو ان کا ہم و غم دور ہو جاتا مگر جب ''حسینؑ'' کا نام لیتے تو ان کا ہم و غم بڑھ جاتا اور بے ساختہ رونے لگتے۔ بالآخر ایک دن بارگاہ قدرت میں عرض کیا۔

"الٰهی ماما لی اذا ذکرت اربعا منهم تسلیت باسمائهم من همومی و اذا ذکرت الحسین قد مع عینی و تثور زفرتی"

بارالہا۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں جب ان چار ہستیوں کا نام لوں تو خوشحال ہو جاتا ہوں مگر جب میں حسین کا نام لیتا ہوں تو گرم آہ جوش مارتی ہے اور رونے لگ جاتا ہوں؟ اس وقت خداوند عالم نے ان کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے قضیہ سے آگاہ فرمایا اور کہا "کٓهٰیٰعٓصٓ" "یعنی" "کاف" سے کربلا، "حا" سے عترت رسول کی ہلاکت و بربادی "یا" سے یزید "عین" سے عطش (پیاس) اور "ص" سے مراد اس بزرگوار کا صبر ہے پس جب جناب زکریاؑ کو اس قصہ کی اطلاع ہوئی تو تین دن تک لوگوں سے میل و ملاقات ترک کر کے صرف مسجد میں بیٹھے رہے اور مسلسل امام حسینؑ پر مرثیہ پڑھتے رہے اور گریہ وزاری کرتے رہے اور برابر یہ کہتے رہے۔

بارالہا! تو اپنے خیر الخلائق (مصطفیٰؐ) کو اپنے بیٹے کی اس مصیبت میں مبتلا کرے گا؟ ان کو یہ صدمہ پیش آئیگا؟ آیا تو علیؑ و فاطمہؑ کو اس مصیبت کا لباس پہنائے گا؟ اور ان کو اس رنج والم میں گرفتار فرمائے گا پھر بارگاہ ایزدی میں عرض کیا۔

یااللہ! مجھے اس پیرانہ سالی میں ایک ایسا فرزند عطا فرما جسے دیکھ کر میری آنکھ ٹھنڈی ہو اور اسے وصی و وارث بنا اور اسے مجھ سے وہی محل و مقام عطا فرما کہ جو امام حسینؑ کو (اپنے جد امجدؐ سے) ہے اور جب میں ان کی مہر و محبت میں گرفتار ہو جاؤں تو تو مجھے اس کے (صدمہ سے) اسی طرح مصیبت زدہ کر جس طرح اپنے حبیب محمدؐ کو حسینؑ کے صدمہ سے غمناک کرے گا۔ فرمایا۔ اور ان کی مدت حمل چھ ماہ تھی جس طرح امام حسین کا حمل بھی چھ ماہ کا تھا۔......

(۳) حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے عرش الٰہی میں ایک نور دیکھا اور اس کے اردگرد دو روشن شمعیں دیکھیں عرض کیا بارالہا یہ دو شمعیں کیا ہیں؟ ارشاد قدرت ہوا یہ اس آمی (علی علیہ السلام) کے دو فرزند ہیں جو تمام کائنات کے واجب الاطاعت (نبیؐ) کے داماد ہیں۔

(۴) کتاب فواتح میبذیہ میں حضرت عزیر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے اس کی قضا و قدر کا راز معلوم کرنا چاہا۔ ارشاد ہوا کہ اگر پھر اس بارے میں سوال کیا تو تمہارا

نام دیوان نبوت سے محو کردوں گا۔ [1]

(۵) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک دن حضرت داؤد علیہ السلام اس حالت میں گھر سے برآمد ہوئے کہ زبور پڑھ رہے تھے اور ان کے زبور پڑھنے کی ادا یہ تھی کہ جب پڑھتے تھے تو پہاڑ، شجر، حجر اور پرندے، درندے جواب دیتے تھے (وہ بھی پڑھتے تھے) اس طرح چلتے چلتے ایک پہاڑ کے پاس پہنچے کہ جس پر ایک عبادت گزار نبی بنام ''حزقیلؑ'' رہتے تھے ان سے اجازت چاہی کہ میں اوپر آجاؤں؟

انہوں نے کہا نہ! جس پر جناب داؤدؑ رو پڑے اس پر خدا نے جناب حزقیلؑ کو وحی فرمائی کہ'' **لا تعیر داؤد وسلنی العافیة** '' داؤدؑ کی سرزنش نہ کرا اور مجھ سے عافیت وسلامتی طلب کر پس حزقیلؑ اپنی جگہ سے اٹھے اور جناب داؤدؑ کو ہاتھ سے پکڑ کر اوپر لے گئے جناب داؤدؑ نے ان سے پوچھا اے حزقیل آیا آپ کے دل میں کبھی گناہ کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے؟ فرمایا نہ، آیا تمہیں اپنی عبادت پر کبھی عجب وغرور ہوا ہے؟ فرمایا نہ، آیا کبھی دنیا اور اس کی لذت کی طرف رغبت ہوئی ہے فرمایا ہاں کبھی کبھی دل

ادھر مائل ہوتا ہے۔ کہا جب ایسی صورت حال کا سامنا ہو تو پھر کیا کرتے ہو؟ فرمایا اس درہ میں داخل ہو جاتا ہوں اور وہاں جو کچھ موجود ہے اسے دیکھ کر پند ونصیحت حاصل کرتا ہوں یہ سن کر جناب داؤد علیہ السلام اس درہ میں داخل ہوئے دیکھا کہ وہاں ایک لوہے کی چارپائی پڑی ہوئی ہے اور اس پر کسی پرانے مردہ آدمی کے سر کی کچھ ہڈیاں پڑی ہوئی ہیں اور ان کے پاس لوہے کی تختی پڑی ہوئی ہے جس پر لکھا ہوا ہے کہ ''میں اروی ولد اشکم ہوں میں نے ایک ہزار سال تک بادشاہی کی۔ ایک ہزار شہر آباد کئے اور ایک ہزار باکرہ عورتوں سے شادی کی۔ مگر انجام کار

---

[1] ولنعم ماقیل

حدیث از مطرب ومے گو وراز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود ونکشاید بحکمت ایں معمہ را

(احقر عفی عنہ)

خاک میرا بستر، پتھر میرا تکیہ اور کیڑے مکوڑے اور مار د کژدم میرے ہمنشین ہیں پس جو شخص مجھے دیکھے وہ دنیا سے دھوکہ نہ کھائے۔

(۶) تفسیر قمی میں حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جب شکم ماہی میں حضرت یونسؑ کی دعا قبول ہوئی تو خدا نے مچھلی کو حکم دیا کہ ان کو دریا کے کنارے پھینک دے چنانچہ مچھلی نے ان کو اس حالت میں ساحل دریا پر پھینکا کہ ان کا گوشت و پوست بہت نرم و نازک ہو چکا تھا خدا نے وہاں کدو کی بیل پیدا کی جو ان کو آفتاب کی گرمی سے بچاتی تھی۔ خدا نے تھوڑی دیر کے لیے اس بیل کو حکم دیا کہ دور ہو جا اس وقت جناب یونسؑ کو آفتاب کی گرمی لگی تو آپ تڑپ گئے خدا نے ان کو وحی کی کہ اے یونسؑ ایک گھڑی کی تکلیف سے تم جزع و فزع کر رہے ہو مگر ایک لاکھ یا اس سے زائد آدمیوں پر ترس نہ آیا جب ان کے لیے عذاب کی بددعا کی؟ جناب یونسؑ نے عرض کیا یارب عفوک عفوک......

دوسری روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یوں مروی ہے فرمایا کہ جب کدو کی بیل بڑی ہو گئی اور جناب یونسؑ پر سایہ فگن ہوئی تو خدا نے ایک کیڑے کو اس پر مسلط کر دیا جس نے اس کی جڑیں کھالیں اور وہ بیل خشک ہو گئی جناب یونس علیہ السلام کو یہ چیز شاق گزری خدا نے پریشانی کا سبب پوچھا تو عرض کیا یہ بیل مجھے فائدہ پہنچا رہی تھی تو نے اس پر کیڑے کو مسلط کر دیا اور وہ خشک ہو گئی۔ ارشاد ہوا تم اس بیل کے لیے تو غم ناک ہو رہے ہو جسے نہ تم نے لگایا نہ پانی دیا اور نہ کوئی زحمت اٹھائی۔ مگر نینوا کے ایک لاکھ یا اس سے زائد آدمیوں پر عذاب کی بددعا کر کے غم ناک نہ ہوئے۔ جاؤ اب نینوا والے تم پر ایمان لا چکے ہیں اور نیکوکار و پرہیزگار بن گئے ہیں۔ چنانچہ جناب یونسؑ ان کے پاس تشریف لے گئے (اور وہ بڑی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آئے)..... تا آخر قصہ

(۷) نیز تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ جب حضرت ایوبؑ کا ابتلا و امتحان انتہا تک پہنچ گیا تو بارگاہ ایزدی میں عرض کیا بار الہا! اگر میں تجھ سے محاکمہ

Scanned by CamScanner

کروں تو میں دلیل سے غلبہ پا سکتا ہوں! پس خداوند عالم نے ایک بادل کو ان کی طرف بھیجا اور فرمایا ایوبؑ! یوں سمجھ کہ تو مجلس محاکمہ میں بیٹھا ہے لہٰذا اپنی دلیل پیش کر میں بالکل تیرے قریب ہوں اس پر جناب ایوبؑ نے عرض کیا بار الہا تو جانتا ہے کہ جب کبھی تیری اطاعت کے دوامر مجھے پیش آتے تو میں نے ہمیشہ......اس امر کو منتخب کرتا تھا جو میرے نفس پر زیادہ شاق ہوتا تھا! کیا میں نے تیری حمد وثنا نہیں کی؟ کیا میں نے تیرا شکریہ ادا نہیں کیا؟ کیا میں نے تیری تسبیح وتقدیس نہیں کی؟ (تو میری ان تمام نیکیوں کا صلہ یہی ہے جو مجھے دیا گیا؟) اس وقت اس بادل سے دس ہزار زبانوں سے آواز آئی اے ایوبؑ! یہ سب کچھ بجا ہے کہ تو نے ایسا کیا ہے؟ مگر یہ بتا کہ تجھے ایسا کرنے کی توفیق کس نے دی ہے؟ تو خدا پر اس چیز کا احسان دھر رہا ہے جو خود اس کا تجھ پر احسان ہے؟ خدا کا یہ جواب سن کر جناب ایوبؑ نے خاک اٹھائی اور اپنے منہ پر ماری (اور بروایتے سر پر ڈالی) اور کہا منک یارب! اے پروردگار یہ سب توفیق تو نے مجھے دی تھی۔

(۸) کتاب کافی میں مفضل سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چاہا کہ اذن دخول طلب کریں کہ اندر سے آپ کی آواز سنائی دی کہ آپ کچھ کلمات پڑھ رہے ہیں جو عربی نہ تھے ہم نے خیال کیا کہ وہ سریانی زبان کے کلمات ہیں۔ پھر آپ کے رونے کی آواز آئی۔ تو ان کے گریہ کی وجہ سے ہم بھی رو پڑے۔ اس کے بعد آپ کا غلام باہر آیا اور ہمیں اندر آنے کی اجازت دی پس ہم اندر داخل ہوئے اور جو کچھ دیکھا اور سنا تھا اس کے متعلق حقیقت حال معلوم کی؟ فرمایا میں نے جناب الیاسؑ نبی کو یاد کیا جو کہ بنی اسرائیل کے عبادت گزار نبیوں میں سے تھے تو میں نے وہی کلمات پڑھے جو وہ سجدہ میں پڑھا کرتے تھے۔

چنانچہ آنجنابؑ نے پہلے سریانی میں وہ کلمات ہمیں پڑھ کر سنائے بعد ازاں ان کی عربی میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ الیاسؑ نبی سجدہ میں پڑھا کرتے تھے۔

"اَتُراکَ مَعَذِّی وَقَدْ اَظْمَاْتُ لَکَ هَوَا جری. اَتُراک مُعَذِّبِی وقد عَفرّتُ لَکَ

فِی التُّرابِ وَجْهِی اَتُراکَ مُعَذِّبِی وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَکَ الْمَعاصِیَ اَتُراکَ مُعَذِّبِی وَقد اَسْهَرْتُ لَکَ لَیْلِی.

آیا تو مجھے عذاب کرتا ہوا دیکھا جائے گا حالانکہ میں نے گرمی کے دنوں میں تیرے لیے روزے رکھے ہیں، آیا...... حالانکہ میں نے تیری خاطر خاک پر اپنا چہرہ رگڑا ہے آیا...... حالانکہ میں نے تیری خوشنودی کی خاطر گناہ سے کنارہ کشی کی ہے آیا...... حالانکہ میں نے تیری رضا جوئی کے لیے راتیں جاگ کر گزاری ہیں فرمایا خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ سجدہ سے سر اٹھاؤ کہ میں ہرگز تمہیں عذاب نہیں کروں گا۔ عرض کیا کہ تو کہتا تو ہے کہ تمہیں عذاب نہیں کروں گا لیکن تو اگر مجھے عذاب کرے تو کیا ہوگا؟ تو کیا میں بندہ اور تو پروردگار نہیں ہے؟ خدا نے دوبارہ ان کو وحی کی کہ سر اٹھاؤ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں عذاب نہیں کروں گا اور میں وعدہ کی وفا کروں گا۔

نوٹ:۔

یہ باب بھی منجانب مترجم اضافہ ہے از کتاب اسرار الانبیاء و انوار الاوصیاء مولفہ جناب آقائے حبیب اللہ الشریف الکاشانی قدس سرہ

باب بارہ (۱۲)

(ان احادیث قدسیہ کا بیان جو ان بعض انبیاء کی طرف وحی کی گئیں جن کا نام احادیث میں مذکور نہیں ہے) (اس سلسلہ میں یہاں کل سات حدیثیں درج ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)

(۱) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا خداوند عالم نے بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ اگر تو چاہتا ہے کہ حظیرۂ قدس میں میری بارگاہ میں حاضر ہو تو دنیا میں یکا و تنہا اور مغموم و اندوہناک رہ اور لوگوں سے دور رہ اس پرندہ کی طرح جو بے آب و گیاہ زمین پر پرواز کرتا ہے اور درختوں کی بلندیوں سے

Scanned by CamScanner

پھل کھاتا ہے اور چشمہ سے آب صافی پیتا ہے اور جب رات ہوتی ہے تو تنہا شب باشی کرتا ہے۔ دوسرے پرندوں کے ساتھ آشیانہ میں رات بسر نہیں کرتا اور اپنے پروردگار سے مانوس ہوتا ہے اور پرندوں سے گھبراتا ہے (کذافی عدۃ الداعی)

(۲) کتاب عیون اخبار الرضاؑ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ خداوند عالم نے اپنے ایک پیغمبرؑ کو وحی فرمائی کہ صبح سویرے گھر سے نکلنا اور جو چیز سب سے پہلے نظر آئے اسے کھا جانا اور جو اس کے بعد نظر آئے اسے چھپا دینا اور جو تیسرے نمبر پر نظر آئے اسے قبول کر لینا۔ چوتھی کو مایوس نہ کرنا اور پانچویں سے دور بھاگنا چنانچہ جب صبح ہوئی تو وہ پیغمبر گھر سے نکلے۔ دیکھا کہ آگے سیاہ رنگ کا ایک بڑا پہاڑ کھڑا ہے اسے دیکھ کر حیران ہوئے (دل میں کہا) کہ خدا نے پہلی چیز کے کھانے کا حکم دیا ہے اور یہ پہاڑ ہے؟ پھر یہ سوچ کر کہ خدا کبھی طاقت برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اس کی طرف بڑھے یہ جوں جوں اس کے قریب ہوتے جاتے وہ چھوٹا ہوتا جاتا یہاں تک کہ جب بالکل اس کے قریب پہنچے تو وہ ایک لقمہ بن چکا تھا۔ چنانچہ اسے کھایا اور لذیز ترین لقمہ پایا آگے بڑھے تو ایک طشت طلائی پڑا ہوا دیکھا کہا کہ پروردگار کا حکم ہے کہ اسے چھپاؤ چنانچہ ایک گڑھا کھودا اور اسے اس میں چھپا دیا جب آگے بڑھے تو دیکھا کہ طشت پھر باہر نظر آرہا ہے کہا میں نے تعمیل حکم کر دی ہے اب مجھے اس سے کیا واسطہ مزید آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک پرندہ ہے جس کے پیچھے باز لگا ہوا ہے وہ پرندہ ان کے قریب آیا کہا خدا کا حکم ہے کہ اسے قبول کروں۔ چنانچہ اپنی ران سے گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹا اور اسے باز کے سامنے پھینک دیا پھر آگے بڑھے دیکھا کہ ایک بدبودار گوشت جس میں کیڑے پڑے ہوئے تھے۔ پڑا ہے کہا خدا کا حکم ہے کہ اس سے دور بھاگوں پس وہاں سے راہ فرار اختیار کی (مگر حیران تھے کہ ع یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟)

جب رات کو سوئے تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان سے کہا جا رہا ہے کہ تو نے حکم خدا کی تعمیل تو کر دی مگر کیا جانتے ہو کہ اس کی تاویل کیا ہے؟ کہا نہیں! کہا گیا وہ پہاڑ آدمی کا غصہ ہے کہ جب آدمی غضب ناک ہوتا ہے تو اسے اس کا ضبط کرنا پہاڑ معلوم ہوتا ہے مگر جب غصہ کو ضبط کرنے کی

کوشش کرتا ہے تو وہ ایک لذیذ لقمہ کی مانند بن جاتا ہے اور وہ طشت طلائی آدمی کا نیک عمل ہے کہ جب بندہ اسے چھپاتا ہے تو خدا اسے ظاہر کر دیتا ہے اور وہ مرغ جسے تو نے قبول کیا تھا اس سے مراد وہ شخص ہے جو آپ کو نصیحت کرتا ہے اس کی نصیحت قبول کرنا چاہیے۔ اور اس باز سے مراد وہ شخص ہے جو آپ کے پاس آپ سے کوئی حاجت لے کر آئے! اس کی حاجت برآری کرنا چاہیے اور اس بدبودار گوشت سے مراد لوگوں کی گلہ گوئی ہے۔ اس سے دور بھاگنا چاہیے۔

(۳) تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل روایت مروی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ جب بخت نصر بابل میں آیا تو وہاں ایک نیا شہر بنایا اور وہاں قیام کیا اور وہاں ایک گہرا کنواں کھدوایا اور جناب دانیال علیہ السلام نبی کو ایک شیرنی کے ساتھ اس میں ڈال دیا چنانچہ شیرنی اس کنویں کی مٹی کھاتی تھی اور جناب دانیالؑ اس کا دودھ پی کر گزر اوقات کرتے تھے اس حالت میں ایک مدت گزر گئی۔ پس خداوند عالم نے بیت المقدس میں رہنے والے ایک پیغمبر کو وحی کی کہ جناب دانیال کے لیے کھانے پینے کی چیزیں لے جائیں اور ان کو میرا پیغام پہنچائیں اس پیغمبر نے پوچھا یا اللہ! وہ کہاں ہیں؟ ارشاد ہوا کہ چاہ بابل میں ہیں! چنانچہ وہ پیغمبر آب و دانہ لے کر اس کنویں کے دہانہ پر پہنچے اور آواز دی اے دانیالؑ! انہوں نے کہا لبیک! آواز انجانی ہے؟ کہا خدا نے آپ کو سلام کہلا بھیجا ہے اور آپ کے لیے کھانا اور پانی بھیجا ہے یہ سن کر جناب دانیال علیہ السلام نے کہا۔

(۱) الحمد لله الذی لاینسی من ذکره

(۲) الحمدلله الذی لا یخیب من دعاه

(۳) الحمد لله الذی من توکل علیه کفاه

(۴) الحمد لله الذی من وثق به لم یکله الی غیره

(۵) الحمد لله الذی یجزی بالاحسان احسانا

(۶) الحمد لله الذی یجزی بالصبر نجاة

Scanned by CamScanner

(۷) الحمد لله الذی یکشف ضرنا عند کر بتنا

(۸) الحمد لله الذی هو ثقتنا حین ینقطع الحیل منا

(۹) الحمد لله الذی هو ر جائنا حین ساء ظننا باعمالنا

(۱) سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جو اپنے یاد کرنے والوں کو بھلاتا نہیں ہے۔

(۲) سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جو اپنے دعا و پکار کرنے والوں کو نا امید نہیں کرتا۔

(۳) سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں کہ جو اس پر اعتماد کرتا ہے وہ اس کی کفایت کرتا ہے

(۴) سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جو نیکی کا بدلہ نیکی سے دیتا ہے۔

(۵) سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہین جو صبر کے عوض نجات عطا کرتا ہے

(۶) سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جو ہمارے رنج و غم کے وقت ہماری تنگی و بدحالی کو دور کرتا ہے۔

(۷) سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جو اس وقت ہمارا عمل اعتماد ہوتا ہے جبکہ ہماری تدبیریں ختم ہو جاتی ہیں۔

(۹) سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جو ہماری آخری امید گاہ ہوتا ہے جب کہ اپنے اعمال کے متعلق ہمارا گمان اچھا نہیں رہتا۔

(۴) کتاب اصول کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا میں نے بعض (آسمانی) کتابوں میں پڑھا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال اور اپنے مجد و شرف اور عرش پر بلندی کی قسم کہ میں ضرور اس شخص کی امید کو یاس و نا امیدی سے بدل دوں گا جو میرے غیر سے امید رکھے گا اور اسے اپنے قرب سے دور کر کے ذلت و رسوائی کا لباس پہناؤں گا آیا وہ سختی اور تنگی میں میرے غیر سے امید رکھتا ہے حالانکہ تمام شدائد و مصائب میرے قبضہ قدرت میں ہیں آیا وہ میرے غیر کے دروازہ پر دستک دیتا ہے حالانکہ تمام دروازوں کی چابیاں میرے پاس ہیں تمام دروازے بند ہیں البتہ میرا دروازہ مجھے پکارنے والوں کے لیے کھلا ہوا ہے۔

کون ایسا شخص ہے جس نے شدائد میں مجھ سے امید وابستہ کی ہو اور میں نے اسے ناامید کیا ہو؟ تمام لوگوں کی امیدوں کا مرکز میں ہوں ۔ اور وہ میرے پاس محفوظ ہیں آیا وہ میری حفاظت پر راضی نہیں ہیں؟ میں نے اپنے آسمانوں کو ایسی مخلوق (فرشتوں سے) پر کر رکھا ہے جو میری تسبیح و تقدیس کرنے سے ملول خاطر نہیں ہوتے اور میں نے ان کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ آسمان کے دروازے میرے اور میرے بندوں کے درمیان بند نہ کریں آیا لوگ مجھ پر بھروسہ نہیں کرتے؟ جسے کوئی حادثہ پیش آتا ہے آیا وہ نہیں جانتا کہ میں بغیر مانگے عطا کرتا ہوں تو مانگنے کے بعد کس طرح نہیں دوں گا؟ کیا میں بخیل ہوں؟ کیا جود و کرم میری صفت نہیں ہے؟ آیا عفو و رحمت میرے قبضہ قدرت میں نہیں ہے؟ کیا میرے غیر سے آرزو کرنے والے ڈرتے نہیں ہیں؟ اگر تمام اہل زمین و آسمان مجھ سے مانگیں اور میں سب کو ان کی مراد دے دوں تو میرے ملک میں چیونٹی کے ایک عضو کے برابر بھی کمی واقع نہیں ہو سکتی اور بھلا اس ملک میں کس طرح کمی واقع ہو سکتی ہے۔ جس ملک کا سرپرست میں ہوں ہائے بدبختی ان لوگوں کی جو میری رحمت سے ناامید ہوتے ہیں اور ہائے شقاوت ان لوگوں کی جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میرے جلال کا لحاظ نہیں کرتے۔[1]

(۵) بعض کتب میں مذکور ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو وحی فرمائی کہ لوگوں سے عداوت اور دشمنی ختم کرو ورنہ میں تمہیں دنیا دے دوں گا اور پھر تو میری یاد سے غافل ہو جائیگا۔

---

[1] اس قسم کی حدیثیں دیکھ کر کئی کوتاہ اندیش یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر گھر میں بیٹھ رہنا چاہیے اور صرف خدا سے دعا کرنی چاہیے نہیں ایسا نہیں ہے اس عالم اسباب میں انسانی تگ و دتاز اور علل و اسباب کا بھی اپنا ایک مقام ہے۔ "لیس للانسان الا ما سعی - ع تقدیر باندازہ ہمت ہے ازل سے ۔ ایسی حدیثوں کا مطلب صرف یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ کسی بندہ کو اپنا کارساز نہ سمجھے اور اپنی مطلب براری کے لیے اس کو اپنی توجہ کا مرکز نہ بنائے اور نہ ہی صرف ظاہری اسباب پر فریفتہ ہو جائے بلکہ اسکے کرنے کا جو کام ہے وہ اسے انجام دے اور نتیجہ خدا پر چھوڑے اور اسے ہی سبب الاسباب سمجھے اور یہی کہے کہ میرا کام تو صرف کوشش کرنا ہے ب کامیابی سے ہمکنار کرنا قادر مطلق کا کام ہے لہٰذا اس سلسلے میں خدا پر بھروسہ کرے اور اس سے دعا و پکار کرے تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شی قدیر ۔ اس مطلب پر آنے والی دو حدیثوں سے مزید روشنی پڑتی ہے (احقر عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(۶) کتاب حقائق میں ہے کہ زاہدوں میں سے ایک زاہد (نبی) نے شہروں کی سکونت چھوڑ کر دامن کوہ میں جا کر مکان بنایا اور اپنے آپ سے کہا کہ میں کسی سے سوال نہیں کروں گا یہاں تک کہ خداوندِ کریم براہ راست میری روزی مجھے پہنچائے گا پس سات شب و روز گزر گئے مگر اس کی روزی نہ پہنچی اور وہ قریب بمرگ ہو گیا بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔

بارالہا! اگر تو میری زندگی چاہتا ہے تو میری روزی بھیج ورنہ میری روح قبض کر لے پس خدا نے ان کو وحی کی کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم کہ میں اس وقت تک تجھے روزی نہیں دوں گا جب تک تو شہر میں جا کر لوگوں سے مل جل کر نہ رہے گا پس وہ شہر میں گئے اور ہر شخص ان کے لئے کچھ نہ کچھ لے آیا پس خدا نے ان کو وحی فرمائی۔

ازدت ان تذهب حكمتي بذهدك في الدنيا اماعلمت ان ارزق عبدي

بایدی عبادی احب الی من ان ارزق بید قدرتی میں نے چاہا کہ اس طرح تیرے ترک دنیا میں میری حکمت نہ چلی جائے کیا تم نہیں جانتے کہ اگر میں اپنے کسی بندہ کو اپنے بندوں کے ذریعہ سے رزق دوں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ خود براہ راست دوں۔

(۷) کتاب انوار نعمانیہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ نبیوں میں سے ایک نبی بیمار ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ میں ہرگز علاج نہیں کروں گا جب تک وہ ذات مجھے شفا نہ دے جس نے مجھے بیمار کیا ہے! ارشاد قدرت ہوا کہ میں اس وقت تک ہرگز تمہیں شفا نہیں دوں گا جب تک تو علاج معالجہ نہیں کرے گا۔

(الباب الحادی عشر)

(الباب الحادی عشر فیما ورد فی شان سیدنا ونبینا محمد بن عبدالله صلی الله علیه وآله وسلم)

محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيىٰ عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن

Scanned by CamScanner

الحسن بن محبوب عن دائود الرقی عن ابی عبیدة الحذاء عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالی ان من عبادی المومنین عبادالا یصلح لهم امر دینهم الابالغنی والسعة والصحة فی البدن فابلوهم بالغنی والسعة وصحة البدن فیصلح علیه امر دینهم وان من عبادی المومنین لعباداً لایصلح لهم امر دینهم

گیاروال باب (جواب تیرہواں (۱۳) باب ہے)

گیارہواں باب جو کہ ہمارے سید و سردار آقائے نامدار حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے اس باب میں وہ احادیث قدسیہ درج ہیں جو سرکار خاتم الانبیا کی طرف وحی کی گئیں، میں جو کل ۱۳۷ میں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے (۱) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ میرے کچھ مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے دین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر تونگری وسعت مالی اور صحت بدنی کیساتھ پس میں تونگری، وسعت اور صحت یابی کے ساتھ ان کی آزمائش کرتا ہوں اس سے ان کے دین کا معاملہ درست ہو جاتا ہے۔ اور میرے بعض مومنین بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا دینی معاملہ درست نہیں ہوتا۔

الابالفاقة والمسکنة والسقم فی ابدانهم فابلوهمبالفاقة والمسکنة والسقم فیصلح علیه امر دینهم وانا اعلم بما یصلح علیه امر دین عبادی المومنین وان من عبادی المومنین لمن یجتهد فی عبادتی فیقوم من رقاده ولذیذ و ساده فیجهد لی اللیانی فیتعب نفسه فی عبادتی فاضربه بالنعاس اللیة واللیتین نظراً منی له وابقاء علیه فینام حتی یصبح فیقوم وهوماقت لنفسه زاری علیها ولواخلی بینه وبین مایرید من عبادتی لد خله العجب من ذلک فیصیره

Scanned by CamScanner

العجب الى الفتنة باعماله فياتيه من ذلک مافيه هلا که لعجبه باعماله ورضاه عن نفسه حتى يظن انه يتقرب الى فلايتكل العاملون على اعمالهم التى يعملونها لثوابى فانهنم لواتعبوا انفسهم اعمار هم!

مگر فقر و فاقہ او بدنی بیماری کے ساتھ اس لیے میں فقر و فاقہ اور بیماری و لاچاری کے ساتھ ان کی آزمائش کرتا ہوں اس طرح ان کے دینی معاملہ کی اصلاح ہو جاتی ہے اور میں بہتر جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کے دین کی اصلاح و فلاح کس بات میں مضمر ہے اور میرے کچھ مومن بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو میری عبادت میں بڑی جدو جہد کرتے ہیں۔ گہری نیند سے بیدار ہوتے ہیں لذیذ بستر اسراحت سے اٹھتے ہیں اور راتوں میں جدو جہد کرتے ہیں اور میری عبادت کے سلسلہ میں جان کو جوکھوں میں ڈالتے ہیں۔ مگر میں اپنی نظر کرم سے بعض اوقات ایک رات اور کبھی دو رات ان پر نیند کو غالب کر دیتا ہوں اور وہ سوئے رہتے ہیں اور جب صبح بیدار ہوتے ہیں تو اپنے نفسوں پر ناراض ہوتے ہیں اور ان کی ملامت کرتے ہیں کہ وہ جس قدر عبادت بجالانا چاہتے تھے نہ بجالا سکے۔ اگر میں ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا (اور نیند کو ان پر غالب نہ کرتا) تو عبادت کرتے کرتے ان کے اندر عجب و غرور پیدا ہو جاتا۔ اور وہ اپنے اعمال پر مفتوں و فریفتہ ہو کر ہلاک ہو جاتے اور اپنے نفسوں پر اس قدر اتراتے کہ خیال کرنے لگتے کہ وہ تمام عبادت گزاروں سے بڑھ گئے ہیں اور اپنی عبادت میں تقصیر و کوتاہی کی حد سے خارج ہو گئے ہیں اس طرح وہ مجھ سے (قرب کی بجائے الٹا) دور ہو جاتے اور عین اس حال میں یہ گمان کرتے کہ وہ میرا قرب حاصل کر رہے ہیں پس عمل کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ان اعمال پر جو میرے اجر و ثواب کی خاطر بجالاتے ہیں بھروسہ نہ کریں کیونکہ اگر وہ زندگی بھر اپنی جانوں کو جوکھوں میں ڈال کر میری عبادت کرتے رہیں۔

فی عبادتی کانوا بذلک مقصرین غیر بالغین کنهه عبادتی فیما یطلبون عندی

من كرامتي والنعيم في جناتي ورفيع الدرجات العلى في جواري ولكن برحمتي فليثقوا و بفضلي فليفرحوا والى حسن الظن بي فليطمئنوا فان رحمتي عند ذلك تداركهم ومني يبلغهم رضواني و مغفرتي تلبسهم عفوي فاني انا الله الرحمن الرحيم وبذلك تسميت . ورواه ابوعلي الطوسي عن ابيه عن المفيد عن ابن قولويه عن محمد بن يعقوب بهذا السند قال الله عزوجل الالايتكل العاملون على اعمالهم الى آخر الحديث وعن ابى على الاشعرى عن محمد بن عبدالجبار عن محمد بن اسماعيل عن على بن النعمان عن عمروبن نهيک بياع الهروی قال قال ابوعبدالله عليه السلام قال الله عزوجل عبدى المومن لا اصرفه في شي الاجعلته خير اله فليرض بقضائي

تاہم جس چیز کے وہ مجھ سے طلب گار ہیں یعنی میری کرامت نعمات جنت اور میرے جوار رحمت میں بلند درجات کا حصول تو بھی وہ مقصر ہی رہیں گے اور میری عبادت کہ گہرائی تک رسائی حاصل نہ کرسکیں گے۔

پس انہیں چاہیے کہ وہ میری رحمت پر اعتماد کریں اور میرے فضل وکرم پر خوش وخرم رہیں اور مجھ پر حسن ظن کرنے سے مطمئن ہوں کیونکہ جب وہ ایسا کریں گے تو میری رحمت ان کے شامل حال ہو جائیگی اور اس وقت ان کو میری خوشنودی اور بخشش حاصل ہوگی اور میرا عفوودرگزران کو اپنی آغوش میں لے لے گا کیونکہ میں اللہ رحمٰن اور رحیم ہوں اور میں نے اپنا یہی نام رکھا ہے۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم فرماتا ہے۔ میں اپنے بندہ مومن کو کسی بھی حالت میں نہیں رکھتا مگر یہ کہ اسی میں اس کی بہتری ہوتی ہے پس اسے چاہیے کہ میری قضاء وقدر پر راضی رہے۔

وليصبر على بلائي وليشكر نعمائي اكتبه يامحمدمن الصديقين عندى. وعنه

Scanned by CamScanner

عن ابن عبدالجبار عن صفوان بن یحییٰ عن اسحاق بن عمار وعبداللہ بن سنان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ قال اللہ تعالیٰ انی جعلت الدنیا بین عبادی قرضا فمن اقرضنی منھا قرضا اعطیتہ بکل واحدۃ عشرا الی سبعمائۃ ضعف وماشئت من ذالک ومن لم یقرضنی منھا قرضا فاخذت منہ شیئا قسراً اعطیتہ ثلاث خصال لواعطیت واحدۃ منھن ملائکتی لرضوا بھامنی ثم تلاابو عبداللہ علیہ السلام قول اللہ تعالیٰ و والذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ، فھذہ واحدۃ من ثلاث خصال "ورحمۃ" اثنتان "واولئک ھم المھتدون" ثلاث ثم قال ابو عبداللہ علیہ السلام ھذا لمن اخذ اللہ منہ شیاً

میری بلاومصیبت پر صبر کرے اور میری نعمت کا شکر یہ ادا کرے جب وہ ایسا کرے گا تو اے محمدؐ! میں اس کا نام صدیقوں کی فہرست میں درج کرلوں گا۔

(۳) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ میں نے دنیا اپنے بندوں کو قرض کے طور پر دیدی ہے پس جو شخص (برضاورغبت خود) اس سے مجھے قرض دیتا ہے میں اسے ایک کے عوض دس سے لے کر سات سوگنا تک عطا کرتا ہوں بلکہ چاہوں تو اس سے زیادہ بھی دیتا ہوں اور جو شخص اپنی خوشی سے مجھے قرضہ نہیں دیتا اور میں اس سے زبردستی کوئی چیز لے لیتا ہوں تو بھی اس کے اجر کو رائیگاں نہیں کرتا بلکہ اسے ایسی تین چیزیں عطا کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے ایک چیز بھی اپنے فرشتوں کو دے دوں تو وہ اس پر مجھ سے راضی ہو جائیں اس پر (قناعت کر جائیں) پھر امام علیہ السلام نے (ان چیزوں کی وضاحت کرتے ہوئے) یہ آیت پڑھی جس میں خدا فرماتا ہے۔" یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ان پر اللہ کی طرف سے "صلوات" (مغفرت) نازل ہوتی ہے،

Scanned by CamScanner

فرمایاان تین چیزوں میں ایک یہ (صلوات) ہے۔" وَرَحْمَۃٌ اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ فرمایا یہ دوسری چیز ہے" والٓئک ھم المھتدون " اور وہ ہدایت یافتہ ہیں فرمایا یہ تیسری چیز ہے بعد ازاں امام نے فرمایا یہ اس شخص کا انعام وصلہ ہے جس سے خدا زبردستی کوئی چیز لے لیتا ہے۔

فـــرا...... وعن محمد بن یحییٰ

عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن علی بن الحکم عن علی بن الحسین بن الحسن قال سمعت جعفرا یقول جاء جبرائیل الی النبی فقال یامحمد ! ربک یقرئک السلام ویقول لک دار خلقی وعن عن احمد بن محمد عن محمد بن سنان عن ابن مسکان عن منصور الصیقل والمعلی بن خنیس قال سمعنا ابا عبدالله علیہ السلام یقول قال رسول اللہ قال اللہ تعالیٰ ماترددت فی شی انا فاعلہ کترددی فی موت عبدی

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب جبرائیل علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمدؐ ! آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میری مخلوق کے ساتھ رفق و مدارات سے پیش آؤ [1]

(۵) نیز انہی جناب سے مروی ہے

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ جو کام میں کرتا ہوں ان میں سے کسی کام میں مجھے کبھی ایسا تردد نہیں ہوا [2] جیسا کہ اپنے بندہ مومن کی موت کے وقت ہوتا ہے۔

---

[1] اسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است، با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

(احقر مترجم عفی عنہ)

[2] اپنے مقام پر اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ تردد اس شخص کو ہوتا ہے۔ جسے کسی کام کے انجام کا علم نہ ہو اور جو ذات علیم بذات الصدور ہو اور کائنات ماضیہ و آتیہ کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے موجود و مشہود ہو اس کیلئے تردد کا تصور کرنا ہی محال ہے لہٰذا اگر خدا کہیں یہ لفظ اپنے لیے استعمال کیا ہے تو مجازاً استعمال کیا ہے یعنی خدا اپنے بندہ مومن کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے جیسے وہ شخص کرتا ہے جسے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہوتا ہے۔ فلا تغفل (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

المومن انی لاحب لقاله وهویکره الموت فاصرفه عنه وانه لید عونی فاجیبه وانه یسئلنی فاعطیه ولولم یکن فی الدنیا الاواحد من عبیدی مومن لا استغنیت به عن جمیع خلقی ولجعلت له من ایمانه انسالا یسترحشن الماالیٰ احد وعنه عن ربیه عن النوفلی عن السکونی عن ابی عبدالله علیه السلام. قال قال رسول اللهؐ یعذب الله اللنسان عذابالایعذب به شیا من الجوارح فیقول ای رب عذبتنی عذابا لم تعذب به شیئا فیقول الله خرجت منک کلمة فبلغت مثارق الارض ومغاربها فسفک بهاالدم الحرام وانتهب المال الحرام وانتهک بها الفرج الحرام و عزتی لا عذبنک عذابا لا اعذب به شیاء من جوارحه ...... وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد عن عبدالله بن القاسم عن ابی حمزة عن ابی جعفر علیة السلام

میں اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور وہ موت کو (جو کہ ملاقات کا ذریعہ ہے) ناپسند کرتا ہے۔ (لہٰذا میں اس کی پسند کو مقدم کرتے ہوئے) موت کو اس سے پھیر دیتا ہوں وہ مجھ سے دعا کرتا ہے میں اسے قبول کرتا ہوں وہ مجھ سے سوال کرتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں اگر تمام روئے زمین پر میرا صرف ایک بندہ مومن ہوتا تو بھی میں اس کی وجہ سے ساری مخلوق سے بے نیاز ہوتا اور اس کے ایمان کو اس کا ایسا مونس قرار دیتا کہ وہ کسی کے پاس اپنی وحشت وتنہائی کا شکوہ نہ کرتا۔

(۶) نیز انہی حضرت سے مروی ہے:

فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (کہ قیامت کے دن) خدا زبان کو ایسا سخت عذاب کرے گا کہ دوسرے تمام اعضاء وجوارح میں سے کسی عضو کو ایسا عذاب نہیں کرے گا۔ زبان عرض کرے گی بارالہا! تو نے مجھے ایسا سخت عذاب کیوں کیا ہے جیسا کہ کسی اور عضو کو نہیں کیا؟ خدا فرمائے گا کہ تجھ سے ایک ایسا کلمہ نکلا تھا جو زمین کے مشرق ومغرب تک پہنچا تھا۔ جس کی وجہ سے خون ناحق بہایا گیا مال حرام لوٹا گیا اور حرام کاری کی گئی اس لیے مجھے

Scanned by CamScanner

اپنی عزت وجلال کی قسم میں (آج) تیرے جرم کی سنگینی کی وجہ سے تجھے ایسا عذاب کروں گا کہ ایسا عذاب دوسرے کسی عضو کو نہیں کروں گا۔

قال قال رسول اللہؐ قال اللہ عزو جل و عزتی و جلالی و کبریائی و نوری و علوی وارتفاع مکانی لا یوثر عبد ھواہ علی ھوائی الاشتّت علیہ امرہ وبست دنیاہ علیہ و شغلت قلبہ بھا ولم آتہ منھا الاماقدرتہ لہ و عزتی و جلالی و عظمتی و نوری وعلوی وارتفاع مکانی لا یوثر عبد ھوائی علی ھواہ الااستحفظتہ ملائکتی و کفلت السموات والارضین رزقہ و کنت لہ من وراء تجارۃ کل تاجرواتتہ الدنیا وھی راغمۃ وعن ابی علی الاشاعری عن محمد بن عبدالجبار عن ابن فضال عن ثعلبۃ بن میمون عن حماد بن بشیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہؐ قال اللہ تعالیٰ من اھان لی ولیا فقدارصد صدلمحاربتی وعنہ

(۷) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی ذات وجلال اور اپنی کبریائی و بڑائی، اپنے نور اور شان ورفعت مکان کی قسم کہ کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر مقدم نہیں کرتا مگر یہ کہ میں اس کے معاملہ کو پراگندہ کر دیتا ہوں اور اس کی دنیا کو اس پر خلط ملط کر دیتا ہوں اور اس کے دل و دماغ کو دنیا میں مشغول کر دیتا ہوں اور پھر اسے دیتا اتنی ہی ہوں جتنی کہ اس کے لیے مقدر کی ہے اور مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنی عظمت ونور اور بلندی شان ورفعت مکان کی قسم کہ کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر مقدم نہیں کرتا مگر یہ کہ میں اپنے ملائکہ سے اس کی حفاظت کراتا ہوں اور آسمانوں وزمینوں کو اس کی روزی کا کفیل بناتا ہوں اور میں ہر تاجر کی تجارت کے پیچھے اس کا معین و مددگار ہوتا ہوں اور دنیا ذلیل وخوار ہوکر اس کے پاس آتی ہے۔

(۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

Scanned by CamScanner

وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی (دوست) کی توہین کرتا ہے اس نے گویا مجھ سے جنگ کرنے کی مکمل تیاری کر لی ہے (۹)

عن ابن عبدالجبار وعن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ جمیعا عن ابن فضال عن علی بن عقبة عن حماد بن بشیر قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول قال رسول اللهؐ قال الله جل جلاله من اهان لی ولیا فقدارصد المحاربتی و ماتقرب الی عبدی بشی احب الی مما افترضته علیه وانه لیتقرب الی بالنافلة حتی احبه فاذا اجبته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به

انہی جناب سے مروی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی دوست کی اہانت کرتا ہے وہ گویا مجھ سے لڑنے کے لیے کمین گاہ میں بیٹھا ہے واجبات کی ادائیگی سے بڑھ کر میرا تقرب حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے ایک شخص مسلسل نوافل کی بجا آوری کے ذریعہ سے میرا تقرب حاصل کرتا ہے اور یہاں تک میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا وہ کان[1] بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی وہ آنکھ بن بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے......

[1] اس قسم کی احادیث کے ساتھ ہمیشہ صوفیہ اپنے عقائد باطلہ ''اتحاد'' وحلول اور ہمہ اوست پر استدلال کیا کرتے ہیں اور یہ سب کچھ ان احادیث کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ مولف علام نے صوفیہ کی رد میں ایک بہترین کتاب بنام ''الاثنا عشریہ'' لکھی ہے جو حال میں ایران سے شائع ہوئی ہے انہوں نے اس کے صفحہ نمبر ۷۹/۸۰ پر اس حدیث کے پانچ صحیح محامل ومعانی بیان کئے ہیں۔ جن کے بعد یہ حدیث بالکل بے غبار ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہیں (۱) جب بندہ اس طرح اپنے خالق ومالک کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حال پر اس طرح نظر عنایت کرتا ہے کہ وہ کوئی کام اللہ کی مرضی ومنشاء کے خلاف نہیں کرتا وہ دیکھتا ادھر ہے جدھر خدا کی رضا ہوتی ہے سنتا وہ بات ہے جو منشاء خدا کے مطابق ہوتی ہے اور منہ سے بولتا وہ کچھ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے اور یہ معنی عرف عام میں متعارف ہیں (۲) جب بندہ اس طرح میری اطاعت کرتا ہے تو میں اس کا اس طرح حامی ومددگار اور موید ومعاون بن جاتا ہوں جس طرح اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اس کے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ یہ مفہوم بھی

ولسانه الذی . ینطق به ویده الذی یبطش بها ان دعانی اجبته وان سئلنی اعطیته وماترددت فی شی انا علہ کترددی فی موت المومن یکره الموت واکره مسائته ورواه البرقی عن عبدالرحمٰن بن حماده عن حنان بن سدید عن ابی عبدالله علیه السلام مثله. وعن عدة من اصحابنا عن سهل بن زیاده عن ابن محبوب عن هشام بن سالم عن المعلی بن خنیس عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله عزو جل قدنا بذنی من اذل عبدی المومن وعنهم عن احمد بن محمد بن خالد عن اسمٰعیل بن مهران عن سعید القماط عن ابان بن تعلب عن ابی جعفر علیه السلام قال لما اسری! بالنبیؐ قال یا رب ما حال المومن عندک؟ قال یا محمدؐ!

اس کی وہ زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے پس اگر وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو لبیک کہتا ہوں۔

اور اگر مجھ سے سوال کرتا ہے تو اسے عطا کرتا ہوں اور میں نے کبھی کسی کام میں ایسا تردد نہیں کیا جیسا کہ مؤمن کی موت کے وقت کرتا ہوں وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناخوشی کو ناپسند کرتا ہوں۔

بالکل واضح ہے (۳) جب بندہ میری اس طرح فرمان برداری کرتا ہے تو میں بمنزلہ اس کے سمع و بصر وغیرہ کے ہو جاتا ہوں یعنی وہ اپنے ان اعضاء سے مدد نہیں لیتا بلکہ ہر معاملہ میں مجھ سے استمداد کرتا ہے جیسا کہ "ان دعانی اجبته" اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ اگر مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں (۴) جس طرح اس کے ہاتھ پاؤں، سمع و بصر وغیرہ اعضاء اس کے قریب ہیں میں مجازی طور پر (علم و احاطہ کے اعتبار سے) اس کے اس قدر قریب ہوتا ہوں جتنے یہ اعضا اس لیے جب مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو اسے عطا کرتا ہوں یہ مفہوم بھی بالکل درست ہے اور قابل قدر ہے۔

مخفی نہ رہے کہ اس حدیث کے آخر میں نیز دوسری متعدد حدیثوں میں مومن کی موت کے وقت خدا کے جس تردد کا تذکرہ موجود ہے یہ سب من باب المجاز ہے کہ خدا اپنے بندہ مومن کے ساتھ وہ سلوک کرتا ہے جسے بحسب ظاہر اس کے تردد سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ورنہ درحقیقت خدا کے لیے تردد محال ہے کیونکہ تردد اس شخص کو ہوتا ہے جس کو کسی کام کے انجام کا علم نہ ہو لیکن جو ذات بکل شی علیم و خبیر ہو اور عالم الغیب والشہادہ ہو اس کے متعلق تردد کا تصور نہیں کیا جا سکتا (منہ عفی عنہ)

(۱۰) نیز انہی جناب سے مروی ہے۔ فرمایا جناب حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدائے قدوس فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی بندہ مومن کو ذلیل کرتا ہے وہ میرے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔

(۱۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شب معراج حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ خداوند کریم میں عرض کیا بارالہا! بندہ مومن کا تیری بارگاہ میں کیا حال ہے؟ فرمایا یا محمدؐ!

عن اهان لي وليا فقد بارزني بالمحاربة وانا اسرع شيء الى نصرة اوليائي وماترددت في شيء انا فاعله كترددي عن وفاة المؤمن يكره الموت واكره مساء ته وان من عبادي المؤمنين من لايصلحه الا الغنى ولو صرفته الى غير ذلك لهلك وان من عبادي المؤمنين من لايصلحه الاالفقر ولو صرفته الى غير ذلك لهلك وما يتقرب الىّ عبد من عبادي بشيء احب الى مما افترضه عليه وانه ليتقرب الى بالنوافل حتى احبه فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ولسانه الذي ينطق به ويده التي يبطش بها ان دعاني اجبته وان سالني اعطيته...... وعن علي ابراهيم عن محمد بن عيسىٰ عن يونس عن ابن مسكان عن المعلى بن خنيس عن ابي عبدالله عليه السلام قال قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالىٰ من استذل عبدي المؤمن فقد بارزني بالمحاربة

جو شخص میرے کسی دوست کی توہین کرتا ہے وہ مجھ سے اعلان جنگ کرتا ہے اور میں اپنے دوستوں کی نصرت و مدد کرنے کی طرف ہر چیز سے زیادہ جلدی کرتا ہوں اور جو کام میں کرتا ہوں ان میں سے کسی کام میں مجھے کبھی ایسا تردد نہیں ہوا جیسا کہ بندۂ مومن کی وفات کے وقت ہوتا ہے کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناخوشی کو ناپسند کرتا ہوں پھر فرمایا میرے کچھ مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح صرف تونگری سے ہوتی ہے اگر میں ان کو اس سے پھیر دوں (فقیر بنا دوں تو) وہ ہلاک ہو جائیں اور کچھ مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کی اصلاح صرف فقر و فاقہ سے ہو سکتی ہے اور اگر ان کو اس سے پھیر دوں (مالدار بنا دوں) تو

Scanned by CamScanner

وہ ہلاک ہو جائیں میرا کوئی بندہ واجبات کی ادائیگی سے بہتر کسی چیز سے میرا تقرب حاصل نہیں کرسکتا اور وہ نوافل کے ذریعہ سے برابر میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کی وہ زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ جب مجھے پکارتا ہے تو میں لبیک کہتا ہوں اور جب مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں۔

(۱۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی بندۂ مومن کو ذلیل کرتا ہے وہ میرے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔

وماترددت فی شیء انا فاعله كترددی فی وفاة المؤمن انی لاحب لقائه فیكره الموت فاصرفه عنه وانه لیدعونی فی الامر فاستجیب له لما هو خیر له...... وعن محمد بن یحیٰ عن احمد بن محمد عن محمد بن سنان عن اسماعیل بن جابر عن یونس بن ظبیان عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال الله ان الله تعالیٰ یقول ویل للذین یحتلون الدنیا بالدین وویل للذین یقتلون الذین یامرون بالقسط من الناس ویل للذین یسیر فیهم المومن بالتقیة ابی یفترون ام علی یجترون فبی حلفت لاتیحن لهم فتنة تترک الحلیم حیرانا ...... وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خاکدعن علی بن الحكم عن ابان الاحمر عن حمزه بن الطیار عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال لی اكتب فاملیٰ علی ان من قولنا

اور میں نے کسی کام میں ایسا تردد نہیں کیا جیسا بندہ مومن کی موت کے وقت کرتا ہوں میں اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور وہ موت کو (جو ذریعہ ملاقات ہے) ناپسند کرتا ہے پس میں موت کو اس سے پھیر دیتا ہوں وہ مجھ سے کسی معاملہ میں دعا کرتا ہے اور میں اس کی دعا اس طرح قبول کرتا ہوں جس میں اس کی بہتری ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

(۱۲) انہی جناب سے مروی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے افسوس ہے ان لوگوں کے لیے جو دین کو دنیا کمانے کا آلہ بناتے ہیں اور افسوس ہے ان لوگوں کے لیے جو عدل و انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرتے ہیں اور افسوس ہے ان لوگوں کے لیے جن میں رہ کر بندہ مومن تقیہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ آیا میری وجہ سے دھوکہ کھاتے ہیں؟ یا مجھ پر جرأت و جسارت کرتے ہیں مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان کو ایسی (آزمائش میں ڈالوں گا کہ جو عقلمند آدمی کو بھی حیران و سرگرداں کر دے گی؟

(۱۳) حمزہ بن طیار بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے لکھوایا کہ ہم اہل بیت کا یہ نظریہ ہے کہ

ان الله يحتج على العباد بما اتاهم و عرفهم ثم ارسل اليهم رسولا وانزل عليه الكتاب فامر فيه ونهى امر بالصلوة والصوم فنام رسول اللهؐ عن الصلوة فقال انا اينمك وانا اوقظك فاذا قمت فصل ليعلموا اذا اصابهم ذلك كيف يصنعون ليس كما يقولون اذا نام عنها هلك وكذلك انصيام انا امرضك وانا اصحك فاذا شفيتك فاقضه...... الحديث...... واعنهم عن سهل بن زياد عن جعفر بن محمد الاشعرى عن ابن القداح عن ابى عبدالله

خداوند عالم لوگوں پر اپنے عطا کردہ علم و عقل و معرفت کے مطابق احتجاج کرتا ہے پھر خداوند قدوس نے ان کی طرف ایک عظیم رسول بھیجا اور اس پر ایک کتاب (قرآن) نازل کی اور اس میں امر اور نہی کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے سو گئے[1] خداوند قدوس نے فرمایا میں ہی سلاتا ہوں اور

---

[1] اس بات پر علماء امامیہ کا اتفاق ہے کہ نبی و امام کو شیطانی سہو و نسیان نہیں ہوتا مگر اس بات میں محدثین اور متکلمین کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا کسی خاص مصلحت کے تحت وقتی طور پر سہو و نسیان اور وہ بھی منجانب اللہ...... جائز ہے یا نہ؟ چنانچہ اکثر محدثین اس کی صحت اور جواز کے قائل ہیں جب کہ اکثر بلکہ تمام متکلمین اس کو بھی غلط اور ناجائز قرار دیتے ہیں ہر گروہ کے پاس اپنے اپنے موقف پر عقلی و نقلی دلائل موجود ہیں۔ ولیس ههنا محل النقض والابرام والله اعلم وهو المستعان (منہ عفی عنہ)

میں ہی جگاتا ہوں جب جاگو تو نماز پڑھ لو تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جب ان کو ایسا واقعہ پیش آئے تو ان کو کیا کرنا چاہیے؟ ایسا نہیں ہے جیسا کہ عام لوگ گمان کرتے ہیں کہ جو شخص نماز سے سو جائے وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور یہی معاملہ روزہ کا ہے کہ میں ہی بیمار کرتا ہوں اور میں ہی شفا دیتا ہوں پس جب میں تمہیں شفا دوں تو روزہ کی قضا کر لینا۔

(۱۴) انہی جناب سے مروی ہے۔

عليه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالىٰ وعزتي وجلالي لا اخرج عبدًا من عبادي من الدنيا وانا اريدان ارحمه حتي استوفي منه كل خطيئة. عملها اما بقسمٍ في الجد واما بخوف في دنياه فان بقيت عليه بقية شددت عليه الموت وعزتي وجلالي لااخرج عبدامن الدنيا وانا اريدان اعذبه حتي اوفيه كل حسنة عملها اما بسعة في رزقه واما بصحة في جسمه واما بامن في دنياه فان بقيت له هونت عليه بها الموت وعن محمد بن يحيىٰ عن احمد بن محمد عن علي بن الحكيم عن معاوية عن وهب عن ابي عبدالله عليه السلام قال قال رسول اللهؐقال الله تعالىٰ مامن عبداريدان ادخله الجنة الا! ابتليته في جسده فان كان ذلك كفارة لذنوبه والاشددت عليه موته حتي ياتي ولاذنب له ومامن عبداريدان ادخله النار الاصحت له جسمه

فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ میں جس بندہ پر اپنا رحم وکرم کرنا چاہتا ہوں تو اسے اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھاتا جب تک دنیا میں اس کے تمام گناہوں کی تلافی نہیں کر لیتا۔ بدنی بیماری کے ساتھ یا دینوی خوف و ہراس کے ساتھ اور اگر اس کے باوجود کوئی گناہ باقی رہ جائے تو پھر موت (جانکنی) اس پر سخت کر دیتا ہوں تا کہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر مرے اور مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ میں جس بندے کو عذاب کرنا چاہتا ہوں تو اس وقت تک اسے دنیا سے نہیں اٹھاتا۔ جب تک اس کی ہر نیکی کا عوض اسے دنیا میں ادا نہیں کر دیتا جو اس نے کی ہوتی

Scanned by CamScanner

ہے رزق میں وسعت دے کر یا جسمانی صحت دے کر یا دینوی امن و امان دے کر اور اگر اس کے بعد بھی اس کی کوئی نیکی باقی رہ جائے تو موت کو اس پر آساں کر دیتا ہوں (تا کہ جب موت کی آغوش میں جائے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو) (۱۵) انہی جناب سے اس مضمون کی ایک اور روایت مروی ہے فرماتے ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں جب کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہوں اگر اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جائے تو فبہا ورنہ موت کو اس پر سخت کر دیتا ہوں تا کہ جب میری بارگاہ میں آئے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو اور جب کسی بندے کو جہنم میں داخل کرنے کا ارادہ کرتا ہوں (اور ظاہر ہے کہ خدا کا کسی بندے کو جنت یا جہنم میں داخل کرنے کا ارادہ اس بندے کی اپنی نیکی یا برائی کا ہی نتیجہ ہوتا ہے) تو اس کے جسم کو تندرست قرار دیتا ہوں۔

فان کان ذلک تما مالطلبته عندی والا آمنت خوفه من سلطانه فان کان ذلک تماما لطلبته عندی والا وسعت علیه فی رزقه فان کان ذلک تماما لطلبته عندی والا هونت علیه موته حتی یأ یتنی ولا حسنة له ثم ادخله النار

...... وعن علی بن ابراهیم عن ابیه عن ابن ابی عمر عن عمر بن اذینة عن ابی عبدالله علیه السلام وذکر حدیثا طویلا اذکر منه موضع الحاجة اغنی ماتضمن کلاماقد سیا. قال ان اللّٰه عزوجل لما عرج برسول اللّٰهؐ اوحی الله الیه یا محمد! ادن من صاد فاغسل مساجدک وطهر هاوصل لربک فدنامن صاد وهو ماء یسیل من ساق العرش الایمن ثم اوحی الله الیه ان اغسل وجهک فانک تنظر الی عظمتی ثم اغسل ذراعیک الیمنی والیسری فانک تلقی بیدیک کلامی ثم امسح رأسک بفضل

اگر اس سے مطلب برآری ہو جائے (اس کی اچھائیوں کا عوض اسے مل جائے تو فبہا) ورنہ بادشاہ وقت سے اس کے خوف کو متبادل بہ امن کر دیتا ہوں اور اگر اس سے اس کا مطالبہ پورا ہو

جائے (جو اسے نیکی کی وجہ سے مجھ سے ہے) تو فبہا ورنہ اس کے رزق میں وسعت دے دیتا ہوں اور اگر اس سے اس کا مطالبہ پورا ہو جائے تو فبہا ورنہ اس پر موت کو آسان کر دیتا ہوں تا کہ جب میری سرکار میں آئے تو اس کے دامن میں کوئی نیکی نہ ہوتا کہ اسے جہنم میں داخل کر سکوں۔ (۱۶) ابن اذینہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے معراج کے متعلق ایک طویل حدیث نقل کی ہے اس میں سے صرف وہ حصہ جو حدیث قدسی پر مشتمل ہے یہاں نقل کیا جاتا ہے جب خداوند عالم نے جناب رسولؐ خدا کو معراج کرائی تو شب معراج آنحضرت کو وحی فرمائی یا محمد! ''صاد'' نامی چشمہ کے قریب جاؤ اور اپنے اعضائے سجدہ کو دھوؤ اور ان کی تطہیر کرو اور اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھو چنانچہ آنحضرتؐ ''صاد'' کے قریب گئے جو ایک خاص پانی ہے جو عرش الٰہی کی دائیں ساق سے بہتا ہے پھر خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اس سے اپنے منہ کو دھوؤ کیونکہ تم نے میری عظمت وجلالت کو دیکھنا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوؤ کیونکہ تم نے ان سے میرے کلام (قرآن کو) کو پکڑنا ہے اور پھر ہاتھوں کی باقیماندہ تری سے سر اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کرو

مابقی فی یدک من الماء ورجلیک الی کعبیک فانی ابارک علیک واوطیک موطئا لم یطاه احد غیرک ثم اوحی الله الیه یا محمدً! استقبل الحجر الاسود فکبرنی علی عدد حجبی فمن اجل ذالک صار التکبیر سبعالان الحجب سبع ثم اوحی الیه سم باسمی ثم اوحی الیه ان احمد نی فلما قال الحمد للله رب العالمین " قال فی نفسه شکرا فاوحی الله الیه قطعت ذکری فسم باسمی ثم اوحی الله الیه یا محمد! اقرأ نسبة ربک قل هو الله احمد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد. ثم اوحی الله الیه ان ارکع یا محمدً! فرکع فاوحی الله الیه وهو راکع "قل سبحان ربی العظیم وبحمده" ففعل ذلک ثلاثا ثم اوحی الیه ان ارفع راسک یا محمدً! فقام منتصبا فاوحی الله الیه ان اسجد لربک یا محمدً! فخر ساجدا فاوحی الله

Scanned by CamScanner

الیہ قل "سبحان ربی الاعلیٰ بحمدہ" ففعل ذلک ثلاثاثم اوحی اللہ الیہ استو
کہ میں تمہیں برکت دوں گا اور تمہیں اس مقام پر پہنچاؤں گا جہاں تمہارے سوا کسی اور نے
قدم نہ رکھا ہوگا پھر خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی کہ حجرا سود کی طرف منہ
کر کے میرے حجابوں کی تعداد کے مطابق تکبیر کہو۔ اسی وجہ سے (نماز کی ابتداء میں) سات
تکبیریں (مستحب) ہیں۔ کیونکہ حجابوں کی تعداد سات ہے پھر وحی فرمائی کہ اب میرا نام لو
(بسم اللہ پڑھو) پھر وحی فرمائی۔ کہ اب میری حمد کرو (سورہ الحمد پڑھو) چنانچہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ رب العالمین پڑھا اور دل میں خدا کا شکرادا کیا۔ تو خدا نے وحی
فرمائی کہ تم نے میرے ذکر کو قطع کر دیا ہے۔ اس لیے پھر میرا نام لو (دوبارہ بسم اللہ پڑھو) پھر وحی
فرمائی کہ یا محمدؐ! اب اپنے پروردگار کی نسبت (نسب نامہ) پڑھو۔ یعنی سورہ قل ھو اللہ احد
پڑھو۔ پھر وحی فرمائی یا محمدؐ! اب رکوع کرو چنانچہ آنجنابؐ نے رکوع کیا پھر وحی فرمائی کہ اس میں
یہ ذکر کرو۔ ''سبحان ربی العظیم وبحمدہ'' چنانچہ آپؐ نے تین بار یہ ذکر کیا۔ پھر وحی
فرمائی کہ اب سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

جالسا یا محمدؐ! فلما رفع راسہ نظر الی عظمۃ تجلت لہ فخر ساجد امن تلقاء
نفسہ فاوحی اللہ الیہ انتصب قائما ثم اوحی اللہ الیہ اقرأ یا محمدؐ! ماقرات
اولا ثم اوحی اللہ الیہ اقرأ انا انزلناہ فانھا نسبتک ونسبۃ اھلبیتک الی یوم
القیمۃ وفعل فی الرکوع و السجود کما فعل فی المرۃ الاولیٰ ثم اوحی اللہ
الیہ یا محمدؐ! ارفع راسک ثبتلک ربک فلما ذھب لیقوم قیل، یامحمدؐ!
اجلس فجلس فاوحی اللہ الیہ یا محمد اذّماانعمت بہ علیک وسم باسمی
فالھم ان قال "بسم اللہ وباللہ ولا الہ الااللہ والا سماء الحسنیٰ کلھارللہ" ثم
اوحی اللہ الیہ یا محمدؐ! صل علی نفسک واھلبیتک ثم التفت فاذالصفوف
من الملائکۃ والمرسلین والنبین فقیل یا محمدؐ! سلم علیھم فقال السلام
علیکم

Scanned by CamScanner

چنانچہ آپ سیدھے کھڑے ہو گئے تب پھر وحی فرمائی کہ اب اپنے پروردگار کے لیے سجدہ میں جھک جاؤ چنانچہ آپ سجدہ میں گر گئے پھر وحی فرمائی کہ اب بیٹھ جاؤ چنانچہ آپ نے جب سجدہ سے سر بلند کیا تو عظمت پروردگار کی تجلی دیکھی اور خود دوبارہ سجدہ میں گر گئے پھر خدا نے وحی فرمائی کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور (دوسری رکعت میں) وہ کچھ پڑھو جو پہلی رکعت میں پڑھا ہے۔ (الحمد پڑھنے کے بعد وحی فرمائی۔ کہ اب انا انزلنا پڑھو جو قیامت تک تمہاری اور تمہاری اہل بیت کی نسبت ہے بعد ازاں حسب سابق رکوع و سجود بجالائے۔ پھر خدا نے وحی فرمائی کہ یا محمدؐ! سر بلند کرو خدا تمہیں ثابت قدمی نصیب کرے آپ نے چاہا کہ کھڑے ہوں تو آپ سے کہا گیا کہ بیٹھ جاؤ چنانچہ آپ (تشہد کے لیے) بیٹھ گئے پھر وحی فرمائی کہ یا محمدؐ! میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میرا نام لو اس وقت آپ کو یہ جملے القا ہوئے اور کہا بسم الله و با لله و لا اله الا الله و الاسماء الحسنى كلها لله ۔ پھر وحی فرمائی یا محمدؐ! اپنے اوپر اور اپنی اہل بیت پر درود و سلام پڑھو پھر آپ متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ فرشتوں، نبیوں اور رسولوں کی کئی صفیں موجود ہیں اس وقت ان سے کہا گیا یا محمدؐ! ان پر سلام کرو چنانچہ آپ نے کہا السلام علیکم

ورحمة الله و بر كاته " فاوحى الله اليه انا السلام والتحية والرحمة والبركات انت وذريتک ثم اوحى الله اليه ان لا يلتفت يسارا ورواه الصدوق في العلل عن ابيه و محمد بن الحسن عن سعد عن محمد بن الحسين بن ابى الخطاب ويعقوب بن يزيه و محمد بن عيسىٰ عن عبدالله بن جبلة جميعا عن الصباح المرى وسدير الصيرفى و محمد بن نعمان الاحول وعمربن ذيتة عن ابى عبدالله عليه السلام و ذكر الحديث بطوله...... عن الحسين بن محمد الاشعرى عن معلى بن محمد عن احمد بن محمد ابى نصر عن الحسين بن محمد الهاشمى قال حدثنى ابى عن احمد بن محمد بن عيسىٰ خال حدثنى جعفر بن محمد عن ابيه عن آبائه عن امير المومنين عليه اسلام قال قال رسول اللهؐ يقول الله تعالىٰ ان نازعک بصرک

ورحمۃ اللہ و برکاتہ خدا نے وحی فرمائی کہ ''سلام'' میں ہوں اور رحمت و برکت آپ اور آپ کی ذریت ہے پھر وحی فرمائی کہ بائیں طرف متوجہ نہ ہوں۔

(۱۷) حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ (اے انسان) اگر تیری آنکھ بعض ان چیزوں پر نظر کرنے میں تجھ سے تنازعہ کرے جن کو میں نے حرام قرار دیا ہے تو میں نے اس کے برخلاف دو چھپروں سے تیری مدد کی ہے لہٰذا ان کو ایک دوسرے پر ڈال دے (آنکھ بند کر لے) اور ادھر نگاہ نہ کر اور اگر تیری زبان بعض ان چیزوں کے متعلق لب کشائی کے بارے میں تجھ سے تنازعہ کرے۔

الی بعض ما حرمت علیک فقد اعنتک علیه بطبقین فاطبق و لا تتکلم وان نازعک فرجک الی بعض ماحرمت علیک فقداعنتک بطبقین و لا تات حراما وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن سیف بن عمیرة عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول اللهؐ من زارا خاه فی بیته قال الله تعالیٰ له انت ضیفی وزائری علی قراک و قداوجبت لک الجنة بحبک اياه...... وعنهم عن احمد بن ابن فضال عن علی بن عقبة عن یزیدبن معاوته العجلی عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم . قال الله تعالیٰ اذا اردت ان اجمع للمسلم خیر الدنیا و خیر الاخرة جعلت له قلبا خاشعا ولسانا ذاکراً وجسدا علی البلاء صابراً وزوجة مؤمنةً تسره

جو میں نے تجھ پر حرام قرار دی ہیں تو میں نے اس کے خلاف دو (ہونٹوں) سے تیری مدد کی ہے ان کو ایک دوسرے پر ڈال دے (منہ بند کر لے) اور کلام نہ کر اور اگر تیری شرمگاہ بعض ان چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑا کرے جن کو میں نے حرام قرار دیا ہے تو میں نے اس کے برخلاف دو رانوں سے تیری اعانت کی ہے ان کو ایک دوسرے پر ڈال دے اور فعل حرام کا

Scanned by CamScanner

ارتکاب نہ کر۔

(۱۸) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے (دینی) بھائی سے اس کے گھر جا کر ملاقات کرے تو خدا اس سے فرماتا ہے کہ تو میرا مہمان اور زائر ہے تیری مہمان نوازی میرے ذمہ ہے (اس لیے بطور مہمان نوازی) اس دینی بھائی کی محبت کی وجہ سے میں تجھ پر جنت واجب قرار دیتا ہوں۔

(۱۹) نیز انہی جناب سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ جب میں کسی بندہ مسلمان کے لیے دین و دنیا کی خیر و خوبی کو جمع کرنا چاہتا ہوں تو اسے دل ڈرنے والا، زبان ذکر کرنے والی، جسم بلا و مصیبت پر صبر کرنے والا اور ایسی باایمان زوجہ عطا کرتا ہوں کہ جب وہ اس کی طرف نگاہ کرتا ہے تو وہ اسے خوش کرتی ہے۔

اذا نظر اليها و تحفظه اذا غاب عنها في نفسها وماله. وعنهم عن احمد بن محمد بن خالد عن بعض اصحابه عن علي بن اسباط عن عمه يعقوب بن سالم رفعه الى امير المومنين عليه السلام قال قال رسول اللهؐ ليكن اول ماتاكله النفساء الرطب فان الله تعالىٰ قال لمريم وهزى اليک بجزع النخلة. تساقط عليک رطبا جنيا قيل يا رسول الله! فان لم تكن ايام الرطب قال فسبع تمرات من تمر المدينة فان لم يكن فسبع تمرات من تمر امصاركم فان الله تعالىٰ يقول وعزتي وجلالي وارتفاع مكاني لا تاكل نفساء يوم تلد الرطب فيكون غلاما الا كان حليما وان كانت جارية كانت حليمة واورده البرقي في المحاسن بالاسناد المذكور وعن محمد بن يحيىٰ عن احمد بن محمد عن ابن ابي نصر عن الحسين بن و خالد و عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن

اور جب کہیں باہر چلا جائے تو وہ اس کے مال کی اور اپنی آبرو کی حفاظت کرتی ہے۔

(۲۰) جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نفساء (جس عورت کے ہاں تازہ ولادت ہوئی ہو) کو

چاہیے کہ سب سے پہلے تازہ خرما کھائے کیونکہ خداوند قدوس نے جناب مریمؑ سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت) فرمایا تھا درخت خرما کی شاخ کو اپنی طرف ہلائیں وہ ان کے لیے تر و تازہ خرما گرائے گی عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! اگر تازہ خرموں کا موسم نہ ہو تو؟ فرمایا مدینہ کی کھجوروں کے سات دانے کھائے اور اگر وہ بھی میسر نہ ہوں تو پھر تمہارے اپنے شہروں کی کھجوروں کے سات دانے کھائے کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی اور بلندی مکان کی قسم کہ جو عورت بچہ کی ولادت کے وقت خرما کھائے گی اگر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ حلیم و بردبار اور عقلمند ہوگا اور اگر بچی ہوئی تو وہ بھی حلیم و بردبار اور عقل مند ہوگی۔

عمرو بن عثمان عن الخزاز عن رجل عن الحسین بن خالد عن ابی الحسن فی حدیث قال اوحی اللہ الی نبیہؐ ان سن مھور المومنات خمسماۃ درھم ففعل ذلک رسول اللہؐ. ورواہ البرقی عن ابی سمینۃ عن محمد بن اسلم عن الحسین بن خالد مثلہ ...... عن بعض اصحابنا قال الکلینی سقط عنی اسنادہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ لم یترک شیئا مما یحتاج الیہ الا اعلمہ نبیہؐ فکان من تعلیمہ ایاہ ان صعد المنبر.

(۲۱) حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی کہ مومنہ عورتوں کا حق مہر پانچ سو درہم مقرر کر دیجیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا[1]

---

[1] حق مہر سے مراد ہر وہ مال ہے جس کا ایک مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے مالک ہو سکتا ہے عین ہو یا دین یا منفعت جو زوجہ کو اس سے حاصل ہونے والے تمتعات کے معاوضہ یا شوہر کی کثرت ازدواج یا طلاق وہی سے پیدا شدہ نقصانات کی تلافی کی خاطر مردوں پر واجب قرار دیا گیا ہے اس کی کوئی شرعاً خاص مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ اس کا تعین عرف و عادت اور میاں بیوی کے حالات کے پیش نظر زوجین یا ان کے اولیاء کی صوابدید پر منحصر ہے ہاں البتہ افضل یہ ہے کہ مہر السنہ مقرر کیا جائے جس کی مقدار پانچ سو درہم ہے اور درہم کی مقدار ساڑھے تین ماشہ ہے اور چونکہ یہ قدیم زمانہ میں خالص چاندی کا ہوتا تھا اس طرح اس کی مجموعی مقدار ایک سو پینتالیس (جاری ہے)

Scanned by CamScanner

(۲۲) جناب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ خداوند عالم نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کی لوگوں کو ضرورت تھی مگر یہ کہ وہ اپنے پیغمبر کو بتا دی۔

فقال ایھاالناس ان جبرائیل اتانی عن اللطیف الخبیر فقال ان الایکاذ بمنزلة الشمر علی الشجر اذا ادرک ثمارھا فلم بجتن افسدته الشمس ونثرته الریاح فکذلک الابکار اذا ادرکن مایدرک النساء فلیس لھنن الاالبعول والالم یؤمن علیھن الفسادلا نھن بشر...... وعن علی بن ابراھیم عن ابیه عن حماد بن عیسیٰ عن ابراھیم بن عمر الیمانی عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول اللهؐ حدثنی جبرائیل ان الله عزوجل اھبط الی الارض ملکا فاقبل حتی وقف علی باب دار علیه رجل یستأذن فقال له الملک ماحاجتک؟ قال اخ لی مسلم زرته فی الله تعالیٰ فقال له الملک ماجاء بک الاذاک؟قال ماجاء بی الاذاک قال فانی رسول الله الیک وھویقرئک السلام ویقول اوجبت لک الجنت وقال الملک

اور منجملہ ان تعلیمات خداوندی کے ایک یہ بھی تھی کہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا اے لوگو میرے پاس خدائے لطیف و خبیر کی طرف سے جبرائیلؑ آئے ہیں اور کہا ہے کہ باکرہ لڑکیاں درخت پر پھل کی مانند ہیں کہ جب پک جائے اور اس کو چنا نہ جائے تو اسے سورج خراب کر دیتا ہے۔ اور ہوا اسے پراگندہ کر دیتی ہے اسی طرح باکرہ لڑکیاں جب جوان ہو جائیں تو ان کا علاج شادی ہے ورنہ ان کے بگڑنے کا سخت اندیشہ ہے کیونکہ وہ انسان ہیں (فرشتہ تو نہیں، جن میں جنسی خواہش نہ ہو)

(۲۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تولہ دس ماشہ بنتی ہے۔ جس کی ایک سیر تین پاؤ ایک چھٹانک اور دس ماشہ چاندی بنتی ہے۔ لہٰذا اس مقدار کی مروجہ قیمت کے مطابق حق مہر کی مقدار مقرر کرنا چاہیے۔ اسے ہی روایت میں "مہر السنۃ" اور "السنۃ المحمدیہ" کہا گیا ہے ازواج النبی کا حق مہر بھی یہی تھا اور جناب خاتون قیامت کا بھی یہی تھا واللہ الموفق۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

فرماتے ہیں کہ جبرائیلؑ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ خداوند عالم نے ایک فرشتہ زمین پر اتارا وہ ایک گھر کے دروازہ پر آ کر رکا دیکھا کہ وہاں ایک شخص کھڑا ہے جو اذن دخول طلب کر رہا ہے فرشتہ نے اس سے دریافت کیا کہ تیرا مقصد کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرا ایک مسلمان بھائی ہے میں صرف خدا کی خوشنودی کی خاطر اس کی ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ فرشتہ نے کہا کیا تمہیں صرف یہی چیز یہاں لائی ہے؟ کہا ہاں صرف یہی مقصد مجھے کشاں کشاں یہاں لایا ہے تب فرشتہ نے کہا میں تیری طرف خدا کا ایلچی ہوں۔ خدا تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے تیرے لیے جنت واجب قرار دے دی ہے۔ پھر اس فرشتہ نے کہا۔

ان اللہ تعالیٰ یقول ایما مسلم زار مسلما فلیس ایاہ زار ایای زار وثوابہ علی الجنۃ ورواہ الصدوق فی المجالس و ثواب الاعمال والبرقی فی المحاسن...... وعنہ عن ابیہ و محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد وعدۃ من اصحابنا عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن خالد بن جریر عن ابی الزبیع الشامی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہؐ اقسم ربی لایشرب عبدلی خمرا فی الدنیا الاسقیتہ مثل ماشرب منہا من الجحیم معذبا بعداو مغفورالہ ولا یسقیہا حق عبدلی صبیا صغیرا او مملو کا الااسقیتہ مثل ماشرب منہا من الجحیم یوم القیامۃ معذ با بعد اومغفور الہ.

وعنہ عن ابیہ عن ابن محبوب عن علی بن حمزۃ عن ابی بصیر عن عمر ان میثم او صالح بن میثم. عن ابیہ عن امیر المومنین علیہ السلام ان امراۃ

کہ خدا فرماتا ہے جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کرے وہ اس کی ملاقات نہیں کرتا بلکہ میں (خدا کی) زیارت کرتا ہے اور اس کا ثواب میرے ذمہ جنت ہے۔

(۴۴) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند قدوس نے قسم کھائی ہے کہ میرا کوئی بندہ دنیا میں شراب نہیں پیئے گا مگر یہ کہ میں اسے اتنی مقدار میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا۔ اس

Scanned by CamScanner

کے بعد خواہ اسے عذاب کروں یا معاف کروں اسی طرح کوئی شخص کسی بچے یا مملوک کو شراب نہیں پلائے گا مگر یہ کہ میں اسے اتنی مقدار میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا اس کے بعد خواہ اسے عذاب کروں اور خواہ معاف کر دوں۔

اقرت بالزنا اربع مرات فرفع يديه الى السماء وقال اللهم انه قد ثبت عليها اربع شهادات وانک قلت لنبيک فيما اخبرته به من دينک يا محمد من عطل حدامن حدودی فقد عاندنی و طلب بذلک مضادتی وذکر الحديث و عن عدة من اصحابنا عن احمد بن خالد عن خلف بن حماد عن ابی عبدالله عليه السلام نحوه ورواه البرقی عن ابيه عن علی بن ابی حمزة ببقيته السند الاول ورواه الشيخ فی التهذيب عن المفيد عن الصدوق عن ابيه عن سعد عن احمد بن محمد بن عيسیٰ عن ابی محبوب ببقيته السند الاول وباسناده السابق فی باب شعيب عن احمد بن محمد بن خالد بقيته السنه الثانی نحوه...... وعن علی عن ابيه عن ابن ابی عمير

(۲۵) جناب امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر چار بار زنا کرنے کا اقرار کیا۔ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہا۔ یا اللہ! اس کی زنا کاری چار شہادتوں سے ثابت ہوگئی ہے اور تو نے اپنے دین کے بارے میں جو باتیں اپنے نبی کو بتائی ہیں ان میں فرمایا ہے یا محمدؐ! جو شخص میری حدود میں سے کسی ایک حد کو معطل کرتا ہے وہ مجھ سے دشمنی کرتا ہے اور میرا مقابلہ کرتا ہے (اس لیے اب میرے لیے اس عورت پر حد جاری کرنا ناگزیر ہو گیا ہے)

عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله عليه السلام قال قال رسول اللهؐ ان الله يقول تذاکر العلم بين عبادی مما تحیٰ عليه القلوب الميتة اذا هم انتهوا فيه الی امری...... وعنه عن ابيه عن عبدالله بن المغيرة عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله عليه السلام قال قال رسول اللهؐ يقول الله تعالیٰ للملک الموکل

Scanned by CamScanner

بالمومن اذا مرض اكتب له مثل ما كنت تكتب له فی صحته فانی انا الذی حیرته فی حبالی...... وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول اللہؐ وذکر حدیثا وقال فیه فقال الله للملکین اکتبا لعبدی مثل ما کان یعمل من الخیر فی یومه ولیلته مادام فی حبالی فان علی ان اکتب له اجر ماکان یعمله اذ حبسته عنه...... وعن ابی

(۲۶) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کے درمیان علمی مذاکرہ کرنا ان چیزوں میں سے ہے کہ جن سے مردہ دل زندہ ہو جاتے ہیں بشرطیکہ اس مذاکرۂ علیہ (علم پڑھنے پڑھانے) میں یہ لوگ میرے حکم تک پہنچ کر رک جائیں (اور اپنے خیالات وقیاسات کے گھوڑے نہ دوڑائیں)

(۲۷) انہی حضرتؑ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندۂ مومن بیمار پڑ جاتا ہے (اور بیماری کی وجہ سے صحت والی حالت کی طرح عبادات واعمال نہیں بجالاسکتا۔) تو خداوند عالم اس فرشتہ سے فرماتا ہے جو (بندہ کی نیکیاں لکھنے پر) موکل و مامور ہے کہ جس طرح تو اس کی صحت وسلامتی کی حالت میں نیکیاں لکھتا تھا۔ اب بھی اسی طرح لکھ۔ کیونکہ (اس کم عملی میں بندہ کا کوئی قصور نہیں بلکہ) میں نے ہی اسے اپنی قید میں گرفتار کیا ہوا ہے۔

(۲۸) انہی حضرت سے دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ (جب بندہ مومن بیمار پڑ جاتا ہے تو) خداوند عالم دونوں فرشتوں (کراما کاتبین) سے فرماتا ہے کہ میرا بندہ جب تک میری قید و بند میں مبتلا ہے تم اس کے نامہ اعمال میں ان تمام اعمال خیر کا ثواب درج کرو جو وہ (اپنی صحت کے زمانہ میں) اپنے شب وروز میں بجالاتا تھا کیونکہ میں نے ہی اسے عمل سے روکا ہے اس لیے اس کا اجر وثواب میرے ذمہ لازم ہے۔

Scanned by CamScanner

علی الاشعری عن محمد بن سالم عن احمد بن النصر عن عمرو بن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله عزوجل من مرض ثلاثا فلم یشک الی عواده ابدلته لحما خیر امن لحمه و دما خیر امن دمه فان عافیته عافیته ولا ذنب له وان قبضته قبضته الیٰ رحمتی

وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد رفعه قال اتی جبرائیل الی النبیؐ فقال له ان ربک یقرئک السلام ویقول لک اذا اردت ان تعبدنی یوما ولیلة حق عبادتی فارفع یدیک و کل "اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمَدَ الاَّ مُنْتَهٰی لَهٗ دُوْنَ عِلْمِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لاَ اَمَرَلَهٗ دُوْنَ مَشِیَّکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدَ اَلاجْزَاءَ لَهٗ دُوْنَ رِضَاکَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّهٗ وَلَکَ

(۲۹) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ جو شخص تین دن تک بیمار ہو جائے اور اپنی عیادت و مزاج پرسی کرنے والوں سے (میرا) شکوہ وشکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کو اس سے بہتر گوشت کے ساتھ اس کے خون کو اس سے بہتر خون کے ساتھ تبدیل کر دیتا ہوں۔ اب اگر اسے صحت و عافیت عطا کرتا ہوں تو اس حالت میں کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اپنی رحمت و مغفرت کی طرف قبض کرتا ہوں۔

(۳۰) احمد بن محمد بن خالد مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ ایک بار جناب جبرائیلؑ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ کا پروردگار تحفہ درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ شب و روز میں میری اس طرح عبادت کرو جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے تو دونوں ہاتھ (بسوئے آسمان) بلند کر کے یہ دعا پڑھو۔

(جو متن کتاب میں مذکور ہے اور معارفِ توحید سے معمور ہے)

اَلْمَنُّ کُلُّهَا وَلَکَ الْفَخْرُ کُلُّهَا وَلَکَ النُّوْرُ کُلُّهَا وَلَکَ الْعِزَّةُ کُلُّهَا وَلَکَ

الْجَبَرُوْتُ كُلُّهَا وَلَكَ الْعَظَمَةُ كُلُّهَا وَلَكَ الدُّنْيَا كُلُّهَا وَلَكَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً اَبَداً اَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ جَلِيْلُ الثَّنَاءِ وَاسِعُ النَّعْمَاءِ عَدْلُ الْقَضَاءِ جَزِيْلُ الْعَطَاءِ حَسَنُ الْآلَاءِ لَا اِلٰهَ فِي الْاَرْضِ وَاِلٰهٌ فِي السَّمَاءِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ الشِّدَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَاقَةَ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةَ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْجِبَالِ وَالْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْاَرْضُ جَمِيْعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحَانَهُ وَ تعالىٰ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.

وَبِحَمْدِهِ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَقَدَّسْتَ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَقَهَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِارْتِفَاعِكَ وَ غَلَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعِلْمِكَ وَ بَعَثْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِيْنَ بِاِذْنِكَ وَاَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَصْرِكَ وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يُعْبَدُ غَيْرُكَ وَلَا يُسْئَلُ اِلَّا اِيَّاكَ وَلَا يُرْغَبُ اِلَّا اِلَيْكَ اَنْتَ مَوْضِعُ شَكْوَانَا وَمُنْتَهٰى رَغْبَتِنَا وَاِلٰهُنَا وَمَلِيْكُنَا" وعن الحسين بن محمد عن العلى بن محمد عن الحسن بن على الوشاء عن ابان بن عثمان عن الحرث البصرى قال سئالت اباجعفر عليه السلام عن قول الله تعالىٰ الذين بدلوا نعمهۃالله كفر اواحلوا قومهم دارا البوار "فقال ان الله خاطب نبيهؐ فقال يا محمدؐ ! انى فضلت قريشا على العرب واتممت عليهم نعمتى

(۳۳) حرث بصری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس

آیت کا مفہوم دریافت کیا جس میں خدا فرماتا ہے ان لوگوں نے اللہ تبارک تعالیٰ کی نعمت کو کفر میں بدل دیا ہے اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں داخل کیا۔" امام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے اپنے پیغمبر خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا یا محمدؐ! میں نے قریش کو تمام عرب پر فضیلت دی ہے اور ان پر اپنی نعمت کو تام و تمام کر دیا ہے۔

وبعثت اليهم رسولی فبدلوا نعمتی كفرا واحلوا قومهم دار البوار ورواه علی بن ابراهيم فی تفسيره محمد بن علی بن الحسين بن بابويه فی ثواب الاعمال عن ابيه عن سعد عن احمد البرقی عن محمد بن بكر عن زكريا بن محمد عن محمد بن عبدالعزيز عن محمد بن مسلم عن ابی عبدالله عليه السلام قال قال النبیؐ قال الله و تعرمن اذنب دنباوهويعلم ان لی ان اعذبه وان اعفوعنه عفوت عنه وفی المجالس قال حدثنا محمد بن موسیٰ بن المتوكل قال حدثنا علی بن ابراهيم بن هاشم قال حدثنا ابی عن الريان بن الصلت عن علی بن موسیٰ بن جعفر عن

اور ان کی طرف اپنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث کیا ہے مگر انہوں نے میری اس نعمت کو کفر و انکار کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر (جہنم) میں داخل کر دیا ہے۔

(۳۴) حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بروایت محمد بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند کریم فرماتا ہے اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے گناہ کرے کہ مجھے یہ اختیار ہے کہ چاہوں تو اسے عذاب کروں اور چاہوں تو اسے معاف کروں تو میں اسے معاف[1] ہی کر دیتا ہوں

[1] دوسرے آیات و روایات کی روشنی میں یہ روایت اپنے عموم پر باقی نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ بخشش گناہ کے شرائط میں سے (جن میں سے ایک توبہ بھی ہے) ایک بڑی شرط یہ ہے کہ گنہگار خدا کو قادر مطلق تسلیم کرتا ہو اور اگر اس کا یہ بدعقیدہ ہو کہ جف ، القلم بما كان و بما يكون" لہٰذا جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اس لیے گناہ کے اثر کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی تو ایسے بدعقیدہ آدمی کا گناہ خدا بھی معاف نہیں ..... کرے گا فتدبر جیسا کہ چند صفحوں کے بعد والی روایات سے یہ بات واضح ہے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

ابیہ عن ابائہ عن امیر المومنین علیہ السلام قال قال رسول اللہؐ قال اللہ تعالیٰ ما آمن بی من فسربرأیہ کلامی وماعرفنی من شبھنی بخلقی وما علی دینی من استعمل القیاس فی دینی ورواہ فی کتاب التوحید و فی کتاب عیون اخبار الرضا ایضا بھٰذا السند وقال حدثنا محمد بن ابراھیم بن اسحاق قال حدثنا احمد بن محمد الھمدانی قال حدثنا احمد بن صالح بن سعید التمیمی قال حدثنا ربی قال حدثنا احمد بن ھشام قال حدثنا منصور بن مجاھد عن الربیع بن بدرعن سواربن منیب عن وھب عن ابن عباس قال قال رسول اللہؐ ان للہ ملکا یسمی میخائیل یا خذ البرائت للمصلین من عندرب العالمین فاذا اصبح المومنون وتوضو اوصلوا صلوۃ الفجر اخذ لھم من اللہ برائۃً مکتوب فیھا انی انا اللہ الباقی عبیدی وامائی فی حذری

(۳۵) امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ پروردگار عالم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو میرے کلام کی تفسیر اپنی رائے سے کرتا ہے اور اس شخص نے مجھے نہیں پہچانا جو مجھے میری مخلوق سے تشبیہ دیتا ہے اور وہ شخص میرے دین پر نہیں ہے جو میرے دین میں قیاس کو داخل کرتا ہے۔

(۳۶) عبداللہ بن عباس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند عالم کا میخائل نامی ایک فرشتہ ہے جس کا کام یہ ہے کہ وہ پروردگار عالم سے نماز گذاروں کے لیے عذاب خدا سے نجات کے پروانے حاصل کرتا ہے چنانچہ صبح سویرے جب مومن اٹھتے ہیں اور وضو کر کے نماز صبح ادا کرتے ہیں تو وہ فرشتہ خدا سے ان کے لیے ایک پروانہ حاصل کرتا ہے جس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ میں باقی رہنے والا خدا ہوں اے میرے بندو اور میری کنیزو! میں نے تمہیں اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔

جعلتکم تحت کنفی صبر تکم وعزتی و جلالی و مغفور لکم ذنوبکم الی

الظهر" فاذا صلوا الظهر اخذ لهم من الله عزوجل البرائة الثانية مكتوب فيها "انا الله القادر عبيدی و امائی بدلت سئیا تکم حسنات وغفرت لکم السيئات وادخلتكم برضائی دارالجلال فاذا كان وقت العصر فقاموا وتوضوا وصلوا العصر اخذ لهم من الله البراته الثالثه مكتوب فيها انی انا الله الجليل جل ذکری وعظم سلطانی عبیدی و امائی حرمت ابدانكم على النار راسکنتکم مساكن الابرار و دفعت عنكم برحمتی شرالاشرار فاذا كان وقت المغرب فقاموا وتوضوا وصلوا المغرب اخذلهم عن الله البرأته الرابعة مكتوب فيها انی انا الله الجبار الكبير المتعال عبیدی و امائی صعدملائکتی من عندکم بالرضا الّی علی ان ارضيكم واعطيكم يوم القيامة منيتكم "فاذا كان وقت العشاء فقاموا وتوضوا وصلواالعشاء

مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تمہیں بے یارو مددگار نہیں چھوڑوں گا اور ظہر تک تمہارے گناہ معاف ہیں پھر جب اہل ایمان نماز ظہر ادا کرتے ہیں تو پھر ان کے لیے خدا سے دوسرا پروانہ حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے کہ میں قادر وتوانا خدا ہوں اے میرے بندو اور میری کنیزو میں نے تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور تمہیں اپنی مرضی سے دارالجلال میں داخل کیا ہے اور جب نماز عصر کا وقت داخل ہوتا ہے اور وہ وضو کر کے نماز عصر ادا کرتے ہیں تو وہ فرشتہ تیسری بار خدا سے پروانہ حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے "میں جلیل القدر خدا ہوں میری یاد جلیل اور میری سلطنت عظیم ہے۔ اے میرے بندو اور کنیزو میں نے تمہارے جسم جہنم پر حرام قرار دے دیئے ہیں۔

اور اپنی رحمت سے تم سے اشرار کے شر کو دور کر دیا ہے اور جب مغرب کا وقت داخل ہوتا ہے اور وہ وضو کر کے نماز مغرب ادا کرتے ہیں۔ تو وہ چوتھی بار خدا سے یہ پروانہ حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے "میں خدائے جبار اور بزرگ و برتر ہوں اے میرے بندو اور میری کنیزو میرے فرشتے تم سے خوش وخرم اوپر آئے ہیں۔ اس لیے مجھ پہ لازم ہے کہ میں بھی تم کو راضی

کروں اور بروز قیامت تمہاری آرزو پوری کروں'' اور جب عشاء کا وقت داخل ہوتا ہے اور وضو کر کے نماز عشاء۔

اخذ لهم من الله البرائة الخامسة مكتوب فيها"انا الله لا اله غيرى ولا رب سوائى عبيدى وامائى فى بيوتكم تطهر تم والى بيوتى مشيتم وفى ذكرى خضتم و حقى عرفتم وفريضتى اديتم اشهدك ياميخائل و سائر ملائكتى انى قدر ضيت عنهم الحديث وبقيته فى ثواب صلوة الليل. وقال حدثنا الحسن بن محمد بن سعيد الهاشمى، قال حدثنا فرات بن ابراهيم ابن فرات الكوفى قال حدثنا محمد بن احمد بن على الهمدانى قال حدثنا الحسن بن الشامى عن ابيه قالحدثنا ابو جرير قال حدثناعطاء الخراسانى

پڑھتے ہیں تو وہ ان کے لیے پانچویں بار پروانہ حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے اے میرے بندو اور میری کنیزو تم نے اپنے گھروں میں طہارت کی اور میرے گھروں کی طرف چل کر گئے اور میری یاد میں مشغول ہوئے اور میرے حق کی معرفت کے ساتھ میرے فریضہ کو ادا کیا اے میکائل اور میرے تمام فرشتو گواہ رہنا کہ میں بھی ان سے راضی ہوں۔ [1]

رفعه عن عبدالرحيم بن عنم عن رسول اللهؐ فى حديث الاسراء قال هبط مع جبرائيل ملک لم يطاء الارض قط امعه مفاتيح خزائن الارض فقال يا محمدؐ! ان ربک يقرئک السلام و يقول لک هذه مفاتيح خزائن الارض فان شئت فكن نبيا عبداً وان شئت فكن نبيا ملكا فاشار اليه جبرائيل فقال تواضع

---

[1] اس قسم کی عمومی روایات کو دیکھ کر کوئی کوتاہ اندیش آدمی یہ خیال نہ کرے کہ اس طرح سے نماز پنجگانہ ادا کرنے سے اسے گناہ کرنے کا پرمٹ مل جائے گا بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اولاً صحیح نماز گذار گناہ کرتا ہی نہیں کیونکہ ان الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر۔ اور ثانیاً اگر بتقاضائے بشریت دو نمازوں کے درمیان اس سے کوئی گناہ سرزد بھی ہو جائے تو وہ اس پر قائم نہیں رہتا بلکہ بعد والی نماز میں اس سے توبۃ النصوح کر لیتا ہے اس لیے گناہ معاف ہو جاتا ہے ثالثاً یہ روایت ہی عامی ہے بطریق آئمہ اہل بیتؑ منقول نہیں ہے، اس لیے قابل اعتماد نہیں ہے۔ فلا تغفل (منہ عفی عنہ)

یامحمدؐ ! فقال "بل اکون نبیا عبداًبل اکون نبیا عبدًا...... وقال حدثنا علی بن محمدالإستر آبادی عن ابیه عن یوسف بن محمد بن زیاد و علی بن محمد بن سیار عن ابویهما عن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیه السلام عن ابیه عن آبه عن میر المومنین قال قال رسول اللهؐ قال الله جل جلاله "قسمت فاتحة الکتاب بینی و بین عبدی فنصفهالی

(۳۷) حدیث معراج میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا کہ ایک بار جناب جبرائیلؑ کے ساتھ ایک ایسا فرشتہ بھی نازل ہوا جس نے اس سے پہلے کبھی زمین پر قدم نہیں رکھا تھا اس کے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں تھیں اس نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا محمدؐ! آپ کا پروردگار تحفہ درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ یہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہیں اگر چاہو تو غلام نبی بنو (اور یہ کنجیاں واپس کر دو) اور چاہو تو بادشاہ نبی بنو (اور یہ کنجیاں قبول کر لو) اس مقام پر جبرائیلؑ نے اشارہ کیا اور کہا یا محمدؐ! تواضع و فروتنی اختیار کرو۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے دو بار کہا میں غلام نبی بنوں گا میں غلام نبی بنوں گا (یہ کہہ کر کنجیاں واپس کر دیں)

(۳۸) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین کے سلسلہ سند سے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں نے سورہ فاتحہ (الحمد) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے پس اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے۔

ونصفها لعبدی ولعبدی ماسئل اذا قال العبد بسم الله الرحمٰن الرحیم قال الله جل جلاله بدأ اعبدی باسمی وحق علی ان اتمم له امره'وابارک له فی احواله فاذا قال الحمد لله رب العالمین " قال الله جل جلاله حمدنی عبدی وعلم ان النعمة التی لہ من عندی وان البلایاالتی انه فعت عنه فبطولی اشهد کم انی ضیف لہ الی نعم الدنیا نعم الآخرة وادفع عنه بلا یاالدنیا کما دفعت عنه بلایاا

Scanned by CamScanner

لآخرة فاذا قال "الرحمٰن الرحیم" قال اللہ جال جلالہ شھدلی انا الرحمٰن الرحیم اشھد کم لا وفرن من رحمتی حصتہ ولا جزلن من عطائی نصیبہ فاذا قال" مالک یوم الدین قال اللہ جل جلالہ الشھد کم کما اعترف انی مالک یوم الدین لا سھشن یوم الحساب حسابہ ولا تقبلن حسناتہ ولا تجاوزن عن سئیاتہ فاذا قال "ایاک نعبد" قال اللہ صدق

اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو کچھ وہ مانگے، چنانچہ جب بندہ کہتا ہے"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تو خدا فرماتا ہے میرے بندہ نے میرے نام سے ابتدا کی ہے لہٰذا مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کے معاملات کو مکمل کروں اور اس کے حالات میں برکت دوں اور جب بندہ کہتا ہے"الحمد للہ رب العالمین" تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد وثناء کی ہے اور یہ جان لیا ہے کہ اس کے پاس جو نعمت ہے وہ بھی میری طرف سے ہے اور وہ مصیبتیں جو اس سے دور ہوئی ہیں وہ میرے ہی لطف وکرم سے ہوئی ہیں لہٰذا میں تمہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اس کی دنیاوی نعمتوں کے ساتھ ساتھ آخروی نعمتوں کا بھی اضافہ کروں گا اور اس سے دنیا کی بلاؤں ومصیبتوں کو اسی طرح دفع کروں گا جس طرح آخروی بلاؤں کو دفع کیا ہے اور جب بندہ کہتا ہے"الرحمٰن الرحیم" تو خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گواہی دی ہے کہ میں رحمٰن ورحیم ہوں لہٰذا میں بھی تمہیں اے میرے فرشتو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اپنی رحمت سے اس کا حصہ وافر بناؤں گا اور اپنی عطا وبخشش سے اس کا حصہ کثیر قرار دوں گا اور جب بندہ کہتا ہے "مالک یوم الدین" تو خدا فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ جس طرح بندہ نے اعتراف کیا ہے کہ میں یوم جزاء کا مالک ہوں حساب کے دن اس کے حساب کو آسان کروں گا اس کی نیکیوں کو قبول کروں گا اور اس کی برائیوں سے درگزر کروں گا اور جب بندہ کہتا ہے"ایاک نعبد" تو خدا فرماتا ہے میرے بندہ نے سچ کہا ہے۔

عبدی ایای یعبد اشھد کم لاثیبنہ علی عبادتہ ثوابا یغبطہ کل من خالفہ فی

عبادته فاذاقال "وایاک نستعین" قال الله بی استعان والی التجاء اشهد کم لا عنینه علی امره ولا غثینه علی شدائده ولا خذن بیده یوم القیامة فاذا قال"اهدنا الصراط المستقیم" الی آخر السورة قال الله هذالعبدی ولعبدی ماسئل قد استجبت لعبدی وقد اعطینه ماامل وامنته ممامنه وجل ورواه فی کتاب عیون الاخبار عن محمد بن القاسم المفسر عن یوسف بن محمد بقیته السند وقال حدثنا ابی قال محمد بن معقل القرامینی ابو جعفر الوراق قال حدثنا محمد بن الحسن الاشج عن یحییٰ زید بن علی عن ابیه عن علی بن الحسین علیه السلام

واقعاً وہ میری ہی عبادت کرتا ہے میں تمہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اسے اس کی عبادت پر اس قدر ثواب عطا کروں گا کہ جولوگ اس کی عبادت کے مخالف ہیں وہ رشک کریں گے اور جب بندہ کہتا ہے''وایاک نستعین ''تو خدافرماتا ہے میرے بندہ نے مجھ سے مدد طلب کی ہے اور مجھ سے پناہ لی ہے میں تمہیں گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں اس کے معاملات میں اس کی مدد کروں گا اور اس کے شدائد ومصائب میں اس کی فریادرسی کروں گا اور بروز قیامت اس کی دستگیری کروں گا اور جب بندہ کہتا ہے''اهدنا الصراط المستقیم '' آخر سورہ تک۔

تو خداوند کریم فرماتا ہے کہ میرے بندہ کا یہ مدعا حاصل ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو کچھ وہ مانگے میں اپنے بندہ کی دعا قبول کرتا ہوں اور اسے وہ کچھ عطا کرتا ہوں جس کی وہ آرزو کرتا ہے اور اسے ہر اس چیز سے امن عطا کرتا ہوں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

ان رسول اللہؐ قدم اسیرا من الیهود نامر علیا علیه السلام بضرب عنقه فنزل علیه جبرائیل فقال یا محمدؐ! ربک یقرئک السلام و یقول لا تقتله فانه حسن الخلق سخی فی قومه" فاسلم الیهودی و الحدیث طویل وقال حدثنا حمزة بن محمد بن احمد بن جعفربن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالبؑ قال اخبرنی علی بن ابراهیم بن هاشم قال حدثنا ابراهیم بن اسحاق النهاوندی

Scanned by CamScanner

عن عبداللہ بن حماد الانصاری

(۳۹) جناب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی قیدی لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دیں اس وقت جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا محمدؐ! آپ کا پروردگار تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ اس (قیدی) کو قتل نہ کرو کیونکہ یہ اخلاق حسنہ کا مالک ہے اور اپنی قوم میں سخی ہے چنانچہ یہ ماجرا دیکھ کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔[1]

عن الحسين بن يحيىٰ بن الحسين عن عمر بن طلحة عن اسباط بن نصر عن عكرمه عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ اذا كان يوم القيامة امر الله باقوام ساءت اعمالهم فى دار الدنيا الى النار فيقولون ربنا كيف تدخلنا النار وقد كنا نوحدك فى دار الدنيا الى ان قال فيقول الله ملائكتى وعزتى و جلالى ماخلقت خلقا احب الى من المقرين بتوحيدى وان لااله غيرى وحق على ان لااصلى بالنار اهل توحيدى ادخلوا عبادى الجنة ورواه فى فى كتاب التوحيد . وعن ابيه عن على بن محمد بن قتيبة عن حمدان بن سليمان عن نوح بن شعيب عن محمد بن اسماعيل بن بزيع عن صالح بن عقبة عن علقمه بن

[1] شائد کوئی کوتاہ نظر آدمی یہ خیال کرے کہ آنحضرت کا ایسا حکم دینا جو مشیت ایزدی کے مطابق نہ تھا ان کی شان عصمت کے منافی ہے اس لیے واضح رہے کہ کوئی ایسا کام انجام دینا جو مرضی مولا کے خلاف ہو۔ یقیناً عصمت کے منافی ہے مگر کسی مصلحت کے پیش نظر (جو جلدی ظاہر بھی ہو جائے) اس کے صرف بعض مقدمات کا عمل میں لانا منافی عصمت نہیں ہے جیسا کہ اس واقعہ سے روز روشن کی طرح واضح وآشکار ہے کہ اگر جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا حکم نہ دیتے تو نہ حسن خلق اور سخاوت کی یہ عظمت وجلالت ظاہر ہوتی اور نہ وہ یہودی مشرف باسلام ہوتا۔ آپ نے ایسا حکم صادر کر کے اور خداوند عالم نے وحی کے ذریعہ اس میں مناسب تبدیلی کر کے ظاہر کر دیا کہ حسن خلق اور سخاوت وہ جلیل القدر صفتیں ہیں کہ اگر کسی کافر میں بھی پائی جائیں تو اسے قتل سے بچا لیتی ہیں اور اس بندے کو منظور نظر خدا و مصطفیٰ بنا دیتی ہیں چہ جائیکہ جب کسی بندہ مومن میں پائی جائیں تو اس کی بلندی شان و رفعت مکان کا کیا کہنا؟ وفقنا الله لحسن الخلق وللسخا قبل يوم اللقاء بحق آل العباء۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

محمد الحضرمی عن الصادق عن ابیه عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله

(۴۰) ابن عباسؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا کچھ لوگوں کو جن کے اعمال برے تھے واصل جہنم کرنے کا حکم دے گا اس وقت وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو کس طرح ہمیں جہنم میں ڈالتا ہے حالانکہ ہم دنیا میں تیری توحید وتفرید کے قائل تھے۔ تب خدا فرمائے گا اے میرے ملائکہ! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو مجھے ان لوگوں سے زیادہ محبوب ہو جو میری توحید کے قائل ہیں اور اس کے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے بس میرے اوپر لازم ہے کہ میں ایسے لوگوں کو آگ کا ذائقہ نہ چکھاؤں بس میرے بندوں کو بہشت بریں میں داخل کردو

(۴۱) حضرت صادق آل محمد علیہ السلام اپنے آبا طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے:-

جل جلاله عبادی کلکم ضال الامن هدیته و کلکم فقیر الامن اغنیته و کلکم مذنب الامن عصمته وعن ابیه عن علی بن ابراهیم عن ابن ابی عمیر عن معاذ الجوهری عن ابی عبدالله عن ابیه عن آبائه عن رسول اللهؐ عن جبرائیل قال قال الله عزوجل من اذنب ذنبا صغیرا کان او کبیرا وهو لا یعلم ان لی ان اعذبه و ان اعفو عنه لا عفوت عنه ذلک الذنب ابداًمن اذنب ذنبا صغیرا کان او کبیرا وهو یعلم ان لی ان الحذّبه و ان اعفو عنه عفوت عنه وروی صدره البرقی فی المحاسن رعجزه الصدوق فی ثواب الاعمال کماتقدم وعن محمد بن الحسن بن الولید عن الصفار عن محمد بن عیسیٰ بن عبید عن یونس بن عبدالرحمٰن عن ابی جمیله عن الصادق علیه السلام عن ابیه عن ابائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله یا عبادی الصالحین تنعموا بعبادتی

Scanned by CamScanner

اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت کروں تم سب فقیر و نادار ہو مگر جسے میں مالدار بناؤں اور تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں اور اس کی حفاظت فرماؤں!

(۴۲) جناب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہ السلام کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور وہ جبرائیلؑ سے اور وہ رب جلیل سے کہ وہ فرماتا ہے "جو شخص کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ کرے اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ مجھے سزا دینے یا معاف کرنے کا اختیار ہے تو میں اس کا وہ گناہ کبھی معاف نہیں کروں گا اور جو شخص کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ کرے مگر یہ جانتا ہو کہ مجھے عذاب کرنے یا معاف کرنے کا اختیار ہے تو میں ضرور اس کا وہ گناہ معاف کر دیتا ہوں۔

(۴۳) یہی جناب اپنے آباؤ طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے نیک بندو تم دنیا میں میری عبادت کے ساتھ لطف اندوز ہو۔

فی الدنیا فانکم بها تتنعمون فی الجنة ...... وعن محمد بن علی ماجیلویه عن علی بن ابراهیم عن ابیه عن علی بن معید. عن الحسین بن خالد عن الرضا عن آبائه علیهم السلام. قال قال اللهؑ ان جبرائیل الروح الامین نزل علی من عند رب العالمین فقال یا محمد! علیک بحسن الخلق فان سوء الخلق یذهب بخیر الدنیا والاخرة اقول هذا یترجح کونه من کلام الله تعالیٰ کما لا یخفیٰ......

وعن الحسن بن ابی عبدالله عن ابیه عن وهب بن وهب عن الصادقؑ عن ابیه عن ابائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله یا بن آدم اطعنی فیما امرتک ولا تعلمنی ما یصلحک! وبهذا الاسناد قال قال رسول اللهؐ قال الله یا بن آدم آکرنی بعد

کیونکہ تم جنت میں اسی کی بدولت لطف اندوز ہو گے۔

(۴۴) جناب حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے

Scanned by CamScanner

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رب العالمین کی طرف سے جبرائیل امینؑ مجھ پر نازل ہوئے اور کہا یا محمدؐ! حسن اخلاق کا دامن لازم پکڑو کیونکہ بدخلقی دنیا و آخرت کی خیر و خوبی کو لے جاتی ہے مولف علام فرماتے ہیں کہ راجح یہی ہے کہ (جبرائیل کا یہ کلام) دراصل کلام خدا ہے کمالایخفی۔

(۴۵) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے اے فرزند آدم! تو ان کاموں میں میری اطاعت کر جن کا میں نے تجھے حکم دیا ہے پھر تو مجھے یہ نہ بتا کہ تیری بہتری کس بات میں ہے؟ (یعنی میں خود بخود تیرے حالات کی اصلاح کردوں گا)

(۴۶) اسی سلسلہ سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے اے فرزند آدم! نماز صبح

الفراة ساعة و بعد العصر ساعة اكفك ماهمك. وعن محمد بن احمد اسنانی عن محمد بن جعفر الكرنی الاسدی عن محمد بن اسماعيل البرمكی عن عبدالله بن احمد عن ابی احمد محمد بن عمير الندمری عن عبدالله بن حبيب عن ابی عمر الفجمی.

عن الصادق عن ابيه عن ابائه عليهم السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله انا الله لا اله الا انا خلقت الملوک وقلوبهم بيدی فايما قوم اطاعونی جعلت قلوب الملوک عليهم رحمة وايما قوم عصوی جعلت قلوب الملوک عليهم سخطته الالاتشغلو انفسكم بسبب الملوک توبوا الی اعطف بقلوبهم عليكم ومن محمد بن موسیٰ بن المتوكل بن علی بن الحسين السبعد آبادی عن احمد بن ابی عبدالله البرقی

اور نماز عصر کے بعد ایک ایک گھنٹہ (تعقیبات وغیرہ کے ذریعہ) مجھے یاد کیا کر کہ میں خود تیری مہمات کی کفایت کروں گا اور ان کو آسان کروں گا۔

(۴۷) یہی جناب اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہیں فرمایا میں ہی برحق خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے بادشاہوں کو میں نے ہی پیدا کیا ہے اور ان کے دل میرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں پس جو قوم میری اطاعت وفرمانبرداری کرتی ہے میں بادشاہوں اور حاکموں) کے دلوں کو اس پر مہربان کر دیتا ہوں اور جو قوم میری نافرمانی کرتی ہے تو میں بادشاہوں کے دلوں کو اس پر ناراض کر دیتا ہوں۔ خبردار بادشاہوں اور حاکموں کی وجہ سے اپنے آپ کو فکر مند نہ کرو (بلکہ) میری بارگاہ میں اپنے گناہ وعصیاں سے) توبہ کرو۔ میں خود ان کے دلوں کو تمہاری طرف مائل کر دوں گا[1]

عن ابیہ عن احمد بن النضر قال حدثنی ابو جمیلة المفضل بن صالح عن الاصبغ بن نباتہ عن امیر المومنین علیہ السلام و ذکر حدیث الشاة التی سمها الیھود الرسول اللہ فکلمہ وھی مطبوخة وقالت یا محمد! لاتاکلنی فانی مسمومة قال فنزل علیہ جبرائیل فقال السلام یقرئک السلام و یقول لک قُلْ بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ یُسَمِّیْهِ بِهِ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَبِهِ عِزُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَبِنُوْرِهِ الَّذِیْ آضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِیْ خَضَعَ لَهَا کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍوَانْتَکَسَ کُلُّ

(۴۸) اصبغ بن نباتہ جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں جس میں اس بکری کا تذکرہ ہے جسے زہر آلودہ کر کے یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا اور اس نے بول کر کہا تھا حالانکہ وہ پکی ہوئی تھی۔

یا محمدؐ! مجھے نہ کھائیں کہ میں زہر آلودہ ہوں" اس وقت جناب جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے

[1] بہت سے اخبار وآثار سے واضح وآشکار ہوتا ہے کہ حکامِ جور کا لوگوں کی گردنوں پر مسلط ہونا ان کی شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کما قالت بعض النساء ع شامت اعمال ماصورت نادر گرفت بعض روایات میں وارد ہے کہ جب لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اسلامی فریضہ کو ترک کر دیں گے تو خدا ان کو دنیا میں (آخرت سے پہلے) تین قسم کے عذاب میں مبتلا کرے گا (۱) رزق میں برکت نہ ہوگی (۲) ناگہانی موتیں زیادہ ہوں گی۔ (۳) حاکم ظالم مسلط ہوں گے...... یہ ان کے خلاف...... بددعا کریں گے مگر کوئی شنوائی نہ ہوگی۔ اللھم وفقنا لما تحب و ترضی (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

اور کہا سلام (خدا کا نام ہے) تمہیں تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ یہ دعا پڑھو......

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ یُسَمِّیْهِ کُلُّ مُؤْمِنٍ......(وہی دعا جو متن میں مذکور ہے)

شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ مِنْ شَرِّ السَّمِّ وَالسِّحْرِ وَاللَّمَمِ بِاسْمِ الْعَلِیِّ الْمَلِکِ الْفَرْدِ الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَایَزِیْدُ الظَّالِمِیْنَ اِلَّاخَسَارًا" فقال النبیؐ ذلک ثم امرا صحابه فتکلموبه فتکلموا ثم قال لهم کلو ثم امرهم ان یحتجموا ...... وعن الحسین بن عبیدالله بن سعیدو، حدثنا محمد بن احمد بن حمد ان بن المغیرة القشیری قال حدثنا ابوالحریش احمد بن عیسیٰ الکلابی قال حدثنا موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ الکاظم علیه السلام سنة خمسین وماتین قال حدثنی ابی عن جده جعفر بن محمدعن ابیه عن ابائهؑ عن امیر المومنینؑ فی قول الله تعالیٰ وهل جزاء الاحسان الاالاحسان" قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول ان الله عزوجل قال ماجزاء من انعمت

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا پڑھی اور بعد ازاں آپ کے حکم پر اصحاب نے بھی پڑھی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اب اس (زہر آلود بکری) کو کھاؤ (چنانچہ انہوں نے کھائی) بعد ازاں آپ نے حکم دیا کہ پچھنے لگواؤ (تاکہ زہر کا اثر زائل ہوجائے)

(۴۹) جناب امیر المومنین علی علیہ السّلام سے ارشاد ایزدی "هل جزاء الاحسان الا الاحسان" (کہ نیکی کی جزاء سوائے نیکی کے کچھ اور نہیں ہے) کی تفسیر سے متعلق منقول ہے فرمایا میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ میں جس شخص کو نعمت

علیه بالتوحید الاالجنة و رواه فی کتاب التوحید بهٰذا السند ایضاور واه ابوعلی الطوسی عن ابیه عن الحسین بن عبدالله الغضائری عن ابی جعفر بن

بـابويه بهذا السند. عن محمد بن الحسن عن الصفا ر عن احمد بن محمد بن عيسـىٰ عن الحسن بن علی بن فضال عن مروان بن مسلم عن الصادق عن ابيه عـن آبـائـه عـليهم السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله ايماعبد اطاعنی لم اكله الـی غيـری و ايما عبد عصانی و كلته الی نفسه ثم لم ابال بای واداهلک رعن ابيه عن

توحید[1] عطا کروں اس کی جزاء جاگیر جنت کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔

(۵۰) جناب صادق علیہ السلام اپنے آباواجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ جو بھی بندہ میری اطاعت کرتا ہے میں اسے کسی اور کے سپرد نہیں کرتا اور جو بھی بندہ میری نافرمانی کرتا ہے میں اسے اس کے نفس کے حوالہ کر دیتا ہوں پھر کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کس وادی میں گر کر ہلاک ہوا ہے۔

سـعـد عـن الهيثـم بـن الـی مسـروق عـن الـحسـن بن محبوب عن ابی عيوب الخزاز عن محمد بن مسلم الثقفی عن ابی عبدالله عليه السلام قال قال رسول الـلـهؐ اقسـم ربـی لايشـرب عيـدلـی خـمـرا فی الدنيا الاسقيته يوم القيامة مثل

[1] قبل ازیں بھی فضیلت توحید کی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں اور بعد ازیں بھی آئیں گی اس سلسلہ جلیلہ کی ایک کڑی یہ روایت بھی ہے مگر ان روایات کو دیکھ کر ہر موحد کہلانے والے کو خوش نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس سلسلہ میں پہلی ضروری بات تو یہ ملحوظ رکھنی چاہیے کہ ان موحدین سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی توحید سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام سے ماخوذ ہے نہ وہ جن کی توحید خود ان کے قول کے مطابق ابلیس سے ماخوذ ہے (ملاحظہ شرح حدیدی قول احمد غزالی) اور دوسری بات یہ پیش نظر رکھنی چاہیے جیسا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس توحید کی بھی کچھ شرطیں ہیں اور ان شرطوں میں سے ایک شرط آئمہ اہل بیتؑ کی ولایت کا اقرار بھی ہے اور ظاہر ہے کہ اقرار امامت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک امام کی اتباع نہ کی جائے۔ "کـمـا قـال الباقر عليه الـسـلام لاتنال ولايتنا الابالورع والعمل" نتیجہ یہ نکلا کہ اقرار توحید کے یہ بے پایاں ثواب اس شخص کو ملیں گے جس کا عقیدہ بھی صحیح ہوگا اور عمل بھی درست ہوگا۔ کـمـا لايـخـفـی ...... و کماقال الله ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات اولئک هم اصحب الجنة (منہ عفی عنہ)

ماشرب منها من الحميم معذبا اومغفوراله ...... وعن محمد بن اسحاق بن احمد ایلثی قال حد ثنا محمد بن الحسین الرازی قال حدثنا ابوالحسین علی بن محمد بن علی المفتی قال حدثنی محسن بن محمد المروزی عن ابیه عن یحییٰ بن عیاش قال حدثنا علی بن عاصم قال حدثنا ابوهارون العبدی من ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہؐ فی حدیث طویل رواه فی ثواب الاعمال ایضا قال من صام ثلاثة ایام من رجب جعل الله بینه وبین النار خندقا اوحجابا طوله خمسماة عام

انہی حضرت سے مروی ہے فرمایا جو بندہ شراب پیتا ہے (یہ روایت مکرر ہے۔قبل ازیں حدیث نمبر۲۶ میں اس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔)

(۵۱) ابوسعید خدری حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرمایا جو شخص ماہ رجب المرجب میں تین (سنتی) روزے رکھے خدا اس کے اور جہنم کے درمیان خندق یا حجاب قرار دے گا جس کا طول پانچ سو سال کا راستہ ہے۔

ویقول الله عزوجل له عند افطاره لقدوجب حقک علی ووجبت لک محبتی وولایتی اشهد کم یا ملائکتی انی قد غفرت له ماتقدم من ذنبه وماتاخر وعن محمد بن علی ما جیلویه عن عمه محد بن ابی القاسم عن محمد بن علی القرشی عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن الصادق عن ابیه عن ابائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ ان الله اوحی الی الدنیا ان اتعبی من خدمک واخدمی من رفضک وان العبد اذا تخلی بسیده فی جوف اللیل وناجاه اثبت النور فی قلبه فاذا قال یا رب یارب ناداه الجلیل جل جلاله لبیک عبدی سلنی اعطک وتوکل علی اکفک ثم یقول لملائکته ملائکتی انظروا الی عبدی فقد تخلی بی فی جوف اللیل المظلم والبطالون لاهون والغافلون

Scanned by CamScanner

نیام اشهدوا انی قدغفرت له...... وعن احمد بن ھارون الفامی عن

اور اس کی افطاری کے وقت اس سے خدا فرماتا ہے تیرا حق مجھ پر فرض ہے اور میری محبت و ولایت تیرے لیے لازم ہے اے میرے ملائکہ میں تم کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔

(۵۲) جناب صادق آل محمد علیہ السلام اپنے اباء کرام علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو وحی فرمائی کہ جو شخص تیری خدمت کرے تو اسے زحمت میں ڈال اور جو تجھے چھوڑ دے تو اس کی خدمت کر (نیز فرمایا) کہ جب کوئی بندہ بوقت شب خلوت میں اپنے سیّد و سردار (پروردگار) سے دعاء و مناجات کرتا ہے تو خدا اس کے دل و دماغ میں نور کو جاگزین کر دیتا ہے پس جب بندہ یارب یارب کہتا ہے تو رب جلیل اسے ندا دیتا ہے جی میرا بندہ تو مجھ سے سوال کر میں تجھے عطا کروں گا تو مجھ پر بھروسہ کر میں تیری کفایت کروں گا پھر ملائکہ سے خطاب کر کے فرماتا ہے اے میرے ملائکہ! میرے بندے کی طرف نگاہ کرو جو تاریک رات کے وسط میں مجھ سے خلوت (میں راز و نیاز) کر رہا ہے جبکہ بے ہودہ لوگ لہو و لعب میں مشغول ہیں اور غافل لوگ خواب غفلت میں سوئے ہوئے ہیں تم گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا ہے۔

محمد بن عبدالله بن جعفر الحمیری عن ابیه عن ھارون بن مسلم عن مسعدة بن صدقه عن الصادق عن ابیه عن ابائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ ان الله اذا رائی اهل قریة قد اسرفوا فی المعاصی و فیها ثلاثه نفر من المومنین ناداهم الله جل جلاله یا اهل معصیتی لولا من فیکم. من المومنین المتحابین بجلالی العامرین بصلوتهم ارضی و مساجدی و المستغفرین بالاسحار خوفا منی لانزلت علیکم عذابی ثم لا ابالی ورواه فی العلل عن بابه عن عبدالله بن جعفر ببقیته السند وعن محمد بن علی عن علی بن محمد بن ابی القاسم عن

محمد بن ابی عمر العدنی بمکة عن ابی العباس بن حمزة عن احمد بن سوار عن عبدالله بن عاصم عن سلمه بن وردان عن انس بن مالک قال قال رسول اللهؐ مامن مؤمن يقدساعة

(۵۳) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب خداوند عالم دیکھتا ہے کہ کسی بستی کے رہنے والے گناہ وعصیاں میں اسراف وزیادتی کر رہے ہیں مگر ان میں (کم از کم) تین (باعمل) اہل ایمان موجود ہوتے ہیں تو خدا ان بدکاروں سے یوں خطاب کرتا ہے کہ اے میرے نافرمانو! اگر تم میں یہ اہل ایمان نہ ہوتے جو میرے جلال سے باہم محبت کرتے ہیں اور اپنی نمازوں سے میری زمین اور میری مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور میرے خوف وخشیہ سے سحر کے وقت توبہ واستغفار کرتے ہیں تو میں یقیناً تم پر اپنا عذاب نازل کر دیتا اور کوئی پروانہ کرتا۔

(۵۴) انس بن مالک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو شخص ایک گھنٹہ کسی عالم (باعمل) کی۔

عند العالم الاناداه الله تعالىٰ وعزتی و جلالی لا سكنتک الجنة معه و لا ابالی

عن علی بن احمد بن عمران الدقاق عن محمد بن هارون الصوفی عن عبدالله بن موسیابی تراب الروياتی عن عبدالعظيم بن عبدالله الحسنی عن ابراهيم بن ابی محمود قال قلت اللرضا عليه السلام ماتقول فی الحديث الذی يرويه الناس عن رسول اللهؐ ان الله ينزل كل ليلة الی سماء الدنيا ؟ فقالؑ لعن الله المحرفين للكلم عن مواضعه والله ماقال رسول اللهؐ كذلک انما قال ان الله تعالیٰ ينزل ملكا الی السماء الدنيا كل ليلة فی الثلث الاخير وليلة الجمعه من اول الليل فيامره فينادی هل من سائل فاعطيه؟ هل من تائب فاتوب عليه؟ هل من مستغفر فاغفرله؟ يا طالب الخير اقبل ويا طالب الشر اقصر فلايزال ينادی

Scanned by CamScanner

بذلک حتی یطلع الفجر فاذا

صحبت میں بیٹھتا ہے تو اسے خدائے جلیل ندا کرتا ہے کہ تو میرے حبیب کے پاس بیٹھا ہے۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تجھے اس (عالم) کے ساتھ جنت میں جگہ دوں گا اور کوئی پروا نہیں کروں گا۔

(۵۵) ابراہیم بن ابی محمود بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس روایت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو عامتہ الناس آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ خدا ہر رات میں آسمان دنیا پر اترتا ہے؟ یہ سن کر امام نے فرمایا خدا ان لوگوں پر لعنت کرے جو کلمات کو ان کے مقامات سے تبدیل کر دیتے ہیں خدا کی قسم رسول خداؐ نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے یوں فرمایا ہے کہ خدا ہر رات کے پچھلے تیسرے حصہ میں اور شب جمعہ کے پہلے حصہ میں ایک فرشتہ کو آسمان دنیا کی طرف نازل کرتا ہے...... جو اس کے حکم کے مطابق ندا کرتا ہے کہ آیا کوئی سوال کرنے والا ہے تاکہ میں اسے عطا کروں؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے تاکہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ کوئی استغفار کرنیوالا ہے تاکہ میں اس کے گناہ معاف کروں؟ پھر کہتا ہے اے طالب خیر ادھر آ۔ اور اے طالب شر رک جا۔ یہ فرشتہ برابر یہ ندا کرتا رہتا ہے یہاں تک فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد

طلع الفجر عادالی محله من ملکوت السماء حدثنی بذلک ابی عن جدی عن ابائه عن رسول اللهؐ ورواه فی کتاب عیون الاخبار ایضا بهذا السنه......وعن حمزة بن محمد بن احمد بن جعفر بن محمد بن زیدبن علی بن الحسینؑ بن علی بن ابی طالب علیهم السلام قال حدثنا ابو عبدالله عبدالعزیز بن عیسیٰ الابهری قال حدثنا ابو عبدالله محمد بن ذکریا الجوهری العلائی البصری قال حدثنا شعیب بن واقد قال حدثنا الحسین بن زید عن الصادقؑ عن ابیه عن آبائه عن امیر المومنین علیهم السلام فی حدیث المناهی قال قال رسول اللهؐ قال الله عزوجل حرمت الجنة علی المنان والبخیل والقتات ...... وهو النمام

Scanned by CamScanner

ورواه في الفقيه ايضا.

وہ ملکوت آسمان میں اپنے مقام کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

(۵۶) جناب صادق آل محمد علیہ السلام اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مناہی کے ضمن میں فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں نے تین شخصوں پر جنت حرام قرار دی ہے۔

(۱) احسان جتلانے والے پر (۲) بخیل پر (۳) اور چغلخور پر

وروی فی کتاب العلل قال حدثنا ابو الحسین محمد بن علی الشاه قال حدثنا ابوبکر محمد بن جعفر بن احمد البغدادی باآمد قال حدثنا ابی قال حدثنا احمد بن السخت قال حدثنا محمد بن الاسود الوراق عن ایوب بن سلیمان عن جعفر بن الجنتری عن محمد بن بن حمیدعن محمدبن الکندی عن جابر بن عبداللهؑ قال قال رسول اللهؐ و ذکر حدیثا یقول فیه. ومنّ علیّ ربی وقال لی یا محمد صلی الله علیک فقدارسلت کل رسول الی امته بلسانهاوارسلتک الی کلِ احمرو اسود من خلقی و نصرتک بالرعب الذی لم انصر به احدا واحللت لک الغنیمة ولم تحل لاحد من قبلک و اعطیت لک ولا متک کنزامن کنوز العرش فاتحة الکتاب وخاتمة سورة البقرة وجعلت لک ولامتک الارض

(۵۷) جابر بن عبداللہ (انصاری) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا نے مجھ پر احسان کرتے ہوئے فرمایا یا محمدؐ! میں نے ہر رسول کو اس کی امت کی زبان میں بھیجا (یعنی ایک قوم کی طرف بھیجا) مگر تجھے اپنی مخلوق میں سے ہر سرخ وسیاہ کی طرف مبعوث کیا اور رعب وداب کے ساتھ تیری نصرت کی جب کہ اس کے ساتھ کسی اور کی نصرت نہیں کی اور تیرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا جب کہ آپ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہ

Scanned by CamScanner

تھا اور تجھے تیری امت کو عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ عطا کیا جو سورہ فاتحہ ہے اور سورہ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں اور تیرے اور تیری امت کے لیے تمام زمین کو۔

کلها مسجدا و طهورا واعطيت لک ولا متک التكبير و قرنت ذكرک بذكرى فلا يذكرنى احد من امتک الاذكرک مع ذكرى فطوبىٰ لک يا محمدً! ولا متک ورواه فى معانى الاخبار ايضا بهٰذا السند. مثله "وعن محمد بن احمد بن محد بن يحيىٰ عن ابيه عن العمرى عن على بن جعفر عن اخيه موسىٰ بن جعفر عليه السلام عن ابائه عليهم السلام قال قال رسول اللهً يؤمر بر جال الى النار فيقول الله جل جلاله لمالک قل للنار لا تحرق لهم اقداما فقد كانوا يمشون الى المساجد ولا تحرق لهم فروجا فقد كانوا يسبغون الوضؤ ولا تحرق لهم ايديا فقد كانوا يرفعونها للهم عاولا تحرق لهم السناً فقد كانوا يكثرون تلاوة القرآن قال فيقول لهم خازن النار اما كان حالكم فيقولون كنا نعمل بغير الله تعالىٰ فقيل لنا خذواثوابكم محنن عملتم لم ورواه فى عقاب الاعمال عن

سجدہ گاہ اور پاک قرار دیا اور تمہاری امت کو تکبیر عطا کی اور تمہارا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ مقرون کیا لہٰذا تمہاری امت میں سے کوئی شخص کبھی مجھے یاد نہیں کرے گا مگر یہ کہ تمہارا ذکر میرے ذکر کے ساتھ کرے گا طوبیٰ (خوشخبری) ہے تمہارے لیے اے محمدؐ! اور تمہاری امت کے لیے

(ذلک فضل الله يؤتيه من يشاء)

(۵۸) علی بن جعفر اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے اباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بروز قیامت کچھ لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا مگر خدا تعالیٰ مالک (داروغہ جہنم) سے فرمائے گا کہ آتش جہنم سے کہہ دے کہ ان لوگوں کے قدموں کو نہ جلائے کہ وہ ان سے چل کر مسجدوں کی طرف جاتے تھے اور ان کی شرمگاہوں کو بھی نہ جلائے

Scanned by CamScanner

کہ وہ کامل وضو کیا کرتے تھے (اور وضو کے کمال میں استنجا کرنا بھی شامل ہے) ان کے ہاتھوں کو بھی نہ جلائے کہ وہ ان کو دعا کے لیے بلند کیا کرتے تھے اور ان کی زبانوں کو بھی نہ جلائے کہ وہ ان سے بکثرت تلاوت قرآن کیا کرتے تھے فرمایا۔

داروغہ جہنم ان سے کہے گا تمہارا کیا حال ہے؟ (کہ ادھر تمہیں جہنم میں داخلہ کا حکم دیا گیا ہے اور ادھر تمہارے اعضاء و جوارح کو نہ جلانے کا حکم بھی) وہ لوگ کہیں گے کہ ہم یہ عمل غیر اللہ کیلئے کیا کرتے تھے اس لیے ہم سے کہا گیا کہ آج اپنا اجر و ثواب ان سے طلب کرو جن کے دکھلانے کے لیے تم یہ عمل کیا کرتے تھے۔

ابیہ عن محمد بن یحیٰی ببقیته السنه و عن ابی الحسن طاهربن محمد بن یونس الفقیهه قال حدثنا محمدب ن عثمان الهروی قال حدثنا ابو حامد احمد بن تمیم قال حدثنا محمد بن عبیده قال حدثنا محمدبن حمیدة الرازی عن محمد بن عیسیٰ عن عبدالله بن یزید عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللهؐ یقول ان الله یجمع العلماء یوم القیامة فیقول لهم لم اضع علمی ونوری فی صدورکم الاوانا ارید بکم خیرالدنیا والآخرة. اذهبوا فقد غفرت لکم علی ماکان منکم...... وعن ابیه عن القاسم بن محمد بن علی بن ابراهیم عن صالح بن راهویه عن ابی جویر مولی الرضا علیه السلام قال نزل جبرائیل علی النبیؐ فقال یا محمدؐ ان ربک یقرئک السلام ویقول لک ان الابکار من النساء بمنزلة الثمر علی الشجر فاذا اینع الثمر فلادواء له

(۵۹) ابوالدرداء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خداوندِ عالم بروز قیامت علماء (باعمل) کو جمع کر کے فرمائے گا کہ میں نے اپنا علم و نور تمہارے سینوں میں نہیں رکھا تھا مگر یہ کہ میں دنیا و آخرت کی خیر و خوبی کو تمہارے لیے جمع کرنا چاہتا تھا۔ جاؤ میں نے تمہاری تقصیروں کو معاف کر دیا ہے۔

(۶۰) حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب جبرائیلؑ حضرت رسول اکرم

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے اور کہا کہ خداوند تحفہ درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ باکرہ لڑکیاں بمنزلہ اس پھل کے ہیں جو درخت پر لگا ہوا ہو کہ جب پک جائے تو اس کا علاج

الاالبعولة والالم يؤمن عليهن الفتنه الحديث وقدرواه في عيون الاخبار بهذا السند وروى في كتاب من لا يحضره الفقيه قال حدثنا محمد بن علي الشاه بمروالرود قال حدثنا ابو حامد احمد بن محمد بن الحسين قال حدثنا ابوزيد احمد بن فالدى قال حدثنا محمد بن احمد بن صالح التميمي قال حدثنا ابى قال حدثنا محمد بن خاتم القطان عن حماد بن عمرو وانس بن محمد جميعا عن الصادقؑ عن ابيه عن جده امير المومنين عليهم السلام عن النبیؐ انه قال يا عليؑ! اوصيك بوصية وذكر هابطولها واذكر منها محل الحاجة. فمنها يا عليؑ! ان الله خلق الجنة من لبنتين لبنة من ذهب ولبنة من فضة وجعل حيطانها الياقوت وسقفها الزبرجد وحصاها اللئولوء وترابها الزعفران. والمسك الاذخر ثم قال لها تكلّمي

سوائے جفتے کے اور کوئی نہیں ہے ورنہ اسے سورج خراب کر دیتا ہے اور ہوا متغیر کر دیتی ہے اسی طرح باکرہ لڑکیاں جب جوان ہو جائیں تو ان کا علاج بھی سوائے شادی کے اور کوئی نہیں ہے ورنہ ان کے فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۶۱) حضرت امام صادق آل محمد علیہ السلام اپنے آباء اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مفصل وطویل وصیت نامہ میں ان سے فرمایا جس کا ضروری اور متعلقہ حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

یا علیؑ! خداوند کریم نے جنت کو دو قسم کی اینٹوں سے بنایا ہے ایک اینٹ سونے کی اور دوسری اینٹ چاندی کی اور اس کی دیواریں یاقوت کی بنائی ہیں اور اس کی چھت زبرجد کی قرار دی ہے اس کی کنکریاں موتیوں کی اور خاک مشک وزعفران کی بنائی ہے اسے خلق کرنے کے بعد

Scanned by CamScanner

فرمایا اے جنت! کچھ کلام کر۔

فقالت لا الہ الا اللہ الحی القیوم قد سعد من یدخلنی فقال و عزتی وجلالی لایدخلھا مدمن خمر ولانمام ولادیوث ولا شرطی ولامخنث ولا نباش ولاعشار ولاقاطع رحم ولا قدری. یا علیؑ! اوحی اللہ الی الدنیا اخدمی من خدمنی واتعبی من خدمک یا علیؑ! ان اول ما خلق اللہ العقل فقال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ماخلقت خلقا ھوا حب الی منک بک اخذ وبک اعطی وبک اثیب وبک اعاقب...... وعن ابی جعفر علیہ السلام ان النبیؐ قال لما اسری بی الی السماء لحقنی جبرائیلؑ فقال یا محمدؐ! ان اللہ یقول انی قد غفرت للمتمتعین من امتک من

اس نے کہا حی و قیوم خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے نیک بخت ہے وہ جو مجھ میں داخل ہوگا تب خدا نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم چند قسم کے لوگ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۱) ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا (۲) چغلخور (۳) دیوث و بے غیرت (۴) پولیس والا (۵) مخنث (ہیجڑا) (۶) قبرکن (کفن چور) (۷) عشر لینے والا (۸) قطع رحمی کرنے والا (۹) قدری [1]

یا علیؑ! خدا نے دنیا کو وحی کی کہ جو شخص میری خدمت (اطاعت) کرے تو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تو اسے زحمت میں ڈال۔ یا علیؑ! سب سے پہلے خدا نے عقل کو پیدا فرمایا پھر اس سے کہا آگے بڑھ تو وہ آگے بڑھی پھر فرمایا پیچھے ہٹ تو وہ پیچھے ہٹی، تب خدا نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہو میں تیرے ذریعہ سے لوں گا اور تیرے ذریعہ سے دوں گا اور تیرے ہی ذریعہ سے سزا و جزا دوں گا۔

[1] ان میں سے کچھ لوگ تو اپنی ذاتی بدعملیوں کی وجہ سے جاگیر جنت سے محروم ہوں گے اور داخل جہنم ہوں گے جیسے اول، دوئم، سوئم، ششم اور ہفتم اور بعض اپنی بدعقیدگی کی وجہ سے واصل جہنم ہوں گے جیسے نہم (قدری و جبری) اور بعض غلط پیشہ کی وجہ سے محروم الجنت ہوں گے جیسے چہارم، پنجم، قاتل (احقر مترجم عفی عنہ)

(۶۲) حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج جرائیل امین علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں نے تیری امت میں سے حجۃ النساء کرنے والوں کو بخش دیا ہے۔

النساء قال وقال رسول اللہ قال اللہ تعالیٰ ایما عبد اطاعنی لم اکلہ الی غیری وایما عبد عصانی وکلتہ الی نفسہ ثم لم ابال باتی وادھلک قال وقال رسول اللہ قال للہ تعالیٰ اذا اعصانی من خلقی من یعرفنی سلطت علیہ من خلقی من لایعرفنی. وروی فی الفقیہ والعلل والمجالس حدیث فرض الصلوۃ بطولہ وملخصہ انہا کانت خمسین صلوۃ واجبۃ وان موسیٰ سئل محمداً ان یراجع ربہ لیخففّھا عن الامۃ فراجعہ مرۃ بعدا خری حتی صارت خمس صلوات ولما ھبط الی الارض نزل علیہ جبرائیل فقال یا محمدً! العلی الاعلیٰ یقرئک السلام و یقول لک انہا خمس بخمسین مایبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید. وفی کتاب عیون الاخبار قال حدثنا ابوالحسن محمد بن القاسم المفسرٓ الجر جانی قال حدثنا احمد بن الحسن الحسینی عن الحسن بن

(۶۳) نیز فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ جب میری مخلوق میں سے کوئی ایسا شخص نافرمانی کرتا ہے جو مجھے پہچانتا ہے تو میں اس پر ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو مجھے نہیں پہچانتا (جو اس کا کچومر نکال دیتا ہے)

(۶۴) حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ علل الشرائع اور مجالس (آمالی) میں (شب معراج نماز (پنجگانہ) کی فرضیت والی مفصل حدیث نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ اصل میں پچاس نمازیں تھیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواہش کی کہ بارگاہ ایزدی میں تخفیف کی استدعا کریں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یکے بعد دیگرے خدا سے رجوع فرمایا یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں اور جب آپ واپس زمین پر تشریف لائے تو جناب جرائیل امین علیہ السلام آپؐ پر

Scanned by CamScanner

نازل ہوئے اور کہا یا محمدؐ! علی اعلیٰ تحفہ درود سلام کے بعد فرماتا ہے کہ یہ پانچ نمازیں پچاس نمازوں کے قائمقام ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

علی العسکری عن ابائه عن رسول اللهؐ قال لما جاوزت سدرة المنتهی رایت بعض اغصا نها اثراوها معلقة یقطرمن بعضها اللبن ومن بعضها العسل ومن بعضها الدهن ویخرج من بعضها مثل دقیق السمید و من بعضها الثیاب ومن بعضها کالنبق فیهوی ذلک کله نحوالارض، فقلت فی نفسی این مقرهذه الخارجات ؟ فاوحی الی ربی یا محمدؐ هذه ابنتها من هذا المکان الارفع لا غذوبها، بنات المومنین من امتک وبینهم فقل لاباء البنات لا تضیق صدورکم علی بناتکم فانی کما خلقتهن ازرقهن...... وقال حدثنا ابوالحسن محمد بن علی بن الشاه الفقیهه بمروالرودقال حدثنا ابوبکر محمد بن ابی عبدالله اینشا بوری قال حدثنا ابوالقاسم عبید بن احمد عن عامر بن سلیمان الطائی بالبصرة قال حدثنی ابی عن الرضا عن ابائه عن رسول اللهؐ قال قال

(۶۵)حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آباء اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (سفر معراج میں) جب میں سدرہ المنتھی کے پل سے گزرا تو دیکھا کہ اس کی شاخیں لٹکی ہوئی ہیں اور بعض سے دودھ، بعض سے شہد، بعض سے گھی ٹپک رہا ہے اور بعض سے سفید گندم کا آٹا بعض سے کپڑے اور بعض سے بیری کا پھل نکل رہا ہے اور یہ تمام چیزیں زمین کی طرف گر رہی ہیں میں نے دل میں کہا ان چیزوں کا مرکز کہاں ہے؟ پس میرے پروردگار نے مجھے وحی فرمائی کہ:

یا محمدؐ! میں نے ان چیزوں کو بلند مکان سے اگایا ہے تا کہ اہل ایمان کی بیٹیوں اور بیٹوں کی غذا قرار دوں گا۔ لہٰذا لڑکیوں کے باپوں سے کہو کہ ان کے سینے لڑکیوں کی وجہ سے تنگ نہ ہوں

کیوں کہ جس طرح میں نے ان کو پیدا کیا ہے ان کو روزی بھی میں دیتا ہوں۔

(٦٦) حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے اباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خداوند قدوس فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ یا بن آدم لا یغرنک ذنب الناس عن ذنبک ولا نعمة الناس عن نعمة الله علیک ولا تقنط الناس من رحمة الله وانت ترجو ها لنفسک ......

وقال حدثنا ابو نصر احمد بن الحسین بن احمد بن عبید الجدینی قال حدثنا ابو القاسم محمد بن عبیداللہ بن بابویہ الرجل الصالح قال حدثنا ابو محمد احمد بن محمد بن ابراھیم بن ھاشم الحافظ قال حدثنا الحسین بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر السید المحجوب امام عصره بکة قال حدثنی ابی علی بن محمد النقی قال حدثنی محمد بن علی التقی قال حدثنی ابی علی بن موسیٰ الرضا قال حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر الکاظلم قال حدثنی ابی جعفر بن محمد الصادق ، قال حدثنی ابی محمد بن علی الباق قال حدثنی ابی علی بن الحسین السجاد الزین العابدین قال حدثنی ابی الحسین بن علی سید شباب اھل الجنة

اے فرزندِ آدمؑ ! لوگوں کا گناہ تمہیں اپنے گناہ سے غافل نہ کرے اور نہ لوگوں کی نعمت تمہیں اس نعمت سے غافل کرے جو خدا نے تمہیں دی ہے (بلکہ اپنے گناہ سے توبہ کرنے میں اور اپنی نعمت کا شکریہ ادا کرنے میں مشغول ہو) اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ کرو جبکہ تم خود اس کے امیدوار ہو۔

(٦٧) حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب امیر علیہ السلام اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ جناب جرائیل علیہ السلام سے اور وہ رب جلیل سے روایت کرتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے میں خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے جو شخص میری توحید کا اقرار کرے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے

Scanned by CamScanner

گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

فقال حدثنی ابی امیر المومنین علی بن ابی طالب سید الاوصیاء قال حدثنی محمد بن عبدالله سید الانبیاء قال حدثنی جبرائیل سید الملائکة قال قال سید السادات عزوجل انی انا الله لا اله الا انا فمن اقر بالتوحیددخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی...... وعن احمد بن الحسین بن احمد بن عبید الضبّی عن ابیه عن جده عن ابیه وعن الرضاً عن ابائه عن رسول الله قال قال الله تعالیٰ لا اله الا الله اسمی ومن قاله مخلصا قلبه دخل حصنی ومن دخل حصنی فقدامن من عذابی وفی کتاب معالیٰ الاخبار عن احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن العروضی عن محمد بن جعفر المقری عن محمد بن الحسن الموصلی عن محمد بن عاصم الظریعی عن عباس بن یزید بن الحسن الکحال عن ابیه عن موسیٰ بن جعفر عن

(۶۸) اسی طرح امام رضا علیہ السلام اپنے اباؤ اجداو طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے؟

کہ کلمہ لا الہ الا اللہ میرا اسم ہے اور جو شخص خلوص دل کے ساتھ اس کا اقرار کرے گا وہ میرے محکم قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

ابیه عن جده عن ابیه امیر المومنین علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ ان الله تعالیٰ خلق العقل الی ان قال ثم قال له ادبر فادبر ثم قال له اقبل فاقبل فقال الرب وعزتی و جلالی ماخلقت خلقا احسن منک ولا اشرف منک ولا اعزمنک بک اوحد وبک اعبدوبک ادعیٰ وبک التجی وبک ابتغی وبک اخاف وبک احذر وبک الثواب وبک العقاب فخر العقل عندذلک ساجد اوکان فی سجوده الف عام فقال الرب ارفع لائسک سل تعط و اشفع

تشفع فرفع العقل راسه فقال الهی اسئلک ان تشفعنی فیمن خلقتنی فیه فقال الله للملائکة اشهد کم انی قد شفعته فیمن خلقته فیه...... وفی ثواب الاعمال عن ابیه عن علی بن الحسین السعد آبادی عن احمد بن ابی عبدالله عن ابه عن احمد بن النضر عن عمرو

(۶۹) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے اباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب خداوند عالم نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی پھر فرمایا آگے بڑھ وہ آگے بڑھی تب خدا نے اسے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی حسین شریف اور عزیز مخلوق پیدا نہیں کی تیرے ذریعہ سے ہی میری توحید کا اقرار کیا جائے گا...... اور تیری ہی وجہ سے میری عبادت کی جائے گی اور تیرے ذریعہ سے ہی مجھے پکارا جائے گا اور تیرے وسیلہ سے ہی مجھ سے التجا کی جائے گی اور تیرے سبب سے ہی مجھے طلب کیا جائے گا اور تیرے باعث ہی مجھ سے ڈرا جائے گا اور تیرے توسط سے ہی ثواب وعقاب دیا جائے گا (اپنے یہ فضائل سن کر) عقل سجدہ الٰہی میں گر گئی اور ایک ہزار سال تک برابر سجدہ ریز رہی اس وقت خدا نے اس سے فرمایا کہ سر بلند کر اور مانگ کہ تجھے عطا کیا جائے گا اور سفارش کر کہ تیری سفارش قبول کی جائے گی پس عقل نے سر بلند کر کے عرض کیا الٰہی میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ میری سفارش اس شخص کے حق میں قبول کر جس میں تو مجھے خلق فرمایا ہے...... خدا نے فرمایا اے میرے فرشتو؟ تم گواہ رہنا کہ میں اس کی سفارش اس شخص کے حق میں قبول کروں گا جس میں اسے خلق کروں گا۔

بن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالیٰ یا بن آدم اذکرنی بعد الغداة ساعة وبعد العصر ساعة اکفک ما اهمک ورواه الشیخ فی التهذیب عن المفید عن الصدوق عن ابیه عن محمد بن یحیی عن محمد بن احمد بن یحیی عن ابی جعفر عن ابیه عن احمد بن النضر

Scanned by CamScanner

مثله عن ابيه عن سعد عن احمد بن محمد بن عيسیٰ والحسن بن علی الکوفع و ابراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن ابی حازم المدينی عن سهل بن سعد الانصاری قال سالت رسول اللهؐ عن قوله تعالیٰ "وماكنت بجانب الغربی اذنا دينا" فقال كتب الله كتابا قبل ان يخلق الخلق بالفی عام فی ورقة آس ثم وضعها علی العرش ثم نادی يا امة محمد ان رحمتی سبقت غضبی اعطيتكم قبل ان تسالونی وغفرت لكم قبل ان تستغفرونی فمن لقينی منكم يشهد ان

(۷۰) جابر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے اے فرزند آدم تو صبح اور عصر کے بعد ایک ایک گھنٹہ میرا ذکر کر میں تیری کفایت کروں گا۔

(۷۱) سہل بن سعد انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس روایت کے بارے میں سوال کیا کہ وما كنت بجانب الغزی اذنا دینا کہ تو اس وقت غربی سمت میں موجود نہ تھا جب کہ میں نے ندا دی۔ فرمایا خدا تعالیٰ نے خلقت کائنات سے دو ہزار سال پہلے آس کے پتہ پر ایک تحریر لکھی پھر اسے عرش کے اوپر رکھ دیا۔ پھر ندا دی۔ اے امت محمدؐ! میری رحمت میرے قہر وغضب پر سبقت لئے ہوئے ہے میں تمہارے سوال سے پہلے تمہیں عطا کرتا ہوں اور تمہاری توبہ واستغفار سے پہلے تمہیں بخش دیتا ہوں پس جو شخص اس حال میں میری بارگاہ میں آئے کہ وہ گواہی دیتا ہو کہ

لانه الا انا وحدی وان محمد اعبدی ورسولی ادخلته الجنة برحمتی...... عن محمد بن الحسين بن الوليد عن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسیٰ عن الحسين بن خالد عن حماد بن سليمان عن عبدالله بن جعفر عن ابيه قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالیٰ الا ان بيوتی فی الارض المساجد الاطوبیٰ لمن كانت المساجد بيوته الاطولی لمن تطهر فی بيته ثم زارفی بيتی الاان علی المزور كرامة الزائر الابشر المشائين فی الظلمات الی المساجد بالنور

الساطع يوم القيامة ورواه البرقی فی المحاسن عن محمد بن عیسیٰ الارضی عن الحسین بن خالد وعن ابیه عن سعد عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسین بن سعید بن ابی عمیر عن اسماعیل البصری عن الفضیل عن ابی عبداللہ علیه السلام

میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے عبد اور رسول ہیں تو میں اسے اپنی رحمت سے جنت الفردوس میں داخل کروں گا۔

(۷۲) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ بالتحقیق زمین میں میرے گھر مسجدیں ہیں جو اہل آسمان کے لیے اس طرح چمکتی ہیں جس طرح اہل زمین کے لیے ستارے چمکتے ہیں طوبیٰ (خوشخبری) ہے اس شخص کے لیے جس کا گھر مسجدیں ہوں اور طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جو اپنے گھر میں طہارت کرے اور میرے گھر (مسجد) میں میری زیارت کرے آگاہ باشید! کہ جس کی زیارت کی جائے اس پر زیارت کرنے والے کا اکرام واحترام لازم ہوتا ہے بس ان لوگوں کو جو تاریکیوں میں مسجدوں کی طرف چل کر جاتے ہیں بروز قیامت درخشندہ نور کی بشارت دے دو۔

قال دخل رسول اللہ مسجد افیه اناس من اصحابه فقال اتدرون ما قال ربکم ؟ قالوا اللہ ورسوله اعلم ! قال ان ربکم یقول هذه الصلوات الخمس من صلاهن لوقتهن وحافظ علیهن لقینی یوم القیامة وله عندی عهدا ادخله به الجنة ومن لم یصلهن لوقتهن ولم یحافظ علیهن فذلک الی ان شئت عذبته وان شئت غفرته ورواه فی الفقیه مرسلا .وعن محمد بن الحسن عن محمد بن یحیٰی عن محمد بن حمد عن بعض اصحابنا عن محمد بن بکر عن ابی زکریا یا عن ابی سیار عن سورة بن طیب عن ابی عبداللہ علیه السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم قال قال اللہ تعالیٰ من سالنی وهو یعلم انی اضر وانفع استجبت له...... وعن ابیه عن سعد عن البرقی عن ابیه عن وهب بن

Scanned by CamScanner

وهب عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علیها

(۷۲) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مسجد میں داخل ہوئے جب کہ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ وہاں موجود تھے۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا خدا و رسول بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ یہ نماز ہائے پنجگانہ ہیں جو شخص ان کو بروقت ادا کرے گا اور ان کی حفاظت کرے گا وہ اس حال میں بروز قیامت میری بارگاہ میں آئے گا کہ اس کے پاس ایک عہد نامہ ہوگا جس کی وجہ سے میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو بروقت انہیں ادا نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی حفاظت کرے گا اس کا معاملہ میرے ہاتھ میں ہے چاہوں تو اسے عذاب کروں اور چاہوں تو اسے بخش دوں؟

علیها السلام قال قال رسول اللہؐ ان جبرائیل اخبرنی بامر قرت به عینی و فرح به قلبی قال یا محمدؐ ! من غزافی سبیل الله من امتک فما اصابته قطرة من السماء او صداع الا کانت له شهادة یوم القیامة و رواه الکلینی عن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمدبن خالد عن ابیه و رواه الشیخ فی التهذیب عن المفید عن الصدوقؒ عن ابیه عن محمد بن یحییٰ عن محمد بن احمد بن یحییٰ عن ابی جعفر عن ابیه عن وهب مثله اقول هذایترجح کونه من کلام الله...... وعن محمد بن الحسن عن الصفارعن ایوب بن نوح عن احمد بن سنان عن وجل من همدان یقال له عبدالملک بن الضحاک عن ابی خالد الاحمر عن ابی ایوب الانصاری قال قان رسول اللہؐ ان الیتیم اذا بکی احتز له العرش فیقول الله تعالیٰ من هذا الذی ابکی

(۷۳) انہی جناب سے روایت ہے یہی جناب اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایسی بات کی خبر دی ہے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئی

Scanned by CamScanner

ہیں اور دل خوش وخرم ہوگیا ہے کہا ہے یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کرے گا تو اسے جو تکلیف پہنچے گی خواہ آسمانی بارش کا قطرہ ہو۔ یا دردِ سر، وہ قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دے گا...... مؤلف علام فرماتے ہیں راجح یہ ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کا یہ کلام دراصل کلامِ خدا ہے جب کوئی یتیم بچہ روتا ہے تو اس کی وجہ سے عرش خدا حرکت میں آجاتا ہے اس وقت خدا فرماتا ہے وہ کون ہے جس نے میرے اس بندہ (یتیم) کو رلایا ہے۔

عبدی الذی سلبته ابویه فی صغره فوعزتی وجلالی لایسکته احد الاوجبت له الجنة وفی عقاب الاعمال عن محمد بن موسیٰ المتوکل عن عبدالله بن جعفر الحمیری عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن هشام بن سالم عن حبیب السجستانی عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالیٰ لاعذبن کل رعیة فی الاسلام اطاعت اماما جائرالیس من الله وان کانت الرعیة فی اعمالها برة تقیة ولا عفون عن کل رعیة فی الاسلام اطاعت اماما هادیا من الله وان کانت الرعیة فی اعمالها ظالمة مسیئة. قال وفی روایة عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله ما آمن بی من بات شبعانا واخوه المسلم طاوی...... وفی کتاب التوحید وعیون الاخبار عن ابی سعید محمد بن الفضیل بن اسحاق النیشناپوری

جس کے والدین میں نے اس کی صغرسنی میں چھین لیے تھے؟ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جو شخص (شفقت ومحبت سے) اسے خاموش کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔

(۷۶) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں اسلام کی ہر اس رعیت کو ضرور عذاب کروں گا جو اس ظالم امام کی اطاعت کرے گی جو منجانب اللہ نہیں ہے۔ اگرچہ وہ رعیت اپنے ذاتی اعمال میں نیکوکار اور پرہیزگار ہی کیوں نہ ہو اور اس اسلامی رعیت کو ضرور معاف کردوں گا جو خدا کے مقرر کردہ برحق امام وہادی کی اطاعت کرے گی اگرچہ اپنے ذاتی اعمال میں ظالم وگنہگار ہی

کیوں نہ ہو۔

(۷۷) انہیں جناب سے منقول ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو شکم سیر ہو کر رات بسر کرے جبکہ اس کا مسلمان بھائی بھوکا ہو۔

عن ابی علی الحسن بن علی الخزرجی الانصاری عن عبدالسلام بن صالح الهروی عن الرضا عن ابیه عن ابائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالیٰ انا الله لا اله الا انا فاعبدونی من جاء منکم بشهادة ان لااله الا الله بالاخلاص دخل فی حصینی ومن دخل فی حصنی امن من عذابی...... وفی کتاب التوحید عن ابی الحسن علی بن احمر الاصبهانی الاسواری قال حدثنا مکربن احمد بن سعد ویه الردعی قال اخبرنا ابو منصور

محمد بن القاسم بن عبدالرحمٰن العتکی قال حدثنا محمدبن اشرس قال حدثنا بشربن عنترة حدثنا عتاب بن الحبیب عن الحسن البصری عن عبدالله بن عمر عن النبیؐ انه کان یروی حدیثه عن الله عزو جل قال قال الله یا

(۷۸) حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے پس تم میری ہی عبادت کرو جو شخص اخلاص کے ساتھ شہادت توحید کے ساتھ (قیامت میں) آئے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

(۷۹) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو خدا تک پہنچاتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے۔اے

بن آدم بمشیتی کنت انت الذی تشاء لنفسک ماتشاء وبارادتی کنت ترید لنفسک ماترید وبفضل نعمتی علیک قویت علی معصیتی و بعصمتی

Scanned by CamScanner

وعفوی وعافیتی ادیت الی فرائضی وانا اولیٰ باحسانک منک وانت اولی بذنبک منی. فالخیر منی الیک بما اولیت بداوالشرمنی الیک بما جنیت جزاء ویسوء ظنک بی قنطت من رحمتی والحمد والحجة علیک بالبیان ولی السبیل علیک بالعصیان ولک الجزاء الحسنی عندی بالاحسان لم ادع تحذیرک ولم اخذک عند عزتک ولما کلفک فوق طاقتک ولم احملک من الامانة الاماقدرت علیه رضیت منک لنفسی مارضیت به لنفسک منی فال عنذدلک عبدالملک لن اعذبک الابما عملت...... وعن ابیه ومحمد بن الحسن عن محدم بن یحیٰی واحمد بن ادریس عن محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران

فرزند آدم تو میری مشیت و مرضی کیوجہ سے اس قابل ہوا ہے کہ اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے جو چاہتا ہے اور میرے ارادہ سے تو اپنے نفس کے لیے جو چاہتا ہے ارادہ کرتا ہے اور میری نعمت (قوت) کی وجہ سے تو میری نافرمانی پر قادر ہوا ہے اور میری نگہداشت، میرے عفو و عافیت کی وجہ سے تو میرے فرائض کو ادا کرتا ہے میں تیری نیکیوں کا تجھ سے زیادہ حقدار ہوں (کہ تو انہیں میری توفیق سے بجالاتا ہے) اور تو اپنے گناہ کا مجھ سے زیادہ سزاوار ہے۔ پس جو خیر (ملائم طبع چیز) تمہیں میری طرف سے پہنچتی ہے یہ میرا احسان و انعام ہے اور وہ شر (ناموافق طبع بات) جو مجھے تیری طرف سے پہنچتی ہے وہ تیرے برے افعال کی سزا ہے...... تو اپنی بدگمانی کی وجہ سے میری رحمت سے ناامید ہوا ہے پس حمد و حجت تیرے خلاف مجھے حاصل ہے بوجہ حق و حقیقت بیان کرنے کے اور مجھے تسلط حاصل ہے بوجہ تیری معصیت کے اگر تو نیکی کرے گا تو تجھے جزائے خیر دی جائے گی (اتمام حجت کی خاطر) میں نے تجھے ڈرانا ترک نہیں کیا اور تجھے غفلت کی حالت میں نہیں پکڑا اور تجھے طاقت برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دی اور تجھ پر امانت کا اتنا ہی بوجھ لادا ہے جس کے اٹھانے کی تجھ میں قدرت تھی اور میں تجھ سے اتنی مقدار پر راضی ہوگیا جتنی مقدار پر تو اپنے لیے مجھ سے راضی ہوا اور میں تمہیں عذاب نہیں کروں گا مگر

Scanned by CamScanner

صرف تیرے برے عمل کی وجہ سے۔

الاشعری عن یعقوب بن یزید عن علی بن حسان عن اسماعیل بن ابی زیادالاشعرعن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مثلہ ...... وعن الحسن بن ابراهیم بن احمد المؤدب عن علی بن ابراهیم بن هاشم عن ابیه عن علی بن معبد عن الحسین بن خالد عن الرضا عن ابیه عن ابائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالیٰ من لم یرض بقضائی ولم یؤمن بقدری فلیلمتس الٰها غیری قال قال رسول اللهؐ فی کل قضاء خیرة للمؤمن ورواہ فی عیون الاخباربهذا السند......

وعن ابی محمد جعفر بن علی احمد بن الفقیه قال اخبرنا ابو محمد الحسن بن محمدب ن علی بن صدقه القمی قال حدثنی ابوعمر ومحمد بن عبدالعزیز بن الانصاری الکنجی قال حدثنی من سمع الحسن ابن محمدالنوفلی

(۸۰) حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ جو شخص میری قضا (فیصلے) پر راضی نہیں رہتا اور میری قدر (تقدیر) پر ایمان نہیں لاتا اسے چاہیے کہ میرے سوا کوئی اور خدا تلاش کرے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہر قضاء وقدر میں بندۂ مومن کے لیے بہتری ہوتی ہے۔

یقول و ذکر حدیث احتجاج الرضا علیه السلام علی سلیمان المروزی متکلم خراسان فی اثبات البداء یقول فیه الرضا علیه السلام حدثنی ابی عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ اوحی الله الی نبی من انبیائه ان اخبرفلان الملک انی متوفیه الی کذاکذافاتاه ذلک النبیؑ فاخبره فدعاالله

الملک وهو علی سریره حتی سقط من السریر فقال یا رب اجلنی حتی یشب طفلی واقضی امری فاوحی الله الی ذلک النبی ان ائت فلان الملک فاعلمه انی قد انسیت فی اجله وزدت فی عمره خمسة عشرة سنة فقال ذلک النبی یا رب تعلم انی لم اکذب قط فاوحی الله انما انت مأمور فابلغه ذلک والله لایسئل عما یفعل...... وعن ابی الحسین طاهرین محمد بن یونس بن المها جر قال حدثنا هشام بن خالد قال حدثنا الحسین بن یحیٰی الحسینی قال حدثنا صدقه بن عبدالله عن

(۸۱) محمد نوفلی جناب امام رضا علیہ السلام کا وہ احتجاج نقل کرتے ہوئے جو آنجناب نے متکلم خراساں سلیمان مروزی کے سامنے عقیدہ بداٗ ثابت کرتے ہوئے پیش فرمایا تھا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے اباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا کہ خدا نے اپنے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں بادشاہ کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ میں فلاں وقت تمہاری روح قبض کرنے والا ہوں چنانچہ اس نبی نے بادشاہ کو یہ اطلاع دے دی اس وقت بادشاہ چار پائی پر بیٹھا تھا اس نے اس طرح (بے ساختہ) خدا سے دعا و پکار کی کہ چار پائی سے گر پڑا اور کہا یا اللہ! مجھے اتنی مہلت دے کہ میرا لڑکا جوان ہو جائے اور میں اپنے معاملات کو نبیڑ لوں۔ خدا نے پھر اس نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں بادشاہ کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ میں نے اس کی موت کو موخر کر دیا ہے اور اس کی عمر میں پندرہ سال کا اضافہ کر دیا ہے نبی علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ؟ تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا (اور اس طرح بظاہر یہ میرا جھوٹ بن جائے گا کہ پہلے کہا فلاں وقت مر جاؤ گے اور اب کہوں کہ پندرہ سال کے بعد مرو گے) خدا نے انہیں وحی فرمائی کہ تم میرے مامور ہو لہٰذا تم اسے میرا پیغام پہنچاؤ...... خدا جو کچھ کرتا ہے اس سے باز پرس نہیں کی جا سکتی۔

هشام عن انس عن النبیؐ عن جبرائیل عن الله تعالیٰ قال قال الله من اهان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة وماترددت فی شئی انا فاعله مثل ماترددت فی

قبض نفس المؤمن يكره الموت واكره مسائته، ولا بدله منه وما تقرب الى عبدى بمثل اذا ماافترضت عليه ولا يزال عبدى يتنفل الى حتى احبه ومن اجبته...... الٰى آخره...... ودواه فى العلل بلالسند ايضا وعن ابيه عن سعد عن احمد عن محمد بن على عن ابن محبوب عن دائودالرقى عن ابى عبيده الحذاء عن ابى جعفر عليه السلام قال قال رسول الله تعالیٰ ان من عبادى المومنين عن يجتهد فى عبادتى فيقوم من رقاده ولذيدو ساده فيسجد فى الليالى ويتعب نفسه فى عبادتى فاضربه بالنعاس اللية...... والليلين نظر امنى له والبقاء عليه فينام حتیٰ يصبح فيقوم وهوماقت لنفسه زارى عليها ولوا خلى بينه وبين مايريد من عبادتى لدخله من ذالک العجب فيصيره العجب الى الفتنة باعماله ورضاه بنفسه حتى يظن انه قدفاق العابدين وجازفى عبادتى حدالتقصير فتباعدمنى عند ذلک وهويظن انه يتقرب

(نوٹ)ان دوحدیثوں کا ترجمہ قبل ازیں گزر چکا ہے۔

الیّ ورواه الكلينى فى جملة حديث كما مرفى اول الباب وعن جعفر بن على بن الحسين بن على بن عبدالله بن المغيرة الكوفى قال حدثنا جدى الحسين بن على الكوفى عن الحسين بن سيف عن اخيه على عن ابيه سيف بن عميرة عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد الجعفى عن ابى جعفر عليه السلام قال جاء جبرائيل الى رسول اللهؐ فقال يا محمدؐ! طوبیٰ لمن قال من امتک "لااله الا الله وحده وحده وحده" ...... وعن محمد بن الحسين عن الصفارعن احمد بن محمد بن عيسیٰ عن ابن محبوب عن ابى جميلة عن جابر عن ابى عبدالله عليه السلام قال قال رسول اللهؐ اتانى جبرائيلؑ بين الصفاء و المروة فقال يا محمدؐ! طوبیٰ لمن قال من امتک "لااله الا الله وحده مخلصا" ورواه فى ثواب الاعمال ورواهما الكلينى والبرقى ويترجح كونهما من الحديث

القدسی......

(۸۲) جابر یزید جعفی......حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک بار جناب جبرائیل امین علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا محمد! طوبیٰ (خوشخبری) ہے۔ اس شخص کے لیے جو آپ کی امت میں سے یہ کلمات پڑھتا ہے۔ ''لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ'' ......

(۸۳) جابر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صفاء و مروہ کی دو مقدس پہاڑیوں کے درمیان جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا یا محمدؐ طوبیٰ (خوشخبری) ہے اس شخص کے لیے جو آپ کی امت میں سے اخلاص کے ساتھ کلمہ توحید پڑھتا ہے۔

''لا الہ الا اللہ'' مؤلف علام فرماتے ہیں راجح یہی ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے۔

وعن ابی منصور احمد بن بکرا الخوزی بنیسابور قال حدثنا ابو اسحق ابراهیم بن محمد هارون الخوزی قال حدثنا جعفر بن محمد بن زیاد الفقیه الخوزی قال حدثنا احمد بن عبدالله الخوسانی ویقال له الهروی والهروانی والشیبانی عن الرضا عن ابیه عن ابائه عن علی علیه السلام قال قال رسول اللهؐ اذا قال العبد "لا اله الا الله" یقول الله تعالیٰ اشهدو اسکان سمواتی انی قد غفرت لقائلها . وعن ابی الحسین محمد بن الشاه الفقیه لمبرو الرودقال حدثنا ابوبکر محمد بعدالله النیسابوری قال حدثنا ابو القاسم عبدالله بن احمد بن عباس الطائی بالبصرة قال حدثنی ابی فی سنة سنین وماتین قال حدثنی علی بن موسیٰ الرضا علیه السلام سنة اربع وستین وماةقال حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال حدثنی ابی جعفر بن محمد قال حدثنی ابی محمد بن علی قال حدثنی ابی علی بن الحسین قال

(۸۴) جناب امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے

روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے ''لا الہ الا اللہ'' تو خداوند عالم فرماتا ہے اے آسمانوں کے رہنے والو تم گواہ رہنا کہ میں نے اس کلمہ توحید کے پڑھنے والے کو بخش دیا ہے۔

حدثنی ابی الحسین بن علی قال حدثنی ابی امیر المومنین علیهم السلام قال قال رسول اللہؐ یقول الله جل جلاله . لا اله الا الله حصنی فمن دخله امن، عذابی، ورواه فی عیون الاخبار بهٰذا السند...... وروی الشیخ ابو لعی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی فی مجالسه عن ابیه عن المفید عن ابی غالب احمد بن محمد الزراری قال حدثنی خالی ابو العباس محمد بن جعفر الرازی انقرشی عن محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن الحسن ابن محبوب عن جمیل بن صالح عن ابی جعفر علیه السلام عن ابائه (علیهم السلام) قال قال رسول اللہؐ یقول الله تعالیٰ المعروف هدیة منی الی عبدی المومن فان قبلها فبرحمتی ومنی وان ردها فبذنبه حرمها ومنه لامنی وایماعبد خلقته ثم هدیته الی الایمان وحسنت خلقه ولم ابتله بالخبل فانی به ارید خیرا......

(۸۵) جناب امام علی رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے مقدس سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدائے جلیل فرماتا ہے کلمہ توحید ''لا الہ الا اللہ'' میرا قلعہ ہے پس جو شخص اس قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

(۸۶) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے آباؤ طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی اور بھلائی اپنے بندہ مومن کے لیے میرا تحفہ ہے پس اگر وہ اسے قبول کرتا ہے تو یہ میری اور میری رحمت کی وجہ سے ہے اور اگر وہ اسے رد کرتا ہے تو وہ پنے گناہوں کی وجہ سے اس سے محروم ہوا ہے نہ کہ میری وجہ سے اور ہر وہ بندہ جسے میں نے پیدا کیا ہے اور پھر اسے ایمان کی

Scanned by CamScanner

طرف راہنمائی کی ہے اور اس کے اخلاق کو عمدہ بنایا ہے اور اسے بخل میں مبتلا نہیں کیا (تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ) اس کے متعلق میرا ارادہ اچھا ہے۔

وعن والده قال اخبرنا ابو محمد الضحام السروائی قال حدثنا ابوالحسن محمد بن احمد بن عبدالله المنصوری قال حدثنی عم ابی موسیٰ بن عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ المنصوری قال کنت خدنا للامام علی بن محمد علیه السلام و کان یروی عنه کثیرا...... فروی عنه قال حدثنی الامام علی بن محمد قال حدثنی ابی محمد بن علی قال حدثنی ابی علی بن موسیٰ قال حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال حدثنی ابی جعفر بن محمد قال حدثنی ابی محمد بن علی قال حدثنی ابی علی بن الحسین قال حدثنی ابی الحسین بن علی قال حدثنی ابی علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالیٰ یا بن آدم! ماتنصفنی اتحبب الیک بالنعم وتتمقت الی بالمعاصی خیری الیک نازل وشرک الی صاعدولایزال ملک کریم یایتنی عنک کل یوم بعمل غیر صالح یا بن آدم! لوسمعت وضعک وانت لاتدری

(۸۷) حضرت امام علی نقی علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے مقدس سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ اے فرزند آدمؑ! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا میں تجھ پر احسان و انعام کر کے تجھ سے محبت کا اظہار کرتا ہوں اور تم میری نافرمانی کر کے مجھ سے دشمنی کا اظہار کرتا ہے (ہر وقت) میری خیر وخوبی تیری طرف نازل ہوتی ہے اور تیرا شر ہر وقت میری طرف بلند ہوتا ہے اور میرا کریم فرشتہ ہر روز تیرا ناشائستہ عمل لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔
اے فرزندِ آدمؑ! (جو سلوک تو مجھ سے کر رہا ہے) اگر تو اپنی یہ کیفیت کسی آدمی کے متعلق سنتا اور تجھے یہ معلوم نہ ہوتا۔

من الموصوف لسارعت الی مقته یا بن آدم اذ کرنی حین تغضب اذکرک

حین اغضب فلا امحقک فیما امحق . وبهذ الاسناد قال قال النبیؐ قال الله عزوجل لا اله الله حصنی من دخله امن عذابی ورواه الصدوق فی عیون الاخبار قال حدثنا ابو القاسم عبدالله بن احمد بن عامر بن سلیمان الطائی بالبصرة قال حدثنی ابی عن الرضا عن آبائه علیهم السلام وذکر الحدیثین......

وعن والده قال اخبرنا الحسین بن عبیدالله قال اخبرنا ابو محمد هارون بن موسیٰ التعکبری قال اخبرنا ابو علی محمد بن همام قال حدثنا الحسین بن احمد المالکی قال حدثنا محمد بن عیسیٰ بن عبیدالله بن یقطینی قال حدثنا ابو ایوب یحیٰی بن ذکریا قال حدثنا دائود بن کثیر بن ابی خالد الرقی قال حدثنا ابو عبدالله علیه السلام قال قال رسول الله قال الله تعالیٰ لو لاانّی استحی من عبدی

کہ ایسا شخص کون ہے؟ (تو ہے یا کوئی اور؟) تو تو یقیناً اس سے دشمنی کرنے میں جلدی کرتا اور اس پر اپنی ناراضگی ظاہر کرتا۔

اے فرزند آدمؑ! جب تجھے غصہ آئے تو مجھے یاد کر (اور اپنا غصہ پی جا) میں بھی تجھے اس وقت یاد کروں گا جب مجھے غصہ آئے گا اور ہلاک کرنے والوں میں تجھے ہلاک نہیں کروں گا اسی سلسلہ سند سے مروی ہے فرمایا کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ کلمہ لا الہ اللہ میرا قلعہ ہے تا آخر جیسا کہ یہ حدیث کئی بار گزر چکی ہے۔

(۸۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اگر مجھے اپنے بندہ مومن سے شرم دامن گیر نہ ہوتی۔

المومن ماترکت علیه خرقة یتواری بهاء اذا اکملت له الایمان ابتلینه بضعف فی قوته وقلة فی رزقه فان هو جزع اعدت علیه فان صبر باهیث به ملائکتی .

وعن والده قال اخبرنا احمد بن محمد بن ابی الصلت قال اخبرنا احمد بن محمد بن سعد بن عقدة قال حدثنا علی بن محمد قال حدثنا علی بن موسیٰ

Scanned by CamScanner

عن ابیه عن آبائه علیهم السلام عن امیر المومنین علیه السلام قال قال رسولُ

اللہ اذا کان یوم القیامة یقول اللہ تعالیٰ لملک الموت وعزتی جلالی

وارتفاعی فی مکانی لاذیقنک طعم الموت کما اذقت عبادی...... وعن والدہ

قال اخبرنا ابو عبداللہ حمویربن ابو علی بن حمویه البصری قراته علیہ قال

حدثنا ابو الحسین محمد بن محمد بن بکرا البھرانی قال حدثنا ابن صیقل قال

حدثنا احمد بن محمد بن الحسن لخفی قال حدثنا سعد بن یحییٰ الحجاج

تو میں اس پر تن ڈھانکنے کا کپڑا ابھی نہ چھوڑتا میں جب کسی بندہ مومن کے ایمان کو کامل کرتا ہوں تو اسے بدنی کمزوری اور رزق کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہوں پس اگر وہ اس حال میں جزع و فزع کرتا ہے تو اس پر (سابقہ نعمتوں کو) لوٹا دیتا ہوں اور اگر صبر و شکر کرتا ہے تو اس کی ذات پر اپنے فرشتوں میں فخر و ناز کرتا ہوں۔

(۸۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند عالم ملک الموت سے کہے گا...... مجھے اپنی عزت وجلال اور بلندی مکان کی قسم جس طرح تو نے میرے بندوں کو موت کا ذائقہ چکھایا ہے اسی طرح آج میں تجھے اس کا ذائقہ چکھاؤں گا۔

النھدی قال حدثنا شریک بن عبداللہ الخفی عن ابی اسحاق عن الحارث عن

علی علیه السلام قال قال رسول اللہؐ یقول اللہ عزوجل اشتد غضبنی علی من

ظلم من لایجد ناصرا غیری وعن والدہ عن المفید قال اخبرنا ابو الطیب

الحسین بن علی بن محمد قال حدثنا احمد بن محمد المقری قال حدثنا

یعقوب بن اسحاق قال حدثنا عمروبن عاصم قال حدثنا محمر بن سلیمان عن

ابیه عن ابی عثمان النھدی عن جندب الخفاری عن رسول اللہؐ قال ان رجلا

قال واللہ لا یغفراللہ لفلان فقال اللہ تعالیٰ من ذاالذی قال علی ان لا

اغفر لفلان فانی قد غفرت نفلان...... واحبطت عمل الثانی بقوله لایغفر الله لفلان...... وعن والده عن المفید قال حدثنا علی بن مهزویه القزوینی قال حدثنا دائود بن سلیمان قلا حدثنا الرضا علی بن موسیٰ قال حدثنی ابی موسیٰ بن جعفرؑ قال

(۹۰) حضرت امیر المومنین علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ میرا قہر وغضب اس بندہ پر بڑا سخت ہوتا ہے جو کسی ایسے (بے کس) شخص پر ظلم اور زیادتی کرے۔ جس کا میرے سوا اور کوئی ناصر ومددگار نہ ہو۔

(۹۱) جندب بن غفاری حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ خدا کی قسم خدا فلاں شخص کو ہرگز نہیں بخشے گا اس پر خدا نے (قہر آلود لہجے میں فرمایا) یہ کون ہے جو میرے نام کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا تو لو میں اُس شخص کو بخشتا ہوں اور اس دوسرے شخص کے عمل کو اس کی اس غلط گوئی کی وجہ سے ضبط کرتا ہوں۔

حدثنی ابی جعفر بن محمد قال حدثنی ابی محمد بن علی قال حدثنی ابی علی بن الحسینؑ قال حدثنی ابی علی بن ابی طالب امیر المومنین علیهم السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال الله عزوجل یا بنی آدم! کلکم ضال الامن هدیته و کلکم عائل الامن اغنیته و کلکم هالک الامن انجیته فاسئلونی اکفکم واهد کم سبیل رشد کم ان من عبادی المومنین من لایصلحه الاالفاقة ولو اغنیته لافسده ذلک وان من عبادی لیجتهد فی عبادتی وقیام اللیل فالقی علیه النعاس نظر امنی له فیر قد حتی یصبح ویقوم

(۹۲) حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ خدائے

Scanned by CamScanner

عزوجل فرماتا ہے[1]

اے فرزند آدمؑ! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت کروں تم سب کے سب غریب و نادار ہو سوائے اس کے جسے میں مالدار کروں تم سب کے سب ہلاک ہونیوالے ہو مگر جسے میں نجات دوں۔ لہٰذا تم (ہر حال میں) مجھ سے سوال کرو میں تمہاری کفایت کروں گا اور تمہیں راہ راست کی ہدایت کروں گا میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو میری عبادت کرنے اور رات بھر جاگنے میں بڑی جدوجہد کرتے ہیں مگر میں ان کی بھلائی و خیر خواہی کے لیے ان پر نیند کو غالب کر دیتا ہوں اس لیے وہ صبح تک سوتے رہتے ہیں۔

حین یقوم وهوماقت لنفسه فظن فاق العابدین وجاز باجتهاده حدالتقصیر فیتباعدبذلک منی وهویظن انه یتقرب الی الافلایتکل العاملون علی اعمالهم وان حسنت ولاتیأس المذنبون من مغفرتی لذنوبهم وان کثرت و برحمتی فلیثقوا وبفضلی فلیرجوا والی حسن نظری فلیطمئنو اوذلک انی ادبر عبادی بما یصلحهم وانا بهم لطیف خبیر.

محمد بن الحسن لاطوسی فی التهذیب عن احمد بن عبدون عن علی بن محمد بن الزبیر عن علی بن الحسین بن فضال عن فضل بن محمد الاسوی عن ابی عبدالله بن الجارود عن فضیل بن یسارعن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله عزوجل الصوم لی وانا اجازی به احمد بن محمد بن خالد البرقی فی المحاسن عن عدة من

[1] اگرچہ اس حدیث کا سابقاً ترجمہ گزر چکا ہے۔ مگر چونکہ اس میں بعض مزید اضافے ہیں اس لیے اس کا مکرر ترجمہ کیا جاتا ہے (احقر منہ عفی عنہ)

اور جب جاگتے ہیں تو اپنے نفس پر ناراض ہوتے ہیں اگر (میں ایسا نہ کرتا) اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا تو وہ عجب وخود پسندی میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتے وہ گمان کرتے کہ وہ تمام عبادت گزاروں سے گوئے سبقت لے گئے ہیں اور اپنی جدوجہد کی بدولت تقصیر و کوتاہی کی حد سے نکل گئے ہیں۔

اور اگر وہ ایسا کرتے تو مجھ سے دور ہو جاتے حالانکہ وہ خیال یہ کرتے کہ وہ میرا قرب حاصل کر رہے ہیں پس عمل کرنے والوں کو چاہیے کہ اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کریں۔ اگرچہ ان کے یہ اعمال نیک ہوں اور گنہگاروں کو چاہیے کہ میری بخشش سے ناامید نہ ہوں اگرچہ ان کے گناہ بہت زیادہ ہوں بلکہ انہیں چاہیے کہ میری رحمت پر بھروسہ کریں میرے فضل و کرم کے امیدوار رہیں اور میرے حسن سلوک سے مطمئن ہو جائیں یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ میں اپنے بندوں کی تدبیر ایسے طریقہ سے کرتا ہوں کہ جس میں ان کی بہتری ہوتی ہے کیونکہ میں اپنے بندوں کے حالات کو ان سے بہتر جانتا ہوں۔

(۹۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ روزہ خاص کر میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی (خصوصی) جزا دوں گا۔

اصحابنا عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن صدقة عن ابی عبدالله علیه السلام قال رسول اللهؐ ان الله تعالیٰ وکل ملائکة بالدعا للصائمین وقال رسول اللهؐ اخبرنی جبرائیل عن الله تعالیٰ انه قال ما امرت ملائکتی بالدعا لا حد من خلقی الا استجبت......وعن ابیه عمن ذکره عن الحلاء عن محمد بن مسلم عن ابی طالب علیه السلام رفعه الی النبیؐ قال الله "من اذنب ذنبا فعلم ان لی ان اعذبه وان لی ان اعفو عنه...... وقد تقدم مع مغایرة السند وزیادة المتن ...... وعن محمد بن علی عن علی بن الحکم عن حین ابی سعید المکاری عن رجل عن ابی عبدالله علیه السلام قال اتی رسول اللهؐ باساری فقدم منهم رجلا لیضرب عنقه

Scanned by CamScanner

فقال جبرائیل یا محمدؐ! ان ربک یقرئک السلام ویقول ان اسیرک ھذا یطعم الطعام ویقری الضیف ویصبر علی النائبة ویحتمل الحمالات فقال ان جبرائیل اخبرنی

(۹۴) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا نے روزہ داروں کے حق میں دعا کرنے کے لیے کچھ خاص فرشتے مقرر کر رکھے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ جب میں فرشتوں کو حکم دوں کہ وہ کسی کے حق میں دعا کریں تو پھر میں ان کی دعا کو اس کے حق میں ضرور قبول کرتا ہوں[1]

(۹۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے...... فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چند قیدی لائے گئے پس آپ نے ان میں سے ایک کو آگے کیا تا کہ اس کی گردن اڑائیں۔ اسی اثناء میں جبرائیل امین علیہ السلام نے نازل ہو کر پروردگار کا سلام پہنچانے کے بعد اس کا یہ پیغام پہنچایا کہ یا محمدؐ! یہ قیدی لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے مہمان نوازی کرتا ہے۔ مصائب پر صبر کرتا ہے اور لوگوں کے بوجھ اٹھاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیدی سے فرمایا کہ تیرے بارے میں خدائے جلیل کی طرف سے جبرائیل امین علیہ السلام نے مجھے یہ خبر دی ہے۔

عنک وعن اللہ بکذا وکذا وقد اعتقتک فقال لہ وان ربّک لیحب ھذا قال نعم فاسلم وقال واللہ لارددت عن مالی احدا ابدا. وعن ابن بنت الیاس عن عبداللہ بن سنان عن الشمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہؐ قال اللہ تعالیٰ وعزتی وجلالی وعظمتی وقدرتی وعلوی وارتفاع مکانی لا یؤثر عبدھوائی علی ھواہ الاجعلت غناہ فی نفسہ وکفیتہ ھمہ وکففت علیہ صنیعتہ وضمنت السموات والارض رزقہ وکنت لہ من وراء تجارة کل تاجر...... وروی السید الاجل المرتضیٰ علم الھدیٰ فی مجالسہ المعروف

[1] اس سے اگلی روایت مکرر ہے اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

Scanned by CamScanner

بالدرر والغرر قال روی ابوهریرة عن النبیؐ انه قال قال الله عزوجل اذا احب العبد لقائی احببت لقائه واذاذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی واذا ذکرنی فی ملاذکرته فی ملاخیر منهم واذا تقرب شبرا تقربت الیه ذراعا واذا تقرب

اس لیے میں تجھے آزاد کرتا ہوں (یہ سن کر) اس قیدی نے کہا کیا آپ کا پروردگار ان صفتوں کو پسند کرتا ہے؟ فرمایا ہاں! یہ سن کر وہ شخص مسلمان ہو گیا اور کہا بخدا میں کبھی کسی کو اپنے مال سے خالی ہاتھ نہیں لوٹاؤں گا۔

(۹۶) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حضرت خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال اور بلندی مقام و مکان کی قسم کہ کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہیں دیتا مگر یہ کہ میں اس کی ذات میں تونگری قرار دے دیتا ہوں اور اس کے ہم و غم کی کفایت کرتا ہوں اور اس کے احسان (نیکی) کی نگہداشت کرتا ہوں اور زمین و آسمان کو اس کی روزی کا ضامن قرار دیتا ہوں اور میں ہر کاروبار کرنیوالے کے کاروبار کے پیچھے اس کا یار و مددگار ہوتا ہوں۔

(۹۷) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مروی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی شخص میری ملاقات کو دوست رکھتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اسے یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو

الی ذراعا تقربت الیه باعا...... قال المرتضیٰ معنی الخبران من ذکرنی فی نفسه جازیته علی ذکره لی واذا تقرب الی شبرا اجازیته علی تقربه الی وکذلک الخبر الی اخره فمی المجازاة علی الشئی باسمه اتساعا کماقال تعالیٰ وجزاء سئیة سئیة مثلها ویمکرون ویمکرالله الله یتهزء بهم انتهی "ویمکن کون الخبر من اخبارالعامة لکن فی اخبار هذالکتاب ماهر بمعناه

Scanned by CamScanner

احـمد بن فهد فی عدة الداعی عن النبیؐ قال قال الله تعالیٰ لیحذر عبدی الذی یستـنـطبی رزقـی ان اغـضـب فافتح علیه بابامن الدنیا...... قال وعن النبیؐ قال اوحی الله الی بعض انبیائه قل للذین یتفقهون بغیر الدین ویتعلمون بغیر العمل ویطلبون الدنیا بغیر الاخرة یلبسـون للناس مسوک الکباش وقلوبهم کقلوب الـذئـاب الـسـنتهـم احـلـی امـن الـعـبـل واعمالهم امرمن الصبریتخادعون وبی یستهزون لا یتحن لکم فتنة تذرالحلیم حیرانا

میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ جو وارد ہے اپنی کتاب درروغرو میں اس روایت کو درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ولادت کہ جب وہ شخص اپنے نفس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اپنے نفس میں اسے یاد کرتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس کی جزاء خیر دیتا ہوں اور جو شخص ایک بالشت میرا قرب حاصل کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص میرا قرب (معنوی) حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو میں اسے اس کی نیک جزا دیتا ہوں آخر حدیث تک تمام جملوں کا مفہوم یہی ہے کیونکہ من باب المجاز کسی چیز کی جزاء کو اس چیز کا نام دے دیا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے برائی کی جزاء برائی ہے اور وہ خدا سے مکر کرتے ہیں اور خدا ان سے مکر کرتا ہے" کہ یہاں برائی کی جزاء کو مجازا برائی اور ان کے مکر کی سزا کو مجازا مکر کہا گیا ہے۔ (۹۸) جناب ابن فہد حلیؒ اپنی کتاب عـدة الداعی میں مرسلا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو بندہ میری روزی کی رفتار کو سست سمجھتا ہے اسے ڈرنا چاہیے کہ میں اس پر غضبناک ہو کر اس پر دنیا کا دروازہ کھول دوں؟[1]

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزی کی بہت زیادہ وسعت خدا کی خوشنودی کی نہیں بلکہ اس کے قہر وغضب کی علامت ہے اور کتاب کی ابتداء میں اس مضمون کی بہت سی حدیثیں گزر چکی ہیں کہ تنگی رزق شعار انبیاء ہے اور بہت زیادہ وسعت رزق کسی گناہ کی دنیا میں سزا ہے۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(۹۹) نیز فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنے بعض نبیوں کو وحی فرمائی۔ کہ ان لوگوں سے کہہ دو جو فقہ تو حاصل کرتے ہیں مگر دین کے لیے نہیں علم تو حاصل کرتے ہیں مگر عمل کے لیے نہیں اور دنیا حاصل کرتے ہیں مگر آخرت کیلئے نہیں وہ لوگوں کے دکھانے کے لیے تو گوسفند کا چمڑا زیب تن کرتے ہیں مگر ان کے دل بھیڑیوں کی مانند ہیں ان کی زبانیں تو شہد سے بھی زیادہ شیریں ہیں مگر ان کے اعمال تمہ سے بھی زیادہ تلخ ہیں وہ مجھے دھوکہ دیتے ہیں یا مجھ سے تمسخر کرتے ہیں ؟ میں ان کے لیے ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو دانا کو بھی حیران وسرگردان کردے گا۔

قال قال رسول اللہؐ اذا کان اخر اللیل یقول اللہ سبحانہ ھل من داع فاجیبہ ؟ ھل من سائل فاعطیہ سؤلہ؟ ھل من مستغفر فاغفرلہ! ھل من تائب فاتوب علیہ...... قال وعن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہؐ قال اللہ تعالیٰ انی لاستحی من عبدیرفع یدہ وفیھا حاتم فیروزج فارد ھا خاتبۃ...... وعن النبیؐ قال قال اللہ تعالیٰ مامن مخلوق یعضم لمخلوق دونی الا قطعت اسباب السموات ولارض من دونہ فان سالنی لم اعطہ وان دعانی لم اجبہ وما من مخلوق یعتصم بی دون احد من خلقی الاضمنت السموات والارض رزقہ فان دعانی اجبتہ...... وعن النبی قال اوحی اللہ الی یا اخاالمرسلین واخا المنذرین انذر قومک ان لایدخل بیتاً من بیوتی ولا حد من عبادی عنداحد منھم مظلمۃ فانی العنہ مادام قائمابین یدی یصلی حتی یرد تلک المظلمۃ واکون سمیعہ الذی یسم بہ وبصرہ الذی یبصریہ ویکون من اولیائی واصفیائی ویکون جاری مع الانبیاء والصدقین

(۱۰۰) نیز آنحضرتؐ سے مروی ہے فرمایا کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ کوئی دعا و پکار کرنیوالا ہے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی سائل ہے تاکہ میں اسے عطا کروں؟ کوئی طلب مغفرت کرنے والا ہے تاکہ میں اس کی مغفرت کروں اور کوئی توبہ کرنے والا ہے تاکہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ (۱۰۱) نیز آنحضرتؐ سے منقول ہے فرمایا خدا

Scanned by CamScanner

فرماتا ہے کہ مجھے اس بندہ سے حیا آتی ہے جو ایسا ہاتھ دعا کے لیے بلند کرے جس میں فروز ہو کہ اسے خالی و ناامید واپس لوٹاؤں (۱۰۲) نیز آنحضرتؐ سے مروی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مخلوق میرے سوا کسی مخلوق کا سہارا لیتی ہے میں اس کے لیے زمین و آسمان کے اسباب قطع کر دیتا ہوں پھر اگر مجھ سے سوال کرتا ہے تو اسے عطا نہیں کرتا اور اگر دعا کرتا ہے تو اسے قبول نہیں کرتا اور جو مخلوق میرا سہارا لیتی ہے اور کسی اور کا سہارا نہیں لیتی میں زمین و آسمان کو اس کی روزی کا ضامن قرار دے دیتا ہوں اور جب مجھ سے دعا کرتا ہے تو اسے قبول کرتا ہوں۔ (۱۰۳) نیز آنحضرتؐ سے مروی ہے فرمایا خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ اے رسولوں اور نذیروں کے بھائی اپنی قوم کو ڈراؤ کہ اس حالت میں میرے گھروں میں ہرگز نہ آئیں کہ کسی مخلوق کا کوئی حق ان کے ذمہ ہو کیونکہ جب تک وہ حق واپس نہیں کریں گے تو وہ اگر میرے گھر میں نماز بھی پڑھتے رہیں گے تو میں ان پر لعنت کرتا رہوں گا۔ ہاں جب وہ حق ادا کر دیں گے تو ان کا وہ کان بن جاؤں گا جس سے سنتے ہیں اور وہ آنکھ بن جاؤں گا جس سے وہ دیکھتے ہیں اور وہ میرے اولیاء اور برگزیدہ بندوں سے بن جائیں گے اور وہ جنت میں نبیوں، صدیقوں اور

والشهداء في الجنة وعن النبيّ يقول الله من دعاني وهو يعلم اني اضر وانفع استجبت له وعن النبيّ قال ينادى يوم القيامة يا امة محمد ؟ ما كان لي قبلكم فقد وهبته لكم وقد بقيت التبعات بينكم فتوا هبوهائو ادضلو الجنة برحمتي.

وعن النبيّ قال ان ربي اخبرني فقال وعزتي وجلالي ما ادرك العاملون درك البكاء عندي شيئا واني لانبي لهم في الرفيع الاعلى قصر الايثار كهم فيه غيرهم...... وعن النبيّ قال ان العبد يقول "اللهم اغفرلي "وهو معرض عنه ثم يقول "اللهم اغفرلي" وهو معرض عنه ثم يقول "اللهم اغفرلي" فيقول الله سبحانه للملائكة الاترون الى عبدي سالني المغفرة وانا معرض ثم سالني المغفرة علم عبدي انه لايغفر الذنوب الاانا اشهد كم اني قد غفرت له. وعنهؐ قال يقول الله سبحانه انا خير شريك من اشرك معي شريكا

شہیدوں کے ساتھ میرے پڑوسی ہوں گے (۱۰۴) نیز آنحضرتؑ سے مروی ہے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جوشخص مجھ سے دعا کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ نفع ونقصان میرے قبضہ قدرت میں ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ (۱۰۵) نیز آنحضرتؑ سے منقول ہے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند عالم منادی کرائے گا کہ یاامت محمدؐ! یہ جو میرے حقوق تمہارے ذمہ تھے وہ میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور جو لوگوں کے حقوق تمہارے ذمہ ہیں وہ تم ایک دوسرے سے بخشواؤ اور میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (۱۰۶) نیز آنحضرتؑ سے منقول ہے فرمایا کہ میرا پروردگار فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ عمل کرنے والے وہ کچھ اپنے عمل سے حاصل نہیں کرسکتے جو کچھ آہ وبکاء کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے میں ان (گریہ کرنے والوں) کے لیے رفیق اعلیٰ میں ایسا قصر تعمیر کروں گا جس میں ان کے ساتھ کوئی اور شریک نہ ہوگا (۱۰۷) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا بندہ خدا کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے" اللھم اغفرلی "(یااللہ مجھے بخش دے) مگر خدا اس سے روگردانی کرتا ہے وہ پھر کہتا ہے۔" اللھم اغفرلی " خدا پھر روگردانی کرتا ہے بندہ تیسری بار پھر عرض کرتا ہے" اللھم اغفرلی " تب خدائے غفار اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندہ نے مجھ سے مغفرت طلب کی مگر میں نے اس سے روگردانی کی اس نے دوبارہ طلب کی میں نے پھر منہ موڑا مگر اس نے پھر مغفرت طلب کی ہے میرے بندہ کو علم ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا اس لیے تم گواہ رہنا کہ میں نے اسے بخش دیا ہے (۱۰۸) نیز آنحضرتؑ سے منقول ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں بہترین شریک ہوں (یعنی) جو شخص اپنے عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک قرار دے گا تو

فی عمله فهو لشریکی دونی فانی لااقبل الاماخلص لی. قال وفی حدیث آخر انی اغنی الاغنیاء عن الشرک فمن عمل عملا شرک فیه غیری فانا منه بری وهوللذی اشرک به دونی......قال

ویقول الله یوم القیامة اذا جازی العبادباعمالهم اذهبواالی الذین کنتم ترائون

فی الدنیا هل تجدون عند هم ثواب اعمالکم ؟ وعن النبیؐ قال الله سبحانہ اذا علمت ان الغالب علی بدی الاشتغال بی یقلب شهوته فی مالتی ومناجاتی فاذا کان عبدی کذلک فاراد ان یسهو حلت بینه وبین ان یسهو اولئک اولیائی حقا اولئک الابطال حقا اولئک اذااردت ان اصلک اهل الارض بعقوبته زوینها علهم من اجل اولئک الابطال وعن رسول اللهؐ قال ان الله تعالیٰ قال..... انا جلیس من ذکرنی وقال سبحانہ اذکرونی اذکر کیرنبعمتی اذکرونی بالطاعة والعبادة ذکر کم بالنعم والاحسان والرحمة والرضوان.

وہ عمل میرے شریک کا ہی سمجھا جائے گا میں تو صرف اس عمل کو قبول کرتا ہوں جو خالصا میرے لیے ہو (۱۰۹) دوسری حدیث (قدسی) میں یوں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں تمام بے نیازوں سے زیادہ بے نیاز ہوں لہٰذا جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس میں میرے غیر کو بھی شریک کرے تو میں اس عمل سے بیزار ہوں بس وہ اس کے لیے ہے جسے میرا شریک بنایا گیا ہے (۱۱۰) نیز فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خداوند عالم لوگوں کو اپنے عملوں کی جزا دے گا تو (ریاکاروں سے) فرمائے گا تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھلانے کے لیے تم دنیا میں عمل کرتے تھے اور (جاکر دیکھو) کیا تم ان کے پاس اپنے عملوں کا ثواب پاتے ہو؟ (۱۱۱) آنحضرتؐ سے مروی ہے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ جب مجھے یہ بات معلوم ہو جائے کہ میرے بندہ پر میرے ساتھ مشغول رہنا اس طرح غالب ہے کہ اپنی خواہش کو میری دعا و مناجات اور میرے ساتھ عرض و نیاز میں صرف کر رہا ہے تو اس وقت اگر وہ غافل بھی ہونا چاہے تو میں اس کے اور اس کی غفلت کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں (اور اسے غافل نہیں ہونے دیتا) ایسے ہی لوگ میرے حقیقی دوست ہیں اور یہی حقیقی جوانمرد ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جب میں زمین والوں کو انکی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں تو ان لوگوں کی وجہ سے ان سے اپنے عذاب کو ٹال دیتا ہوں (۱۱۲) حضرت رسولؐ خدا سے منقول ہے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے میں اس شخص کا ہمنشین ہوتا ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے نیز آنحضرتؐ سے مروی

ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی نعمت کے ساتھ یاد کروں گا تم مجھے طاعت و عبادت سے یاد کرو میں تمہیں نعمت واحسان اور رحمت و رضوان کے ساتھ یاد کروں گا۔

قال رسول اللہؐ! قال اللہ تعالیٰ من شغلہ قرأتہ القرآن عن مسالتی اعطیتہ افضل ثواب الشاکرین...... وروی الشیخ الاجل میثم بن علی البحرانی فی شرح نہج البلاغۃ قال قال رسول اللہؐ قال عزوجل انا مع عبدی ماذکرنی و تحرکت بی شفتاہ ...... وروی الشہید الثانی فی رسالۃ الجمعۃ باسنادہ الاتی فی آخر الکتاب عن الشیخ ابی جعفر الطوسی عن المفید عن ابی القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ...... عن ابیہ عن سعد بن عبداللہ عن احمد بنمحمد بن عیسیٰ عن ابیہ عن عبداللہ بن سلیمان النوفلی عن الصادق علیہ السلام و ذکر حدیث وھیتہ للنجاشی والی الاھوازوز سالتہ الیہ بطولہیقول فیھا الصادق علیہ السلام حدثنی ابی عن ابائہ عن علی علیہ السلام عن النبیؐ قال نزل علی جبرائیل فقال یا محمدؐ! ان اللہ یقرا علیک السلام ویقول اشتقت للمومن اسما من اسمائی سمیتہ مومنا فالمومن منی و انا منہ فمن استھان مؤمنا فقد استقبلنی

(۱۱۴) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن کی تلاوت کرنا مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھے تو میں اسے شکر گزاروں کا بہترین ثواب عطا کرتا ہوں۔ (۱۱۵) جناب میثم بحرانی شرح نہج البلاغہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اہواز کے والی نجاشی کو جو مفصل وصیت نامہ ارسال فرمایا تھا اس میں فرماتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب امیر علیہ السلام سے اور انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایات کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بار جبرائیل مجھ پر نازل ہوئے اور کہا یا محمدؐ! خداوند عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے مومن کا نام (مومن) اپنے نام

Scanned by CamScanner

سے مشتق کر کے رکھا ہے پس مومن مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں لہٰذا جو شخص کسی بندۂ
مومن کی توہین کرتا ہے تو وہ مجھے اپنے خلاف جنگ کرنے کا چیلنج کرتا ہے۔

بالمحاربة...... قال وعنهٗ ان الله لما خلق الجنة قال لهاتكلمي فقالت سعد من يدخلني فقال الجبار جل شانه وعزتي وجلالي لايكن فيک ثمانية من الناس لايسكن فيک مدمن خمر...... ولا مصر على الزنا ولا قتات وهوالنمام ولاديوث ولاشرطي ولا مخنث ولا قاطع رحم ولاالذي يقول على عهد الله ان افعل كذاوكذا "ثم لم يف به وفي مسكن الفواد، عن النبيؐ قال قال الله حقت محبتي للذين يتصادقون من اجلي وحقت محبتي للذين يتناصرون من اجلي وما من مومن ولا مومنة يقدم الله له ثلاثة اولاد من صلبه لم يبلغوا الحنث الاادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم، عن انس قال قال رسول اللهؐ قال الله عزوجلّ اذاوجهت الى عبدمن عبادى مصيبة في بدنه اوماله اوولده ثم استقبل ذلک بصبر جميل استحيت منه يوم القيامة ان انصب له ميزانا

(۱۱۷) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا کہ جب خلاق عالم نے جنت کو خلق فرمایا تو اس سے کہا کچھ کلام کر جنت نے کہا نیک بخت ہوگا وہ جو مجھ سے داخل ہوگا اس وقت جبار وقہار نے کہا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ آٹھ قسم کے لوگ تجھ میں سکونت اختیار نہیں کر سکیں گے (۱) ہمیشہ شراب خوری کرنیوالا (۲) زنا کاری پر اصرار کرنے والا (۳) چغلخوری کرنے والا (۴) بے غیرتی کرنے والا (۵) پولیس کی ملازمت کرنے والا (یعنی سلطان جائر کی اعانت کرنیوالا) (۶) مخنث (لواطہ کرانے والا) (۷) قطع رحمی کرنے والا (۸) جو خدا کے نام پر عہد و پیماں کرے کہ میں فلاں کروں گا اور پھر ایفائے عہد نہ کرے یعنی بد عہدی کرنے والا (۱۱۸) رسالہ مسکن الفواد میں حضرت رسول اکرمؐ سے منقول ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے لازم ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کی مدد و نصرت کرتے ہیں اور فرمایا جس مؤمن مرد یا مومنہ عورت کی ایسی تین صلبی اولادوں کو خدا ان

سے پہلے (ان کی زندگی میں) اٹھا لے جو ابھی سن بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو خدا ان کو ضرور اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل کریگا۔

(۱۱۹) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندہ پر اس کے بدن، اس کے مال، یا اس کی اولاد میں کوئی مصیبت نازل کروں اور وہ صبر جمیل کے ساتھ اس کا استقبال کرے تو قیامت کے دن مجھے اس سے حیاء انگیز ہوگی کہ اس کے لیے میزان اعمال نصب کروں۔

اوانشرلہ دیوانا...... وفی کتاب الآداب قال قال النبیؐ یقول اللہ عزوجل للعلماء یوم القیامۃ انی لم اجعل علمی وحلمی فیکم الا وانا اریدا ناغفر لکم علی ماکان منکم ولا ابالی...... وقالؐ ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا. قال وقال مخبرا عن جبرائیل قال اللہ عزوجل الاخلاص سر من اسراری استود عتہ قلب من احببت من عبادی.

یا اس کے نامہ اعمال کو کھولوں (یعنی اسے بے حساب داخل بہشت عنبر سرشت کروں گا)

(۱۲۰) منیۃ المرید فی اداب المفید والمستفید میں آنحضرتؐ سے مروی ہے فرمایا خداوند عالم بروز قیامت (حقیقی) علماء (باعمل) سے فرمائے گا میں نے اپنا علم وحلم تمہارے حوالے نہیں کیا تھا مگر اس لیے کہ میرا ارادہ تھا کہ تم سے جو کچھ بھی سرزد ہوا ہے وہ تم کو بخش دوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے (۱۲۱) نیز فرمایا خدا نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع وفروتنی اختیار کرو (۱۲۲) نیز فرمایا جبرائیل نے مجھے رب جلیل سے خبر دی ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ "اخلاص" میرے سربستہ رازوں میں سے ایک ایسا راز ہے کہ میں اپنے بندوں میں سے صرف اس بندے کے دل میں اسے ودیعت کرتا ہوں جس سے میں محبت و پیار کرتا ہوں (۱۲۳) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ عظمت و بزرگی اور کبریائی و بڑائی میری چادر ہے جو شخص اس میں مجھ سے جھگڑا کرے گا (اسے مجھ سے چھیننے کی ناکام کوشش کرے گا) میں اسے ہلاک و برباد کردوں گا (۱۲۴) رسالہ اسرار الصلوۃ (للشہید الثانی) میں جناب امام

Scanned by CamScanner

جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ میں جب کسی بندہ کے دل پر مطلع ہوتا ہوں اور اس میں اپنی اطاعت اور
اپنی رضا جوئی کے لیے اخلاص پاتا ہوں تو (اسکے معاملات کی) درستگی اور سیاست کی پختگی کا
خود متولی ہو جاتا ہوں اور جو شخص میرے غیر کے ساتھ مشغول ہوتا ہے وہ اپنے آپ کے ساتھ
استہزا و تمسخر کرنے والوں سے قرار پاتا ہے اور اس کا نام نقصان و زیاں پانے والوں کے دیوان
میں لکھا جاتا ہے۔ (۱۲۵) نیز آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ میں تمام بے نیازوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔

الشرک من عمل عملاً فاشرک فیه غیری فنصیبی له فانا لا اقبل الاما کان
خالصالی. وروی ابو عمر و محمد بن عبدالعزیز الکشی فی کتاب الرحال
عن محمد بن مسعود قال حد ثنی جعفر بن احمد بن ایوب قال حدثنی حمد
ان بن سلیمان ابوالخیر قال حدثنی ابو محمد عبدالله بن محمد الیمانی قال
حدثنی محمد بن الحسین بن ابی الخطاب الکوفی عن ابیه الحسین بن
طافوس قال کنا علی مائدة ابن العباس و محمد بن الحنفیة حاضر فوقعت
جرادة فاخذها محمد ثم قال...... تعرفون هذه النقط السود فی جنا حه قلنا الله
اعلم قال اخبرنی ابی امیر المومنین علیه السلام انه کان مع النبیؐ فقال یا علی
تعرف هذه النقط السود فی جناح الجراد؟ قلت الله ورسوله اعلم! فقالؐ
مکتوب فی جنا حهاانی انا الله رب العالمین خلقت الجراد جنداً من جنردی
اصیب به من اشاء من عبادی قال الکشی وروی عبدالرزاق عن معمر عن
الزهری عن علی بن زید عن سعد بن المسیب عن علی بن الحسین عزابیه

پس جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو میرا شریک ٹھہرائے تو میرا حصہ بھی اسی غیر کا
ہوتا ہے ہاں میں تو صرف اس عمل کو قبول کرتا ہوں جو صرف میرے لیے ہو (۱۲۶) حسین بن
طاؤسؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ جناب ابن عباسؓ کے دستر خوان پر بیٹھے تھے اور

جناب محمد بن حنفیہ بھی وہاں موجود تھے کہ ایک مکڑی گری، جناب محمد بن حنفیہ نے اسے پکڑ لیا اور حاضرین سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے پروں پر سیاہ نقطے کیسے ہیں؟ ہم نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے جناب ابن حنفیہ نے کہا میرے والد امیر المومنینؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک بار وہ حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر تھے کہ آنحضرتؐ نے یہی سوال ان سے کیا کہ یا علیؑ جانتے ہو کہ مکڑی کے پروں پر یہ سیاہ دھبے کیسے ہیں تو میں نے کہا خدا اور رسولؐ بہتر جانتے ہیں؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا ان پر لکھا ہے "میں خدا ہوں اور عالمین کا پروردگار ہوں میں نے مکڑی کو پیدا کیا ہے جو میرے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہوں اس میں مبتلا کرتا ہوں۔

(۱۲۷) جناب کشی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ علیہ السلام عن النبیؐ عن جبرائیل عن اللہ تعالیٰ انہ قال مامن عبد من عبادی آمن بی وصدق بک وصلی فی مسجدک علی خلا من الناس الاغفرت لہ ماتقدم من ذنبہ وماتاخر وروی الشیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی فی الجز الثالث من کنز الفوائد عن رسول اللہؐ قال قال اللہ تعالیٰ ان ھذا الذین ارتضیتہ لنفسی وانہ لایصلح لہ الا السخاء وحسن الخلق فاصحبوھما ماصحبتموہ...... وفی الجزاء الرابع منہ عن رسول اللہؐ ان اللہ تعالیٰ یقول لملائکتہ اذا ھم عبدی بالحسنۃ...... وروی الکراجکی ایضا فی کتاب معدن الجواھر وریاضۃ الخواطر عن انس عن النبیؐ قال یقول اللہ تعالیٰ لولا رجال خشع وصبیان رضع وبھام رتع

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ جناب جبرائیلؑ سے اور وہ رب جلیل سے روایت کرتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے میرے بندوں میں سے جو بندہ مجھ پر ایمان لائے اور "اے رسولؐ" تیری تصدیق کرے اور تیری مسجد میں خلوت کی حالت میں نماز پڑھے تو میں اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہوں (۱۲۸) جناب کراجکی اپنی کتاب کنز الفوائد میں

Scanned by CamScanner

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ یہ دین (اسلام) ہے جسے میں نے اپنی ذات کے لیے پسند کیا ہے اور اس کے لیے سخاوت اور حسن خلق کے علاوہ کوئی چیز موزوں نہیں ہے لہٰذا جب تک اس دین کا دامن تھامنا ہے اس وقت تک ان دو صفتوں کو بھی لازم پکڑو (۱۲۹) نیز اسی کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا اپنے فرشتوں (کراما کاتبین) سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے تو ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں درج کر لیا کرو اور جب وہ اسے کر گزرے تو ایک کی دس نیکیاں لکھا کرو اور جب میرا بندہ برائی کا ارادہ کرے اور کر بھی گزرے تو صرف ایک گناہ درج کیا کرو اور اگر اسے ترک کر دے تو اس چیز کو بھی اس کی ایک نیکی کے طور پر درج کیا کرو۔

(۱۳۰) نیز جناب کراجکی اپنے رسالہ معدن الجواہر میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ (اے نبی آدمؑ!) اگر تم میں خشوع کرنے والے کچھ مرد، دودھ پینے والے کچھ بچے اور چرنے والے کچھ حیوان نہ ہوتے۔

لصب علیکم العذاب صبا وروی الشیخ رجب الحافظ البرسی قال وروی عن النبیؐ انہ قال لما خلق اللہ العرش خلق سبعین الف ملک وقال لھم طوفوا بعرشی النور وسبحونی واحملوا...... عرشی فطافوا وسبحوا وار ادوان یحملو العرش فماقدر وافقال لھم اللہ طوفو العرشی النور وصلوا علی نور جلالی محمد حبیبی واحملوا عرشی فطافوا وحملوہ و قالو ربنا امرتنا بتسبیحک وتقدیسک وامرتنا ان نصلی علی نور جلالک محمد فتنقص من تسبیحک؟ فقال اللہ لھم یا ملائتی اذاانتم صلیتم علی حبیبی محمدًا فقد سبحتمونی وقد ستمونی وھللتمونی...... وروی ابو علی الفضل بن الحسین الطبرسی فی آخر سورۃ الکھف من التفسیر الصغیر عن النبیؐ قال قال اللہ تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک فمن عمل عملاً اشراک فیہ غیری فانا

بری منہ وھوللذی اشرک وقدورد ھذا المعنیٰ من طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفۃ کما تقدم ویاتی وروی فیہ عن انس ان النبیؐ

تو (تمہاری بدعملیوں کی وجہ سے) میں تم پر اس طرح عذاب نازل کرتا جس طرح نازل کرنے کا حق ہے

(۱۳۱) حافظ رجب برسی بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا کہ جب خدا نے عرش کو پیدا کیا تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی خلق فرمائے اور ان کو حکم دیا کہ میرے نورانی عرش کا طواف کرو اور میری تسبیح کرو اور میرے عرش کو اٹھاؤ چنانچہ فرشتوں نے طواف بھی کیا اور تسبیح بھی کی۔ مگر جب عرش کو اٹھانا چاہا تو نہ اٹھا سکے۔ تب خدا نے ان سے فرمایا کہ میرے نورانی عرش کا طواف کرو اور میرے نورِ جلال اور میرے حبیب محمدؐ پر صلوات بھیجو فرشتوں نے کہا کہ اس طرح تیری تسبیح میں کمی کر دیں؟ خداوند عالم نے ان سے فرمایا اے میرے فرشتو! جب تم میرے حبیب محمدؐ پر صلوات بھیجو گے تو یہ تمہاری تسبیح و تقدیس اور تہلیل سمجھی جائے گی۔ (۱۳۲) جناب شیخ طبرسی اپنی تفسیر صغیر (جمع الجوامع) میں سورہ کہف کے آخر میں حضرت رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند فرماتا ہے کہ میں شرک کے سلسلہ میں سب بے نیازوں سے بڑا بے نیاز ہوں۔ پس جو شخص کوئی عمل بجالائے اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اس عمل سے بیزار ہوں اور وہ عمل اسی کے لیے ہوتا ہے جسے میرا شریک بنایا گیا ہے مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ مفہوم طرق کثیرہ کے ساتھ اور الفاظ مختلفہ کے ساتھ وارد ہوا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے اور آئندہ بھی آئے گا۔ انشاء اللہ

(۱۳۳) اسی کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ

تلاھذہ الایۃ یعنی "ھوا ھل التقوی واھل المغفرۃ" فقال قال اللہ سبحانہ انا اھل ان اتقی فلا یجعل معی الہ فمن اتقی ان یجعل معی الھا فانا اھل ان اغفر لہ وروی بعض اصحابنا المتاخرین فی رسالۃ فی معرفتہ الاوقات عن زید بن خالد الجھنی قال صلی بنا رسول اللہؐ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر السماء کانت

Scanned by CamScanner

من الليل ثم اقبل على الناس بوجهه فقال اتدرون ماقال ربكم؟قالوا الله ورسوله اعلم اقال ربكم من عبادی مومن بی و کافر بالکواکب و کافربی ومومن بالکواکب فمن قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلک مومن بی وکافر بالکواکب ومن قال مطرنا بنوء کذاو کذافذلک کافر بی ومومن بالکواکب

وفی تفسیر العسکری علیه السلام عن امیر المومنین علیه السلام قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول کان فیما مضیٰ ملکان مومن وکافر فمرض الکافر فاشتهی سمکة فی غیر اوانهالان ذلک الصنف من السمک کان یومئذٍ فی اللجج حیث لایقدر

کہ آپ نے یہ آیت مبارکہ "ھو اھل التقوی واھل المغفرة" کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس بات کے لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کوئی اور الہ نہ بنایا جائے پس جو شخص مجھ سے ڈرے اور میرے ساتھ کوئی اور آلہ وخدا نہ بنائے تو میں اس بات کا سزاوار ہوں کہ اس کو بخش دوں (۱۳۴) زید بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر صبح سویرے ہمیں رات ہونے والی بارش کے نشانات پر نماز صبح پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کچھ جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو میرے مومن ہیں اور ستاروں کے کافر! اور کچھ ایسے ہیں۔ جو میرے کافر ہیں اور ستاروں کے مومن (پھر اس مطلب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا) پس جو شخص یہ کہے کہ خدا کے فضل وکرم اور اس کی رحمت سے بارش برسی ہے تو یہ شخص میرا مومن اور ستاروں کا کافر ہے اور جو شخص یہ کہے کہ فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش برسی ہے یہ وہ ہے جو میرا کافر ہے اور ستاروں کا مومن ہے (۱۳۵) تفسیر منسوب بہ حضرت امام حسن عسکریؑ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت رسول اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گزشتہ زمانے میں دو بادشاہ تھے ایک مومن

تھا اور دوسرا کافر پس اتفاقاً کافر بادشاہ بیمار ہوگیا اور اس نے ایک ایسی مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی جو اس وقت گہرے سمندر میں رہتی تھی اور اس کے پکڑنے کی کوئی صورت نہ تھی۔

علیه فآیسته الاطباء من نفسه وقالوا استخلف من یقوم بالملک فان شفاک فی هذه السکة ولا سبیل الیها فبعث الله ملکا امره ان یزعج السمک الی حیث یسهل اخذها فاخذت له فاکلها وبرائم ان ذلک المومن مرض فی اورن حین ذلک السمک لایفارق الشطوط مثل علة الکافر فوصف له الاطباء تلک السمکة وقالوا طب نفسا فهذا آوان وجودها فبعث الله ذلک الملک وامره ان یزعج ذلک السمک حتی یدخل اللجج حیث لایقدر علی صیده فعجب من ذلک ملائکة السماء واهل الارض حتی کادوا ان یفتتنوا فاوحی الله عزوجل الی ملائکة السماء والی نبی ذلک الزمان فی الارض انی انا الکریم المتفضل القادر لایضرنی ماعطی ولا یننی مامنع ولا اظلم احدا مثقال ذرة اما الکافر فانما سهلت له اخذ السمکة فی غیر اوانها لیکون جزاء علی حسنة کان عملها اذاکان حقا ان لاابطل لاحد حسنة حتی بردالقیامة ولا حسنة فی

اس لیے طبیبوں نے اسے زندگی سے مایوس کرتے ہوئے کہا کہ اپنے جانشین کا انتظام کرو کیونکہ تمہاری شفا فلاں مچھلی میں ہے مگر اس تک رسائی ممکن نہیں ہے (ادھر بادشاہ نے قسمت آزمائی کرنے کے لیے مچھیروں کو اس کے پکڑنے کا حکم دیا ادھر) خدا نے ایک فرشتہ کو بھیجا کہ اس مچھلی کو گہرے سمندر سے ہانک کر وہاں اس جگہ پہنچائے جہاں سے اس کا پکڑنا آسان ہو چنانچہ مچھلی پکڑی گئی بادشاہ نے کھائی اور وہ شفایاب ہوگیا پھر وہ دوسرا مومن بادشاہ اسی بیماری میں مبتلا ہوگیا مگر اس وقت جبکہ وہ مچھلی عام ندی نالوں میں مل جاتی تھی چنانچہ طبیبوں نے اس کے لیے وہی مچھلی تجویز کی اور ساتھ ہی کہا کہ خوش ہو کہ اس موسم میں وہ مچھلی عام نالوں اور تھوڑے پانی میں بھی مل جاتی ہے (چنانچہ ادھر مومن بادشاہ نے مچھیروں کو وہ مچھلی پکڑنے کا حکم

Scanned by CamScanner

دیا اور ادھر) خدا نے اسی فرشتے کو حکم دیا کہ اس مچھلی کو وہاں سے ہانک کر اس گہرے سمندر میں لے جائے جہاں اس کا پکڑنا ممکن نہ ہو اس واقعہ پر آسمانی فرشتوں اور اہل زمین نے تعجب کیا اور قریب تھا کہ وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں تب خدا نے آسمانی فرشتوں اور زمین میں اس وقت کے نبی کو وحی فرمائی کہ میں کریم ہوں صاحب فضل و کرم اور وہ قادر مطلق ہوں کہ جو کچھ عطا کرتا ہوں وہ مجھے نقصان نہیں پہنچاتا اور جو روکتا ہوں وہ مجھے فائدہ نہیں دیتا اور میں کسی پر بھی ذرا برابر ظلم و ستم نہیں کرتا (اب تفصیل سنو) جہاں تک کافر بادشاہ (اور اس کی خواہش کے پورا ہونیکا تعلق ہے) تو میں نے اس لیے غیر موسم میں مچھلی کا پکڑنا اس کے لیے آسان کیا تا کہ وہ اس کی اس نیکی کا عوض بن سکے جو اس نے کی تھی کیونکہ میں کسی کی نیکی کو اکارت نہیں کرتا تا کہ جب میدان قیامت میں آئے تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ ہو۔

صحيفته ويدخل النار و منعت العابد تلك السمكة بعينها لخطيئة كانت منه اردت تمحيصها عنه بمنع تلك الشهوة واعلام ذلك الدواء ليأتيني ولاذنب عليه فيدخل الجنة وعن امير المومنين عليه السلام قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول قال الله عزوجل انا الرحمٰن وهي الرحم شققت لها اسما من اسمي من وصلها وصلته ومن قطعها قطعته ...... قال و قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال الله عزوجل يا عبادي كلكم ضال الامن هديته فسئلوني الهدى اهدكم وكلكم فقير الامن اغنيته فسئلوني الرزق ارزقكم وكلكم مذنب الامن عافيته فاسئلوني المغفرة اغفرلكم ومن علم اني ذوقدرة على المغفرة فاستغفرني غفرت له ولا ابالي ولو ان اوّلكم واخركم وحيكم وميتكم و رطبكم ويابسكم اجتمعوا على قلب اتقى عبد من عبادي لم يزيدوا في ملكي جناح بعوضة ولوان اولكم واخركم وحيكم ومكيتكم ورطبكم و

تا کہ سیدھا واصل جہنم ہو جائے اور جہاں تک عابد (بادشاہ کی خواہش اور اسے مچھلی نہ ملنے کا

تعلق ہے تو ایسا اس کی اس لغزش کی وجہ سے ہوا جو اس سے سرزد ہوئی تھی میں نے چاہا کہ اس کی خواہش کو پورا نہ کر کے اور اس دوا کو معدوم کر کے اس کی لغزش کی تلافی کروں تا کہ جب فردائے قیامت میری بارگاہ میں آئے تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو تا کہ فوراً داخل جنت ہو جائے۔ (۱۳۶) جناب امیر المومنینؑ سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت رسولؐ خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ خدا فرماتا ہے میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم ہے میں نے اس (صلہ رحمی) کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے لہٰذا جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اس سے وصل کروں گا اور جو قطع رحمی کرے گا میں اسے ہلاک و برباد کر دوں گا۔

(۱۳۷) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت کروں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو تا کہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب کے سب فقیر و نادار ہو مگر جسے میں مالدار کروں پس تم مجھ سے روزی طلب کرو تا کہ میں تمہیں روزی دوں۔ اور تم سب کے سب گنہگار ہو مگر جسے میں عافیت دوں پس مجھ سے طلب مغفرت کرو تا کہ میں تمہارے گناہ معاف کروں اور جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے تو میں اسے بخشش دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا اور اگر تمہارے اول و آخر تمہارے زندے و مردے اور تمہارے خشک و تر

ویابسکم اجتمعو افیتمنی کل واحد منکم مابلغت امنیته فاعطیته لم یبین ذلک فی ملکی کمالو ان احد کم مرعلی شفة البحر فیغمس فیه ابرة ثم انتزعها ذلک بانی جواد کریم ماجد واحد عطائی کلام وعداتی کلام فاذا اردت شیئاً فانما اقول کن فیکون وروی الشیخ ابوعلی الحسن بن الشیخ ابی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی عن ابیه عن شیخ ابی عبدالله الحسین بن عبیدالله الغضائری عن الشیخ الجلیل ابی محمد هارون بن موسیٰ التلعکبری عن الشیخ ابی علی محمد بن همام اررسکانی عن الحسین بن زکریا البصری، عن صهیب بن عباد بن صهیب عن ابیه عن ابی عبدالله عن

Scanned by CamScanner

الصدوق وروى هذا الحديث الشيخ السعيد ضياء
ابيه عن آبائه عن علی علیهم السلام قال قرات بخط الشيخ الصالح
الدين ابو الرضا فضل الله بن علی الحسینی قال قرات بخط الشيخ الصالح
واخبرنی عنه محمد بن احمد بن محمد بن الحسن بن مهزويه الكرمندی
الشيخ الخطيب وجدت بخط احمد ب ن

پرہیز گارترین بندے بن جائیں تو میری سلطنت میں پر پشہ کے برابر اضافہ نہیں کر سکتے اور اگر تمہارے اول وآخر تمہارے زندے ومردے اور تمہارے خشک وتر شقی ترین بندے بن جائیں تو میری سلطنت میں مچھر کے پر کے برابر کمی نہیں کر سکتے اور اگر تمہارے اول وآخر تمہارے زندے ومردے اور تمہارے خشک وتر جمع ہو جائیں اور پھر ہر شخص اپنی اپنی آرزو ظاہر کرے اور پھر میں ان سب کو ان کا مدعا دے دوں تو اس کا اثر بھی میری سلطنت میں ظاہر نہیں ہوگا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سمندر کے کنارے سے گزرے اور سوئی اس میں ڈبو کر باہر نکال لے (تو اس سمندر میں کمی کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا) یہ سب اس لیے ہے کہ میں سخی، کریم، بزرگ اور واحد و یکتا ہوں۔ میری عطا و بخشش صرف ایک کلام ہے اور میرے وعدے بھی صرف ایک کلام ہیں کیونکہ میں جب کسی چیز کے کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

ابراهيم بن محمد ابان حدثنا احمد بن محمد بن يونس السيمانی قال اخبرنی محمد بن ابراهيم الاصبحی قال حدثنی ابر الحضيب بن سليمان قال اخبرنی ابو جعفر الباقر عليه السلام قال كان امير المومنين عليه السلام يقول انه كان لرسول اللهؐ سر فلما عشر عليه كان يقول وانا اقول لعن الله و انبيائه ورسله وخلقه من يفشی سر رسول اللهؐ الی غير ثقة فاكتموا رسول اللهؐ فانی سمعت رسول الله يقول يا علی انی ماحد نك الاماسمعت اذنانی دوعیٰ قلبی و نظر بصری ان لم يكن من الله فمن رسوله يعنی جبرئيل فاياك ياعلی! ان تفع سری هذا فانی دعوت الله ان يذيق من اضاع سری هذا جراثيم جهنم واعلم

ان کثیرا من الناس وان قل تعبدهم اذا عملوا ماقول لک کانو فی اشد العبادة وافضل الجهاد ولولا طفاة هذه الامةلشثت هذا السرو لکن علمت ان الذین اذا یضیع واحبان لاینتهی ذلک الا الی ثقة انی لما اسری بی انتهیت الی السماء السابقه فتح

(۱۳۸) جناب محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خاص راز تھا جب وہ فاش ہوگیا تو آپ فرمایا کرنے تھے اور میں بھی کہتا ہوں کہ خدا اس کے انبیاء اس کے رسل اور اس کی تمام مخلوق کی لعنت ہو اس شخص پر جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو کسی قابل وثوق آدمی کے سوا اور کسی کے سامنے فاش کرے پس رسولؐ خدا کے راز کو پوشیدہ رکھو کیونکہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے۔ یا علیؑ! میں تم سے وہی بات کرتا ہوں جو میرے دونوں کانوں نے سنی، دل نے یاد کی اور آنکھ نے دیکھی ہے۔ اگر یہ بات (براہ راست) خدا کی طرف سے نہیں تو اس کے رسول یعنی جبرائیلؑ کی طرف سے تو ضرور ہے۔ یا علیؑ! خبردار کہیں اس میرے راز کو فاش نہ کرنا کیونکہ میں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی ہے کہ جو شخص میرے اس راز کو فاش کرے وہ اسے عذاب جہنم کا ذائقہ چکھائے اور یقین کرو کہ بہت سارے لوگ جن کی عبادت بہت ہی قلیل ہے اگر میرے گفتہ کے مطابق عمل کریں گے تو سخت ترین عبادت اور افضل ترین جہاد میں مشغول سمجھے جائیں گے اور اگر امت کے سرکش لوگ نہ ہوتے تو میں اس راز کو فاش کر دیتا لیکن میں جانتا ہوں کہ (ایسا کرنے سے) دین ضائع ہو جائے گا اور میری خواہش ہے کہ یہ راز سوائے قابل وثوق آدمی کے اور کسی تک نہ پہنچنے پائے۔ (اور وہ یہ ہے) کہ میں شب معراج جب ساتویں آسمان پر پہنچا تو میری نگاہ

لی بصری الی فرجة فی العرش تفور کفور القدر فلما اردت الانصراف اقعدت عند تلک الفرجة ثم نودیت. یا محمدًا! ان ربک یقرئک السلام ویقول لک انت اکرم خلقه علیه وعنده علم وقدز واه عن جمیع الانبیاء

وجمیع امھم غیرک وغیرامتک لمن ارتضیت لله منھم ان یسروہ لمن بعد
ھم لمنارتضوا
للہ منھم انہ لایضرھم بعد مااقول لک ذنب کان قبلہ ولا مایاتی بعدہ
ولذلک امرت بکتمانہ لئلا یقول العاملون حسبنا ھذا من الطاعۃ

عرش کے ایک شگاف پر بڑی جو ہانڈی کی طرح کھول رہا تھا جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھے اس شگاف کے پاس بٹھایا گیا پھر مجھے ندادی گئی۔ یا محمدؐ! آپ کا پروردگار! آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تو اس کے نزدیک اس کی تمام مخلوقات میں سے زیادہ مکرم و معظم ہے اور اس کے پاس ایک ایسا علم ہے جسے اس نے اپنے تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے مخفی رکھا ہے سوائے تیرے یا تیری امت کے ان لوگوں کے جن کو تم خدا کے لیے پسند کر دیا جن کو وہ اپنے بعد پسند کریں جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں اس کے بعد ان کو کوئی اگلا یا پچھلا گناہ نقصان نہیں دے گا اور اسی لیے میں نے تمہیں اس کے پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے تا کہ کہیں عمل کرنے والے (عمل چھوڑ کر) یہ نہ کہہ دیں کہ ہمیں عمل کی بجائے یہی کافی ہے۔

گناہ کبیرہ کی بخشش کی دعا

یا محمد !قل لمن عمل کبیرۃ من امتک فاراد محرھا والطھرۃ منھا فلیطھ لی بدنہ رثیابہ ولیخرج الی بریہ ارضی فلیستقبل رجی یغر القبلۃ حیث لایراہ احد ثم یرفع یدیہ الی فانہ لیس بینی وبینہ حائل ولیقل.

یا محمدؐ! جو شخص تیری امت میں سے کوئی گناہ کبیرہ کر چکا ہے اور اب اسے مٹانے اور اس کی آلودگی سے اپنے دامن کو صاف کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس سے کہیں کہ وہ پاکیزہ بدن و لباس کے ساتھ کسی کھلے میدان میں نکل جائے اور روبقبلہ ہو کر جبکہ اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو میری بارگاہ کی طرف اس طرح ہاتھ بلند کرے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہ

Scanned by CamScanner

ہو یہ دعا پڑھے:۔

یَاوَاسِعًا بِحُسْنِ عَائِدَتِہٖ وَیَامُلْبِسًا فَضْلَ رَحْمَتِہٖ وَیَا مُہِیْبًا لِشِدَّۃِ سُلْطَانِہٖ وَیَارَاحِمًا بِکُلِّ مَکَانٍ ضَرِیْرًا اَصَابَہُ الضُّرُّ فَخَرَجَ اِلَیْکَ مُسْتَغِیْثًا بِکَ اٰئِبًا اِلَیْکَ ہَائِبًا لَکَ یَقُوْلُ قَدْ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَلِمَغْفِرَتِکَ خَرَجْتُ اِلَیْکَ اَسْتَجِیْرُبِکَ فِیْ خُرُوْجِیْ مِنَ النَّارِ وَبِعِزِّ جَلَالِکَ تَجَاوَزْ عَنِّیْ یَا کَرِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الَّذِیْ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ وَقَرَنْتَہٗ بِقُدْرَتِکَ وَجَعَلْتَہٗ مِنْ سُلْطَانِکَ وَاَنْزَلْتَ بِہٖ کِتَابِکَ وَالْبَسْتَہٗ وَقَارَ ہَیْبَتِکَ یَااَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَطْلُبُ اِلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَمْحُوْا عَنِّیْ مَااَتَیْتُکَ فِیْہِ وَفَرَغْتُ اِلَیْکَ فِیْ مَغْفِرَتِہٖ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنِّیْ فِیْہِ بِرَحْمَتِکَ فَاِنِّیْ وَاثِقٌ بِکَ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ فِیْہِ تَیْسِیْرُ الْاُمُوْرِ کُلِّہَا ہٰذَا اِعْتِرَافِیْ فَلَاتَخْذُلْنِیْ وَہَبْ لِیْ عَافِیَتَہٗ فَقَدْ ہَلَکْتُ وَتَلَافِنِیْ بِحَقِّ حُقُوْقِکَ کُلِّہَا یَا کَرِیْمُ یَامُجِیْبُ

فانہ ان لم یردبما امرتک بہ غیری خلصتہ من کبیر تہ تلک حتی اغفرھالہ واطھرا لایہ منھا وذلک لانی قد علمتک اسماء اجیب بھاالداعی

''جو طریقہ میں نے تمہیں بتایا ہے اگر وہ گنہگار اس کے مطابق خلوص کے ساتھ عمل کریگا اور میرے سوا کسی اور کا ارادہ نہیں کرے گا تو میں اسے اس کے کبیرہ گناہ سے نجات دے دوں گا اور اس کے ہاتھوں کو اس سے صاف کروں گا کیونکہ میں نے تمہیں ایسے اسماء تعلیم دیئے ہیں کہ میں ان کے ذریعہ دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں......''

گناہ صغیرہ کی بخشش کی دُعا

یا محمدؐ! ومن کثرت ذنوبہ من امتک فیما دون الکبائر حتی یشتھر بکثر

تهاویملت علی اتباعها فلیتعمدلی عند طلوع الفجر وقبل الوا الشفق فلیعصب وجهه الی ولیقل یارب یارب

یا محمد! تیری امت میں سے جس شخص کے گناہان صغیرہ بکثرت ہوں یہاں تک کہ وہ ان کی وجہ سے مشہور ہو جائے اوران کی وجہ سے اسے برا آدمی سمجھا جائے تو طلوع فجر کے وقت اور شفق کی سرخی زائل ہونے سے قبل رو بآسمان ہو کر یہ دعا پڑھے۔"

يَارَبِّ يَا رَبِّ عَبْدُكَ (فلاں بن فلاں) شَدِيْدٌ حَيَآؤُهُ مِنْكَ مِنْ تَعَرُّضِهٖ لِرَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ لِإِصْرَادِهٖ عَلٰى كَبِيْرَتِهٖ وَإِدَامَتِهٖ عَلَيْهَا فِيْ ضُعْفِ قُوَّتِهٖ وَقِلَّةِ حِيْلَتِهٖ وَبِجُرْأَتِهٖ يَارَبِّ عَلٰى مَانَهَيْتَ عَنْهُ مِنَ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ يَاعَظِيْمُ مَا آتَيْتَهُ، لَايَعْلَمُهُ، غَيْرُكَ وَقَدْ شَمِتَ بِيْ فِيْهِ الْقَرِيْبُ وَالْبَعِيْدُ وَاَسْلَمَنِيْ فِيْهِ الْعَدُوُّ وَالْحَبِيْبُ وَاَلْقَيْتُ بِيَدِيْ اِلَيْكَ طَمَعًا لِاَمْرٍ وَاحِدٍ وَطَمَعِيْ ذٰلِكَ فِيْ رَحْمَتِكَ فَارْحَمْنِيْ يَاذَا النِّعْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَتَلَافَنِيْ بِالْمَغْفِرَةِ وَالْعِصْمَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ اِنِّيْ اِلَيْكَ مُتَضَرِّعٌ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يُزِيْلُ اَقْدَامَ حَمَلَةِ عَرْشِكَ ذِكْرُهٗ، وَتَرْعُدُ لِسَمَاعِهٖ اَرْكَانُ الْعَرْشِ اِلٰى اَسْفَلِ النُّجُوْمِ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِزِّ ذٰلِكَ الْاِسْمِ الَّذِيْ مَلَاكُلَّ شَيْءٍ دُوْنَكَ اِلَّا رَحِمْتَنِيْ بِاسْتِجَارَتِيْ اِلَيْكَ بِاسْمِكَ هٰذَايَا عَظِيْمُ فَعَلْتُ كَذَافَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَعَافِنِيْ مِنْ اِتْبَاعِهٖ بَعْدَ مَقَامِيْ هٰذَايَارَحِيْمُ

"فانه اذاقال ذلک بدلت ذنوبه احسانا ورفعت دعاه مستجابا وغلیت له هواه

اور پس جو گنہگار یہ دعا پڑھے گا تو میں اس کی برائیوں کو اچھائیوں سے بدل دوں گا اور اس کی دعا قبول کروں گا اوراس کی خواہش کو پورا کروں گا۔

Scanned by CamScanner

دُعائے توبہ از کفر

یا محمدًا! ومن کان کافرا واراد التوبة والایمان فلیطهر لی بدنه وثیابه ثم لیستقبل قبلتی ولیضنع حر جبینه لی بالسجود فانه لیس بینی وبینه حائل ولیقل "یامن تغشی لباس النور...... تاقوله من الظالمین.

یا محمدؐ! جو شخص کافر ہو اور اس سے توبہ کر لے اور ایمان لانے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ میری خاطر اپنے بدن ولباس کو پاک کرے اور روبقبلہ ہو کر میری بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائے کہ اس وقت اس کے اور میرے درمیان کوئی حائل نہیں ہوتا اور اس حال یہ دعا پڑھے۔

یَامَنْ یُغْشٰی لِبَاسَ النُّوْرِ السَّاطِعِ الَّذِی اسْتَضَآءَ بِهٖ اَهْلُ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِهٖ وَیَامَنْ خَزَنَ رُؤْیَتَهٗ عَنْ کُلِّ مَنْ دُوْنَهٖ وَکَذٰلِکَ یَنْبَغِیْ بِوَجْهِهِ الَّذِیْ عَنَتْ وُجُوْهُ الْمَلَآئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ لَهٗ وَیَامَنْ دُعِیَ بِاِسْمِهٖ فَکَانَ مَنْ دَعَاهُ بِهٖ مُبَرَّاَمِنْ کُلِّ نِفَاقٍ اِغْفِرْلِیْ جُحُوْدِیْ فَاِنِّیْ اَتَیْتُ اِلَیْکَ تَآئِبًاوَّهَآ اَنَاذَا اَعْتَرِفُ بِذٰلِکَ عَلٰی نَفْسِیْ بِالْفِرْیَةِ عَلَیْکَ فَاِذْمَهَّلْتَنِیْ فِیْ الْکُفْرِ ثُمَّ خَلَّصْتَنِیْ مِنْهُ فَطَوَّقْنِیْ حُبَّ الْاِیْمَانِ الَّذِیْ اَطْلُبُهٗ مِنْکَ بِحَقِّ مَالَکَ مِنَ الْاَسْمَآءِ الَّذِیْ مَنَعْتَ مِنْ دُوْنِکَ عِلْمَهَا لِعِظَمِ شَاْنِهَا وَشِدَّةِ جَلَالِهَا وَبِالْاِسْمِ الْوَاحِدِ الَّذِیْ لَایَبْلُغُ اَحَدٌ صِفَتَهٗ وَبِمَنِّکَ کُلِّهٖ اَجِرْنِیْ اَنْ اَعُوْدَلِکُفْرِیکَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

"فانه اذا قال لم یرفع راسه الاعن رضی ونیالة قبول"

جب بندہ (سجدہ میں) یہ دعا پڑھے گا تو سجدہ سے سر بلند نہیں کریگا مگر میری خوشنودی اور قبولیت دعا کا پروانہ حاصل کرنے کے بعد۔

Scanned by CamScanner

دُعا برائے دفع ھموم وغموم

یا محمدؐ! ومن کثرت ھمومه من امتک فلید عنی سرًا ولیقل

یا محمدؐ! آپ کی اُمت میں سے جس شخص کے ہم وغم زیادہ ہو جائیں اسے چاہیے کہ آہستہ مجھے پکارے اور یہ دُعا پڑھے۔

یَا جَالِیَ الْاَحْزَانِ وَیَامُوْسِعَ الضِّیْقِ وَیَااَوْلٰی بِخَلْقِهٖ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَیَافَاطِرَ الْاَنْفُسِ وَمُلْهِمَهَا فُجُوْرَهَا وَالتَّقْوٰی نَزَلَ بِیْ یَا فَارِجَ الْهَمِّ هَمٌّ ضِقْتُ بِهٖ ذَرْعًا وَّصَدْرًا حَتّٰی خِفْتُ اَنْ یَّكُوْنَ عَرَضَ بِیْ فِتْنَةً یَآ اَللّٰهُ بِذِكْرِكَ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ قَلِّبْ قَلْبِیْ مِنَ الْهُمُوْمِ اِلَی الرَّوْحِ وَالدَّعَةِ اِنِّیْ اِلَیْكَ مُتَضَرِّعٌ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْاَكْبَرِ الَّذِیْ لَایُوْصَفُ اِلَّا بِالْمَعْنٰی لِكِتْمَانِهٖ فِیْ غُیُوْبِكَ اُجَلُ بِحَقِّهٖ اَحْزَانِیْ وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِیْ بِكُشُوْطِ الْهَمِّ عَنِّیْ وَلَا تُشْغِلْنِیْ عَنْ ذِكْرِكَ بِتَرْكِكَ مَابِیْ یَا كَرِیْمُ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

"فانه اذا قال ذلک تولیته فجلیت همومه فلن تعود الیه ابدا"

پس جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو میں خود اس کا متولی ہو جاؤں گا اور اس کے ہم وغم کو اس طرح دور کروں گا کہ پھر کبھی پلٹ کر اس کی طرف نہیں آئیں گے۔

دُعائے دفع فقر وفاقہ

یا محمدؐ! ومن نزلت به قارعة فی فقرفی دنیاه واحب العافیة منها فلینزل بی ولیقل"

یا محمدؐ! جس شخص پر دینوی فقر وفاقہ کی مصیبت نازل ہو اور وہ اس سے گلوخلاصی کرانا چاہے تو میری بارگاہ میں آئے اور یہ دعا پڑھے۔

Scanned by CamScanner

يَا مَحَلَّ كُنُوزِ اَهْلِ الْغِنٰى وَيَامُغْنِىَ اَهْلِ الْفَاقَةِ وَالضُّرِّ وَالْمَسْكَنَةِ مِنْ سَعَةِ تِلْكَ الْكُنُوْزِ بِالْعَآئِدَةِ اِلَيْهِمْ وَالنَّظْرِ لَهُمْ يَآاللّٰهُ لَايُسَمّٰى غَيْرُكَ اِلٰهًا اِنَّمَا الْاٰلِهَةُ كُلُّهَا مَعْبُوْدَةٌ بِالْفِرْيَةِ وَالْكِذْبِ دُوْنَكَ لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَاسَآدَّ الْفَقْرِ وَيَاجَابِرَ الْكَسْرِ وَيَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَيَاعَالِمَ السَّرَآئِرِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَارْحَمْ هَرْبِىْ اِلَيْكَ مِنْ فَقْرِىْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْحَالِّ فِىْ غِنَاكَ الَّذِىْ لَايَفْتَقِرُ ذَاكِرُهٗ اَبَدًا اَنْ تُعِيْذَنِىْ مِنْ لُزُوْمِ فَقْرٍ اَنْسٰى بِهٖ ذِكْرَكَ اَوْبَسُوْطِ غِنىً اَفْتَتِنُ بِهٖ عَنِ الطَّاعَةِ بِحَقِّ نُوْرِ اَسْمَآئِكَ كُلِّهَا اَطْلُبُ مِنْ رِزْقِكَ كَفَافًا لِلدُّنْيَا وَمَايُعْصَمُ بِهِ الَّذِيْنُ فَاِنَّ مَقَادِيْرَ الْاَرْزَاقِ عِنْدَكَ فَانْفَعْنِىْ مِنْ قُدْرَتِكَ فِيْهَا بِمَا تَنْزِعُ بِهٖ مَانَزَلَ بِىْ مِنَ الْفَقْرِ يَاغَنِىُّ يَا مُجِيْبُ.

"فانه اذ قال ذلک نزعت الفقر من قلبه وغشيته الغنى وجعلته من اهل القناعة"

پس جب بندہ یہ دعا پڑھے گا تو میں اس کے دل و دماغ سے فقر و فاقہ کو دور کر دوں گا اور اسے لباس تونگری پہناؤں گا اور اسے اہل قناعت سے قرار دوں گا۔

دعا برائے کشائش از مصائب و شدائد

یا محمدًا! ومن نزلت به مصيبة فى نفسه اودينه اودنياه او اهله اوماله فاحب فرجا فلينز لهابى وليقل.

یا محمدؐ! جس شخص کے بدن، یا دین یا دنیا یا اہل یا مال میں کوئی مصیبت نازل ہو اور وہ اس سے کشائش چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنی مصیبت کو میری بارگاہ میں پیش کرے اور یہ دعا پڑھے۔

يَا مُمْتَنًّا عَلٰى اَهْلِ الصَّبْرِ بِتَطْوِيْقِهِمَ الدَّعَةَ الَّتِىْ اَدْخَلْتَهَاعَلَيْهِمْ بِطَاعَتِكَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ قَدْ حَتَنِىْ مُصِيْبَةٌ قَدِ فَتَنَتْنِىْ وَاَعْيَتْنِىْ اَلْمَالِكُ مِنْهَا وَاَضْطَرَّبِىْ اِلَيْكَ الطَّمْعُ فِيْهَا مَعَ حُسْنِ الرَّجَآءِ لَكَ فِيْهَا فَهَرَبْتُ اِلَيْكَ بِنَفْسِىْ

Scanned by CamScanner

فَاضْطَرَبِیْ وَاتَّقَلَّبُ اِلَیْکَ بَصَرِیْ فَرَجَوْتُکَ لِدُعَائِی قَدْ هَلَکْتُ فَاَغِثْنِیْ وَاجْبُرْ مُصِیْبَتِیْ بِجَلَاءِ کَرْبِهَا وَاِذْ خَالِکَ الصَّبْرَ عَلَیَّ فِیْهَا فَاِنَّکَ اِنْ حُلْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَا اَنَا فِیْهِ هَلَکْتُ فَلَا صَبْرَلِیْ یَاذَاالْاِسْمِ الْجَامِعِ الَّذِیْ فِیْهِ عَظِیْمُ الشُّئُوْنِ کُلِّهَا بِحَقِّکَ اَغِثْنِیْ بِتَفْرِیْجِ مُصِیْبَتِیْ عَنِّیْ یَا کَرِیْمُ ٥

"فانه اذا قال ذلک الهمته الصبر وطوقته الشکر و فرجت عنه مصیته بجرانها"

پس جب وہ مصیبت زدہ آدمی یہ دعا پڑھے گا تو میں اسے صبر وضبط کا القا کروں گا اور شکر کا طوق اس کی گردن میں ڈالوں گا اور اسے نہ صرف یہ کہ اس سے کشائش عطا کروں گا بلکہ اس کی تلافی بھی کروں گا۔

دشمن اور چور کے مکر سے بچنے کی دعا

یا محمدؐ! ومن خاف شیئا من کید الاعداء واللصوص فلیقل فی المکان الذی یخاف ذلک فیه"

یا محمدؐ! جو شخص دشمنوں اور چوروں کے مکروفریب سے خائف وترساں ہو اسے چاہیے کہ اس مکان میں یہ دعا پڑھے جس میں اسے خوف ہے۔"

یاآخذاً بنواصی خلقهٖ والشافع بها الی قدرهٖ والمنفذ فیها حکمهٗ وخالقها وجاعلَ قضآئه لها غالباً ولکهم صحیف عند غلبتک وثقت بک یا سیدی عند غلبتک وثقت بک یاسیدی عند قوتهم انی مکید نقعن لضعفی وبقوتک علی من کادنی تعرضت لهم اللهم فان حلت بینی وبینهم فذالک ارجوا سنک و ان اسلمتنی الیهم غیروامابی من نعمتک صل علی محمدؐ وال محمد یا خیر المنعمین ولا تجعل تغیر نعمتک علی ایدی احد سواک

Scanned by CamScanner

ولا تغير ما انت بی فقد تری الذی نزل بی فحل بینی و بین شرهم بحق علمک الذی به تستجیب الدعآء یا الله یا رب العالمین ۵

"فانه اذا قال ذلک نصرته علی اعدائه و حفظته

"پس بندہ جب یہ دعا پڑھے گا تو میں اسے دشمنوں پر فتح و فیروزی عطا کروں گا اور خود اس کی حفاظت کروں گا۔"

درندوں سے حفاظت کی دُعا

یا محمدؐ! ومن خاف شیئا مما فی الارض من سبع اوهامة فلیقل فی المکان الذی یخاف ذلک فیه

یا محمدؐ! جو شخص زمین کے درندوں یا ان کے علاوہ دیگر حیوانات سے خائف ہو اسے چاہیے کہ اس مکان میں جسمیں اسے خوف دامن گیر ہے یہ دعا پڑھے۔

یَا ذَارِئَ مَنْ فِی الْاَرْضِ فِیْهَا لِعِلْمِکَ بِمَایَکُوْنَ لِمَا ذَرَأْتَ لَکَ السُّلْطَانَ عَلٰی کُلِّ مَنْ دُوْنَکَ اِنِّیْ اَعُوْذُبِقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِّنَ الضُّرِّفِیْ بَدَنِیْ مِنْ سَبُعٍ اَوْهَآمَةٍ اَوْعَارِضٍ مِّنْ سَائِرِالدَّوَآبِ یَا خَالِقَهَا بِعَظَمَتِهٖ اِدْرَا هَا عَنِّیْ وَاهْجُرْهَاوَلَا تُسَلِّطْهَا عَلَیَّ وَعَافِنِیْ مِنْ شَرِّهَا وَبَاْ سِهَا یَا اَللّٰهُ یَا ذَاالْعِلْمِ حُطْنِیْ بِحِفْظِکَ مِنْ مخَاوِاتِیْ ۵

"فانه اذا قال ذلک لم تضره دواب الارض التی تری والتی لاتری"

پس "جب وہ بندہ یہ دعا پڑھے گا تو اسے زمین کے تمام حیوانات عام اس سے کہ جو نظر آتے ہیں اور جو نظر نہیں آتے اسے نقصان نہیں پہنچا ئیں گے۔

جنوں اور شیطانوں کے خوف کے ازالہ کی دُعا

یا محمدؐ! ومن خاف مما فی الارض جانا اوشیطانا فلیقل حسین ید خله

Scanned by CamScanner

الروع كانه ذلک

یا محمدؐ! جو شخص زمین کے کسی جن یا شیطان سے خوف زدہ ہو تو اسی وقت اور اسی جگہ یہ دعا پڑھے

يَآاَللّٰهُ لَآاِلٰهَ يَا اَللّٰهُ لا اله الاكبر اِلّا اللّٰهُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِيَ الْقَاهِرُ بِقُدْرَتِهٖ جَمِيْعَ عِبَادِهٖ وَالْمُطَاعُ لِعَظْمَتِهٖ عِنْدَ كُلِّ خَلِيْقَتِهٖ وَالْمُمْضِىْ مَشِيَّتَهٗ لِسَابِقِ قُدْرَتِهٖ اَنْتَ تَكْلَا مَا خَلَقْتَ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَايَمْتَنِعُ مَنْ اَرَدْتَ بِهٖ سُوْٓءٍ بِشَيْءٍ دُوْنَكَ مِنْ ذٰلِكَ السُّوْٓءِ وَلَا يَحُوْلُ اَحَدًا بَيْنَ مَاتُرِيْدُبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ كُلُّ مَايُرىٰ وَلَا يُرىٰ فِىْ قَبْضَتِكَ وَجَعَلْتَ قَبَآئِلَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ يَرَوْنَنَا وَلَا نَرٰهُمْ وَاَنَا لِكَيْدِهِمْ خَائِفٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فَاٰمِنِّىْ مِنْ شَرِّهِمْ وَبَاْسِهِمْ بِحَقِّ سُلْطَانِكَ الْعَزِيْزِ يَا عَزِيْزُ ۵

"فانه اذا قال ذلک لم يصل اليه من الجن والشياطين سوء ابدا"

"پس جب بندہ یہ دعا پڑھے تو اسے جنوں اور شیطانوں کی طرف سے ہرگز کوئی برائی اور کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"

سلطانی خوف کے ازالہ اور اس سے مطلب برآری کی دُعا

یا محمد! ومن خاف سلطانا اواراداليه طلب حاجة فليقل حين يدخل عليه

یا محمدؐ! جو شخص کسی بادشاہ سے خائف وترساں ہو۔ یا اس سے اس کا کوئی کام وابستہ ہو تو جب اس کے دربار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

يَا مُمَكِّنُ هٰذَا مِمَّا فِىْ يَدَيْهِ وَمُسَلِّطٌ، عَلٰى كُلِّ مَنْ دُوْنَهٗ وَمُعَرَّضَهٗ فِىْ ذٰلِكَ لِاِمْتِحَانِ دِيْنِهٖ اِنَّهٗ يَسْطُوْ بِمَرَحِهٖ فِيْمَآ اٰتَيْتَهٗ مِنَ الْمُلْكِ وَيَجُوْرُ فَتُجَازِيْهِ اَوْيَتَجَرُ بِافْتِخَارِهٖ بِالَّذِىْ ابْتَلَيْتَهٗ مِنَ الْعَظِيْمِ عِنْدَ عبادک اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْلُبَهٗ مَاهُوَفِيْهِ اَنْتَ بِقُوَّةٍ لَآ اِمْتِنَاعَ لَهٗ مِنْهَا عِنْدَ اِرَادَتِكَ فِيْهَا اِنِّىْ اَتَمْتَنِعُ مِنْ شَرِّهٰذَا بِخَيْرِكَ وَاَعُوْذُ مِنْ قُوَّتِهٖ بِقُدْرَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَادْفَعْهُ عَنِّىْ وَاٰمِنِّىْ مِنْ

Scanned by CamScanner

حِذَارِیْ مِنْهُ بِحَقِّ وَجْهِکَ وَعَظَمَتِکَ یَاعَظِیْمُ هُوَ اَوْلٰی بِهٰذَا مِنْ نَفْسِهٖ اَقْرَبُ اَلَیْهِ مِنْ قَلْبِهٖ وَیَآ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْ بِغَیْرِهٖ یَارَازِقَهٗ مِمَّا هُوَ فِیْ یَدَیْهِ مِمَّا احْتَاجَ اِلَیْهِ اِلَیْکَ اَطْلُبُ وَبِکَ اَتَشَفَّعُ لِنَجَاحِ حَاجَتِیْ فَخُذْلِیْ حِیْنَ اُکَلِّمُهٗ بِقَلْبِهٖ فَاَغْلِبُهٗ لِیْ حَتّٰی اَبْتَزَّ مِنْهُ حَوَا ئِجِی کُلَّهَا بِلَا امْتِنَاعٍ مِّنْهُ وَلَا رَدٍّ وَلَا مَنٍّ وَلَا فَظَاظَةٍ یَا حَیًّا فِیْ غِنًی لَا تَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰی اَمِتْ قَلْبَهٗ عَنْ رَدِّیْ بِلَا قَضَاءِ الْحَاجَةِ وَاقْضِ طَلَبَتِیْ فِی الَّذِیْ قِبَلَهٗ وَخُذْهُ لِیْ فِیْ ذٰلِکَ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُقْتَدِرٍ بِحَقِّ قُدْرَتِکَ الَّتِیْ غَلَبْتُ بِهَا الْعَالَمِیْنَ ۞

"فانه اذا قال ذلک قضیت له حاجة ولو کان فی نفس المطلوب الیه

"جب یہ دعا پڑھے گا تو اس کا مطلب حاصل ہو جائے گا اگر چہ اس سلطان کی ذات کے متعلق ہوگا اور اس کے خوف سے بے خوف ہو جائے گا۔"

دُعائے استخارہ

یا محمدًا! ومن هم بامرین فاحب ان اختارله ارضاهما لی فالزمه ایاه فلیقل حین یرید ذلک

یا محمدؐ! جو شخص دو کاموں میں سے کسی ایک کام کا ارادہ کرے اور چاہے کہ میں اس کے لیے وہ کام اختیار کروں جو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو اور میں اس کام کے کرنے کو لازم قرار دوں تو جب وہ کام کرنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اخْتَرْلِیْ بِعِلْمِکَ وَوَفِّقْنِیْ بِعِلْمِکَ لِرِضَاکَ وَمَحَبَّتِکَ اَللّٰهُمَّ اخْتَرْلِیْ بِقُدْرَتِکَ وَجَنِّبْنِیْ بِعِزَّتِکَ مَقْتَکَ وَسَخَطَکَ اَللّٰهُمَّ اخْتَرْلِیْ فِیْمَا اُرِیْدُ مِنْ هٰذَیْنِ الْاَمْرَیْنِ اَحَبَّهُمَا اَلَیْکَ وَاَرْضَاهُمَا لَکَ وَاَقْرَبَهُمَا مِنْکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ زَوَیْتَ بِهَا عِلْمَ الْاَشْیَآءِ عن جَمِیْعِ خَلقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَغْلِبْ لِیْ بَالِیْ وَهَوَالِیْ وَسَرِیْرَتِیْ وَعَلَانِیَتِیْ بِاَخْذِکَ

Scanned by CamScanner

وَاشْفَعْ بِنَا صِبْتِیْ اِلٰی مَاتَرَاهُ لَکَ رِضًا وَّلِیْ صَلَاحًا فِیْمَا اَسْتَخِیْرُکَ فِیْهِ حَتّٰی تَلْزِ مَنِّیْ مِنْ ذٰلِکَ اَمْرًا اَرْضٰی فِیْهِ بِحُکْمِکَ وَاتَّکِلُ فِیْهِ عَلٰی قَضَآئِکَ وَاَکْتَفِیْ فِیْهِ بِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ تَقْضِیْ بِهَا عَلٰی مَا اَجَبْتَ وَیَسِّرْلِیْ لِلْیُسْرٰی الَّتِیْ تَرْضٰی بِهَا عَنْ صَاحِبِهَا وَلَا تَخْذُ نِیْ بَعْدَ تَفْوِیْضِیْ اِلَیْکَ اَمْرِیْ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَللّٰهُمَّ اَوْقِعْ خِیْرَتَکَ فِیْ قَلْبِیْ وَافْتَحْ قَلْبِیْ لِلُزُوْمِهَا یَا کَرِیْمُ اٰمِیْنَ ۃ

"فانه اذا قال ذلک اخترت له منافعه فی العاجل والآجل"

"پس جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو میں اس کے لیے دنیا و آخرت کے فوائد و عوائد اختیار کروں گا۔"

دعا برائے ازالہ مرض

"یا محمد! ومن اصابه معاریض بلاء من مرض فلینزل بی فیه ولیقل"

یا محمد! جس شخص کو بیماری کے عوارض لاحق ہوں تو اسے چاہیے کہ اسے میری بارگاہ میں پیش کرے اور یہ دعا پڑھے۔

یَا مُصَحِّحَ اَبْدَانِ مَلٰئِکَتِهٖ وَیَا مُفَرِّغَ تِلْکَ الْاَبْدَانِ لِطَاعَتِهٖ وَیَاخَالِقَ الْاٰدَمِیِّیْنَ صَحِیْحًا وَمُبْتَلٰی وَیَامُعَرِّضَ اَهْلِ الصِّحَّةِ لِلْاَجْرِ مِنْهُمْ وَالْبَلِیَّةِ یَا مُدَاوِیَ الْمَرْضٰی وَشَافِیْهِمْ بِطِبِّهٖ وَیَامُفَرِّجًا عَنْ اَهْلِ الْبَلَاءِ بَلَاوْ هُمْ بِتَحْلِیْلِ رَحْمَتِهٖ نَزَلَ بِیْ مِنَ الْاَمْرِ مَارَفَضَنِیْ فِیْهِ اَقَارِبِیْ وَصَدِیْقِیْ وَمَاشَمِتَ فِیْهِ اَعْدَآئِیْ حَتّٰی صِرْتُ مَذْکُوْرًا لِبَلَآئِیْ فِیْ اَفْوَاهِ النَّاسِ وَالْمَخْلُوْقِیْنَ وَاَعْیَتْنِیْ اَقَاوِیْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ لِقِلَّةِ عِلْمِهِمْ بِدَوَآءِ دَآئِیْ وَطِبُّ دَآئِیْ عِنْدَکَ مُثْبَتٌ فِیْ عِلْمِکَ فَانْفَعْنِیْ بِطِبِّکَ فَلَا طَبِیْبَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْکَ وَلَا حَمِیْمٌ اَشَدُّ تَعَطُّفًا عَلَیَّ مِنْکَ قَدْ غَیَّرَتْ بَلِیَّتُکَ نِعْمَتَکَ عَلَیَّ فَحَوِّلْ ذٰلِکَ عَنِّیْ اِلَی الرَّوْحِ وَالْفَرَجِ وَالرَّخَاءِ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ ذٰلِکَ لَمْ اَرْجُ مِنْ غَیْرِکَ فَانْفَعْنِیْ بِطِبِّکَ وَ دَاوِنِیْ بِدَوَاءِکَ یَارَحِیْمُ

Scanned by CamScanner

يَا كَرِيْمُ ؕ

"فانه اذا قال ذلک حرفت عنه ضره و عافیته منه"

"پس جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو میں اس کی تکلیف کو دور کر دوں گا اور اسے صحت و عافیت عطا کروں گا۔

دُعا برائے دفعیہ قحط

یا محمدًا! ومن اصابه القحط من امتک فانی انما ابتلی بالقحط اهل الذنوب فلیجأ واالی جمیعا ولیجا جائرهم ولیقل"

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص قحط سالی میں مبتلا ہو جائے اور میں صرف گنہگاروں کو قحط (کے عذاب) میں مبتلا کرتا ہوں تو ان سب لوگوں کو چاہیے کہ میری بارگاہ میں پناہ لیں اور بالخصوص سب سے بڑا ظالم و جابر میری سرکار میں پناہ لے اور یہ دعا پڑھے۔

يَامُعِيْنًا عَلٰى دِيْنِنَا بِاِحْيَائِهٖ اَنْفُسَا بِالَّذِیْ نَشَرَ عَلَيْنَامِنْ رِزْقِهٖ نَزَلَ بِنَا عَظِيْمٌ لَا يَقْدِرُ تَفْرِيْجَهٗ عَنَّا غَيْرُ مُنْزِلِهٖ يَا مُنْزِلِهٖ عَجزَ الْعِبَادُ عَنْ فَرَجِهٖ فَقَدْاَشْرَفَتِ الْاَبْدَانُ عَلَى الْهَلَاکَ فَـاِذَاهَلَکَ الدِّيْنُ يَادَيَّانَ الْعِبَادِ وَمُدَبِّرَاُمُوْرِ هِمْ بِتَقْدِيْرِ اَرْزَاقِهِمْ لَاتَحُلْ بَيْـنَـنَا وَبَيْنَ رِزْقِکَ وَهَبْنَا مَآ اَصْبَحْنَا فِيْهِ مِنْ كَرَامَتِکَ فَاِنَّا مُعْتَرِ فُوْنَ قَدْاصِيْبُ مَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ مِنْ خَلْقِکَ بِذُنُوْبِنَا فَارْحَمْنَا بِمَنْ جَعَلْتَهٗ اَهْلًا لِذٰلِکَ حِيْنَ تُسْئَلُ بِهٖ يَا رَحِيْـمُ لَا تَـحْبِـسْ عَـنْ اَهْلِ الْاَرْضِ مَافِی السَّمَاءِ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَکَ وَابْسُـطْ عَـلَيْـنَـا كَنَفَکَ وَعُدْعَلَيْنَا قُبُوْلَکَ وَعَافِنَا الْفِتْنَةَ فِیْ الدِّيْنِ وَمِنْ شَمَاتَهِ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ يَا ذَاالنَّفع والضُّرِّ اِنَّکَ اِنْ اَجِبْتَنَا فَلَا تَقْدِيْمِ مِنَّا لِاَعْمَالٍ حَسَنَةٍ وَلٰكِـنْ لِاِتْـمَـامِ مَـابِـنَـا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاِنْ رَدَدْتَنَا فَبِلَا ظُلْمٍ مِنْکَ لَنَا وَلٰكِنْ بِجِنَا يَتِنَا فَاعْفُ عَنَّا قَبْلَ انْصِرافِنَاوَاَقْلِبْنَا بِاِنْجَاحِ الْحَاجَةِ يَا عَظِيْمُ ؕ

Scanned by CamScanner

"فانه اذالم یرد بماامرتک به احدا غیری حولت لاهل تلک البلدة بالشدة خاء وبالخوف امنا وبالعسیر لیسرا ولک انی قدعلمتک دعاء عظیماہ

پس جب یہ دعا پڑھنے والا میرے سوا کسی اور کا ارادہ نہیں کرے گا (بلکہ خالصا لوجہ اللہ اس پر عمل کرے گا) تو میں اس شہر کے رہنے والوں کی شدت کو کشائش سے خوف کو امن سے اور تنگی کو آسائش سے تبدیل کر دوں گا کیونکہ میں نے تمہیں ایک عظیم دعا تعلیم دی ہے۔

دعا برائے سلامتی سفر

یا محمدؐ! ومن ارادالخروج من اهله لحاجة فی سفر فاحب ان اؤدیه سالما مع قضائی لحاجته فلیقل حسین یخرج

یا محمدؐ! جو شخص کسی کام کے لیے سفر پر جانا چاہے اور اس کی خواہش ہو کہ میں خیریت کے ساتھ اسے منزل مقصود تک پہنچاؤں اور اس کی حاجت براری بھی کروں! تو اسے چاہیے کہ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَخْرَجِیْ وَبِاِذْنِهٖ خَرَجْتُ وَقَدْ عَلِمَ قَبْلَ خُرُوْجِیْ وَقَدْ اَحْصٰی بِعِلْمِهٖ مَافِیْ مَخْرَجِیْ وَرَجْعَتِیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی الْاِلٰهِ الْاَكْبَرِ تَوَكُّلَ مُفَوِّضٍ اِلَیْهِ اَمْرَهٗ مُسْتَعِیْنٍ بِهٖ عَلٰی شُؤُنِهٖ مُسْتَزِیْدٍ مِنْ فَضْلِهٖ مُبَرِّیٍٔ نَفْسَهٗ مِنْ كُلِّ حَوْلٍ وَّمِنْ كُلِّ قُوَّةٍ اِلَّا بِهٖ خُرُوْجَ ضَرِیْرٍ مِّنْ ضُرِّهٖ اِلٰی مَنْ یَكْشِفُ عَنْهُ وَخُرُوْجَ فَقِیْرٍ خَرَجَ مِنْ فَقْرِهٖ اِلٰی مَنْ یَّسُدُّهٗ خُرُوْجَ عَائِلٍ خَرَجَ بِعَیْلَتِهٖ اِلٰی مَنْ یُّغْنِیْهِ وَخُرُوْجَ مَنْ رَبُّهٗ اَكْبَرُ ثِقَتِهٖ وَاَعْظَمُ رَجَآئِهٖ وَاَفْضَلُ اُمْنِیَّتِهٖ اللّٰهُ ثِقَتِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ كُلِّهَا بِهٖ فِیْهَا اَسْتَعِیْنُ وَلَا اَشَآءَ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ فِیْ عِلْمِهٖ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْخَیْرَ فِی الْمَخْرِجِ وَالْمَدْخَلِ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۃ

"فانه اذا قال ذلک وجهت له فی مدخله السرور واديته سالما"

"پس جب وہ شخص یہ دعا پڑھے گا تو میں اس کے سفر میں مسرت اور خوشی کو داخل کروں گا اور

Scanned by CamScanner

سلامتی کے ساتھ اسے میں واپس لوٹاؤں گا۔"

دُعا برائے قبولیت دعا

یا محمدؐ! من ارادمن امتک ان لایحول بین دعائه و بینی حائل وان اجیبه لای امرشاء عظیما کان اوصغیرا فی السرو العلانية فلیقل

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعا اور میرے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو اور وہ جو کچھ مجھ سے طلب کرے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا پوشیدہ ہو یا اشکار میں اسے عطا کروں تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے۔

یَآ اللهُ الْمَانِعُ بِقُدْرَتِهٖ خَلْقَهٗ وَالْمَالِكُ بِهَا سُلْطَانَهٗ وَالْمُمْسِكُ بِمَا فِیْ یَدَیْهِ كُلُّ مَرْجُوٍّ دُوْنَكَ یَخِیْبُ رَجَآءُ رَاجِیْهِ وَرَاجِیْكَ مَسْرُوْرٌ لَایَخِیْبُ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ رِضَالَكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ فِیْهِ وَبِكُلِّ شَیْءٍ تُحِبُّ اَنْ تُذْكَرَبِهٖ وَبِكَ یَآاللهُ فَلَیْسَ یَعْدِلُكَ شَیْءٌ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَحُوْطَنِیْ وَوَالِدَیَّ وَاَوْلَادِیْ وَاَهْلِیْ بِحِفْظِكَ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ كَذَاوَكَذَا بِرَحْمَتِكَ یَاكَرِیْمُ یَارَحِیْمُ ۝

"فانه اذا قال ذلک قضیت حاجته قبل ان یزول"

"پس جب وہ اس دعا کو پڑھے گا تو وہ ہنوز اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پائے گا کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔"

دعا برائے طلب خیر وتقرب خدا

یا محمدؐ! ومن ارادمن امتک طلب شیء من الخیر الذی یتقرب به الی ان افتح له به کائنا ما کان فلیقل حین یرید ذلک"

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص ایسی خیر وخوبی کا طلب گار ہو جس کی وجہ سے وہ میرا

قرب (معنوی) حاصل کر سکے اور میں اس کے ۔ ۔ ۔ کام کے دروازے کھول دوں تو وہ جب مقصد کے حصول کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔

يَآدَالّنا عَلَى الْمَنَافِعِ لِأَنْفُسِنَا مِنْ لُزُوْمِ طَاعَتِهٖ وَيَاهَادِيْنَا لِعِبَادَتِهٖ الَّتِیْ جَعَلَهَا سَبِيْلًا اِلٰى دَرَك رِضَاهُ اِنَّمَا يَفْتَحُ الْخَيْرَ وَلِيُّهُ، يَا وَلِيَّ الْخَيْرِ قَدْ اَرَدْتُ مِنْكَ كذا او كذا (یہاں اپنے مدعا کا نام لے) وَلَمْ اَجِدْ اِلَيْهِ سَبِيْلًا مَفْتُوْحًا وَلَانَا هِجَ طَرِيْقٍ وَاضِحٍ وَلَا تَهْيِئَةَ سَبَبٍ تُيَسِّرُهُ اَغْنِنِيْ لِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا لِيْ الْمَوَارِدِ وَالْمَصَادِرِ فَاَنْتَ وَلِيُّ الْفَتْحِ لِيْ بِذٰلِكَ لَا نُكَ دَلَّلْتَنِيْ عَلَيْهِ فَلَا تَحْظُرْهُ عَنِّيْ وَلَا تَحْجُبْنِيْ عَنْهُ بِرَدٍّ فَلَيْسَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ اَحَدٌ سِوَاكَ وَلَيْسَ عِنْدَ اَحَدٍ اِلَّا عِنْدَكَ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِيْحِ غُيُوْبِكَ كُلِّهَا وَاجْلَالِ عِلْمِكَ كُلِّهٖ وَعَظِيْمِ شُئُوْنِكَ كُلِّهَا لِقَرَارِ عَيْنِيْ وَاَفْرَاحِ قَلْبِيْ وَتَهْنِيَتِكَ اِيَّايَ نِعْمَتَكَ بِقَضَآءِ حَاجَتِيْ وَفُسْحِهَا لِيْ حَوَآئِجَ مَنْ فَسَحْتَ حَاجَتَهٗ، وَاَنْ لَّا تُقَلِّبَنِيْ بِحَقِّكَ عَنْ اِعْتِمَادِيْ لَكَ اِلَّا بِهَا فَاِنَّكَ الْفَتَّاحُ بِالْخَيْرَاتِ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا فَتَّاحُ وَيَامُدَبِّرُ هَنِّئْنِيْ تَيْسِيْرَ سَبَبِهَا وَسَهِّلْ عَلَيَّ طَرِيْقَهَا وَافْتَحْ لِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ مَفْتَحَ بَابِهَا وَلْيَنْفَعْنِيْ تَجَاوُزِيْ فِيْهَا بِكَ يَا رَحِيْمُ ط

"فانه اذا قال ذلک فتحت له برضانی عنه من الخير و جعلت له ولياً"

"پس جب وہ شخص یہ دعا پڑھے گا تو میں اس سے راضی ہونے کی وجہ سے اس کے لیے خیر کا دروازہ کھول دوں گا اور اس کے لیے (اپنی طرف سے) سرپرست مقرر کروں گا۔"

حسد و کینہ وغیرہ رذائل کے دفعیہ کی دعا

یا محمدؐ! ومن ارادمن امتک ان اعافیه من الغل والحسدوالرياوالفجور فیقل حین یسمع تاذین السحر"

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص یہ چاہے کہ میں اسے کینہ، حسد، ریاکاری اور ہر قسم کے

فسق و فجور سے نجات دوں تو اسے چاہیے کہ جب سحر کی اذان سنے تو یہ دعا پڑھے۔

يَا مُطْفِيَ الْاَنْوَارِ بِنُوْرِهٖ وَيَامَانِعَ الْاَ بْصَارِ مِنْ رُؤْيَتِهٖ وَيَامُحَيِّرَ الْقُلُوْبِ فِيْ شَانِهٖ اِنَّکَ طَاهِرٌ مُطَهِّرٌ تُطَهِّرُ بِطُهْرِکَ مَنْ طَهَّرْتَهٗ بِهٖ وَلَيْسَ مِنْ دُوْنِکَ اَحَدٌ اَحْوَجُ اِلٰى تَطْهِيْرِکَ مِنِّيْ لِدِيْنِيْ وَ قَلْبِيْ وَبَدَنِيْ فَاَيَّةَ حَالٍ كُنْتُ فِيْهَا مُجَانِبًا لَکَ فِي الطَّاعَةِ وَالْهَوىٰ فَانْقُلْنِي مِنْهَا وَاَلْزِمْنِيْ وَاِنْ كَرِهْتُ حُبَّ طَاعَتِکَ بِحَقِّ مَحَلِّ جَلَالِکَ مِنْکَ حَتّٰى اَنَالَ فَضِيْلَةَ الْطُهْرَةِ مِنْکَ بِجَمِيْعِ شُوْرٰنِي وَاجْعَلْ مَاظَهَرَ مِنْ طُهْرِکَ عَلٰى بَدَنِيْ طُهْرَ خَيْرٍ حَتّٰى تُطَهِّرَ بِهٖ مَااَكِنُّ فِي صَدْرِيْ وَاُخْفِيْهِ فِيْهِ اجْعَلْنِيْ عَلٰى ذٰلِکَ اَحْبَبْتُ اَمْ كَرِهْتُ وَاجْعَلْ مَحَبَّتِيْ تَابِعَةً لِمَحَبَّتِکَ اِشْغَلْنِيْ بِنَفْسِيْ عَنْ كُلِّ مَنْ دُوْنَکَ شُغْلًا يَدُوْمُ فِيْهِ الْعُمْرِ بِطَاعَتِکَ وَاَشْغَلْ غَيْرِيْ عَنِّي بِالْمَعَافَاةِ مِنْ نَفْسِيْ وَمِنْ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقِيْنَ ۞

"فانه اذاقال ذلک الزمته حب اوليائي وبغض اعدائي و كفيته كل الذى اكفى عباد ى الصالحين"

"پس جو شخص یہ دعا پڑھے گا میں اس کے (دل و دماغ میں) اپنے اولیاء کی محبت اور اپنے دشمنوں کی عداوت جاگزین کردوں گا (وہ اچھے کام انجام دے گا اور برے کاموں سے نفرت کرے گا) اور اس کی ان تمام امور میں کفایت کروں گا جن میں میں اپنے نیک بندوں کی کفایت کرتا ہوں"

دعا برائے قضاء حاجت

يا محمدً! ومن كان له حاجة سرا بالغة مابلغت الى والى غيرى فليدعنى فى جوف الليل خاليا وليقل وهوعلى طهر"

یا محمدً! جس شخص کو مجھ سے یا کسی اور سے کوئی پوشیدہ حاجت ہو خواہ کتنی ہی بڑی ہو اسے چاہیے کہ وسط شب میں تنہائی کے عالم میں باطہارت یہ دعا پڑھے۔"

Scanned by CamScanner

يَآاللّٰهُ يَا اَحَدُ لَا اَحَدَاِلَّا وَاَنْتَ رَجَآؤُهٗ وَارْجٰى خَلْقِكَ لَكَ اَنَايَآاللّٰهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِكَ اِلَّا وَهُوَلَكَ فِيْ حَاجَتِهٖ مُعْتَمِدهٗ، وَفِيْ طَلِبَتِهٖ سَائِلٌ وَمِنَ الْحَسِيْهِمْ سُؤْاَلاً اَنَا وَمِنْ اَشَدِّ هِمْ اِعْتِمَادًالَكَ اَنَا لِاَنِّيْ اَمْسَيْتُ شَدِيْدًا ثِقَتِيْ فِيْ طَلِبَتِيْ اِلَيْكَ وَهِيَ كَذَافَاِنْ قَضَيْتَهَا قُضِيَتْ وَاِنْ لَمْ تَقْضِهَا لَمْ تُقْضَ وَقَدْلَزِ مَنِّيْ مِنَ الْاَمْرِ مَالَا بُدَّلِيْ فِيْهِ مِنْكَ فَلِذَالِكَ جِئْتُكَ يَامُنْفِذَاَحْكَامَهٗ بِاِمْضَآئِهَا اِمْضِ قَضَآءَ حَاجَتِيْ بِاِثْبَاتِهَا فِيْ غُيُوْبِ الْاِجَابَةِ حَتّٰى تُقَلِّبَنِيْ مِنْهَا يَا اَللّٰهُ مُنْجِحًا حَيْثُ كَانَتْ وَتَغْلِبُ لِيْ اَهْوَآءَ جَمِيْعِ عِبَادِكَ وَاَمْنُنْ عَلَيَّ بِاِمْضَآئِهَاوَتَيْسِيْرِ هَالِيْ فَاِنِّيْ مُضْطَرٌّاِلَيْهَا وَاِلٰى قَضَآئِهَا قَدْ عَلِمْتَ ذٰلِكَ فَاكْشِفْ مَابِيْ مِنَ الضُّرِّبِحَقِّكَ الَّذِيْ تَقْضِيْ مَاتُرِيْدُ ؕ

" فانه اذا قال ذلک قضیت حاجته، قبل ان یموت فلیطب علی ذلک نفسا"

''پس جب وہ اس دعا کو پڑھے گا تو اس کے مرنے سے پہلے اس کی حاجت پوری ہو کر رہے گی اس لیے اسے خوش ہونا چاہیے۔''

دینی فتنہ سے بچنے اور طاعت میں رغبت کرنے کی دعا

یامحمد! ان لی علما ابلغ من علمه رضائی مع طاعتی و اغلب له هواه الی محبتی من اراد ذلک فلیقل"

یا محمد! تحقیق میرے پاس ایک خاص علم ہے جو اسے جان لے میں اسے اپنی خوشنودی واطاعت کے مقام تک پہنچا دیتا ہوں اور اس کی خواہش پر اپنی محبت کو غالب کر دیتا ہوں پس جو شخص اسے حاصل کرنے کا اردہ کرے اسے چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھے۔

يَامُزِيْلَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ عَنْ هَوَا هُمْ اِلٰى هَوَاهُ وَيَا مُقَلِّبَ اَفْئِدَةِ الْعِبَادِ لِاِمْضَآءِ الْقَضَآءِ بِنَفَاذِالْقَدَرِ اَثْبِتْ لِيْ مِنْ قِضَآئِكَ وَقَدَرِكَ وَاِزَالَتِكَ وَتَثْبِيْتِكَ عَمَلِيْ وَبَدَنِيْ وَاَهْلِيْ وَمَا لِيْ فِيْ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ بِحِفْظِكَ يَا حَفِيْظُ الْحَافِظِ حِفْظُهٗ، اِحْفَظْنِيْ

يَاسَيِّدِى الحِفْظِ الَّذِى جَعَلْتَ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهٖ مَحْفُوْظاً وَاجْعَلْ شُؤُنِىْ كُلَّهَا بِمَشِيَّتِكَ فِىْ الطَّاعَةِ مِنِّىْ اِلَيْكَ مُوَاتِيَةً وَحَبِّبْ حُبَّ مَاتُحِبُّ مِنْ مَحَبَّتِكَ اِلَىَّ فِىْ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا اَحْيِنِىْ عَلٰى ذٰلِكَ فِى الدُّنْيَا وَتَوَفَّنِىْ عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرَةِ وَاجْعَلْنِىْ مِنْ اَهْلِهٖ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَحْبَبْتُ ذٰلِكَ اَمْ كَرِهْتُ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ

"فانه اذا قال ذلک لم اره فی دينه فتنة ولم اكره اليه طاعتی ابدا"

"پس جو شخص یہ دعا پڑھے گا میں اسے اس کے دین میں کبھی کوئی فتنہ نہیں دکھاؤں گا اور اپنی اطاعت گزاری کو کبھی اس کی نگاہوں میں ناپسندیدہ نہیں ہونے دوں گا۔"

طلب رحمت و برکت کی دعا

یامحمدا! من احب من امتک رحمتی وبرکاتی ورضوانی و قبولی ولایتی واجابتی فلیقل حین یزول اللیل

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو مومن اس بات کو پسند کرتا ہے کہ میری رحمت یا میری برکات میری رضا مندی، میری قبولیت، میری ولایت اور میری اجابت کو حاصل کرے تو اسے چاہیے کہ جب (آدھی) رات ڈھلنے لگے تو اس وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ جُمْلَتُهٗ وَ تَفْصِيْلُهٗ وَكُلُّ مَااسْتَحْمَدْتَ بِهٖ اِلٰى اَهْلِهِ الَّذِيْنَ خَلَقْتَهُمْ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ عَمَّنْ بِالْحَمْدِ رَضِيْتَ عَنْهُ لِشُكْرِ مَابِهٖ مِنْ نِعَمِكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كَمَا رَضِيْتَ بِهٖ لِنَفْسِكَ وَقَضَيْتَ بِهٖ عَلٰى عِبَادِكَ حَمِيْدًا عِنْدَ اَهْلِ الْخَوْفِ مِنْكَ لِمَخَافَتِكَ وَمَرْهُوْباً عِنْدَ اَهْلِ الْعِزَّةِ بِكَ لِسَطْوَاتِكَ وَمَشْكُوْرًا عِنْدَ اَهْلِ الْاِنْعَامِ مِنْكَ لِاِنْعَامِكَ سُبْحَانَكَ مُتَكَبِّرًا فِىْ مَنْزِلَةٍ تَذَبْذَبَتْ بِهَا اَبْصَارُ النَّاظِرِيْنَ وَتَحَيَّرَتْ عُقُوْلُهُمْ عَنْ بُلُوْغِ عِلْمِ جَلَالِهَا تَبَارَكْتَ فِىْ مَنَازِلِكَ كُلِّهَا وَتَقَدَّسْتَ فِى الْاٰلَاۗءِ الَّتِىْ اَنْتَ فِيْهَا اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْكَبِيْرُ الْاَكْبَرُ لِلْفَنَاۗءِ خَلَقْتَنَا وَاَنْتَ الْكَائِنُ لِلْبَقَاءِ فَلَاتُفْنِىْ

Scanned by CamScanner

وَلا نَبْقٰی وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِنا وَنَحْنُ اَهْلُ الْغِرَّةِ بِکَ وَالْغَفْلَةِ عَنْ شَانِکَ وَاَنْتَ
الَّذِی لایَغْفُلُ بِسِنَةٍ وَلا نَوْمٍ بِحَقِّکَ یا سَیِّدِی بِعِزَّتِکَ اَجِرْنِی مِنْ تَحْوِیْلِ مَا
اَنْعَمْتَ بِه عَلَیَّ فِیْ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا یا کَرِیْمُ ۞

"فانه اذا قال ذلک کفیته کل الذی اکفی عبادی الصالحین"

پس جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو میں اس کی ان تمام امور میں کفایت کروں گا جن میں میں اپنے صالح بندوں کی کفایت کرتا ہوں۔

حفاظت واعانت خداوندی کی دعا

یا محمدؐ! من ارادمن امتک حفظی و کلائتی و معونتی فلیقل عند صباحه ومسائه ونومه.

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص میری حفاظت وحراست اور میری امداد کا خواہشمند ہے اسے چاہیے کہ صبح وشام اور سوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اٰمَنْتُ بِرَبِّیْ وَهُوَالَّذِیْ لاَاِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلٰه وَمُنْتَهٰی کُلِّ عِلْمٍ وَ رَبُّ کُلِّ رَبٍّ وَاُشْهِدُ
اللّٰهَ عَلٰی نَفْسِیْ بِالْعُبُوْدِیَّةِ وَالذُّلِّ وَالصِّغَارِ وَاَعْتَرِفُ بِحُسْنِ صَنَایِعِ اللّٰهِ اِلَیَّ
وَاَبُوْءُ عَلٰی نفسی بِقِلَّةِ الشُّکْرِ وَ اَسْئَلُ اللّٰهَ فِی یَوْمِیْ هٰذَا وَفِی لَیْلَتِیْ هٰذِه بِحَقِّ
مَایَرَاهُ لَهُ حَقًّا عَلٰی مَایَرَاهُ مِنِّی رِضَاوایمَانًا وَاِخْلاصًا وایقَانًا بِلا شَکٍّ وَلا
اِرْتِیَابٍ حَسْبِی اِلٰهِی مِنْ کُلِّ مَنْ هُوَ دونَهُ واللّٰهُ وَکِیْلٌ عَلٰی کُلِّ مَنْ هُوَ سِوَاهُ
آمَنْتُ بِسِرِّ عِلْمِ اللّٰهِ وَعَلانِیَتِهِ وَاَعُوْذُبِمَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْ کُلِّ شَرٍّ سُبْحَانَ الْعَالِمِ
بِمَا خَلَقَ اللَّطِیفِ لَهُ الْمُحْصِیْ لَهُ اَلْقَادِرُ عَلَیْهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ لاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۞

Scanned by CamScanner

جادو سے حفاظت کی دعا

یا محمدؐ! ان السحر لم یزل قدیما ولیس یضرّشینا الاباذنی فمن احب ان یکون من اهل عافیتی من السحر فلیقل

یا محمدؐ! جادو قدیم الایام سے چلا آ رہا ہے مگر میرے اذن کے بغیر کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔ لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ جادو کے اثر سے محفوظ رہے اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے۔

اللهم رب موسی وخاصه بکلامه وهازم من کاده بسحره بعصاه ومُعِیدَ هابعد العود ثعبانا وملفقها انک افک اهل الانک ومفسد عمل الساحرین ومبطل کیداهل الفساد من کادنی بسحر اوبضرا علمه اولا اعلمه اواخافه اولا اخافه فاقطع من اسباب السموات عمله حتی ترجعه عنی غیر نا فذ ولا ضآر ولا شامت انی اذرابعظمتک فی نحور الاعدآء فکن لی منهم مدافعااحسن مدافعة واتمها یا کریم فاکفنی بقدرتک لااخافه اجمع

"فانه اذا قال ذلک لم یضره سحر ساحرولاجنی ولا انسی ابدا

"پس جب اس دعا کو پڑھے گا تو کبھی کسی جادوگر کا جادو اور کوئی جن وانسان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

قبولیت فرائض ونوافل کی دعا

یا محمدؐ! من ارادمن امتک ان تقبل منه النوافل و الفرائض فلیقل خلف کل صلوة فریضة اوتطوع"

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے فرائض ونوافل قبول ہوں تو اسے چاہیے کہ ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے بعد یہ دعا پڑھے۔

یَاشَارِ عاً لِملآءِ نکتِهِ دِیْنَ الْقِیّٰمَةِ دِیناَرًا ضَیاًبِهِ مِنْهُمْ لِنَفْسِه وَیاخَالِقًا مَنْ سِوَی

Scanned by CamScanner

الْمَلٰٓئِكَةِ مِنْ خَلْقِهٖ لِابْتِلَآءِ بِدِيْنِهٖ وَيَا مُسْتَخِصًّا مِنْ خَلْقِهٖ لِدِيْنِهٖ رُسُلًا اِلٰى مَنْ دُوْنَهُمْ وَيَا مُجَازِيَ اَهْلِ الدِّيْنِ بِمَا عَمِلُوْا فِي الدِّيْنِ اجْعَلْنِيْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَنْسُوْبٌ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ دِيْنِكَ الْمُؤْثِرِ بِهٖ مَا اَلْزَمَهُمْ حُبَّهٗ وَبِتَغْرِيْغِكَ قُلُوْبَهُمْ لِلرَّغْبَةِ فِيْ اَدَآءِ حَقِّكَ فِيْهِ اِلَيْكَ لَاتَجْعَلْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ فِيْهِ تَفْصِيْلُ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا شَيْئًا سِوٰى دِيْنِكَ عِنْدِيْ اَبْيَنُ فَضْلًا وَلَا اِلَيَّ اَشَدُّ تَحَبُّبًا وَلَا بِيْ لَا صِقًا وَلَا تَجْعَلْنِيْ اِلَيْهِ مُنْقَطِعاً وَاغْلِبْ بِالِيْ وَهَوَايَ وَسَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَاشْفَعْ بِنَا صِحَّتِيْ اِلٰى مَاتَرَاهُ لَكَ مِنِّيْ رِضًا مِنْ طَاعَتِكَ فِي الدِّيْنِ٥

"فانه اذا قال ذلك تقبلت منه النوافل والمفروض وعصمته من الاعجاب وجببت اليه طاعتي وذكري"

''پس جو شخص یہ دعا پڑھے گا میں اس کے فرائض ونوافل کو قبول کروں گا عجب وخود پسندی سے محفوظ رکھوں گا اور اپنی اطاعت گزاری اور یادالٰہی کو اس کا محبوب مشغلہ بناؤں گا۔

دعا برائے دین

یا محمدًا! ومن ملاہ هم دين من امتک فلينزل بي وليقل.

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص قرضہ کی وجہ سے سخت ہم وغم میں مبتلا ہو تو اسے چاہیے کہ میری بارگاہ میں پیش ہو اور یہ دعا پڑھے۔

يَامُبْتَلِيَ الْفَرِيْقَيْنِ اَهْلِ الْفَقْرِ وَاَهْلِ الْغِنٰى وَجَازِيْهِمْ بِالصَّبْرِ فِي الَّذِيْ ابْتَلَيْتَهُمْ بِهٖ وَيَامُزَيِّنَ حُبِّ الْمَالِ عِنْدَ عِبَادِهٖ وَمُلْهِمَ الْاَنْفُسِ الشُّحَّ وَالسَّخَاوَفَاطِرَ الْخَلْقِ عَلَى الْفَظَاظَةِ وَاللِّيْنِ غَمَّنِيْ دَيْنُ فُلَانٍ وَفَضَحَنِيْ بِمَنِّهٖ عَلَيَّ وَاَعْيَانِيْ بَابُ طَلَبَتِهٖ اِلَّا مِنْكَ يَا خَيْرَ مَطْلُوْبٍ اِلَيْهِ الْحَوَآئِجُ يَا مُفَرِّجَ الْاَهَاوِيْلِ فَرِّجْ اَهَاوِيْلِيْ فِي الَّذِيْ لَزِمَنِيْ مِنْ دَيْنِ النَّاسِ بِتَيْسِيْرِكَ لِيْ مِنْ رِزْقِكَ فَاقْضِهٖ يَاقَدِيْرُ لَا تُهِنِّيْ بِاَذَاهُ وَلَا تَضِيْقِهٖ عَلَيَّ وَيَسِّرْ لِيْ اَدَآئَهٗ فَاِنِّيْ بِهٖ مُسْتَرِيْحٌ فَاَفُكَّكْ رِقِّيْ مِنْ

سعتک التی لاتبید ولا تغیض ابداo

"فانه اذا قال ذلک صرفت عنه صاحب الدین و ادیته الیه عنه"

"پس جب وہ اسے پڑھے گا تو میں (اپنی قدرت کاملہ سے) قرض خواہ کے ضرر کو اس سے پھیردوں گا اور اس کا قرضہ خود ادا کردوں گا۔

دعا برائے امان از حوادث زمان

یا محمدؐ! ومن اصابته ترویح واحب ان اتم علیه النعمة و ارضیه بالکرامة واجعله وجیها عندی فلیقل.

یا محمدؐ! جس شخص کو کوئی خوف و ہراس لاحق ہو اور وہ چاہے کہ میں (اس خوف کو دور کر کے) اس پر اپنی نعمت تمام کروں اور اسے کرامت و بزرگی عطا کروں اور اپنی بارگاہ میں معزز قرار دوں تو یہ دعا پڑھے

یاخاشیَ الْعِزۃ قُلُوْبَ اهل التقوی ویا متولّیهم بحُسن سرائرهم ویاقومنهم بِحُسنِ تعبُّدِهِمْ اَسْئَلُک بکُلِّ ما ابرمتهٗ احصاءً من کُلِّ شیءٍ قد ایقنتهٗ علمًا ان تَسْجِیْبَ لِی بِتثبیتِ قلبیَ علی الطُّما نیة والایمان وان تولّینِیْ من قبُوْلک مَایُبلِّغنِیْ به شِدَّة الرَّغبةِ فی طاعتک حتّٰی لا اُبالِیْ احدًا سواک ولا اخاف شیئًا مِنْ دُوْنِک یارحیمُo

"فانه اذا قال ذلک آمنته من روائع الحدثان فی نفسه و دینه و نعمه"

پس جب وہ اسے پڑھے گا تو میں اسے ان تمام حوادث روزگار سے امن و امان عطا کروں گا جن سے اسے اپنی ذات یا اپنے دین یا اپنی نعمت کے متعلق خطرہ ہو گا۔

دعا برائے تقرب خدا

یا محمدؐ! قل للذین یریدون التقرب الی اعلموعلم الیقین ان هذا الکلام افضل

Scanned by CamScanner

مالانتم متقربون به الی بعد الفرائض و ذلک ان یقول"

یا محمدؐ! ان لوگوں سے کہو جو میرا قرب حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں کہ علم الیقین کے ساتھ جان لیں کہ ادائے فرائض کے بعد ان تمام چیزوں سے جن کے ذریعہ سے تم میرا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو افضل یہ دعا ہے:-

اَللّٰهُمَّ انّهٗ لم یَمَسّ اَحَدٌ من خَلْقِکَ اَنْتَ اَحْسَنُ اِلَیه صنْعًا مِنّی وَلا لَهٗ اَدْوَمُ کَرامَةً وَلا عَلَیهِ اَبْیَنُ فَضْلًا وَلا بِهٖ اشدُّ ترفُّقًا وَلا عَلَیْهِ اشدُّ حِیاطَةً منک عَلَیّ وَلا اَشَدُّ تَعَطُّفًا مِنْکَ عَلَیَّ وَاِنْ کَانَ جَمِیْعُ الْمَخْلُوْقِیْنَ یُعَدِّ دُوْنَ مِنْ ذٰلِکَ مِثْلَ تَعْدِیْنِی فَاشْهَدْیا کَافِیَ الشَّهَادَةِ اُشْهِدُکَ بِنِیَّةِ صِدْقٍ بِاَنَّ لَکَ الْفَضْلَ وَالطَّوْلَ فِیْ اِنْعَامِکَ عَلَیَّ وَقِلَّةِ شُکْرِیْ لَکَ فِیْهَا یا فَاعِلَ کُلِّ اِرادَةٍ طَوِّقْنِی اَمانًا مِنْ حُلُوْلِ الْمَخْذِ لِقِلَّةِ الشُّکْرِ وَاَوْجِبْ لِی زِیادَةَ النِّعْمَةِ بِسَعَةِ الرَّحْمَةِ ولا تُقایِسْنِی بِسَرِیْرَتِی وَامْتَحِنْ قَلْبِی لِرِضَاکَ وَاجْعَلْ مَاتَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَیْکَ فِی دِیْنِکَ لَکَ خَالِصًا وَلا تَجْعَلْهُ لِلُزُوْمِ شُبْهَةٍ اَوْفَخْرٍ اَوْرِیَآءٍ یا کَرِیْمُo

"فانه اذا قال ذلک احبه اهل سمواتی وسموه الشکور"

"پس جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو اس سے میرے آسمان والے محبت کریں گے اور اس کا نام شکور (بہت شکر گزار) رکھیں گے"

دعا برائے نفع در تجارت

یا محمدًا! ومن ارادمن امتک ان اربح تجارته قلیقل حین یتبداها.

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص یہ چاہے کہ میں اس کی تجارت میں اسے نفع دوں تو اسے چاہیے کہ جب تجارتی کاروبار شروع کرے تو یہ دعا پڑھے۔

یَامُرْبِحَ نَفَقَاتِ اَهْلِ التَّقْوٰی وَیَا مُضَاعِفَهَا وَیَا سَابِقَ الْاَرزاقِ سَبْحًا اِلَی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَیَا مُفَضِّلَنَا بِالْاَرْزَاقِ بَعْضًا عَلٰی بَعْضٍ سُقْنِی وَوَجِّهْنِی فِی تِجَارَتِی

هٰذِهِ الٰى وَجْهِ غِنًى عَاصِمٍ مَشْكُوْرٍ اَخُذْهُ بِحُسْنِ شُكْرٍ لِتَنْفَعَنِى بِهٖ وَتَنْفَعَ بِهٖ مِنِّى يَا مُرْبِحَ تِجَارَاتِ الْعَالَمِيْنَ بِطَاعَتِهٖ سُقْ اِلَىَّ فِىْ تِجَارَتِىْ هٰذِهٖ رِزْقًا تَرْزُقُنِىْ فِيْهِ حُسْنَ الصَّنِيْعِ فِيْمَا اَبْتَلَيْتَنِىْ بِهٖ وَتَمْنَعُنِىْ فِيْهِ مِنَ الطُّغْيَانِ يَاخَيْرَ نَاشِرٍ رِزْقَهٗ وَلَا تُشْمِتْ بِىْ بَرِدِّكَ دُعَاىَ بِالْخُسْرَانِ لِىْ فَاَسْعِدْنِىْ بِطَلِبَتِىْ مِنْكَ وَبِدُعَائِىْ اِيَّاكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

"فانه اذا قال ذلک ربحت تجارته واربيتهاله"

"پس جب وہ اس دعا کو پڑھے گا تو اس کی تجارت سود مند ہوگی اور میں اسے اس کے لیے سود مند قرار دوں گا۔

دعا برائے دفع بلا واستجابت دعاء

يا محمدً! ومن ارادمن امتک الامان من بليتى والاستجابة لدعوتى فليقل حين يسمع تاذين المغرب.

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص میری بلا و مصیبت سے امان چاہتا ہے اور قبولیت دعا کا آرزومند ہے اسے چاہیے کہ جب مغرب کی اذان سنے تو یہ دعا پڑھے

يَامُسَلِّطَ نِقَمِهٖ عَلٰى اَعْدَآئِهٖ بِالْخِذْلَانِ لَهُمْ وَالْعَذَابِ لَهُمْ فِى الْآخِرَةِ وَيَامُوَسِّعًا فَضْلَهٗ عَلٰى اَوْلِيَائِهٖ بِعِصْمَتِهٖ اِيَّاهُم فِى الدُّنْيَا وَ بِحُسْنِ عَائِدَتِهٖ عَلَيْهِمْ فِى الاخرةِ وَيَاشَدِيْدًا النَّكَالِ بِالْاِنْتِقَامِ وَيَاحَسَنَ الْمُجَازَاةِ بِالثَّوَابِ وَيَابَارِىَ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمُلْزِمَ اَهْلِهَا عَمَلَهَا وَالْعَالِمَ بِمَنْ يَصِيْرُ اِلٰى جَنَّتِهٖ وَنَارِهٖ يَاهَادِىْ يَا مُضِلُّ يَا كَافِىْ يَا مُعَافِىْ يَامُعَاقِبُ اِهْدِنِىْ بِهُدَاکَ وَعَافِنِىْ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ سُكْنٰى جَهَنَّمَ مَعَ الشَّيَاطِيْنَ اِرْحَمْنِىْ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تَرْحَمْنِىْ كُنْتُ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ اَعِذْنِىْ مِنَ الْخُسْرَانِ بِدُخُوْلِ النَّارِ وَحِرْمَانِ الْجَنَّةِ بِحَقِّ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَاذَا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ○

"فانه اذا قال ذلک تغمدته فى ذلک المقام الذى يقول فيه هذابرحمتى"

Scanned by CamScanner

پس جب وہ اس دعا کو پڑھے گا تو میں اسے اسی مقام پر جہاں وہ یہ دعا پڑھے گا اپنی رحمت میں ڈھانپ لوں گا۔

سفر سے بسلامت مراجعت کی دعا

یا محمدً!من کان غائبا واحب ان اودیه سالما مع قضائی له الحاجة فلیقل فی غربته

یا محمدؐ! جو شخص غائب ہو اور چاہے کہ میں اس کی حاجت برآری اور سلامتی کے ساتھ اسے واپس وطن پہنچاؤں تو بحالت سفر یہ دعا پڑھے۔

یا جامعًا بین اهل الجنة علی تالف من القلوب وشدة تواجد من المحبة ویا جامعًا بین اهل طاعته وبین من خلقت لها ویامفرجًا عن کل مخزون ویامنهل کل غریب ویاراحمی فی غربتی بحسن الحفظ والکلائة والمعونة لی ویامفرج مابی من الضیق والحزن بالجمع بینی وبین احبتی ویامؤلفًا بین الاحباء ولا تفجعنی بانقطاع رؤیتی عنهم بکل ما تلک ادعوک فاستجب لی فذلک دعای ایاک یا ارحم الرحمین٥

"فانه اذا قال ذلک آنسته فی غربته وحفظته فی الاهل وادیته سالما مع قضائی له الحاجة"

پس جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو اس کے سفر میں میں اس کا مونس وانیس بن جاؤں گا اس کے اہل وعیال کی حفاظت کروں گا اور حاجت برآری اور سلامتی کے ساتھ اسے واپس وطن لوٹاؤں گا۔

قبولیت نماز کی دعا

یا محمدًا! من ارادمن امتک ان ارفع صلوته مضاعفة فلیقل خلف کل ما افترضت علیه وهو رافع یدیه آخر کل شئ

یا محمدؐ! آپ کی امت میں سے جو شخص یہ چاہے کہ میں اس کی نماز کو دو گنے ثواب کے ساتھ اوپر پہنچاؤں (قبول کروں) تو اسے چاہیے کہ ہر نماز فریضہ اور اس کے تمام تعقیبات کے بعد ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔

يا مُبْتَدِئَ الْاَسْرارِ ومُبَيِّنَ الْكِتْمانِ وَشارِعَ الْاَحكامِ وَذارِئَ الْاَنعامِ وَخالِقَ الْاَنامِ وَفارِضَ الطّاعَةِ ومُلْزِمَ الدِّيْنِ وَمُوجِبَ التَّعَبُّدِ اَسئلُكَ بِتَزْكِيَةِ كُلِّ صَلوٰةٍ زَكَّيْتَها وَ بِحَقِّ مَنْ زَكَّيْتَها لَهُ وَبِحَقِّ مَنْ زَكَّيْتَها بِهِ اَنْ تَجعَلَ صَلوٰتِي هٰذِهِ زاكِيَةً بِتَقَبُّلِها وَرَفْعِها وَتَيْسِيرِكَ بِها دِيْنِي راكِيا وَاِلْهامِكَ قَلْبِي حُسْنَ الْمُحافَظَةِ عَلَيْها حَتّٰى يَجْعَلَنِيْ مِنْ اَهْلِها الَّذِيْنَ ذَكَرْتَهُمْ فِيْها بِالْخُشُوْعِ اَنْتَ وَلِيُّ الْحَمْدِ كُلِّهِ فَلَكَ الحَمْدُ كُلُّهُ بِكُلِّ حَمْدٍ اَنْتَ لَهُ وَلِيٌّ وَاَنْتَ وَلِيُّ التَّوحِيْدِ كُلِّهِ فَلَكَ التَّوحِيْدُ كُلُّهُ بِكُلِّ تَوحِيْدٍ اَنْتَ لَهُ وَلِيٌّ وَاَنْتَ وَلِيُّ التَّهلِيلِ كُلِّهِ بِكُلِّ تَهْلِيلٍ اَنْتَ لَهُ وَلِيٌّ وَاَنْتَ وَلِيُّ التَّكْبِيْرِ كُلِّهِ فَلَكَ التَّكْبِيْرُ كُلُّهُ بِكُلِّ تَكْبِيْرٍ اَنْتَ لَهُ وَلِيٌّ رَبِّ عُدْ عَلَيَّ فِيْ صَلوٰتِي هٰذِهِ بِرَفْعِكَها زاكِيَةً مُتَقَبَّلَةً اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ٥

"فانه اذا قال ذلك رفعت صلوته مضاعفة في اللوح المحفوظ

''پس جب بندہ یہ دعا پڑھے گا تو میں اس کی نماز کو اس حال میں بلند کروں گا کہ لوح محفوظ میں اس کا ثواب دوگناہ ہوگا۔

اقول وقد اورد الشيخ الطوسي والكفعمي جملة من هذه الادعية في المصباحين واعلم انه يجب تاويل قوله في آواخر هذه الادعية يا باری خلق الجنة والنار وملزم اهلها عملها" بان يقدر مضاف محذوف ای و ملزم اهلها جزاء عملها من ثواب و عقاب لقيام الادلة القطعيته التي لاتحتمل التاويل على بطلان الجبر وقوله ياهادی يا مضل يرادبه ياواهب الالطاف الموصلة الى الهدى الزائدة على مايجب من بيان الحق ويامانعها بعض العباد فيختارون الضلال ولوشاء لاوصلهم الى الهدئ ومنع تلك الا لطاف الزائدة لا ينافي

Scanned by CamScanner

العدل و الحكمة ولايكون سببا

مولف علام فرماتے ہیں کہ ان ادعیہ مبارکہ میں سے بعض دعاؤں کو جناب شیخ طوسیؒ نے مصباح المتہجد اور شیخ ابراہیم کفعمیؒ نے مصباح کفعمی میں نقل کیا ہے نیز معلوم ہونا چاہیے کہ ان دعاؤں میں سے بعض دعاؤں (جیسے دعائے دفع بلا اور استجابت دعا وغیرہ) میں بعض ایسے جملے موجود ہیں جن کی تاویل کرنا لازم ہے (کیونکہ وہ موہم جبر ہیں) جیسے یا باری خلق ابحنتہ والنار و ملزم اهلها عملها (جس کا ظاہری ترجمہ یہ ہے "اے جنت وجہنم کے خالق اور ان کے اہل پر ان کے عمل کو لازم قرار دینے والے ظاہر ہے کہ اس سے بظاہر جبر کی بو آتی ہے) اس لیے یہاں ایک مضاف محذوف تسلیم کرنا پڑے گا مطلب یہ ہوگا کہ خدا جنت وجہنم والوں کے عمل کی جزاء کو لازم قرار دیتا ہے" یعنی مستحق جزا کو ثواب اور سزا وار سزا کو عقاب کرتا ہے کیونکہ جبر کے بطلان پر ناقابل تاویل ادلہ قطعیہ قائم ہیں (لہٰذا جو آیت یا روایت بظاہر موہم جبر ہوگی اس کی تاویل لازم ہوگی) اسی طرح اس دعا میں جو یاہادی یا مضل وارد ہے (جس کا ظاہری ترجمہ ہے اے ہدایت کرنے والے اور اے گمراہ کرنے والے۔ جو موہم جبر ہے) تو ہادی کا مطلب یہ ہوگا کہ اے وہ ذات جو ایسے خصوصی الطاف عطا کرتی ہے جو بندہ کو ہدایت تک پہنچاتے ہیں اور یہ الطاف اس مقدار سے زائد ہوتے ہیں جو خدا پر واجب ہے جیسے حق وحقیقت کا بیان وغیرہ اور مضل کا مفہوم یہ ہوگا کہ ان خصوصی الطاف کا بعض بندوں سے منع کرنے والا جس کی وجہ سے وہ گمراہی کو اختیار کر لیتے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو ان کو ان الطاف کے ذریعہ سے ہدایت تک پہنچا سکتا تھا اور ان الطاف کا روکنا نہ تو عدل وحکمت خداوندی کے منافی ہے اور نہ ہی بندہ کو گناہ پر مجبور کرنے کا سبب ہے۔

فی الجبر علی المعصية ولا ينافي بقاء القدرة على الطاعة واطلاق الضلال على منع تلك الالطاف مجاز قرينته ادلّة القطعة وروى الشيخ الحسن بن ابى الحسن بن محمد الديلمى فى كتاب ارشاد القلوب الى الصواب عن امير المومنين عليه السلام ان النبى صلى الله عليه و آله وسلم سال ربه ليلة المعراج فقال يارب اى الاعمال افضل؟ فقال الله ليس شئ عندى افضل من

التوكل علی والرضابما قسمت!

یا محمدُ! وجبت محبتی للمتحابین فیّ ووجبت محبتی للمتقاطعین فی ووجبت محبتی للمتواصلین فی ووجیت محبتی للمتوکلین علی ولیس لمحبتی غایة ولا

اور نہ ہی بندہ کے اطاعت پر قدرت باقی رہنے کے منافی ہے...... ان الطاف زائدہ کے روکنے پر "اضلال" کا اطلاق مجازاً درست ہے جس کا قرینہ وہ ادلہ قطعیہ ہیں جو جبر کے بطلان پر قائم ہیں [1]

۱۳۹ جناب شیخ حسن دیلمی نے ارشاد القلوب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج خداوند عالم سے سوال کیا یا رب! تمام اعمال میں سے افضل عمل کیا ہے؟ فرمایا مجھ پر توکل و اعتماد کرنے اور میری تقسیم پر راضی رہنے سے افضل کوئی عمل نہیں ہے! یا محمدؐ! (چند قسم کے لوگوں کے لیے) میری محبت واجب ہے (ایک) ان کے لیے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں (دوسرے) ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر ایک دوسرے سے تعلقات قطع کرتے ہیں (چوتھے) ان لوگوں کے لیے جو مجھ پر توکل کرتے ہیں اور میری محبت کی کوئی کفایت و نہایت نہیں ہے۔

نهابة کل مارفعت لهم عملا وضعت لهم علما اولئک الذین نظروا الی المخلوقین و نظری الیهم ولم یرفعوالحوائج الی الخلق بطونهم خفیفة من الحلال نفقتهم فی الدنیا ذکری، ومحبتی ورضائی عنهم یا احمدً! ان اجبت ان تکون اورع الناس الی فازهد فی الدنیا؟ قال خذمن الدنیا حقا من الطعام والشراب واللباس والاتد خرلغدا! ودم علی ذکری!

فقال یارب وکیف ادوم علی ذکرک؟ فقال بالخلوة عن الناس وبغضک

[1] ان اجمالی حقائق کی تفصیلات معلوم کرنے کے خواہشمند حضرات ہماری اعتقادی وکلامی مسائل کی مفصل و مدلل کتاب "احسن الفوائد فی شرح العقائد" کی طرف رجوع فرمائیں (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

الحلو والحامض وافراغ بطنک وبیتک من الدنیا...... یا احمدؐ! احذران یکون مثلک مثل الصبی اذانظر الاحمروالا صفر واذااعطی شینا من المحلو

(بلکہ وہ بے انتہا و بے پایاں ہے......(یہ وہ لوگ ہیں) کہ جب بھی میں ان کے عمل کو بلند (قبول) کرتا ہوں تو ان کے علم کا پلہ بھاری کر دیتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جو مخلوق پر (عبرت کی) نگاہ ڈالتے ہیں اور میں اپنی نظر (کرم) ان پر کرتا ہوں۔

یہ لوگ اپنی حاجتیں مخلوق کے پاس نہیں لے جاتے (بلکہ اپنے خالق کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں) حلال خوری کی وجہ سے ان کے شکم ہلکے پھلکے ہوتے ہیں اور دنیا میں ان کا نان ونفقہ میری یاد میری محبت اور میری خوشنودی ہے...... یا احمدؐ! اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ متقی و پرہیز گار بنیں تو دنیا میں زہد اختیار کریں اور آخرت میں رغبت کریں عرض کیا الٰہی! دنیا میں کس طرح زہد اختیار کروں؟ فرمایا دنیا سے دو چیزوں یعنی کھانے پینے اور پہننے پر اکتفا کر اور میرے ذکر پر مداومت کر! عرض کیا یا رب! تیرے ذکر پر کس طرح مداومت کروں؟ فرمایا لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے اور (دنیا) کے ترش وشریں سے نفرت کرنے اور پیٹ اور گھر کو دنیا سے خالی رکھنے سے یا احمدؐ! اس سے ڈرو کہ تمہاری مثال اس بچہ جیسی ہو کہ وہ جب کوئی سرخ یا زرد چیز دیکھتا ہے (تو اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے مگر) جب اسے کوئی ترش یا شریں چیز دے دی جائے۔

والحامض اغتربه فقال یا ربدلنی علی عمل اتقرب به الیک ؟قال اجعل لیلک نهار اواجعل نهارک لیلا قال یا رب کیف ذلک؟ قال اجعل نومک صلوة وطعامک الجوع!

یا احمدؐ! وعزتی و جلالی مامن عبد ضمن لی اربع خصال الاادخلته الجنة تحفظ لسانه فلایفتحه الابمایعنیه ویحفظ قلبه من الوسواس ویحفظ علمی و نظری الیه ویکون قرة عینه الجوع. یا احمدؐ! لوذقت حلاوة الجوع والصحت وماورثوا منها فقال یا رب ماميراث الجوع، قال الحكمة وحفظ القلب

والتقرب الی والحزن الدائم وخفیة

تو قریب میں آجاتا ہے عرض کیا یا رب مجھے کوئی ایسا عمل بتا جس کے ذریعہ سے تیرا قرب حاصل کروں؟ فرمایا اپنی رات کو دن اور اپنے دن کو رات قرار دے عرض کیا یا رب! یہ کس طرح؟ فرمایا (رات کی) نیند کو نماز اور دن کے) طعام کو روزہ قرار دے (لہٰذا رات کو نماز پڑھ اور دن کو روزہ رکھ اس سے بڑھ کر تقرب ایزدی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے)

یا احمدؐ! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ جو بندہ مجھے چار چیزوں کی ضمانت دے دے میں اسے جنت میں داخل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں (۱) اپنی زبان کی حفاظت کرے اور بغیر کام کی بات کرنے کے اسے نہ کھولے (۲) شک و وسواس سے اپنے دل کی حفاظت کرے (۳) میرے علم ونظر کرم کی حفاظت کرے (میرے عطا کردہ علم کو ضائع نہ کرے (۴) اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھوک ہو (شکم پری کو مقصد حیات نہ سمجھے)

یا احمدؐ! کاش تم بھوک، سکوت اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے فوائد کے مٹھاس کا ذائقہ چکھتے عرض کیا یا رب! بھوک کا نتیجہ کیا ہے فرمایا حکمت و دانائی، دل و دماغ کی حفاظت میرا قرب، دائمی حزن وملال، اخراجات زندگی کی کمی۔

المؤنة بین الناس وقول الحق ولایبالی عاش موسراً ام معسراً......

یا احمدؐ! هل تدری بای وقت یتقرب العبدالی؟ قال لایارب! قال اذا کان جائعا او ساجداً......

یا احمدؐ! عجبت من عبدخل فی الصلوٰة وهویعلم الی من یرفع یدیه وقدام من هو؟...... وهو ینعس !وعجبت من عبدله قوت یوم من الحشیش وغیره وهولیهتم وعجبت من عبدلایدری انی راض عنه ام ساخط علیه وهویضحک !

یا احمدؐ! ان فی الجنة قصرا من لئولؤ فوق لئو لؤودرة

حق اور سچی بات کہنا اور اس بات کی پروانہ کرنا کہ وسعت مالی کے ساتھ زندگی گزاری ہے یا

Scanned by CamScanner

تنگی معیشت کے ساتھ!

یا احمدؐ! کیا تم جانتے ہو کہ بندہ کس وقت میرا اقرب حاصل کرتا ہے؟ عرض کیا نہیں؟ فرمایا جب بھوکا ہو یا جب سجدہ میں ہو (اور اگر دونوں حالتیں جمع ہو جائیں تو پھر تو نور علی نور)

یا احمدؐ! مجھے اس بندہ سے تعجب ہے جو نماز میں مشغول ہے باوجود یکہ وہ جانتا ہے کہ کس ذات کی بارگاہ میں ہاتھ بلند کر رہا ہے اور کس کے سامنے کھڑا ہے؟

مگر اس کے باوجود اونگھ رہا ہے نیز مجھے اس بندہ سے تعجب ہے جو آج کے دن کی قوت لایموت رکھتا ہے اگر چہ گھاس بھوس ہی ہو اور وہ کل کی فکر کرتا ہے؟ اور مجھے تعجب ہے اس بندہ پر جسے یہ معلوم نہیں کہ میں اس سے راضی ہوں یا ناراض؟ مگر وہ ہنستا ہے؟ (یہ حماقت نہیں ہے تو اور کیا ہے؟)

یا احمدؐ! جنت میں ایک ایسا محل ہے جو لولو و مرجان اور درر

فوق درة ليس فيها فصم ولاوصل فيها الخواص انظر اليهم كل يوم سبعين مسرة فاكلمهم كلما انظرت اليهم وازيد فى ملكهم سبعين ضعنا واذتلذى اهل الجنة بالطعام والشراب تلذذاولئك بذكرى وكلامى و حديثى قال يا رب ! ماعلامة اولئك ؟ قال مسجونون قد سحنوا السنتهم من فضول الكلام و بطونهم من فضول الطعام يا احمدً!ان المحبته لله هى المجته للفقراء والتقرب اليهم قال ومن الفقراء ؟

قال الذين رضوا بالقليل ! وصبروا على الجوع وشكر واعلى الرخسار ولم يشكوا جو عهم ولا ظمهُم ولم يكذبوا بالسنتهم ولم يغضبوا على

و یواقیت (الغرض سچے موتیوں) سے بنا ہوا ہے جو ٹوٹتا اور جڑتا نہیں ہے اور اس میں ایسے خاص لوگ رہتے ہیں جن کی طرف میں روزانہ ستر بار نگاہ (کرم) کرتا ہوں اور جب بھی نگاہ کرتا ہوں تو ان سے کلام بھی کرتا ہوں اور جب کلام کرتا ہوں تو ان کے ملک میں ستر گناہ اضافہ کرتا ہوں! جب دیگر اہل جنت خورد و نوش سے لذت اندوز ہوتے ہیں تو یہ میرے ذکر، میرے کلام

Scanned by CamScanner

اور میری گفتگو سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

عرض کیا یا رب ان کی علامت کیا ہے؟؟؟

فرمایا یہ دنیا میں قیدی ہیں یعنی انہوں نے اپنی زبانوں کو فضول گوئی سے اور اپنے پیٹوں کو بسیار خوری سے بند کر رکھا ہے۔

یا احمدؐ! اللہ سے سچی محبت، یہی فقراء و مساکین سے محبت کرنا اور ان کا قرب حاصل کرنا ہے

عرض کیا یا رب! یہ فقراء کون ہیں؟ فرمایا جو تھوڑی روزی پر قانع اور راضی ہیں بھوک پر صابر ہیں، فراخی پر شاکر ہیں نہ اپنی بھوک و پیاس کا شکوہ کرتے ہیں، نہ اپنی مظلومیت کا گلہ کرتے ہیں نہ اپنی زبانوں سے جھوٹ بولتے ہیں نہ اپنے پروردگار پر ناراض ہوتے ہیں۔

ربهم ولم يغتمو اعلى مافاتهم ولم يفرحوا بما اتاهم

يا احمدً! محبتي محبة الفقراء فاذن للفقراء و قرب مجلسهم منك ادنك وابعد الاغنياء و ابعد مجلسهم منك فان الفقراء احبائي!

يا احمدً! لاتزين بلبس الباس و طيب الطعام ولين الوطاء فان النفس ماؤى كل شر وهي رفيق سوء تجرها الى طاعة الله وتجرك

اور دنیا کے چلے جانے سے رنج وغم نہیں کرتے اور اس کے آجانے پر خوش وخرم نہیں ہوتے۔ یا احمدؐ! مجھ سے دوستی فقراء سے دوستی ہے وہی میرے سچے دوست ہیں[1] !! یا احمدؐ! اچھا لباس

[1] حدیث قدسی کے ان فقروں میں جن فقراء کی مدح وارد ہوئی ہے ان سے کوئی کوتاہ اندیش آدمی وہ فقیر نہ سمجھ لے جو اہل تصوف کی اصطلاح ہے کیونکہ اس سے مراد وہ فقیر نہیں ہے اور نہ ہی اس سے مقصود وہ پیری فقیری ہے جسے آج کل "پیری مریدی" کا دھندا سمجھا جاتا ہے اور نہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ملنگوں کی اصطلاح میں باوا سرکار کہے جاتے ہیں کیونکہ خدا لگی بات تو یہ ہے۔

ان لوگوں کی اکثریت راہنماؤں کے لباس میں رہزن اور شریفوں کے لباس میں بدمعاشوں کی ہے ان کے آستانے ہر قسم کے عملی فسق و فجور اور اعتقادی کفر و شرک کے مرکز و محور ہیں جسے یقین نہ آئے وہ ان مراکز میں خود جاکر چند شب و روز گزارے اور بچشم غائر دیکھے کہ وہاں کیا ہوتا ہے؟ ع میرے کہنے پہ کیا ہے آزمائے جس کا جی چاہے۔ ہم نے تو جہاں تک اپنے گرد و پیش کے حالات و واقعات پر گہری نگاہ ڈالی ہے ہمیں تو

(جاری ہے)

زیب تن کرنے، عمدہ طعام کھانے اور نرم بستر پر لیٹنے سے اپنے آپ کو زینت نہ دو کیونکہ نفس ہر قسم کے شر وفساد کا مرکز ہے اور یہ بہت ہی برا ساتھی ہے تم اسے خدا کی اطاعت کی طرف کھینچتے ہو اور وہ تمہیں اس کی نافرمانی کی طرف کھینچتا ہے۔

الی معصیه . وتخالفک فی طاعته وتطیعک فیما یکرهه. وتطغی اذا شبعت وتشکو اذا جاعت. و تغضب اذا افتقرت و تتکبر اذا استغنت وتنسی اذا کبرت وتغفل اذا امنت وهی قرینة الشیطان ومثل النفس کمثل النعامة تاکل الکثیر واذا حمل علیها لاتطیر و مثل الافلا لونه حسن و طعمه مر."

یا احمدً! بغض الدنیا و اهلها واحب الاخرة واهلها! قال یارب ومن اهل الدنیا واهل الاخرة؟ قال اهل الدنیا من کثرا کله وضحکه ونومه وغضبه. قلیل الرضا لایعتذر الی من اساء الیه

یہ خدا کی اطاعت کرنے میں تمہاری مخالفت کرتا ہے اور خدا کی ناپسندیدہ باتوں میں تمہاری اطاعت کرتا ہے جب سیر ہو جائے تو سرکش بن جاتا ہے اور جب بھوکا ہو تو شکایت کرتا ہے۔ فقیر و نادار ہو تو ناراض ہو جاتا ہے اور جب مالدار ہو تو تکبر کرتا ہے جب بڑا ہو جائے تو خدا کو بھولنے لگ جاتا ہے اور جب حالت امن وامان میں ہو تو (یادِ خدا سے) غافل ہو جاتا ہے یہ

ان صفات جلیلہ کا حامل اس دور میں لے دے ایک ہی شخص نظر آیا ہے اور وہ ہے قدوۃ السالکین سرکار پیر السید فضل شاہ (اعلی اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان) اللہ بس باقی ہوس ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اقبالؒ نے کہا ہے۔

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر پادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

جو مالی فقراء کے ساتھ ساتھ استغناء ایمانی کی دولت سے مالا مال ہیں

ع کہ پائی میں نے استغناء میں معراج مسلمانی

(منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

شیطان کا ساتھی ہے نفس کی مثال شتر مرغ جیسی ہے جو کھاتا تو بہت ہے لیکن جب اس پر بوجھ لادا جائے تو اڑتا نہیں ہے یا اس کی مثال حزمبرہ جیسی ہے کہ اس کا رنگ تو خوشنما ہے مگر ذائقہ کڑوا۔

یا احمدؐ! دنیا اور دنیا والوں کو دشمن سمجھو اور آخرت اور آخرت والوں سے دوستی کرو عرض کیا یارب! اہل دنیا اور اہل آخرت کون ہیں فرمایا اہل دنیا وہ ہیں جن کا کھانا، ہنسنا، سونا اور ناراض ہونا زیادہ ہو اور رضا وخوشنودی کم۔ جس سے برائی کرتے ہیں اس سے معذرت طلب نہیں کرتے۔

ولا تقبل معذرة من اعتذر اليه. كسلان عندالطاعقه شجا ع عندا المعصية مله بعيدواجله قريب لايحاسب نفسه. قليل المنفقته. كثير الكلام قليل الخوف كثير و الفرح عند الطعام وان اهل الدنيا لايشكرون عندالرضاء ولا يصبرون عندالبلاء كثير الناس عند هم قليل يحمدون انفسهم بمالايفعلون ويدعون بمالس لهم ويذكرون مساوى الناس قال يارب! هل يكدن سوا هذا العيب فى اهل الدنيا عصيب؟ قال يا احمدًا! ان عيب اهل الدنيا كثير فيهم الجهل والحمق لايتواضعون لمن يتعلبون

اور جو ان سے معذرت طلب کرے وہ اس کی معذرت کو قبول نہیں کرتے [1]۔ اطاعت کے وقت سست، گناہ کے وقت دلیر وچست، امیدیں بہت لمبی رکھتے ہیں مگر ان کی اجل (موت) بہت قریب ہے اپنے نفس کا محاسبہ نہیں کرتے ان کی فیض رسانی کم ہوتی ہے مگر باتیں زیادہ (خدا کا) خوف کم ہے اور کھانے کے وقت خوشی بہت۔ دنیا دار لوگ وسعت و فراخی کے وقت شکر نہیں کرتے اور بلا ومصیبت کے وقت صبر نہیں کرتے اور لوگوں کی بہت

---

[1] کسی کی معذرت قبول نہ کرنے کی وبا مسلمانوں میں عام ہے حالانکہ جناب امام جعفر صادقؑ حضرت رسولؐ خدا سے نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ''من لم یقبل العذر من معتذر صادقاً کان او کاذباً لم تنله شفاعتی'' کہ جو شخص کسی عذر خواہ کا عذر قبول نہیں کرتا۔ خواہ وہ اپنے عذر میں سچا ہو یا جھوٹا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی (اصول کافی)۔ اگر دیکھا جائے تو یہ آدمی کی بڑی کامیابی ہے کہ اس کا مخالف اس سے معذرت طلب کر رہا ہے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(بھلائی) کو بھی کم جانتے ہیں (اور اپنے قلیل احسان کو بھی زیادہ جانتے ہیں) وہ ان کے کاموں کے ساتھ اپنی مدح وثنا کرتے ہیں جو کام انہوں نے کئے ہی نہیں ہوتے اور اپنے متعلق ان صفتوں کا دعویٰ کرتے ہیں جو ان میں موجود ہی نہیں ہوتیں اور لوگوں کی برائیوں کا تذکرہ (مزے لے کر) کرتے ہیں عرض کیا یارب! ان عیبوں کے علاوہ اہل دنیا میں کوئی اور عیب بھی ہے؟

فرمایا اہل دنیا کے عیب بہت ہیں ان میں جہالت ہے ان میں حماقت ہے وہ جس سے علم حاصل کرتے ہیں اس کے سامنے بھی تواضع وانکساری نہیں کرتے۔

منه وهم عندا انفسهم عقلاء وعندالعارفين حمقاء

يااحمدً! ان اهل الآخرة رقيقة وجو ههم كثير حيائهم قليل حمقهم كثير نفقهم قليل مكرهم الناس منهم فيراحسة وانفسهم منهم فى تعب كلامهم موزون. محاسبون لانفسهم يتعبون لها تنام اعينهم ولاتنام قلوبهم اعيتهم باكية وقلوبهم ذاكرة اذاكتب الناس من الغافلين كتبوامن الذاكرين فى اول النعمة يحمدون وفى آخر هايشكرون دعائهم عندالله مرفوع وكلامهم مسموع تفرح الملائكة بهم يدور دعائهم تحت الحجب يحب الرب ان يسمع كلامهم كماتحت الوالدة ولدها ولايشتغلون عنه طرفة عين ولا يريدون كثرة الطعام ولاكثرة الكلام ولاكثرة اللباس الناس عندهم موتى والله عندهم حىً كريم لايموت

وہ اپنے آپ کو تو بڑا عقلمند جانتے ہیں مگر داناؤں کے نزدیک احمق ہوتے ہیں۔

یااحمدً! جو اہل آخرت ہیں (ان کی پہچان یہ ہے کہ) ان کے چہرے رقیق ونرم ہیں ان میں شرم وحیا بہت ہے اور حماقت کم، نفع رسانی بہت ہے اور مکر وفریب کم (بلکہ بالکل ہی نہیں) لوگ ان کی طرف سے راحت وآرام میں ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کی طرف سے زحمت ومشقت میں ہیں ان کا کلام نپا تلا ہوتا ہے۔ وہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہیں اور ان کو زحمت میں ڈالتے

Scanned by CamScanner

ہیں ان کی آنکھیں تو سوئی ہیں مگر دل نہیں سوتے (اپنے فرائض و وظائف سے غافل نہیں ہوتے) ان کی آنکھیں (خوف خدا سے) روتی ہیں اور ان کے دل ذکر (خدا) کرتے ہیں جب عام لوگ غافلوں میں لکھے جائیں تو یہ ذاکروں میں لکھے جاتے ہیں یہ لوگ نعمت کی ابتدا میں (خدا کی) حمد وثناء کرتے ہیں اور اس کے آخر میں شکر (خدا) کرتے ہیں ان کی دعا خدا کی بارگاہ میں بلند ہوتی ہے اور ان کا کلام سنا جاتا ہے ملائکہ ان سے خوش ہوتے ہیں ان کی دعا افلاک کے حجابوں کی گردش کرتی ہے خدا ان کے کلام سننے سے اس طرح محبت کرتا ہے جس طرح ایک والدہ اپنے بچے سے محبت کرتی ہے اور اہل آخرت چشم زدن کے لیے بھی خدا سے غافل نہیں ہوتے اور وہ بہت کھانے بہت بولنے اور بہت لباس پہننے کا ارادہ بھی نہیں کرتے ان کے نزدیک سب لوگ مردہ ہیں ہاں اگر زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا اور کریم بھی ہے تو وہ صرف خدا ہے۔

یدعوا المدبرین کرما ویزید المقبلین تلطفا قدصارت الدنیا والاخرة عندھم واحدة

یااحمدؐ! ھل تعرف مالزاھدین عندی؟ قال لایارب!قال ایبعث الخلق وینا قشون للحساب وھم من ذلک آمنون. ان ادنی مااعطی الزاھدین فی الاخرة ان اعطیھم مفاتیح الجنان کلھا حتی یفتحوا ایّ باب شائو اولاً احجب عنھم وجھی ولا نعمنھم بالوان التلذرمن کلامی ولا جلسنھم فی مقعد صدق واذکرھم ماصنعوا وتعبوفی دار الدنیا وافتح لھم اربعة ابواب باب تدخل علیھم الھدایا بکرة وعشیا من عندی وباب ینظرون منه الی کیف شائو ابلا صعوبة وباب یطلعون منه الی النار فینظرون الظالمین کیف یعذبون وباب یدخل علیھم منه

(اس لیے وہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسے ناراض کر کے مخلوق کو راضی کرنے کی حماقت نہیں کرتے) خدا وہ کریم ہے جو از راہ کرم روگردانی کرنے والوں کو اپنی

طرف بلاتا ہے اور ازروئے لطف و مدارا متوجہ ہونے والوں پر نظر کرم میں اضافہ کرتا ہے الغرض ان لوگوں کی نگاہ میں دنیا وآخرت ایک ہو چکی ہیں (اور درمیانی فاصلے کم ہو چکے ہیں) یا احمدؐ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میری بارگاہ میں زاہدوں کا اجر وثواب کیا ہے؟ عرض کیا پروردگار من! نہیں ۔ فرمایا جب لوگ (میدان حشر میں) حساب وکتاب کے لیے لائے جائیں گے تو وہ (اس حساب وکتاب) سے مامون ہوں گے کم از کم وہ چیز جو میں آخرت میں زاہدوں کو عطا کروں گا وہ یہ ہوگی کہ تمام جنتوں کی کنجیاں ان کو دے دوں گا تا کہ جس دروازہ کو چاہیں کھول کر جنت میں داخل ہو جائیں اور میں ان سے اپنا چہرہ نہیں چھپاؤں گا (یعنی اپنے فضل وکرم کا سلسلہ بند نہیں کروں گا) اور انکو اپنے کلام کی مختلف لذتوں سے متنعم کروں گا اور ان کو بہترین جگہ پر بٹھاؤں گا اور دار دنیا میں انہوں نے جو کچھ کیا اور جو کچھ رنج والم اٹھائے وہ ان کو یاد دلاؤں گا اور ان کے لیے چار دروازے کھولوں گا ایک دروازہ وہ ہوگا جس سے ہر صبح وشام میری طرف سے تحفے وہدیے ان تک پہنچیں گے دسرا دروازہ وہ ہوگا جس سے بلا کسی قسم کے دقت وزحمت کے میری طرف (یعنی میرے لطف وکرم کی طرف) نگاہ کریں گے تیسرا دروازہ وہ ہوگا جس سے جہنمیوں کا مشاہدہ کریں گے اور دیکھیں گے کہ ظالموں کو کس طرح عذاب ہو رہا ہے؟ اور چوتھا دروازہ وہ ہوگا جس سے حور وغلمان ان کی خدمت میں آئیں گے۔

الوصائف و الحور العين قال يا رب من هؤلاء الزاهدون الذين و صفتهم ؟ قال الزاهد هوالذى ليس له بيت يخرب فيغتم لخرابه ولاله ولديموت. فيجزن لموته ولاله شئ يذهب فيحزن لذها به ولا يعرف انساناًيشغله عن الله طرفة عين ولاله فضل طعام يسئال عنه ولاله ثوب لين يا احمد وجوه الزاهدين مصفرة من تعب الليل وصوم النهار والسنتهم كلال من ذكر الله قلوبهم فى صدورهم مطعونة من كثرة مايخالفون هوا بهم قدضمروا انفسهم من كثرة صمتهم قداعطوا المجهود من انفسهم لامن خوف ناروالامن شوق جنة ولا ينظرون فى ملكوت السموات والارض فيعلمون ان الله سبحانه اهل للعبادة

Scanned by CamScanner

یا احمدؐ! ھذہ درجۃ الانبیاء والصدیقین من امتک وامۃ غیرک واقوام من الشھداء!

عرض کیا یارب! یہ زاہد کون ہیں جن کی تو نے یہ توصیف کی ہے؟ فرمایا حقیقی زاہد وہ ہے جس کا نہ کوئی گھر ہے جس کے خراب ہونے کا اسے غم ہو اور نہ کوئی بیٹا ہے جس کے مرنے کا اسے صدمہ ہو......

اور نہ کوئی ملکیت ہے جس کے ضائع ہونے پر اسے ملال ہو اور نہ وہ کسی ایسے انسان کو جانتا ہے جو چشم زدن کیلئے اسے یاد خدا سے غافل کردے نہ اس کے پاس کوئی زائد طعام ہے جس کا اس سے سوال کیا جائے اور نہ ہی اس کے پاس کوئی نرم و نازک کپڑا ہے۔

یا احمدؐ! زاہدوں کے چہرے شب بیداری کی مشقت اور دن کے روزے رکھنے کی وجہ سے زرد ہوتے ہیں اور ان کی زبانیں ذکر خدا کرنے کی وجہ سے داماندہ اور تھکی ہوتی ہیں ان کے دل ان کے سینوں میں ہوا و ہوس کی مخالفت کی وجہ سے زخمی ہیں۔ انہوں نے زیادہ خاموش رہنے کی وجہ سے اپنے نفسوں پر بہت تنگی کی ہے اور انہوں نے مقدور بھر اللہ کی عبادت و اطاعت کی مشقت گوارا کی ہے انہیں نہ جہنم کا خوف ہے اور نہ جنت کا شوق اور نہ ہی وہ ملکوت سماوی و ارضی پر نگاہ کرتے ہیں وہ صرف خدا کو لائق عبادت سمجھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔

یا احمدؐ! یہ انبیاء اور تیری امت اور دوسری امتوں کے صدیقوں اور شہیدوں کا درجہ ہے!

قال یارب! ایّ الزھاد اکثر زھادا متی ام زھاد بنی اسرائیل؟ قال ان زھاد بنی اسرائیل فی زھاد امتک کشعرۃ سوداء فی بقرۃ بیضاء...... قال یارب! وکیف ذلک وعدد بنی اسرائیل کثیر؟ قال لانھم شکوا بعد الیقین وجحدوا بعد الاقرار...... قال النبیؐ فحمدت اللہ، و شکرتہ ودعوت لھم بالحفظ والرحمۃ وسائر الخیرات

یا احمدؐ! علیک بالورع راس الدین و وسط الدین و آخر الدین

عرض کیا یارب! میری امت کے زاہد زیادہ ہیں یا بنی اسرائیل کے؟ فرمایا بنی اسرائیل کے زاہد

تمہاری امت کے زاہدوں کے بالمقابل اس قدر کم ہیں جیسے سفید رنگ کی گائے میں خال خال سیاہ بال عرض کیا ایسا کس طرح ہے؟ جبکہ بنی اسرائیل کی تعداد خاصی زیادہ ہے؟ فرمایا اس لیے کہ انہوں نے یقین کے بعد شک اور اقرار کے بعد انکار کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ (یہ مژدہ جانفزا سن کر) میں نے خالق کی حمد وثناء کی۔ اور اس کا شکر ادا کیا اور اپنی امت کے زاہدوں کے لیے حفظ وسلامتی رحمت و برکت اور ہر قسم کی خیر وخوبی کی دعا کی۔[1]

یا احمدؐ! ورع و پرہیزگاری اختیار کرو کیونکہ ورع دین کا سر دین کا وسط اور دین کا آخر ہے۔

ان الورع تقرب الی اللہ تعالیٰ.

یا احمدؐ! ان الورع زین المؤمنین و عماد الدین ان الورع مثلہ کمثل السفینۃ کما ان من فی البحر لا ینجو الامن کان فیھا کذلک لاینجو الزاھدون

[1] حب دنیا کی ضد "زہد" ہے (وبضدھا تتبین الاشیاء) زہد کے تین حرف ہیں ز۔ ہا۔ د۔ بعض اہل معرفت نے ز سے ترک زینت۔ ہا سے مراد ترک ہوا و ہوس اور د سے ترک دنیا مراد لی ہے۔ مقصد یہ کہ زاہد وہ ہے جو دنیا کی حقارت و پستی اور آخرت کی عظمت و بلندی کے پیش نظر ضروری و لازمی مقدار کے سوا باقی دنیا و مافیہا سے اعراض کر کے ہمہ تن اپنی آخرت سنوارنے میں مشغول رہے جناب امیر علیہ السلام "نہج البلاغہ" میں ایک جگہ فرماتے ہیں "الزھد کل الزھد بین کلمتین لاتا سوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم" یعنی کامل زہد دو کلموں کے درمیان موجود ہے کہ دنیا چلی جائے تو غمناک نہ ہو اور آ جائے تو فرحناک نہ ہو بنا بریں حقیقی زاہد وہ ہوگا جس کی نظر میں دنیوی غناو فقر، مدح و مذمت، عزت و ذلت اور تعریف و تنقیص برابر ہو کیونکہ اس کی توجہ کا مرکز خدا اور روز جزا ہوتا ہے بہر حال دنیا اور اس کے علائق از قسم زن و بچہ، طعام و مکان، دوست و احباب سے قطع تعلق کر کے الگ تھلگ رہائش اختیار کرنا اور وہاں بیٹھ کر حق ہو کرنا اسلامی زہد میں داخل نہیں ہے یہ وہی عیسائیوں والی "رہبانیت" ہے جو اسلامی شریعت میں ممنوع اور حرام ہے اس حدیث میں کچھ ایسے فقرے موجود ہیں جو رہبانیت والے معیار پر تو پورے اترتے ہیں مگر اسلامی زہد میں ان کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور شاید وہ بنی اسرائیل کے زاہدوں کیلئے ہیں...... کیونکہ اس حدیث میں صراحت موجود ہے کہ یہ امت محمدیہ اور بنی اسرائیل ہر دو کے زاہدوں کے بارے میں ہے اسلام خانقاہی تعلیم نہیں دیتا بلکہ رسم شبیری ادا کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ع

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

واللہ العالم وھو الموفق لکل خیر

(منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

الابالورع. یا احمدًا! الورع یفتح علی العبدابواب السماء کمایفتح الملائکته باب العبادة فیکرم بهاالعبد عندالخلق ویفل به الی الله.

یا احمدًا! علیک بالصمت فان اعمر مجلس قلوب الصالحین الصامتین و ان اخرب مجلس قلوب المتکلمین بما لایعنیهم. یا احمدًا! ان العبادة عشرة اجزاء سبعة منها طلب الحلال فاذا اطبت مطعمک ومشربک فانت فی حفظی و کنفی قال یارب! مااول العبادة؟ قال الصحت والصوم قال یا رب!ومامیراث الصوم! قال الصوم یورث الحکمة والحکمه تورث المعرفته والمعرفة تورث الیقین فاذا استیقن العبد لایبالی اصبح بعُسرِام یسرواذاکان العبد فی حالة الموت یقوم علی راسه ملائکة بید کل ملک کاس من ماء الکوثر و کاس من الخمر یسقون روحه حتی تذهب سکرته و مرارته یبشرونه بالبشارة العظمٰی ویقولون له طبت وطاب مشواک انک تقدم علی العزیز الکریم الحبیب القریب فتسطیر الروح من ایدی الملائکته فتصعدالی الله تعالٰی اسرع من طرفة عین ولایبقی حجاب ولاستر بینها و بین الله تعالیٰ والله عزوجل الیها مشتاق ویجلس علی عین عندالعرش ثم یقال لها کیف ترکت الدنیا؟ فتقول الٰهی وعزتک وجلالک لااعلم بالدنیا انا منذ خلقتنی خائفة منک فیقول الله

روزہ کی میراث (ثمرہ) کیا ہے؟ فرمایا روزہ حکمت و دانائی کا سبب بنتا ہے اور حکمت معرفت کا باعث ہوتی ہے اور معرفت یقین پیدا کرتی ہے اور بندہ جب صاحب یقین ہو جائے تو پھر وہ پروانہیں کرتا کہ وہ تنگی میں صبح کر رہا ہے یا فراخی میں! اور (ایسا) بندہ جب جان کنی کی حالت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے سرہانے کئی ملائکہ کھڑے ہوتے ہیں جن میں ہر فرشتے کے ہاتھ میں (دو پیالے ہوتے ہیں) ایک پیالہ کوثر کے پانی کا اور دوسرا شراب (طہور) کا ہوتا ہے۔ جو اس کی روح کو پلاتے ہیں تا کہ اس سے موت کی تلخی دور ہو جائے اور اسے ایک بہت بڑی

خوشخبری دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو پاکیزہ ہے اور تیری آرام گاہ بھی پاکیزہ ہے تو ایک ایسی ہستی کے پاس جا رہا ہے جو عزیز بھی ہے اور کریم بھی حبیب بھی ہے اور قریب بھی! (اس کے بعد) اس کی روح فرشتوں کے ہاتھوں پرواز کر کے آنکھ جھپکنے سے پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں پہنچ جاتی ہے جہاں اس کے اور (انوار) الہیہ (یا اس کے اور الطاف الہیہ) کے درمیان کوئی حجاب و پردہ نہیں ہوتا اور خدا اس کا مشتاق ہوتا ہے اسے عرش کے پاس ایک چشمہ پر بٹھایا جاتا ہے اور پھر اس سے کہا جاتا ہے تو نے دنیا کو کس طرح چھوڑا ہے؟ روح عرض کرتی ہے الہی مجھے تیری عزت و جلال کی قسم! مجھے دنیا کی کوئی خبر نہیں ہے جب سے تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تو ہمیشہ تجھ سے خائف و ترساں رہی ہوں۔

صدقت عبدی کنت بجسدک فی الدنیا و روحک معی فانت بعینی سرک وعلانیتک سل اعطک وتمن علی فاکرمک! هذه جنتی مباحته سبح فیها وهذا جواری فاسکنه فتقول الروح الهی عرفتنی نفسک فاستغنیت بها عن جمیع خلقک وعزتک وجلالک لوکان رضاک فی ان اقطع اربا اربا او اقتل سبعین قتلة باشد مایقتل بها الناس لکان رضاک احب الی الهی کیف اعجب بنفسی وانا ذلیل ان لم تکرمنی وانا مغلوب ان لم تنصرنی وانا ضعیف ان لم تقوینی و انامیت ان لم حینی بدکرک ولولا سترک لافتضحت اول ماعصیتک الهی کیف لا اطلب رضاک وقداکملت عقلی حتی عرفتک و عرفت الحق من الباطل والامر من النهی والعلم من الجهل والنور من

پس خدا اس سے فرماتا ہے میرا بندہ تو نے سچ کہا ہے (واقعاً) تو جسم کے ساتھ تو تو دنیا میں تھا مگر تیری روح میری بارگاہ میں تھی تیرا سب ظاہر و باطن مجھ پر آشکار ہے پس (آج) تو سوال کرتا کہ میں تجھے عطا کروں اور تو خواہش کرتا کہ میں (اسے پورا کر کے) تیرا اکرام کروں۔! یہ میری جنت ہے جو تیرے لیے مباح ہے اس میں سیر و سیاحت کر یہ میرا پڑوس ہے اس میں سکونت اختیار کر اس وقت روح کہے گی الہی تو نے مجھے اپنی معرفت (کی جو لذت چکھائی اور) عطا فرمائی ہے اس کی

وجہ سے میں تیری تمام مخلوق سے بے نیاز ہوں۔ مجھے سخت ترین طریقہ سے ستر بار قتل کیا جائے تب بھی مجھے تیری خوشنودی زیادہ عزیز ہوتی (اور یہ سب کچھ خندہ پیشانی سے قبول کر لیتی) الٰہی! میں کس طرح اپنی ذات پر اترا سکتی ہوں حالانکہ میں ذلیل ہوں اگر تو میرا اکرام نہ کرے میں مغلوب ہوں اگر تو میری نصرت و مدد نہ کرے میں کمزور ہوں۔ اگر تو مجھے قوت و طاقت نہ دے میں مردہ ہوں اگر تو مجھے اپنے ذکر سے زندہ نہ کرے (یا اللہ) اگر تیری پردہ پوشی نہ ہوتی تو میں تیری پہلی نافرمانی کے وقت ذلیل و رسوا ہو جاتی۔ یا اللہ! میں کس طرح تیری خوشنودی طلب نہ کروں حالانکہ (دوسرے ان گنت انعامات کے علاوہ) تو نے میری عقل کامل کی ہے جس کی وجہ سے میں نے تجھے پہچانا اور حق کو باطل سے امر کو نہی سے علم کو جہل سے اور نور کو۔

الظلمة فقال الله عزوجل وعزتي و جلالي لا احجب بيني و بينک في وقت من الاوقات حتى تدخل علي اي وقت شئت و كذلک افعل باحبائي.

يا احمدً! هل تدري اي عيش اهنى واني حيواة ابقى ؟ قال اللهم لا قال اما العيش. الهيني هو الذي لايفتر صاحبه عن ذكري ولاينسي نعمتي عني ولايجهل حقي يطلب رضاني ليله ونهاره واما الحيواة الباقية فهي

ظلمت سے جدا کیا اور پہچانا...... اس وقت خدائے عزوجل فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں اپنے الطاف وانوار اور تیرے درمیان کسی وقت بھی کوئی حجاب قرار نہیں دوں گا تو جب اور جس وقت چاہے میری بارگاہ میں حاضر ہو سکتی[1] ہے اور ایسا ہی میں اپنے دوستوں کے ساتھ کرتا ہوں۔

---

[1] اس حدیث قدسی کی طرح اور بعض احادیث میں بھی اس قسم کے بعض ایسے فقرے پائے جاتے ہیں جن سے بظاہر اس بات کا ترشح ہوتا ہے کہ خدا بھی دینوی بادشاہوں کی طرح بڑی شان وشوکت کا مالک ہے بڑی سج دھج سے دربار لگاتا ہے خاص خاص لوگوں کو اذن باریابی عطا کرتا ہے اور باقی لوگوں کو دھتکار دیتا ہے حالانکہ یہ بات نہ صرف شیعی معتقدات کے خلاف ہے بلکہ صحیح اسلامی نظریات کے بھی منافی ہے۔ لہٰذا اس قسم کی تعبیرات کا مطلب بطور استعارہ صرف یہ ہے کہ ایسے بندے میرے مرکز تجلیات میں آجا سکیں گے یا میرے مرکز الطاف ومراحم میں داخل ہو سکیں گے۔ "مجھے دیکھ سکیں گے" یعنی میرے لطف وکرم کا منظر دیکھ سکیں گے۔ الغرض یہاں مضاف محذوف تسلیم کر کے کوئی مناسب تاویل کرنا واجب ہے تاکہ یہ ظاہری منافات ختم ہو جائے۔ فتدبر و تشکر۔ (منہ عفی عنہ)

یا احمدؐ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون سی زندگی سب سے زیادہ خوشگوار ہے؟ اور کون سی زیادہ پائیدار؟ عرض کیا۔ بارالہا! نہیں۔

فرمایا۔ خوشگوار زندگی یہ ہے کہ زندگی والا میری یاد میں سستی نہ کرے میری نعمت کو فراموش نہ کرے میرے حق سے جاہل نہ رہے اور شب و روز میری خوشنودی طلب کرے اور پائیدار اور باقی رہنے والی زندگی یہ ہے۔

التی یعمل صاحبها لنفسه حتی تهون علیه وتصغر فی عینیه وتعظم الاخرة عنده ویؤثر هوائی علی هواه ویبتغ مرضاتی ویعظم حق عظمتی ویذکر علمی به ویراقبنی باللیل والنهار عند کل معصیة وینقی قلبه عن کل ماأکره ویبغض الشیطان ووسواسه ولا یجعل لابلیس علی قلبه سلطانا و سبیلا فاذا فعل ذلک اسکنت فیه حبا. حتی اجعل قلبه لی وفراغه واشتغاله وهمه وحدیثه من النعمة التی انعمت بها علی اهل محبتی من خلقی وافتح عین قلبه وسمعه حتی یسمع بقلبه وینظر بقلبه بجلالی وعظمتی فاضیق علیه الدنیا وابغض الیه مافیها من اللذات فاحذره من الدنیا وما فیها کما یحذر الراعی غنمه من مراتع الهلکة.

کہ زندگی والا اپنی ذات کے لیے اس قدر عمل کرے کہ وہ (خود اور اس کی) زندگی اس کی نظروں میں حقیر وصغیر قرار پائے اور آخرت عظیم بن جائے اور میری خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دے اور میری خوشنودی طلب کرے اور میری عظمت کے حق کو عظیم سمجھے اور مجھے اپنے حالات کا عالم سمجھے اور شب و روز ہر گناہ کے وقت مجھے مراقب اور جانچ پڑتال کرنے والا سمجھے میری ہر ناپسندیدہ بات سے اپنے دل و دماغ کو صاف کرے شیطان اور اس کے وسوسہ کو برا سمجھے اور شیطان کو اپنے دل و دماغ پر قابو نہ پانے دے جب بندہ یہ تمام کام کرتا ہے تو میں اس کے (دل کے) اندر (اپنی) محبت قرار دیتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے دل کو خالصا اپنے لیے قرار دیتا ہوں اور اس کی فراغت اور مشغولیت کو اس کی توجہ اور اس گفتگو کو صرف اس نعمت

Scanned by CamScanner

کے (بیان کرنے کے) متعلق کر دیتا ہوں جو میں اپنی مخلوق میں سے صرف اہل محبت کو عطا کرتا ہوں اور اس کے دل اور کان کی آنکھ کھول دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ میری عظمت و جلالت کو اپنے دل کے کان سے سنتا ہے اور اپنے دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے اس وقت میں اس پر دنیا کو تنگ کر دیتا ہوں اور اس کی لذتوں کو اس کی نگاہوں میں برا بنا دیتا ہوں اور اسے دنیا و مافیہا سے اس طرح ڈراتا ہوں جس طرح ایک چرواہا اپنے گوسفندوں کو ہلاکت خیز چراگاہوں سے ڈراتا ہے۔

فاذا كان هكذا يفر من الناس فرارا وينقل من دار البقاء ومن دار الشيطان الى دار الرحمٰن . يا احمدؐ! ولازينته بالهيبة والعظمة ، فهذا هو العيش الهنى والحيواة الباقية هذا مقام الراضين فمن عمل برضائى الزمته ثلاث خصال اعرفه شكرا الا يخالطه الجهل وذكر الايخالطه النسيان و محبة لايؤثر على محبتى محبة المخلوقين فاذا احبنى وحببته وافتح عين قلبه الى نور جلالى فلا اخفى عليه خاصة خلقى وانا جيه فى ظلم الليل ونور النهار حتى ينقطع حديثه مع المخلوقين و مجالسه معهم واسمعه كلامى و كلام ملائكتى واعرفه السر الذى سترته عن خلقى والبسه الحياء حتى يستحى منه الخلق ويمشى على الارض مغفور اله.

جب نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے تو بندہ لوگوں سے راہ فرار اختیار کر لیتا ہے اور دار فنا کو خیر باد کہہ کر دار بقاء کی طرف منتقل ہو جاتا ہے (یا بالفاظ دیگر) دار الشیطان کو چھوڑ کر دار رحمٰن کی طرف کوچ کر جاتا ہے یا احمدؐ! میں ایسے شخص کو ہیبت اور عظمت کے (زیور سے) زینت دیتا ہوں یہ ہے خوشگوار اور پائیدار زندگی اور یہ ہے اہل رضا کا مقام! پس جو شخص میری رضا و خوشنودی کے مطابق عمل کرتا ہے میں اسے لازماً تین خصلتیں عطا کرتا ہوں اول اسے ایسے شکر کی شناسائی کراتا ہوں جس کے ساتھ فراموشی شامل نہیں ہوتی۔ دوسرے اسے ایسے ذکر کی توفیق دیتا ہوں کہ جس کے ساتھ فراموشی شامل نہیں ہوتی۔ تیسرے اسے اپنی محبت کی ایسی چاشنی بخشتا ہوں کہ وہ میری محبت پر کسی مخلوق کی محبت کو ترجیح نہیں دیتا۔ پس جب وہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں بھی

Scanned by CamScanner

اس سے محبت کرتا ہوں اور اسے (مخلوق) کا محبوب بنا دیتا ہوں او اپنے نور جلال کی طرف اس کے دل کی آنکھ کھول دیتا ہوں پس کسی مخلوق کی خاصیت اس پر مخفی نہیں رکھتا اور میں رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں اس سے اس طرح راز و نیاز کی باتیں کرتا ہوں کہ لوگوں سے اس کی گفتگو اور نشست و برخاست ختم ہو جاتی ہے اور اسے اپنا اور اپنے فرشتوں کا کلام سنواتا ہوں اور اس کو اس راز سے آگاہ کر دیتا ہوں جسے میں نے اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور اسے اس طرح شرم و حیاء کا لباس پہناتا ہوں کہ ساری مخلوق اس سے حیا کرتی ہے۔

اجعل قلبه واعيا وبصيراً ولااخفى عليه شيا من جنة ولا نار اعرفه مايمرسى الناس يوم القيامه من الهوو الشدة وما احاسب يه الاغنياء والفقراء و الجهال والعلماء و انومه فى قبره وانزل عليه منكرا ونكير احين يسئلان ولايرى غم الموت و ظلمته القبر و اللحد وهول المطلع ثم انصب له ميزانه وانشرله ديوانه واضع كتابه فى يمينه فيقراه منشور اثم لا اجعل بيني وبينه ترجمانا وهذه صفات المحبين يا احمدؐ! اجعل همک هما واحدا واجعل لسانک لسانا واحدا. واجعل بدنک حيا لاتغفل ابدا من غفل لا ابالي باى وادهلک يا احمدؐ! استعمل عقلک قبل ان يذهب من استعمل عقله لايخطى ولايطغى.
يااحمدؐ!اتدرى لاى شئ فضلتک على سائر الانبياء؟

اور وہ اس حال میں زمین پر چلتا پھرتا ہے کہ اس کے گناہ معاف شدہ ہوتے ہیں اور اس کے دل کو دانا و بینا کر دیتا ہوں اور جنت و نار کی کوئی بات اس پر پوشیدہ نہیں رکھتا اور بروز قیامت جن حالات سے لوگوں کو دوچار ہونا پڑے گا جیسے اس کی ہولنا کی، اس کی شدت وسختی اور جس طرح میں اغنیاء وفقراء اور علماء و جہال کا حساب کتاب لوں گا وہ سب اسے بتلا دیتا ہوں اور میں اسے قبر میں (آرام سے) سلاؤں گا اور نکیرین کو اس کے پاس بھیجوں گا جو اس سے سوال کریں گے اور وہ موت کا صدمہ، قبر ولحد کی تاریکی اور دوسرے عالم میں وارد ہونے کی ہولنا کی نہیں دیکھے گا پھر (بروز قیامت) میں اس کا میزان نصب کروں گا اس کا دیوان کھولوں گا اور

اس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دوں گا۔ جسے وہ کھلا ہوا پڑھے گا پھر اسے اور اس کے درمیان کوئی مترجم مقرر نہیں کروں گا (بلکہ براہ راست اس سے کلام کروں گا) اور یہ ہیں میرے محبتوں کی صفات یا احمد! اپنا مقصد ایک قرار دے اور اپنی زبان ایک قرار دے اور اپنے بدن کو (میری یاد کے ساتھ) ایسا زندہ قرار دے کہ کبھی غفلت نہ کر کیونکہ جو (میری یاد سے) غافل ہو جاتا ہے میں اس کی کوئی پروانہیں کرتا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا ہے یا احمدؐ! عقل کو اس سے پہلے استعمال کر کہ وہ زائل ہو جائے کیونکہ جو شخص عقل کو استعمال کرتا ہے وہ نہ خطا کرتا ہے اور نہ سرکشی کرتا ہے یا احمدؐ! کیا تم جانتے ہو کہ کس وجہ سے میں نے تمہیں تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت دی ہے۔؟

قال اللهم لا! قال بالخلق وحسن الخلق وسخاوة النفس ورحمة الخلق وكذلك اوتادالارض لم يكونوا اوتادا الالهذا. يااحمدًا! ان العبد اذا جاع بطنه وحفظ لسانه علمته الحكمته وان كان كافرا كان. حكمته حجته عليه و وبالا وان كان مؤمناتكون حكمة له نورا وبرهانا وشفاء ورحمة . ويعلم مالم يكن يعلم ويبصر مالم يكن يبصر فاول مابصره عيوب نفسه حتى يشتغل بها عن عيوب غيره وابصر دقائق العلم حتى لايدخل

عرض کیا نہیں! فرمایا خلق، حسن خلق، سخاوت نفس اور لوگوں پر رحمت وشفقت کرنے کی وجہ سے اسی طرح ''اوتاد زمین[1]'' اوتاد نہیں بنے مگر انہیں صفات کمالیہ کے ساتھ۔

[1] صوفیوں کی اصطلاح میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں عوام اور خواص پھر خواص کی دو قسمیں ہیں صرف خواص اور اخص الخواص جن میں وہ ابدال اوتاد۔ اقطاب وغیرہ کو داخل کرتے ہیں ابدال یعنی نبیوں کے بدل اوتاد وتد کی جمع یعنی زمین کی میخیں (جن کی وجہ سے زمین باقی ہے) اقطاب قطب کی جمع یعنی آسیائے عالم کا قطب جن کے وجود سے بقاعام وابستہ ہے ہمارے مذہب شیعہ خیرالبریہ میں ان چیزوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے اس قسم کے بعض نام صرف دعائے ام داؤد میں مذکور ہیں جو نیمہ رجب کو پڑھی جاتی ہے (اس میں ابدال و اوتاد کے الفاظ موجود ہیں) یا اس حدیث قدسی میں لفظ ''اوتاد'' وارد ہے تو بنا پر تسلیم وجود ہمارے نزدیک ان سے مراد آئمہ اہل بیتؑ ہیں بس وہی اوتاد ہیں وہی ابدال اور وہی اقطاب اللہ بس باقی ہوس۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

یا احمدؐ! جب بندہ کا پیٹ گرسنہ ہو اور زبان کی حفاظت کرے میں ضرور اسے حکمت کی تعلیم دیتا ہوں پس اگر یہ شخص کافر ہو تو یہ حکمت اس کے برخلاف حجت اور اس کے لیے وبال بن جاتی ہے اور اگر مومن ہو تو یہ حکمت اس کے لیے نور و برہان اور شفا و رحمت اور رضوان بن جاتی ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ کچھ جانتا ہے جو (پہلے) نہیں جانتا تھا اور وہ کچھ دیکھتا ہے جو (پہلے) نہیں دیکھتا تھا سب سے پہلی چیز جو میں اسے دکھاتا ہوں وہ اس کے اپنے عیب ہیں اس لیے وہ ان کی اصلاح میں مشغول ہو جاتا ہے اور اسے دوسروں کی عیب جوئی کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا اور میں اسے علم کے ان دقائق و حقائق سے آگاہ کرتا ہوں کہ شیطان اس پر راہ نہیں پا سکتا۔

علیہ الشیطان . یا احمدًا! لیس شئ من العبادة احب الی من الصمت و الصوم فمن صام ولم یحفظ لسانه کان کمن قام ولم یقرا فی صلوته فاعطیه اجر القیام ولم اعطه اجر العبادة. یا احمدًا! هل تدری متٰی یکون العبد عابدا؟ قال لایارب ! قال اذا اجتمع فیه سبع خصال. ورع یحجزه عن المحارم. وصمت یکفه عمالا یعنیه. وخوف یزداد کل یوم بکا وحیاء یستحی منی فی الخلاء واکل مالا بدمنه ویبغض الدنیا لبغضی له ویحب الاخیار لحبی ایّاهم یا احمدًا! لیس کل من قال احب الله احبنی حتی یا خذ قوتا ویلبس دونا وینام سجودا ویطیل قیاما ویلزم صمتا ویتوکل علی ویبکی کثیرا ویقل ضحکا ویخالف هواه

یا احمدؐ! تمام عبادات میں سے روزہ اور خاموشی سے بڑھ کر مجھے کوئی عبادت پسند نہیں ہے پس جو شخص روزہ تو رکھے مگر زبان کی حفاظت نہ کرے وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا تو ہو جائے مگر اس میں قرات نہ کرے میں اسے قیام کا ثواب تو دوں گا مگر اسے (نماز کی) عبادت کا ثواب نہیں عطا کروں گا یا احمدؐ! کیا جانتے ہو کہ بندہ کب عابد ہوتا ہے؟ عرض کیا یا رب! نہیں! فرمایا جب اس میں سات خصلتیں جمع ہوں۔ (۱) وہ ورع و پرہیزگاری جو اسے حرام سے باز رکھے (۲) خاموشی جو اسے بے فائدہ گفتگو سے روکے

Scanned by CamScanner

(۳) وہ خوف الٰہی جو ہر روز اس کے گریہ و بکاء کو زیادہ کرے (۴) شرم وحیا کو تنہائی میں بھی (گناہ کرتے وقت) مجھ سے حیا کرے (۵) اتنا کھائے کہ جس کے بغیر زندہ نہ رہ سکے (۶) دنیا کو دشمن سمجھے کیونکہ میں اسے دشمن جانتا ہوں (۷) اخیار و ابرار سے دوستی رکھے کہ میں بھی ان سے دوستی رکھتا ہوں یا احمدؐ! ہر وہ شخص جو یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے محبت کرتا ہوں وہ میرا محب نہیں بن جاتا جب تک (اس میں میرے دوستوں والی علامتیں نہ پائی جائیں اور وہ یہ ہیں) (۱) قوت لایموت پر گزارہ کرے (۲) ادنیٰ درجے کا لباس زیب تن کرے (۳) (اتنے طویل) سجدے کرے کہ ان میں سو جائے (۴) لمبا قیام کرے (۵) خاموشی کو لازم پکڑے (۶) مجھ پر بھروسہ کرے (۷) روئے زیادہ اور (۸) ہنسے کم (۹) اپنی خواہش نفس کی مخالفت کرے۔

ويتخذ المسجد بيتاً والعلم صاحبا والزهد جليسا والعلماء احباء والفقراء رفقاء ويطلب رضائي ويفر من العاصين فرار اويشتغل بذكري اشتغالا ويكثر التسبيح دائما ويكون بالدعد صادقا وبالعهد وافيا ويكون قلبه طاهرا وفي الصلوة زاكيا وفي الفرائض مجتهدا وفي ماعدى من الثواب راغبا ومن عذابي راهبا ولاحبائي قريبا و جليسا يا احمدًا! لوصلى العبد صلوة اهل السماء والارض ويصوم صيام اهل

(۱۰) مسجد کو اپنا گھر سمجھے (۱۱) علم کو اپنا ساتھی سمجھے (۱۲) زہد کو اپنا ہمنشین قرار دے (۱۳) علماء کو اپنا دوست رکھے (۱۴) فقراء کو اپنا رفیق قرار دے (۱۵) میری خوشنودی کو طلب کرے (۱۶) گنہگاروں سے دور بھاگے (۱۷) میرے ذکر میں مشغول رہے (۱۸) میری تسبیح و تقدیس کو زیادہ کرے (۱۹) وعدے کی ایفا کرے (۲۰) عہد و پیماں کو پورا کرے (۲۱) اس کا دل پاک ہو (۲۲) نماز میں دل صاف ہو (۲۳) فرائض ادا کرنے میں کوشاں ہو (۲۴) میرے ثواب میں راغب ہو (۲۵) میرے عذاب سے خائف ہو (۲۶) اور میرے دوستوں کے قریب ہو اور ان کا ہم نشین ہو:-

یا احمدؐ! اگر کوئی بندہ تمام اہل آسمان وزمین کے برابر نماز پڑھے اور تمام اہل آسمان

السماء والارض و طوی الطعام مثل الملائکه ولبس لباس العاری ثم اری فی قلبه من حب الدنیا ذرة او سمعة اور یاستها او عیشها اوزینتها لا یجاورنی فی داری ولانزعن من قلبه محبتی و علیک سلامی و رحمتی

وزمین کے برابر روزہ رکھے اور فرشتوں کی طرح طعام سے کنارہ کشی کرے اور ننگے آدمی جیسا لباس پہنے اس کے باوجود اگر میں اس کے دل میں زرہ برابر دنیا یا اس کی ریاوسمعہ یا اس کی ریاست یا اس کی زیب وزینت یا اس کے زیور کی محبت[1] دیکھ لوں تو وہ میرے دار (کرامت جنت) میں میرے پڑوس میں نہیں رہ سکے گا اور اس کے دل ودماغ سے اپنی محبت نکال لوں گا اور (آخر میں) آپ پر میرا درود وسلام اور رحمت وبرکت ہو۔

[1] مخفی نہ رہے کہ مذموم دنیا سے مراد وہ دنیا ہے کہ جس کے کمانے میں حلال وحرام کو ملحوظ نہ رکھا جائے اور خدا سے خرچ کرتے وقت خدا وخلق کے حقوق کا خیال رکھا جائے یہ آئے دن کے جھگڑے فساد یہ ہر روز کے قتل وقتال یہ ہمیشہ کی مکاریاں وفریب کاریاں یہ ہر روز کی ہوس رانیاں وحرص سامانیاں۔ یہ حقد وحسد کی چنگاریاں اور بخل وکنجوسی کی سیاہ کاریاں اسی محبت دنیا کے شجرہ ملعونہ کے ثمرات ہیں...... لیکن اگر دنیا کماتے اور خرچ کرتے وقت شریعت مقدسہ کے حدود وقیود ملحوظ رکھے جائیں اور خدا وخلق کے حقوق از قسم زکواۃ وخمس وغیرہ باقاعدہ ادا کئے جائیں تو یہ دنیا مذموم نہیں ہے بلکہ یہ عین دین ہے چنانچہ مروی ہے کہ صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ ہم لوگ دنیا طلب کرتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ حاصل ہو آپ نے فرمایا اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ عرض کیا کہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جائز ضروریات پر صرف کریں صلہ رحمی کریں راہ خدا میں صدقہ دیں اور حج وعمرہ بجالائیں یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا "لیس هذا طلب الدنیا هذا طلب الآخرة" یہ طلب دنیا نہیں بلکہ طلب آخرت ہے (از قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ ج نمبر ۲ صفحہ ۵۶) مؤلف ایں احقر عفی عنہ)

(اصل گیارہویں
مگر موجودہ

تیرہویں باب کا ضمیمہ

نوٹ:۔ حسب سابق یہاں بھی کتاب اسرار انبیاء وانوار الاولیاء سے چند احادیث قدسیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف (منجانب احقر مترجم عنہ)

اس سلسلہ میں اگرچہ بکثرت حدیثیں موجود ہیں مگر ہم صرف چند حدیثوں کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۱) منجملہ ان کے ایک وہ حدیث نبوی ہے جو تفسیر منسوب بامام حسن عسکری علیہ السلام میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل امر ذی بال لم یذکر فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ط فھوا ابتر۔ ہر وہ اچھا کام جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہوتا ہے دوسری روایت میں یوں وارد ہے۔ لم یبدافیہ بحمد اللہ کہ جس عمدہ کام کی ابتداء خدا کی حمد وثناء سے نہ کی جائے وہ ادھورا ہوتا ہے۔

(۲) کتاب مفاتیح القلوب سے منقول ہے کہ ایک بار اقلیم ختم رسالت کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربار پروردگار میں دعا ومناجات کرتے ہوئے عرض کیا بار الہا! تو نے جناب آدمؑ کو اپنا برگزیدہ بنایا جناب ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا! جناب موسیٰؑ کو اپنا کلیم بنایا اور جناب عیسیٰؑ کو روح اللہ بنایا تو میں! ارشاد قدرت ہوا کہ میں نے آدمؑ کو اس لیے برگزیدہ بنایا کہ تو ان کی صلب میں تھا ابراہیمؑ کو خلیل اس لیے بنایا کہ تو ان کی نسل سے تھا موسیٰؑ کو کلیم اس لیے بنایا کہ وہ آپ کے اوصاف بیان کرتے تھے۔ اور عیسیٰؑ کو روح اللہ اس لیے بنایا کہ وہ تیرے جلد ظاہر ہونے کی لوگوں کو بشارت دیتے تھے (الغرض انبیاء ماسلف کو جو کچھ ملا وہ تیرے طفیل ملا کیونکہ علت غائی ممکنات تو ہے)

(۳) کئی کتابوں میں مذکور ہے کہ ایک بار جبرائیل امین علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور (منجانب اللہ یہ پیغام پہنچایا) یا محمدؐ! جس قدر چاہیں زندگی گزاریں انجام کار موت ہے۔ جس سے چاہیں محبت کریں انجام کار جدائی ہے۔ جس قدر چاہیں مال جمع کریں انجام کار اس کو یہیں چھوڑ جانا ہے اور جو کام چاہیں کریں انجام کار تمہیں اس کی جزا (یا سزا) ضرور دی جائے گی۔

(۴) جناب شیخ صدوق ؒ نے معانی الاخبار اور جناب ابن فہد حلی نے عدۃ الداعی میں یہ روایت درج کی ہے کہ ایک بار جناب جبرائیلؑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ خداوند عالم نے مجھے آپ کی خدمت میں ایک ایسا ہدیہ دے کر بھیجا ہے جو آپ سے پہلے کسی اور کو عطا نہیں کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ ھدیہ کیا ہے؟ جبرائیل نے عرض کیا صبر اور ایک اور چیز جو صبر سے بہتر ہے فرمایا صبر سے بہتر کیا ہے؟ کہا قناعت!

فرمایا قناعت سے بہتر کیا ہے؟ عرض کیا رضا اور وہ چیز جو رضا سے بہتر ہے! فرمایا رضا سے بہتر کیا ہے؟ عرض کیا زہد اور وہ چیز جو زہد سے بہتر ہے! فرمایا زہد سے بہتر کیا ہے؟ عرض کیا اخلاص اور وہ چیز جو اخلاص سے بہتر ہے؟ فرمایا اخلاص سے بہتر کیا ہے؟ عرض کیا یقین اور وہ چیز جو یقین سے بہتر ہے! فرمایا یقین سے بہتر کیا ہے؟ عرض کیا خدا پر توکل! فرمایا توکل کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا کہ بندہ یہ علم و یقین حاصل کرے کہ کوئی مخلوق کسی کو کوئی سود و زیاں اور نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی کچھ دے سکتی ہے اور نہ لے سکتی ہے الغرض بندہ کو چاہیے کہ وہ مخلوق سے بالکل مایوس و ناامید ہو کر صرف ذات خداوندی کو ان چیزوں کا مرکز و محور سمجھے جب ایسا ہو گا تو وہ جو عمل کرے گا وہ محض خدا کے لیے ہو گا اور جو امید و بیم رکھے گا وہ صرف خدا سے رکھے گا فہذا التوکل ...... یہ ہے حقیقی توکل ..... (بعد ازاں روایت میں صبر اور دیگر نامبردہ حقائق کی تفسیر و تشریح کی گئی ہے ...... وفیما ذکرناہ کفایۃ لمن لہ ادنی درایۃ)

(۵) امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جناب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ کی حالت میں صبح کرے اور پھر اسے کوئی شخص گالی دے اور وہ جواب میں صرف یہ کہے کہ میں روزے سے ہوں (اس لیے تیری دشنام طرازی کا جواب نہیں دے سکتا) اور پھر گالی دینے والے کو سلام کرے تو خدا فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے بندہ سے روزہ کی پناہ لی ہے تو تم اسے آتش دوزخ سے پناہ دو اور اسے داخل بہشت بریں کرو۔

(۶) بعض کتابوں میں مسطور ہے کہ ایک بار حضرت امیر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند سوالات کئے (اور آنحضرتؐ نے جوابات دیئے) پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے مبعوث برسالت کیا ہے کہ میرے پاس (مال دنیا میں سے) نہ کم ہے نہ زیادہ البتہ میں آپ کو ایک دعا تعلیم کرتا ہوں جو جبرائیلؑ میرے لیے لائے ہیں اور کہا ہے کہ یہ پروردگار عالم کی طرف سے آپ کے لیے ایسا ہدیہ ہے جو اس نے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا اور یہ انیس حرف ہیں کہ جو محزون و مکروب انہیں پڑھے گا تو اس کا ہم و غم دور ہو جائے گا او جو شخص کسی حاکم و بادشاہ سے خائف و ترساں ہوگا اور وہ انہیں پڑھے گا تو اس کا خوف و ہراس دور ہو جائے گا اور انیس حرفوں میں سے چار حرف اسرافیل کی پیشانی پر، چار میکائیل کی پیشانی پر اور چار عرش الٰہی پر اور چار جبرائیلؑ کی پیشانی پر لکھے ہوئے ہیں اور تین حرف وہاں ہیں جہاں خدا کی مشیت ہے اور وہ کلمات یہ ہیں۔

"یَاعِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَلَه، وَیاحِرْزَ مَنْ لَّا حِرْزَلَه، وَیاذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَلَه، وَیاسَنَدَ مَنْ لَّاسَنَدَلَه، وَ یَاغِیَاثَ مَنْ لَّا غِیَاثَ لَه، وَیاکَرِیْمَ الْعَفْوِیا حَسَنَ الْبَلَاءِ وَیا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ ویاعِزَّ الضُّعَفَاءِ وَیامُنْقِذَ الْغَرْقٰی وَیا مُنْجِیَ الْهَلْکٰی یامُحْسِنُ یا مُجْمِلُ یامُنْعِمُ یا مُفْضِلُ اَنْتَ الَّذِی سَجَدَلَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ وَضَوْءَ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ یا اَللّٰهُ یااَللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّااَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ یارَبَّاهُ یااَللّٰهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ محمدٍ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُه، وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَانَحْنُ اَهْلُه"" بعدازاں کہے "اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِی کَذَا کَذَا۔

یہاں اپنی حاجات کا تذکرہ کرے..... کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پائے گا کہ اس کی دعا مستجاب ہو جائے گی انشاء اللہ..... احمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ دعا کم عقل لوگوں کو تعلیم نہ دو..... تاکہ غلط کاموں کے لیے اسے نہ پڑھیں)

الباب الثانی عشر

رماجاء من الا حادیث القدسیه فی شان امیر المؤمنین والائمة من ولده علیم السلام فی النص علیهم وفی معنی الامامه)

محمد بن یعقوب الکلینی عن محمد بن یحیی ومحمد بن عبدالله بن جعفر عن الحسن بن ظریف وعلی بن محمد عن صالح بن ابی حماد عن بکر بن صالح عن عبدالرحمن بن سالم عن ابی بصیر عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال ابی لجابر بن عبدالله الانصاری ان لی الیک حاجة فمتی (((علیک ان اخلوبک اسألک عنها قال له جابر ای الاوقات شئت ، فخلابه فی بعض الایام فقال له

(اصل) (بارھواں باب) اور موجودہ (چودھواں باب)

(ان حدیث قدسیہ کے بیان میں جو جناب امیر المومنین اور ان کی اولاد میں سے دوسرے آئمہ طاہرین کی شان اور ان کی امامت پر بطور نص وارد ہوئی ہیں اور اس باب میں مفہوم امامت کی بھی وضاحت کی گئی ہے) اور یہ کل ۱۲۴ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے) (احقر مترجم عفی عنہ)

(۱) جناب ثقۃ الاسلام شیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ اپنے سلسلہ سند سے ابوبصیر سے اور وہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے والد (امام محمد باقر) نے جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا مجھے آپ سے کچھ کام ہے جب آپ کو سہولت ہو تو میں علیحدگی میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ جابر نے کہا آپ جب چاہیں میں حاضر ہوں چنانچہ آپ نے بعض ایام میں خلوت کے اندر آپ سے ملاقات فرمائی

Scanned by CamScanner

اور فرمایا۔

یا جابر اخبرنی عن اللوح الذی رایته فی یدامی فاطمة بنت رسول اللہؐ وما اخبر تک به امی انه فی ذلک اللوح مکتوب فقال جابر ! اشهد بالله انی دخلت علی امک فاطمة بنت رسول الله فهنیتها بولادة الحسین ورایت فی یدهالوحا اخضر ظننت انه من زمرد ورایت فیه کتابا ابیض شبه نور الشمس فقلت بابی انت وامی یا بنت رسول اللہؐ ! ماهذا اللوح؟ فقالت هذا اللوح اهداه الله الی رسول اللہؐ فیه اسم ابی واسم بعلی واسم ابنی واسم الاوصیاء من ولدی واعطانیه ابی لیبشرنی بذلک قال جابر فاعطتسیه امک فاطمه فقراته واستنخته فقال له ابی فهل لک جابر ان تعرضه علی فمشی معه الی منزل جابر فاخرج

اے جابرؓ! مجھے اس خاص تختی کی بابت کچھ بتایئے جو آپ نے میری جدہ ماجدہ فاطمہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں دیکھی تھی اور میری مادر گرامی نے آپ کو کیا بتایا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ جابرؓ نے عرض کیا کہ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں آپ کی مادر گرامی فاطمہ دختر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت پر مبارکباد پیش کی اس وقت میں نے ان کے ہاتھ میں سبز رنگ کی ایک تختی دیکھی۔ میں نے گمان کیا کہ زمرد کی ہے اور اس میں سفید رنگ کی تحریر تھی جو آفتاب کے نور سے مشابہہ تھی میں نے عرض کیا دختر رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ کیسی تختی ہے؟ فرمایا یہ تختی خدا نے بطور تحفہ میرے والد ماجد کے پاس بھیجی ہے جس میں میرے والد، میرے شوہر، میرے دونوں بیٹوں اور میری اولاد میں سے اوصیاء رسولؐ کے نام درج ہیں اور میرے والد ماجد نے مجھے اس لیے دی ہے کہ مجھے اس کے ذریعہ سے بشارت دیں!

جناب جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ (میری استدعا پر آپ کی مادر گرامی فاطمۃ الزہرا اصلوات اللہ علیہا نے وہ لوح مجھے عطا فرمائی چنانچہ میں نے اسے پڑھا اور اس کی نقل کی میرے والد ماجد

نے جابرؓ سے کہا کیا تم وہ نسخہ مجھے دکھا سکتے ہو؟ چنانچہ آپ جابر کے ہمراہ ان کے گھر گئے۔ گھر پہنچ کر جابرؓ نے ایک صحیفہ نکالا۔

صحیفة من رق فقال یا جابر! انظرفی کتابک لاقرا علیک فنظر جابر فی نسخته فقراه ابی فماخالف حرف حرفا فقال جابر اشهدانی هکذارایته فی اللوح مکتوبا بسم الله الرحمٰن الرحیم هذا کتاب من الله العزیز الحکیم لمحمد نبیه ونوره وسفیره وحجابه ودلیله نزل به الروح الامین من عند رب العالمین عظیم یا محمدؐ! اسمائی واشکر آلائی ولا تجحد نعمائی انی انا الله لا اله الا انا قاصم الجبارین و مدیل الظالمین (المظلومین) دیان الدین انی انا الله لا اله الا انافمن رجاغیر فضلی اوخاف غیر عذابی عذبته عذا بالا اعذبه احدا من العالمین فایانی فاعبدوعلی فتوکل انی لم ابعث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ نوشتہ خدائے عزیز وحکیم کی طرف سے ہے جو اس نے اپنے نبی، نور، سفیر، حجاب اور رہبر محمد کو بھیجا ہے جسے روح امین (جبرائیل) رب العالمین کی طرف سے لائے ہیں یا محمدؐ! میرے اسماء کی تعظیم کرو، میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو۔ میں ہی خدا ہوں، میرے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ میں ہی جباروں کو توڑنے والا ہوں، ظالموں کے حالات کو بدلنے والا (مظلوموں کو غالب کرنے والا اور جزاء کے دن) جزاء دینے والا ہوں، میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ لہٰذا جو شخص میرے فضل وکرم کے سوا کسی اور سے امید وابستہ کرے گا یا میرے عذاب (عدل) کے سوا کسی اور سے ڈرے گا اسے ایسا سخت عذاب کروں گا جیسا عالمین میں سے کسی اور کو نہیں کروں گا پس میری ہی عبادت کرو اور مجھ پر ہی بھروسہ کرو میں نے کبھی کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا۔

نبیا فاکملت ایامه وانقضت نبوته الاجعلت له وصیا وانی فضلتک علی الانبیاء وفضلت وصیک علی الاوصیاء واکرمتک بشبلیک وسبطیک حسنؑ وحسینؑ فجعلت حسنا معدن علمی بعد انقضاء مدة ابیه وجعلت

حسينا خازن وحي واكرمته بالشهادة وختمت له بالسعادة فهو افضل من الشهد وارفع الشهداء درجة جعلت كلمتي التامة عنده وحجتي البالغة معه بعترته اثيب واعاقب اولهم سيد العابدين

جس کے دن میں نے پورے کئے ہوں اور اس کی نبوت کو آخر تک پہنچایا ہو مگر یہ کہ میں نے ہمیشہ اس کا ایک وصی و جانشین مقرر کیا ہے اور تمہیں تو میں نے تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے اور تمہارے وصی (حیدر کرار) کو تمام اوصیاء پر فضیلت عطا کی ہے اور تمہیں دو شہزادوں (نواسوں) حسنؑ وحسینؑ کے ساتھ نوازا ہے میں نے حسنؑ کو ان کے والد کے ایام امامت ختم ہونے کے بعد اپنے علم کی کان بنایا ہے اور حسینؑ کو اپنی وحی کا خزینہ دار قرار دیا ہے اور اُن کو شہادت سے نوازا ہے اور ان کا خاتمہ سعادت کے ساتھ کیا ہے وہ تمام شہیدوں سے افضل اور سب شہداء سے بلند مرتبہ (یعنی سید الشہداء) ہیں میں نے اپنا کلمہ تامہ اور حجت بالغہ (عہدہ امامت) کو انہی میں قرار دیا ہے ان کی عترت (طاہرہ) کے ذریعہ ثواب دوں گا اور انہی کی وجہ سے عقاب کروں گا اس عترت کے پہلے فرد تمام عبادت گزاروں کے سردار

وزين اوليائي المامنين وابنه شبيه جده المحمود محمد الباقر لعلمي والمعدن لحكمتي سيهلك المرتابون في جعفر ابنه الراد عليه كالراد علي حق القول مني لاكرمن مثوى جعفر ولا سرنه في اشياعه وانصاره واوليائه انيحت بعده بموسىٰ فتنة عمياء حندس لان خيط فرضي لا ينقطع وحجتي لا تخفى وان اوليائي يسقون بالكاس الاوفى ومن حجد واحدا منهم فقد حجد نعمتي ومن غير اية من كتابي فقدا فترى علي ويل للمفترين الجاحدين و عندالقضاء

اور میرے گزشتہ ولیوں کی زینت (علی بن الحسینؑ) ہیں اور ان کا بیٹا اپنے جد امجد محمود کے مشابہہ ہے نام محمد ہے جو کہ میرے علم کو شگافتہ کرنے والا ہے اور میرے علم وحکمت کی کان ہے عنقریب ان کے فرزند جعفر (صادقؑ) کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک و برباد ہو جائیں گے ان کی بات رد کرنا ایسا ہوگا جیسے میری بات رد کرنے والا میرا قول برحق ہے کہ میں

جناب جعفر کے محل ومقام کو مکرم و معظم بناؤں گا اور ان کو ان کے شیعوں، ناصروں اور دوستوں کے بارے میں خوش وخرم کروں گا ان کے بعد (ان کے بیٹے) موسیٰ ہوں گے ان کے دور میں ایک تیرہ وتار فتنہ مقرر کیا گیا ہے (فرقۂ واقفیہ والا فتنہ جو کہتے ہیں کہ امامت امام موسیٰ کاظم پر ختم ہے) حالانکہ میرے فرض کا سلسلہ قطع نہیں ہوگا اور میری حجت مخفی نہیں ہوگی اور میرے دوستوں کو لبریز جام سے پلایا جائے گا اور جو شخص ان (اوصیاء برحق) میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا وہ ایسا ہوگا جیسے میری نعمت کا انکار کرنے والا اور جو شخص میری کتاب میں سے ایک آیت میں تغیر وتبدل کرے گا وہ ایسا ہوگا کہ گویا اس نے مجھ پر افتراء پردازی کی ہے ((ویل

اور افسوس ہے مجھ پر...... افترا

پردازی کی ہے اور انکار کرنے والوں کے لیے.....

مدة موسیٰ عبدی وحبیبی وخیرتی فی علی و ناصری ومن اضع علیه اعباء النبوة و امتحنه بالا ضطلاع بهابقتله عفریت متکبرید فن فی المدینة التی بناها العبد الصالح الی جنب شر خلقی حق القول منی لاسرنه بمحمد ابه وخلیفته من بعده ووارث علمه فهو معدن علمی و موضع سری وحجتی علی خلقی لا یؤمن عبدبه الاشفعته فی سبعین من اهلبیته کلهم قداستوجب النار واختم بالسعاد لانبه علی ولی وناصری والشاهد فی خلقی وامینی علی وحی اخرج منه الداعی الی سبیلی والمعدن بعلمی الحسن واکمل ذلک لانبه م ح م د رحمة للعالمین علیه کمال موسیٰ بهاء

اور (امام) موسیٰ (کاظم) کے ایام امامت ختم ہونے کے بعد میرا بندہ خاص اور میرا حبیب اور میرا وصی وناصر علی (رضاؑ) ہوگا جس کے کاندھوں پر میں نبوت (کی وصایت کا بوجھ رکھوں گا اور اس بوجھ سے ان کا امتحان لوں گا ان کو ایک دیو متکبر شہید کرے گا اور وہ اس شہر (طوس) میں بدترین خلائق (ہارون عباسی) کے پہلو میں دفن کیا جائے گا جس شہر کو ایک نیک بندے نے بنایا ہے (   ) میرا قول برحق ہے کہ ان (علی رضاؑ) کو خوش کروں گا ان کے فرزند ارجمند محمد

(تقیؑ) کے ذریعہ سے جوان کا جانشین ہوگا اور ان کے علم کا وارث ہوگا اور وہ میرے علم کی کان اور میرا راز دار اور میری مخلوق پر میری حجت ہوگا جو شخص اس پر ایمان لائے گا میں اس کی سفارش اس کے خاندان کے ایسے ستر افراد کے حق میں قبول کروں گا جو سب کے سب جہنم کے سزاوار ہوں گے اور پھر سعادت کے ساتھ خاتمہ کروں گا ان کے فرزند علی (نقیؑ) کا جو میرا ولی و ناصر ہے اور مخلوق میں شاہد اور میری وحی پر میرا امین ہے ان کی صلب سے میں نکالوں گا اس حسن (عسکریؑ) کو جو میرے راستہ کی طرف بلانے والا اور میرے علم کی کان ہوگا اور اس سلسلہ (امامت کی تکمیل کروں گا ان کے فرزند م۔ح۔م۔د کے ساتھ جو رحمتہ اللعالمین ہوں گے جن پر جناب موسیٰ کا کمال۔

عیسیٰ و صبر ایوب فیذل اولیائی فی زمانه وتتهادی رؤوسهم کماتتهادی رؤوس الترک والدیلم فیقتلون ریحر قون ریکونون خائفین مرعوبین وجلین تصبغ الارض بدمائهم ویغشو الویل والرنة نسائهم اولئک اولیائی حقابهم ادفع کل فتنة عمیاء

جناب عیسیٰ علیہ السلام کی آب و تاب اور جناب ایوب علیہ السلام کا صبر و ضبط ہوگا ان کے زمانہ (غیبت) میں ان کے دوست وحبدار (جو دراصل مرے دوست ہیں) ذلیل خوار ہوں گے اور انکے سر قلم کر کے ایک دوسرے کو اس طرح بطور ہدیہ پیش کئے جائیں گے جس طرح ترک و دیلم (کفار کے) سر پیش کئے جاتے ہیں ان کو قتل کیا جائے گا جلایا جائے گا اور وہ ہر وقت خائف و ترساں ہوں گے۔ زمین کو ان کے خون سے رنگین کیا جائے گا ان کی عورتوں میں نالہ وشیوں کی آوازیں بلند[1] ہوں گی یہ میرے حقیقی اولیاء ہیں انہی کے وسیلہ سے میں تیرہ و تار فتنوں

---

[1] آج جب کہ ان سطور کا ترجمہ کیا جارہا ہے لبنان و ایران بلکہ خود ہمارے ملک پاکستان میں بالخصوص پارا چنار میں حیدر کرار کے شیعوں اور بارہویں سرکارؑ کے حبداروں پر صرف محبت اہل بیتؑ کے جرم کی پاداش میں مصائب و شدائد کے جو کوہائے گراں گرائے جارہے ہیں اور ان کے خون سے جس طرح ہولی کھیلی جارہی ہے اور جس طرح ان کے خون ناحق سے زمین رنگین کی جارہی ہے اور جس طرح ان کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور اس کی وجہ سے ان کے اہل و عیال اور اطفال خورد سال کے نالہ وشیون اور آہ و بکا کی آوازیں بلند ہورہی ہیں (جاری ہے)

Scanned by CamScanner

حندس وبهم اکشف الزلازل وارفع الآصار والاغلال اولئک علیهم صلوات
من ربهم ورحمة واولئک هم المهتدون قال عبدالرحمن بن سالم قال
ابو بصیر لولم تسمع فی دهرک الاهذالحدیث لکفاک فصنه الاعن اهله......
وروی الشیخ ابوجعفر بن بن بابویه فی عیون الاخبار قال حدثنا ابی و محمد
بن الحسن بن احمد بن الولید قالا حدثنا سعد بن عبدالله و عبدالله بن جعفر
الحمیری جمیعاعن ابی الخیر صالح بن ابی حماد و الحسن بن ظرف جمیعا
عن بکر بن صالح قال حدثنا ابی ومحمد بن موسیٰ بن المتوکل و محمد بن
علی ماجیلویه واحمد بن علی بن ابراهیم بن هاشم و الحسین بن ابراهیم ابن
ناتانه و احد بن زیاد بن جعفر الهمدانی قالوا حدثنا علی بن ابراهیم بن هاشم
عن ابیه عن بکربن صالح عن عبدالرحمٰن بن سالم عن ابی بصیر عن ابی
عبدالله و ذکر الحدیث مثله سوا

کو دور کرتا ہوں اور ان کے ہی ذریعہ سے زلزلوں کو ہٹاتا ہوں اور انہی کی وجہ سے پراگندگی اور
قیدوں کو دور کرتا ہوں ان پر خدا کا درود وسلام ہو اور رحمت و برکت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ

ساری دنیا کے ذرائع ابلاغ اس کے شاہد ہیں غیر مسلم طاقتیں ہمیں اسلام کے جرم کی اور مسلم حکومتیں ہمیں تشیع کے جرم کی سزا دے رہی ہے اور ہمیں ظلم وستم کی چکی میں پیس رہی ہیں والی اللہ المشتکی مگر ہماری ۱۴ صد سالہ تاریخ گواہ ہے کہ ہمیں مٹانے کے خواب دیکھنے والے ہمیشہ خود حرف غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹ گئے مگر ہمیں نہ مٹا سکے نہ گھٹا سکے اور نہ مرکز ہدایت وولایت سے ہٹا سکے اور اب بھی لبنان وایران وغیرہ ممالک میں آخری فتح ہماری ہوگی انشاء اللہ العزیز۔

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا

اور یہ سب کچھ بارہویں لعل ولایت زندہ امام کے وجود کی برکت ہے کیونکہ

قدم سے مہدی دین کے زمین قائم ہے پانی پر
قرار کشتی دنیا کے لنگر ایسے ہوتے ہیں

اللہم عجل فی فرج القائم فانہم یرونہ بعید اونراہ قریبا (منہ عفی عنہ)

ہیں عبدالرحمن بن سالم کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوبصیر نے کہا کہ اگر تم اپنی ساری زندگی میں صرف یہی ایک حدیث سنتے تو تمہارے لیے کافی تھی اس لیے اس کی حفاظت کرو اور سوائے اس کے اہل کے کسی اور پر اسے ظاہر نہ کرو جناب شیخ صدوق ؒ نے اپنی کتاب عیون الاخبار میں اس روایت کو اپنے سلسلہ سند کے ساتھ بعینہ اسی طرح نقل کیا [1] ہے۔

وقال حدثنا ابو محمد الحسن بن حمزہ ابوالعلوی قال حدثنا ابو جعفر محمد بن درست السروی عن جعفر بن محمد بن مالک قال حدثنا محمد بن عمران الکوفی عن عبدالرحمٰن بن ابی نجران و صفوان بن یحییٰ عن اسحاق بن عمار عن ابی عبداللہ علیہ السلام...... انہ قال یا اسحاق ! الا ابشرک؟ قلت بلی یابن رسول اللہؐ! فقال وجدنا صحیفة باملاء رسولؐ اللہ و خط امیر المؤمنین علیہ السلام فیھا.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم و ذکر الحدیث مثلہ سواء و قال حدثنا ابو العباس محمد بن ابراھیم بن اسحاق الطالقانی قال حدثنا الحسین بن اسماعیل قال حدثنا سعید بن محمد بن القطان قال حدثنا

[1] احقر مترجم کہتا ہے کہ مؤلف علام نے اس روایت شریفہ کو دو اور طریقوں سے بھی نقل کیا ہے ایک طریقہ شیخ صدوق ؒ کا ہے جو عیون الاخبار میں مذکور ہے جو سابقہ طریقہ کے علاوہ ہے) اور دوسرا طریقہ شیخ رجب برسی کا ہے جو کتاب انوار الیقین میں مذکور ہے جن کے الفاظ و عبارات میں اصول کافی والی سابقہ روایت کے ساتھ کہیں کہیں معمولی سا اختلاف پایا جاتا ہے لیکن چونکہ مطلب و مفہوم سب کا ایک ہے بقول شاعر ؎

عبارا تنا شتی وحسنک واحد
وکل الی ذاک الجمال یشیر

سب ہی روایات ایک ہی مرکز کے اردگرد گھوم رہی ہیں کہ پیغمبر اسلام ؐ کے جانشین بارہ ہیں۔ ''اولھم علی و آخر ھم المھدی '' اس لیے ہم نے اختصار کے پیش نظر ان طرق و اسناد اور ان الفاظ و عبارات کو نقل تو کر دیا ہے مگر ترجمہ نہیں کیا کیونکہ دوسرے مقامات پر کر دیا گیا ہے مکرر احادیث کو تو نقل کر دیا ہے مگر ان کا بار بار ترجمہ نہیں کیا چونکہ ہمارا عذر واضح ہے اس لیے بموجب عیاں راچہ بیاں ہمیں قارئین کرام سے معذرت طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ع سکوتی بیان عند ہا وکلام (منہ عفی عنہ)

موسیٰ بن عبدالله بن موسیٰ الروبانی ابو تراب عن عبدالعظیم بن عبدالله الحسنی عن جده علی بن الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالبؑ قال حدثنی عبدالله بن محمد جعفر بن محمد عن ابیه عن جدهؑ ان محمد بن علی الباقر جمع ولده وفیهم عمبهم زید بن علیؑ ثم اخرج الیه کتابا بخط علی علیه السلام واملاء رسولؐ الله مکتوب فیه" "هذا کتاب من الله العزیز الحکیم"

......وذکر حدیث اللوح الی قوله واولئک هم المهتدون ...... ورو ى الشیخ ابو علی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی فی مجالسه عن والده عن ابی محمد الغمام قال حدثنی عمی عمرو بن یحییٰ الغمام قال حدثنی ابو العباس احمد بن عبدالله بن علی رؤس قال حدثنا ابو عبدالله عبدالرحمٰن بن عبدالله العمری قال حدثنا ابو سلمه یحییٰ بن المغیرة عن محمد بن سنان عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال ابی یوما لجابر! ان لی حاجة اریدان اخلوبک فیها فلما خلابه فی بعض الایام قال له اخبرنی عن اللوح الذی رایته فی یدامی فاطمة فقال جابر! اشهد بالله لقد دخلت علی فاطمة لا هنهها بو لادة الحسین فاذ ابید هالوح اخضر من زبرجدة خضراء فیه کتاب انور من الشمس واطیب من رائحة الملک الاذفر فقلت ماهذایابنت رسول الله؟فقالت هذا لوح اهداه الله الی ابی فیه اسم ابی واسم بعلی واسم الاوصیاء بعده من ولدی فسألتها ان تدفعه الی لانسخه! ففعلت! فقال له فهل لک ان تعارضنی بها قال نعم فمضی جابر الی منزله واتی بصحیفة من کاغذ فقال له انظر فی صحیفتک حتی اقراء هاعلیک فکان فی الصحیفة مکتوب.

بسم الله الرحمٰن الرحیم هذا کتاب من الله العزیز الحکیم انزله الروح الامین علی محمد خاتم النبین یا محمد عظم اسمائی . واشکر نعمانی

ولاتجحد آلائی ولاترج سوائی ولا تخش غیری فانه من یرج سوائی و یخش غیری اعذبه احدا من العالمین. یا محمداً! انی صطفتیک علی الانبیاء وفضلت وصیک علی الاوصیاء وجعلت الحسن عیبة علمی بعد انقضاء مدة ابیه والحسین خیر اولاده الاولین و الاخرین منه بیت الامامته ومنه یعقب علی زین العابدین و محمد الباقر لعلمی والداعی الی سبیلی الی منهاج الحق وجفعر الصادق فی القول والعمل تتشبب من بعده فتنة صماء فالویل کل الویل لکمکذب بعبدی وخیرتی من خلقی موسیٰ وعلی المضایقتله عفریت کافرید فن بالمدینة نباها العبد الصالح الی جنب شرخلق الله.

ومحمد الهادی الی سبیلی الذاب عن حریمی. والقیم فی عیته حسن الاعزیخرج منه ذوالاسمین علی والحسن الخلف محمد فی آخر الزمان علی راسه عمامة بیضاء تظله الشمس ینادی بلسان فصیح تسمع الثقلین والخافقین هوالمهدی من آل محمد یملأ الارض عدلا کماملئت جورا.

وقال الحافظ رجب البرسی فی کتاب مشارق انوار الیقین فی حقائق اسرار امیر المؤمنینؑ روی جابر عن الزهراء حدیث اللوح ونسخته بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من الله العزیز الحکیم الی محمدنبیه وسفیره نزل به الروح الامین من عند رب العالمین عظم یا محمد امری واشکر نعمائی اننی انا الله لا اله الاانا فمن رجاغیر فضلی وخاف غیر عدلی عذبته عذابا الیما فایائی فاعبدوعلی فتوکل انی لم ابعث نبیاقط فاکملت ایامه الاجعلت له وصیا واکرمتک بشبلیک وسبطیک حسن وحسین فجعلت حسنا معدن وحی بعد ابیه وجعلت حسینا خازن وحی اکرمته بالشهادة واعطیته مواریث الانبیاء فهوسید الشهداء وجعلت کلمتی الباقیة فی عقبه اخرج منه تسعة ابرار هداة اطهار منهم سید العابدین و زین اولیائی ثم ابنه محمد شبیه جده المحمود

الباقر لعلمی هلک المرتابون فی جعفر الراد علی کالراد علی الحق القول منی ان هیج بعده فتنة عمیاء من حجدولیامن اولیائی فقد حجد نعمتی ومن غیر آیة من

من کتابی فقدافتری علی وبل لجاهدین فضل موسیٰ عبدی و حیبی وعلی ابنه ولی وناصری ومن اضع عله عبٔاء البوة یقتله عفریت مرید حق القول منیلاقرن عینه لمحمد انبه موضع سری و معدن علمی و اختم بالسعادة لانبه علی الشاهد علی خلقی اخرج منه خازن علمی الحسن الداعی الی سبیلی و اکمل ذلک بانبه الزکی العالمین علیه کمال موسیٰ وبهاء عیسیٰ وصبرایوب یذل اولیائی فی غیبته وتتهاری وروسهم الی ترک والدیلم و تصبغ الارض بدمائهم ویکونون خائفین اولئک اولیائی حقابهم اکشف الزلازل والبلاء اولئک علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئک هم المهتدون اقول انما اوردت هذا الحدیث الشریف بالروایات الثلاثة لما فیها من الاختلاف فی الالفاظ محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم عن محمد بن عیسیٰ عن یونس عن معاویته عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول اللهؐ لقد اسربیٰ ابی ربی فاوحی الی من وراء الحجاب وشافهنی ان قال یا محمدؐ! من اذل لی ولیا فقدار صدنی بالمحاربة ومن حاربنی حاربته قلت یا رب! من ولیک هذا فقد علمت ان من حاربک حاربته قال ذلک من اخذت میثاقه لک ولوصیک وذریتکما بالولایته. ورواه احمد بن عبدالله البرقی فی المحاسن عن ابیه عن سعد ان بن مسلم عن معاویة مثله

(۲) شیخ کلینی علیہ الرحمہ اپنے سلسلہ سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند قدوس نے شب معراج مجھے پس پردہ سے اور بالمشافہہ وحی فرمائی کہ:۔

Scanned by CamScanner

یا محمدؐ! جو شخص میرے کسی ولی کو ذلیل کرتا ہے وہ مجھ سے اعلان جنگ کرتا ہے۔ اور جو مجھ سے لڑے گا میں بھی اس سے لڑوں گا میں نے عرض کی یا اللہ! یہ تیرا ولی ہے کون؟ یہ تو میں جانتا ہوں کہ جو تجھ سے لڑے گا تو بھی اس سے لڑے گا؟ فرمایا یہ وہ شخص ہے جس سے میں نے تیری، تیرے وصی اور تیری ذریت کی ولایت کا عہد و پیمان لیا ہے۔

وعن علی بن ابراهیم عن ابی عن الحسن بن محبوب عن محمد بن الفضل عن ابی حمزة عن ابی جعفرؑ قال لما انقضت نبوة ادم و استکمل ایامه اوحی الله الیه ان یا آدم اقد قضیت بنوتک واستکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان والاسم الاکبر ومیراث العلم واثار علم النبوة فی العقب من ذریتک عند هبته الله فانی لن اقطع العلم والایمان وآثار علم النبوة من العقب من ذریتک الی یوم القیامة ولن ادع الارض الاوفیها عالم یعرف به دینی و تعرف به طاعتی ویکون نجاة لمن یکون فیما بینک وبین نوح ثم قال ان نوحا لما انقضت نبوته واستکمل ایامه.

(۳) ابوحمزہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب جناب آدم علیہ السلام کی (ظاہری مدت) نبوت ختم ہوگئی اور ان کے دن پورے ہو گئے تو خدا نے ان کو وحی فرمائی۔ اے آدمؑ! تمہاری نبوت ختم ہوگئی اور تمہارے دن پورے ہو گئے اب اپنا وہ علم جو تمہارے پاس ہے ایمان، اسم اعظم، میراث علم اور علم نبوت کے آثار اپنی باقیماندہ ذریت میں قرار دو یعنی جناب ھبتہ اللہ (شیثؑ) کے پاس رکھو، کیونکہ میں قیامت تک کبھی بھی علم، ایمان اور علم نبوت کے آثار کو تمہاری اولاد سے قطع نہیں کروں گا اور زمین کو (خالی) نہیں چھوڑوں گا بلکہ اس میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسا عالم موجود ہوگا جس کے ذریعہ سے میرا دین پہچانا جائے گا اور میری اطاعت کی معرفی ہوگی اور تمہارے اور نوحؑ کے درمیان جو لوگ پیدا ہوں گے ان کے لئے باعث نجات ہوگا۔

پھر فرمایا جب جناب نوح علیہ السلام کی نبوت (کی مدت) ختم ہوگئی اور ان کے دن پورے

ہو گئے۔

اوحی اللہ الیہ یا نوح قد قضیت نبوتک واستکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان والاسم الاکبر ومیراث العلم و آثار علم النبوۃ فی العقب من ذریتک فانی لن اقطعھا کمالم اقطع من بیوتات الانبیاء الذین کانوا بینک وبین آدم ولن ادع الارض الاوفیھا عالم یعرف بہ دینی و تعرف بہ طاعتی ویکون نجاۃ لمن یولد فیما بین قبض النبی الی خروج النبی الاخر .

ثم قال وبشر موسی وعیسی بمحمدؐ کمابشرت الانبیاء بعضھم ببعض حتی بلغت محمد افلما قضی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نبوتہ واستکمل ایامہ اوحی اللہ الیہ یا محمدؐ!

تو خدا نے ان کو وحی فرمائی۔ کہ اے نوح علیہ السلام! تمہاری نبوت ختم ہوگئی اور تمہارے دن پورے ہوگئے اب اپنے علم، ایمان، اسم اعظم، میراث علم اور علم نبوت کے آثار وعلامات کو اپنی ذریت میں قرار دو کیونکہ میں کبھی اس سلسلہ جلیلہ کو قطع نہیں کروں گا جس طرح ان نبیوں کے گھروں سے اس سلسلہ کو قطع نہیں کیا جو تمہارے اور آدم کے درمیان تھے۔ میں زمین کو کبھی خالی نہیں چھوڑوں گا مگر یہ کہ اس میں کوئی ایسا عالم موجود رہے گا جس سے میرے دین کی معرفی ہوگی اور میری اطاعت کا طریقہ معلوم ہوگا اور جو پہلے نبی کی وفات سے لے کر دوسرے نبی کے اعلان نبوت تک پیدا ہونے والوں کے لیے ذریعہ نجات ہوگا (اسی کو سلسلہ اوصیاء کہا جاتا ہے) پھر فرمایا جناب موسیٰؑ و جناب عیسیٰؑ نے حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی خوشخبری دی جس طرح بعض نبی دوسرے بعض نبیوں کی خوشخبری دیتے رہے ہیں یہاں تک کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک دور آیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ظاہری نبوت کا دور مکمل کر چکے اور اپنے دن پورے کر چکے تو خدا نے ان کو وحی فرمائی۔ یا محمدؐ!

قدقضیت بنوتک واستکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان

Scanned by CamScanner

والاسم الاکبر و میراث العلم و آثار علم النبوۃ فی اهلبیتک عند علی بن ابی طالب علیه السلام فانی لن اقطع العلم والایمان والاسم الاکبر ومیراث العلم و اثار علم النبوۃ من العقب مّن ذریتک کمالم اقطعها من بیوتات الانبیاء الذین کانوا بینک و بین آدم! ثم قال ابو جعفر علیه السلام فی قول الله تعالیٰ "فان یکفر بها هؤ لا فقدو کلنا بها قوما لیسوا بها بکافرین" فانه و کل بالفضل اهل بیته والاخوان والذریة وهوقوله عزوجل ان یکفر بها امتک فقد وکلت اهل بیتک بالایمان الذی

آپ کی نبوت ختم ہوگئی اور آپ کے دن پورے ہو گئے لہٰذا اب اپنا علم، ایمان، اسم اعظم، میراث علم اور علم نبوت کے آثار و تبرکات اپنی اہلبیت میں سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس قرار دو کیونکہ میں علم، ایمان، اسم اعظم، میراث علم اور علم نبوت کے آثار کا مقدس سلسلہ تیری ذریت میں سے کبھی قطع نہیں کروں گا جس طرح آدمؑ سے لے کر تجھ تک نبیوں کے گھروں سے آج تک قطع نہیں کیا۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے اس فرمان ایزدی کہ "فان یکفر ...... (اگر یہ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں تو کرنے دو) ہم نے اس کا مؤکل ایسی قوم (تیری اہلبیت) کو بنایا ہے جو ہرگز تیرے دین کا انکار نہیں کریں گے ان کے بارے میں فرمایا کہ خدا نے فضل وکمال کا مؤکل آپ کی اہلبیتؑ ان کے بھائی بندوں اور ذریت کو قرار دیا ہے کہ تمہاری امت کفر اختیار کرے گی (تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ) میں نے تمہارے اس ایمان کو جس

ارسلتک به لا یکفرون ابدا

ولا اضیع الایمان الذی ارسلتک به من اهل بیتک من بعدک علماء امتک وولاۃ امری بعدک واهل استنباط العلم الذی لیس فیه کذب ولااثم ولازور ولابطرولاریاء وعن محمد بن یحیٰی عن محمد بن الحسین عن النضربن شعیب عن محمد بن الفضل عن ابی حمزۃ ابی جعفر علیه السلام قال قال

رسولَ الله قال الله تعالیٰ ستکمال حجتی علی الاشقیاء من امتک بترک ولایة علی والاوصیاء من بعدک فان فیهم سنتک وسنة الاوصیاء من قبلک وهم خزانی علی علمی من بعدک ثم قالَ لقد انبأنی جبرائیل باسمائهم واسماء

کے ساتھ میں نے تمہیں مبعوث کیا ہے تمہاری اہلبیت کے حوالہ کیا ہے جو کبھی کفر نہیں کریں گے اور میں اس ایمان کو تمہارے بعد تیرے اہلبیتؑ کی وجہ سے ضائع نہیں ہونے دوں گا جس کے ساتھ تجھے مبعوث کیا ہے (وہ اہلبیت) جو تمہاری امت حقیقی علماء اور تمہارے بعد والیان امر (اولوالامر) ہیں وہ ایسے علم کا استنباط کرنے والے ہیں جس میں نہ جھوٹ ہے نہ گناہ ہے نہ باطل ہے اور نہ تکبر وریا کاری ہے۔

(۴) انہی جناب سے مروی ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا محمدؐ! میں تیری امت کے اشقیاء پر حضرت علیؑ اور تیرے بعد دوسرے اوصیاء کی ولایت ترک کرنے سے حجت تمام کروں گا کیونکہ انہی ہستیوں میں تمہارا طریقہ اور تم سے پہلے گزرے ہوئے وصیتوں کا طریقہ وسلیقہ موجود ہے اور یہی تمہارے بعد میرے علم کے خزینہ بردار ہیں پھر فرمایا جبرائیلؑ نے مجھے ان کے اور ان کے

آبائهم ...... وَبهذاالاسناد عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان الله تعریقول استکما حجتی علی الاشقیاء من امتک من ترک ولایة علی ووالی اعدائه وانکر فضله وفضل الاوصیاء من بعده فان فضلک فضلهم وطاعتک طاعتهم وحقک حقهم ومعصیتک ومعصیتهم وهم الائمة الهداة من بعدک جری فیهم روحک وروحک جری فیک من ربک وهم عترتک من طینتک ولحمک ودمک وقداجری الله عزوجل فیهم سنتک وسنة الانبیاء قبلک وهم خزانی علی علمی من بعدک حق علی لقد اصطفیتهم و انتجتهم واخلصتهم

Scanned by CamScanner

آباء کرام کے نام بتلا دیئے ہیں (جو علیؑ سے لے کر مہدی علیہ السلام تک بارہ ہیں)

(۵) نیز انہی جناب سے مروی ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ تمہاری امت کے اشقیاء پر میری حجت اس طرح تمام ہوگی کہ جو شخص حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا انکار کرے اور ان کے دشمنوں سے دوستی رکھے اور حضرت علیؑ اور ان کے بعد والے اوصیاء کے فضل وکمال کا انکار کرے کیونکہ تیری فضیلت ہی ان کی فضیلت ہے تیری اطاعت ان کی اطاعت ہے تیرا حق ان کا حق اور تیری نافرمانی ان کی نافرمانی ہے اور یہی تمہارے بعد آئمہ ہدیٰ ہیں جن میں تیری روح جاری ہے اور تجھ میں خدا کی خاص روح ساری ہے یہ تیری عترت ہیں تیری طنیت سے ہیں تیرا گوشت وخون ہیں خدا نے ان میں تیری اور سابقہ نبیوں کی سنت جاری کی ہے تیرے بعد یہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں یہ بات ثابت ہے کہ میں نے ان کو منتخب کیا ہے اور ساری کائنات میں ان کو منتخب کیا ہے۔

وارتضيتهم ونـجـامن احبهم ووالاهم وسلم بفضلهم قال ولقد اتاني جبرائيل باسمائهم واسماء آبائهم واحبابهم والمسلمين لفضلهم...... ورواه محمد بن الحسن الصفار في بصائر الدرجات عن محمد بن الحسين ببقية السند و ذكر مثله الاانه قال ابترك ولاية علي وموالاة اعدائه وانكار فضله وهوانسب وعن احمد بن ادريس عن الحسين بن عبيدالله عن محمد بن عيسىٰ و محمد بن عبدالله عن علي بن حديد عن مرازم عن ابي عبدالله عليه السلام قال الله تعالىٰ يا محمدًا! الى خلقتك وعليانورا يعني روحابلا بدن قبل ان اخلق سمواتي وارضي و عرشي و بحري فلم

وہ شخص نجات پائے گا جو ان سے محبت کرے گا اور ان کی ولایت کا اقرار کرے گا اور ان کے فضل وکمال کو تسلیم کرے گا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ان کے اور ان کے اباء کے اور ان کے دوستوں کے اور ان کے فضل وکمال کو تسلیم کرنے والوں کے نام لے کر آئے ہیں (لہٰذا میں ان سب کو جانتا ہوں)

Scanned by CamScanner

(۶) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ خداوند عالم نے حضرت رسول خداؐ سے فرمایا یا محمدؐ! میں نے تجھے اور علیؑ کو نور خلق کیا ہے یعنی بدن کے بغیر صرف آپ کے روح کو خلق کیا ہے[1] قبل اس کے میں آسمان، زمین، عرش اور سمندر کو پیدا کرتا پس

تزل تهللنی وتمجدنی ثم جمعت روحیکما وجعلتهما واحدة فکانت تسبحنی و تقدسنی وتهللنی ثم قسمتها ثنتینثم قسمت الثنین فصارت اربعةمحمد واحد و علی واحد والحسن والحسین اثنتین قال ثم خلق الله فاطمة من نور فاته هاروحابلا بدن ثم مسحنا بیمینه فاضاء نوره فینا......

وعنه عن الحسین عن محمد بن عبدالله عن محمد بن الفضل عن ابی حمزه قال سمعت الباقر علیه اسلام یقول اوحی الله انی محمدً یا محمد ! انی

[1] متعدد اخبار و آثار میں سرکار محمد و آل محمد کی خلقت نورانی کا تذکرہ موجود ہے مگر قابل غور بات یہ ہے کہ اس سے مراد کیا ہے؟ نور کی حقیقت کیا ہے؟ آیا وہ کوئی ٹھوس چیز ہے جس سے بعض چیزیں پیدا کی جاتی ہیں؟ اور جب یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضرات محمد و آل محمد نوع انسان کے اکمل و اشرف افراد ہیں تو پھر ان کی خلقت نورانی کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ نور کی حقیقت تا حال مستور ہے اس کے چہرہ سے تا حال کوئی نقاب نہیں ہٹا سکا جیسا کہ بعض محققین نے کہا ہے کہ درحقیقت نور مستوراست تا حال نہ کسے اور افہمیدہ و نخواہد فہمید، بنا بریں آیات و روایات نور متشابہہ ہیں جن کی اصل حقیقت کو آج تک کوئی عالم نہیں سمجھ سکا جیسا کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "والاخبار فی ذلک مستفضة ...... لکن فهمها صعب علی العقول والاولی الایمان بهامجلا (مراۃ العقول ج ۲ صفحہ ۳۵۴) (انوار نعمانیہ صفحہ ۷) اسی طرح ان کے شاگرد جناب محدث جزائری فرماتے ہیں۔ واما حقیقةهذه الانور رفلا نتحققها۔ مطلب یہ ہے کہ ہم ان انوار کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ان آیات و روایات کا ایک صحیح مفہوم یہ ہے کہ اس سے مراد ان ذوات مقدسہ کے ارواح ہیں جو کہ نورانی ہیں ہاں البتہ چونکہ ان کے بدن ان روحوں سے حامل ہیں اس لیے ان پر بھی مجازاً نور کا اطلاق کر دیا گیا ہے اور اس مفہوم کی تائید مزید اس حدیث سے ہوتی ہے جو متن میں مذکور ہے اور علاوہ بریں بیسیوں کتابوں میں موجود ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں نے خلقت زمین و آسمان سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰؐ اور جناب علی مرتضیٰؑ کے نور کو پیدا کیا یعنی بدن کے بغیر ان کی روح کو پیدا کیا" اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کی خلقت نورانی سے مراد ان کی خلقت روحانی ہے۔ وہو المطلوب جو حضرات اس موضوع کی تمام تفصیلات و جزئیات سمجھنا چاہتے ہیں وہ ہماری کتاب اصول الشریعہ کے دوسرے باب کی طرف رجوع فرمائیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

خلقتک ولم تک شیئا ونفخت فیک من روحی کرامة منی اکرمتک بہاحین اوجبت لک الطاعة علی خلقی جمیعافمن اطاعک فقد اطاعنی ومن عصاک فقد عصانی واوجبت ذلک فی علی ونسله من

تم اس حال میں برابر میری تہلیل وتمجید کرتے رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو اکٹھا کر کے ایک کردیا پھر تم اس حالت میں تسبیح وتقدیس اور تہلیل کرتے رہے پھر میں نے تم کو دو حصوں میں تقسیم کردیا پھر دو کو چار حصوں میں منقسم کردیا اور وہ چار یہ ہیں۔ محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ فرمایا پھر خدا نے جناب فاطمہؑ کو ان کی روح کو نور سے پیدا فرمایا اور ان کی ابتداء میں روح بلا بدن سے کی۔ پھر خدا نے ہم پر لبطور استعارہ اپنا دست قدرت پھیرا اور ہم میں اس کا خاص نور چمکنے لگا۔

(۷) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے خدا تعالیٰ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی یا محمدؐ! میں نے تمہیں پیدا کیا ہے جبکہ تم کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھے اور ازروئے عزت وکرامت تم میں اپنی خاص روح پھونکی اور تمہاری اطاعت اپنی تمام مخلوق پر واجب ولازم قرار دی پس جو آپ کی اطاعت کرے گا وہ میرا اطاعت گزار سمجھا جائے گا اور جو آپ کی نافرمانی کرے گا وہ میرا نافرمان متصور ہوگا اور یہی فضیلت میں نے علی علیہ السلام میں اور ان کی نسل میں سے ان

اختصصت منهم لنفسی...... ورواه الصدوق فی المجالس عن ابیه ببقیة السند...... وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن القاسم بنمحمد الجوهری عن علی بن حمزة قال سئال ابوبصیر اباعبدالله علیه السلام.

وانا حاضر. کم عرج برسول الله مرة؟ فقال مرتین فاوقفه جبرائیل موقفا فقال مکانک یا محمدًا! فلقد وقفت موقفا ماوقفه ملک قط ولانبی...... الی ان قال فقال الله تعالیٰ یا محمدًا! فقال لبیک رب! قال من لامتک بعدک؟ فقال الله اعلم! فقال علیؑ! امیر المومنین وسیدالمسلمین وقائد الغرالمحجلین ثم قال

Scanned by CamScanner

ابوعبداللہ علیہ السلام لابی بصیر یا ابا محمد! واللہ ماجاء ت ولایۃ علی بن ابی طالب

خاص ہستیوں میں قرار دی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کرلیا ہے......!

(۸) علی بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبصیر نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں بھی وہاں حاضر تھا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی مرتبہ معراج ہوئی؟ فرمایا دو مرتبہ! جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو ایک مقام پر کھڑا کیا اور کہا یا محمدؐ! اپنی جگہ پر ٹھہریں! بتحقیق آپ ایسی جگہ ٹھہرے ہیں کہ جہاں (آپ سے پہلے) نہ کوئی فرشتہ ٹھہرا ہے اور نہ کوئی نبی...... (یہاں تک کہ فرمایا) پس خداوند قدوس نے فرمایا یا محمدؐ! آپ نے کہا یارب لبیک! فرمایا آپ کے بعد امت کا سرپرست کون ہے؟ عرض کیا اللہ بہتر جانتا ہے۔ فرمایا علی علیہ السلام مومنوں کے امیر، مسلمانوں کے سردار اور جن لوگوں کے اعضاء وضو بروز قیامت چمک رہے ہوں گے انکے قائد و راہنما ہیں (یہ واقعہ بیان کر کے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوبصیر سے فرمایا اے ابومحمد! بخدا حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت

من الارض ولکن جاء ت من السماء مشافھۃ...... وعن محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن بن محبوب عن محمد بن الفضل عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول لما ان قضی محمد نبوتہ واستکمل ایامہ اوحی اللہ الیہ.

ان یا محمدًا! قد قضیت نبوتک واستکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان . والاسم الاکبر ومیراث العلم و اثار علم النبوۃ فی اھل بیتک عند علی بن ابی طالب فانی لن اقطع العلم والایمان والاسم الاکبر ومیراث العلم واثار علم النبوۃ من العقب من ذریتک کمالم اقطعھا من ذریات الانبیاء علیھم السلام

وعنہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن

زمین سے نہیں آئی بلکہ براہ راست آسمان سے آئی ہے

احقر مترجم عارض ہے کہ اس سے اگلی حدیث کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے نیز چونکہ اس کا مطلب بالکل واضح واشکار ہے اس لیے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے..... فتدبر!!

مالک بن عطیه عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام فی حدیث جویبر! ان الله اوحی الی نبیہؐ ان طهر مسجدک واخرج من بالمسجد ممن یرقدفیه اللیل ومربسه ابواب من کان له فی مسجدک باب الاباب علیؑ ومسکن فاطمة ولایمرن فیه جن ولا یرقد فیه غریب فامر رسول اللهؐ بسد ابوابهم الاباب علیؑ واقرمسکن فاطمه علیها السلام حاله وعن الحسین بن محمد عن العلی بن محمد (((اخبره عن علی بن جعفر قال سمعت اباالحسن علیه السلام یقول لما رائی رسول اللهؐ بنی امیة یرکبون منبره افظعه فانزل الله قرانا

(۹) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ خداوند عالم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی کہ اپنی مسجد (نبوی) کو پاک وصاف کریں جو لوگ رات کے وقت اس میں سوتے ہیں ان کو نکال باہر کریں اور ان لوگوں کو حکم دیں جن کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے دروازے مسجد کی طرف سے بند کرلیں سوائے دروازہ علیؑ اور خانہ فاطمہؑ کے کہ اسے کھلا رہنے دیں!

اور کوئی جب آدمی اس مسجد سے نہ گزرے اور کوئی مسافر اس میں نہ سوئے چنانچہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے دروازہ علیؑ وخانہ فاطمہؑ کے کہ ان کو بحال رکھ کر باقی سب دروازوں کو بند کرنے کا حکم دے[1] دیا چنانچہ وہ بند بھی کر دیئے گئے۔

---

[1] تاریخ اسلام کا یہ مشہور، مستند اور نا قابل انکار واقعہ ہے جس سے حضرت علیؑ وفاطمہؑ کی عظمت اور عام لوگوں سے ان کا خصوصی امتیاز روز روشن کی طرح واضح وآشکار ہوتا ہے ملاحظہ ہو مشکوۃ المصابیح، مسند احمد ج نمبر ا صفحہ ۳۲۹ صواعق محرقہ صفحہ ۷۳، مستدرک حاکم ج نمبر ۳ صفحہ ۱۱۷ در منثور، ج نمبر ۳ صفحہ ۳۱۴ فتح الباری شرح بخاری نمبر ۷ صفحہ ۵۹ وغیرہ) (منہ عفی عنہ)

(۱۰) جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (عالم رویا میں) دیکھا کہ بنی امیہ ان کے منبر پر چڑھ رہے ہیں تو آنحضرت گھبرا گئے۔ تب خداوند عالم نے آپ کی تسلی کے لیے قرآن کی یہ آیت نازل کی۔

یتسی به واذقلنا للملائکة اسجد والآدم فسجد والاابلیس" ثم اوحی الله تعالیٰ الیه انی امرت فلم اطع فلاتجزع اذا امرت فلم تطع فی وصیک! وعن علی بن محمد عن عبدالله بن اسحاق العلوی عن محمد بن زمدالرازی عن محمد بن سلیمانالدیلمی عن علی بن ابی حمزة عن ابی بغیر عن ابی عبدالله السلام فی حدیث ولادة. الکاظم علیه السلام یقول فیه ان الامام اذا وقع من بطن امه وقع واضعا یدیه علی الارض رافعًا بصره الی السماء فاما وضع یدیه علی الارض فانه یقبض کل علم انزل الله من السماء الی الارض وامارفعه رأسه الی السماء فان منادیا ینادی به من بطنان العرش من قبل رب العزة من الافق الاعلیٰ باسمه واسم ابیه یقول یافلان بن فلان اثبت تشبت فلعظیم ماخلقتک انت صفوتی

''یاد کرو اس وقت کو جب ہم نے ملائکہ کو حکم دیا تھا کہ آدم کی طرف سجدہ ریز ہو جاؤ چنانچہ سب ملائکہ سجدہ ریز ہو گئے۔ سوائے ابلیس کے (پھر وضاحت کیلئے) وحی فرمائی کہ میں نے (سجدہ کا) حکم دیا اور میری اطاعت نہ کی گئی تو آپ کیوں گھبراتے ہیں کہ آپ نے اپنے وصی (حضرت علیؑ) کی وصایت واطاعت کا حکم دیا اور اس کی اطاعت نہ کی گئی۔

(۱۱) روایت ابوبصیر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت والی حدیث میں مروی ہے فرمایا کہ جب امام شکم مادر سے باہر آتا ہے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور نگاہ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے (پھر اس بات کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ وہ زمین پر ہاتھ اس لیے رکھتا ہے کہ وہ اس علم کو حاصل کرے جو خدا نے آسمان سے زمین پر نازل کیا ہے اور آسمان کی طرف نگاہ اس لیے بلند کرتا ہے کہ رب

Scanned by CamScanner

العزت کی طرف سے ایک منادی وسط عرش سے اس کا اور اس کے والد کا نام لے کر ندا کرتا ہے کہ یا فلاں بن فلاں (عقائد حقہ و معارف صادقہ کو اپنے دل و دماغ میں راسخ و) ثابت کرتا کہ اپنے (فرائض انجام دینے میں) ثابت قدم رہے کیونکہ میں نے تمہیں ایک عظیم مقصد کے لیے پیدا کیا ہے تو میری مخلوق میں سے برگزیدہ ہے۔

علی خلقی و موضع سرّی و عیبة علمی و امینی علی وحی وخلیفتی فی ارضی لک ولمن والاک اوجبت رحمتی ومنحت جناتی وحلت جواری ثم وعزتی وجلالی ولا صلین عاداک اشد عذابی وان وسعت علیه فی دنیای من سعة رزقی الحدیث ورواه البرقی فی المجالس عن اسوت عن علی بن ابی حمزة مثله وعن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن دائود العجلیعن زرارة عن حمیران عن ابی جعفر علیه لسلام قال ان الله اخذ المیثاق علی النبین فقال "الست بربکم وان هذا محمد رسولی وان هذا علی امیر المومنین ! قانوا بلی فثبتت لهم النبوة واخذ المیثاق علی اولیٰ العزم اننی انا ربکم ومحمد رسولی وعلی امیر المومنین و اوصیائه من بعده ولاة امری وخزان علمی وان المهدی انتصریه

میرا راز دار ہے میرے علم کا صندوق میری وحی کا امین اور میری زمین میں میرا جانشین ہے میں نے تیرے اور تیرے دوستوں کے لیے اپنی رحمت واجب کی ہے جنت عطا کی ہے اور اپنا جوار (رحمت) مباح کیا ہے پھر مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ میں تیرے دشمنوں کو عذاب کا ذائقہ چکھاؤں گا اگرچہ دنیا میں ان کا رزق کشادہ کروں گا۔

(۱۲) جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ خداوند عالم نے تمام نبیوں سے یہ عہد و پیمان لیا کہ ''کیا میں تمہارا پروردگار؟ یہ محمدؐ میرے رسول اور یہ علیؑ مومنوں کے ا[illegible]نہیں ہیں؟؟ سب نے کہا ہاں! اس کے بعد ان کے لیے پیغمبری ثابت و راسخ ہوئی او[illegible] [illegible]م نبیوں سے یہ میثاق لیا کہ'' میں تمہارا پروردگار ہوں محمدؐ میرے رسول ہیں اور علیؑ امیر المومنین

ہیں اور ان کے بعد والے (گیارہ) اوصیاء میرے والیان امر اور میرے علم کے خزانہ بردار ہیں اور جناب مہدیؑ کے ذریعے سے میں اپنے دین کی نصرت کروں گا۔

لدینی و واظھربه دولتی و انتقم به من اعدائی و اعبدبه طوعا و کرھا قالوا اقرر نایارب! وشھدنا ولم یجحد ادم علیه السلام ولم یقرفثبت العزیمة لھو لاء الخمسة فی المھدی و لم یکن لآدم عزم علی الاقرار به وھو قوله تعالیٰ "ولقد عھدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجدله عزما قال انما ھو "فترک" الحدیث وعن الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن بکربن صالح عن محمد بن سلیمان عن عیثم بن اسلم عن معاویة بن عمارعن ابی عبدالله علیه السلام ان الله تعالیٰ اوحی الی داؤدؑ! تخذوصیامن اھلک فانه قد سبق فی علمی ان لا ابعث نبیا الاوله وصی من اھله...... الحدیث وعن محمد بن یحییٰ والحسین بن محمد عن جعفر بن محمد عن علی بن الحسین

اور ان کے ذریعے سے اپنی دولت وحکومت کو ظاہر کروں گا اور ان کے ذریعے سے ہی اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور انہی کی بدولت طوعا یا کرھا میری عبادت کی جائے گی (اولوالعوم انبیاء نے) کہا یا رب ہم اقرار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں مگر جناب آدمؑ نے (جناب مہدیؑ کے متعلق) نہ انکار کیا اور نہ ہی کھل کر اقرار کیا اس لیے جناب مہدیؑ کے بارے میں اولوالعزمی صرف پانچ نبیوں کے لیے ثابت ہوئی اور جناب آدمؑ اس اقرار کا عزم بالجزم نہ کر سکے اور یہی مفہوم ہے خدا کے اس فرمان کا کہ "ہم نے آدمؑ سے پہلے عہد لیا۔ مگر انہوں نے اسے ترک کر دیا اور ہم نے ان کے لیے عزم نہ پایا" فرمایا یہاں "نسی" کے معنی "ترک" کے ہیں۔

(۱۳) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ خداوند عالم نے جناب داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اپنے خانوادہ میں سے اپنا وصی بناؤ کیونکہ یہ بات میرے علم میں گزر چکی ہے کہ میں کوئی نبی نہیں بھیجوں گا مگر یہ کہ اس کے اہل میں سے اس کا وصی ضرور بناؤں گا۔

Scanned by CamScanner

بن علی عن اسماعیل بن مهران عن ابی جمیلة عن معاذبن کثیر عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان الوصیة نزلت من الله علی محمدؐ کتابا لم ینزل علی محمد کتاب مختوم الاالوصیة فقال جبرائیل

یا محمدؐ ! هذا وصیتک الی امتک عندا اهلبیتک ! فقالؐ ای اهلبیتی یا جبرائیل ! قال نجیب الله منهم و دریته لیرثک علم الغبوة کماورثه ابراهیم و میراثه لعلی و ذریتک من صلبه قال و کان علیها خواتیم ففتح علیؑ الخاتم الاول و مصنٰی لما فیها ثم فتح الحسن علیه السلام الخاتم الثانی و مضٰی لما فیها فلما توفی الحسنؑ و مضی فتح الحسینؑ الخاتم الثالث فوجدفیه اقاتل و تقتل و اخرج بقوم الی الشهادة لاشهادة لهم الامعک!

(۱۴) انہی حضرت سے مروی ہے فرمایا (امامت وخلافت کے بارے میں خدا کی) وصیت کتابی شکل میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور اس وصیت کے سوا آنحضرتؐ پر اور کوئی مہر شدہ کتاب نازل نہیں ہوئی جبرائیلؑ نے کہا یا محمدؐ! یہ تمہاری وصیت ہے تمہاری امت کے لیے جو آپ کے اہل بیتؑ کے پاس رہے گی! کہا اے جبرائیل! کون سی اہلبیتؑ؟ کہا ان میں سے خدا کا منتخب کردہ (علیؑ) اور اس کی ذریت ہے! تاکہ وہ تجھ سے علم نبوت کی وراثت حاصل کر سکیں جس طرح جناب ابراہیمؑ اس کے وارث بنے تھے اور ان کی یہ میراث حضرت علیؑ اور آپ کی اس ذریت کے لیے ہے جو صلب علیؑ سے ہوگی فرمایا اس وصیت نامہ پر متعدد مہریں لگی ہوئی تھیں (اور ہر امام کو حکم تھا کہ اپنے دور میں اپنے نام کی مہر کھولیں اور جو کچھ اس کے اندر لکھا ہو اس پر عمل کریں) چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے پہلی مہر کھولی اور اس کے مطابق عمل کیا پھر امام حسنؑ نے دوسری مہر کھولی اور اس کے مطابق عمل درآمد کیا ان کے بعد امام حسینؑ نے تیسری مہر کھولی تو اس میں لکھا تھا کہ جہاد کریں اور شہید ہو جائیں اور اپنے ساتھ شہادت کے لیے ایک جماعت بھی لے جائیں کہ ان کی شہادت آپ کے ساتھ مقدر ہے۔

Scanned by CamScanner

ففعل فلما مضىٰ دفعها الی علی بن الحسینؑ قبل ذلک ففتح الخاتم الرابع فوجدفیها ان اصمت واطرق لما حجب العلم فلما توفی و مضٰی دفعها الی محمد ففتح الخاتم الخامس فوجد فیها ان فسر کتاب اللہ وصدق اباء ک وورث علمک ابنک واصطنع الامۃ وقم بحق اللہ عزوجل و قل الحق فی الخوف والامن ولاتخش الااللہ ففعل ثم دفعها الی الذی یلیہ الحدیث

عن احمد بن محمد ومحمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابی الحسن الکنانی عن جعفر بن بخیح الکندی عن محمد بن احمد بن عبداللہ العمری عن ابیہ عن جدہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ تعالیٰ انزل علی نبیہ کتابا قبل وفاتہ فقال یا محمد ! ھذہ وصیتی

چنانچہ آپ نے اس کے مطابق عمل کیا آپؑ وہ وصیت نامہ اپنی شہادت سے پہلے جناب امام زین العابدینؑ کے حوالہ کر گئے تھے پس آپ نے چوتھی مہر کو کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ آپ سکوت وخاموشی اختیار کریں اور گردن جھکا کر وقت گزاریں کیونکہ علم پر حجاب ڈال دیا گیا ہے پھر امام چہارم نے اپنی وفات کے وقت وہ وصیت نامہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سپرد کیا انہوں نے اس کی پانچویں مہر کھولی تو اس میں لکھا تھا کہ خدا کی کتاب (قرآن) کی تفسیر کریں اور (علم کے حقائق بیان کر کے) اپنے باپ دادا کی تصدیق کریں اور اپنے علم وفضل کا وارث اپنے بیٹے (جعفر صادقؑ) کو بنائیں اور امت کے ساتھ اچھا برتاؤ برتیں اور اللہ کا حق ادا کریں اور ہر حال میں خواہ خوف ہو یا امن حق بات کہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں چنانچہ آپ نے اس کے مطابق عمل کیا اور اپنی وفات کے وقت اپنے بعد والے امام (جعفر صادقؑ) کے حوالہ کر گئے۔

الی النجبۃ من اھلک! قال ومن النجبۃ من اھلی؟ قال علی بن ابی طالب وولدہ علیہم السلام وکان علی الکتاب خواتیم من ذھب فدفعہ النبیؐ الی امیر المومنین و امرہ ان یفک خاتما و یعمل بمافیہ ففعل دفعہ الی الحسن

ففک خاتما و عمل بمافيه ثم دفعه الى الحسين ففک خاتما فوجدفيه ان اخرج بقوم الى الشهادة ولا شهادة لهم الامعک وانشر نفسک لله عزوجل ففعل ثم دفعه الى على بن الحسين ففک خاتما فوجدفيه ان اطرق واصمت والزم منزلک واعبدربک حتى ياتيک اليقين ففعل ثم دفعه الى محمد بن على نفک خاتم فوجدفيه ان حدّث الناس وافتهم ولاتخافن الاالله فانه لاسبيل لاحد عليک! ثم دفعه الى ابنه جعفر! ففک خاتما فوجد فيه حدث الناس وافتهم وانشر علوم اهلبيتک وصدق ابانک الصالحين ولاتخافن الاالله عزوجل وانت فى حرزوامان ففعل ثم يدفعه الى ابنه موسىٰ وكذلک يدفعه الى الذى بعد ثم كذلک الىٰ قيام المهدى عليه السلام

تا آخر حدیث

(۱۵) احقر مترجم عرض پرواز ہے کہ اس سے اگلی حدیث کا مطلب ومفہوم بھی وہی ہے جو سابقہ حدیث کا ہے سوائے الفاظ کے معمولی اختلاف کے ان دونوں حدیثوں میں کوئی جوہری اختلاف نہیں ہے اس لیے اس کا ترجمہ پیش نہیں کیا جارہاہاں البتہ آخری حصہ کا ترجمہ حاضر ہے چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام وہ وصیت نامہ اپنے بیٹے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سپرد کر گئے آپؑ نے چھٹی مہر کھولی تو اس میں لکھا تھا کہ لوگوں سے حدیث بیان کریں اور اپنے خانوادہ کے علوم کی نشرواشاعت کریں اور اپنے قول وفعل سے اپنے صالح اباء طاہرین کی تصدیق کریں اور آپ منجانب اللہ حفظ وامان میں ہیں چنانچہ آپ نے اس کے مطابق عمل کیا اور پھر اپنے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دے گئے اسی طرح امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے بعد والے امام کے حوالے کریں گے اور یہ سلسلہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تک برابر اسی طرح چلتا رہے گا۔

ورواه ابن ابويه فى المجالس عن محمد بن الحسن بن الوليد عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الحسن الكنانى عن جده

عن الصادق علیه السلام و ذکر مثله مع یسیر مخالفة لفظیة ورواه ابوعلی الطوسی عن والده عن الحسین بن عبیدالله الغضائری عن ابی جعفر بن بابویه بالا سناد. عن محمد بن یحیٰی عن احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن ابی حمزة عن سعید بن المسیب عن علی بن الحسین علیه السلام انه لماماتت خدیجة قبل الهجرة بسنة ومات ابو طالب بعد موتها بسنة حزن رسول اللهؐ حزنا شدید او خاف علی نفسه من کفار قریش فاوحی الله الیه...... اخرج من القریتی الظالم اهلها وهاجر الی المدینة فلیس لک بمکة ناصر و انصب للمشرکین جرما فعند ذلک توجه رسول الله من مکة الی المدینة.

(۱۶) بروایت سعید بن مسیّب جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہجرت نبویؐ سے ایک سال پہلے جناب خدیجۃ الکبریٰ ؑ کی وفات ہوئی اور ان کی وفات کے ایک سال بعد جناب ابو طالبؑ بھی فوت ہو گئے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت غمگین ہوئے پس خدا نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ ''اس قریہ سے نکل جاؤ جس کے رہنے والے ظالم ہیں'' اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جاؤ کیونکہ مکہ میں اب آپ کا کوئی حامی و مددگار نہیں رہا اور (مدینہ پہنچ کر) مشرکوں سے باقاعدہ (دفاعی) جنگ کریں۔

چنانچہ (اس حکم کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

وعن احمد بن ادریس عن الحسین بن عبیدالله عن عبدالله الحسین الصیفر عن محمد بن ابراهیم الجعفری عن احمد بن علی بن محمد بن عبدالله بن عمر علی بن ابی طالب عن ابی عبدالله علیه لاسلام وعن محمد بن یحیٰی عن سعید بن عبدالله عن یعقوب بن یزید عن ابن فضال عن بعض رجاله عن ابی عبدالله علیه السلام قال نزل جبرائیل علی النبیؐ فقال یا محمدؐ! ان ربک

يقرئك السلام ويقول انی حرمت النار علی صلب انزلک وبطن حملک اوحجر كفلک!فالصلب صلب عبدالله بن عبدالمطلب والبطن الذی حملک فامنه بنت وهب واماحجر كفلک فحجر ابی طالب وفی روایة ابن فضال "فاطمة بنت اسد"

(۱۷) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ ایک بار جناب جبرائیلؑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا محمدؐ! پروردگار عالم تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ میں نے جہنم کی آگ حرام قرار دے دی ہے اس پشت پر جس نے آپ کو (رحم مادر میں) اتارا ہے اس شکم پر جس نے آپ کو اٹھایا ہے اور اس آغوش پر جس نے آپ کی کفالت کی (پھر ان امور کی وضاحت کرتے ہوئے کہا) پشت سے مراد جناب عبداللہ (آنحضرتؐ کے والد ماجد) شکم سے مراد جناب آمنہ بنت وھب (آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ) اور آغوش سے مراد جناب ابو طالبؑ (آنحضرتؐ کے چچا بزرگوار) ہیں مولف علام فرماتے ہیں کہ ابن فضال کی روایت میں آغوش کے سلسلہ میں جناب فاطمہ بنت اسد کا اسم گرامی موجود ہے۔

وروی السید شمس الدین بن فخار بن معد الموسوی فی کتاب الدعلی الذاهب الی تکفیر ابی طالب بسنده عن عبدالرحمٰن بن کثیر قال قلت لابی عبدالله علیه السلام ان الناس یقولون ان اباطالب فی جنجاح من النار فقال کذبو اما بهذا نزل جبرائیل! قلت وبما ذانزل جبرئیل ؟ فقال الی جبرائیل فی بعض ما کان ینزل علی رسول اللهؐ فقال یا محمدؐ ! ان ربک یقرئک السلام ویقول ان اهل الکهف اسر والا یمان واظهر والشرک فاتا هم الله اجرهم مرتین وان ابا طالب اسر الایمان و اظهر الشرک فاتاه الله اجره مرتین ثم قال کیف یصفونه بهذ اوقدنزل جبرائیل لیلة مات ابو طالب فقال یا محمدؐ! اخرج من مکة فلیس لک بهاناصر بعد ابی طالب !

Scanned by CamScanner

(چنانچہ اس کے بعد آنے والی عبدالرحمن بن کثیر ہاشمی کی روایت میں بھی یہ نام مذکور ہے۔
(فراجع)

(۱۸) سید شمس الدین بن فخار موسوی کتاب الرد علی الذاھب الی تکفیر ابی طالب میں اپنے سلسلہ سند سے عبدالرحمن ابن کثیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جناب ابو طالبؑ اس دوزخ میں ہیں جس کی آگ کم ہے (معاذ اللہ) امام نے یہ سن کر فرمایا یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں جبرائیلؑ اس طرح پیغام نہیں لائے تھے میں نے عرض کیا تو جبرائیلؑ کیا پیغام لائے تھے؟ فرمایا بعض امور کے سلسلہ میں جبرائیلؑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نازل ہوئے اور کہا کہ پروردگار تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ اصحاب کہف نے اپنے ایمان کو چھپایا تھا اور (تقیہ) شرک کو ظاہر کیا تھا اس سے خداوند عالم نے ان کو دوگنا اجر وثواب عطا فرمایا اسی طرح ابو طالبؑ نے ایمان چھپا کر (مصلحۃ وتقیۃ) شرک ظاہر کیا ہے اس لیے خدا نے ان کو بھی دوگنا اجر وثواب عنایت فرمایا ہے پھر فرمایا یہ لوگ جناب ابو طالبؑ کے متعلق کس طرح یہ بات کہتے ہیں حالانکہ جس رات ان کا انتقال ہوا تو جبرائیلؑ نے (رب جلیل کا یہ پیغام) پیغمبرؐ اسلام کو پہنچایا کہ اب مکہ سے ہجرت کر جائیں کیونکہ ابو طالبؑ کے بعد اب مکہ میں آپ کا کوئی ناصر ومددگار نہیں رہا ہے۔

وباسناده ابی ابی جعفر بن بابویه عن محمد بن علی الاسترآباء ی عن ابیه عن یوسف بن محمد بن زیادو علی بن محمد بن سیار عن ابویهما عن الحسن بن علیؑ العسکری علیه السلام قال اوحی الله الی رسول اللهؐ انی قد اية تک بشیعتین شیعة تنصرک سرافسید هم و افضلهم ابو طالب و شیعة علانیة فسید هم و افضلهم علی بن ابی طالب ! وروی الشیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه فی کتاب المجالس قال حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا محمد بن الحسن الصفارعن علی بن حسان

الواسطی عن عبدالرحمٰن بن کثیر الهاشمی قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول نزل جبرائیل علی رسول اللهؐ فقال یا محمداً! ان الله یقرئک السلام ویقول انی حرمت النار علی صلب انزلک وبطن حملک وحجر کفلک فقال جبرائیل! بین لی ذلک ! قال اماالصلب الذی انزلک فعبدالله بن عبدالمطلب واما الطن الذی حملک فآمنة بنت وهب واما الحجر الذی کفلک فابو طالب وفاطمه بنت اسد۔

(۱۹) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ خداوند قدوس نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی کہ میں نے تمہاری تائید دو قسم کے شیعوں سے کی ہے ایک شیعہ وہ ہیں جو آپ کی پوشیدہ طور پر نصرت و تائید کرتے ہیں اس گروہ کے سردار اور ان کے آقائے نامدار جناب ابوطالبؑ ہیں اور دوسرے شیعہ وہ ہیں جو آپ کی کھلم کھلا تائید و حمایت کرتے ہیں اس گروہ کے سردار اور سب سے افضل علی بن ابی طالبؑ[1] ہیں۔

ورواه فی کتاب معانی الاخبار بهذا السند ایضا مثله وقال حدثنا ابی عن محمد بن احمد بن الصلت عن یونس بن عبدالرحمٰن عن عمرو بن شمر عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر علیه السلام قال اوحی الله الی رسول الله انی شکرت بجعفر بن ابی طالب اربع خصال فدعاه رسول اللهؐ! فاخبره فذکر انه ماشرب خمرا. ولازنی ولا کذب ولا عبدصنما. فقال النبیؐ حق علی الله ان یجعل لک جناحین تطیر بهمامع الملائک فی الجنة اقول انما اوردت الاحادیث التی وردت فی شان ابی طالب وزوجته وابنه جعفر فی هذا الباب استطر ادالمابینها و بین المقصود من تمام المناسبة ولان ذلک معدود فی

[1] (ونعم ماقیل ولولا ابو طالب و ابنه . لمامثل الدین شخصا فقاما فهذا بمکه اوی وحامی وهذا بیثرب جس الحماما. اگر مکہ میں ابوطالب کے مثالی خدمات اور مدینہ میں ان کے بیٹے علی کے مثالی جہاد نہ ہوتے تو اسلام کبھی اپنے پاؤں پہ کھڑا نہ ہوتا
ایک نے مکہ میں آنحضرتؐ کی حمایت کی اور دوسرے نے مدینہ میں موت کا مقابلہ کیا۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

مفاخر امیر المومنینؑ! وقال حدثنا ابی قال حدثنا علی بن الحسن المؤدب

احقر مترجم عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ اس سے اگلی حدیث کا ترجمہ ابھی اوپر گزر چکا ہے اس لیے اعادہ اور تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔

خداوند عالم نے آنحضرت کو وحی فرمائی کہ میں چار خصلتوں کی وجہ سے جناب جعفر بن ابی طالبؑ کا شکر گزار ہوں۔ آنحضرتؐ نے جناب جعفر (طیار) کو بلا کر یہ واقعہ سنایا (اور ان سے پوچھا کہ وہ چار خصلتیں کون سی ہیں) انہوں نے عرض کیا کہ انہوں نے (۱) نہ کبھی شراب پی ہے (۲) نہ کبھی زنا کیا ہے (۳) نہ کبھی جھوٹ بولا ہے (۴) اور نہ کبھی کسی بت کی پرستش کی ہے یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا آپ کا خدائے برحق پر یہ حق ہے کہ آپ کو "دو ایسے پر عطا فرمائے جن کے ذریعے آپ ملائکہ کے ساتھ جنت میں پرواز کریں۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ (باوجودیکہ یہ باب جناب امیرؑ اور ان کی اولاد امجاد کی شان کے لئے وقف ہے) مگر میں نے جناب ابی طالبؑ ان کی زوجہ جناب فاطمہ بنت اسد اور جعفر طیارؓ کی شان والی بعض حدیثیں بھی اصل مقصد کے ساتھ مناسبت کے پیش نظر ضمنا بیان کر دی ہیں علاوہ بریں (اگر نظر غائر دیکھا جائے تو) ان حضرات کی شان بھی جناب امیرؑ کے مفاخر و مناقب میں داخل ہے۔

عن احمد بن علی الاصبھانی عن ابراھیم بن محمد الثقفی قال حدثنا ابراھیم بن موسیٰ بن اخست الواقدی شیخ من الانصار عن ابی قتادہ الحرانی عن عبدالرحمٰن بن ابی العلا الحضرفی عن سعید بن المسب عن ابی اطراقال قال رسول اللہؐ رایت لیلۃ الاسراء مکتوبا علی قائمۃ من قوائم العرش انا اللہ لاالہ الا انا خلقت جنۃ عدن بیدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بعلیؑ ونصرتہ بعلی...... وقل حدثنا احمد بن الحسن القطان وعلی بن احمد بن موسیٰ الدقاق ومحمد بن نسائی و عبداللہ بن محمدالصائع قالو احدثنا ابو العباس احمد بن زکریا العطان قال حدثنا ابو محمد بکر بن عبداللہ بن حبیب قال حدثنی علی بن محمد قال حدثنا الفضل بن العباس قال حدثنا عبدالقدوس

Scanned by CamScanner

الوراق قال حدثنا محمد بن كثير عن الاعمش وقال حدثنا الحسين بن ابراهيم المكتب قال حدثنا احمدبن يحيیٰ القطان قال حدثنا بكربن عبدالله بن حبيب قال حدثني عبدالله بن محمد بن ناطويه قال حدثنا محمد بن كثير عن الاعمش ...... قال اخبرنا سليمان بن احمد بن ايوب اللحمي فيما كتب الينا من اصفهان قال حدثنا احمد بن القاسم بن ساور الجوهري ۲۸۶ھج قال حدثنا ابو ليد بن الغزى قال حدثنا مندل بن على الغزى عن الاعمش قال

(۲۱) ابوحمراء بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں نے عرش کے ستونوں میں سے ایک ستون پر یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی جس کا ترجمہ یہ ہے میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے میں نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے۔محمدؐ میری مخلوق میں سے میرے برگزیدہ نبی ہیں میں نے ان کی تائید ونصرت علیؑ (ابن ابی طالبؑ) کے ساتھ کی ہے"

حدثنا محمد بن ابراهيم بن اسحاق الطالقاني قال حدثنا ابو سعيد الحسن بن على العدوى قال حدثنا على بن عيسىٰ الكوفي قال حدثنا جريربن عبدالحميد عن الاعمش عن المنصور ابى جعفر الدوانيقي في حديث طويل قال حدثني والدى عن ابيه عن جده عبدالله بن عباس قال كنا قعودا عند النبيؐ اذدخلت فاطمة وهي تبكي فقالت يا ابه خرج الحسن والحسين فما ادرى اين باتا؟ فنزل جبرائيل من السماء فقال يا محمدًا ان ربك يقرئك السلام وهويقول لا تحزن ولا تغتم لهما فانهما فاضلان في الدنيا فاضلان في الاخرة وابو هما افضل منهما هما نائمان في حضيرة بني النجاروقدو كل الله بهما ملكان.

(۲۲) مختلف طریق واسانید کے ساتھ اعمش سے اور وہ منصور دوانقی سے اور وہ اپنے آباء واجداد کے سلسلہ سند سے اپنے جداعلیٰ جناب عبداللہ بن عباس سے نقل کرتا ہے ان کا بیان ہے کہ ہم ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ جناب

Scanned by CamScanner

خاتونؑ قیامت گر یہ کناں تشریف لائیں اور عرض کیا بابا جان حسنؑ و حسینؑ گھر سے نکل گئے ہیں۔ نہ معلوم انہوں نے کہاں رات گزاری ہے؟ اس اثناء میں جناب جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا یا محمدؐ! خداوند عالم تحفہ درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ان (حسنینؑ) کے لیے غمناک نہ ہوں کیونکہ وہ دونوں دنیا میں بھی فاضل (صاحب فضل و کمال ہیں) اور آخرت میں بھی اور ان کے والد ان سے بھی افضل ہیں اور یہ دونوں (شہزادے) بنی نجار کے (حضیرہ) میں سوئے ہوئے ہیں اور خدا نے (ان کی حفاظت کی خاطر) دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں (چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام پر گئے اور شہزادوں کو جگا کر ہمراہ لائے)

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی عن احمد بن محمد بن خالد عن العباس بن معروف عن محمد بن یحییٰ الخزاز عن طلحه بن زید عن الصادق عن ابیه عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ اتانی جبرائیل من قبل ربی فقال یا محمدًا! ان الله یقرئک السلام ویقول بشرا خاک علیا بانی لا اعذب من تولاه لا ارحم من عاداه...... وقال حدثنا احمد بن زیاد بن جعفر الهمدانی قال حدثنا علی بن ابراهیم بن هاشم عن جعفر بن سلبه الاهوازی عن ابراهیم بن محمد الثقفی قال حدثنا العباس بن عامر قال حدثنا عبدالواحد بن ابی عمروعن التکلبی...... عن ابی صالح عن ابی هریرة قال مکتوب علی ساق العرش انا الله لا اله الا انا وحدی لا شریک لی.

(۲۳) جناب صادق آل محمد علیہ السلام اپنے اباء و اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک بار جبرائیلؑ میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آئے اور کہا یا محمدؐ! خداوند عالم تحفہ درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ اپنے بھائی علیؑ کو خوشخبری دو کہ میں اس بندے کو عذاب نہیں کروں گا جو ان سے سچی دوستی کرے گا اور اس بندے پر رحم نہیں کروں گا جو ان سے دشمنی کرے گا۔

(۲۴) مروی ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہے میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے میں واحد

ویکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے۔

ومحمد عبدی ورسولی ایدته بعلی فانزل الله هو الذی ایدک بنصره وبا لمؤمنین" فکان النصر علی ودخل مع المؤمنین فدخل فی الوجهتن جمیعا......

وقال حدثنا محمد بن موسیٰ المتوکل عن علی بن ابراهیم عن ابیه عن یوسف بن عقیل عن اسحاق بن راهویه قال لماوافی ابوالحسن الرضا علیه السلام نیبا بور واراادان یرحل منها الی المأمون اجتمع الیه اصحاب الحدیث فقالو! یا بن رسول الله! ترحل عنا ولا تحدثنا بحدیث فنستفیده منک! وقد کان فعدفی عمارية فاظطلع رأنسه وقال سمعت ابی موسیٰ بن جعفر یقول سمعت ابی جعفر بن محمد یقول سمعت ابی محمد بن علی یقول سمعت ابی علی بن الحسین یقول سمعت ابی الحسین بن ابی یقول سمعت

محمدؐ میرے عبدورسول ہیں میں نے ان کی تائید علی علیہ السلام کے ساتھ کی ہے اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ خدا وہ ہے جس نے تیری تائید اپنی نصرت کے ساتھ اور مومنوں کے ساتھ کی۔ اس طرح حضرت علی علیہ السلام "نصرت" اور "مومنو" دونوں میں داخل ہیں۔

(۲۵) اسحاق بن راہو یہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت امام رضا علیہ السلام (مامون عباسی کو استدعا پر اس کے پاس تشریف لے جاتے ہوئے راستہ میں واقع بڑے شہر) نیشاپور میں وارد ہوئے اور وہاں سے روانہ ہونے لگے تو وہاں کے محدثین نے حاضر ہو کر عرض کیا فرزند رسولؐ! آپ یہاں سے تشریف لے جا رہے ہیں اور (مدت کے مشتاق لوگوں کو اپنے جد نامدار کی) کوئی ایسی حدیث نہیں سناتے جس سے ہم استفادہ کر سکیں! امام علیہ السلام سواری پر بچھائی ہوئی عماری میں تشریف فرما تھے اس سے سر بلند کر کے فرمایا میں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد امام حسین علیہ

Scanned by CamScanner

السلام سے بنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

ابی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ یقول سمعت جبرائیل یقول سمعت اللہ جل جلالہ یقول لاالہ اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن عذابی فلما مرت الراحلۃ نادانا......"بشروطھاوانامن شروطھا"...... ورواہ فی ثواب الاعمال وفی کتاب التوحید وفی عیون الاخبار وفی معانی الاخبار ایضا بسند واحد عن محمد بن موسیٰ بن المتوکل عن ابی الحسین محمد بن جعفر الاسدی عن محمد بن الحسینی الصوفی عن یوسف بن عقیل ببقیۃ السند وقال فی کتاب عیون الاخبار وفی کتاب التوحید بعد ایراد ھذا الحدیث یعنی من شروطھا الاقرار الرضا علیہ السلام بانہ امام من قبل اللہ علی العباد مفترض الطاعۃ علیھم انتھی اقول ھذا علی تقدیر تخفیف

اپنے والد امیر المومنین علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جبرائیل امین علیہ السلام سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رب العالمین سے سنا کہ خدا فرماتا ہے کہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ میرا محکم قلعہ ہے پس جو شخص میرے اس قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا بعض آثار کے مطابق اس حدیث کے لکھنے میں مفرو داتوں کے علاوہ چوبیس ہزار قلمدان استعمال کئے گئے یہ فرما کر آپ نے پردہ کھینچوا دیا۔ جب آپ کی سواری چند قدم آگے بڑھی تو پھر پکار کر فرمایا اس کلمہ کی کچھ شرطیں ہیں اور میں بھی اس کی شرطوں میں سے ایک شرط ہوں کہ میری امامت کے اقرار کے بغیر کلمہ توحید بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا جناب شیخ صدوق ؒ نے کتاب عیون الاخبار اور کتاب التوحید میں اس حدیث کو (جسے سلسلہ الذھب کہا جاتا ہے۔ درج کرنے کے بعد فرمایا کہ اس کلمہ کے شرطوں میں امام رضا علیہ السلام کے منجانب اللہ مفترض الطاعہ امام ہونے کا اقرار کرنا بھی شامل ہے مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ معنی اس بنا پر ہیں کہ ''انا'' کونون کی تخفیف

السنون من قوله "وانا من شروطها" وعلى تقدير تشديد ها تشمل جميع الائمة بل جميع المعصومين عليهم السلام وا لقصود من هذا الباب حاصل على التقديرين.

وقال حدثنا الحسن بن محمد بن سعيد الها شمی الكوفی قال حدثنا فات بن ابراهيم بن فرات الكوفی قال حدثنا قال حدثنا محمد بن ظهير قال حدثنا ابو الجسن محمد بن الحسن بن اخی يونس البغدادی ببغداد قال حدثنا محمد بن يعقوب الهشلی عن علی بن موسٰی الرضا عن ابيه عن آبائه عن النبیؐ عن جبرائيل عن ميكائل عن اسرافيل عن الله تعالیٰ انه قال "انا الله لا اله الا انا خلقت الخلق بقدرتی فاخترت منهم من

کے ساتھ بطور صیغہ واحد متکلم پر پڑھا جائے اور اگر اسے نون کی شد کے ساتھ (بطور صیغہ جمع متکلم) پڑھا جائے تو پھر یہ ارشاد تمام آئمہ طاہرین بلکہ تمام معصومینؑ کو شامل ہوگا اور ہر حال میں اس باب کا مقصود حاصل ہے۔

(۲۶) جناب امام رضا علیہ السلام اپنے اباء و اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور وہ جرائیل علیہ السلام سے اور وہ اسرافیلؑ سے اور وہ خدائے جلیل سے روایت کرتے ہیں کہ خدا نے فرمایا کہ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے میں نے اپنی قدرت کاملہ سے سب مخلوق کو خلق کیا ہے اور ان سے

شئت من انبيائی واخترت من الجميع محمدًا حبيبا وخليلا واخترت له عليا وصيه وزير آموذ يا عنه من بعده الی خلقی و خليفتی علی عبادی ليبين لهم كتابی وليسر فيهم بحكمی وجعلته العلم الهادی من الضلالة وبابی الذی اوتی منه وبيتی الذی من دخله كان آمنا من ناری حصنی الذی من لجااليه حصنهمن مكروه الدنيا والاخرة ووجهی الذی من توجه اليه لم اصرف وجهی عنه وحجتی علی من فی السموات والارضين علی جميع من فيهن من خلقی

لا اقبل عمل عامل منهم الابالاقرار بولایته مع نبوت احمد رسولی وهویدی المبسوطة علی عبادی وهو النعمة التی انعمت بها علی من احببته من عبادی فمن احببته من عبادی و تولیته عرفته ولایته

اپنے انبیاء کو منتخب کیا ہے اور ان سب سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حبیب و غلیل منتخب کیا ہے اور اس کے لیے حضرت علیؑ کو انکا وصی وزیر اور آپ کے بعد ان کی طرف سے میری مخلوق تک (میرے احکام) پہنچانے والا اور اپنے بندوں میں انکو اپنا نائب بنایا ہے تا کہ ان کے لیے میری کتاب کے حقائق بیان کریں اور میرے حکم کے مطابق رفتار اختیار کریں اور میں نے ان کو گمراہی سے بچنے کا علم ہدایت قرار دیا ہے اور ان کو اپنا وہ دروازہ قرار دیا ہے جس سے مجھ تک رسائی ہوتی ہے اور ان کو اپنا وہ گھر بنایا ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے وہ میری جہنم سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ان کو اپنا وہ محکم قلعہ بنایا ہے کہ جو اس میں پناہ گزین ہو جائے وہ اسے دنیا و آخرت کے مکروہات سے بچالیتا ہے اور ان کو اپنا وہ وجہ (وجہ اللہ) بنایا ہے کہ جو ان کی طرف متوجہ ہو جائے میں کبھی اس سے اپنی توجہ نہیں ہٹاتا اور آسمانوں و زمینوں کی تمام مخلوق پر ان کو اپنی حجت قرار دیا ہے میں ان میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ ان کی ولایت اور ان کے ساتھ میرے رسول محمد کی نبوت و رسالت کا اقرار نہ کرے وہ میرے مخلوق میں میرا کشادہ ہاتھ ہیں اور یہ (علیؑ) میری وہ نعمت ہیں کہ اپنے بندوں میں سے جس بندہ سے میں محبت کرتا ہوں اسے اس نعمت سے نوازتا ہوں لہٰذا مجھے جس بندے سے محبت ہوتی ہے اسے میں علیؑ کی ولایت و معرفت کی دولت عطا کرتا ہوں۔

ومعرفته فبقرلی حلفت وبجلالی اقسمت انه لایتولی علیا عبد من عبادی الا اخرجته عن النار وادخلته الجنة ولا یبغضه عبدمن عبادی الاابغضته وادخلته النار وبئس المصیر......

وقال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبدالرحمٰن بن محمد

Scanned by CamScanner

الحسینی قال حدثنی محمد بن ابراھیم بن الفراری قال حدثنا عبداللہ بن یحیٰی الاھوازی قال حدثنی ابو الحسن علی بن عمرو قال حدثنا علی بن الحسن بن عمرو قال حدثنا الحسن بن محمدب ن جمھور قال حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسی الرضا عن موسیٰ بن جعفر عن جعفر بن محمد عن محمد بن علی عن علی بن الحسین عن الحسین بن علی عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ عن جبرائیل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللوح عن القلم قال یقول اللہ عزوجل ولایۃ علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل حصنی امن ناری "وروی ھذا الحدیث والذی قبلہ فی عیون الاخبار بالا سنا دین المذکورین ورواہ فی معانی الاخبار بھذا السند

میں نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ علیؑ سے محبت کرے گا میں اسے آتش دوزخ سے نجات دے کر داخل جنت کروں گا اور جو بندہ علیؑ سے دشمنی کرے گا میں بھی اس سے دشمنی کروں گا اور اسے واصل جہنم کروں گا اور یہ بہت ہی بری جائے بازگشت ہے۔

(۴۸) جناب امام رضا علیہ السلام اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد امام زین العابدین علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد جناب امیر المومنین علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ جرائیل امینؑ سے اور وہ میکائیلؑ سے اور وہ اسرافیلؑ سے وہ لوح سے اور وہ قلم سے روایت کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "علی بن ابی طالبؑ کی ولایت میرا مضبوط قلعہ ہے پس جو شخص اس قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میری آتش جہنم سے محفوظ ہو جائے گا۔"

اقول الی ھذہ الاحادیث الثلاثۃ وامثالھا من الاحادیث المشارکۃ لھا فی اسناد ھا اشار بعضھم فی الابیات المشھورۃ وھی ھذہ

اذا شئت ان ترضی لنفسک مذهبا وتعرف صدق الناس فی نقل اخبار فدع عنک قول اشافعی ومالک. واحمد والمروی عن کعب الاحبار ووال اناسا قولهم وحدیثهم

روی جدنا عن جبرائیل عن الباری وقال بعض العلو ین من الشیعة فی هذا المعنی

مولف علام فرماتے ہیں کہ "انہی تین حدیثوں یا سلسلہ سند میں ان سے مشابہ حدیثوں کے پیش نظر بعض شعراء نے اس حقیقت کی طرف اپنے مشہور اشعار میں اشارہ کیا ہے جو یہ ہیں

جب تو یہ چاہے کہ اپنے لئے کوئی مذہب اختیار کرے

اور اخبار و آثار کے نقل کرنے میں لوگوں کی صداقت معلوم کرے تو شافعی، مالک، احمد بن جنبل اور کعب احبار کی بات چھوڑ دے۔

اور ان ہستیوں سے محبت استوار کر کہ جن کا قول اور جن کی حدیث یہ ہے

کہ ہمارے جد نے جبرائیلؑ سے اور جبرائیلؑ نے رب جلیل سے روایت کی ہے اور بعض علوی شیعہ شعراء نے اسی موضوع پر یوں طبع آزمائی کی ہے۔

قل لمن حجنا بقول سوانا	حیث فیه لم یا تنا بدلیل
نحن نروی اذارو ینا حدیثا	بعد آیات محکم التنزیل
عن ابینا عن جدنا ذی المعالی	سید المرسلین عن جبرائیل
وکذا جبرائیل یروی عن الله	بلاشبهة ولا تاویل
فتراه بالی شئی علینا	ینتمی غیر ناالی التفضیل

وقال حدثنا محمد بن احمد السنانی قال حدثنا محمد بن ابی عبدالله الاسدی الکوفی قال حدثنا موسیٰ بن عمران النخفی عن عمه الحسین بن یزید عن علی بن سالم عن ابیه عن سعد بن ظریف عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول ؐ الله لعلیؑ یا علیؑ! انه لما عرج بی الی السماء

۔۔ : اس شخص سے کہو جو ہمارے اغیار کے قول سے ہمارے خلاف احتجاج کرتا ہے مگر اپنے دعویٰ پر ہمارے سامنے کوئی دلیل پیش نہیں کرتا

۔ : ہم لوگ جب کوئی روایت بیان کرتے ہیں تو قرآن کی محکم آیات کے بعد

۔ : ہم اپنے والد سے اور وہ ہمارے جد بزرگوار سید المرسلینؐ سے اور وہ جبرائیلؑ سے روایت کرتے ہیں۔

۔۔ : اور جناب جبرائیلؑ رب جلیل سے روایت کرتے ہیں جس میں کسی شبہ اور کسی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

۔ : تم اسے دیکھو کہ وہ کس چیز کی بنا پر ہمارے غیر کو ہم فضیلت دیتا ہے؟

(۲۹) ابن عباس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ! جب شب معراج میں ساتویں آسمان پر

السابعه ومنها الى سدرة المنتهى ومنها الى حجب النور واكرمنى ربى بمناجاته قال لى يامحمد! قلت لبيك رب وسعديك تباركت وتعاليت! قال ان عليا امام اوليائى ونور من اطاعنى وهو الكلمة التى الزمتها المتقين من اطاعه اطاعنى ومن عصاه عصانى فبشره بذلك فقال علىؑ! يا رسول الله! ابلغ من قدرى انى اذكر هناك؟ قال نعم يا علىؑ! فاشكر ربك! فخر على عليه السلام ساجدا شكر الله على ماانعم به عليه فقال ارفع راسك ياعلىؑ! فان الله باهى بك ملائكته...... وحدثنا جعفر بن محمد بن مسرور قال حدثنا الحسين بن محمدبن عامر عن عمه عبدالله بن عامر قال حدثنى ابواحمد محمد بن زياد الاذدى عن ابان بن عثمان الاحمر .

اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک اور وہاں سے حجابہائے نور تک پہنچا اور خدا نے مجھے شرف مناجات سے نوازا تو فرمایا یا محمدؐ! میں نے عرض کیا لبیک یارب! فرمایا۔ علیؑ! میرے اولیاء کے امام ہیں اور میرے اطاعت گزاروں کے لیے منارہ نور ہیں اور وہ میرے وہ کلمہ ہیں جو

میں نے متقیوں پر لازم قرار دیا ہے (والزمهم کلمة التقوی) جو ان کی اطاعت کرے گا وہ میرا اطاعت گزار متصور ہوگا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا وہ میرا نافرمان سمجھا جائے گا علیؑ کو اس بات کی بشارت دے دو چنانچہ سفر معراج کی واپسی پر آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو یہ بشارت دی تو آنجنابؑ نے کہا یا رسولؐ اللہ! آیا میری قدر و منزلت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اس مقام معلّٰی پر میرا ذکر ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں یا علیؑ! خدا کا شکر ادا کرو چنانچہ حضرت علیؑ اللہ کے اس انعام پر سجدہ شکر میں گر گئے رسولؐ اللہ نے فرمایا یا علیؑ! سر بلند کرو کہ خدا آپ کی (اس ادا) پر ملائکہ میں فخر و مباہات کر رہا ہے۔

عن ابان بن تغلب عن عکرمه عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ لعلی علیه السلام ذات یوم فی مسجد قباوالانصار مجتمعون فی کلام طویل یا علی! انه لما عرج بی الی السماء عهدالی ربی فیک ثلاث کلمات

فقال یا محمدؐ! قلت لبیک رب وسعدیک تبارکت وتعالیت اقال ان علیا امام المتقین وقائدالغر المحجلین ویعسوب الدین.

وقال حدثنا ابی عن عبدالله بن جعفر الحمیری عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن ابیه عن یونس بن عبدالرحمٰن عن منصور الصیقل عن الصادقؑ قال قال رسولؐ الله لما به اسری بی الی السماء عهد الی ربی فی علی ثلاث کلمات فقال یا محمدؐ! قلت لبیک رب وسعدیک قال ان علیا امام المتقین وقائدالغر المحجلین و یعسوب المؤمنین

(۳۰) حضرت ابن عباس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مسجد قباء میں جہاں انصار جمع تھے ایک طویل کلام کے ضمن میں حضرت علیؑ سے فرمایا یا علیؑ! جب خداوند قدوس شب مجھے معراج آسمان پر لے گیا تو تمہارے متعلق مجھ سے تین باتوں کا عہد و پیمان لیا۔

فرمایا یا محمدؐ! میں نے عرض ک لبیک یا رب فرمایا

Scanned by CamScanner

(۱) علی متقیوں کے امام ہیں

(۲) جن کے اعضاء وضو بروز محشر چمک رہے ہوں گے ان کے قائد و راہنما ہیں

(۳) اور دین کے حاکم اور امیر ہیں

(۳۱) اس سے اگلی روایت کا مطلب بھی یہی ہے فرق صرف یہ ہے کہ اس میں "یعسوب الدین" کی بجائے یعسوب المومنین کا لفظ وارد ہے کہ علی علیہ السلام مومنین کے حاکم اور امیر ہیں۔

وقال حدثنا ابی عن سعد عن البرقی عن ابیه عن خلف بن حماد الاسدی عن ابی الحسن العبدی عن الاعمش عن عبایه بن ربعی عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ لما اسری به الی السماء انتهی به جبرائیل الی نهر یقال له "النور" فقال یا محمدؐ! اعبر علی برکة الله فعبرت حتی انتهی الی الحجب خمسمأة حجاب من الحجاب الی الحجاب مسیرة خمسمأة عام ثم قال تقدم! فقال یا جبرائیل ولم لاتکون معی؟ قال لیس لی ان اجوز هذا المکان فتقدم رسول اللهؐ ماشاء الله ان یتقدم حتی سمع ماقال الرب تبارک وتعالیٰ انا المحمود و انت محمد شققت لک اسمامن اسمی من وصلک وصلته ومن قطعک بتکته انزل الی خلقی فاعلمهم بکرامتی ایاک وانی لم ابعث نبیا الاجعلت له وزیرا وانک رسولی وان علیا وزیرک. الحدیث

(۳۲) ابن عباس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو جبرائیلؑ مجھ کو ایک نہر کے (کنارے) پر لے گئے جس کا نام "نور" تھا اور کہا یا محمدؐ! خدا کی برکت سے اسے عبور کریں چنانچہ آپؐ نے اسے عبور کیا اور حجابوں تک پہنچ گئے جن کی تعداد پانچ سو ہے اور ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ وہاں پہنچ کر جبرائیلؑ نے مجھے کہا یا محمدؐ! آگے بڑھیں! آنحضرتؐ نے فرمایا جبرائیلؑ! آپ آگے میرے ہمراہ کیوں نہیں آتے؟ عرض کیا میرے لیے اس مقام

سے آگے بڑھنا روا نہیں ہے! چنانچہ جس قدر خدا نے چاہا آپ اتنا آگے بڑھے یہاں تک کہ سنا کہ پروردگار عالم فرماتا ہے میں محمود ہوں تو محمدؐ ہے میں نے تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے! جو تجھ سے وصل کرے گا میں اس سے اسے وصل کروں گا اور جو تجھ سے قطع کریگا میں اس سے قطع کروں گا اب آپ میری مخلوق کے پاس نیچے جائیں اور ان کو اپنے متعلق میری عزت و کرامت سے آگاہ کریں اور میں نے کبھی کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کا ایک وزیر مقرر کیا ہے اور چونکہ تو میرا (عظیم) رسول ہے اس لیے میں نے حضرت علیؑ کو تیرا وزیر بنایا ہے۔(الحدیث)

وقال حدثنا محمد بن عمر الحافظ لمدينة السلام قال حدثنا محمد بن القاسم بن زكريا والحسين بن على السكونى قالا حدثنا محمد بن الحسن السكونى قال حدثنا صالح بن ابى الاسود عن ابى المطهر المدارى عن سلام الجعفى عن الباقر عليه السلام عن ابى برزة عن النبىؐ قال ان الله عهدالى فى على عهدافقلت يا رب بينه لى؟ فقال اسمع قلت قد سمعت! قال ان علبارائية الهدىٰ. وامام اوليائى ونور من اطاعنى وهو الكلمة التى الزمتها المتقين من احبه فقدا حبنى ومن اطاعه فقداطاعنى ورواه فى معافى الاخبار بذا السند مثله

وقال حدثنا محمد بن الحسن بن الوليدى محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن محمد بن سنان عن ابى مالك الحضرمى عن اسماعيل بن جابر عن ابى جعفرؑ فى حديث ان الله لما اسرى نبيهؐ قال يا محمدؐ ! انه قد انقضت نبوتك وانقطع اجلك!

(۳۴) اسماعیل بن جابر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جب خداوند قدوس اپنے نبیؐ کو معراج پر لے گیا تو فرمایا یا محمدؐ! تیری مدت نبوت ختم ہونے والی ہے اور تیرا آب ودانہ بھی ختم ہونے والا ہے۔

فمن لامتك؟ فقال يا رب انى قدبلوت خلقك فماوجدت اطوع لى من على

Scanned by CamScanner

فقال عزوجل ولی یا محمد! من لامتک من بعدک؟ فقال یارب انی قد ملوت خلقک فماوجدت اشد حبالی من علیؑ! فقال عزوجل ولی یا محمدؐ! فابلغه انه رائیه الهدیٰ وامام اولیائی ونور من اطاعنی...... وقال حدثنا علی بن احمد بن موسیٰ الدقاق قال حدثنا محمد بن جعفر الاسدی قال حدثنا موسیٰ بن عمران عن الحسین بن یزید عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن ثابت بن دینار عن سعید بن جبیر عن عن یزید بن قعنب قال کنت جالسامع العباس وفریق من عبدالعزی بازاء بیت الله الحرام.

اب تیری امت کے لیے (تیرا جانشین) کون ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا پروردگارا میں نے تیری تمام مخلوق کو آزمایا ہے میں نے تو علی علیہ السلام سے بڑھ کر کسی کو اپنا اطاعت گزار نہیں پایا! خدا نے فرمایا اسی طرح میرا بھی (علیؑ سے بڑھ کر کوئی اطاعت گزار نہیں ہے) پھر فرمایا آپؐ کے بعد آپ کی امت کے لیے کون (راہنما) ہے؟ عرض کیا یا رب! میں نے تیری سب مخلوق کو آزما کر دیکھا ہے میں نے تو علیؑ سے بڑھ کر کسی کو اپنا محب نہیں دیکھا خدا نے فرمایا اور اسی طرح میرا بھی! (علیؑ سے بڑھ کر کوئی محب نہیں ہے) اس وقت خدا نے فرمایا! کہ علی علیہ السلام کو یہ بات پہنچا دیں کہ وہ ہدایت کے نشان میرے دوستوں کے امام اور میرے اطاعت گزاروں کے لیے روشنائی کا مینار ہیں۔

(۳۵) یزید بن قعنب بیان کرتے ہیں کہ میں عباس (بن عبدالمطلب) اور قبیلہ عبدالعزی کے چند آدمیوں کے ہمراہ خانہ کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔

اذاقبلت فاطمة بنت اسه حاملة یا امیر المومنین لتسعة اشهر فقالت یارب انی مومنة ......الی ان قال فرایت البیت قد انشق عن ظهره فدخلت فاطمة وعادالی حاله فرمنا ان ینفتح لنا قفل الباب فلم ینفتح فعلمنا ان ذلک من امرالله ثم خرجت فی الیوم الرابع وعلی یدها امیر المومنین ثم قالت الی فضلت علی من تقدسنی من النساء انی دخلت بیت الله الحرام. فاکلت من ثمار الجنة

Scanned by CamScanner

وارزاقها فلما اردت ان اخرج هتف لی هاتف یافاطمة سمیه علیا فهو علی والعلی الاعلیٰ یقول اشققت اسمه من اسمی وادبته بادبی واوقفته علی غامض علمی وهوالذی یکسر الاصنام فی بیتی وهوالذی یوذن. علی ظهر بیتی ویقدسنی ویمجدنی فطوبیٰ لمن احبه واطاعه وویل لمن ابغضه وعصاه.

الحدیث

کہ جناب فاطمہ بنت اسد جو کہ نو ماہ سے جناب امیرؑ سے حاملہ تھیں اور غلاف کعبہ پکڑ کے) کہا یا رب! میں تجھ پر اور تیرے رسولوں اور تیری کتابوں پر ایمان رکھتی ہوں...... (مجھ پر اس ولادت کو آسان فرما)...... پس ابن قعنب کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ پچھلی طرف سے دیوار کعبہ شق ہوئی اور جناب فاطمہؑ اس کے اندر داخل ہو گئیں اور دیوار پھر بحال ہو گئی ہم نے چاہا کہ تالا کھولیں مگر ہماری کوشش کامیاب نہ ہو سکی تب ہم نے سمجھا کہ یہ سب کچھ خدا کے حکم کے ماتحت ہوا ہے آپ (جناب فاطمہؑ) چوتھے دن باہر نکلیں جبکہ جناب امیرؑ ان کے ہاتھوں میں تھے اور وہ یہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے تمام سابقہ عورتوں پر (چند چیزوں میں) فضیلت دی گئی ہے (۱) میں (غیر معمولی طور پر) خانہ خدا میں داخل ہوئی ہوں (۲) میں نے جنت کے کھانے کھائے ہیں (۳) میں نے جب باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو ہاتف غیبی نے مجھے ندا دی کہ یا فاطمہ! اس بچے کا نام علیؑ رکھیں کہ وہ علیؑ (بلند) ہیں (۴) علی اعلیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس مولود کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے اور اپنے ادب سے اس کی تادیب و تربیت کی ہے اور اسے اپنے دقیق اور غامض علم سے آگاہ کیا ہے یہی وہ (بہادر) ہے جو میرے گھر (خانہ کعبہ) سے بتوں کو توڑے گا اور یہی وہ ہے جو میرے گھر پر چڑھ کر (باآواز بلند) آذان دے گا اور میری تقدیس و تمجید کرے گا پس طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جو اس سے محبت کرے گا اور اس کی اطاعت کرے گا اور ویل ہے اس شخص کے لیے جو اس سے بغض رکھے گا اور اس کی مخالفت کرے گا (تا آخر حدیث)

ورواه ایضا فی معانی الاخبار بهذا السند مثله...... وقال حدثنا محمد بن علی

Scanned by CamScanner

ماجیلویه قال حدثنا محمد بن یحیٰی العطار قال حدثنا محمد بن جعفر الکوفی الاسدی قال حدثنا محمد بن الحسین بن زیدی عن عبداللہ بن الفضل عن الصادق علیه السلام عن ابیه عن ابائه قال قال رسول اللہؐ لیلة اسری ربی الی السماء کلمنی رابی فقال یا محمدؐ! قلت لبیک یا رب وسعدیک! قال ان علیا حجتی بعدک علی خلقی وامام اهل طاعتی من اطاعه اطاعنی ومن عصاه عصانی فانصبه علمالامتک یهتدون به بعدک وقال حدثنا علی بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن ابی عبداللہ البرقی قال حدثنی ابی عن حدبی عبداللہ بن احمد بن ابی عبداللہ البرقی قال حدثنی ابی عن حدبی احمد بن عبداللہ البرقی قال حدثنی جعفر بن عبداللہ النار نجی

(۳۶) جناب صادق آل محمد علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میرے پروردگار نے مجھ سے کلام کیا اور فرمایا یا محمدؐ! میں نے کہا لبیک یا رب! فرمایا تیرے بعد میری مخلوق پر علی علیہ السلام میری حجت ہے اور میرے اطاعت گزاروں کا امام و پیشوا ہے جو اس کی اطاعت کرے گا وہ میری اطاعت کرے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ میرا نافرمان سمجھا جائے گا پس اسے اپنے بعد بطور علم ہدایت نصب کرتا کہ لوگ اس کے ذریعہ سے راہ راست معلوم کریں اور ہدایت پائیں۔

عن عبدالجبار بن محمد عن دائود الشعیری عن الربیع صاحب المنصور عن الصادق علیه السلام فی حدیث طویل ان المنصور قال للصادقؑ حدثنی لفضائل جدک علی ابن ابی طالب حدیثا لم تروه العامة فقال الصادقؑ حدثنی ابی عن ابیه عن جده قال رسول اللہؐ لما اسربی الی السماء عهد الی ربیؑ فی علی ثلاث کلمات فقال یا محمدؐ! فقلت لبیک فقال عزوجل ان علیا امام المتقین وقائدالغرا المحجلین ویعسوب المومنین فبشره بذلک فبشره النبیؐ

Scanned by CamScanner

فخر علی علیه السلام ساجدا شکرالله ثم رفع رائسه فقال یا رسول اللهؐ! بلغ من قدری الی ان ذکر هناک فقال نعم! وانالله یعرفک وانک لتذکرفی الرفیق الاعلی فقال المنصور ذلک فضل الله یوتیه من یشاء . وقال حدثنا علی بن عیسیٰ قال حدثنا علی بن محمد ماجیلویه قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد البرقی عن محمد بن خسان

(۳۷) منصور دوانقی کے مصاحب ربیع کا بیان ہے کہ ایک بار منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خواہش کی آپ اپنے جد امجد (حیدرؑ کرار) کے فضائل ومناقب کی وہ حدیث بیان کریں جسے عام (علماء ومحدثین) نے نقل نہ کیا ہو؟ امامؑ نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے اورانہوں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے جد امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب شب معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میرے پروردگار نے علیؑ کے بارے میں...... مجھ سے تین باتوں کا عہد و پیمان لیا فرمایا یا محمدؐ! میں نے عرض کیا لبیک! فرمایا علی علیہ السلام متقیوں کے امام بروز محشر جن کے اعضاء وضو سے نور کی شعائیں نکل رہی ہوں گی ان کے قائد وراہنما اور مومنوں کے امیر سردار ہیں پس آپ علیؑ کو اس بات کی خوشخبری سنا دیں چنانچہ (معراج سے واپسی پر) جب آنحضرتؐ نے جناب علیؑ کو اس بات کی بشارت دی تو جناب علیؑ یہ خوشخبری سن کر سجدہ شکر میں گر گئے جب سر بلند کیا تو کہا یا رسول اللہ میری قدر ومنزلت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ مجھے وہاں (عالم بالا میں) بھی یاد کیا جاتا ہے؟ فرمایا ہاں یا علیؑ! خدا تمہیں (خوب) پہچانتا ہے اور تیرا تذکرہ رفیق اعلیٰ میں ہوتا ہے یہ حدیث سن کر منصور نے کہا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کردے۔"

السلمی عن جعفر بن محمدؑ عن ابیه عن ابائهؑ قال نزل جبرائیل علی رسول اللهؐ فقال یا محمدؐ! السلام یقرئک السلام ویقول انی خلقت السموات السبع ومافیهن والارضین ومن علیهن وما خلقت موضعا اعظم من الرکن والمقام ولوان عبدادعانی هناک منذخلقت السموات والارضین ثم لقینی

Scanned by CamScanner

جاحدا لولاية عليٌ لا كبته فی سقر ورواه فی عقاب الاعمال عن ابیه سعد عن البرقی ببقیه السند...... ورواه البرقی فی المحاسن عن محمد بن حسان السلمی عن محمد بن جعفر عن ابیه وقال حدثنا احمد بن علی بن ابراهیم بن هاشم عن ابیه عن جده عن علی بن معید عن الحسین بن خالد عن ابوالحسن الرضا علیه السلام عن ابیه عن آبائه عن امیر المؤمنین علیهم السلام قال قال

(۳۸) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء واجداد طاہرینؑ کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار جبرائیل علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ سلام (خدائے رحمٰن) تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ میں نے سات آسمان اوران کے اندر اور (سات) زمینیں اوران کے اوپر بہت سی مخلوق خلق کی ہے لیکن میں نے (پوری کائنات میں) کوئی جگہ رکن (حجراسود) اور مقام ابراہیم سے بڑھ کر عظیم الشان پیدا نہیں کی پس اگر میرا کوئی بندہ عبادت گزار اس مقدس مقام پر میری عبادت کرے اس وقت سے جب سے میں نے آسمان وزمین کی خلقت کا آغاز کیا ہے (اورآفتاب قیامت کے طلوع ہونے تک کرتا رہے) مگر بایں ہمہ بروز قیامت علیؑ کی ولایت کا منکر ہوکر میری بارگاہ میں آئے تو میرے نزدیک اسے ناک کے بل جہنم میں اوندھا لٹکانے کے سوا اور کوئی مقام نہیں ہے۔

رسول الله اخبرنی جبرائیل عن الله عزوجل انه قال علیٌ بن ابیطالبؑ حجتی علی خلقی ددیان دینی اخرج من صلبه ائمة یقومون بامری وید عون الی سبیلی بهم ادفع العذاب عن عبیدی وامائی وبهم انزل رحمتی...... ورواه فی عیون الاخبار هذا السند ایضا......

وقال حدثنا الحسین بنا حمد بن ادریس قال حدثنا ابی قال حدثنا محمد بن عبدالجبار عن محمد بن ابی عمیر عن اسماعیل بن الفضل عن ابیه عن ثابت بن دینار عن ابی حمر ة الثمالی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال

Scanned by CamScanner

رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ان الله جل جلاله اوحى الى انه جاعل لى من امتى اخاو وصياو وارثاو خليفة فقلت يارب! من هو؟ فقال يا محمداً! ذاک من احبه ويحبنى ذاک

(۳۹) جناب امام رضا علیہ السلام اپنے آباء و اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب امیر المومنینؑ سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدائے عزوجل کی جانب سے جبرائیلؑ امین نے مجھے خبر دی ہے کہ ''علیؑ بن ابی طالبؑ میری مخلوق پر میری حجت ہیں اور میرے دین کے حاکم ہیں میں انکی صلب سے ایسے امام پیدا کروں گا جو میرے حکم سے قیام کریں گے اور لوگوں کو میرے (صحیح) راستے کی طرف بلائیں گے میں انہیں کے ذریعہ سے لوگوں سے عذاب دور کروں گا اور انہی کے وسیلہ سے اپنی رحمت نازل کروں گا۔

(۴۰) جناب عبداللہ بن عباسؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ وہ میرے لیے میری امت میں سے میرا بھائی، میرا وصی، میرا وارث اور میرا خلیفہ (جانشین) بنانے والا ہے! میں نے عرض کیا پروردگارا! وہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا اے محمدؐ! یہ وہ ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے! یہ وہ ہے جو میری راہ میں جہاد کرنے والا ہے اور یہ میرے عہد کو توڑنے والوں (اہل جمل) سے میرے حکم پر ظلم کرنے والوں (اہل صفین اور میرے دین سے نکلنے والوں اہل نہروان) سے جنگ و جدال کرنے والا ہے۔

المجاهد فى سبيلى والمقاتل الناكثين عهدى والقاسطين فى حكمى والمارقين من دينى ذلک ولى حقاوزوج ابنتک وابوولدک علىؑ بن ابى طالبؑ

وقال حدثنا ابى قال حدثنا سعد بن عبدالله قال حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال حدثنا يوسف بن يعقوب بن اسحاق البصرى قال حدثنا عمارة قال حدثنا على بن الزغراع البرقى قال حدثنا ابو ثابت الخزرى عن عبدالكريم

الخزری عن سعید بن جبیرعن ابن عباس قال جاع النبیؐ جوعا شدیدا فاتی الکعبة فتعلق باستارها فقال رب محمدؐ! لاتجع محمدا اکثر مما اجعته قال فھبط جبرائیل ومعه لوزة فقال یامحمد! ان الله یقرء علیک السلام فقال یا جبرائیل! الله السلام و منهاالسلام والیه یعود السلام فقال ان الله یامرک ان تفک عن هذه اللوزة ففک عنهافاذافیها ورقة خضراء لغرة مکتوب

یہ میرا حقیقی ولی، تیری دختر (نیک اختر) کا شوہراور تیری اولاد (نواسوں، نواسیوں) کا باپ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے

(۴۱) نیز جناب عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت بھوک لگی اور آپ خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور غلاف کعبہ کو پکڑ کر عرض کیا اے رب محمدؐ! محمد کو اس سے زیادہ بھوک کی تکلیف نہ دے جس قدر دی ہے پس اس وقت جبرائیل اترے جبکہ ان کے ہاتھ میں ایک بادام تھا عرض کیا یا رسول اللہ خداوند آپ کو سلام کہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیلؑ! خدا ہی سلام ہے اسی کی جانب سے سلام ہے اور اسی کی طرف سلام کی بازگشت ہے! جبرائیلؑ! نے کہا! خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ اس بادام کو توڑیں چنانچہ آنحضرتؐ نے اسے توڑا دیکھا کہ اس میں ایک تروتازہ سبز رنگ کا پتا ہے جس پر یہ عبادت لکھی ہوئی ہے۔

علیها لاالہ الا الله محمد رسول ایدت محمدابعلی و نصرته به ماانصف الله من نفسه من اتهم الله فی قضائه واستبطاه فی رزقه وقال حدثنا احمد بن الحسن القطان قل حدثنا عبدالرحمن بن محمد الحسینی قال حدثنا فرات بن ابراهیم بن فرات الکوفی قال حدثنا الحسن بن الحسین بن محمد قال حدثنا حدثنی علی بن احمد بن الحسین بن سلیمان القطان قال حدثنا الحسن بن جبرائیل الهمدانی قال اخبرنا ابراهیم بن جبرائیل قال حدثنا ابو عبدالله الجر

Scanned by CamScanner

جانی عن نعیم النجفی عن ضحاک عن ابن عباس قال کنت عندرسول اللہؐ وبین یدیہ علی و فاطمة والحسن والحسین علیهم السلام اذهبط علیہ جبرائیل ومعه اتفاحة فحیا بها النبی صلی الله علی هو آله وحیا بها کل واحد منهم وذکر الحدیث الی ان قال علیها سطر ان مکتوبان

بسم الرحمن الرحیم ط هذه تحیة من الله عزوجل الی علی

''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' میں نے محمدؐ کی تائید ونصرت علی علیہ السلام سے کی ہے اس شخص نے خدا سے انصاف نہیں کیا جو خدا کو اس کی قضاء وقدر (فیصلوں) میں متہم کرتا ہے اور اپنی روزی میں اسے تاخیر اور دیر کی طرف نسبت دیتا ہے۔

(۴۲) نیز جناب عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپؐ کے روبرو علیؑ فاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ علیہم السلام بھی موجود تھے کہ اچانک جبرائیل نازل ہوئے جبکہ ان کے پاس ایک (جنتی) سیب تھا جسے بطور تحیہ وتحفہ پہلے جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں پیش کیا اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے) سب کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر دوسطریں لکھی ہوئی تھیں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' یہ خدائے عزوجل کی طرف سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے لیے تحفہ ہے۔

بن ابی طالبؑ الا الی اشهد کم انی قدزوجت فاطمة بنت محمد من علی بن ابی طالب رضی منی بعضها لبعض......

الی ان قال ثم نادی مناد الایاملائکتی وسکان جنتی بارکوا علی بن ابی طالب حبیب محمد و فاطمه بنت محمد فقد بارکت علیهما الاوانی زوجت احب النساء الی من حب الرجال الی بعد النبین والمرسلین فقال راحیل ایارب! فما برکتک علیهما باکثر ممار اینا همافی جنانک ؟ فقال الله! یاراحیل! ان من برکتی علیهما انی اجمعهما علی محبتی و اجعلهما حجة علی خلقی وعزتی وجلالی لا خلقن منهما خلقا ولانشئن منهما ذریة اجعلهم خزانی فی ارضی و

معادن لعلمی و دعاۃ الی دینی بھم احتج علی خلقی بعد النبین

آگاہ باشید ہ میں تم سب کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں نے اپنی خوشنودی سے فاطمہؑ دختر محمدؐ کا عقد وازدواج علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کر دیا ہے (یہاں تک کہ فرمایا) پھر ایک منادی نے ندا دی اے میرے فرشتو اور میری جنت کے اندر رہنے والو۔ محمدؐ کے حبیب علیؑ بن ابی طالبؑ اور فاطمہؑ بنت محمدؐ کو (ان کی شادی خانہ آبادی) پر مبارک باد پیش کرو کہ میں نے بھی ان کو برکت دی ہے آگاہ ہو جاؤ میں نے تمام عورتوں میں سے محبوب ترین عورت کی شادی نبیوں اور رسولوں کے بعد تمام مردوں میں سے اپنے محبوب ترین مرد کے ساتھ کر دی ہے راحیل نامی فرشتہ نے عرض کیا پروردگارا جو کچھ ان بزرگواروں کے لیے تیری جنت میں ہم نے دیکھا ہے اس سے زیادہ ان کے لیے تیری اور خیر و برکت کیا ہے؟ اس پر خداوند عالم نے فرمایا اے راحیل! ان پر منجملہ میری برکت کے ایک یہ ہے کہ میں ان دونوں کو اپنی محبت پر جمع کروں گا اور ان کو اپنی مخلوق پر حجت قرار دوں گا مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم میں ان دونوں میں سے ایک (عظیم الشان) مخلوق خلق کروں گا اور ایک (خاص) ذریت پیدا کروں گا جن کو میں اپنی زمین میں اپنا خزانہ بردار اپنے علم کی کان اور اپنے دین کی طرف دعوت دینے والا قرار دوں گا اور نبیوں اور رسولوں کے بعد انہی کے ذریعہ سے میں اپنی مخلوق پر حجت تمام کروں گا۔

محمد المصطفیٰ و علی المرتضیٰ و فاطمه الزهراء والحسن و الحسین وامان لمجیهم یوم القیامة من النار. وقال حدثنا محمد بن علی ماجیلویه قال حدثنا محمد بن یحیی العطار قال حدثنی سهل بن زیاد عن محمد بن الولید عن یونس بن یعقوب عن سنان بن ظریف عن ابی عبدالله علیه السلام انا اول اهلبیت نوه الله باسهانهم انه لما خلق السموات والارض امرمنا دیا فنادی اشهدان الااله الله ثلاثا اشهد ان محمداً رسول الله ثلاثا اشهدان علیا امیر المومنین حقا . وقال حدثنا محمد بن الحسن بن الولید عن محمد بن الحسن الصفار عن سلمه بن الخطاب البراوستانی عن ابراهیم بن مقاتل. عن حامد بن

Scanned by CamScanner

محمد عن عمر بن هارون عن الصادقؑ عن آبائه عن امیر المومنین علیہ السلام فی حدیث تزویجه بفاطمة ان رسول اللهؐ قال ثم نادیٰ منا دالاان الیوم یوم ولیمة علی

محمد مصطفیؐ علی المرتضیٰؑ فاطمۃ الزہراؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے لیے تحیہ وتحفہ ہے اور بیروز قیامت ان کے محبتوں کے لیے آتش دوزخ سے امان ہے۔

(۴۳) سنان بن ظریف حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا ہم وہ پہلا خانوادہ ہیں جن کے ناموں کو خدا نے بلند و بالا کیا چنانچہ جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو ایک منادی کا حکم دیا جس نے تین بار آواز بلند ندا دی ''اشهد ان لااله الا الله'' تین بار ندا آئی ''اشهدان محمدا رسول الله'' اور تین بار یہ ندا دی۔ اشهدان علیا امیر المؤمنین حقا......

(۴۴) عمر بن ہارون حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کے ساتھ اپنی تزویج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر ایک منادی نے (منجانب اللہ) یہ ندا دی۔ اگاہ باشید! آج علی بن ابی طالبؑ کا ولیمہ ہے۔

بن ابیطالب ورواه فی کتاب عیون الاخبار قال حدثنا ابو الحسن محمد بن علی شاه ((والورد قال حدثنی ابو العباس احمد بن المظفر بن الحسین قال حدثنا ابو عبدالله محمد بن زکریا البصری قال حدثنی مهدی بن سابق عن الرضا علیه السلامعن آبائه علیهم السلام وذکر مثله وقال حدثنا محمد بن علی ماجیلو یه عن عمه محمد بن ابی القاسم عن احمد بن هلال عن احمد بن محمد ابن ابی نصر عن ابانعن زراة و اسماعیل بن عباد القصری عن سلیمان الجعفی عن ابی عبدالله علیه السلام قال لما اسری بالنبیؐ وانتهی حیث

ارادالله عزوجل ناجاه الله جل جلال فلما هبط الی السماء الرابعة ناداه. یا محمدًا! قال لبیلک! قال من اخترت من امتک یکون من بعدک خلیفة فقلت اخترلی فتکون انت المختار لی! فقال اخترت لک خیرتک علی

(۴۵) سلیمان جعفی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب حضرت پیغمبرؐ اسلام کو معراج پر لے جایا گیا اور وہ وہاں اس مقام پر پہنچے جہاں خدا نے چاہا (یعنی قاب قوسین اوادنیٰ) تو وہاں خدا نے ان سے راز و نیاز کی کچھ باتیں کیں۔

پس جب واپس چوتھے آسمان پر آئے تو خدا نے ان کو ندا دی یا محمدؐ! عرض کیا لبیک! فرمایا! اپنی امت کے لیے اپنے بعد کس کو خلیفہ منتخب کیا ہے؟ عرض کیا! یا اللہ تو ہی جسے چاہے میرے لیے منتخب کر کیونکہ یہ اختیار صرف تجھے ہے! فرمایا میں تمہاری خلافت کے لیے تمہارے ہی پسندیدہ شخص علی بن ابیطالب علیہ السلام کو منتخب کرتا ہوں۔

بن ابی طالب وقال حدثنامحمد بن موسیٰ المتوکل عن محمد بن ابی عبدالله الکونی عنموسیٰ بن عمران انخفی عن الحسین بن زید النوفل عن علی بن سالم عن ابیه عن ابی حمزة عن سعد النحفاف عن الاصبغ بننبانة عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ لما عرج بی الی السماء السابته ومنها الی سدرة المنتهی ومنهاالی حجب النور ناداني ربی تعالیٰ یا محمدًا! انت عبدی وانا ربک! فلی فاخضع! وایای فاعبدوعلی فتوکل! فانی رضیت بک عبدا وحبیبا ورسولا ونبیا وباخیک علی خلیفة وبابا فهر حجتی علی عبادی وامام لخلقی به تعرف اولیائی من اعدائی وبه یمیز حزب الشیطان من حزبی وبه یقام دینی وتنفذ احکامی و تحفظ حدودی وبک وبه وبالائمة من ولده ارحم عبادی وامائی وبالقائم منکم اعمر ارضی بتسبیحی وتهلیلی

(۴۶) اصبغ بن نباتہ ابن عباس سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب شب معراج مجھے ساتویں آسمان کے ہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک اور وہاں

Scanned by CamScanner

سے حجابہائے نور تک پہنچایا گیا تو میرے پروردگار نے مجھے ندا دی یا محمدؐ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں پس میرے لیے خشوع وخضوع کر میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی توکل و بھروسہ کر کیونکہ میں تمہارے بندہ، اپنے حبیب، اور اپنے رسول اور نبی ہونے پر اور تمہارے بھائی علیؑ کے تمہارے خلیفہ و جانشین ہونے اور (تمہارے شہر علم کے) دروازہ ہونے پر راضی ہوں پس یہی علیؑ میرے بندوں پر میری محبت اور یہی میری مخلوق کے امام ہیں۔ اسی کے ذریعہ سے میرے دوستوں کی میرے دشمنوں سے پہچان ہوگی اور انہی کی وجہ سے شیطانی گروہ میرے گروہ سے جدا ہوگا اس سے میرا دین قائم ہوگا میرے احکام نافذ ہوں گے اور میرے حدود کی حفاظت کی جائے گی صرف تیری اور اس کی اور اس کی اولاد میں سے گیارہ اماموں کی وجہ سے ہی میں اپنے بندوں اور اپنی کنیزوں پر رحم وکرم کروں گا اور تمہارے قائم (آل محمدؑ) کے ذریعہ سے اپنی زمین کو اپنی تسبیح وتہلیل وتقدیس اور تمجید سے آباد کروں گا۔

و تقدیسی و تکبیری ، تمجیدی وبه اطهر الارض من اعدائی واورثها اولیائی وبه اجعل کلمة الذین کفروالسفلیٰ و کلمتی العلیاوبه احی عبادی وبلادی وبه اظهر الکنوز والذخائر بمشیتی وایاه اظهر علی الاسرار والضمائر بارادتی وامده بملائکتی لتؤیده علی انفاذ امری و اعلان دینی ذاک ولی حقاومهدی عبادی صدقا...... وقال حدثنا علی بن احمد قال حدثنا محمد بن ابی عبدالله الکوفی عن سهل بن زیادالادمی عبدالعظیم بن عبدالله الحسنی عن علی بن محمد علیه السلام قال لما کلم الله موسیٰ علیه السلام قال رب! ماجزاء من احب اهل طاعتک؟ قال یا موسیٰ! احرمه علی ناری الحدیث وقد تقدم......

وقال حدثنا محمد بن احمد

اور اسی کے ذریعہ سے میں زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کر کے اپنے دوستوں کو اس کا وارث بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ سے کافروں کے کلمہ کو پست کر کے اپنے کلمہ کو بلند و بالا کروں گا اسی کے توسط سے اپنے بندوں اور شہروں کو زندہ کروں گا اور اس کے دم سے اپنی مشیت کے ساتھ

Scanned by CamScanner

خزانوں اور ذخیروں کو ظاہر کروں گا اور اسے اپنے ارادہ سے اسرار وضمائر پر مطلع کروں گا اور اپنے فرشتوں سے اس کی امداد و معانت کروں گا تا کہ میرے امر (شریعت) کو نافذ کرنے اور میرے دین کے اعلان واظہار میں اس کی تائید کریں یہ میرا برحق ولی ہے اور میرے بندوں کا سچا مہدی ہے (عجل الله فرجه وسهل مخرجه)

(۴۷) شہزادہ عبدالعظیم حسنی حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب خدا نے جناب موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تو جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا پروردگارا! جو شخص تیرے اطاعت گزار بندوں سے محبت کرے گا اس کی جزا کیا ہے؟ فرمایا میں اس کو اپنی آتش جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہوں۔

الــثـانـيقال حدثنا محمد بن ابى عبدالله الكوفى قال حدثنا موسىٰ بن عمران النخفى عن عمه الحسين بن يزيد عن على بن سالم عن ابيه عن ابان بن عثمان عن ابان بن تغلب عن عكرمه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الله لو اجمتع الناس كلهم على ولاية على ماخلقت النار! اقول توجيه الحديث الشريف ان ولايته من شرط متهاوقبولها الاقرار بالوحدانية والعدل والنبوة والمعاد ويدخل فى ولايته الاقراربا مامة الائمة من ولده عليهم السلام وكذالك لا تقبل تلك المعارف الابالاقرار بولايته وهذه معلوم بالبراهين القطعية والادلة العقليته والنقلية وليس وجوب الاقرار بولايته مقصوداً على هده الامته بل عليها اخذت مواثيق الانبياء واممهم كما تواترت به الاحاديث !

(۴۸) ابن عباس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ "اگر سب لوگ علی علیہ السلام کی ولایت پر اتفاق کر لیتے تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی توجیہ و تاویل یہ ہے کہ (ولایت علی علیہ السلام میں دین کے پورے اصول وفروع آ جاتے ہیں کیونکہ) ولایت کے قبول ہونے کی

Scanned by CamScanner

شرط یہ ہے کہ آدمی خدا کی وحدانیت اس کی عدالت نیز نبی کی نبوت اور قیامت کا پہلے قائل ہو نیز ولایت علیؑ میں دوسرے آئمہ اطہارؑ کی امامت کا اقرار کرنا بھی داخل ہے اور پھر ان معارف اصولیہ کی قبولیت ولایت علیؑ کے اقرار کرنے پر موقوف ہے اور یہ بات براہین قطعیہ اور دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت ہے پھر یہ بھی معلوم ہے کہ ولایت علیؑ کا وجوب صرف اسی امت محمدیہ کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ سابقہ نبیوں اوران کی امتوں سے بھی اس کا برابر عہدو پیاں لیا جاتا رہا ہے جیسا کہ متواتر حدیثوں میں وارد ہے۔

ویضاف الی ذلک قول الصادق علیه السلام لایقبل الله عملا الا بمعرفة ولا معرفة الابعمل وقولهم علیهم السلام انما شیعتنا من اتقی الله وقولهم علیهم السلام لیس منامن هوفی مصرفیه ماة الف وازید وفیهم من هواورع منه الی غیر ذلک من الاخبار الکثیرة ومعلوم انه لو کان جمیع الناس مقرین لله بالوحدانیة والعدل وسائر الانبیاء بالنبوة ولجمیع الاوصیاء بالا مامة والوصیة ملازمین للتقوی والعمل معترفین بالمعاد لما احتیج الی خلق النار ووجه تخصیص ولایة علی علیه السلام بالذکر مزید الاعتناء بهاوعدم قبول شئی من ذلک بدونها وتوقف النجاة من النار علیها والله اعلم وقد ذکر علی بن عیسیٰ والحافظ البرسی فی تاویل هذا لحدیث مایوافق المعنی! وقال حدثنا محمد بن موسیٰ بن المتوکل قال حدثنا سعد بن

علاوہ بریں معرف ولایت کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خدا کوئی عمل بغیر معرفت کے قبول نہیں کرتا اور کوئی معرفت عمل کے بغیر معرفت ہی نہیں ہے نیز آئمہ اہلبیتؑ کا فرمان ہے کہ ہمارے شیعہ صرف وہ ہیں جو تقوئی خداوندی کے زیور سے آراستہ ہیں اسی طرح ان کا ارشاد ہے کہ اگر کسی شہر میں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگ آباد ہوں اوران میں ہمارے دعویدار محبت سے کوئی ایک شخص زیادہ پرہیزگار موجود ہو تو وہ ہماری محبت کا دعویدار ہم میں سے نہیں ہے نتیجہ کلام یہ ہے کہ اگر سب لوگ خدا کی توحید و

Scanned by CamScanner

عدالت، نبیوں کی نبوت وصیوں کی ولایت و امامت اور عقیدہ قیامت کے قائل ہو جاتے اور تقویٰ و طہارت اور نیک عمل بجالانے پر کاربند ہو جاتے تو واقعاً خدا کو جہنم پیدا کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی اور ان سب باتوں کو نظر انداز کر کے صرف ولایت علی علیہ السلام کا تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے تا کہ اس کی اہمیت واضح ہو جائے اور یہ کہ کوئی عقیدہ و عمل اس کے بغیر قبول نہیں ہوتا اور آتش جہنم سے نجات بھی اسی پر موقوف ہے (کیونکہ یہ اجر رسالت ہے) واللہ اعلم۔

عبدالله وعبدالله بن جعفر الحميرى قالا حدثنا احمد بن محمد بن عيسىٰ عن الحسن بن محبوب عن مقاتل بن سليمان عن الصادق عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا سيدالنبين و وصى سيد الوصين و اوصيائه سادة الاوصياء ان آدم سئل ربه ان يجعل له وصيا صالحا اوحى الله اليه انى كنت اكرمت الانبياء بالنبوة ثم اخترت خلقي فجعلت خيار هم الاوصيائم اوحى الله اليه ياآدم! اوص الى شيت . الحديث ورواه فى من لايحضره الفقيه ايضا مثله. وقال حدثنا على بن احمد بن عبدالله بن احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن جده احمد بن ابى عبدالله عن ابيه عن خلف بن حماد عن ابى الحسن العيدى عن الاعمش عن عبايه بن ربعى عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ اتانى جبرائيل وهوفرح

(۵۰) ابن عباس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک بار جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے جب کہ وہ بہت ہی خوش و خرم تھے۔

مستبشر فقلت يا اخى جبرائيلؑ! مع ما انت فيه من الفرح مامنزلة اخى وابن عمى على بن ابى طالب عندربه؟ فقال يا محمدؐ! والذى بعثك بالنبوة واصطفاك بالرسالة ماهبطت فى وقتى هذا الالهذا ؟ يا محمد العلى الاعلىٰ يقرأ عليك السلام ويقول محمد نبى ورحمتى وعلى مقيم حجتى لااعذب من والاه وان عصانى ولاارحم من عاداه وان اطاعنى اقول هذا محمول على

Scanned by CamScanner

نفی العذاب الخاص اعنی الخلود فی النار واللہ اعلم وقال حدثنا احمد بن
الحسن القطان قال حدثنا الحسن بن علی السکری قال اخبرنا محمد بن زیاد
قال حدثنا العباس بن بکار قال حدثنا حرب بن میمون عن ابی حمزۃ الثمالی
عن زید بن علی عن ابیہ علی بن الحسین علیہ السلام قال لما ولدت فاطمۃ
الحسن قالت لعلی علیہ السلام سمہ ! فقال ماکنت لاسبق علی رسول اللہؐ
قال ((((((((

میں نے کہا بھائی جبرائیلؑ! اس فرحت وانبساط کے باوجود جو اس وقت تمہیں حاصل ہے مجھے یہ بتاؤ میرے بھائی اور ابن عم علی بن ابی طالبؑ کی پروردگار کے نزدیک کیا قدر ومنزلت ہے؟ جبرائیل نے کہا یا محمدؐ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث بہ نبوت کیا ہے اور رسالت کے لیے منتخب کیا ہے میں اس وقت آیا ہی یہی بات بتانے کے لیے ہوں! یا محمدؐ! علی واعلیٰ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ محمدؐ! میرے نبی اور میری رحمت ہیں اور علیؑ میری حجت قائم کرنے والے ہیں جو ان سے محبت کرے گا میں اس کو عذاب نہیں کروں گا اگرچہ مقام عمل میں میری کچھ نافرمانی ہی کرے اور جو ان سے دشمنی کرے گا میں اس پر رحم نہیں کروں گا اگرچہ بزعم خود میری اطاعت بھی کرے۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں (علیؑ کے محبوں سے اگرچہ گنہگار ہوں) عذاب کی جونفی کی گئی ہے اس سے مراد ایک خاص قسم کا عذاب ہے یعنی وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے (اگرچہ گناہ کی مقدار کے مطابق سزا بھگتنا پڑے گی کما وروی فی الاخبار عن السادۃ الاطہار)

(۵۱) ابوحمزہ ثمالی جناب زید سے اور وہ اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدینؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب جناب فاطمۃ الزہراؑ نے امام حسنؑ کو جنم دیا تو جناب امیرؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بچے کا نام تجویز کریں آنجنابؑ نے فرمایا میں نام رکھنے میں حضرت رسول خداؐ پر سبقت نہیں کر سکتا پس جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو حضرت علیؑ سے دریافت فرمایا بچہ کا نام رکھا ہے! عرض کیا میں نام رکھنے میں آپ پر سبقت نہیں کر سکتا تھا۔

باسمہ رسول اللہ فجاءہ رسول اللہؐ! فقال ہل سمیتہ؟ فقال ماکنت لاسبقک

باسمه! فقال ما كنت لاسبق باسمه ربی! فاوحی تعالیٰ الی جبرائیلؑ انه قدولد لمحمد ابن فاهبط الیه فاقراه السلام وهنه وقل له ان علیاً منک بمنزلة هارون من موسیٰ فسمه باسم ابن هارون فهبط جبرائیل فهنا ه ثم قال ان الله امرک ان تسمیه باسم ابن هارون . فقال ومان کان اسمه؟ قال شبر! قال لسانی عربی! قال سمه الحسن! فسماه الحسن! فلما ولدالحسین اوحی الله الی جبرائیل انه قدولد لمحمد ابن فاهبط فاقراه السلام وهنه وقل له ان علیا منک بمنزلة هارون من موسیٰ فسمه باسم ابن هارون فهبط جبرائیل فهنا ه ثم قال ان الله یامرک ان تسمیه باسم ابن هارون قال وماکان اسمه؟ قال "شبیر" قال لسانی عربی قال سمه الحسینؑ

یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا میں اپنے پروردگار پر سبقت نہیں کرسکتا اس وقت خدا تعالیٰ نے جناب جبرائیل کو وحی فرمائی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں بچہ (نواسہ) پیدا ہوا ہے ان کے پاس جاؤ اور میرا اسلام کہنے کے بعد مبارک باد پیش کرو اور ان سے کہو کہ علیؑ کو آپ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ اس لیے اپنے اس بچے کا نام ہارونؑ کے بیٹے کے نام پر رکھیں چنانچہ جبرائیلؑ نے زمین پر اتر کر آنحضرتؐ کو مبارک بادی کے بعد خدا کا سلام و پیغام پہنچایا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہارونؑ کے بیٹے کا نام کیا تھا؟ کہا شبر! فرمایا میری زبان تو عربی ہے کہا آپ ''حسنؑ'' نام رکھ دیں۔ (جو کہ شبر کا ترجمہ ہے) چنانچہ آپؐ نے شہزادہ کا نام حسنؑ رکھا پھر جب امام حسینؑ کی ولادت ہوئی تو پھر خدا نے جبرائیلؑ کو وحی فرمائی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں (دوسرے) بچے کی ولادت ہوئی ہے زمین پر جاؤ اور ان کو میرا اسلام کہو اور مبارکباد پیش کرو اور ان سے کہو کہ اس مولود کا نام ہارونؑ کے (دوسرے) بیٹے کے نام پر رکھیں چنانچہ جناب جبرائیل نے آ کر مبارک باد دی اور سلام کے بعد خدا کا یہ پیغام پہنچایا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہارونؑ کے (دوسرے) بیٹے کا نام کیا تھا؟ کہا ''شبیر'' فرمایا میری زبان تو عربی ہے؟ کہا آپ اس کا نام حسینؑ رکھ دیں (جو کہ شبیر کا ترجمہ ہے)

Scanned by CamScanner

وقال حدثنا الحسن بن محمد بن سعید الهاشمی قال حدثنا فرات بن ابراهیم بن فرات الکوفی قال حدثنا محمد بن احمد بن علی الهمدانی قال حدثنی ابوالفضل العباس بن عبدالله البخاری قال حدثنا محمد بن القاسم بن ابراهیم بن محمد بن عبدالله بنالقاسم بن محمد بن ابی بکر قال حدثنا عبدالسلام بن صالح الهروی عن علی بن موسیٰ الرضا عن ابیه عن ابائه عن امیر المومنین علیه السلام قال قال رسول اللهؐ ماخلق الله خلقا افضل منی ولا اکرم علیه منی وذکر حدیثا طویلا وصله بحدیث المعراج......الی ان قال فزج بی فی النور زجة حتی انتهیت الی حیث ماشاء الله من علوملکه فنودیت ! یا محمدًا! فقلت لبیک رب وسعدیک تبارکت وتعالیت! فنودیت یا محمدًا! انت عبدی واناربک!

(۵۴) جناب امام رضا علیہ السلام اپنے آباء واجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے کوئی ایسی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھ سے افضل واکرم ہو پھر امام نے ایک طویل حدیث بیان کی جسے حدیث معراج کے ساتھ ملاتے ہوئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے (دریائے) نور میں غوطہ دیا جس کی وجہ سے میں خدا کے ملک کے اس بلند و بالا مقام پر پہنچ گیا جہاں اس نے چاہا تب مجھے ندا آئی یا محمدؐ! میں نے کہا لبیک وسعدیک پھر ندا آئی یا محمدؐ! تو میرا خاص بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔

فایای فاعبدو علی فتوکل فانک نوری فی عبادی و رسولی الی خلقی وحجتی علی بریتی لک ولمنتبعک خلقت جنتی ولمن خالفک خلقت ناری ولاوصیائک اوجبت کرامتی ولشیعتهم اوجبت ثوابی ، فقلت یارب! ومن اوصیائی؟ فنودیت یا محمدًا! اوصیائک المکتوبون علی سباق عرشی فنظرت وانا بین یدی ربی الی ساق العرش فرایت اثنا عشر نورا فی کل نور

سطرٌ اخضر علیہ اسم وصی من اوصیائی اولھم علی بن ابی طالب و اخرھم مھدی امتی فقلت یا رب ھولاء اوصیائی من بعدی؟ فنودیت یا محمدؐ! ھؤلاء اولیائی واحبائی و اصفیائی و حججی بعدک علی بریتی وھم اوصیائک وخلفائک وخیر خلقی بعدک! وعزتی وجلالی لا ظھرن بھم دینی ولا غلبن بھم کلمتی ولا طھرن الارض باخرھم عن اعدائی ولامکننہ مشارق

پس تو میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی توکل وبھروسہ کر کیونکہ تم ہی میرے بندوں میں میرے نور! میری مخلوق کی طرف میرے رسول! اور میری مخلوق پر میری حجت ہو میں نے جنت تمہارے اور تمہارے پیروکاروں کے لیے خلق کی ہے اور جہنم تمہاری مخالفت کرنے والوں کے لئے پیدا کی ہے اور تمہارے اوصیاء کے لیے کرامت وبزرگی واجب قرار دی ہے اور ان کے شیعوں کے لیے ثواب واجب کیا ہے (آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میں نے مزید وضاحت کی خاطر) عرض کیا میرے وہ اوصیاء کون ہیں؟ فرمایا! یا محمدؐ! تمہارے اوصیاء وہی ہیں جو میرے ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں فرمایا پس اسی حالت میں کہ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ ساق عرش پر نگاہ ڈالی تو وہاں بارہ نور دیکھے ہر نور میں ایک سبز رنگ کی سطر تھی جس میں میرے اوصیاء میں سے ایک وصی کا نام لکھا تھا جن میں سے پہلے حضرت علیؑ اور آخری جناب مہدیؑ تھے میں نے عرض کیا یارب! میرے بعد یہ میرے وصی اور جانشین ہیں؟ ندا آئی! یا محمدؐ! یہ ہیں میرے اولیاء یہ ہیں میرے دوست یہ ہیں میرے برگزیدہ اور تیرے بعد میری مخلوق پر میری حجتیں اور یہی تیرے اوصیاء خلفاء اور تمہارے بعد بہترین خلائق ہیں مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ میں انہی کے ذریعہ سے دین کو غلبہ دوں گا۔ ان کے ذریعہ سے ہی اپنا کلمہ بلند کروں گا اور ان کے آخری امام (مہدیؑ) کی وجہ سے میں زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور ان کو زمین کے مشارق

الارض و مغاربھا ولاسخرن لہ الریاح ولاذللن لہ اسحاب الصعاب ولارقینہ فی الاسباب ولا نصرنہ بجندی ولامدنہ بملائکتی حتی یعلن دعوتی ویجمع

الخلق علی توحیدی ثم لادیمن ملکه ولادولن الایام بین اولیائی الی یوم القیامة ورواه فی عیون الاخبار بهذا السند مثله وقال حدثنا ابی عن سعد بن عبدالله عن الحسن بن موسیٰ الخشاب

عن عبدالرحمٰن بن ابی بخران عن عبدالکریم وغیره عن ابی عبدالله علیه السلام ان جبرائیل نزل علی محمدؐ یخبره عن ربه فقال له یا محمدؐ! انی لم اترک الارض الاوفیها عالم تعرف به طاعتی وهدایتی و یکون نجاة فیما بین قبض النبی الی خروج النبی الآخرولم اکن اترک ابلیس یضل الناس ولیس فی الارض حجة لی وداع الی وهادالی سبیلی وعارف بامری

ومغارب پر تمکین وقدرت دوں گا ہوا کو ان کا مسخر کروں گا اور سخت بادلوں کو ان کے لیے رام کروں گا اور ان کو بلندی عطا کروں گا اور اپنے خاص لشکر کے ساتھ ان کی نصرت کروں گا یعنی اپنے فرشتوں سے ان کی امداد کروں گا تا کہ میری دعوت کو آشکار کرے اور مخلوق کو میری توحید پر جمع کرے پھر میں ان کی سلطنت کو دائم کروں گا اور قیام قیامت تک اپنے اولیاء کے درمیان دنوں کو اولتا بدلتا رہوں گا [1]

(۵۵) عبدالکریم وغیرہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک بار جناب جبرائیلؑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پروردگار عالم کی طرف سے ان کو خبر دیتے ہوئے کہا یا محمدؐ! میں نے کبھی بھی زمین کو خالی نہیں چھوڑا مگر یہ کہ اس میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسا عالم (وصی) موجود رہتا ہے جس کے ذریعہ سے میری اطاعت وہدایت معلوم ہوتی ہے اور جو ایک نبی کی وفات سے لے کر دوسرے نبی کی بعثت تک لوگوں کے لیے باعث نجات ہوتا ہے میں ایسا نہیں کرتا کہ ابلیس کو کھلی چھٹی دے دوں کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے اور زمین پر میری کوئی ایسی حجت موجود نہ ہو جو (لوگوں کو)

[1] یہ زمانہ رجعت میں سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام کی ظاہری بادشاہی کی طرف واضح اشارہ ہے تفصیلات دیکھنے کے خواہشمند حضرات میری کتاب احسن الفوائد کی طرف رجوع فرمادیں (احقر مترجم عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

میری طرف بلائے میری راہ حق کی طرف راہنمائی فرمائے اور جو میرے امر (شریعت) کا عارف عالم ہو۔

وانی قضیت لکل قوم ھا دیا اھدی به السعداء ویکون حجة لی علی الاشقیاء

وقال حدثنا محمد بن الحسن بن الولید عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن عمر و بن ابی المقدام عن جابر عن الباقر علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام فی حدیث طوی ان اللہ تعالیٰ قال للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة فقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الد ماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک وقالوا جعله منافانالا نفسدفی الارض ولا نفسک الدماء قال اللہ تعالیٰ یا ملائکتی انی اعلم مالا تعلمون انی اریدان اخلق خلقا بیدی اجعل من ذریته انبیاء مرسلین وعبادا صالحین ائمة مھتدین

میں نے ہر قوم کے لیے ایک ہادی مقرر کر دیا ہے جس کے ذریعے سے میں نیک بخت لوگوں کو ہدایت کرتا ہوں اور بدبختوں پر اپنی حجت تمام کرتا ہوں۔

(۵٦) جابرؓ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ حضرت علی امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک طویل حدیث کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا تو زمین میں ایسی مخلوق پیدا کرتا ہے جو فساد پھیلائے گی اور خون ناحق بہائے گی حالانکہ ہم تیری تسبیح وتقدیس کرتے ہیں (مقصد یہ کہ) وہ خلیفہ ہم میں سے بنا کہ ہم نہ فساد پھیلاتے ہیں اور نہ خون ناحق بہاتے ہیں خدا نے فرمایا اے میرے فرشتو! میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

میں چاہتا ہوں کہ اپنے دست قدرت سے ایک ایسی مخلوق خلق کروں جس کی ذریت سے انبیاء و مرسلین عباد اللہ الصالحین اور آئمہ مہتدین (ہدایت یافتہ امام) پیدا کروں

Scanned by CamScanner

اجعلهم خلفائی علی خلقی فی الارض ینهونهم عن معاصی وینذرونهم عذابی ویهدونهم الی طاعتی ویسلکونبهم طریق سبیلی واجعلهم حجة لی عذرا اونذرا...... الحدیث

وقال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا ابوسعید الحسن بن علی بن الحسین السکری قال حدثنا ابوعبدالله محمد بن زکریا بن دینار الغلابی قال حدثنا علی بن حکیم قال حدثنا الربیع بن عبدالله عن عبدالله بن الحسن عن محمد بن علی الباقر علیه السلام عن ابیه عن جابربن عبدالله الانصاری قال الغلابی وحدثنی شعیب بن واقدقال حدثنی اسحاق بن جعفر بن محمد عن الحسینوعیسیٰ ابن زید بن علی عن ابیهمازید بن علی عن ابیه عن جابر بن عبدالله قال

اور ان کو اپنی زمین میں اپنی مخلوق پر اپنا جانشین بناؤں جوان کو میری نافرمانی سے روکیں اور میرے عذاب سے ڈرائیں اور لوگوں کو میری اطاعت گزاری کی طرف راہنمائی کریں اور ان کو میرے راہ حق پر چلائیں میں ان کو (لوگوں سے) عذاب دور کرنے یا ان کو ڈرانے کے لیے اپنی حجت قرار دوں۔

احقر مترجم کہتا ہے کہ اس سے اگلی روایت وہی شہزادگان کونین حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ کے نام رکھنے کے متعلق ہے جو پہلے باترجمہ گزر چکی ہے مؤلف علام نے اسے بعد ازیں بھی چند بار نقل کیا ہے اور اس تکرار کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ بعض اسناد و الفاظ میں چونکہ اختلاف تھا اس لیے اسے بار بار نقل کیا گیا ہے ہمارے نزدیک اس وجہ میں کوئی وزن نہیں ہے جب سب کا مطلب و مفہوم ایک ہے تو پھر بے جا طوالت سے کام لے کر کتاب کا حجم بڑھانے اور قارئین کرام کی نازک طبائع پر بوجھ ڈالنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ واللہ الموفق

الغلابی وحدثنی العباس بن بکار قال حدثنی حرب بن میمون عن ابی حمزه الثمالی عن زید بن علی عن ابیه قال لما ولدالحسن اوحی الله الی جبرائیل

Scanned by CamScanner

عليہ السلام انه قد ولد لمحمد ابن فاهبط فاقراه السلام و هنه وقل له ان عليا منک بمنزلة هارون من موسیٰ فسمه باسم ابن هارون فهبط فهناه وقال ان الله یامرک ان تسمیه باسم ابن هارون . الحدیث

وقد سبق ...... ورواه فی عیون الاخبار......

وذکر مثله قال وبالا سناد قال (رضا) قال رسول اللهؐ اتانی ملک فقال یامحمدؐ! ربک یقرئک السلام ویقول قدزوجت فاطمة من علی فزوجها منه وقد امرت شجرة طوبیٰ انتحمل الدر والیاقوت والمرجان وان اهل السماء قدفرجوا بذلک وسیولد منهما ولدان سید اشباب اهل الجنة ولیهما یزین اهل الجنة فابشر یا محمدؐ! فانک خیر الاولین والآخرین...... قال وبهذا الاسناد قال اذا کان یوم

(۵۷) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا آپ کا پروردگار تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ میں نے جناب فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کا عقد وازدواج حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ کردیا ہے آپ بھی کردیں اور میں نے شجرہ طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ (اس تقریب سعید کی خوشی میں) موتی، یاقوت اور مرجان نثار کرے اہل آسمان اس عقد وازدواج پر بڑے خوش وخرم ہیں عنقریب ان سے دوشہزادے پیدا ہوں گے جو جوانان جنت کے سردار ہوں گے اور اہل جنت ان سے زینت حاصل کریں گے۔

یا محمدؐ! آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ تمام اولین وآخرین سے بہتر و برتر ہیں۔

(۵۸) اسی سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔

القیامة نودیت یا محمدؐ! نعم الاب ابوک ابراهیم الخلیل ونعم الاخ اخرک علی بن ابی طالب...... بهذا الاسناد قال قال رسول الله اتانی جبرائیل فقال ان ربک یقرئک السلام ویقول یا محمد! بشر المومنین الذین یعملون

الصالحات ویومنون بک وباهل بیتک بالجنة فان لهم عندی جزاء الحسنی وسید خلون الجنة ...... قال وبهذا الاسناد ان موسیٰ سال ربه فقال یا رب ان اخنی هارون مات فاغفرله فاوحی الله الیه لوسالتنی فی الاولین والاخرین لاجبتک ماخلا قاتل الحسینؑ بن علی فانی انتقم من قاتله...... وفی کتاب العلل عن احمد بن الحسن القطان قال حدثنا ابو سعید الحسن بن علی بن الحسین السکری قال حدثنا ابو عبدالله محمد بن زکریا بن دینار الغلابی قال حدثنا العباس بن بکار عباد بن

تو مجھے ندادی جائے گی یا محمدؐ! آپ کا باپ ابراہیم خلیل بہترین باپ ہے اور آپ کا بھائی علیؑ بہترین بھائی ہے۔

(۵۹) نیز اسی سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور کہا یا محمدؐ! آپ کا پروردگار تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ ان اہل ایمان کو جنت کی خوشخبری سناؤ جو تمام اعمال صالح بجالاتے ہیں اور آپ پر اور آپ کی اہلبیتؑ پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کے لیے میرے پاس عمدہ جزا ہے اور وہ عنقریب جنت میں داخل ہوں گے۔

(۶۰) اسی سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جناب موسیٰؑ نے پروردگار کی بارگاہ میں عرض کیا یا رب! میرا بھائی ہارون فوت ہوگیا ہے تو ان کی مغفرت فرما خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ اگر تم تمام اولین وآخرین کی بخشش کا سوال کرو تو بھی میں سب کو بخش دوں گا۔ سوائے حسینؑ کے قاتل کے کہ میں اس سے ضرور انتقام لوں گا۔

کثیر وابی بکر الهذلی عن ابن زبیر عن جابر قال لما ولد الحسن اوحی الله الی جبرائیل انه قد ولد لمحمد ابن فاهبط الیه...... الحدیث و تقدم ...... وقال حدثنا علی بناحمد بن محمد الدقاق و محمد بن محمد بن عصام قال حدثنا محمد بن یعقول الکلینی قال حدثنا القاسم بن العلاقال حدثنا اسماعیل

Scanned by CamScanner

الفزاری قال حدثنا محمد بن جمهور القمی عن ابن ابی نجران عمن ذکره عن ابی حمزہ ثابت بن دینار الشمالی عن الباقر علیہ السلام قال لما قتل الحسین علیہ السلام ضجت الملائکۃ بالبکاء والنحیب وقالو الٰهنا وسیدنا تغفل عمن قتل صفوتک وابن صفوتک فاوحی اللہ الیھم قروا ملائکتی فوعزتی وجلالی لانتقمن منھم ولوبعد حین ثم کشف اللہ عن الائمۃ من ولد الحسین علیھم السلام فسرت الملائکۃ

(۶۱) ثابت بن دینار (ابوحمزہ ثمالی) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو فرشتوں کی چیخ و پکار و گریہ وبکا کی آوازیں بلند ہوئیں اور عرض کیا اے ہمارے پروردگار کیا تو اپنے برگزیدہ اور برگزیدہ کے فرزند (امام حسین علیہ السلام) کی شہادت سے غفلت برتے گا تب خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اے میرے فرشتو! خوش ہو کہ میں اس (مظلوم) کا ضرور انتقام لوں گا اگر چہ کچھ وقت کے بعد ہی سہی پھر عالم کشف میں خدا نے ان کو وہ امام دکھائے جو نسل حسینؑ سے ہونے والے تھے چنانچہ فرشتے انہیں دیکھ کر شاد کام ہوئے۔

بذلک فاذا احدھم قائم یصلی فقال اللہ بذلک القائم انتقم منھم ...... وقال حدثنا الحسن بن محمد بن سعید الھاشمی الکوفی قال حدثنا فرات بن ابراھیم بن فرات الکوفی قال حدثنا الحسن بن الحسین بن محمد قال حدثنا ابراھیم بن الفضل بن جعفر بن علی بن ابراھیم بن سلیمان بن عبداللہ بن العباس قال حدثنا الحسن بن علی الزعفرانی البصری قال حدثنا سھل بن بشار قال حدثنا ابو جعفر محمد بن علی الطائفی قال حدثنا محمد بن عبداللہ موسیٰ بن ھاشم عن محمد بن اسحاق عن الواقدی عن الھذیل عن مکحول عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول اللہؐ لعلی لما خلق اللہ عزوجل آدم و نفخ فیہ من روحہ واسجدلہ ملائکتہ واسکنہ جنتہ وزوجہ حواء امتہ فرفع

Scanned by CamScanner

طرفه نحو العرش فاذاهو نجمسة سطور مکتوبات قال آدم!

اور دیکھا کہ ان میں سے ایک کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں خدا نے فرمایا اس ''قائم'' کھڑے ہوئے کے ذریعہ سے اس (مظلوم) کا انتقام لوں گا۔

(۶۲) ابن عباسؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے فرمایا کہ جب خداوند عالم نے جناب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں اپنی خاص روح پھونکی اور ان کے سامنے فرشتوں کو جھکایا ان کو جنت میں ٹھہرایا اور جناب حوا اپنی کنیز خاص سے ان کی ترویج فرمائی تو انہوں نے (خوش ہو کر) عرش کی طرف سر بلند کیا۔ وہاں پانچ (نورانی) سطریں لکھی ہوئی دیکھیں تو بارگاہ خدا میں عرض کیا۔

یا رب ! ماھؤلاء ؟ قال عزوجل ھؤلاء الذین اذا شفعوا الی فی خلقی شفعتھم قال آدم! یا رب ! بقدر ھم عندک ماسمھم؟ فقال اماالاول فانا المحمود وھذا محمدؐ! واما الثانی فانا العالی وھذا علیؑ! واما الثالث فانا الفاطر وھذہ فاطمة واما الرابع فانا المحسن وھذا حسن واما الخامس فاناذوالاحسان وھذا الحسین کل یحمد اللہ عزوجل ورواہ فی معانی الاخبار بھذا الاسناد عن طائوس عن ابن سعود قال قال رسول اللہؐ وذکر مثلہ...... وقال حدثنا محمد بن موسیٰ بن المتوکل قال حدثنا عبداللہ بن جعفر الحمیری احمد بن محمد عن ابن محبوب عن عبدالرحمٰن بن کثیر عن دائود البرقی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما ارادللہ ان یخلق الخلق خلقھم ونشر ھم بین یدیہ فقال لھم من ربکم ؟ فاوّل من نطق رسول اللہ وامیر المومنین والائمة من ولدہٖ فقالوا

یااللہ! یہ کون ہیں؟ خدا نے فرمایا یہ وہ ہیں کہ جب یہ میری بارگاہ میں میری مخلوق کی شفاعت کریں گے تو میں ان کی شفاعت کو قبول کروں گا آدمؑ نے عرض کیا یارب تجھے ان ہستیوں کی

Scanned by CamScanner

قدر و منزلت کا واسطہ جو ان کو تیری بارگاہ میں حاصل ہے مجھے بتا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ خدا نے فرمایا میں محمود ہوں اور یہ پہلا محمدؐ ہے میں عالی ہوں اور ان کا یہ دوسرا علیؑ ہے میں فاطر ہوں اور ان کی تیسری فرد فاطمہؑ ہیں میں محسن ہوں اور یہ چوتھے حسنؑ ہیں میں صاحب احسان ہوں اور یہ حسینؑ ہیں اور یہ سب کے سب خدا کی حمد وثناء کرتے ہیں۔

(۶۳) کثیر بن داؤد رقی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب خدا نے مخلوق کو خلق کرنا چاہا تو ان کو اپنی بارگاہ میں بکھیر کے کہا تمہارا پروردگار کون ہے تو تمام مخلوق سے پہلے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المرتضیٰ علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے آئمہ ہدیٰ نے بول کر کہا کہ تو ہمارا پروردگار ہے اس پر خدا نے اپنا علم (خاص) و اور اپنا دین ان کے حوالہ کر دیا اور

انت الهنا! مخملهم العلم والدين ثم قال للملائكة هؤ لاء حملة ديني و علمي و امنائي في خلقي و هم المسئولون...... ثم قال يعني آدم! اقروا الله بالربوبيه ولهؤلاء النفر بالطاعة والو لاية فقالو انعم ربنا اقررنا فقال الله للملائكة اشهد وافالو اشهد انا على ان لايقولوا غدا انا كنا عن هذا غافلين اويقولوا انما اشرك ابائنا من قبل و كناذرية من بعد هم افتهلكنا بما فعل المبطلون يادائو د! ولا يتنا موكدة عليهم في الميثاق !! وقال حدثنا محمد بن موسىٰ بن المتوكل قال حدثنا سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسىٰ بن محمد بن سنان عن ابن مسكان عن محمد بن مسلم عن الماقر عليه السلام قال لفاطمه وقفت على باب جهنم فاذا كان يوم القيامه كتب بين عيني كل رجل مؤمن او كافر فيؤمر لمحب قد كثرت

فرشتوں سے کہا یہ ہیں میرے دین کے حامل اور میری مخلوق میں میرے امین اور یہی مسئول ہیں (لوگوں کی ہدایت کے بارے میں ان سے سوال کیا جائے) پھر بنی آدم کو حکم دیا کہ اللہ کی وحدانیت اور ان ہستیوں کی اطاعت ولایت کا اقرار کریں پس ان لوگوں نے کہا اے ہمارے

پروردگار ہم اقرار کرتے ہیں تب خدا نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم گواہ رہنا انہوں نے کہا کہ ہم گواہ ہیں تا کہ یہ لوگ فردائے قیامت یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم اس (اقرار) سے غافل تھے یا یہ نہ کہہ سکیں کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد نے کیا تھا ہم تو ان کے بعد ان کی ذریت ہیں کیا تو ہم کو باطل پرستوں کی بدکرداری کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے؟ امام نے راوی حدیث سے فرمایا اے داؤد! ہماری ولایت تو روز میثاق سے لوگوں سے موکد و پختہ ہو چکی ہے۔

(۶۴) امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جناب فاطمۃ الزہراؑ جہنم کے دروازے پر کچھ دیر توقف فرمائیں گی (اس کی وجہ یہ ہوگی کہ) جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر آدمی کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا کہ یہ "مؤمن" ہے اور یہ "کافر" ہے۔ پس ایک ایسے محب (اہلبیتؑ) کو جس کے گناہ بہت زیادہ ہوں گے جہنم میں داخل کرنے کا حکم صادر ہوگا۔

ذنوبه الى النار فتقراء بين عينه محبا فتقول الٰهى وسيدى سميتنى فاطمة وفطمت بى من تولانى وتولى ذريتى من النار ودعدک الحق وانت لاتخلف الميعادفيقول الله صدقت يا فاطمه! انى سميتک فاطمة وفطمت بک من احبک وتولاک واحب ذريتک وتولاهم من النار ووعدى الحق وانالا اخلف الميعاد وانما امرت بعبدى هذا الى النار لتشفعى فيه فاشفعک فيتبين لملائكتى وانبيائى ورسلى واهل الموقف موقفک منى ومسكانک عندى فمن قرات بين عينيه مؤمنا فخذى وادخليه الجنة وقال حد ثنا ابى عن سعد عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن الحسن بنمحبوب عن مالک بن عيه من حبيب السجستانى عن الباقر عليه السلام ان الله انزل على رسوله رمانتين

(اور جب وہ جہنم کے دروازے پر پہنچے گا اور) جناب سیدہ اس کی دو آنکھوں کے درمیان "محبّ" (مؤمن) لکھا ہوا دیکھیں گی تو بارگاہ خداوندی میں عرض کریں گی اے میرے پروردگار! تو نے میرا نام فاطمہؑ رکھا ہے اور تو نے مجھسے اور میری ذریت سے محبت کرنے والوں کو آتش جہنم سے آزاد فرمایا ہے اور تیرا وعدہ برحق ہے تو کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا (پھر

ہمارا محب جہنم میں کیوں جائے؟) اس وقت خدا فرمائے گا یا فاطمہؑ! تو نے سچ کہا ہے میں نے تیرا نام فاطمہؑ رکھا ہے (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے تجھ سے اور تیری ذریت سے محبت کرنے والوں کو آتش جہنم سے آزاد کر دیا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ میرا وعدہ برحق ہے میں کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا (بایں ہمہ) میں نے اپنے اس (گنہگار مگر آپ کے حبدار) بندے کو جہنم میں داخل کرنے کا حکم اس لیے دیا تاکہ تو اس کی شفاعت و سفارش کرے اور میں اسے قبول کروں تاکہ میرے فرشتوں، نبیوں، رسولوں اور تمام اہل محشر پر واضح و آشکار ہو جائے کہ میری بارگاہ میں تیرا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ پس تو جس شخص کی دو آنکھوں کے درمیان لفظ ''مؤمن'' پڑھتی جا اسے پکڑ کر داخل جنت کرتی جا۔ (۶۵) انہی جناب سے مروی ہے کہ ایک بار خداوند عالم نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو انار نازل فرمائے۔

فتنا ولها فاوحی الله اليه يا محمدًا! انهمامن قطف الجنة فلايا كل منهما الاانت ووصيک علی بن ابی طالب...... الحديث...... وقال حدثنا محمد بن القاسم الاستر آبادی قال حدثنا يوسف بن محمد بن زيادوعلی بن محمد بن يساد عن ابويهما عن ابی محمد الحسن بن علی العسكری عليه السلام عن ابيه عن آبائه عن رسول اللهؐ قال فی حديث طويل ثم نادی ربنايا امة محمدؐ! ان قضائی عليكم ان رحمتی سبقت غضبی وعفوی قبل عقابی فقد استجبت لكم من قبل ان تدعونی واعطيتكم من قبل ان تسالونی من لقينی منكم بشهادة الا اله الاالله وحده لا شريک له و ان محمدا عبده و رسوله صادق فی اقواله فحق فی افعاله وان علی بن ابی طالب اخوه ووصيه من بعده ووليه ويلتزم طاعته كما يلتزم طاعة محمد فان اوليائه المصطفين المطهرين

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو لے لیا خدا نے وحی فرمائی یا محمدؐ! یہ جنت کے میووں

Scanned by CamScanner

میں سے ہیں لہٰذا ان کو تیرے یا تیرے وصی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے سوا اور کوئی شخص نہ کھائے۔

(٦٦) جناب امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آباؑ و اجداد کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرمایا پھر خدا نے ندا دی اے امت محمدؐ! تمہارے متعلق میرا فیصلہ یہ ہے کہ میری رحمت میرے قہر وغضب پر سبقت لے گئی ہے اور میرا عفو اور میری بخشش میری عقوبت وسزا سے پہلے ہے میں نے تمہاری دعا سے پہلے تمہاری دعا قبول کی ہے اور تمہارے سوال کرنے سے پہلے تمہیں عطا کیا ہے پس تم میں سے جو شخص اس شہادت کے ساتھ میری بارگاہ میں آئے گا کہ میرے سوا کوئی اللہ نہیں ہے اور نہ میرا کوئی شریک ہے محمدؐ میرے ایسے عبد اور رسول ہیں جو اپنے اقوال میں صادق اور اپنے افعال میں برحق ہیں اور علیؑ بن ابی طالبؑ ان کے بھائی اور ان کے بعد ان کے وصی وولی ہیں اور ان (علیؑ) کی اطاعت کو اسی طرح لازم جانتا ہوگا جس طرح رسولؐ کی اطاعت کو لازم جانتا ہے کیونکہ آنجنابؑ کے وہ برگزیدہ اولیاء جو گناہوں سے پاک ہیں۔

المنشين بعجائب آيات الله و دلائل حجج الله من بعد هما اوليائه ادخلته جنتي وان كانت ذنوبه مثل زبد البحر فلما بعث الله محمدا قال وما كنت بجانب الطور اذناديتا امتک بهذه الكرامت ورواه في عيون الاخبار بهذا السند مثله......

وفي كتاب من لايحضره الفقيه بهذا الاسناد قال قال رسول اللهؐ اسرائيل و اعطاه التور اة والالواح رائی مكانه من الله تعالیٰ فقال

اور اللہ کی عجیب وغریب آیات اور اس کی حجتوں کے دلائل و براہین کی خبر دینے والے ہیں (گیارہ امامؑ) یہ بھی ان دونوں (محمدؐ علیؑ) کے بعد خدا کے ولی ہیں تو ایسے (خوش اعتقاد) آدمی کو میں ضرور اپنی جنت میں داخل کروں گا اگر چہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں[1]۔ جب خدا نے (عالم دنیا میں) آنحضرت کو مبعوث فرمایا تو کہا "تو طور کی اس جانب

Scanned by CamScanner

موجود نہیں تھا جب ہم نے تیری امت کو اس کرامت سے نوازا تھا۔ (٦٧) اسی مذکورہ بالا سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا جب خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو مبعوث فرمایا اور ان کو مناجات وکلام کے لیے منتخب کیا انکے لیے سمندر کو شگافتہ کیا بنی اسرائیل کو نجات دی اور ان کو توراۃ عطا کی تو جب انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں اپنا یہ مرتبہ ومقام دیکھا تو خوش ہو کر عرض کیا!

یارب اکرمتنی بکرامة لم تکرم بها احدا قبلی فقال الله! یا موسیٰ ! اما علمت ان محمدا افضل عندی من جمیع ملائکتی وجمیع خلقی فقال موسیٰ یا رب! فان کان محمدا اکرم عندک من جمیع خلقک فهل فی آل الانبیاء اکرم من آلی؟ قال الله تعالیٰ یا موسیٰ اما علمت ان فضل ال محمد علی آل النبین کفضل محمد علی جمیع المرسلین فقال یا رب فان کان آل محمد کذلک فهل فی امم الانبیاء افضل عندک من امتی ظللت علیهم الغمام وانزلت علیهم المن والسلویٰ

وفلقت لهم البحر فقال الله تعالی یا موسیٰ! اماعلمت ان فضل امة محمدؐ علی جمیع الامم کفضلی علی جمیع خلقی فقال موسیٰ یا رب لیتنی اراهم فقال الله یا موسیٰ انک لن تراهم فلیس هذا اوان ظهور هم ولکن

یاالہا! تو نے مجھے وہ عزت وکرامت عطا کی ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی خدا نے فرمایا

ل اس قسم کی احادیث کا مطلب یہ ہے کہ صحیح العقیدہ مگر بدعمل لوگ مخلد فی النار نہ ہوں گے بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر بالآخر جنت میں داخل کئے جائیں گے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کو ان کے برے اعمال کی سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ یہ امر قرآنی آیات آئمہؑ کی مسلمہ روایات اور اسلامی معتقدات کے بالکل خلاف ہے بد اعتقادی کا سب سے بڑا نقصان وزیاں یہی ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی مخلد فی النار ہوگا جس سے کبھی نجات نہ مل سکے گی اس مطلب کی کسی اور جگہ مزید وضاحت کی جائے گی انشاء اللہ بہر و تشکر یہ حقیقت ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیے کہ حضرت علی امیر المومنین اور امام المتقین ہیں اور جو شخص عقیدہ مومن نہیں ہے اور عملاً متقی نہیں ہے اس سے حضرت علی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

اے موسیٰ! کیا...... تمہیں معلوم نہیں کہ محمدؐ (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے نزدیک میرے تمام فرشتوں اور میری تمام مخلوق سے افضل ہیں! یہ سن کر جناب موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ اگر حضرت محمدؐ! تیرے نزدیک تیری سب مخلوق سے افضل ہیں تو کیا نبیوں کی آل میں کسی نبی کی آل میری آل سے افضل ہے؟ فرمایا یا موسیٰؑ! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آل محمد کو سب نبیوں کی آل پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح حضرت محمد کو سب نبیوں پر فضیلت حاصل ہے جناب موسیٰؑ نے عرض کیا۔ یا رب! اگر آل محمدؐ اس شان و مقام کی مالک ہے تو کی کسی نبی کی امت میری اس امت سے افضل ہے۔ جس پر تو نے بادل کو سایہ فگن کیا ہے آسمان سے من وسلویٰ نازل کیا ہے اور ان کے لیے دریا کو شگافتہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا اے موسیٰ! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ حضرت محمد کی امت کو دوسری تمام امتوں پر وہی فضیلت ہے۔ جو مجھے اپنی مخلوق پر ہے (یہ سن کر جناب موسیٰ! نے عرض کیا۔ اے کاش میں ان لوگوں کو دیکھ سکتا! ارشاد ہوا تم ان کو اس عالم آب و گل میں ہرگز نہیں دیکھ سکتے کیونکہ ہنوز ان کے ظہور کا زمانہ نہیں آیا ہاں البتہ

سوف تراهم فی الجنان جنة عدن والفردوس بحضرة محمدً فی نعیها ینعمون وفی خیراتها یتجحون افتحب ان اسمعک کلامهم ؟ قال نعم یاالٰهی فاوحی الله الیه قم بین یدی واشدد منزرک قیام العبد الذلیل بین یدی الملک الجلیل. ففعل ذلک موسیٰ علیه السلام فنادی ربنا تعالیٰ یاامة محمدً! فنادوه کلهم وهم فی اصلاب آبائهم...... لبیک اللهم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة والملک لک لاشریک لک لبیک قال فجعل الله تلک الاجابة شعار اللحج ورواه فی کتاب العال بهذا السند ایضاوزاد الحدیث المتقدم علیه......وفی کتاب کمال الدین وتمام النعمته قال حدثنا محمد بن الحسن بن الولید عن الصفار عن احمد بن ابی عبدالله البرقی عن ابیه عن مفضل بن صالح عن جابر عن الباقر علیه السلام قال

تم عنقریب ان کو جنت عدن اور جنت الفردوس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Scanned by CamScanner

حضور میں دیکھو گے جبکہ وہ اس کی نعمتوں سے متنعم ہوں گے اور اس کی نعمات وخیرات سے خوش وخرم ہوں گے، ہاں البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان کا کلام سنوا سکتا ہوں عرض کیا ہاں یا اللہ ضرور سنوا! خدا نے فرمایا میری بارگاہ میں کمر محکم باندھ کر اس طرح کھڑے ہو جاؤ جس طرح ایک بندہ ذلیل اپنے رب جلیل کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے چنانچہ جناب موسیٰؑ اس طرح کھڑے ہوگئے تب خدا نے ندا دی "یا امت محمدؐ! تو سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا جبکہ وہ ہنوز اپنے اباؤاجداد کی صلبوں (پشتوں) میں تھے۔

"لبیک اللهم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لکَ والملک لکَ لاشریک لک لبیک"

فرمایا خدا کو امت محمدیہ کا یہ جواب اس طرح پسند آیا کہ اس نے اس جواب کو حج کا شعار قرار دے دیا (چنانچہ آج حجاج کرام احرام باندھ کر اسی طرح تلبیہ کہتے ہیں)

(۶۸) جابرؓ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا

یاتی علی الناس زمان یغیب عنهم امامهم فطوبی للثابتین علی امرنا فی ذلک الزمان ان ادنیٰ مایکون لهم من الثواب ان ینادیهم الباری تعالیٰ فیقول عبادی وامائی آمنتهم بسری وصدقتم بغیبی فابشروا بِحسنِ الثواب منی انتم عبادی وامائی حقا منکم اتقبل وعنکم اعفو ولکم اغفر وبکم اسقی عبادی الغیث وادفع عنهم البلاء لولاکم نزلت علیهم عذابی......

وفی کتاب ثواب الاعمال قال حدثنا محمد بن الحسن بن الولید عن الصفار عن الحسن بن علی عن العباس بن عامر عن احمد بن وزق عن یحییٰ بن ابی العلاعن جابر عن الباقر قال ان عبدا مکث فی النار سبعین خریفا والخریف سبعون سنة ...... ثم سال الله بحق محمد و اهلبیته لما رحمتنی فاوحی الله الی جبرائیل ان اهبط الی عبدی فاخرجه قال یا رب!

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا امام ان سے غائب ہو جائے گا خوشخبری ہے ان لوگوں

Scanned by CamScanner

کے لیے جو اس زمانہ میں ہمارے (مذہب) پر ثابت قدم رہیں گے وہ کم ترین ثواب جو خدا ان لوگوں کو دے گا یہ ہوگا کہ خدا ان کو ندا دے گا کہ اے میرے بندو! اور اے میری کنیزو! تم میرے غیب پر ایمان لائے ہو اور میرے راز کی تصدیق کی ہے۔ اس لیے تمہیں بہترین اجرو ثواب کی بشارت ہو۔ میں تمہارے ہی اعمال قبول کروں گا تمہیں ہی معافی دوں گا اور تمہارے ہی گناہ معاف کروں گا نیز تمہارے ذریعہ سے عام لوگوں کو بارش سے سیراب کروں گا اور تمہاری ہی وجہ سے ان سے بلاؤ مصیبت کو دور کروں گا اگر تم نہ ہوتے تو میں ان لوگوں پر عذاب نازل کر دیتا۔

(۶۹) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ ایک (گنہگار) بندہ ستر خریف تک جہنم میں سزا بھگتتا رہا جبکہ ایک خریف ستر سال کا ہوتا ہے اس کے بعد خدا کو "محمدؐ اور ان کی اہلبیت کے حق" کا واسطہ دے کر دعا کی کہ مجھ پر رحم فرما خدا نے جبرائیلؑ کو وحی فرمائی کہ میرے اس بندے کے پاس جا اور اسے (جہنم سے باہر نکال۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا۔ یارب!

کیف لی بالھبوط فی النار؟ قال انی امرتھا ان تکون علیک بردا وسلاما قال یا رب! فما علمی بموضعه؟ قال انه فی جب فی سجین قال فھبط جبرائیل فی النار علی الرجل فاخرجه فقال الله تعالیٰ یا عبدی کم لبثت تنادینی فی النار؟ قال ما احصی یا رب! فقال الله اما وعزتی و جلالی لولا ماسالتنی به لاطلت ھوانک فی النار ولکنی حتمت علی نفسی ان لا یسالنی عبد بحق محمد واھل بیته الا غفرت له ما کان بینی و بینه وقد غفرت لک الیوم!...... وفی کتاب المجالس عن ابیه عن محمد بن یحییٰ العطار عن محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران الاشعری عن الحسن بن علی الکوفی عن العباس بن معروف ببقیة السند مثله.

وفی ثواب الاعمال ایضا قال حدثنی ابی قال حدثنی الحسن بن علی العاقولی

میں جہنم میں کس طرح جا سکتا ہوں؟ فرمایا میں نے اسے حکم دے دیا ہے وہ تمہارے اوپر ٹھنڈی اور باعث سلامتی بن جائے گی عرض کیا یارب مجھے کیا پتہ کہ وہ (جہنم میں) کس جگہ ہے؟ فرمایا

وہ جہنم کے ایک گہرے کنویں کے اندر ہے چنانچہ جبرائیلؑ جہنم میں گئے اور اس بندے کو نکال لائے تب خدا نے اس بندہ سے فرمایا اے میرا بندہ! کتنے عرصے سے تو مجھے جہنم میں پکار رہا ہے؟ عرض کیا یا رب! میں شمار نہیں کر سکتا۔ خدا نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر تو ان ہستیوں کے واسطہ سے دعا نہ کرتا تو ابھی میں کچھ اور عرصہ تک تجھے ذلیل و رسوا کرتا لیکن میں نے اپنے اوپر اس بات کو لازم قرار دے دیا ہے کہ جو بھی بندہ مجھ سے محمدؐ اور ان کی اہلبیت کا واسطہ دے کر مجھ سے (بخشش گناہ کل سوال کرے گا تو میں اسے ہر وہ گناہ بخش دوں گا جو میرے اور اس کے درمیان ہوگا (یعنی میرے حقوق سے متعلق ہوگا) اس لیے میں نے آج تجھے بخش دیا ہے۔

عن احمد بن هارون القطان القصری عن محمد بن عبدالملک القطان عن زباد القندی عن موسیٰ بن جعفر عن ابیه عن جده عن الحسین علیه السلام قال لما بعث الله موسیٰ علیه السلام کلمه علی طور سیناء ثم اطلع الی الارض اطلاعة فخلق من نور وجهه العقیق ثم قال الله آلیت علی نفسی ان لاعذب کف لا بسه اذا تولیٰ علیا بالنار!...... وفی کتاب عیون الاخبار قال حدثنا عبدالواحد بن محمد ابن عبدوس النیسا بوری العطار فی شعبان ۳۵۲ھج قال حدثنا علی بن محمد بن قتیبه النیسا بوری من الفضل بن شاذان قال سمعت الرضا علیه السلام یقول لما امر الله ابراهیم ان یذبح مکان ابنه اسماعیل الکبش تمنیٰ ان یکون ذبح ابنه اسماعیل بیده ولم یؤ مر بذبح الکبش لیر جع الی قلبه مایرجع الی قلب الوالدالذی

(۷۰) زیاد کندی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد طاہرینؑ کے سلسلہ سند سے حضرت امام حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث بہ نبوت فرمایا اور کوہ طور پر ان سے کلام کیا تو انہوں نے زمین کی طرف نگاہ کی تو خدا نے ان کے چہرے کے نور سے عقیق کو خلق فرمایا پھر خدا

Scanned by CamScanner

نے فرمایا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہوگی اسے دوزخ میں عذاب نہیں کروں گا بشرطیکہ حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہو۔

(۱۷) فضل بن شاذان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب خدا نے اپنے خلیل کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبہ ذبح کریں تو اُن کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ کاش وہ اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کو ذبح کرتے اور اس کی جگہ انہیں دنبہ ذبح کرنے کا حکم نہ دیا جاتا تا کہ ان کے دل و دماغ کو وہ صدمہ پہنچتا جو ایک والد کو

یذبح اعزولده بیده فیستحق بذلک ارفع درجات اهل الثواب علی المصائب فاوحی الله عزوجل الیه یا ابراهیم! من احب خلقی الیک؟ فقال یا رب ماخلقت خلقا هو احب الی من محمد حبیبک صلی الله علیه وآله وسلم فاوحی الله عزوجل الیه یا ابراهیم! فهو احب الیک ام نفسک؟ قال هو احب الی ثم قال اولاده احب الیک ام اولادک قال بل ولده قال فذبحه علی یدک اوجع لقلبک ام ذبح ولده علی یدا عدائه؟ قال بل ذبح ولده علی ایدی اعدائه ظلما اوجع لقلبی قال یا ابراهیم! فان طائفة تزعم انهم من امة محمد صلی الله علیه وآله وسلم ستقتل الحسینؑ ابنه من بعده

اپنے عزیز ترین فرزند کے ذبح کرنے سے پہنچتا ہے تا کہ وہ مستحقین ثواب میں سے اعلیٰ ترین درجوں کے مستحق قرار پاتے اس وقت خدا نے وحی فرمائی کہ اے ابراہیمؑ! تمہیں میری تمام مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ عرض کیا یا رب! تو نے کوئی ایسی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھے تیرے حبیب محمدؐ سے زیادہ محبوب ہو ارشاد ہوا وہ تمہیں زیادہ محبوب ہیں یا اپنی ذات؟ عرض کیا وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا آیا ان کی اولاد زیادہ محبوب ہے یا اپنی اولاد؟ عرض کیا ان کی اولاد زیادہ عزیز ہے!

فرمایا تمہارے بیٹے کا تمہارے ہاتھوں ذبح ہونا تمہارے لیے زیادہ رنج و قلق کا باعث ہے یا

ان کے بیٹے کا ان کے دشمنوں کے ہاتھوں ذبح ہونا؟ عرض کیا ان کے فرزند کا دشمنوں کے ہاتھوں ذبح ہونا میرے لیے زیادہ رنج والم کا باعث ہے ارشاد ہوا اے ابراہیمؑ! ایک گروہ جو گمان کرتا ہوگا کہ وہ محمدؐ کی امت سے ہے ان کے فرزند حسین علیہ السلام کو ظلم و جور سے شہید کرے گا۔

ظلما وعدوانا كمايذبح الكبش ويستو جبون بذلك سخطي فجزع ابراهيم لذلك وتوجع قلبه واقبل يبكي فاوحى الله اليه يا ابراهيم! قد فديت جزعك على ابنك اسماعيل لو ذبحته بيدك بجزعك على الحسينؑ وقتله واوجبت لك ارفع درجات اهل الثواب على المصائب ؟

وقال حدثنا ابو محمد جعفر بن نعيم الشاذانيؒ قال حدثنا احمد بن ادريس قال حدثنا ابراهيم بن هاشم عن علي بن معد عن الحسين بن خالد عن ابي الحسن الرضا عليه السلام عن ابيه عن ابائه عن رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم قال هبط علي جبرئيل فقال يا محمدؐ! ان الله جل جلاله يقول لولم اخلق عليا ماكان

جس طرح دنبہ کو ذبح کیا جاتا ہے اور اس طرح وہ میرے قہر وغضب کا سزاوار قرار پائے گا (یہ وحشت ناک خبر سن کر) جناب خلیلؑ کا دل رنجیدہ ہوا اور وہ جزع وفزع اور گریہ و بکا کرنے لگے تب خدا نے وحی فرمائی اے ابراہیمؑ! اگر تم اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کو ذبح کرتے اور اس پر جزع فزع کرتے تو اس کا فدیہ میں نے حسین علیہ السلام پر تمہاری اس جزع فزع کو قرار دیا ہے اور اس کے عوض تمہارے لیے ان بلند ترین درجات کو واجب قرار دیا ہے جو مصائب میں صبر کرنے والوں کو ملتے ہیں۔

(۷۲) حسین بن خالد جناب حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے اباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے پاس ایک بار جبرائیلؑ آئے اور کہا کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ اگر میں علی

Scanned by CamScanner

علیہ السلام کوخلق نہ کرتا تو

لفاطمة كفومن ولد آدم وذريته وفي نسخة آدم ومن دونه!...... وقال حدثنا عبدالواحد بن محمد بن عبدوس النيشا پورى العطارا قال حدثنا على بن محمد بن قتيبه عن حمدان بن سليمان عن عبدالسلام بن صالح الهروى عن الرضاعليه السلام قال ان آدمؑ...... لما اكرمه الله تعالىٰ ذكره با سجاده ملائكته له وبادخاله الجنة قال في نفسه هل خلق الله بشرا هوافضل منى! فناداه الله ارفع راسك ياآدم! وانظر الى ساق عرشي فرفع رائسه آدم فنظر الى ساق العرش فاذا عليه مكت وب "لا اله الا الله محمد رسول الله على ابن ابى طالب امير المومنين وازوجته فاطمة سيده نساء العالمين والحسن والحسين سيد الشباب اهل الجنة" فقال آدم! يارب من هؤلاء! فقال الله! هؤلأ من

اولاد آدم میں فاطمہؑ (الزہراءؑ) کا کوئی ہم سر نہ تھا دوسری روایت میں یوں وارد ہے کہ ''آدمؑ ہوں یا ان کے علاوہ کوئی اور نبی ہوان کا کوئی کفووہمسر نہ تھا۔''

(۷۳) عبدالسلام بن صالح الہروی حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب خداوند عالم نے ملائکہ کو آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز کر کے اور ان کو جنت میں داخل کر کے ان کو عزت وکرامت بخشی تو آدم نے دل میں کہا کہ کیا خدا نے کوئی ایسا انسان بھی پیدا کیا ہے جو مجھ سے افضل ہو؟ تب خدا نے ان کو ندادی کہ اے آدمؑ! سر بلند کر اور میرے پایہ عرش پر نگاہ کر۔

حسب الحکم جب آدمؑ نے نظر اٹھا کر ادھر دیکھا تو ساق عرش پر یہ عبارت کندہ تھی ''خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے محمدؐ اس کے رسول ہیں۔علیؑ بن ابی طالبؑ اہل ایمان کے امیر ہیں اور ان کی زوجہ جناب فاطمہؑ عالمین کی عورتوں کی سردار اور حسنؑ وحسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں یہ دیکھ کر جناب آدمؑ نے کہا پروردگارا یہ کون ہیں؟ ارشاد ہوا یہ

ذاريتك وهم خير منك ومن جميع خلقي ولولاهم ما خلقتك، ولا خلقت

Scanned by CamScanner

الجنة والنار ولا السماء ولارض فاباک ان تنظر اللیهم بعین الحسد فاخرجک من جواری. الحدیث......

ورواه فی کتاب معانی الاخبار عن عبدالواحد بن محمد بن عبدوس عن علی بن محمد بن قتیبه عن حمدان بن سلیمان عن عبدالسلام بن صالح الهروی عن الرضاعلیه السلام مثله سواء ...... وقال حدثنا محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ قال حدثنی ابو الحسن الرضا علیه السلام قال حدثنی ابی موسیٰ عن آبائه عن رسول الله عن جبرائیل الله تعالیٰ قال من عادیٰ اولیائی فقد بارزی بالمحاربة ومن حارب اهل بیت نبی فقد حل علیه عذابی ومن تولیٰ غیر هم

تمہاری اولاد میں سے ہیں اور یہ نہ صرف تم سے بلکہ میری تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں اور اگران کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا اور نہ جنت و نار کو پیدا کرتا اور نہ ارض وسماء کو خبردار حسد کی نگاہ سے ان کی طرف نہ دیکھنا ورنہ میں تمہیں اپنے جوار رحمت سے نکال دوں گا۔ الحدیث۔ (کذافی معانی الاخبار)

(۷۴) حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرینؑ کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپؐ جبرائیل امینؑ سے اور وہ رب جلیل سے روایت کرتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میرے اولیاء (دوستوں) سے دشمنی کرتا ہے وہ میرے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی نبی کی اہلبیتؑ سے جنگ کرتا ہے اس پر میرا عذاب نازل ہوتا ہے اور جو شخص ان کے علاوہ غیروں سے دوستی کرتا ہے اس پر میرا قہر وغضب نازل ہوتا ہے اور جو ان کے غیروں کی عزت کرتا ہے۔

فقد حل علیه غضبی ومن اعزّغیرهم فقد آذانی ومن آذانی فله النار. وقال حدثنا محمد بن الحسین بن یوسف البغدادی قال حدثنی احمد بن الفضل قال حدثنی بکربن محمد القصری قال حدثنی ابو محمد الحسین بن علی بن

Scanned by CamScanner

موسیٰ بن جعفر قال حدثنی ابی عل بن موسیٰ قال حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال حدثنی ابی جعفر بن محمد قال حدثنی ابی محمد بن علی قال حدثنی ابی علی بن الحسین قال حدثنی ابی الحسین بن علیؑ قال حدثنی جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لیلۃ اسری بی رایت فی بطنان العرش ملکا بیدہ سیف من نور یلعب بہ کلعب علی بن ابی طالبؑ بذی الفقار وان الملائکۃ اذ داشتاقوا الی علی بن ابی طالبؑ نظروا الی ذلک الملک! فقلت یا رب ھذا

وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے تو اس کے لیے جہنم ہے۔

(۷۵) آئمہ اہلبیت علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا جس رات مجھے معراج پر پہنچایا گیا تو میں نے وسط عرش پر (ہمشکل علیؑ) ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک نورانی تلوار تھی جس سے وہ اس طرح کھیل رہا تھا جس طرح حیدر کرار میدان کارزار میں ذوالفقار سے کھیلتے تھے اور فرشتے جب حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کے مشتاق ہوتے تو اس فرشتہ کی طرف دیکھ لیتے میں نے عرض کیا یارب! کیا یہ

خی علی بن ابی طالبؑ وابن عمی ؟ فقال اللہ یا محمدؐ ! ھذا ملک خلقتہ علی صورت علی یعبدنی فی بطنان عرشی تکتب حسناتہ وتسبیحہ و تقدیسہ لعلی بن ابی طالبؑ الی یوم القیامتہ

وفی کتاب معانی الاخبار قال حدثنا احمد بن محمد بن الھیثم العجلی قال حدثنا احمد بن یحییٰ بن زکریا العطان قال حدثنا بکر بن عبداللہ بن حبیب قال حدثنا تمیم بن بھلول عن ابیہ عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام ان اللہ

میرے عمز اد بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں؟ ارشاد ہوا! یا محمدؐ! یہ ایک فرشتہ ہے جسے میں نے علیؑ کی شکل وصورت میں پیدا کیا ہے جو وسط عرش پر میری عبادت کرتا ہے اور روز قیامت تک اس کی تمام

Scanned by CamScanner

نیکیوں اور اس کی ہر قسم کی تسبیح وتقدیس کا ثواب حضرت علیؑ کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہیگا۔

(۷۶) مفضل بن عمر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم تعالیٰ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام و جعل اعلاها و انشرفها ارواح محمدؐ و آل محمد ثم عرضهم علی السموات والارض والجبال فغشیها نور هم فقال الله تعالیٰ للسموات والارض والجبال هولاء احبائی واولیائی وحججی علی خلقی وائمة بریتی ماخلقت خلقا هو احب الی منهم لهم ولمن تولاهم خلقت جنتی ولمن خالفهم وعاداهم خلقت ناری فمن ادعی منزلتهم منی و محلهم من عظمتی عذبته عذابالا اعذبه احدامن العالمین وجعلته مع المشرکین فی اسفل درک من ناری ومن اقربولایتهم ولم یدع منزلتهم منی ومکانهم من عظمتی جعلته معهم فی

نے اجسام وابدان سے دو ہزار سال پہلے ارواح کو خلق فرمایا اور ان سب سے افضل واعلیٰ اور اشرف و اکمل چہاردہ معصومینؑ کی ارواح مقدسہ کو قرار دیا پس خدا نے ان کو زمینوں، آسمانوں اور پہاڑوں پر پیش کیا اور ان سے فرمایا یہ ہیں میرے احباء واولیاء اور میری مخلوق پر میری حجتیں اور میری مخلوق کے پیشوا میں نے کوئی ایسی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھے ان سے زیادہ محبوب ہو میں نے ان کے لیے اور ان کے حقیقی حبداروں کے لیے جنت پیدا کی ہے اور ان کی

[1] اس حدیث قدسی اور اس طرح متعدد دوسری کئی احادیث قدسیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شب معراج پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمانوں پر اسی فرشتہ کو دیکھا تھا جو حضرت علی علیہ السلام کا ہمشکل تھا یا پھر جناب علیؑ کی تمثال مبارک کو کئی مقامات پر مشاہدہ کیا تھا جس سے یار لوگوں نے یہ اپج لگائی کہ آپ نے خود حضرت علیؑ کو وہاں دیکھا تھا اور بعض نے بموجب "زادفی الطبور نغمة" یہ اضافہ بھی کیا کہ آنحضرتؐ نے وہاں ان کو شیر کی شکل میں دیکھا تھا جس کے منہ میں انگوٹھی تھی۔ حمقوں نے وہاں کھیر کھلائی اور بعض نادانوں نے کشتی لڑائی حالانکہ یہ سب باتیں ہفوات وخرافات میں داخل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام کے سفر معراج کے وقت حضرت امیرؑ بطور حجت خدا فرش زمین پر تشریف فرما تھے۔ معراج پیغمبر اسلام کے ان خصائص میں سے ہے کہ اس میں کوئی ان کا شریک نہیں ہے۔ اس مطلب کی مزید وضاحت ہماری کتاب "اصول الشریعہ" کے آٹھویں باب میں دیکھی جا سکتی ہے..... (منہ عفی عنہ)

مخالفت کرنے والوں اور ان سے عداوت رکھنے والوں کے لیے جہنم پیدا کی ہے، میری بارگاہ میں ان کی جو قدرومنزلت اور ان کا جو محل و مقام ہے جو اس کا اپنے لیے دعویٰ کرے گا میں اسے ایسی سخت سزا دوں گا جیسی عالمین میں سے کسی کو نہیں دوں گا اور اسے مشرکوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں رکھوں گا اور جو شخص ان کی ولایت؛ محبت کا اقرار واعتراف کرے گا اور ان کی مخصوص منزلت اور ان کے مقام کا دعویٰ نہیں کرے گا تو میں اسے ان کے ہمراہ باغہائے بہشت میں رکھوں گا۔

روضات جنانی وکان لهم فيها مايشائون عندی وابحتهم کرامتی واحللتهم جواری وشفعتهم فی المذنبين من عبادی وامائی فولايتهم امانتة عند خلقی فايكم يحملها باثقالها ويدعيها لنفسه دون خيرتی فايت السموت والارض والجبال ان يحملنها واشفق من ادعاء فنزلتها فلها اسكن الله آدم وزوجته الجنة قال لهما كلامن حيث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة يعنی شجرة الحنطة فتكونا من الظالمين فنظرالی منزلة محمدٌ وعلیٌ وفاطمةٌ والحسنٌ و الحسينٌ والائمة. بعد هم فوجدااشرف منازل اهل الجنة فقالا ياربنا! لمن هذه المنزلة؟ فقال الله تعالیٰ ارفعارئو سكما الی ساق

کہ جہاں وہ جو کچھ چاہے گا وہ کچھ میری بارگاہ سے حاضر پائے گا اور ان کے لیے اپنی عزت و کرامت کو مباح کروں گا اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دوں گا اور اپنے گنہگار بندوں اور کنیزوں کے حق میں ان کی سفارش کو قبول کروں گا پس ان کی ولایت میری مخلوق کے پاس امانت ہے پس (اے آسمانو، زمینو اور پہاڑو) تم میں سے کون ہے جو اس ولایت کو اس کے بوجھ سمیت اٹھائے؟ اور میری پسند کے بغیر اس کا اپنے لیے دعویٰ کرے؟ مگر آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کی منزلت کا دعویٰ کرنے سے ڈر گئے پس خدا نے جب جناب آدمؑ اور حواؑ کو پیدا کر کے ان کو جنت میں ٹھہرایا! تو ان سے فرمایا جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اس گندم کے درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالم بن جاؤ گے بس جب

Scanned by CamScanner

جناب آدمؑ وحواؑ نے چہاردہ معصومین علیہم السلام کی منزلت ومکان پر نگاہ ڈالی تو اسے تمام اہل بہشت کی منزلوں سے اشرف واعلیٰ پایا عرض کیا! اے پروردگارا! یہ کس کی منزلت ہے؟ خدا نے فرمایا اپنے سروں کو میرے پایہ عرش کی طرف بلند کرو۔

عرشي فرفعار ؤوسهما فوجدااسم محمدؐ و عليؑ وفاطمة والحسنؑ و الحسينؑ والائمة بعد هم مكتوبة على ساق العرش بنور من نور الجبار جل جلاله فقالا يا ربنا! ما اكرم اهل هذه المنزلة عليک وما احبهم اليک وما اشرفهم لديک؟ فقال الله تعالىٰ لو لا هم ماخلقتكما ؟ هولاء خزنة علمي وامنائي على سري اياكما ان تنظرا اليهم بعين الحسد تتمنيا منزلتهم عندی و محلهم من كرامتي فتد خلابذلک في نهي وعصياني فتكونا من الظالمين قالا ومن الظالمون؟ قال المدعون لمنزلتهم بغير حق قالا ربنا فارنا منزلة ظالميهم في نارک حتی نراها كمارا سينا منزلتهم في جنتک فامر الله تعالىٰ النار فابرزت جميع مافيها

جب انہوں نے (حسب الحکم) اپنے سر بلند کئے تو دیکھا کہ پایہ عرش پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المرتضی علیہ السلام، فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اور ان کے بعد والے نو(۹) اماموں کے اسماء مبارکہ خدائے جبار کے خاص نور سے لکھے ہوئے پائے۔ عرض کیا پروردگار! اس منزل والے تیرے نزدیک کس قدر مکرم ومحترم ہیں؟ اور وہ تجھے کس قدر محبوب ہیں؟ اور تیری بارگاہ میں انہیں کس قدر مجد وشرف حاصل ہے؟ ارشاد ہوا اگر یہ نہ ہوتے تو میں تم دونوں کو بھی پیدا نہ کرتا۔ یہ میرے علم کے خزانہ بردار، اور میرے رازوں کے امین ہیں۔ خبردار کبھی ان کی طرف حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا اور ان کی اس منزلت ومقام کی جو ان کو میری بارگاہ میں حاصل ہے کبھی اپنے لیے تمنا نہ کرنا ورنہ میرے گناہ اور عصیان میں داخل ہو جاؤ گے اور اس کی وجہ سے ظالموں میں سے بن جاؤ گے! عرض کیا ظالم کون ہیں؟ فرمایا جو ناحق ان کی منزلت اور ان کے مقام کا دعویٰ کریں گے عرض کیا یا اللہ!

Scanned by CamScanner

ہمیں ان کے ظالموں کا جہنم میں اسی طرح مقام دکھا جس طرح جنت میں ان حضرات کا مقام و محل دکھایا ہے۔ پس خدا نے جہنم کو حکم دیا اور اس نے اپنے مختلف قسم کے عذات وعقاب ظاہر کر دیئے۔

من الوان النكال والعذاب وقال عزو جل مكان الظالمين لهم المدعين لمنزلتهم في اسفل درك منها كلما ارادوا ان يخرجوا منها اعيدوا فيها و كلما نضجت جلود هم بذلوا سوا هاليذو قوا العذاب يا آدم و ياحوا! لاتنظرا الى انوارى وحججى تعين الحسد فاهطكما. عن جوارى واحل بكما هوانى الحديث وفيه ذكر توبة آدم و حواوتو توسلهما باسماء الائمة عليهم السلام وروى احمد بن على بن ابى طالب الطبر سى فى كتاب الاحتجاج بالاسناد السابق فى باب ابراهيم عن ابى محمد الحسن بن على العسكرى ان رسول اللهؐ لما خرج من المدينة وكان خلف عليا عليه السلام عليها قال ان جبرائيل اتانى فقال لى. يا محمدؐ! ان العلى الاعلى يقرا عليك

ارشاد ہوا کہ ان کے ظالموں کا مقام ان سب کے نچلے طبقہ میں ہے وہ جب بھی اس سے نکلنے کا ارادہ کرتے ہیں تو پھر اس میں دھکیل دیئے جاتے ہیں اور جب ان کے چمڑے گل سڑ جل جاتے ہیں تو اور بدل دیئے جاتے ہیں تا کہ عذاب وعقاب کا مزہ چکھتے رہیں۔

اے آدمؑ وحواؑ! میرے ان انوار وحجج کی طرف حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا ورنہ میں تمہیں یہاں اپنے جوار سے نکال دوں گا اور پھر تم رسوا ہو جاؤ گے تا آخر حدیث جس میں جناب آدمؑ کے (ترک اولیٰ سے) توبہ کرنے اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے اسماء مبارکہ سے توسل حاصل کرنے کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

(۷۷) امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (غالبا جنگ تبوک کے موقع پر) حضرت علی علیہ السلام کو اپنی جگہ چھوڑ کر مدینہ سے باہر نکلے تو فرمایا جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا علی اعلیٰ تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے۔

Scanned by CamScanner

السلام و يقول يا محمدً ! اما ان تخرج انت ويقيم عليٌ اويقيم انت ويخرج علي لابدمن ذلک فان عليا قد ندبته لاحدى اثنين لايعلم احدكنه جلال من اطاعني فيهما اوعظيم ثوابه غيري وذكرالحديث الى ان قال قال رسول اللهؐ ان آدم لما عصى الله بالكل الشجرة فلم (((يهلک لعالم يقارن بمعصيته التكبر على محمد واله السطيبين وذلک ان الله تعالیٰ قال له يا آدم! عطافي قبلک اليس وتكبر عليک فهلک ! ولوتواضع لک بامري وعظم عزجلالي لا فلح كل الفلاح كماالفلحت وانت عصيتني باكل الشجرة فتواضع لمحمدوآل محمد تفلح كل الفلاح وتزول عنک وصمة الذلة فادعني نمجمد وآله السطيبين لذلک فدعاه بهم فافلح كل الفلاح وروى على بن محمد بن الحسن الطوسي.

یا محمدؐ! یاتم باہر جاؤ اور علیؑ مدینہ میں رہیں ۔ یا علیؑ باہر جائیں اور تم مدینہ میں رہو کیونکہ میں نے علیؑ کو ان دو باتوں میں سے ایک کے لیے منتخب کیا ہے اور جو شخص ان دو باتوں میں میری اطاعت کرے گا اس کی جلالت وشان کی اصل حقیقت اور اس کے عظیم ثواب کا میرے سوا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا (یہاں تک) کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جناب آدمؑ نے درخت (کا پھل) کھانے سے خدا کا عصیاں کیا (ترک اولیٰ کیا) مگر اس کے باوجود ہلاک نہ ہوئے کیونکہ انہوں نے اس عصیاں کے ساتھ سرکار محمدؐ وآل محمدؐ کے اوپر تکبر اور اپنی بڑائی کا دعویٰ نہیں کیا تھا اسی لیے خدا نے ان سے فرمایا اے آدمؑ! تم سے پہلے ابلیس نے میری نافرمانی کی اور تم پر تکبر اور بڑائی ظاہر کی اس لیے وہ ہلاک و برباد ہوگیا اگر وہ میرے حکم کے مطابق تمہارے سامنے اپنی عاجزی پیش کرتا اور میری عزت وجلال کی تعظیم کرتا تو رستگاری حاصل کر لیتا جس طرح تو نے رستگاری حاصل کی ہے حالانکہ تم نے بھی درخت کھانے میں میری نافرمانی کی ہے۔ پس تم محمدؐ وآل محمدؐ علیہم السلام کے لیے تواضع وانکساری کرو۔ اس طرح کامل رستگاری حاصل کر لوگے اور تم سے لغزش کا یہ داغ زائل ہو جائے گا اور محمدؐ وآل محمدؐ کا واسطہ دیکر مجھ سے دعا کرو

چنانچہ آدمؑ نے ان کے توسّل سے دعا کی اور کامل رستگاری حاصل کی۔ (الحدیث)

فی مجالسہ عن ابیہ عن المفید قال حدثنی ابو نصر محمد بن الحسین المقری قال حدثنا عبداللہ الحسین بن علی المرزبانی قال حدثنا محمد بن جعفر الحنفی قال حدثنا یحیٰی بن ہاشم السمسار قال حدثنا عمرو بن شمر قال حدثنا حماد عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ بن حزام قال اتیت رسول اللہؐ فقلت یا رسول اللہ امن وصیک ؟ فامسک عنی عشرا الا یجبینی ثم قال یا جابر الا اخبرک عماسالتنی؟ قلت بابی انت وامی یارسول اللہؐ ! لقد سکت عنی حتی ظننت انک وجدت علیّ! قال ماوجدت علیک یا جابر! ولکن انتظر مایاتینی من السماء ؟ فاتانی جبرائیل فقال یا محمدؐ! ان اللہ

(۷۸) شیخ حسن بن شیخ طوسیؒ باسناد خود امالی ہیں جابر بن عبداللہ بن حزام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار (اوائل بعثت میں) میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کا وصی کون ہے؟ آپ نے دس دن تک مجھے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اس کے بعد فرمایا اے جابرؓ کیا میں تمہیں تمہارے سوال کا جواب نہ دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ نے تو میرے سوال کے جواب میں اس طرح خاموشی اختیار فرمائی کہ میں نے خیال کیا کہ شاید آپ مجھ پر ناراض ہوگئے ہیں۔ فرمایا۔ اے جابر! میں ناراض نہیں ہوا بلکہ انتظار کرتا رہا کہ اس سلسلہ میں آسمان سے کیا (حکم) آتا ہے؟ اب جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے ہیں اور کہا یا محمدؐ! خداوند عالم

یقول ان علی ابن ابی طالب وصیک وخلیفتک علی اھلک وامتک وھو صاحب لوایک یقدمک الی الجنۃ الحدیث۔

وعن ابیہ عن المفید عن محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ عن ابیہ عن سعد عن ایوب بن نوح وصفوان بن یحیٰی عن ابان ابن عثمان عن الصادق علیہ

Scanned by CamScanner

السلام قال اذا كان يوم القيامة نادى منادعن بطنان العرش اين خليفة الله فيقوم دائودٗ فيقال له بسنا اياک اردناوان کنت خليفة الله ثم نيادى مناداين خليفة الله ! فيقوم على بن ابى طالب فياتى النداء من قبل الله يا معشر الخلائق هذا على بن ابى طالب. خليفة الله فى ارضه وحجته على عباده فمن تعلق بحبله فى دار الدنيا فليتسعلق بحبله فى هذا اليوم يستضى بنوره ولتيبعه انى الدرجات العلى من الجنان قال فيؤ مر الناس الذين

فرماتا ہے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ تمہاری اہلبیت اور تمہاری امت میں تمہارے وصی اور جانشین ہیں اور وہ (دنیا کی طرح آخرت میں بھی) تمہارے علمدار ہوں گے جو تمہارے آگے آگے جنت میں جائیں گے۔

(۷۹) نیز باسناد خود ابان بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی وسط عرش سے ندا کرے گا کہ خلیفۃ اللہ کہاں ہیں؟ اس وقت جناب داؤد کھڑے ہوں گے ارشاد ہوگا کہ اگرچہ آپ خلیفۃ اللہ ہیں مگر اس وقت ہمارا مقصود تم نہیں ہو پھر منادی ندا کرے گا کہ ''خلیفۃ اللہ کہاں ہے'' ؟ اس وقت جناب امیر علیہ السلام کھڑے ہوں گے تب خدا کی طرف سے ندا آئے گی۔ اے اہل محشر! یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جو خدا کی زمین میں اس کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہیں پس جو شخص دار دنیا میں ان کی جبل ولایت سے وابستہ تھا وہ آج بھی آئے اور ان کی جبل ولایت کو تھام لے اور ان کے نور سے روشنی حاصل کرے اور جنت کے بلند و بالا درجات میں ا ن کے پیچھے پیچھے چلا جائے پس ان لوگوں کو حکم دیا جائے۔

تعلقوا بحبله فى الدنيا فيتبعو نه الى الجنة ثم ياتى النداء من عندلله الامن ائتم بامام فى دار الدنيا فليتبعه الى حيث يذهب به الحديث وعن ابيه عن المفيد قال حدثنا عيسىٰ قال حدثنا مخول بن ابراهيم قال حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود عن محمد بن عبدالله عن عمر بن على عن ابى جعفر عن ابائه عليهم

Scanned by CamScanner

السلام قال رسول اللهؐ ان الله عهد الی عهدا فقلت یارب ! بینه لی فقال

استمع! قلت سمعت قال ان علیا رایه الهدیٰ بعدک ! و امام اولیائی ونور من

اطاعنی وھوا کلمة التی الزمھا الله المتقین فمن احبه فقدا حبنی ومن ابغضه

فقدا بغضنی فبشره بذلک !

جودار دنیا میں ان کی حبل محبت سے وابستہ تھے کہ وہ آئیں اور ان کے پیچھے پیچھے جنت الفردوس میں چلے جائیں۔ پھر خالق اکبر کی طرف سے ندا آئے گی کہ آگاہ باشید! جو شخص دار دنیا میں جس امام (اہل جنت یا امام اہل نار) کی اقتدا کرتا تھا۔ وہ آئے اور جہاں وہ (امام) جائے یہ بھی وہیں اس کے پیچھے پیچھے[1] چلا جائے۔ (الحدیث)

وعن ابیه قال اخبرنا احمد بن محمد بن ھارون بن الصلت قال اخبرنا ابن عقدة قال اخبرنا محمد بن ھارون الھاشمی فراته علیه قال اخبرنا محمد بن مالک الاثرد النخعی قال حدثنا محمد بن فضیل بن غزوان قال حدثنا غالب الجھنی عن ابی جعفر عن ابیه عن جده عن امیر المومنین علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم لما اسری بی الی السماء ثم من السماء الی السماء ثم الی سدرة المنتھی وقفت بین یدی ربی قال یامحمدؐ! قلت لبیک ربی وسعدیک !قال قدبلوت خلقی فایھم أطوع لک؟ قال قلت رب علیا قال صدقت یا محمدؐ ! فھل اتخذت لنفسک خلیفة یودی عنک ویعلم عبادی من کتابی مالایعلمون ؟ قال قلت رب

---

[1] یہی مفہوم ہے قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کا "یوم ندعو کل اناس یا مامھم " کہ بروز قیامت ہم تمام لوگوں کو (اُن کے امام کے نام کے ساتھ بلائیں گے۔) لہٰذا جہاں جس قوم کا امام جائے گا اس کے پیروکار بھی وہیں جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ امام دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو جنت کی طرف لے جانے والے ہیں۔ (وجعلنا ھم آئمة یھدون بامرنا) اور دوسرے وہ کہ جو جہنم کی طرف بلانے والے ہیں۔ (وجعلنا ھم ائمة یدعوّن الی النار) لہٰذا جہاں امام جائے گا اس کے ماموم بھی لازماً وہیں جائیں گے (منہ عفی عنہ)

احقر مترجم کہتا ہے کہ اس سے اگلی روایت مکرر ہے قبل ازیں اس کا ترجمہ گزر چکا ہے تکرار سے

بچنے کے لیے ترجمہ نہیں کیا جاتا۔

(۸۰) نیز باسناد خود غالب جہنی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ اپنے اباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا اور مسلسل ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور پھر سدرۃ المنتہی تک پہنچایا گیا یہاں تک کہ میں پروردگار عالم کی بارگاہ میں کھڑا ہوا آواز قدرت آئی یا محمدؐ! میں نے عرض کیا لبیک: ارشاد قدرت ہوا تم نے میری تمام مخلوق کو آزما کو دیکھا ہے۔ سب سے بڑھ کر تمہارا اطاعت گزار کون ہے؟؟۔

میں نے عرض کیا پروردگارا! علیؑ ہیں۔ ارشاد ہوا سچ کہتے ہو پھر فرمایا اپنے لیے کوئی خلیفہ مقرر کیا ہے (جو تمہارے بعد) تمہارے فرائض کو انجام دے۔ اور لوگوں کو میری کتاب کی ان باتوں کی تعلیم دے جو وہ نہیں جانتے! عرض کی پروردگارا!

اخترلی فان خیرتک خیرتی قال قداخترت لک خیرتک علیا فاتخذه لنفسک خلیفة ووصیا و نحلته علمی وحلمی وهو امیر المومنین حقالم یقلها احد قبله ولا احد بعده. یا محمدؐ! علی بن ابی طالبؑ رایة الهدیٰ وامام اولیائی ونور من اطاعنی وهوا لکلمة التی الزمتها للمتقین من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد بغضنی فبشره بذلک یا محمدؐ! فقال النبیؐ رب قدبشر ته فقال انا عبدالله وفی قبضته ان یعذبنی فبذنوبی لم یظلمنی شیئا وان یتم ماوعدنی فالله اولی بی فقال اللهم اجل قلبه واجعل ربیعه الایمان بک فقال الله عزوجل قدفعلت ذلک به غیرانی اختصصته بشی من البلاء لم اختص به احد امن اولیائی قال قلت له یارب اخی وصاحبی! قال قد سق فی علمی انه مبتلاو مبتلی به

تو ہی منتخب فرما کیونکہ تیرا منتخب کردہ ہی میرا منتخب کردہ سمجھا جائے گا ارشاد فرمایا! میں نے

تمہارے پسندیدہ شخص علیؑ کو منتخب کیا ہے لہٰذا تم بھی اسے اپنا وصی و جانشین مقرر کرو کہ میں نے اسے اپنا علم و حلم عطا کیا ہے اور وہی درحقیقت تمام مومنوں کے امیر ہیں اور یہ وہ (جلیل القدر) لقب ہے جو ان سے پہلے یا ان کے بعد کسی کے لیے روا نہیں ہے۔ یا محمدؐ، علیؑ ہدایت کے نشان میرے ولیوں کے امام اور میرے اطاعت گزاروں کے نور ہیں اور وہ کلمہ ہیں جو میں نے متقیوں پر لازم قرار دیا ہے جو ان سے دوستی کرے گا وہ مجھ سے دوستی کرے گا جو ان سے دشمنی کرے گا وہ مجھ سے دشمنی کرے گا یا محمدؐ! اس بات کی علیؑ کو بشارت دے دو میں نے عرض کیا یا رب! میں نے یہیں کھڑے کھڑے ان کو بشارت دے دی ہے اور وہ عرض کرتے ہیں کہ میں بندہ خدا ہوں اور اس کے قبضہ قدرت میں ہوں اگر مجھے سزا دے تو یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہے اس میں وہ ظالم نہیں ہے (کسر نفسی ملاحظہ ہو) اور اگر وہ وعدہ پورا فرمائے جو اس نے مجھ سے کیا ہے تو وہ مجھ سے اولیٰ ہے یہ سن کر پیغمبر نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا یا رب ان کے دل کو جلا دے اور اپنی ذات پر ایمان کو ان کی بہار قرار دے خدا نے فرمایا جو کچھ تو نے طلب کیا ہے وہ میں نے ان کو عطا کر دیا ہے مگر ایک بات ہے کہ میں ان کو ایک ایسی بلا و مصیبت کے ساتھ مختص کرنے والا ہوں جس سے اپنے کسی ولی کو مختص نہیں کیا میں نے عرض کیا یا اللہ! علیؑ تو میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں (اور ان سے یہ سلوک) فرمایا یہ بات میرے علم میں گزر چکی ہے کہ ان کو ضرور اس بلاؤ مصیبت میں مبتلا کروں گا۔

ولولا علیٌّ لم یعرف اولیائی ولااولیاء رسلی ! قال محمد بن مالک فلقیت نصر بن المزاحم المنقری فحد ثنی عن غالب الجهنی عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن ابی طالب علیه السلام

عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ثم ذکر مثله محمد بن مالک ولقیت علی بن موسیٰ بن جعفر علیهم السلام فذکرت الحدیث فقال حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال حدثنی ابی جعفر بن محمد قال حدثنی ابی محمد بن علی قال حدثنی ابی علی بن الحسین قال حدثنی ابی

Scanned by CamScanner

الحسین بن علی علیهم السلام قال حدثنی ابی امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و ذکر الحدیث بطوله...... وعن والده قال اخبرنا ابو الفتح هلال بن محمد بن جعفر الخفار قال حدثنی الجعابی قال حدثنا ابو عثمان سعید بن عبدالله بن عمر الانباری قال حدثنا خلف بن دوست قال حدثنا القسم بن هارون قال حدثنا سهل بن سفیان عن همام عن قتادہ عن انس قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لما عرج بی الی السماء ثم دنوت من ربی عزوجل قال یا محمدؐ! من تحب من الخلق؟

اورلوگوں کوبھی ان کے ذریعے سے آزمایا جائے گا (پھر فرمایا) اگر علیؑ نہ ہوتے تو میرے اور میرے رسولوں کے دوست نہ پہچانے جاتے۔

(۸۱) نیز باسناد خود انس بن مالک سے اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب مجھے (شب معراج) آسمان پر پہنچایا گیا اور اپنے پروردگار کے (مرکز انوار) کے قریب پہنچا تو آواز قدرت آئی۔

یا محمد! میری تمام مخلوق میں سے آپ کو کس سے (زیادہ) محبت ہے؟

قلت یارب علیا قال التفت یا محمدؐ! فالتفت بساری فاذا علی بن ابی طالبؑ اقول یعنی انه راه فی الارض فان الله کشف الغطاء بینهما حتی تحاد ثاکما وردفی غیره من الاحادیث والاستفهام هناغیر جار علی حقیقته بل لایصدر من الله عزوجل استفهام حقیقی کماقد تقرر هذا نظیر قوله تعاؒ وما تلک بیمینک یاموسیؑ! وعن والده قال اخبر نا الخفار قال اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد الحلوانی قال حدثنا علی بن حماد الخشاب قال حدثنا علی بن یحییٰ المدینی قال حدثنا وکیع بنالخراج قال حدثنا سلیمان بن مهران

عرض کیا علی علیہ السلام سے! فرمایا یا محمدؐ مڑ کر دیکھو! فرمایا جب میں بائیں طرف مڑا تو اچانک

Scanned by CamScanner

حضرت علیؑ کو دیکھا۔ مولف علام فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو زمین میں دیکھا کیونکہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے درمیانی پردے ہٹا دیئے تھے یہاں تک کہ نبیؐ و علیؑ نے (ایک دوسرے کو دیکھنے کے علاوہ) آپس میں گفتگو بھی کی تھی جس طرح دوسری حدیثوں میں اس بات کی تصریح موجود ہے اور یہاں جو استفہام ہے (یا محمدؐ! آپ مخلوق میں سے کس سے محبت کرتے ہیں؟) اپنے حقیقی معنوں میں استعمال نہیں ہوا (جس سے سائل کی جہالت لازم آتی ہے) لہٰذا یہ اسی طرح مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے جس طرح ''ماتلک بیمینک یا موسیٰ '' میں (یا موسیٰؑ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟) میں استعمال ہوا ہے!

قال حدثنا جابر عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم رایت علی باب الجنة مکتومالااله الاالله محمد رسول الله علی حبیب الله الحسن و الحسین صفرة الله فاطمة امة الله علی مبلغضیهم لعنة الله اقول هذا یترجح کونه حدیثا قد سیا کمالا یخفی وعن والده قال اخبر نا الخفار قال حدثنا اسماعیل الاعبلی قال حدثنی ابی و اسحاق بن ابراهیم الدیری قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا ابی عن ضیاء مولی عبدالرحمٰن بن عوف عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول اللهؐ انا دعوة ابی ابراهیم قلنا و کیف انت دعوة ابیک ابراهیم قال اوحی الله الی ابراهیم " انی جاعلک للناس اماما" فاستخف ابراهیم الفرح فقال "یارب و من ذریتی ائمة مثلی" فاوحی الله الی ابراهیم ! انی لا اعطیک عهدا الا افی لک به!

(۸۲) نیز باسناد خود ابن عباس سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

۱؎ اس فاضل تحریر اور عالم خبیر کے محققانہ بیان حقیقت ترجمان میں ان لوگوں کے منہ پر زنانے دار طمانچہ ہے جو اس روایت سے جناب امیر علیہ السلام کا بالنفس نفیس معراج پر تشریف لے جانا ثابت کیا کرتے ہیں آئمہ طہار کے بحار اخبار کے اس غواص کے بیان سے واضح و آشکار ہو گیا کہ یہ دید جناب امیرؑ کی زمین پر موجودگی کی صورت میں تھی علاوہ بریں یہ روایت عامی ہے کیونکہ اس کا راوی انس ہے جو قابل استناد نہیں ہے۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں فرمایا میں نے (شب معراج) جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول علیؑ خدا کے حبیب، حسنؑ و حسینؑ خدا کے برگزیدہ اور فاطمہؑ اللہ کی خاص کنیز ہیں اور ان سے بغض رکھنے والے پر خدا کی لعنت ہے' مؤلف علام فرماتے ہیں کہ مرجح یہی ہے کہ یہ کلام حدیث قدسی ہے جیسا کہ مخفی نہیں ہے (کہ خدا نے جنت کے دروازہ پر یہ تحریر کنندہ کرائی ہے)

(۸۳) نیز باسناد خود عبداللہ بن مسعود سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں، ہم نے عرض کیا آپ کس طرح اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہیں؟ فرمایا جب خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں تو اس اعلان سے جناب ابراہیمؑ بہت ہی مسرور و شاد کام ہوئے اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا یارب میری ذریت میں سے بھی مجھ جیسے امام بنا۔" اس وقت خدا نے ان کو وحی فرمائی۔ اے ابراہیمؑ! میں تم سے وہ عہد و پیاں نہیں کروں گا جسے ایفا نہ کروں۔!

قال یا رب! وماالعهد الذی لاتفی به قال لااعطیک لظالم من ذریتک! قال یارب من الظالم من ذریتی؟ قال من سجد لصنم من دونی لا اجعله اماما ابدا ولا یصح ان یکون اماما فقال ابراهیم! واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام رب انهن اضالن کثیر امن الناس "قال النبیؐ فانتهت الدعوة الیّ والی اخی علی لم یسجداحد منا لصنم قط فاتخذ نی الله نبیا وعلیا وصیا...... وعن والده قال اخبرناالحسین عبیدالله قال اخبرنا ابومحمد.

هارون بن موسیٰ التلعکبری قال حدثنا ابو علی محمد بن همام قال حدثنا الحسینباحمد المالکی قال حدثنا محمد بن عیسیٰ بن عبید

عرض کیا یارب! وہ عہد کیا ہے جسے تو ایفا نہیں کرے گا؟ فرمایا مطلب یہ ہے کہ تیری اولاد میں سے جو ظالم ہوگا اس کو امامت کا عہدہ عطا نہیں کروں گا عرض کیا پروردگارا! میری اولاد میں

Scanned by CamScanner

سے ظالم کون ہوگا ارشاد ہوا جو شخص میرے علاوہ کسی بت کی پرستش کرے گا! میں اسے کبھی امام نہیں بناؤں گا اور نہ ہی وہ امامت کے لائق ہے یہ سن کر جناب ابراہیمؑ! نے عرض کیا یااللہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا بار الہا ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جناب خلیلؑ کی وہ دعا مجھ تک اور علیؑ تک پہنچی (کہ ہم ان کی اولاد ہیں اور) ہم میں سے کسی نے کبھی بت پرستی نہیں کی اس لیے خدا نے مجھے نبیؐ اور علیؑ کو میرا وصی بنایا جو میرا بھائی ہے۔

بن يقطين قال حدثنا ابو ايوب يحيئ بنز كرياقال حدثناداثود بن كثير بن ابى خالد البرقى قال حدثنا ابو عبدالله عليه السلام قال قال رسول الله قال الله لولا انى استحى من عبدى المومن ماتركت عليه خرقة تيوارى بهاو اذاا كملت له الايمان ابتليته بضعف فى قوته وقلة فى رزقه فان هو جزع اعدت عليه فان صبر باهيت به ملائكتى الاوقد جعلت عليا علما فمن تبعه كان هاديا ومن تركه كان ضالالايحبه الامؤمن ولايبغضه الامنافق.

وعن ابيه عن المفيد عن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن ابيه عن سعد عن احمد بن محمد بن عيسىٰ بن بكربن صالح عن الحسن بن على بن عبدالله بن ابراهيم عن الحسين بن زيدى عن

(۸۴) نیز باسناد خود داؤد بن کثیر بن ابوخالد برقی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مجھے اپنے بندہ مومن سے شرم نہ آتی تو اس کے بدن پر تن ڈھانپنے کے لیے لباس کا ٹکڑا بھی نہ چھوڑتا۔ جب میں کسی بندہ مومن کے ایمان کو کامل کرتا ہوں تو اسے بدنی قوت میں کمزوری اور روزی میں کمی کی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہوں پس اگر وہ اس حالت میں دل تنگی محسوس کرتا ہے تو اس پر (قوت وروزی) کو واپس لوٹا دیتا ہوں اور اگر اس حال میں صبر و شکر کرتا ہے تو میں ملائکہ میں اس کی ذات پر فخر و ناز کرتا ہوں (یہاں تک تو یہ حدیث قبل ازیں

Scanned by CamScanner

باترجمہ گزر چکی ہے ہاں اس کے تتمہ کی خاطر اسے یہاں دہرایا گیا ہے) فرمایا میں نے علیؑ کو نشان ہدایت قرار دیا ہے جو ان کی پیروی کرے گا وہ ہدایت یافتہ متصور ہوگا اور جو ان کی پیروی نہیں کرے گا وہ گمراہ متصور ہوگا۔

اور علیؑ سے دوستی وہی کرے گا جو مومن ہوگا اور ان سے دشمنی وہی کرے گا جو منافق ہوگا۔

جعفر بن محمد عن ابیه عن جدهؑ قال قالرسول الله لمااسری بی الی السماء وانتهیت الی سدرة المنتهی فودیت یا محمدؐ! استوص بعلی خیرا فانه سید المسلمین، وامام المتقین وقائدالغرالمحجلین یوم القیامة...... وعن الده عن ابی محمد الفحام عن النصوری عن ابیه عن الامام علی بن محمد الهادی علیه السلام عن ابیه عن ابائه علیهم السلام قال قال رسولؐ الله لما اسری بی الی السماء کنت من ربی کاب قوسین اوادنیٰ فاوحی الی ماوحی ثم قال یا محمدؐ! اقرا علی بن ابی طالب امیر المومنین السلام فما سمیت بهٰذا احدا قبله ولا اسمی به احدا بعده وعن والده قال حدثنا ابو الفتح هلال بن محمد بن جعفر الخفار قال حدثنا عبدالله بن عبدالواسطی قال حدثنا محمد

(۸۵) یہی بزرگوار اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہی کے مقام پر پہنچا تو مجھے ندا آئی۔ یا محمدؐ! علیؑ کے حق میں اچھی وصیت کرو کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کے سردار، متقیوں کے امام اور بروز قیامت صحیح وضو کر کے صحیح نماز ادا کرنے والوں کے قائد و پیشوا ہیں (جن کے اعضائے وضو اس دن چمک رہے ہوں گے)

(۸۶) جناب امام علی نقی علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ (شب معراج) جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور میں اپنے پروردگار (کے مرکز تجلیات ربانیہ) سے کمان یا اس سے بھی کم فاصلہ پر رہ گیا تو میرے پروردگار نے میری طرف وحی کی جو کی پھر فرمایا یا محمدؐ!......

Scanned by CamScanner

میری طرف سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کو سلام کہنا جو تمام مومنوں کے امیر ہیں اور (یہ وہ جلیل القدر) لقب ہے جو میں نے نہ ان سے پہلے کسی اور کو دیا ہے اور نہ ان کے بعد کسی کو دوں گا۔

بن علی بن معمر الکوفی بواسط قال حدثنا احمد بن المعافا بقصر صبیح قال حدثنا علی بن موسیٰ عن ابیه موسیٰ بن جعفر عن عن ابائه علیهم السلام عن رسول اللهؐ عن جبرئیل عن میکائل عن اسرافیل عن اللوح عن القلم عن الله تعالیٰ ولایة علی بن ابی طالب حصنی من دخله امن ناری. وعن والده عن المفید عن جعفر بن قولویه عن ابیه عن سعد عن احمد بن محمد عن العباس بن معروف عن محمد بن سنان عن طلحة بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده قال قال رسول اللهؐ ماقبض الله نبیا حتی امره ان یو صی الی افضل عشیر ته وان الله امرنی ان اوص افقلت یارب ! الی من؟ قال اوص یا محمدؐ! الی ابن عمک علی بن ابی طالب فانی قد اثبته فی الکتب السافة و کتبت فیها انه وصیتک

احقر مترجم عرض پرواز ہے کہ اس سے اگلی حدیث کا مکرر ترجمہ گزر چکا ہے فلا نطیل الکلام بالتکرار۔

(۸۷) نیز باسناد خود طلحہ بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام سے اور وہ اپنے اب وجد سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔فرمایا خدا نے کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جب تک پہلے اسے یہ حکم نہیں دیا کہ اپنی ساری قوم وقبیلہ میں سے جو شخص افضل واعلیٰ ہے اس شخص کو اپنا وصی بنائے اسی طرح خدا نے مجھے بھی یہ حکم دیا ہے کہ میں اپنا وصی بناؤں! میں نے عرض کیا یا اللہ! کس کو بناؤں۔فرمایا اپنے چچازاد بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ کو بناؤ کیوں کہ سابقہ آسمانی کتابوں میں میں نے ان کا نام ثبت کر دیا ہے اور لکھ دیا ہے کہ وہ آپ کے وصی وجانشین ہوں گے۔

وعلی ذک اخذت موا ثیق انبیائی ورسلی اخذت مواثیقهم لی بالربوبیة ولک

یا محمدؐ! باالنبوته ولعلی بن ابی طالب بالولایة

وعن ابیہ عن المفید عن جعفر بن قولویه عن الکلینی عن الحسین بن محمد بن عامر عن معلی بن محمد البصری عن ابن جمهود القمی قال حدثنا ابو علی الحسن بن محبوب قال سمعت ابا محمد الوالبشی رواه عن ابی الورد قاله سمعت ابا جعفر الباقرؑ یقول اذاکان یوم القیامة وذکر الحدیث ان قال فاذا رائی رسول اللهؐ من یصرف عن الحوض من مجینا اهل البیت یبکی فیقول الله تعالیٰ مایبکیک یا محمدؐ! فیقول کیف لاابکی لاناس امن شیعة اخی علی بن ابی طالب اراهم قدصرفوا تلقاء اصحاب النار فیقول الله تعالیٰ له یامحمدؐ! قدوهبتهم لک وصفحت لک

اور اسی بات پر میں نے اپنی انبیاء ومرسلین سے عہد و پیمان لئے ہیں یعنی (پہلے) ان سے اپنی ربوبیت پھر تیری نبوت اور بعد ازاں علی علیہ السلام کی ولایت کا عہد و پیماں لیا ہے (اور اس کے بعد ان کو عہدہ نبوت ورسالت پر فائز کیا ہے)

(۸۸) نیز باسناد خود ابوالوارد سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا (پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے یہاں تک فرمایا) کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں گے کہ ہم اہلبیت کے کچھ حبداروں کو حوض کوثر سے واپس لوٹایا جارہا ہے تو آپ گریہ فرمائیں گے تب خداتعالیٰ فرمائے گا۔ یا محمدؐ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ عرض کریں گے بھلا میں کس طرح اپنے بھائی علی علیہ السلام کے ان شیعوں کی وجہ سے نہ روؤں جن کو حوض کوثر سے موڑ کر اصحاب نار کی طرف لے جایا جارہا ہے آواز قدرت آئے گی یا محمدؐ! یہ لوگ میں نے تمہیں بخش دیئے ہیں اور تمہاری خاطر

عن ذنوبهم والحقتهم بک وبمن کانو ایتولون من ذریتک واوردتهم حوضک وقبلت شفاعتک فیهم واکرمتک بذلک!

وعن ایه عن المفید عن احمد بن محمد بن الولید عن ابیه عن (((عنالبرقی

Scanned by CamScanner

عـنـابيـه عن ابن ابی عمر عن الفضل بن عمر عن الصادق علیه السلام قال قال امیـر الـمـومـنیـن علیه السلام فی کلام له بولایتی اکمل الله لهذه الامة دینهم واتـم علیهم النعم ورضی اسلامهم اذیقولی یوم الولایة یا محمدً! اخبر هم انی اکـملت لهم الیوم دینهم واتممت علهم النعم ورضیت اسلامهم وعن ابیه عن الـفیـد عن جعفر بن فولویه عن ایه عن سعد عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن العباس بن عامر القصبانی عن ابان بن عثمان الاحمر عن

ان کے گناہوں سے درگزر کیا ہے اور ان کو آپ کے ساتھ اور آپ کی ذریت میں سے جن لوگوں سے یہ دوستی کرتے تھے ان سے ملحق کیا ہے اور ان کو آپ کے حوض پر وارد کیا ہے اور ان کے حق میں آپ کی سفارش کو قبول کیا ہے اور یہ تمام کارروائی کر کے میں نے تمہارا احترام کیا ہے۔

(۸۹) نیز باسناد خود مفضل بن عمر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے اب وجد کے سلسلہ سند سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ایک کلام کے ضمن میں فرمایا کہ ''خداوند عالم نے میری ولایت کی برکت سے اس امت کے لیے ان کا دین کامل کیا، ان پر اپنی نعمتوں کو تام وتمام کیا اور ان کے لیے اسلام کو منتخب کیا چنانچہ خدا نے اعلان ولایت والے دن (۱۸۔ ذی الحجہ بمقام غدیر خم حجۃ الوداع کے موقعہ پر) فرمایا یا محمدؐ! ان لوگوں کو بتائیے کہ آج کے دن ان کے لیے دین کو کامل کر دیا ہے، نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور ان کے لیے اسلام کو منتخب کیا ہے۔

بـریـد الـعـجـلـی قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول لما توفیت خدیجة جـعـلـت فاطمة تلوذ برسول الله و تقول این امّی؟ فنزل جبرئیل فقال له ربک یـامرک ان تقرا فاطمة السلام و تقول لها ان امّها فی بیت من قصب کعابه من ذهـب وعـمـده مـن یا قوت احمر بین آسیة ومیریم بنت عمران فقالت فاطمة الـلـه الـسـلام ومـنه السلام والیه السلام...... وعن ابیه عن المفید عن احمد بن مـحـمـد بـن الولید عن ابیه عن سعد قال حدثنا محمد بن عبدالرحمٰن الغرری

قال حدثنا المعلی بن هلال عن الکلبی عن ابی صالح عن ابی عباس عن رسول اللہؐ ان اللہ تعالیٰ کلمنی لیلۃ الاسراء فقال یا محمدؐ! انی جعلت علیا وصیک ووزیرک وخلیفتک من بعدک فاعلمہ فھا ھو یسمع کلامک فاعلمتہ واناابین یدی ربی.....

(۹۰) نیز باسناد خود برید عجلی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب جناب خدیجۃ الکبریٰؑ کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہؑ (جو کہ ہنوز صغیرۃ السن بچی تھیں) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چمٹ جاتیں اور کہتیں میری اماں کہاں ہیں؟ (جس سے پیغمبر اسلام کا صدمہ تازہ ہو جاتا اور شدت غم سے کوئی جواب نہ بن آتا) اسی اثناء میں جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ فاطمہؑ کو میرا سلام پہنچاؤ اور ان سے کہو کہ ان کی اماں (جنت کے) ایک ایسے مکان میں ہیں جس کی دیواریں سونے کی ہیں اور ستون سرخ یاقوت کے ہیں اور آسیہ (بنت مزاحم) اور مریم بنت عمران کے درمیان تشریف فرما ہیں (جس سے بی بی کی تسلی ہوگئی) اور کہا خدا خود سلام ہے اس کی طرف سے سلام ہے اور اس کی طرف سلام کی بازگشت ہے۔

(۹۱) نیز باسناد خود ابن عباس سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے شب معراج مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا یا محمدؐ! میں نے تمہارے بعد علیؑ کو تمہارا وصی وزیر اور خلیفہ مقرر کیا ہے اس بات کی ان (علیؑ) کو اطلاع دے دیں کہ وہ آپ کا کلام سن رہے ہیں۔ (آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ) میں نے اس بات کی ان کو اطلاع دی جبکہ میں اپنے پروردگار کی سرکار میں حاضر تھا۔

وذکر الحدیث الی ان قال ثم قال اللہ یامحمدؐ! انظر تحتک فنظرت فاذا ابواب السماء قد فتحت ونظرت الی علی وھورافع راسہ الی فکلمنی و کلمتہ وعن ابیہ عن المفید قال اخبرنی ابوبکر محمد بن علی الجعابی قال حدثنا ابو محمد عبداللہ بن محمد بن سعید بن کنانۃ قال احمد بن عیسیٰ بن الحسن

Scanned by CamScanner

الجری قال حدثنا نصربن حماد قال حدثنا عمر بن شمر عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر الباقر علیہ السلام عن جابر بن عبداللہ الانصاری قال قال رسول اللہؐ ان جبرئیل نزل علی فقال ان اللہ یامرک ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیبافی اصحابک لیبلغوا من بعد ھم ذلک عنک ویامرجمیع الملائکۃ ان تسمع ماتذکرہ

(سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے یہاں تک) فرمایا کہ خدا نے فرمایا یا محمدؐ! نیچے نگاہ کرو چنانچہ جب میں نے (حسب الحکم) نیچے نگاہ کی تو دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور علیؑ سر اٹھائے کھڑے ہیں پس انہوں نے مجھ سے اور میں نے ان سے کلام کیا[1]

(۹۲) نیز باسناد خود جابر سے اور وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار جبرائیلؑ مجھ پر نازل ہوئے اور کہا خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے اصحاب کے مجمع میں علی علیہ السلام کی افضلیت پر خطبہ دیں تا کہ حاضرین غائبین تک یہ بات پہنچا سکیں اور خداوند قدوس نے تمام ملائکہ کو بھی حکم دیا ہے کہ آپ جو کچھ بیان کریں وہ توجہ سے اسے سنیں۔

واللہ یوحی الیک یا محمدؐ! ان من خالفک فی امرہ فلہ النار ومن اطاعک فلہ الجنۃ فامر النبیؐ منادیا فنادی الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس حتی علاالمنبر فقال وذکر کلاما طویلا فی شان علیؑ من جملہ انی مبلغکم عن اللہ تعالیٰ فی امری جل لحمہ من لحمی [illegible] دمی وھوالذی انتجبہ اللہ من ھذہ الامۃ واصطفاہ وفضلنی بالرسالۃ وفضلہ بالتبلیغ عنی وخصہ بالوصیۃ وغفرنشیعتہ وانہ تعالیٰ یقول من عاداہ عادانی ومن والاہ والا نی ومن ناصبہ ناصبنی ومن خالفہ خالفنی ومن عصاہ عصانی ومن ابغضہ ابغضنی ومن آذاہ آذانی ومن احبہ احبنی ومن ارادہ ارادنی ومن کادہ کادنی ومن نصرہ نصرنی

---

[1] یہ حدیث بھی اس بات پر نص صریح ہے کہ شب معراج جناب امیر علیہ السلام بطور حجت خدا زمین پر موجود تھے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

وذکر الحدیث الی ان قال فنزل جبرئیل وقال یامحمدً!

اور خدا آپ کو بتلاتا ہے کہ اس معاملہ میں جو شخص آپ کی مخالفت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا اور جو آپ کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں جائے گا پس آنحضرتؐ نے منادی کو حکم دیا کہ وہ ''الصلوٰۃ جامعۃ'' کہہ کر ندا کریں چنانچہ جب لوگ (مسجد میں) جمع ہو گئے تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور جناب امیرؑ کی شان میں بہت کچھ فرمایا منجملہ اس کے یہ بھی فرمایا کہ میں خدا کی طرف سے ایک ایسے شخص کے بارے میں یہ باتیں کر رہا ہوں جس کا گوشت میرے گوشت سے اور جس کا خون میرے خون سے ہے اور وہ وہ ہے جس کو خدا نے اس امت میں سے منتخب کیا ہے اور برگزیدہ بنایا ہے اور جہاں مجھے رسالت کے ساتھ فضیلت دی ہے وہاں اسے میری جانب سے فریضہ تبلیغ انجام دینے کی فضیلت دی ہے اور اسے میری وصایت کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور اس کے شیعوں کو بخش دیا ہے اور اس کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ جو اس سے دشمنی کرے گا وہ مجھ سے دشمنی کرے گا اور جو اس سے دوستی کرے گا وہ مجھ سے دوستی کرے گا جو اس سے عداوت رکھے گا وہ مجھ سے عداوت رکھے گا جو اس کی مخالفت کرے گا وہ میری مخالفت کرے گا جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا جو اس سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا جو اس کو اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا جو اس کی برائی کا ارادہ کرے گا وہ میری برائی کا ارادہ کرے گا جو اس سے مکروفریب کرے گا وہ مجھ سے مکروفریب کرے گا اور جو اس کی نصرت کرے گا وہ میری نصرت کرے گا (اور وہ ہے علی علیہ السلام) یہاں تک کہ فرمایا کہ اس کے بعد جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا۔

ان اللہ یقرئک السلام ویقول جزاک اللہ عن تبلیغک خیرا فقد بلغت رسالات ربک و نصحت لامتک وارضیت المومنین ورغمت الکافرین یا محمدا! ان ابن عمک مبتلا و مبتلی بہ یا محمدً! قل فی کل اوقاتک الحمد للہ و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وعن ابیہ قال اخبرنا ابو الفتح ھلال بن محمد الخفار قال حدثنا ابو القاسم اسماعیل بن علی الدعبلی قال

Scanned by CamScanner

حدثنا ابی ابو الحسن علی بن علی بن دعبل بن زرین بن عثمان بن بدیل ابن ورقا اخو دعیل بن علی الخزائی قال حدثنا علی بن موسیٰ الرضا علیه السلام ۱۷۸ ھج عن آبائه علیهم السلام عن علی بن الحسینؑ قال حدثنی اسماء بنت عمیس الخثعمیة قالت لماولد الحسن هبط جبرئیل علی

خدا تحفہ درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ خدا آپ کو اس تبلیغ حق کی جزائے خیر عطا فرمائے گا آپ نے اپنے پروردگار کی پیغامبری کا حق ادا کر دیا ہے اور اپنی امت کو نصیحت کر دی ہے اور مومنوں کو خوش کر دیا ہے اور کافروں کی ناک رگڑ دی ہے۔

یا محمدؐ! آپ کا ابن عم بھائی (علیؑ) تکلیف میں مبتلا ہوگا اور اس کے ذریعہ لوگوں کا امتحان لیا جائے گا یا محمدؐ! ہر وقت یہ کہیں "الحمد الله وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون" (سب تعریف خدا کے لیے ہے عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے)

مترجم عرض کرتا ہے کہ اس سے اگلی حدیث کا ترجمہ قبل ازیں گزر چکا ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اس میں پوری حدیث منزلت مذکور ہے کہ "علی منک بمنزلة هارون من موسیٰ الاانه لانبی بعدک" (کہ علی علیہ السلام کو تجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی فرق صرف اتنا ہے کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔)

رسولؐ فقال ان الله یقرا علیک السلام ویقول لک یا محمدؐ علیؑ منک بمنزلة هارون من موسیٰ الاانه لانبی بعدک فسم ابنک باسم ابن هارون قال وما اسمه یا جبرائیل قال شبر قال و ماشبر؟ قال الحسن فسماه الحسن الحدیث وبهذا الاسناد قال قال رسول اللهؐ یقول الله تعالیٰ من آمن بی ونبی وتولی علیا ادخلته الجنة علی ماکان من عمل وبهذا الاسناد عن الرضا عن آبائه علیهم السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالیٰ من آمن بی ونبیی وبولی ادخلته الجنة علی ماکان من عمله.

وروی ابن فهد فی عدة الداعی عن سلیمان الفارسی قال سمعت محمدًا یقول

Scanned by CamScanner

ان اللہ تعالیٰ یقول یاعبادی اولیس من له الیکم حوائج کبار لاتجودون بها الا ان

(۹۳) نیز باسناد خود حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ پر (میری ربوبیت پر) اور میرے نبی کی (نبوت پر) ایمان لائے گا اور میرے ولی (علی علیہ السلام سے محبت کرے گا تو اس کا عمل [1] جیسا بھی ہوگا میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

(۹۴) جناب شیخ ابن فہد حلیؒ اپنی کتاب عدۃ الداعی میں باسناد خود جناب سلیمان فارسی (محمدی) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خدا فرماتا ہے اے میرے بندو! آیا ایسا نہیں ہے کہ اگر کسی شخص کو تم سے بڑے بڑے کام وابستہ ہوں جنہیں انجام دینے پر تم آمادہ نہ ہو تو کیا

یتحمل علیکم باحب الخلق الکم تقضو نها کرامة لشفیعهم الافاعلموا ان اکرم الخلق علی وافضلهم لدی محمد واخوه علی ومن بعده الائمة الذی هم الوسائل الی الله الا فلید عنی من همه حاجة یرید نفعها اودهة داهیة یرید کشف ضرها بمحمد وآله الطیبین الطاهرین اقضیهاله احسن مایقضیها من تستشفعون له باحب الخلق الیه.

وروی الشهید الثانی فی کتاب منیة المرید من تفسیر العسکری علیه السلام قال قال علی بن الحسین علیه السلام اوحی الله الی موسیٰؑ جنبی الی خلقی

[1] مطلب یہ ہے کہ بشری تقاضوں کے ماتحت اگر اس سے کچھ عملی فروگزاشتیں ہوگئی ہوں گی مگر رعایتی نمبروں پر پاس ہونے کے لائق ہوگا تو ضرور اسے معاف کردیا جائے گا جیسا کہ کئی بار اس مطلب کی وضاحت کی جا چکی ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کہ محبت علی علیہ السلام کے دعویداروں کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں آخر خدا ورسول پر ایمان لانے اور علی علیہ السلام سے محبت کرنے کے بھی تو کچھ تقاضے ہیں ان کو تو بہر حال ملحوظ رکھنا پڑے گا۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں من کان لله مطیعا فهولنا ولی ومن وکان لله غاصیاً فهولنا عدو جو خدا کا مطیع وفرمانبردار ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو خدا کا نافرمان ہو وہ ہمارا دشمن ہے۔ (اصول کافی)

Scanned by CamScanner

وحبب خلقي الى قال يا رب كيف افعل؟ قال ذكر هم الائي ونعمائي ليحبوني فلان ترد آبقا من بابي اوضالا عن فنائي خيرلك من عبادة سنة صيام نهارها وقيام

وہ تمہارے محبوب ترین آدمی کو تمہارے پاس سفارشی بنا کرنہیں لاتا؟ اور تم اس سفارشی کی عزت واحترام کی وجہ سے وہ کام کرنہیں دیتے؟ تو اچھی طرح جان لو کہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے افضل واشرف اور گرامی تر محمدؐ ان کے بھائی علیؑ اور ان کے بعد والے (گیارہ) امام ہیں اور مجھ تک پہنچنے کے وسیلے اور ذریعہ ہیں لہٰذا جس شخص کو کوئی حاجت پریشان کرے اور وہ حاجت برآری چاہے یا کوئی بلاومصیبت نازل ہو اور وہ اس کا ازالہ چاہے تو وہ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی پاک و پاکیزہ آل کا واسطہ دے کر مجھ سے دعا کرے تو میں اس سے بھی احسن طریقہ پر تمہاری حاجت براری کروں گا جس طرح وہ شخص کرتا ہے جس کے پاس تم اس کے محبوب ترین سفارشی کو لے جاتے ہو اور وہ تمہارا کام انجام دے دیتا ہے۔

(۹۵) حضرت شہید ثانیؒ منیۃ المرید میں جناب امام زین العابدینؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے جناب موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ مجھے میری مخلوق کا محبوب بنا اور میری مخلوق کو میرا محبوب بنا جناب موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ (کیا طریقہ اختیار کروں تا کہ یہ مقصد حاصل ہو؟) فرمایا ان کو میرے احسانات وانعامات یاد دلاؤ تا کہ وہ مجھے (اپنا محسن سمجھ کر مجھ سے محبت کریں اے موسیٰؑ! اگر تم میرے کسی ایک بھگوڑے غلام کو واپس لاؤ یا میرے دروازہ سے ایک گم گشتہ کو واپس لاؤ تو یہ عمل تمہارے لیے ایسے ایک سال کی عبادت سے بہتر و برتر ہے جس میں دن کو روزہ رکھا جائے اور رات کو جاگ کر بسر کی جائے۔

ليلها قال موسیٰ! ومنهذا العبد لآالابق منک قال العاصي المتمرد قال فمن الضال عن فنائک قال الجاهل بامام زمانه يعرفه الغاء عنه بعد ماعرفه والجاهل بشريعة دينه يعرفه شريعته وما يعبد به ربه ويتوصل به الى رضوانه وروى الشيخ العارف رجب الحافظ البرسي فی کتابه الموسوم بمشارق انوار

لیقین فی حقائق امیر المومنینؑ قال فی الحدیث القدسی یقول الله" ولایة علی حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی وقال ان الله تعالیٰ قال بموسیٰؑ لیلة الخطاب یابن عمران! انی لا اقبل الصلوٰة الالمن تواضع لعظمتی والزم قلبه خوفی

جناب موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ! یہ تیرا بھگوڑا غلام کون ہے؟ فرمایا میرا سرکش و نافرمان بندہ! عرض کیا تیرے دروازہ سے گم گشتہ کون ہے؟ فرمایا جو اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو (تا آخر جیسا کہ اس کا ترجمہ احادیث موسویہ میں گزر چکا ہے)

حافظ رجب[1] برسیؒ اپنی کتاب مشارق انوار الیقین میں بیان کرتے ہیں کہ (تا آخر اس حدیث کا کئی بار ترجمہ گزر چکا ہے) کہ علی میری ولایت کا وہ محکم قلعہ ہے جو شخص اس میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا۔

(۹۶) اسی کتاب میں ہے کہ خدا نے شب خطاب جناب موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے پسر عمران! میں صرف اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت و جلالت کے سامنے عاجزی کرے اپنے دل میں میرے خوف وخشیہ اور میری محبت کو لازم قرار دے (تا آخر جس طرح احادیث موسویہ میں اس کا ترجمہ گزر چکا ہے)

ومحبتی وقطع نهاره بذكری وعرف حق اولیائی الذین لاجلهم خلقت سمواتی وارضی وجنتی وناری محمدا وعترته فمن عرفهم وعرف حقهم جعلت له عند الجهل حلماً و عندا لظلمة نورا واعطیته قبل السوال واجبته قبل الدعاء......

قال وروی وهب بن منبه قال ان موسیٰ لیلة الخطاب وجد كل شجرة ومدرة فی السطور ناطقة بذكر محمد و نقبائه فقال یا رب! انی لم ارشیا مما خلقت

[1] حافظ موصوف کے بارے میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ اور دیگر علمائے محققین کی یہ رائے ہے کہ وہ مائل بافراط تھے اس لیے ان کی نقل کردہ روایات کو جب تک دوسری معتبر روایات کی تائید حاصل نہ ہو وہ اس وقت تک قابل اعتماد نہیں ہوتیں (از رسالہ لیلیہ علامہ مجلسیؒ) (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

الاوھوناطق بذکر محمد ونقبائه فقال الله ! یا بن عمران انی خلقتھم قبل الانوار وجعلتھم خزنة الاسرار یشاھدون انوار ملکوتی وجعلتھم خزانة حکمتی ومعدن رحمتی ولسان سری وکلمتی خلقت الدنیا لاجلھم

(۹۷) نیز حافظ رجب برسیؒ بیان کرتے ہیں کہ وھب بن منبہ روایت کرتے ہیں کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے شب خطاب دیکھا کہ کوہ طور کا ہر شجرو مدر حضرات محمدؐ! اور ان کے نقباء (خلفاء واوصیاء) کے ذکر کے ساتھ گویا ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! میں جس چیز کو دیکھتا ہوں اسے ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے نقباء کے ذکر کے ساتھ گویا پاتا ہوں ارشاد ہوا اے پسر عمران! میں نے ان ہستیوں کو سب انوار (نورانیوں) سے پہلے خلق کیا ہے اور ان کو اپنے اسرار کا خزینہ بردار قرار دیا ہے اس لیے وہ میرے ملکوت کے انوار کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

نیز میں نے ان کو اپنی حکمت کا خزانہ اپنی رحمت کی کان اور اپنے راز وکلمہ کی زبان بنایا ہے اور میں نے دنیا اور آخرت کو ان کی خاطر پیدا کیا ہے۔

والاخرة. فقال موسیٰ ! رب فاجعلنی من امة محمدؐ! فقال یا بن عمران اذا عرفت فضل محمد و اوصیائه وعرفت حقھم و آمنت بھم فانت من امته قال وان الله یقول عبادی من کانت له الیکم حاجة فانکم بمن تحبون احببتم دعائه الا فاعلموا ان احب عبادی الی واکرمھم لدی محمد و علی حبیبی وولی فمن کانت له الی حاجة فلیتوسل الی بھم فانی لا اردد عائه وکیف ارڈد عائه من سئالنی بحبیبی وصفوتی وولی وحجتی وروحی ونوری و آیتی و بابی ورحمتی ووجھی ونعمتی الا وانی خلقتھم من نور عظمتی و جعلتھم اھل کرامتی وولایتی فمن سالنی بھم عارفا بحقھم و مقامھم وجبت له منی الاجابة وکان ذلک حقاعلی.

(یہ سن کر) جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یارب '' مجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی امت میں سے بنا فرمایا اے پسرِ عمران! جب تم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اوصیاء کی فضیلت اور ان کے حقوق کو پہچان لیا اور ان پر ایمان لے آئے تو پھر تم ان کی امت میں سے ہی ہو!

نیز کہا۔ خدا فرماتا ہے اے میرے بندو! جس شخص کی کوئی حاجت تم سے وابستہ ہو اور وہ تمہارے چہیتے شخص کے وسیلہ سے تم سے درخواست کرے تو تم اس کی حاجت برآری کر دیتے ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میرے تمام بندوں سے زیادہ محبوب اور تمام مخلوق سے میرے زیادہ مکرم بندے محمد مصطفیٰؐ وعلی المرتضیٰؑ ہیں۔

(تا آخر جیسا کہ ابھی اوپر اس حدیث کا ترجمہ گزر چکا ہے)

ومن ذلک مارواه وهب بن منبه عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ لما عرج بی الی السماء نادانی ربی یا محمدؐ! انی اقسمت بی وانا الله الذی لا اله الا انا ان ادخل الجنة جمیع امتک الامن ابی. فقلت یا رب ومن یا بی دخول الجنة؟ فقال انی اخترتک نبیا واخترت علیا ولیا فمن ابی عن ولایته فقد ابی دخول الجنة لان الجنة لایدخلها الامحبه وهی محرمة علی الانبیاء حتی تدخلها انت وعلی وفاطمة وعترته وشیعتهم فسجدت لله شکرا......

ثم قال لی یا محمدؐ ان علیا هو الخلیفة بعدک وان قوما من امتک یخالفون وان الجنة محترمة علی من خالفه وعاداه فبشر علیا ان له هذه

(۹۸) نیز وہب بن منبہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو میرے پروردگار نے مجھے ندا دی۔ یا محمدؐ! میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے اور میں وہ خدا ہوں کہ میرے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے کہ تمہاری تمام امت کو جنت میں داخل کروں گا سوائے اس کے جو خود انکار کرے گا میں نے عرض کیا یا اللہ! بھلا جنت میں داخل ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے فرمایا میں نے تم کو نبوت اور علی علیہ السلام کو ولایت کے لیے منتخب کیا ہے پس جو شخص علی علیہ السلام کی ولایت کا

Scanned by CamScanner

انکار کرتا ہے وہ گویا جنت میں داخل ہونے سے انکار کرتا ہے۔ کیونکہ جنت میں صرف وہی شخص داخل ہو سکے گا جو محبّ علیؑ ہوگا اور یہ جنت جب تک تم، علیؑ، فاطمہؑ اور ان کی ذریت اور ان کے شیعہ پہلے اس میں داخل نہیں ہو جائیں گے۔ اس وقت تک (اور تو اور) نبیوں کے لیے بھی اس میں داخلہ ممنوع ہوگا فرمایا یہ مژدہ سن کر میں نے خدا کا سجدہ شکر ادا کیا پھر مجھ سے فرمایا یا محمدؐ! تمہارے بعد علی علیہ السلام تمہارے خلیفہ و جانشین ہیں۔ تمہاری امت میں سے ایک گروہ ان کی مخالفت کرے گا اور جو ان کی مخالفت کرے گا اور ان سے دشمنی کریگا اس پر جنت حرام ہے۔ علی علیہ السلام کو خوشخبری سناؤ کہ ان کو میری طرف سے یہ

الکرامة منی والی ساخرج من صلبه احد عشر نقیبا منهم سید یصلی خلفه المسیح بن مریم یملاء الارض قسطا وعدلا کماملئت ظلما وجورا قلت یا رب متی یکون ذلک اقال اذارفع العلم و کثر انجهل و کثر القراء وقل العلماء وقل الفقهاء و کثر الشعراء و کثر الجورو الفساد والتقی الرجال بالرجال والنساء بالنساء وصارت الامنة خونه واعوانهم ظلمه' فهناک اظهر خسفا بالمشرق وخسفا بالمغرب ثم یظهر الدجال بالمشرق ثم اخبرنی ربی بما کان ومایکون من الفتن وبنی العباس ثم امرنی ربی ان اوصل ذلک کله الی علیؑ فاوصلت الیه عن امر الله!...... قال وعن رسول اللهؐ! انه قال لعلیؑ یا علیؑ! بشرنی جبرئیل عن رب العالمین فقال یا محمدؐ! بشر اخاک علیا بانی لا اعذب من

عزت وکرامت حاصل ہے اور میں عنقریب ان کی پشت سے گیارہ نقیب برآمد کروں گا ان میں سے ایک وہ سید وسردار ہے جن کی اقتداء میں عیسیٰؑ بن مریمؑ نماز ادا کریں گے جو زمین کو اس طرح عدل انصاف سے بھر دے گا جس طرح پہلے ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی میں نے عرض کیا یا اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا جب علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت زیادہ ہوگی قاری قرآن زیادہ ہوں گے مگر علماء کم، نیز فقیہ کم ہوں گے۔ اور شاعر زیادہ، ظلم وجور کا دور دورہ ہوگا اور فتنہ وفساد

کی فراوانی ہوگی۔ مرد مردوں سے (لواطت) کریں گے اور عورتیں عورتوں سے (مساحقہ) کریں گی۔ امین خائن بن جائیں گے اور یار و مددگار ظالم و جابر ہو جائیں گے اس وقت میں مشرق ومغرب میں خسف ظاہر کروں گا (زمین اندر دھنس جائے گی) پھر مشرق میں دجال ظاہر ہوگا۔ بعد ازاں میرے پروردگار نے مجھے گزشتہ اور آئندہ فتنوں کی (بالعموم) اور بنی عباس (کے فتنوں کی بالخصوص) خبر و اطلاع دی اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ سب باتیں علی تک پہنچاؤں۔ چنانچہ میں نے اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق یہ باتیں علی تک پہنچا دیں۔

(۹۹) نیز موصوف بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یا علی! مجھے جبرائیل نے اپنے رب جلیل کی طرف سے یہ بشارت دی ہے کہ علی کو خوشخبری دو کہ میں ان کے دوستوں کو عذاب نہیں کروں گا۔

تولاه ولا ارحم من عاداه...... قال ومن ذلک ما رواه محمد بن یعقوب الهاشمی عن الرضا علیه السلام عن ابیه عن آبائهؑ عن رسول اللهؐ عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن الله تعالیٰ انه قال انا الله لا اله الا انا خلقت الخلق بقدرتی واخترت منهم انبیاء واصطفیت من الکل محمدا وجعلته حبیبا وصفیا وبعثته الی خلقی واصطفیت له علیا وایدته بیدو جعلته امینی وامری وخلیفتی علی خلقی وولی. علی عبادی یبین لهم کتابی ویسیر فیهم محکمی وجعلته العلم الهادی عن الضالة وبابی الذی منه اوتی وبیتی الذی من دخله کان آمنا من ناری وحصنی الذی من لجاء الیه حصنه من مکروه الدنیا والآخرة ووجهی الذی من توجة الیه لم

اوران کے دشمنوں پر رحم نہیں کروں گا۔

(۱۰۰) اسی حدیث قدسی سے وہ حدیث ہے جسے محمد بن یعقوب ہاشمی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور انہوں نے جبرائیلؑ سے، انہوں نے میکائیلؑ سے اور انہوں نے اسرافیلؑ سے اور انہوں نے رب جلیل سے روایت کی ہے کہ خداوند عزوجل فرماتا ہے کہ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے میں نے اپنی قوت و طاقت سے مخلوق کو پیدا کیا ہے اور اس میں سے انبیاءؑ کو منتخب کیا ہے اور ان سب میں سے محمدؐ (مصطفیٰؐ) کو برگزیدہ کیا ہے اور ان کو اپنا حبیب، صفی (برگزیدہ) اور مرضیٰ" (پسندیدہ) قرار دیا ہے اور ان کو اپنی (تمام) مخلوق کی طرف مبعوث کیا ہے اور ان کی خلافت و وصایت کیلئے علیؑ کو منتخب کیا ہے اور ان کے ذریعہ سے ان کی تائید و نصرت کی ہے اور ان (علیؑ) کو اپنا امین، امیر اور اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ اور اپنے بندوں پر اپنا ولی بنایا ہے جو ان کے لیے میری کتاب (قرآن) کے حقائق بیان کریں گے اور میرے حکم کے مطابق ان سے سلوک کریں گے اور ان کو وہ نشان ہدایت قرار دیا ہے جو گمراہی سے ہدایت کرتا ہے اور اپنا وہ دروازہ بنایا ہے جس سے مجھ تک رسائی حاصل کی جاتی ہے اور ان کو اپنا ایسا گھر بنایا ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ میری آتش (دوزخ) سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور ان کو اپنا وہ محکم قلعہ بنایا ہے کہ جو اس میں قلعہ بند ہو جائے گا یہ (قلعہ) اسے دنیا و آخرت کے مکروہات سے بچالے گا اور ان کو اپنا وہ چہرہ بنایا ہے جو ان کی طرف متوجہ ہو گا میں اس سے اپنی توجہ

اصرف عنه وجهي وحجتي على سمواتي وارضي وعلى جميع من بينهن من خلقي فلااقبل عمل عامل الابالاقرار بولايته مع نبوة احمدً رسولي ويدى المبسوطة في عبادي بعزتي حلفت وبجلالي اقسمت انه لايتولى عليا عبد من عبادي الازحز حته عن ناري واد خلته جنتي ولايعدل عن ولايته الامن اتبغضته واد خلته ناري

عن ابن عباس في حديث ان امير المومنين عليه السلام شرب ماء فسجد النبيً فقيل له لم سجدت يا رسول اللهً؟ فقال لما شرب عليً ناداه الله تعالىٰ هنيئا مرينا ياولي وحجتي على خلقي و اميني على عبادي . اقول اكثر الناس

ینکرون هذالحدیث ویقولون کیف یقول الله لعلی "هنیئا مرینا" والجواب

نہیں بتاؤں گا اور ان کو اپنے آسمانوں، زمینوں اور ان کے درمیان والی اپنی تمام مخلوق پر اپنی ایسی حجت قرار دیا ہے کہ میں کسی عمل کرنے والے کے کسی عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا۔ جب تک وہ میرے رسول احمد مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے ساتھ ان (علیؑ) کی ولایت کا اقرار نہیں کرتا اور ان کو اپنے بندوں میں اپنا کشادہ ہاتھ بنایا ہے۔ میں نے اپنی عزت وجلال کی قسم کھائی ہے کہ میرا جو بندہ علیؑ سے محبت کرے گا میں اسے دوزخ سے دور کر کے ضرور جنت میں داخل کروں گا اور جو بندہ بھی ان کی ولایت سے روگردانی کرے گا میں اسے اپنا دشمن قرار دیکر اسے ضرور جہنم میں داخل کروں گا۔

(۱۰۱) ابن عباسؓ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار جناب امیر علیہ السلام نے پانی نوش فرمایا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ شکر میں گر گئے ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے سجدہ کیوں کیا ہے؟ فرمایا اس لیے کہ علیؑ نے پانی پیا ہے اور خدا نے ان کو (بطور دعا) کہا ہے "ھنیئا مرنیا" (گوارہ باد) اے میرے ولی، مخلوق پر میری حجت اور میرے بندوں پر میرے امین! حافظ رجب برسیؒ کہتے ہیں کہ اکثر لوگ اس حدیث کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ علیؑ پانی پئیں اور خدا ان سے "ھنیئا مرینا" کہے

قدقال الله لجمیع عباده المؤمنین هنیئا مرینا فی قوله "کلوا واشربوا هنیئا بما کنتم تعملون وفی قوله" فان طبن لکم عن شئی منه نفسا فکلوه هنیئا مرینا فکیف بحوزان یقال ذلک لا حادا المؤمنین ولا یجوز ان یقال مثله لا میرالمؤمنین هذا ملخص کلام الحافظ البرسی

قال ورواه عن النبی انه قال لیلة اسری بی الی السماء وجدت اسم علی مقرونا باسمی فی اربع مواضع الاول وجدت علی صخرة بیت المقدس مکتوبا "لااله الا انا وحدی لا شریک لی محمد رسولی من خلقی ایدته بوزیره . و نصرته به" فقلت یا جبرئیل ! ومن وزیری ؟ فقال علی ابن ابی

طالبؑ قال ولما اتیت العرش و انتهیت الیه وجدت مکتوبا علی قائمته

اس کا جواب یہ ہے کہ جب خدا نے اپنے اس فرمان ''کلوا و اشربوا ھنیئا بما کنتم تعملون '' میں عام بندوں کو ''ھنیئا مریئا '' کہا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ عام اہل ایمان کے لیے تو خدا کا ''ھنیئا مریئا '' کہنا جائز ہو مگر تمام مومنوں کے امیرؑ کے لیے جائز نہ ہو؟ یہ حافظ برسی کے کلام کا خلاصہ ہے۔

(۱۰۲) نیز کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا جب مجھے (شب معراج) آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے چار مقامات پر علی علیہ السلام کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا ہوا پایا اول میں نے بیت المقدس کے ایک پتھر پر یہ تحریر دیکھی ''لا الہ الا انا وحدی لاشریک لی محمد رسولی من خلقی ایدته بوزیرہ و نصرته به '' (میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے میں یگانہ ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے۔ محمدؐ میرے رسول ہیں میں نے ان کی تائید ونصرت ان کے وزیر کے ذریعہ سے کی ہے) میں نے کہا یا جبرائیل! میرا وزیر کون ہے؟ کہا علیؑ بن ابی طالبؑ دوئم جب عرش پر پہنچا تو میں نے پایہ عرش پر یہ تحریر دیکھی۔

''لا اله الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدته بوزیره و نصرته به'' فقلت یا جبرئیل ومن وزیری؟ فقال علی بن ابی طالب! ولما انتهیت الی سدرة المنتهی وجدت مکتوبا علیها ''لا اله الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدته بوزیره علی و نصرته به'' قال ولما انتهیت الی باب الجنته وجدت مکتوبا علیه''لا اله الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدته بوزیره علی ونصرته به'' الا وقد سبق فیعلمی انه مبتلا ومبتلی به مع ما انی بجلته ونحلته اربعة اشیاء لایفصح عن عقدها......

قال وعنهٗ قال اذا کان یوم القیامة نادی منادمن قبل الله یا اهل الموقف هذا علی بن ابی طالب خلیفة الله فی ارضه وحجته علی عباده فمن تعلق بجله فی

Scanned by CamScanner

الدنیا فلیتعلق به الیوم الامن ائتم بامام فلیتبعه الیوم

"لا الہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ علی ونصرتہ بہ" جب میں سدرۃ المنتہی تک پہنچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا (وہی سابقہ تحریر) چہارم فرمایا جب میں جنت کے دروازہ پر پہنچا تو اس پر لکھا ہوا پایا (بعینہ وہی سابقہ تحریر) اور مزید لکھا تھا کہ واضح رہے کہ یہ بات میرے علم میں گزر چکی ہے کہ باوجود اس کے کہ میں نے علیؑ کی تکریم کی ہے اور ان کو ایسی چار چیزیں عطا کی ہیں کہ جن کی گرہ کھولی نہیں جاسکتی مگر وہ (شدائد) میں مبتلا ہوں گے اور ان کی وجہ سے لوگوں کی آزمائش کی جائے گی۔

(۱۰۳) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا کی طرف سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہل محشر! یہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں جو خدا کی زمین میں اس کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر اس کی حجت تھے پس جو شخص دار دنیا میں ان کے دامن سے وابستہ تھا وہ آج انکے دامن سے وابستہ ہو جائے۔ آگاہ باشید! کہ جو شخص دار دنیا میں جس امام کی پیروی کرتا تھا وہ آج اس کے پیچھے وہیں جائے گا جہاں اس کا امام جائے گا۔

ولیذهب الی حیث یذهب قال وروی ابن عباس من الحدیث القدسی عن الرب العلی انه یقول "لولا علی لما خلقت جنتی" قال وروی ابن محبوب عن جابر عن ابی عبداللهؑ ان رسول اللهؐ قال لعلیؑ انت الذی احتج الله بک علی الخلائق فقال اَلَستُ بربکم قالو ابلی قال و محمد نبیکم قالوا ابلیٰ وعلی امامکم"

وروی الشیخ الاجل عماد الدین ابو جعفر محمد بن ابی القاسم الطبری فی کتاب بشارة المصطفیٰ لشیعة المرتضی قال اخبرنی الشیخابو محمد الحسن بن الحسین بن بابویه عن عمه محمد بن الحسن عن ابیه الحسن عن عمه ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه قال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبدالرحمٰن بن ابی خاتم قال حدثنی هارون ابن اسحاق الهمدانی قال حدثنی عبیدة بن سلیمان قال حدثنا کامل بن العلاقال

Scanned by CamScanner

(۱۰۴) جناب ابن عباسؓ نے پروردگار عالم کی یہ حدیث قدسی بیان کی ہے کہ اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے تو میں اپنی جنت پیدا ہی نہ کرتا۔

حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن عبدالله بن العباس قال قال رسول اللهؐ لعلی بن ابی طالب علیه السلام یا علیؑ! انت صاحب حوضی وصاحب لوائی. الی ان قال وماعرج بی ربی الی السماء قط وکلمنی ربی الاقال یا محمدؐ! اقرأ علیا منی السلام وعرفه انه امام اولیائی ونور اهل طاعتی فهنیئا لک هذه الکرامته یا علیؑ!! وقال حدثنا الفقیهه ابوالنجم محمد بن عبدالوهاب بن عیسیٰ الرازنی قرائة علیه فی درب ابن زامهران بالری فی صفر ۵۰ ۱ هج قال حدثنا ابو سعید محمد بن احمد النیسا پوری قال اخبر نا ابو محمد عبدالملک بن محمد بن احمد بن یوسف بقرائتی علیه قال حدثنا ابی قال حدثنا ابو یعقوب یعنی اسحاق بن احمد بن عمران الخباز قال اخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن

(۱۰۵) جابر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ! تو ہی وہ ہستی ہے کہ جس کے ذریعہ خدا نے اپنی تمام مخلوق پر احتجاج کیا اور فرمایا کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں ہے! پھر فرمایا اور کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے نبی نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں ہیں اس کے بعد فرمایا اور کیا علیؑ تمہارے امام نہیں ہیں؟

(۱۰٦) شیخ جلیل ابو جعفر محمد بن ابو القاسم طبری اپنی کتاب بشارہ المصطفیٰ میں باسناد خود ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ! تو ہی میرے حوض (کوثر) کا ساقی ہے اور تو ہی میرے لواء الحمد کا علمبردار ہے۔

(یہاں تک کہ فرمایا) جب بھی میرا پروردگار مجھے معراج پر لے گیا اور جب بھی مجھ سے کلام کیا

Scanned by CamScanner

تو بر بار فرمایا یا محمدؐ! علیؑ کو میرا اسلام کہنا اور ان کو بتانا کہ وہ میرے اولیاء کے امام اور میرے اطاعت گزاروں کے نور ہیں۔ یا علیؑ تجھے یہ کرامت و بزرگی مبارک ہو۔

اسحاق قال حدثنا عبید بن موسیٰ الرومانی قال حدثنا محمد بن علی بن خلف العطار قال حدثنا الحسین عن الاعمش عن ابی وائل عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول اللهؐ لما خلق الله آدم ونفخ فیه الروح عطس آدمؑ فالهم ان قال "الحمد لله رب العالمین" فاوحی الله یا آدمؑ! حمد تنی وعزتی وجلالی لولا عبدان ارید ان اخلقهما فی آخرالدنیا ماخلقتک قال رب! فمتی یکونان وما سمیتهما ؟ فاوحی الله تعالیٰ الیه ان ارفع راسک فرفع رائسه فاذا تحت العرش مکتوب "لااله الاالله محمد رسول الله محمد نبی الرحمة وعلی مقیم الحجة" اقسمت بعزتی ان ارحم من تولاه و اعذب من عاداه وبهذا الاسناد عن ابی سعید محمد بن احمد النیسا پوری قال اخبرنا ابو محمد الحسن بن احمد بن الحسین بقرائتی علیه قال حدثنا ابو علی الحسن بن محمد

(۱۰۷) نیز باسناد خود عبداللہ بن مسعود سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب خداوند عالم نے جناب آدمؑ کو پیدا کیا۔ اور ان میں روح پھونکی تو جناب آدمؑ کو چھینک آئی اس وقت انہیں یہ الہام ہوا کہ یہ کہیں "الحمد لله رب العالمین" اس وقت خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اے آدمؑ! چونکہ تو نے میری حمد وثناء کی ہے تو سن "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر وہ دو (خاص) بندے نہ ہوتے جن کو میں آخری دور میں پیدا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو تجھے کبھی پیدا نہ کرتا۔ جناب آدمؑ نے کہا یا اللہ! وہ کب ہوں گے اور ان کا نام کیا ہے؟ خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اپنا سر بلند کرو جب انہوں نے سر بلند کیا تو دیکھا کہ عرش کے نیچے لکھا ہے" اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے محمد نبی رحمت ہیں اور علی حجت قائم کرنے والے ہیں" میں نے اپنی عزت وجلال کی قسم کھائی ہے کہ جو ان سے دوستی کرے گا میں اس پر

Scanned by CamScanner

ضرور رحم کروں گا اور جوان سے دشمنی کرے گا میں اس کو ضرور سزا دوں گا۔

الاهوازی قال حدثنا ابو القاسم الحسن بن محمد سهل الفارسی قال حدثنا ابوزرعة احمد بن محمد بن موسیٰ الفارسی قال حدثنا ابو الحسن احمد بن یعقوب البلخی قال حدثنا محمد بن جریر قال حدثنا الهیثم بن الحسین عن محمد بن عمرعن محمد بن هارون بن عمارة عن ابیه عن انس قال خرجت مع رسول اللہؐ نتماشی حتی انتهیناً الی بقیع الفرقدفاذانحن بسدرة عارية لانبات علیها فجلس رسول اللہؐتحتها فاورقت الشجرة واثمرت فقال یا انس ادع لی علیا. فدعوته له فجاء حتی جلس مع رسول الله صلی الله علیه وآله فرایتهما یتحدثان ویضحکان ورایت وجه علی قداستنار فاذا انا بجام من ذهب مرصع بالیا قوت والجواهر وللجام اربعة ارکان علی اول رکن منها مکتوب "لا اله الا الله محمد رسول الله" وعلی الرکن الثانی "لااله الا الله

(۱۰۸) نیز باسناد خود انسؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نکلا اور ہم چلتے چلتے بمقام "بقیع فرقد" تک پہنچ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہاں بیری کا ایک درخت ہے جس پر نہ کوئی برگ تھا اور نہ بار پس آنحضرتؐ اس کے نیچے بیٹھ گئے اور اسی وقت اس درخت پر برگ و بار لگ گئے۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے انس! علیؑ کو بلا لاؤ چنانچہ میں آنجنابؑ کو بلا لایا وہ تشریف لائے اور آنحضرتؐ کے ہمراہ بیٹھ گئے۔ میں نے دونوں بزرگواروں کو دیکھا کہ وہ آپس میں باتیں بھی کرتے جاتے تھے اور ہنستے بھی جاتے تھے اور میں نے دیکھا کہ علیؑ کا چہرہ تمتما رہا ہے اور درخشندہ ہوگیا ہے پس اچانک میں نے ایک سونے کا جام دیکھا جو یاقوت اور جواہر سے مرصع تھا اور اس کے چار پہلو تھے پہلے پہلو پر لکھا تھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" دوسرے پہلو پر لکھا تھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی بن ابی طالب ولی اللہ اور بیعت توڑنے والوں، حق سے روگردانی کرنے والوں اور دین سے خارج ہونے والوں کے لیے اللہ کی تلوار ہیں اور تیسرے پہلو پر لکھا تھا "لا الہ الا

الله

محمدرسول الله علی بن ابی طالب ولی الله وسیفه علی الناکثین والقاسطین والمارقین" وعلی الرکن الثالث "لااله الا الله محمد رسول الله ایدته بعلی ابن ابی طالب" وعلی الرکن الرابع "نجاالمعتقدون لدین الله المؤالون لاهل بیت رسول الله" واذافی الجام رطب وعنب لم یکن اوان الرطب ولا اوان العنب فجعل رسول اللهؐ یا کل ویطعم علیا حتی شبعا وارتفع الجام الحدیث

وبالاسناد عن ابی سعیدمحمد بن احمد النیسا پوری قال اخبرنا ابو علی احمد بن الحسین الحافظ بقرائتی علیه قال حدثنا ابو الحسن محمدبن احمد قراته علیه قال حدثنی محمد بن الحسن بن الولید قال حدثنی محمد بن الحسن الصفاء قال حدثنی احمد بن محمد قال حدثنی ابی قال حدثنی علی بن المغیرة و محمد بن یحیٰی الخثعمی قال حدثنا محمد بن بهلول العبدی عن الصادقؑ

محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ابن ابی طالب میں نے ان کی تائید علی بن ابی طالبؑ سے کی ہے اور چوتھے پہلو پر لکھا تھا نجی المعتقدون لدین اللہ والموالون لاھل بیت رسول اللہؐ اللہ کے دین پر اعتقاد رکھنے اور اہلبیتؑ نبوت سے محبت رکھنے والے نجات پائیں گے اور اس جام میں تازہ کھجوریں اور تازہ انگور تھے۔ حالانکہ اس وقت کھجوروں اور انگوروں کا موسم نہ تھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی کھاتے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کو بھی کھلاتے تھے۔ حتیٰ کہ دونوں سیر ہو گئے تب وہ جام بلند ہو گیا۔"

(۱۰۹) نیز باسناد خود محمد بن بہلول عبدی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

عن ابیه عن آبائه علیهم السلام قال رسول اللهؐ لما اسری بی الی السماء وانتهی بی الی حجب النور کلمنی ربی فقال لی یا محمدؐ! بلغ علی بن ابی طالب منی السلام. واعلمه انه حجتی بعدک علی خلقی به اسقی العباد

Scanned by CamScanner

الغيث وبه ارفع عنه السوء وبه احتج عليهم يوم يلقونی فایاه فليطيعوا ولا مره فلياء ثمرواوعن نهيه فلينتهوا اجعلهم عندی فی مقعد صدق وابيح لهم جنانی والا يفعلو اسكنهم ناری مع الاشقياء من اعدائی ثم لا ابالی. وبالا سناد عن ابی سعيد محمد بن احمد النيسا پوری قال حدثنا ابوبكر محمد بن احمد بن الحسن الخطيب الانيوری بقرائتی عليه حدثنی ابو الحسن علی بن احمد بن محمد البزادذيسا مراء قال حدثنا احمد بن عبدالله المزاد الهاشمی الحلبی حدثنا علی بن عادل القطان بنصيبين حدثنا محمد

سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب مجھے آسمان پر پہنچایا گیا اور میں حجا بہائے نور تک پہنچا اس وقت میرے پروردگار نے مجھ سے کلام فرمایا اور مجھ سے فرمایا! یا محمدؐ! علیؑ کو میرا سلام پہنچانا اور ان کو بتانا کہ...... کہ وہ میری مخلوق پر میری حجت ہیں۔ انہی کے ذریعہ سے میں بندوں کو بارش سے سیراب کروں گا انہی کے ذریعہ سے میں لوگوں سے بلاؤں کو دور کروں گا اور انہی کے ذریعہ سے قیامت کے دن ان پر احتجاج کروں گا پس لوگوں کو چاہیے کہ ان کی اطاعت گزاری اور فرمانبرداری کریں جب وہ ایسا کریں گے تو میں ان کو عمدہ نشست گاہ (جنت) میں بٹھاؤں گا اور ان کے لیے اپنی جنتوں کو مباح کروں گا اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو ان کو اشقیاء کے ساتھ اپنی جہنم میں جھونک دوں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔

بن تميم الواسطی حدثنا الجمانی عن شريک عن سليمان الاعمش قال حدثنی ابوالمتوكل الناجی عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم اذا كان يوم القيامة يقول الله لی ولعلی بن ابی طالبؑ ادخلا الجنة من احبكما وادخلاالنار من ابغضكما وذلک قول الله عزوجل "القيافی جهنم كل كفار عنيد" وقال اخبرنی جماعة منهم والدی ابوالقاسم الفقيه وابواليقظان عمار بن ياسر وولده ابوالقاسم سعد بن عمار عن الشيخ

الزاهد ابراهیم بن تصر الجرجانی عن السید الصالح محمد بن حمزة العلوی المرعشی الطبری و کتبته عن کتابه بخطه قال حدثنا محمد بن الحسن حدثنا محمد بن جعفر حدثنا جزة

(۱۱۰) نیز باسناد خود ابو سعید خدری سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا! جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند عالم مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا کہ تم دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کرو جو دار دنیا میں تم سے محبت کرتا تھا۔
اور ہر اس شخص کو دوزخ میں داخل کرو جو تم سے دشمنی کرتا تھا فرمایا اور یہی خدا کے اس ارشاد کا مطلب ہے...... کہ "القیافی جھنم کل کفار عنید " (تم دونوں ہر سرکش کافر کو دوزخ میں ڈال دو)

بن اسماعیل حدثنا احمد بن الخلیل حدثنا احم بن عبدالحمید حدثنا شریک عن لیث بن ابی سلیم عن مجاهد عن ابن عباس قال لما فتح رسول الله خیبر قدم علیه جعفر من الحبشة ومعه جاریة فاهداها الی علیؑ فدخلت فاطمة فاذاراس علیؑ فی حجر الجاریة فلحقها من الغیرة مایلحق المراة علی زوجها فمضت الی النبی تشکو علیا فنزل جبرئیلؑ! الی النبی فقال یا محمدؐ! الله یقرا علیک السلام ویقول هذه فاطمة اتتک تشکو علیا فلاتقبل منها فلما دخلت فاطمة قال لها النبی ارجعی الی بعلک فقولی له رغم انفی لرضاک فرجعت فقالت له ذلک فقال یافاطمة ! شکوتنی الی رسول اللهؐ واحیاه من رسول الله! اشهدک یا فاطمة ان هذة

(۱۱۱) نیز باسناد خود ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب حضرت رسولؐ خدا نے جنگ خیبر فتح کی تو جناب جعفر (طیارؓ) حبشہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان کے پاس ایک کنیز تھی جسے انہوں نے بطور ہدیہ حضرت علیؑ کی خدمت میں پیش کیا پس جب جناب سیدة (فاطمہ زہراءؑ) گھر میں داخل ہوئیں تو دیکھا کہ حضرت علیؑ کا سر اقدس اس کنیز کی

آغوش میں ہے پس یہ منظر دیکھ کر سیدہ کو (بتقاضائے بشریت) وہ حمیت لاحق ہوئی جو ایسے مقامات پر ہر عورت کو اپنے شوہر کے بارے میں لاحق ہوتی ہے پس وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ماجرا بیان کرنے کے لیے روانہ ہوئیں اس اثناء میں جناب جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا یا محمدؐ! خدا آپ کو تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ یہ فاطمہؑ علیؑ کا شکوہ کرنے آرہی ہیں۔ پس اسے قبول نہ کرنا'' اتنے میں جناب سیدہ بھی پہنچ گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کی بات سنے بغیر) فرمایا واپس اپنے شوہر کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی خوشنودی کی خاطر میری بات نہیں سنی گئی چنانچہ جناب سیدہؑ نے واپس جا کر آنجنابؑ کو یہ پیغام پہنچایا۔ آنجنابؑ نے کہا فاطمہؑ! کیا تو نے آنحضرتؐ کے پاس میری شکایت کی ہے؟ ہائے رسولؐ خدا سے حیاء! پھر فرمایا اے فاطمہؑ! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تمہاری خوشنودی کی۔

الجارية حرة لوجه الله لمرضاتک و كان مع علی خمسماة درهم فقال وهذه الخمس ماة درهم صدقة علی فقراء المها جرين والانصار فی مرضاتک قال فنزل جبرنيل علی النبیؐ وقال يا محمدؐ! الله يقراء عليک السلام ويقول لک بشر علی ابن ابی طالب انی قدوهبت له الجنة بحذا فيرها بعتقه الجارية فی مرضات فاطمة فاذا كان يوم القيامة يقف علی باب الجنة فيدخل الجنة من يشاء برحمتی ويمنع منها من يشاء ببغضی وقدوهبت له النار بحذا فير ها بصدقة الخمس ماة درهم علی

خاطر میں یہ کنیز قربۃ الی اللہ آزاد کرتا ہوں۔

نیز اس وقت حضرت علی علیہ السلام کے پاس کل پانچ سو درہم موجود تھے فرمایا! اور یہ پانچ سو درہم تمہاری رضا جوئی کی خاطر مدینہ منورہ کے غریب ومسکین مہاجرین وانصار پر صدقہ کرتا ہوں (ادھر یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور ادھر) جناب جبرائیل امین علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نازل ہو کر خدا کا یہ پیغام پہنچا رہے تھے کہ یا محمدؐ! خداوند قدوس

Scanned by CamScanner

آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ جناب علی علیہ السلام کو خوشخبری دو کہ خاتون جنت کی خوشنودی میں ان کے کنیز کے آزاد کرنے کی وجہ سے میں نے تمام جنت ان کو بخش دی ہے پس جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت علی علیہ السلام جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں گے اور میری رحمت و رضا سے جسے چاہیں گے جنت میں داخل کریں گے اور میرے قہر و غضب کی وجہ سے جسے چاہیں گے اسے روک دیں گے اور جناب فاطمہ کی خوشنودی کی خاطر ان کے پانچ سو درہم مدینہ کے غریب و نادار مہاجرین و انصار پر صدقہ کرنے کی وجہ سے میں نے تمام جہنم ان کے حوالہ کر دی ہے۔

الفقراء في مرضات فاطمة فاذا كان يوم القيامة يقف علي باب النار فيدخل النار من يشاء ببغضي ويمنع من يشاء منها برحمتي فقال رسول الله بخ بخ و من مثلك يا علي! وانت قسيم الجنة والنار...... ورواه ابن بابويه في كتاب العلل عن ابيه عن سعد عن الحسن بن عرفه عن وكيع عن محمد بن اسرائيل عن ابن صالح عن ابي ذرؓ قال كنت و جعفر بن ابي طالب مهاجرين في بلا دالحبشة...... ثم ذكر نحوه...... وعن ابي محمد الحسن بن الحسين بن بابويه عن عمه عن ابيه عن عمه ابي جعفر محمد بن علي بن بابويه عن ابيه قال حدثنا عبدالله بن الحسن المودب قال حدثنا احمد بن علي الاصبهاني عن ابراهيم بن محمد الثقفي قال حدثنا

پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں گے اور میرے قہر و غضب سے جسے چاہیں گے[1] اسے اس میں ڈال دیں گے اور میری رحمت سے جسے چاہیں گے اس کو بچا لیں گے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو۔

---

[1] یہ بات تو متعدد حدیثوں میں وارد ہے کہ حضرت علی قسیم الجنۃ والنار ہیں (گو اس تقسیم کے مفہوم میں قدرے اختلاف ہے) مگر یہ کسی آیت یا روایت میں وارد نہیں ہے کہ آپ قسیم الرزق بھی ہیں (روزی تقسیم کرنے والے ہیں) مگر بے لگام مقررین اور جاہل ذاکرین کی غلط اور بے سروپا تقریروں کی وجہ سے یہ غلط عقیدہ لوگوں کے ذہنوں میں راسخ ہو چکا ہے جس کی اصلاح ضروری ہے (ارشاد قدرت ہے نحن قسمنا بینھم معیشتھم (القرآن) (جاری ہے)

Scanned by CamScanner

یاعلیؑ! تیری مانند کون ہے؟ تو قسیم الجنۃ والنار ہے (جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا) ہے

ابورجاء قتیبة ابن سعید عن حماد بن زید عن عبدالرحمان الراج عن نافع عن ابن عمه قال قال رسول اللهؐ لعلی بن ابی طالب اذا کان یوم القیامة یوتی بک یا علیؑ علی نجیب من نور...... الی ان قال...... فیاتی النداء من قبل الله این خلیفة محمد رسول الله؟ فیقول علیؑ ها اناذا! قال فینا دی المنادی یا علیؑ! ادخل من احبک الجنة ومن عاداک النار فانت قسیم الجنة والنار

وعن ابی علی الطوسی عن ابیه عن المفید قال اخبرنا المظفر بن محمد قال اخبرنا ابو بکر محمد بن احمد بن ابی الثلج قال حدثنا احمد بن محمد بن موسیٰ الهاشمی قال حدثنا محمد بن عبدالله

(۱۱۲) نیز باسناد خود نافع سے اور وہ اپنے ابن عم سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو تجھے نورانی ناقہ پر سوار کر کے لایا جائے گا (یہاں تک کہ فرمایا) اس وقت خدا کی طرف سے ندا آئے گی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ و جانشین کہاں ہے؟ اس وقت تم جواب دو گے کہ یہ میں حاضر ہوں تب منادی ندا دے گا۔ یاعلیؑ! جو آپ سے محبت کرتا تھا اسے جنت میں داخل کریں اور جو آپ سے دشمنی کرتا تھا اسے دوزخ میں داخل کریں کیونکہ آپ ہی جنت و دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

الرازی عنابیه عن الحسن بن محبوب عن ابی زکریا المصلی عن جابر عن ابی

ہم نے لوگوں کی روزی تقسیم کی ہے حضرت امام جعفر صادق اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تقسیم سے یہاں روزی مقدر کرنا مراد ہے (تفسیر صافی) اور حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ـ

رضینا قسمة الجبار فینا　　　لنا علم وللدعداء عداء مال

فان المال یفنی عن قریب　　　وان العلم یبقی لایزال ( )

ہم اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر خوش ہیں کہ اس نے ہمیں دولت علم سے نوازا ہے اور ہمارے دشمنوں کو دولت دنیا دی ہے۔ مال و منال عنقریب فنا ہو جائے گا۔ مگر علم ہمیشہ باقی رہے گا (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

جعفر عن ابیه عن جدہ علیه السلام ان رسول اللهؐ قال لعلیؑ انت الذی احتج الله بک فی بدائة الخلق حیث اقام اشباحا فقال الست بربکم؟ قالو ابلی قال ومحمد رسولی قالوا بلی قال وعلیؑ امیر المومنین فابی الخلق الانفر قلیل وھم اصحب الیمین...... وروی الشیخ الثقة الجلیل محمد بن علی الخراز القمی فی کتاب الکفایة فی النصوص علی عدد الائمة علیھم السلام قال حدثنا ابو الحسن علی بن الحسین بن محمد قال حدثنا ابو محمد ھارون بن موسیٰ التلعکبری فی ربیع الاول ۳۸۱ھج قال حدثنی ابو علی محمد بن ھمام قال حدثنی عامر بن کثیر البصری قال

(۱۱۳) جناب ابوعلی حسن طوسیؒ اپنی امالی میں باسناد خود جابر (جعفی) سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے جناب علی علیہ السلام سے فرمایا کہ تو ہی وہ شخص ہے کہ جس کے ذریعہ سے خدا نے ابتدائے آفرینش میں مخلوق پر احتجاج کیا جب کہ ان کو عالم اشباح (ارواح) میں کھڑا کر کے کہا کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں ہے۔

پھر فرمایا کیا محمد میرے رسول نہیں ہیں؟ کہا ہاں ہیں بعد ازاں فرمایا کیا علی علیہ السلام مومنوں کے امیر نہیں ہیں؟ سوائے چند نفوس کے (جنہوں نے اقرار کیا) اور یہی اصحاب الیمین ہیں باقی مخلوق نے انکار کر دیا (جو کہ اصحاب شمال ہیں)

حدثنی الحسن بن محمد بن ابی شعیب الحرانی قال حدثنی مسکین بن بکر ابوبسطام عن شعبة بن الحجاج عن ھشام بن زید عن انس بن مالک قال ھارون وحدثنا حیدر بن محمد بن نعیم السمرقندی قال حدثنی ابو النصر محمد بن الحرث قال حدثنا محمد بن یسار عن محمد بن جعفر عن ھشام بنزید عن انس بن مالک وذکر حدیثا من جملته ان قال قال رسول الله صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم لما عرج بی الی السماء ودعنی جبرائیل فقلت حبیبی جبرائیل افی مثل ھذا المقام تفارتنی؟ فقال یا محمدً! انی لا اجوز ھذا الموضع فتحترق اجنحتی! ثم زج بی فی النور ماشاء اللہ! فاوحی اللہ الی یا محمدً! انی اطلعت الی الارض اطلاعة

(۱۱۴) جناب شیخ محمد بن علی خزاز قمی ...... اپنی کتاب کفایۃ الاثر میں باسناد خود انس ابن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے (شب معراج) آسمان پر پہنچایا گیا اور مقام (سدرۃ المنتہی) پر جبرائیل نے مجھے الوداع کہا (اور خود وہیں رک گئے) میں نے کہا میرے حبیب جبرائیلؑ! کیا آپ اس قسم کے مقام (تنہائی میں) مجھ سے علیحدہ ہو رہے ہیں! جبرائیلؑ نے کہا اگر میں اس جگہ سے آگے بڑھوں تو (سوز تجلی سے) میرے پر جلتے ہیں (الغرض) جب تک خداوند قدوس نے چاہا میں دریائے) نور میں سیر کرتا رہا تب خدا نے میری طرف یہ وحی فرمائی۔ یا محمدً! میں نے زمین پر ایک نظر (انتخاب) ڈالی۔

فاخترتک منھا وجعلتک نبیا ثم اطلعت ثانیا فاخترت منھا علیا فجعلته وصیک ووارث علمک والامام بعدک واخرج من اصلا بکما الذریة الطاھرة ولائمة المعصومین خزان علمی فلولا کم لما خلقت الدنیا ولا الاخرة ولا الجنة والا النار یا محمدًا تحب ان تراھم ؟ قلت نعم یا رب! فنودیت یا محمد! ارفع راسک فرفعت راسی فاذا انوار علی و فاطمة والحسن و الحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی وجعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی والحجة یتلألا بینھم کانه کوکب دری فقلت یا رب! من ھؤ لا ومن ھذا؟ فنودیت یا محمدً! ھم الائمة بعدک المطھرون من صلبک وھذا الحجة الذی یملاء الارض قسطا وعدلا ویشفی صدور قوم مومنین......

Scanned by CamScanner

وحدثنا محمد بن عبداللهالشيباني قال حدثنار جاء بن يحيٰی

اوراس سے تمہیں منتخب کیا اور تجھے نبی بنایا پھر دوبارہ نظر ڈالی اور اس میں سے علی علیہ السلام کو منتخب کیا اور اسے تمہارا وصی اور تمہارے علم کا وارث اور تمہارے بعد (کائنات کا) امام بنایا اور میں تم دونوں کی صلبوں سے ذریت طاہرہ اور آئمہ معصومینؑ کو برآمد کروں گا جو میرے علم کے خزینہ بردار ہوں گے (یا محمدؐ) اگر آپ لوگ نہ ہوتے تو میں نہ دنیا پیدا کرتا اور نہ آخرت نہ جنت خلق کرتا اور نہ دوزخ اے محمدؐ! کیا آپ انہیں دیکھنا پسند کریں گے؟ میں نے کہا ہاں پروردگار ابس مجھے ندا دی گئی کہ سر بلند کرو جب میں نے (حسب الحکم) سر بلند کیا تو دیکھا کہ جناب علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ، علی بن الحسینؑ (زین العابدین) محمد بن علیؑ (باقر) جعفر بن محمدؑ (صادق) موسیٰؑ بن جعفرؑ (کاظم) علیؑ بن موسیٰؑ (رضا) محمد بن علیؑ (تقی) علیؑ بن محمدؑ (نقی) حسنؑ بن علیؑ (عسکری) اور حجۃ بن الحسنؑ (مہدی) کے انوار مقدسہ موجود ہیں اور جناب حجۃ ان کے درمیان اس طرح چمک رہے ہیں کہ گویا درخشندہ ستارہ ہیں؟ میں نے عرض کیا یا اللہ! یہ کون ہیں اور یہ کون ہے؟ ندا آئی یا محمدؐ! وہ طیب و طاہر امام ہیں جو تیری صلب سے ہوں گے۔ اور یہ وہ حجت (خدا) ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کرے گا اور اہل ایمان کے دلوں کو شفا دے گا (عجل اللہ فرجہ الشریف)

العبر تايي الكاتب قال حدثنا يعقوب بن اسحاق عن محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة عن هشام بن زيد عن انس بن مالک قال قال رسول الله لمّا عرج بي الى السماء رايت مكتوبا على ساق العرش لا اله الا الله محمد رسول الله ايدته بعلي ونصرته به ورايت اثنا عشر اسماً مكتوبا بالنور فيهم علي بن ابي طالب وسبطاني وبعد نهما تسعة اسامي عليا عليا عليا ثلاث مرات ومحمد و محمد مرتين وجعفر و موسىٰ والحسن والحجة يتلاء بينهم فقلت يا رب اسامي من هولاء ؟ فناد اني ربي تعالىٰ هم الا وصياء من ذريتک بهم اثيب وبهم اعاقب ...... وقال حدثنا ابو الفضل قال حدثنا ابو

Scanned by CamScanner

عبداللہ جعفر بن محمد بن الحسین بن جعفر بن الحسن بن علی بن ابی طالب قال حدثنی اسحاق بن جعفر عن اخیہ موسیٰ بن جعفر قال حدثنی الاجلح

(۱۱۵) نیز باسناد خود انس بن مالک سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے (یہ کلمہ) ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ! ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ'' (میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمدؐ میرے رسول ہیں میں نے ان کی نصرت وتائید علیؑ کے ساتھ کی ہے) اور میں نے بارہ نام مدادنور سے لکھے ہوئے دیکھے جن میں ایک علیؑ بن ابی طالبؑ تھے اور دو میرے نواسے (حسنینؑ) اور ان کے بعد نو نام بایں طور لکھے تھے کہ تین علی تھے (چوتھے آٹھویں اور دسویں امام) دو محمد تھے (پانچویں اور نویں امام) ایک جعفر تھے (چھٹے امام) ایک موسیٰ تھے (ساتویں امام) ایک حسن تھے (گیارہویں امام) اور ایک حجۃ تھے (بارہویں امام) جو ان کے درمیان چمک دمک رہے تھے میں نے عرض کیا یا اللہ! یہ کن لوگوں کے نام ہیں؟ میرے پروردگار نے مجھے ندا دی یہ آپ کی اولاد میں سے آپ کے وصی و جانشین ہیں میں انہی کے ذریعہ سے مطیعوں اور نیکوکاروں کو) ثواب دوں گا اور انہی کی وجہ سے (منکروں اور بدکاروں) کو عقاب کروں گا۔

الکندی عن ابی امامۃ السعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہؐ لما عرج بی الی السماء رایت مکتوبا علی ساق العرش بالنور ''لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہؐ ایدتہ ونصرتہ بہ ثم بعدہ الحسن والحسین'' ورایت بعدہ علیا علیا علیا محمدا و محمدا و جعفرا و موسیٰ والحسن والحجۃ اثناء عشر اسما مکتوبا بالنور فقلت یارب من ھولاء الذین قرنتھم بی فنودیت یا محمداھم الائمۃ بعدک والاخیار من ذریتک!...... وقال حدثنا ایوب بن عاصم الھمدانی قال حدثنا حفص بن غیاث عن زید عن مکحول عن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت

Scanned by CamScanner

رسول اللہؐ یقول لما عرج بی الی السماء وبلغت سدرۃ المنتھی نادانی ربی فقال یا محمدؐ! قلت لبیک

(نوٹ) اس سے اگلی حدیث...... کا مفہوم بھی یہی ہے! لہٰذا اس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا

(۱۱۶) باسناد خود واثلہ بن اسقع سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب مجھے (شب معراج) آسمان پر بلند کیا گیا اور میں سدرۃ المنتہی کے مقام پر پہنچا تو میرے پروردگار نے مجھے ندا دی۔

یا محمدؐ! میں نے کہا! لبیک

سیدی ! قال انی ما ارسلت نبیا فانقضت ایامہ الاقام بالامر بعدہ وصیہ، فاجعل علی بن ابی طالب الامام والوصی بعدک! فانی خلقتکما من نور واحد وخلقت الائمۃ الراشدین من انوار کماا تحب ان تراھم یا محمدؐ! قلت نعم یارب! قال ارفع راسک فرفعت راسی فاذا بانوار الائمۃ بعدی ((اثنا عشر نور اقلت یارب! قال ارفع راسک فرفعت راسی فاذا بانوار الائمۃبعدک معصومین ! وقال اخبرنا ابو المفضل محمد بن عبداللہ والمعافابن زکریا والحسن بن علی الرازی قالوا حدثنا احمد بنمحمد بن سعید قال حدثنی محمد بن احمد بن عیسیٰ بن ورطا الکوفی قال حدثنا احمد بن منیع عن یزید بن ھارون قال حدثنا مشیختنا وعلمائنا من عبدالقیس وذکر حدیث وقعۃ الجمل بطولہ یقول فیہ...... ونزل ابو ایوب الانصاری فی بعض دورالھاشیمین فدخلنا علیہ ثلاثین نفسا من شیوخ

میرے سردار! فرمایا میں نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب اس کی (زندگی) کے دن تمام ہوئے تو اس کے بعد اس کا وصی اس کا قائم مقام ہوا آپ اپنے بعد اپنا وصی اور (لوگوں کا) امام علیؑ بن ابی طالبؑ کو بنائیں کیونکہ میں نے تم دونوں کو ایک ہی نور سے پیدا کیا ہے اور (دوسرے) آئمہ راشدینؑ کو بھی تمہارے نور سے پیدا کیا ہے یا محمدؐ! کیا انہیں دیکھنا پسند کرو

Scanned by CamScanner

گے؟ میں نے عرض کیا ہاں میرے پروردگار۔ ارشاد ہوا سر بلند کرو پس جب میں نے سر بلند کیا تو دیکھا کہ میرے بعد (ہونے والے) بارہ اماموں کے انوار موجود ہیں میں نے کہا پروردگارا! یہ کس کے نور ہیں؟ ارشاد ہوا تمہارے بعد ہونے والے معصوم اماموں کے نور ہیں۔

(۱۱۷) اس کے بعد والی حدیث جس میں جنگ جمل کے بعد جناب ابوایوب انصاری کے بعض ہاشمیوں کے گھر قیام کرنے اور بصرہ کے شیوخ میں سے تمیں

البصرة فسامله ان يحدثنا فكان مما حدث ان قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم لما عرج بى الى السماء نظرت الى سابق العرش فاذا مكتوب بالنور "لااله الاالله محمد رسول الله ايدته لعلى ونصرته به روايت احد عشر السماء مكتوبا بالنور على ساق العرش بعد على الحسن والحسين عليا عليا عليا ومحمدا وجعفر اوموسىٰ والحسن والحجة فقلت الٰهى وسيدى من هؤلاء الذين اكرمتهم وقرنت اسمائهم باسمک؟ فنوديت يا محمدًا! هم الاوصياء بعدک والائمة ! فطوبىٰ لمحبيهم والويل لمبغضيهم

وقال حدثنا محد بن على بن الحسين بن بابويه قال حدثنا محمد بن موسىٰ بن المتوكل قال حدثنا محمد بن عبدالله الكوفى قال حدثنا موسىٰ بن عمران النخعى عن عمه الحسين بن يزيد النوفلى عن الحسن بن ابى حمزه عن الصادق عن ابيه عن آبائه عن امير المومنين قال قال رسول اللهؐ

آدمیوں کے حاضر خدمت ہو کر ان سے حدیث رسول بیان کرنے کی استدعا کرنے کا تذکرہ ہے اس حدیث کا مطلب و مفہوم بھی وہی ہے جو گزشتہ سے پیوستہ حدیث کا ہے (یعنی اس میں ساق عرش پر کلمہ ایمانیہ اور بارہ آئمہ طاہرینؑ کے اسماء مبارکہ کے درج ہونے کا تذکرہ ہے)

ہاں البتہ اس کے آخر میں اس قدر اضافہ ہے...... کہ میں نے عرض کیا یا اللہ! یہ کون بزرگوار ہیں جن کو تو نے یہ اکرام و اعزاز بخشا ہے کہ اپنے نام کے ساتھ ملا کر ان کا نام درج کیا ہے؟ ندا آئی یا محمدؐ! یہ تمہارے بعد تمہارے وصی ہیں اور (لوگوں کے امام) شجرہ طوبیٰ ہے ان کے محبوں

Scanned by CamScanner

کیلئے اور ویل نامی وادی جہنم ہے ان کے دشمنوں کے لیے۔

حدثنی جبرائیل عن رب العزۃ انہ قال من علم انہ لاالہ الا انا وحدی وان محمدا عبدی ورسولی و ان علی بن ابی طالب خلیفتی وان الائمۃ من ولدہ حججی ادخلتہ الجنۃ برحمتی ونجیتہ من النار بعفری وابحت لہ جواری واوجبت لہ کل شئی واتممت علیہ نعمتی وجعلتہ فی خاصتی و خالصتی ان نادانی لبیتہ وان دعانی اجبتہ وان سالنی اعطیتہ وان سکت ابتدائہ وان اساء رحمتہ وان فرمنی دعوتہ وان رفع الی قبلتہ وان قرع بابی فتحتہ ومن لم یشھد الاالہ الا انا وحدی اوشھدبذلک ولم یشھد ان محمدا عبدی ورسولی اوشھد بذلک ولم یشھدان علیؑ بن ابی طالبؑ خلیفتی اوشھدبذلک ولم یشھد ان الائمۃ من ولدہ حججی فقد جحد نعمتی وصغر عظمتی و کفر بایاتی و کتبی ان قصدنی حجبتہ وان سالنی حرمتہ وان نادانی لم اسمع ندائہ وان دعانی لم استجب دعائہ

(۱۱۸) نیز باسناد خود حسن بن علی بن ابوحمزہ سے اور وہ جناب امام جعفر صادقؑ سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد طاہرینؑ کے سلسلہ سند سے امیر المومنینؑ سے اور وہ حضرت رسول خدا سے اور وہ جبرائیلؑ سے اور وہ رب جلیل سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جس شخص کو یہ علم ویقین ہو اور (گواہی دے) کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمدؐ میرے عبد (خاص اور) میرے رسول ہیں اور علی بن ابی طالبؑ میرے (مقرر کردہ) خلیفہ وامام ہیں اور ان کی اولاد میں سے (گیارہ) امام میری حجتیں ہیں تو میں اسے ضرور اپنے رحم وکرم سے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفوودرگزر سے اسے جہنم سے نجات دوں گا اپنے جوار رحمت کو اس کے لیے مباح قرار دوں گا اور اس کے لیے ہر (مفید) شی کو واجب وثابت قرار دوں گا اس پر اپنی نعمت کو تمام کروں گا اور اسے اپنے خاص و خالص بندوں سے بناؤں گا جب وہ مجھے پکارے گا تو میں لبیک کہوں گا اگر مجھ سے دعا کرے گا تو اسے قبول کروں گا اگر مجھ سے کسی

Scanned by CamScanner

چیز کا سوال کرے گا تو اسے عطا کروں گا اگر خاموش رہے گا تو میں ابتداء کروں گا اگر وہ برائی بھی کرے گا تب بھی میں اس پر رحم کروں گا اگر وہ مجھ سے دور بھاگے گا تو میں اسے بلاؤں گا اور اگر کوئی میری طرف نیک عمل بلند کرے گا تو میں اسے قبول کروں گا اگر میرا دروازہ رحمت کھٹکھٹائے گا تو میں اسے کھول دوں گا اور جو شخص یہ گواہی نہ دے کہ میں ہی معبود برحق ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے حضرت محمدؐ میرے عبد خاص اور میرے رسول ہیں یا یہ گواہی بھی دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ حضرت علی میرے خلیفہ ہیں یا یہ گواہی بھی دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ ان (علیؑ) کی اولاد میں سے گیارہ امام میری حجتیں ہیں تو وہ شخص میری نعمت کا منکر میری عظمت و جلالت کو حقیر و صغیر سمجھنے والا اور میری نشانیوں اور میری کتابوں کا انکار کرنے والا سمجھا جائے گا اور ایسا شخص اگر میرا قصد کرے گا تو میں اس کو روک دوں گا اگر مجھ سے سوال کرے گا تو میں اسے محروم کروں گا اگر مجھے پکارے گا تو میں اس کی پکار نہیں سنوں گا اگر دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہیں کروں گا۔

وان رجائی خیبته وذلک جزائه منی وما انا بظلام للعبید قال فقام جابر بن عبدالله فقال یا رسول الله! ومن الائمة من ولد علی بن ابی طالب فقال الحسنؑ والحسینؑ ثم علی بن الحسین ثم محمد بن علی ثم جعفر بن محمد ثم موسیٰ بن جعفر ثم علی بن موسیٰ ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم الحسن بن علی ثم الحجة ابن الحسن بن علی الحدیث

وقال حدثنا محمد بن علی بن بابوب قال حدثنا محمد بن ابراهیم بن اسحاق الطلقانی قال اخبرنا محمد بن همام قال اخبرنا محمد بن مابیداد قال حدثنا احمد بن هلال عن محمد بن ابی عمیر عن المفضل بن عمر عن الصادق عن ابائه عن امیر المومنین علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لما اسری بی الی السماء اوحی الله الی فقال یا محمدؐ! انی اطلعت الی

Scanned by CamScanner

الارض اطلاعة فاخترتک

اور اگر مجھ سے امید رکھے گا تو میں اسے ناامید کروں گا یہ سب کچھ میری طرف سے اس کے (بد عقیدہ) کی جزا ہے اور میں ہرگز اپنے بندوں پر ظلم و زیادتی نہیں کرتا۔ جناب امیر علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ (جب آنحضرتؐ کا کلام یہاں تک پہنچا تو) جابر بن عبداللہ (انصاری) نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسولؐ اللہ! حضرت علیؑ کی اولاد میں سے (گیارہ) امام کون ہیں؟ فرمایا حسنؑ، حسینؑ، علیؑ (زین العابدینؑ) محمدؑ (باقرؑ) جعفر (صادقؑ) موسیٰؑ (کاظمؑ) علیؑ (رضاؑ) محمدؑ (تقی) علیؑ (نقی) حسنؑ (عسکری) اور حجتؑ بن الحسنؑ (علیہم السلام) الی آخرالحدیث

(۱۱۹) نیز باسناد خود مفضل بن عمر اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب امیر علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو خدا تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ میں نے زمین پر ایک نگاہ ڈالی اور اس میں سے تمہیں منتخب کرکے

منها فجعلتک نبيا وشققت لک اسما من اسمی فانا المحمود وانت محمد ثم اطلعت الثانية فاخترت منها عليا وجعلته وصيک وخليفتک وزوج ابنتک وابا ذريتک وشققت له اسما من اسمی فانا الاعلیٰ وهو علی وجعلت فاطمة والحسن والحسين من نور كما ثم عرضت ولايتهم على الملائكة فمن قبلها فهو عندی من المقربين يا محمد! لو ان عبدا عبدنی حتى ينقطع ويصير كالشن البالی ثم اتانی جاحدا لولا يتهم ما اسكنته جنتی ولا اظللته تحت عرشی يا محمد! تحب ان تراهم؟ قلت نعم فقال تعالیٰ ولا اظللته تحت عرش يا محمد! تحب ان تراهم؟ قلت نعم فقال تعالیٰ ارفع راسک! فرفعت راسی فاذا بانوار علی وفاطمة والحسن والحسين

نبی بنایا اور اپنے نام سے تمہارا نام مشتق کیا چنانچہ میں محمود ہوں اور تم محمدؐ ہو پھر دوبارہ میں نے زمین پر نگاہ ڈالی اور اس بار علیؑ کو منتخب کیا اور انہیں تمہارا وصی، جانشین تمہاری دختر کا شوہر اور آپ کی ذریت کا باپ قرار دیا اور ان کے لیے اپنے ناموں میں سے ایک نام منتخب کیا چنانچہ میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہیں اور میں نے فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو تم دونوں کے نور سے قرار دیا پھر میں نے ان ذوات مقدسہ کی ولایت اپنے ملائکہ پر پیش کی۔ پس جس نے قبول کی[1] وہ میری (بارگاہ کے) مقربین میں سے قرار پایا یا محمدؐ! اگر کوئی شخص میری اس قدر عبادت کرے کہ عبادت کرتے کرتے بوسیدہ اور خشک مشکیزے کی طرح کمزور ہو جائے مگر (اس کے باوجود) ان کی ولایت کا منکر بن کر میری بارگاہ میں حاضر ہو تو میں اسے اپنی جنت میں ساکن نہیں کروں گا اور نہ ہی اسے اپنے عرش کے زیر سایہ جگہ دوں گا یا محمدؐ! کیا آپ ان (آئمہ) کو دیکھنا پسند کریں گے؟ میں نے عرض کیا ہاں ارشاد ہوا سر بلند کرو پس جب میں نے سر بلند کیا تو علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ

وعلی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی و القائم فی وسطهم کانه کوکب دری. قلت یا رب! من هؤلاء؟ قال هؤلاء الائمة. وهذا القائم الذی یحل حلالی و یحرم حرامی وبه انتقم من اعدائی وهو راحة الاولیائی وهو الذی یشفی قلوب شیعتک من الظالمین و الجاحدین والکافرین ورواه الصدوق فی عیون الاخبار مثله...... وقال حدثنا علی بن الحسن بن محمد قال حدثنا هارون بن موسیٰ التلعکبری قال جدثنا عیسیٰ بن موسیٰ الهاشمی بسامراء قال حدثنی ابی عن ابیه عن آبائه عن الحسن بن علی

[1] اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعض فرشتوں نے آل محمد علیہم السلام کی ولایت قبول کی اور وہ مقرب بارگاہ قرار پائے اور شاید دوسرے بعض نے انکار کیا۔ معصوم فرشتے اور ولایت اہلبیت کا انکار؟ اے معاذاللہ بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے (جس کی تائید دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے) کہ جن فرشتوں نے ولایت قبول کرنے میں سبقت کی وہ مقربین میں سے قرار پائے اور جنہوں نے بعد میں قبول کی وہ اس شرف سے محروم رہے (منہ عفی عنہ)

عن ابيه علی علیه السلام قال قلت یا رسول الله! کم الائمة بعدک؟ قال انت یا علی ثم ابناک الحسن والحسین وبعدالحسین علی ابنه وبعد علی محمد ابنه وبعد محمد جعفر ابنه وبعد جعفر موسیٰ ابنه وبعد موسیٰ علی ابنه وبعد علی محمد

علیؑ (زین العابدینؑ) محمدؑ (باقرؑ) جعفرؑ (صادقؑ) موسیٰؑ (کاظمؑ) علیؑ (رضاؑ) محمدؑ (تقیؑ) علیؑ (نقیؑ) حسنؑ (عسکریؑ) اور حجۃ بن الحسنؑ) کے انوار کو دیکھا اور دیکھا کہ قائم آل محمد ان کے درمیان اس طرح چمک رہے تھے کہ گویا درخشندہ ستاہ ہیں۔ میں نے کہا یا اللہ۔ یہ کون ہیں؟ ارشاد ہوا یہ (لوگوں کے) امام ہیں اور یہ قائم (آل محمدؐ) ہیں جو میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیں گے اور اسی کے ذریعہ سے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور یہ میرے اولیاء کے لیے راحت (جان) ہیں اور یہ وہی بزرگ ہیں اور آپ کے پیروؤں کے دلوں کو ظالموں، منکروں اور کافروں سے شفا دیں گے۔

(۱۲۰) اس سے اگلی حدیث جو بروایت جناب امیر علیہ السلام پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے اس میں بھی انہی بارہ اماموں کے نام درج ہیں۔

ابنه وبعدمحمد علی ابنه وبعد علی الحسن ابنه والحجة بن الحسن هذا وجدت اسامیهم علی ساق العرش فسالت الله تع عن ذلک فقال یا محمدؐ! هم الائمة بعدک مطهرون معصومون واعدائهم ملعونون.

وقال اخبرنا احمد بن محمد بن عبدالله بن الحسن العیاشی قال حدثنی جدی عبدالله بن الحسن عن احمد بن عبدالجبار قال حدثنا عمر بن حماد الدیخ قال حدثنا علی بن هشام البرید عن ابیه قال حدثنی ابو سعید التمیمی عن ابی ثابت مولی ابی ذرؓ عن ام سلمه قالت قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم.

لما اسری بی الی السماء نظرت فاذا مکتوب علی العرش لااله الا الله محمد رسول الله ایدته بعلی و نصرته بعلی و رایت انوارا نور علی و فاطمة والحسن

Scanned by CamScanner

والحسين وعلی بن الحسين و محمد بن علي و جعفر بن محمد و موسیٰ بن
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج ساق عرش پر کندہ دیکھے تھے اس میں اس
قدر اضافہ ہے کہ میرے سوال کرنے پر خدا نے فرمایا محمدؐ! "یہ ہیں وہ امام جو معصوم ہیں اور جو
ان کے دشمن ہیں وہ ملعون ہیں"

(۱۲۱) نیز باسناد خود جناب ام سلمہؓ سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس حدیث کا بھی قریب قریب وہی
مضمون ہے جو سابقہ حدیث کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج قائمہ
عرش الٰہی پر آئمہ طاہرین کے اسماء مبارکہ لکھے ہوئے دیکھے آخر میں لکھا تھا کہ حجتہ بن الحسن
(مہدیؑ) تشریف لا کر دنیا کو عدل و انصاف سے پر کرے گا۔

جعفر و عل بن موسیٰ و محمد بن علي و علی بن محمد والحسن بن علي
ورايت نور الحجة يتلا لا من بينهم كانه كو كب دری فقلت يا رب! من هذا
ومن هؤ لاء فنوديت يا محمدًا! هذا نور علی فاطمة وهذا نور سبطيک
الحسن والحسين وهذا انوار الائمة بعدک من ولد الحسين مطهرون
معصومون وهذا الحجة الذی يملأ الدنيا قسطا وعدلا. وقال اخبرنا
ابوعبدالله احمد بن محمد بن عبيدالله بن شبيب قال حدثنا محمد بن زياد
السهمی قال حدثنا سفيان بن عينية قال حدثنا عمران بن دارا قال حدثنا
محمد بن الحنفيه قال قال امير المومنين عليه السلام سمعت رسول الله صلی
الله عليه و آله وسلم يقول قال الله تعالیٰ لاعذبن كل رعية رانت بطاعة امام
ليس منی

(۱۲۲) نیز باسناد خود جناب محمد بن حنفیہؒ سے اور وہ اپنے والد ماجد حضرت امیر المومنین سے
روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ خدائے تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے کہ میں اس رعایا کو ضرور عذاب

Scanned by CamScanner

کروں گا جو اس امام کی اطاعت کا دم بھرے جو میرا مقرر کردہ نہیں ہے۔

وان كانت الرعيته فى نفسها برة ولارحمن كل رعيته وانت بطاعة امام عادل منى وان كانت الرعية فى نفسها غير برة ولا تقية الحديث. وفيه النص على لائمةالاثناعشر. وروى هذا المغى ابو جعفر بن بابويه فى عقاب الاعمال عن محمد بن موسىٰ بن متوكل عن عبدالله بن جعفر الحميرى عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن حسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن حبيب السجستانى عن ابى

اگر چہ وہ رعایا بذات خود نیکوکار اور نیک رفتار ہو اور اس رعایا پر رحم وکرم کروں گا جو اس امام عادل کی اطاعت کا دم بھرے جو میرا مقرر کردہ ہے اگر چہ وہ رعایا بذات خود پرہیزگار نہ ہو۔ بلکہ گنہگار ہو۔

جعفر عليه السلام قال قال رسول اللهؐ قال الله تعالىٰ لاعذبن كل رعيه فى الاسلام اطاعت اماما جائر اليس من الله وان كانت الرعيته فى اعمالها برة تقية ولاعفون عن كل رعيته فى الاسلام اطاعت اماماً هادياً من الله وان كانت الرعية فى اعمال لما ظالمة سينة ورواه الكينى عن محمد بن عيسىٰ عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن ابن محبوب عن هشام بن سالم عن حبيب السجستانى عن ابى جعفر عليه السلام قال قال الله تعالىٰ لاعزبن كل رعيته وانت بولائه امام جائر ليس من الله وان كانت الرعية فى اعمالها برة تقية ولاعفون عن كل رعيته فى الاسلام دانت بولاية امام عادل من الله وان كانت الرعية فى نفسها ظالمة مسينة ورواه البرقى فى المحاسن عن ابيه عن بن محبوب ببقية السند. وقد اوردت فى باب موسىٰ عليه السلام حديث حفص ابن غياث قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول كان فيمانا جى الله به موسىٰ ان قال له يا موسىٰ لا اقبل الصلوة الالمن تواضع لعظمتى والزم قلبه

خوفی وقطع نهاره بذکری ولم بیت مصرا علی الخطیته وعرف حق اولیائی واحبائی فقال موسیٰ یارب تعنی باولیائک واحبائک ابراهیم و اسحاق و یعقوب ؟ فقال الله تع هم کذلک یا موسیٰ الاانی اردت من من اجله خلقت آدم وحوا والجنة والنار فقال موسیٰ یا رب

اور یہی مفہوم ان دو حدیثوں کا ہے جو مؤلف علام نے عقاب الاعمال شیخ صدوق ” کافی کلینی اور محاسن برقی کے حوالہ سے درج کی ہیں۔ [1]

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ میں نے جناب موسیٰ بن عمرانؑ والے باب میں بروایت جعفر بن غیاث جناب صادق آل محمد علیہم السلام سے وہ حدیث قدسی درج کر دی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اے موسیٰ ! میں صرف اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت و جلالت کے سامنے تواضع کرتا ہے۔

---

[1] اس قسم کی حدیثوں کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ آئمہ اطہارؑ کے نام لیواؤں کو کسی عمل صالح کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ ہر حال میں بخشے ہوئے ہیں بلکہ ہو جب بعض الحدیث یفسر بعضا (بعض حدیثیں دوسری بعض حدیثوں کی تشریح کرتی ہیں) ان کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ چونکہ عقیدہ کو مرکزی ومحوری حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا جس شخص کا عقیدہ غلط ہے عام اس سے کہ وہ غلطی عقیدہ توحید میں ہو (جس کا نام شرک ہے) یا عقیدہ رسالت میں ہو (جس کا نام کفر ہے) یا وہ غلطی عقیدہ امامت میں ہو) (جس کا نام نفاق ہے) وہ نا قابل عفو ہے اور بدعقیدہ آدمی اس قابل نہیں کہ عنایت الٰہی اس کے شامل حال ہو بلکہ بدعقیدگی کا انجام ابدی جہنم کے سوا کچھ اور نہیں ہے لہٰذا جس کا عقیدہ غلط ہے وہ مخلد فی النار ہوگا اس کے عمل خواہ کتنے ہی نیک ہوں مگر اس کی بخشش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہاں البتہ جس شخص کا عقیدہ صحیح ہے اور اس میں کچھ عملی کمزوریاں پائی جاتی ہیں یہ شخص عفو الٰہی کا مستحق ضرور ہے یعنی وہ مخلد فی النار نہ ہوگا بلکہ اپنے جرم کی نوعیت کے مطابق سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام کی شفاعت سے (اگر قابل شفاعت ہوا) یا اپنی بدکرداری کی سزا بھگتنے کے بعد بالآخر خدا کا رحم وکرم اور اس کا عفو وصفح اس کے شامل حال ہوگا اور انجام کار وہ داخل فردوس بریں ہوگا کیونکہ صحت عقیدہ کی وجہ سے وہ اس قابل ضرور ہے کہ عنایت الٰہی اس کے شامل حال ہو (واللہ الموفق) خلاصہ کلام یہ ہے کہ ولایت اہلبیت قبولیت اعمال کی شرط ہے اعمال سے گلوخلاصی کرانے کے لیے نہیں ہے اور کسی کا حقیقی محب ہوتا ہی وہ ہے جو اپنے محبوب کا فرمانبردار اور تابعدار ہوتا ہے اور حضرت امام محمد باقرؑ نے صراحت کردی ہے کہ لاتنال ولایتنا الابالورع والعمل کہ واجبات پر عمل کئے بغیر اور محرمات سے دامن بچائے بغیر ہماری محبت حاصل نہ ہوگی (اصول کافی) (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

ومن هوا قال محمد احمد شققت اسمه من اسمی لانی انا المحمود فقال موسیٰ یا رب! اجعلنی من امته فقال یا موسیٰ انت من امته اذا عرفته وعرفت منزلة اهلبته ! ان مثله و مثل اهلبته فیمن خلقت کمثل الفردوس فی الجنان لا((ورقها ولا یتغیر طعمها فمن عرفهم وعرف حقهم جعلت له عندالجهل حلما وعندالظلمة نورا اجیبه قبل ان یدعون واعطیه قبل ان یسالنی...... الحدیث

وفی تفسیر الامام ابی محمد الحسن العسکری علیه السلام عن آبائہؑ قال قال رسول اللهؐ عن جبرائیل عن الله تعالیٰ قال یاعبادی اعملوا افضل الطاعات واعظمها لاسامحکم وان قصرتم فیما سواها واترکوا اعظم المعاصی و اقبحها لئلا اناقشکم فی رکوب ماعدآها ان اعظم الطاعات توحیدی و تصدیق نبیی والتسلیم لمن ینصبه من بعده وهو

اس حدیث میں اولیاء اللہ کے سلسلہ میں سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام کا مقدس تذکرہ موجود ہے اور یہ کہ یہی ذوات قادسہ علت غائی ممکنات اور وجہ تخلیق کائنات ہیں اور ان کی منزلت اور انکا مقام باقی تمام مخلوق میں ایسا ہے جیسے دوسری جنتوں میں جنت الفردوس کا تا آخر حدیث

(۱۲۳) کتاب تفسیر (منسوب بہ) امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ امام اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ جناب جبرائیل سے اور وہ رب جلیل سے روایت کرتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے اے میرے بندو! سب سے افضل و اعلیٰ اطاعت پر عمل درآمد کرو تاکہ اگر تم سے ان کے علاوہ دوسری اطاعتوں میں کچھ کوتاہی بھی ہو جائے تو میں تم سے درگزر کروں اور سب سے بڑے اور سب سے قبیح تر گناہ سے اجتناب کرو تاکہ اگر تم اس کے علاوہ (چھوٹے) گناہوں کا ارتکاب بھی کرو تو میں تم سے مناقشہ ومحاسبہ نہ کروں (پھر اس عظیم تر اطاعت ومعصیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا) کہ تمام اطاعتوں میں سے عظیم ترین اطاعت میری توحید (کا اقرار) میرے نبی (خاتمؐ) کی نبوت کی تصدیق

Scanned by CamScanner

اوران کے بعدان کے مقرر کردہ

علی ابن ابی طالب و الائمة الطاهرين من نسله وان اعظم المعاصي عندی الکفربی وبیننی ومنابذة ولی محمد بعده علی بن ابی طالب و اولیائه من بعده فان اردتم ان تکونوا عندی فی المنظر الاعلیٰ اشرف الاشرف فلایکونن احدمن عبادی آثرعندکن محمدوبعد من اخیه علی وبعد هما من ابنا لهٰما القائمین بامور عبادی بعد هما فان من کان ذالک عقده جعلته من اشرف ملوک جنانی و اعلمو ان ابغض الخلق الی من تمثل بی وادعی ربوبیتی وابغض الخلق بعده من تمثل بمحمد فنازعه بنوته فادعا هاوا بغضهم الی بعده من تمثل بوهی محمد ونازعه محله وشرفه وادعا هما وابغض الخلق الی بعد هؤلاء المدعین لماهم به لسخطی متعرضون ومن کان لهم علی ذلک من المعاونین کذلک احب الخلق الی القوامون بحقی

(امام) علیؑ بین ابی طالبؑ اوران کی نسل میں سے (گیارہ) اماموں (کی امامت) کا تسلیم کرنا ہے اورتمام گناہوں سے بڑا گناہ میری توحیداور میرے نبی کی نبوت کا انکاراوران کے بعدان کے ولی ووصی حضرت علیؑ اوران کے بعد والے اولیاء واوصیاء کی مخالفت کرنا ہے اگرتم چاہتے ہوکہ تم میرے نزدیک منظر اعلیٰ اورشرف اشرف میں رہوتو چاہیے کہ تمہارے نزدیک میرے تمام بندوں میں سے کوئی بندہ بھی حضرت محمدؐ اوران کے بعدان کے بھائی جناب علیؑ اور ان کے بعدان قائم مقام (گیارہ آئمہ علیہم السلام) سے بڑھ کر پسندیدہ نہ ہوپس جس شخص کا یہ عقیدہ ہوگا (کہ اول خدااس کے بعد مصطفیٰؐ اوران کے بعد آئمہ ہدیٰ ہیں) میں اسے اپنی جنتوں کے اشرف واعلیٰ بادشاہوں سے قراردوں گا اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میری تمام مخلوق میں سے سب سے بڑھ کر مجھے وہ شخص مبغوض ہے جومیری برابری کی کوشش کرتا ہے اور میری ربوبیت کا دعویٰ کرتا ہے اوراس کے بعد دوسرے درجہ پر مبغوض ترین خلائق وہ شخص ہے جوحضرت محمدؐ کی برابری کی کوشش کرتے ہوئے ان کی نبوت میں ان سے نزاع کرتا ہے اورخود

دعوائے نبوت کرتا ہے اور اس شخص کے بعد مبغوض ترین خلائق وہ شخص ہے جو حضرت محمدؐ کے وصی (حضرت علیؑ) کی برابری کی کوشش کرتا ہے اور ان کے محل و مقام میں ان سے نزاع کرتے ہوئے خود اس مقام کا دعویٰ کرتا ہے اور ان (ہر سہ اشخاص) کے بعد میرے نزدیک وہ لوگ مبغوض اور میرے قہر و غضب کے مستوجب ہیں جو ان (سابقہ) دعویداروں کے معین و مددگار ہیں اور ان کے بعد مبغوض خلائق وہ لوگ ہیں جو اگرچہ ان دعویداروں کے معین و مددگار تو نہیں ہیں مگر ان کے اس دعویٰ پر راضی ضرور ہیں۔

وافضلهم لدی واکرمهم علی محمد سیدالوری واکرمهم وافضلهم بعده علی اخو المصطفی المرتضی ثم بعده القوامون بالقسط من ائمة الحق و افضل الناس بعد هم من اعانهم علی حقهم واحب الخلق الی بعد هم من احبهم وابغض اعدالهم وان لم یمکنه معونتهم..... وروی الشیخ الثقة الجلیل ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویه فی کتاب کامل الزیارات عن محمد بن عبدالله بن جعفر الحمیری عن ابیه عن علی بن محمد بن سالم عن محمد بن خالد عن عبدالله بن حماد عن عبدالله بن عبدالرحمٰن الاقسم عن حماد بن عثمان عن ابی عبدالله علیه السلام قال لمااسری

ای طرح میرے نزدیک محبوب ترین لوگ وہ ہیں جو میرے حق کو ادا کرنے والے ہیں اور ان سب سے افضل واکرم حضرت محمد مصطفیٰؐ سیدالوری ہیں اور ان کے بعد افضل واکرم حضرت علیؑ مرتضیٰ برادر مصطفیٰؐ ہیں اور ان کے بعد افضل ترین مردم آئمہ ھدیٰؑ ہیں جو عدل و انصاف کے ساتھ قائم ہیں اور ان کے بعد افضل ترین مردم وہ لوگ ہیں جو آئمہ ہدیٰ کے حقوق (کے حصول یا ان کی بازیابی میں) ان کے معاون و مددگار ہیں اور ان کے بعد محبوب ترین مردم وہ ہیں جو ان آئمہ ہدیٰ سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھتے ہیں اگرچہ عملی طور پر ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے

(۱۳۴) جناب ابن قولویہ علیہ رحمہ نے اپنی کتاب کامل الزیارات میں باسناد خود حماد بن عثمان

Scanned by CamScanner

سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج پر لے جایا گیا

بالنبیؐ قیل لہ ان اللہ یختبرک فی ثلاث لینظر کیف صبرک قال اسلم لامرک یا رب ولا قوۃ لی علیٰ الصبر الا بک فما ھن؟ قیل لہ اولھن الجوع والاثرۃ علی نفسک واھلکؐ لاھل الحاجۃ قال قبلت یا رب ورضیت وسلمت و منک التوفیق والصبر واماالثانیۃ فالتکذیب والخوف الشدید وبذلک مھجتک فی محاربۃ اھل الکفر بما لک ونفسک والصبر علی مایصیبک! منھم من الاذی من النفاق والالم فی الحرب والجراح قال یا رب قبلت ورضیت و منک التوفیق والصبر واما الثالثۃ فمایلقی اھلبیتک من بعدک من القتل اما اخوک علی فیلقی من امتک الشتم فالتغیف، والتمویخ والحرمان والجھد والظلم و آخر ذلک القتل فقال یا رب سلمت وقبت ومنک التوفیق والصبر واماابنتک فتظلم و تحرم ویوخذ حقھا غصبا

تو ان سے کہا گیا کہ خداوند عالم آپ کو تین چیزوں کے ذریعہ سے آزمانے والا ہے تاکہ دیکھے کہ تمہارا صبر کیسا ہے (آنحضرتؐ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا بارالہٰا! میں تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں سوائے تیری قوت کے میرے پاس کوئی قوت صبر نہیں ہے مگر وہ تین چیزیں ہیں کیا؟ ارشاد ہوا پہلی چیز بھوک اور اپنی ذات اور اپنے اہل پر اہل حاجت کو مقدم رکھنا ہے عرض کیا یا اللہ! میں نے قبول کیا اور راضی ہوا اب صبر کی توفیق دینا کام تیرا ہے۔ دوسری چیز لوگوں کی تکذیب اور ان کا آپ کو جھٹلانا ہے اور ان کی طرف سے خوف شدید ہے اور کافروں کے ساتھ ضرب وحرب میں اپنے مال و جان کو صرف کرنا اور (دین کے معاملہ میں) اہل کفر و نفاق کی طرف سے جو کچھ (مالی وروحانی) اذیت اور رنج والم اور جنگ میں جو کچھ زخم وغیرہ لگیں ان پر صبر کرنا ہے عرض کیا یا اللہ! میں قبول کرتا ہوں اور راضی ہوں البتہ توفیق صبر تیرے قبضے میں ہے تیسری چیز یہ ہے کہ تمہارے بعد تمہاری اہلبیت کو (راہ حق) میں شہید کیا جائے گا چنانچہ

Scanned by CamScanner

تمہارے بھائی علیؑ کو تیری امت کی طرف سے سب وشتم شدت وسختی، زجر وتوبیخ، محرومی و مشقت اور ظلم وجور اور آخر میں قتل کا سامنا کرنا پڑے گا عرض کیا یا اللہ! میں یہ سب کچھ تسلیم کرتا ہوں اور اس پر راضی ہوں توفیق صبر تیرے ہاتھ میں ہے۔ ارشاد ہوا تمہاری بیٹی پر ظلم کیا جائے گا اور اسے اس کے حق (فدک) سے محروم کر دیا جائے گا۔

الذی تجعلها لها و تضرب وهی حامل ویدخل علیها حریمها بغیر اذنها یدخل منزلها ثم یمسها هو ان وذل ثم لاتجد مانعا وتطرح مافی بطنها من الضرب وتموت من ذلک الضرب قلت انا لله وانا الیه راجعون قبلت یا رب وسلمت ومنک التوفیق والصبر و یکون لها من اخیک ابنان یقتل احد هما غدرا ویسلب ویطعن تفعل به ذلک امتک قال قبلت یا رب وانا لله وانا الیه راجعون وسلمت ومنک التوفیق والصبر واما ابنها الآخر فتدعوه امتک الی الجهاد ثم یقتلونه صبرا ویقتلون ولده من بعده ومن معه من اهل بیته ثم یسبون حرمه فیستعین بی وقد مضیٰ القضا منی بالشهادة له ولمن معه ویکون قتله حجة علی من فی قطر ورضی بها فتبکیه اهل السموات و

جو تم اسے دے کر جاؤ گے اور اسے اس حال میں (تازیانوں سے) پیٹا جائے گا جب کہ وہ حاملہ ہوگی اور (ظالم) ان کی اجازت کے بغیر اس کے حرم سرا (گھر) میں داخل ہو جائے گا اور پھر اسے ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑے گا وہ کوئی مانع ومحافظ نہیں پائے گا اور اسی ضربت کیوجہ سے اس کا حمل ضائع ہو جائے گا اور بالآخر اسی ضربت کی وجہ سے وفات پا جائے گی میں نے عرض کیا انا للہ الخ یا اللہ میں اسے قبول کرتا ہوں اور راضی ہوں ہاں البتہ توفیق صبر تیری طرف سے ہے تمہاری اس دختر کے ہاں تمہارے بھائی (اور داماد علیؑ) سے دو فرزند ہوں گے (حسنین شریفین) ان میں سے ایک (حسنؑ) کو غدر ومکر سے شہید کیا جائے گا ان کا مال و اسباب لوٹ لیا جائیگا اور ان کو نیزہ سے زخمی کیا جائے گا ان سے یہ سب ناروا سلوک تیری امت کرے گی میں نے عرض کیا یا اللہ! میں اسے بھی قبول کرتا ہوں انا للہ الخ و سر تسلیم کرتا ہوں

Scanned by CamScanner

صبر کی توفیق دینا تیرا کام ہے۔ ارشاد ہوا اور ان کا دوسرا فرزند (حسینؑ) ان کو تمہاری امت جہاد کے لیے طلب کرے گی۔ پھر ان کو مجبور و پابند کر کے شہید کر دے گی اور ان کی اولاد اور دیگر افراد خاندان کو بھی شہید کر دے گی اور شہادت کے بعد انکے حرم کو اسیر کرے گی وہ مجھ سے مدد طلب کرے گا مگر چونکہ میری قضاوقدر میں اس کی اور اس کے ہمرائیوں کی شہادت گزر چکی ہوگی (اس لیے ان کی ظاہری نصرت نہیں کی جائے گی) اس کی شہادت ان لوگوں کے خلاف حجت ہوگی جو اس جگہ کے اطراف و جوانب میں ہوں گے (اور ان کی آواز استغاثہ سنیں گے اور مدد نہیں کریں گے) بلکہ اس پر راضی ہوں گے اس کی مصیبت پر اہل آسمان اور

اهل الارضين جزعا عليه و تبكيه ملائكة لم يدر كوا نصرته ثم اخرج من صلبه ذكرا به انصرك وان شبحه عندى تحت العرش وفى نسخة اخرى ثم اخرج من صلبه ذكرا انتصرله به وان شبحه عندى تحت العرش يملاالارض بالعدل و يطبقها بالقسط يسير معه الرعب يقتل حتى يشتک (ريشينک ن ر) فيه قلت انا لله وانا اليه راجعون فقيل ارفع راسک فنظرت الى رجل من احسن الناس صورة واطيبهم ريحا والنور يسطع من بين عينه ومن فوقه ومن تحته فدعوته فاقبل الى وعليه ثياب النور وسيماء كل خيرحتى قبل بين عينى ونظرت الى ملائكة

اہل زمین گریہ و بکار کریں گے اور وہ فرشتے بھی روئیں گے جو ان کی نصرت کا فریضہ ادا نہیں کر سکیں گے پھر اس کی صلب سے ایسا مرد (مہدیؑ) پیدا کروں گا جس کے ذریعے سے میں تمہاری نصرت کروں گا اس کی صورت میرے عرش کے نیچے موجود ہے (کتاب کے) دوسرے نسخہ میں یہ آخری جملہ یوں ہے کہ "میں اس (حسینؑ مظلوم) کی پشت سے وہ مرد (مہدیؑ) پیدا کروں گا جس کے ذریعہ سے اس کا انتقام لوں گا۔" اس کی صورت میرے عرش کے نیچے موجود ہے۔" وہ زمین کو عدل وداد سے پر کرے گا اور انصاف کو عام کر دے گا وہ جہاں جائے گا (دشمنوں کے دل میں) اس کا رعب وخوف اس کے ہمراہ چلے گا اور انصاف کو

عام کر دے گا وہ (دشمنان دین و ایمان کو) اس قدر قتل کرے گا کہ اس سلسلہ میں اس کی شکایت کی جائے گی (دوسرے نسخہ کے مطابق ترجمہ یوں ہوگا کہ اس قتل عام کی وجہ سے تم پر عیب لگایا جائے گا) میں نے عرض کیا انا للہ وانا الیہ راجعون مجھ سے کہا گیا سر بلند کرو۔ چنانچہ جب میں نے سر بلند کیا تو دیکھا کہ ایک مرد موجود ہے جو باعتبار شکل وصورت خوبصورت ترین ہے اور بلحاظ خوشبو خوشبوترین ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان اور ان کے اوپر نیچے نور چمک رہا ہے میں نے اسے اپنی طرف بلایا۔ پس وہ اس حال میں میری طرف آیا کہ اس پر نورانی کپڑے اور ہر خیر وخوبی کی علامت موجود تھی۔

یہاں تک کہ اس نے جھک کر میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا میں نے دیکھا کہ اسے اس قدر فرشتوں

قد حفوا به لایحصیهم الا الله فقلت یارب! لمن یغضب هذا ولمن اعددت هؤلاء وقد وعدتنی النصر فیهم فانا انتظره منک هؤلاء اهلی واهلبیتی وقد اخبرتنی بما یلقون من بعدی ولوشئت اعطیتنی النصر فیهم علی من بغیٰ علیهم وقد سلمت وقبلت ورضیت ومنک التوفیق والرضا والعون علی الصبر فقیل اما اخوک فجزائه عندی جنة الماویٰ نزلا بصبره افلج حجته علی الخلائق یوم البعث واولیه حوضک یسقی منه اولیا ئکم ویمنع منه اعدائکم واجعل جهنم علیه بردا وسلاما یدخلها ویخرج من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل

نے گھیرے میں لے لیا ہوا تھا کہ جن کی تعداد کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا میں نے بارگاہ خدا میں عرض کیا یا اللہ! یہ کس کی خاطر غیظ وغضب میں آئے گا اور تو نے ان (فرشتوں) کو کس کے لیے آمادہ کر رکھا ہے؟ حالانکہ تو نے مجھ سے نصرت کا وعدہ کیا ہے اس لیے میں تیری اس مدد و نصرت کا انتظار کر رہا ہوں یہ میرے اہلبیت ہیں جن کے بارے میں خود تو نے مجھے اطلاع دی ہے کہ میرے بعد وہ کن کن مصائب وشدائد میں مبتلا ہوں گے اگر تیری مرضی ہو تو ابھی سے

Scanned by CamScanner

ان پر ظلم و زیادتی کرنے والوں پر مجھے نصرت عطا فرما دے (بہر حال) میں سر تسلیم خم کرتا ہوں، قبول کرتا ہوں اور راضی ہوں اور توفیق و رضا اور صبر پر مدد کرنا تیری طرف سے ہے۔ میری اس تسلیم و رضا کے نتیجہ میں مجھ سے منجانب اللہ کہا گیا کہ تمہارے بھائی (علیؑ) کی جزا ان کے صبر و شکیبائی کی وجہ سے میری بارگاہ میں یہ ہے کہ ان کو جنت الماویٰ عطا کروں گا اور بروز قیامت اپنی تمام مخلوق پر ان کی دلیل کو غالب کروں گا اور ان کو تمہارا حوض (کوثر) عطا کروں گا جس سے وہ تمہارے دوستوں کو سیراب کریں گے اور تمہارے دشمنوں کو روکیں گے اور جہنم کو ان پر بردو سلام قرار دوں گا تا کہ وہ اس میں داخل ہو کر ہر اس شخص کو باہر نکال سکیں جس کے دل و دماغ میں رائی کے دانہ کے برابر بھی (آل محمدؐ) کی محبت ہوگی۔

من المودة واجعل منزلتكم في درجة واحدة في الجنة وما ابنک المقتول المخذول وابنک المقتول المغرور صبرا فانهما مما ازين بهما عرشي ولهما من الكرامة سوى ذلک مما لايخطر على قلب بشر لما اصا بهما فعلي فتوكل ولكل من اتى قبره من الخلق كرامة لان زواره زوارک وزوارک زواری وعلى كرامة زائري وانا اعطيه ماسال واجزيه جزاء يغبطه من نظرانی عظمتي اياه وما اعددت له من كرامتي واما ابنتک فاوقفها عند عرشي فيقال لها ان الله قد حكمک في خلقه فمن ظلمک وظلم ولدک فاحكمي فيه بما احببت فاني اجيز حكومتک

اور جنت میں تم سب کے قیام کا ایک درجہ میں انتظام کروں گا اور جہاں تک تمہارے دونوں مخذول و مقتول (امام حسنؑ) او مجبور و مقتول (امام حسینؑ) بیٹوں کا تعلق ہے تو میں ان دونوں سے اپنے عرش کو زینت دوں گا اور اس کے علاوہ ان کے مصائب و شدائد کے عوض میں ان کو وہ عظمت و کرامت عطا کروں گا جو کسی انسان کے دل و دماغ میں آ ہی نہیں سکتی پس مجھ پر ہی توکل و بھروسہ کر اور جو شخص ان (امام حسینؑ) کی قبر مقدس کی زیارت کے لیے آئے گا میں اسے عظمت و بزرگی عطا کروں گا کیونکہ ان کا زائر آپ کا زائر ہے اور آپ کا زائر گویا میرا زائر

ہے اور مجھ پر اپنے زائر کا اکرام واحترام لازم ہے اور وہ جو کچھ مجھ سے مانگے گا میں اسے عطا کروں گا اور میں نے اس کے لیے وہ عزت وکرامت مہیا کر رکھی ہے اور اس کو وہ جزا دوں گا کہ جو شخص بھی اس پر نظر کرے گا وہ رشک کرے گا اور جہاں تک آپ کی دختر (نیک اختر) کا تعلق ہے (تو ان کی جزا یہ ہے) کہ میں (بروز محشر) ان کو اپنے عرش کے قریب کھڑا کروں گا اور ان سے کہا جائے گا کہ خداوند عالم نے تمہیں اپنی مخلوق میں حاکم قرار دیا ہے۔ پس جس شخص نے تم پر اور تمہاری اولاد پر ظلم ڈھایا ہے۔ پس تم ان کے بارے میں جو فیصلہ کرو گی میں تمہارے ہر فیصلہ کو نافذ کروں گا۔

فیهم فتشهد العرصة فاذا وقفت من ظلمها امرت به الی النار فیقول الظالم واحسر تاه علی مافرطت فی جنب الله ویتمنی الکرة ویعض الظالم علی یدیه ویقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یا ویلتیلیتنی لم اتخذ فلا ناخلیلا وقال حتی اذا جاء ناقال یالیت بینی وبینک بعد المشرقی فبئس القرین ولن ینفعکم الیوم اذظلمتم الذین یصدون عن سبیل الله ویبغونها عوجا وهم بالآخرة هم کافرون اول من یحکم فیه محسن بن علی وفی قاتله ثم فی قنفذفیؤ تیان هو وصاحبه

اس وقت یہ (مخدومہ ومظلومہ) عرصہ محشر پر ایک نگاہ ڈالیں گی اور جہاں بھی ان کو کوئی ظالم نظر آئے گا اس کے بارے میں حکم دیں گی کہ اسے جہنم میں جھونک دو تب ظالم کہے گا ہائے افسوس میں نے خدا کے بارے میں کیوں کوتاہی کی اور وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا کرے گا (جو کبھی پوری نہ ہوگی) اور کہے گا اے کاش میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی ہائے افسوس میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اور جب ہماری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو کہے گا اے کاش تیرے میرے درمیان بعد المشر قین ہوتا پس کس قدر برا ساتھی ہے آج (کوئی چیز) تمہیں نفع نہ دے گی کیونکہ تم ظالم ہو اور تم سب عذاب خدا میں باہم شریک ہو ظالم عرض کرے گا پروردگارا اپنے بندوں اور ان کے باہمی اختلافات کے بارے میں

فیصلہ تو کرے گا یا تیرے سوا کوئی اور کرے گا؟ پس ان دونوں سے کہا جائے گا ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہو جو خدا کے راستے سے مانع ہوتے تھے اور کج روی کو اختیار کرتے تھے اور آخرت کا انکار کرتے تھے۔

اس وقت سب سے پہلے محسنؑ بن علیؑ اور ان کے قاتل کا مقدمہ پیش کیا جائے گا۔

فیضربان بسیاط من النار لوضرب سوط منها علی البحار لغلت من مشرقها الی مغربها ولو وضعت علی جبال الدنیا لذابت حتی تصیرر مادا فیضربان بها ثم یجثوا امیر المومنین علیه السلام للخصومة بین یدی الله مع الرابع ویدخل الثلاثة فی جب فیطبق علیهم لایراهم احدولایرون احدا فیقول الذین کانوافی ولا یتهم ربنا ارنا الذین اصلانا من الجن والانس نجعلهما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین قال الله تعالیٰ ولن ینفعکم الیوم اذظلمتم انکم فی العذاب مشترکون فبعدذلک ینادون بالویل والثبور ویاتیان الحوض فیسئلان

اس کے بعد قنفذ[1] کا معاملہ پیش ہوگا چنانچہ ان دونوں کو دوزخ کے ایسے تازیانوں سے پیٹا جائے گا کہ اگر ان میں سے ایک تازیانہ بھی سمندروں پر مارا جائے تو مشرق سے لے کر مغرب تک تمام سمندر کھول اٹھیں اور اگر پہاڑوں پر مارا جائے تو وہ پگھل کر خاکستر ہو جائیں پس ایسے تازیانوں سے برابر ان کو پیٹا جائے گا پھر جناب امیر المومنینؑ چوتھے (ظالم) کے خلاف فیصلہ کے لیے خدا کی بارگاہ میں دو زانوں ہو کر بیٹھیں گے۔ جبکہ (پہلے) تینوں کو ایک بڑے سے مٹکے میں ڈالا جائے گا اور اس کا منہ بند کر دیا جائے گا تا کہ نہ کوئی ان کو دیکھ سکے اور نہ وہ کسی کو دیکھ سکیں (اسی طرح انہیں جہنم کے حوالہ کیا جائے گا) پس وہ لوگ جو ان کے زیر نگیں تھے کہیں گے پروردگارا ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے وہ لوگ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تا کہ ہم انہیں پاؤں کے نیچے روندیں تا کہ وہ اسفل السافلین سے ہو جائیں تب خداوند عالم فرمائے گا آج تم کو کوئی چیز نفع نہ دے گی کیونکہ تم نے ظلم کیا ہے تم سب عذاب میں باہم شریک

[1] فلاں کا غلام نمک حرام جس نے رسولؐ زادی کو تازیانہ سے اذیت پہنچائی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون (منہ عفی عنہ)

ہو اس کے بعد ظالم ویل وثبور (افسوس و ہلاکت) کی آوازیں بلند کریں گے اور (وہ ظالم حوض کوثر کے قریب جائیں گے جب کہ ان کے ہمراہ محافظ عملہ موجود ہوگا۔

عن امیر المومنین ومعهم حفظة فیقولان اعف عنا واسقنا وخلصنا فیقال فلما راٰه زلفة سیئت وجوه الذین کفروا وقیل هذا الذی کنتم به تدعون ارجعوا ظماء مظمئین فما شرابکم الا الحمیم والغسلین وما تنفعکم شفاعة الشافعین۔

جناب امیر علیہ السلام سے عفو و درگزر اور سیراب کرنے اور جہنم سے خلاصی دلوانے کی استدعا کریں گے اس وقت ان سے کہا جائے گا اور جب انہوں نے اسے صاحب قرب ومنزلت دیکھا تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے اور کہا گیا یہی وہ امیر ہے جس کی (برابری) کے تم دعوے کرتے تھے پیاسے واپس لوٹ جاؤ تمہارا پانی سوائے جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور نالہ کے اور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی شفاعت کرنے والوں کی سفارش تمہیں کوئی فائدہ پہنچائے گی۔

(الباب الثالث عشر)

(فیما جاء من الاحادیث القدسیه

فی النص علی الائمة من طریق العامة)

روی الخوارزمی فی کتاب المناقب قال ذکر الامام محمد بن احمد بن علی بن الحسین بن شاذان قال حدثنی ابو محمد هارون بن موسیٰ عن عبدالعزیز

(دراصل) تیرہواں (اور موجودہ سترہواں) باب

(ان احادیث قدسیہ کے بیان میں جو بطریق اہلسنت آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی امامت وخلافت پر بطور نص دلالت کرتی ہیں) اور یہ کل ۱۲۵ احادیث ہیں

(۱) چنانچہ فاضل خوارزمی اپنی کتاب مناقب میں

Scanned by CamScanner

بن عبدالله عن جعفر بن محمد عن عبدالكريم قال حدثني فيمان العطار ابونصر عن احمد بن محمد بن الوليد عن ربيع بن الجراح عن الاعمش عن ابی وائل عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول اللهؐ لما خلق الله آدم ونفخ فیه من روحه عطس آدم فقال الحمد لله فقال الله حمدنی عبدی وعزتی وجلالی لولا عبدان اریدان اخلقهما فی دار الدنیا ماخلقتک قال یا رب! ایکو نان منی؟ قال نعم یا آدم ارفع راسک فانظر! فرفع راسه فاذا علی العرش "لااله الا الله محمد نبی الرحمة وعلی مقیم الحجة" من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقه لعن وخاب اقسمت بعزتی ان ادخل الجنة من اطاعه وان عصانی وان ادخل النار من عصاه وان اطاعنی اقول هذایدل صریحا

بسند خود عبداللہ بن مسعود سے اور وہ حضرت رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب خداوند عالم نے جناب آدمؑ کو پیدا فرمایا اوران میں اپنی خاص روح داخل کی تو جناب آدمؑ کو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ" پس خدا تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے میری حمد وثناء کی ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر دو ایسے بندے نہ ہوتے جن کے دنیا میں پیدا کرنے کا میں ارادہ رکھتا ہوں تو میں کبھی تجھے پیدا نہ کرتا (یہ سن کر) آدمؑ نے کہا! پروردگارا! کیا وہ دونوں بندے میری پشت سے ہوں گے؟ ارشاد ہوا ہاں ذرا سر بلند کر کے دیکھو چنانچہ جناب آدمؑ نے سر بلند کیا تو دیکھا کہ عرش پر لکھا ہے (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ نبی رحمت ہیں اور علیؑ حجت قائم کرنے والے ہیں جو شخص علیؑ کے حق کو پہچانے گا وہ پاک و پاکیزہ ہوگا اور جو ان کے حق کا انکار کرے گا وہ ملعون اور خائب و خاسر ہوگا مجھے اپنی عزت وعظمت کی قسم جو علیؑ کی اطاعت کرے گا میں اسے ضرور جنت میں داخل کروں گا اگرچہ بظاہر میری نافرمانی بھی کرے۔

اور جو ان کی نافرمانی کرے گا میں اسے ضرور جہنم میں داخل کروں گا اگرچہ (بظاہر) میری اطاعت بھی کرے مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صراحۃ اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

على ان محمدا وعليا علة خلق الخلق وانه يجب معرفة حق علی ويحرم انكار حقه ويستحق منكره اللعن والخيبة وتجب طاعة على وتحرم معصيته ووجه الاستدلال على ذلک واضح وكله من لوازم الامامة وملزوماتها فهوالمطلوب. قال الخوارزمی وابنانی ابوالعلاء الحسن بن احمد العطار المقرئی حدثنی الحسن بن احمد المقرئی اخبرنی احمد بن عبدالله الحافظ حدثنی محمد بن عمر بن سلام الحافظ وماكتبته الاعنه حدثنی محمد بن الحسن بن مرداس من اصل كتابه اخبرنی احمد بن الحسن الكوفی حدثنی اسماعيل بن عليه عن يونس بن عبدعن سعيد بن جبير عن ابی الحمراء صاحب رسول اللهؐ قال قال رسول اللهؐ رايت ليلة اسری بی مثبتا علی ساق العرش "انا غرست جنة عدن محمد صفوتی من خلقی ايدته بعلیؑ"

کہ حضرات محمدؐ و علیؑ علیہم السلام ہی باعث ایجاد خلق ہیں اور یہ کہ علیؑ کے حق کی معرفت حاصل کرنا واجب اور اس کا انکار کرنا حرام ہے اور ان کا منکر لعنت (خدائے دو جہان) اور خیبت وخسران کا سزاوار ہے اور یہ کہ علیؑ کی اطاعت کرنا واجب اور ان کی نافرمانی کرنا حرام ہے اس حدیث سے علیؑ کی امامت پر استدلال کرنا واضح ہے (انجا کہ عیاں است چہ حاجت بیان است) اور یہ سب کچھ (جو اوپر بیان ہوا) امامت کے لوازم وملزومات میں سے ہے اور یہی ہمارا مطلوب و مدعا ہے (مخفی نہ رہے کہ اس حدیث کے آخری جملہ کی اس سے پہلے وضاحت کی جا چکی ہے)

(۲) نیز خوارزمی اپنے سلسلہ سند سے جناب ابوالحمراء صحابی رسول سے اور وہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے شب معراج قائمہ عرش پر لکھا ہوا دیکھا "میں نے جنت عدن کو پیدا کیا ہے" "محمدؐ میری مخلوق میں سے برگزیدہ بندہ ہیں اور میں نے ان کی تائید وتصدیق علی علیہ السلام سے کی ہے"

قال الخوارزمی وفی معجم الطبرانی باسناده الی عبدالله بن عليم الجهنی قال

Scanned by CamScanner

قال رسول اللهؐ اوحی الی فی علیؑ ثلاثة اشياء ليلة اسرى بی انه سيد المؤمنين وامام المتقين وقائد الغر المحجلين ، اقول، هذا نص صريح على انه افضل من جميع الصحابه بل من جميع المؤمنين لقوله تعرانه سيد المؤمنين" ويدل على امامته لان السيد والامام والقائد بمعنى واحد اومتقاربة المعانی والتفصيل المشاراليه دال على الامامة لامتناع تقديم المفضول على الافضل عقلا ونقلا والنص المذكور اوضح دلالة

قال الخوارزمی واخبرنی الشيخ الحافظ ابوبكر محمد بن نصر الزعفرانی حدثنی ابوالحسن محمد بن اسحاق بن ابراهيم بن مخلد حدثنی ابو عبدالله الحسين بن علی بن بنداد حدثنی ابوبكر احمد بن الحسين

(۳) نیز خوارزمی فرماتے ہیں کہ کتاب معجم الطبرانی میں باسناد خود عبداللہ بن علیم جہنی سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج خدا نے مجھے علیؑ کے بارے میں تین چیزوں کی وحی کی (۱) وہ مومنوں کے سردار ہیں (۲) متقیوں کے امام ہیں (۳) اور بروز قیامت جن کے اعضائے وضو سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہوں گی وہ ان کے قائد و راہنما ہیں۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی نص صریح ہے کہ حضرت علیؑ نہ صرف تمام اصحاب بلکہ تمام مؤمنین سے افضل ہیں کیونکہ خدا نے ان کو تمام اہل ایمان کا سردار قرار دیا ہے اور یہ حدیث ان کی امامت پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ سید امام اور قائد ہم معنی الفاظ ہیں یا باہم قریب المعنیٰ ہیں اور اس حدیث سے حضرت امیر علیہ السلام کی افضلیت ثابت ہوتی ہے اور یہی ان کی امامت کی دلیل ہے کیونکہ جو افضل ہوگا وہی امام ہوگا اس لیے کہ افضل پر مفضول کو مقدم کرنا عقلاً اور شرعاً قبیح اور ممنوع ہے یہ نص دلالت کے اعتبار سے بالکل واضح و آشکار ہے۔

بن محمد بن شاذان حدثنی ابوالقاسم بن العامر الطائی حدثنی ابی حدثنی احمد بن عامر بن سليمان حدثنی ابوالحسن علی بن موسی الرضا حدثنی ابی

Scanned by CamScanner

موسیٰ بن جعفر الکاظم حدثنی ابی جعفر بن محمد الصادق حدثنی ابی محمد بن علی الباقر حدثنی ابی علی بن الحسین زین العابدین حدثنی ابی الحسین بن علی سید الشهداء حدثنی ابی علی بن ابی طالب امیر المومنین علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اتانی ملک فقال یامحمدؐ! ان الله یقرا علیک السلام ویقول قدزوجت فاطمة من علی فزوجها منه وقدا مرت شجرة طوبیٰ ان تحمل الدرروالیواقیت والمرجان وان اهل السماء قد فر حوابذلک وسیولد منهما ولد ان سید اشباب اهل الجنة وبهم تزین اهل الجنة فابشریا محمدؐ! فانک سید الاولین والاخرین"

(۴) نیز خوارزمی اپنے سلسلہ سند سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے جناب امیر علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا یا محمدؐ! خداوند عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے جناب فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی تزویج حضرت علی علیہ السلام سے (آسمان پر) کر دی ہے لہٰذا تم بھی (زمین پر) یہ ازدواج کردو اور میں نے درخت طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ در، یاقوت اور مرجان اٹھائے (اور نثار کرے) اہل آسمان اس عقد و ازدواج پر خوش و خرم ہیں ان دونوں (علیؑ و فاطمہؑ) کے ازدواج کے نتیجہ میں دو بیٹے پیدا ہوں گے جو جوانان جنت کے سردار ہوں گے اور ان سے اہل جنت کی زیب و زینت ہوگی یا محمدؐ! تمہیں مبارک ہو کہ تم اولین اور آخرین کے سردار ہو۔

وقال انبانی مهذب الائمة ابو المظفر عبدالملک بن علی بن محمد الهمدانی اخبرنی ابو القاسم نصر بن محمد بن دیرک المقرئی اخبرنی والدی ابو عبدالله محمد حدثنی ابو علی عبدالرحمٰن بن احمد النیسابوری حدثنی احمد بن محمد النا نجی البغدادی من حفظه بدینور حدثنی محمد بن جریر

Scanned by CamScanner

الطبری حدثنی محمد بن حمید الرازی حدثنی العلاء بن الحسین الهمدانی حدثنی ابو مخنف لوط بن یحییٰ الازدی عن عبداللہ بن عمر قال سئل رسول اللہؐ بای لغۃ خاطبک ربک لیلۃ المعراج؟ قال خاطبنی بلغۃ علی بن ابی طالب فالھمنی ان قلت خاطبتنی یارب ام علی؟ فقال یا احمد! اناشئی لا کالا شیاء! لااقاس بالناس ولااوصف بالاشیاء خلقتک من نوری و خلقت علیا من نورک! فاطلعت علی سرائر قلبک فلم اجدالی قلبک احب من علی

(۵) نیز جناب خوارزمی بسند خود عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ شب معراج خدا نے آپ سے جو گفتگو کی وہ کس کے لب ولہجہ میں تھی؟ فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ کے لہجہ میں! اس وقت خدا نے مجھے یہ الہام کیا کہ میں نے یہ سوال کیا یا اللہ! یہ تو خطاب کر رہا ہے یا علیؑ بول رہے ہیں؟ ارشاد ہوا یا احمدؐ! میں شئی تو ہوں مگر دوسری اشیاء کی طرح نہیں ہوں نہ ہی میرا لوگوں پر قیاس کیا جا سکتا ہے میں نے تجھے اپنے خاص نور سے پیدا کیا اور اسی تیرے خاص نور سے علیؑ کو پیدا کیا میں نے تیرے دل کی گہرائی پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ تجھے علی علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں ہے۔

بن ابی طالب فخا طبتک بلسانہ کیمایطمئن قلبک!ونقلہ عبدالمحمود فی کتابہ عن صدر الائمۃ من قول احمد اخطب خوارزم بھذاالاسناد بعینہ اقول ھذا یدل دلالۃ واضحۃ علی ان علیا افضل الناس بعدرسول اللہ لتطمنہ انہ احب الناس الیہ ویمتنع عقلاتقدیم المفضول علی الافضل فثبت امامتہ قال اخبرنی شھر دار بن شیرویہ بن شھردار الدیلمی اخبرنی ابو الفتح عبدوس بن عبداللہ بن عبدوس الھمدانی حدثنی ابو طاھر الحسین بن علی من سلمہ حدثنی ابوالفرج الصامت بن محمد بن احمد حدثنی الحسن بن علی بن عاصم القرشی حدثنی صھیب بن عباد حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہؐ!

Scanned by CamScanner

اس لیے میں نے تجھ سے علی علیہ السلام کے لب ولہجہ میں خطاب کیا تا کہ تیرا دل مطمئن ہو جائے۔

(اور تنہائی کے اس ویرانے میں نہ گھبرائے)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر واضح دلالت کرتی ہے کہ حضرت علیؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہیں کیونکہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ آنحضرت کہ سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں (تو جو شخص سب سے زیادہ محبوب ہوگا وہی سب سے افضل بھی ہوگا) کیونکہ مفضول کو افضل پر مقدم سمجھنا عقلا محال ہے پس اس طرح اس سے آنجنابؑ کی امامت ثابت ہے۔

(۶) خوارزمی بسند خود جناب امیر علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتانی جبرائیل وقدنشر جناحیه فان فیهما مکتوب "لااله الاالله محمد النبی" و مکتوب علی الاخر "لااله الا الله علی الوصی" اقول هذا اوضح دلالة وابین تصریحا مما تقدم و یترجح کونه من کلام الله والافمن کلام من هو؟ ولئن تنزلنا فکونه مکتوبا علی جناح جبرئیل ورؤیة الرسول له و تقریره کاف فی کونه حجة ونصا وقال اخبرنا ابوبکر محمد بن عبدالله بن نصر الزعفرانی حدثنی ابوالحسین محمد بن اسحاق بن ابراهیم بن مخلد الباقجی حدثنی ابوعبدالله الحسین بن الحسن بن علی بن بندا حدثنی ابوبکر احمد بن ابراهیم بن الحسن بن محمد بن شاذان حدثنی ابوالقاسم عبدالله بن عامر بن احمد الطائی حدثنی ابی احمد بن عامر بن سلیمان حدثنی ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا حدثنی ابی احمد بن عامر بن سلیمان حدثنی ابی جعفر بن محمد الصادق حدثنی ابی محمد بن علی الباقر حدثنی ابی علی بن الحسینزین العابدین حدثنی ابی الحسین

نے فرمایا (ایک بار میرے پاس جبرائیلؑ اس حال میں آئے کہ اپنے دونوں پروں کو پھیلائے ہوئے تھے ایک پر پر لکھا تھا "لا الہ الا اللہ محمد النبی" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ نبی ہیں)

دوسرے پر پر لکھا تھا "لا الہ الا اللہ علی الوصی" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور علیؑ وصی ہیں)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے بھی زیادہ وضاحت وصراحت کے ساتھ امامت علیؑ پر دلالت کرتی ہے اور راجح یہی ہے کہ یہ عبارت کلام خدا ہے ورنہ یہ کس کا کلام ہے؟ اور اگر اس سے تنزل بھی کرلیا جائے تب بھی اس عبارت کا جبرائیل علیہ السلام کے پروں پر کندہ ہونا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (اسے دیکھنا) اور روایت کرنا اور اس پر گرفت نہ کرنا اس کے حجت اور دلیل ہونے کے لیے کافی ہے)

بن علی سید الشهداء حدثنی ابی علی بن ابی طالب امیر المومنینؑ قال قال رسول اللهؐ اذا کان یوم القیامته نودیت من بطنان العرش یا محمد ! ونعم الاب ابوک ابراهیم الخلیل و نعم الاخ اخوک علی بن ابی طالبؑ اقول امادلالة هذا علی مدح علی وجلالة قدره وعظم شانه فلاریب فیها وهومع ذلک دال علی امامته بعدالرسول بغیر فصل و تقریره انه لا خلاف بین العلماء قاطبة من المحدثین واهل السیر والتواریخ ان علیا امتنع عن بیعة ابی بکروادعی الامامة لنفسه ولزم منزله وفی بعض الروایات انه بقی علی الامتناع لستة الشهر ثم بایع کرها وقول هذا المنادی عن الله تع یوم القیامته یا محمداً! نعم الاخ اخوک علی بن ابی طالب دال علی صحة دعواه الامامة بالضرورة قال اخبرنی ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری اخبرنی الاستاذ ابوالحسن علی بن مردک الرازی اخبرنی الحافظ ابو سعد عن اسماعیل بن الحسین السمان

(۷) نیز خوارزمی بسند خود جناب امیرؑ سے اور وہ جناب رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے وسط عرش سے ندا دی جائے گی۔ یا محمدؐ! کس

Scanned by CamScanner

قدر اچھا باپ ہے آپ کا باپ ابراہیم خلیلؑ اور کس قدر اچھا بھائی ہے آپ کا بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جناب امیرؑ کی مدح وثنا اور ان کی جلالت قدر وعظمت شان پر اس حدیث کی جو دلالت ہے اس میں تو کوئی شک وشبہ ہی نہیں علاوہ بریں وہ آپ کی خلافت بلافصل پر بھی دلالت کرتی ہے اور تقریب استدلال اس طرح ہے کہ تمام علماء محدثین اور اہل سیر وتواریخ کے بیان میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ رسولؐ خدا کی وفات کے بعد دربار حکومت کی طرف سے سخت مطالبہ کے باوجود) حضرت علیؑ نے ابوبکر کی بیعت کرنے سے انکار کیا تھا اور اپنی امامت وخلافت کا دعویٰ کیا تھا (اور اس کے قبول نہ کئے جانے کی وجہ سے) خانہ نشینی اختیار کر لی تھی اور (اہلسنت کے) بعض روایات کے مطابق چھ ماہ تک اپنے اباوانکار پر قائم رہے اس کے بعد بجبر واکراہ بیعت کر لی (جو کو بیعت لینے والے کی خلافت کی صحت کی بجائے اس کے بطلان کی دلیل ہے) اس منادی کا خدا کی طرف سے یہ اعلان کرنا کہ یا محمدؐ! آپ کے بھائی کس قدر اچھے بھائی ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ (اپنے انکار بیعت) اور اپنی امامت کے دعویٰ میں صادق تھے (وھو المطلوب)

اخبرنی ابوبکر محمد بن احمد الحمدونیؒ بقرائتی علیه ۳۸۲هج حدثنی ابومحمد عبدالرحمٰن بن حمدان بن عبدالرحمٰن المهربان الجلالؒ حدثنی ابوبکر محمد بن ابراهیم النوسی البصری نزیل حلب حدثنی یوسف بن اسباط عن محمد الضبی عن ابراهیم النخصی عن علقمه عن ابی ذر قال لما کان یوم البیعة لعثمان وذکر الحدیث وفیه خطبة لعلی ابن ابی طالب یقول فیها هل تعلمون یا معشر المهاجرین والانصاران جبرائیل اتی النبیؐ فقال "لاسیف الاذوالفقار ولافتی "الاعلی"؟ قالو اللهم نعم قال هل تعلمون ان رسول الله قال لمااسری بی الی السماء السابعة الی رفارف من نور ثم دفعت الی حجب من نور فوعد الله النبی صلی الله علیه وآله وسلم اشیاء فلما رجع نادیٰ منادمن قبل

Scanned by CamScanner

(۸) نیز خوارزمی بسند خود جناب ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیعت عثمان کے واقعات بیان کرتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام کا ایک خطبہ نقل کیا ہے کہ آنجنابؑ نے اس میں فرمایا۔

اے گروہ مہاجرین وانصار! کیا تم جانتے ہو کہ (بروز جنگ اُحد) جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر کہا تھا ''لاسیف الاذوالفقار ولافتی الاعلی'' (کوئی تلوار نہیں سوائے ذوالفقار کے اور کوئی جوان نہیں سوائے حضرت علی علیہ السلام کے) سب نے کہا ہاں بخدا ہم جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ (شب معراج) جب خداوند عالم پیغمبرؐ خاتم کو ساتویں آسمان پر نور کے پردوں کی طرف لے گیا اور وہاں سے حجب نور کی سیر کرائی اور وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ چیزوں کے وعدے کئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے واپس لوٹے تو منجانب اللہ ایک منادی نے ندا دی

اللہ نعم الاب ابوک ابراهیم و نعم الاخ اخوک علی بن ابی طالب و استوص به! هل تعلمون ذلک! فقال عبدالرحمٰن بن عوف من بینهم فقال نعم سمعته من رسول الله...... اقول قوله لافتی الاعلی " صریح فی تفضیله علی جمیع الناس فی الفتوة ویلزم من ذلک تفضیله علیهم فی غیرها لان الامة علی قولین فمن فضل علیهم فی الفتوة دون غیر هالزمه احداث قول ثالث و خرق الاجماع اذلا قائل بالفرق والافضل هوالامام کما تقدم وقد سبق تقریر الاستدلال ببقیة الحدیث

قال انبانی مهذب الائمة ابوالمظفر عبدالملک بن علی بن محمد الهمدانی انبانا محمد بن الحسین بن علی المقرئی اخبرنی محمد بن محمد بن احمد

کہ کس قدر اچھا باپ ہے آپ کا باپ ابراہیمؑ اور کس قدر اچھا بھائی ہے آپ کا بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ ان کے متعلق وصیت کرو کیا یہ بھی جانتے ہو؟ اس موقع پر عبدالرحمٰن بن عوف نے کھڑے ہوکر کہا ہاں میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی تھی

Scanned by CamScanner

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جبرائیلؑ کے قول لافتیٰ الا علی سے بالصراحت ثابت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام فتوت و مردانگی میں تمام لوگوں سے افضل ہیں اور اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ وہ دوسری صفات میں بھی سب سے افضل ہیں کیونکہ امت میں دو قول ہیں (ایک یہ کہ فلاں افضل ہے دوسرا یہ کہ علیؑ افضل ہیں علی الاطلاق) لہٰذا جو شخص یہ کہتا ہے کہ مردانگی میں علیؑ افضل ہیں اور دوسری صفات میں کوئی اور؟ تو یہ اجماع (مرکب) کی مخالفت ہے اور تیسرا قول پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ پس جب اس تقریر سے حضرت علیؑ کی افضلیت ثابت ہوگئی تو اس سے آنجنابؑ کی امامت بھی ثابت ہوگئی۔

الشاهد حدثني هلال بن محمد بن جعفر حدثني ابو الحسين علي بن الحسين الحلواني حدثني علي بن المداني حدثني وكيع بن الجراح حدثني سليمان بن مهران حدثني جابر عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ لما عرج بي الى السماء رايت على باب الجنة مكتوبًا "لااله الا الله محمد رسول الله علي حبيب الله الحسن والحسين صفوة الله فاطمة امة الله على مبغضيهم لعنة الله"

اقول لاريب ان ماهو مكتوب على باب الجنة فهو من كلام الله او كتب باذنه ثم قوله "علي حبيب الله" لاريب انه كتب على باب الجنة مع علم الله انه يدعى الامامة والخلافة بعد الرسول بغير فصل ويمتنع من البيعته وكونه مع ذلك حبيب الله واضح الدلالة على صحة تلك الدعوىٰ وبطلان دعوىٰ غيره لها وكذا القول في موافقة الحسنين له عليها ودعواهما لها بعده ومحاربة

کیونکہ جو افضل ہوگا وہی امام ہوگا اس لیے کہ تقدیم مفضول بر افضل عقلاً و شرعاً قبیح ہے اور محال (وقد حصل بفضل الله المتعال)

(۹) نیز خوارزمی بسند خود ابن عباسؓ سے اور وہ حضرت رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب مجھے (شب) معراج آسمان پر لے جایا گیا (اور وہاں مجھے جنت کی سیر کرائی گئی) تو

Scanned by CamScanner

میں نے جنت کے دروازہ پر یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھا "لا الہ الا...... اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمد اللہ کے رسول ہیں علیؑ اللہ کے حبیب ہیں حسنؑ و حسینؑ اللہ کے برگزیدہ ہیں فاطمہؑ اللہ کی خاص کنیز ہیں ان کے دشمنوں پر لعنت ہے" مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جو کچھ جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے وہ اللہ کا کلام ہے یا اس کے حکم سے لکھا گیا ہے خدا کا یہ ارشاد کہ "علیؑ خدا کے حبیب ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے باوجودیکہ خدا کو علم تھا کہ حضرت علیؑ پیغمبرؐ اسلام کی رحلت کے بعد اپنی بلافصل امامت وخلافت بلافصل کا دعویٰ کریں گے اور (ابوبکر کی) بیعت سے اباوانکار کریں گے اس کے باوجود وہ حبیب خدا رہیں گے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ان کا دعوائے امامت صحیح ہے اور دوسروں کا باطل اسی طرح حسنینؑ شریفین جناب امیر علیہ السلام کے دعوائے خلافت کی تائید کرتے ہیں اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے خود امامت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

معاوية و ابنه علها و كونهما مع ذلك صفوة الله دال على امامتهما و بطلان دعوىٰ غيرهما كما تقدم ويستفاد من آخر الحديث تحريم بغضهم وهو يقتضىٰ وجوب تصديق دعواهم المذكورة والله اعلم وقال اخبرني شهرداد بن شيرويه بن شهردار الديلمي عن ابيه عن أبي الحسن الميراني عن ابي محمد الملال عن محمد بن عبدالله بن عبدامطلب عن محمد بن الحسن بن نعيم بالطائف عن عبدالله بن انمهال بن بحرعن عبدالله بن حميد عن موسىٰ بن اسماعيل عن ابيه اسماعيل بن موسىٰ عن جده عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر عن عبدالله قال قال رسول اللهؐ جاء ني جبرائيل من عندالله بورقة آس خضراء مكتوب فيها ببياض اني افترضت محبة على بن ابى طالبؑ على خلقي فبلغهم ذلك عني " اقول تقدم تقرير الاستدلال بمثله

اور معاویہ و یزید عنید سے جنگ کرتے ہیں اور اس کے باوجود خدا کے برگزیدہ ہیں تو یہ ان کے دعوئ کی صحت اور ان کے مدمقابل کے دعوئ کے باطل ہونے کی ناقابل رد دلیل ہے آخر

Scanned by CamScanner

حدیث سے یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ ان ذوات قادسہ سے بغض رکھنا حرام ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ (ان سے محبت واجب ہے) اور ان کے دعوائے امامت کی تصدیق و تائید کرنا لازم ہے (واللہ اعلم)

(۱۰) نیز خطیب موصوف بسند خود جناب جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیلؑ امین رب جلیل کی طرف سے میرے پاس آئے اور آس کا سبز پتہ ہمراہ لائے جس پر سفید روشنائی سے لکھا تھا ''میں نے علی علیہ السلام کی محبت اپنی تمام مخلوق پر واجب قرار دی ہے میری طرف سے ان کو یہ پیغام پہنچا دو'' مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی حدیثوں سے استدلال کی تقریر گزر چکی ہے۔

وروى الشيخابو الفتح محمد بن على بن عثمان الكراجكى وهو من علمائنا فى الجزاء الثالث من كنز الفوائد قال حدثنا الشيخ الفقيه ابو الحسن محمد بن احمد بن على بن شاذان القمى من كتابه الذى سماه بايضاح دقائق النواصب دهذا كتاب جمع فيه ماة منقبة لا مير المومنين عليه السلام مماروواه من طريق العامة قال حدثنا محمد بن عبدالله بن عبيد الله قال حدثنى محمد بن القاسم قال حدثنى عباد بن يعقوب قال حدثنى عمروبن ابى المقدوم عن ابيه قال حدثنى سعيد بن جبير عنابن عباس قال قال رسول اللهؐ والذى بعثنى بالحق بشيرا ونذيرا مااستقر العرش والكرسى ولادار الفلك ولاقامت السموات والارض الابان كتب فيها "لااله الاالله محمد رسول الله على امير المومنين" وان الله لما عرج بى الى السماء واختصنى بلطيف ندائه قال يا محمدؐ! قلت لبيك ربى وسعديك! قال انا المحمود وانت محمد

(کہ اس سے ظاہر ہے کہ علیؑ سب سے افضل ہیں اور جو افضل ہوگا وہی امام ہوگا۔ (لـقـبـح تقديم المفضول على الافضل)

(۱۱) جناب شیخ ابوالفتح کراجکی اپنی کتاب کنز الفوائد میں جناب ابن شاذان قمی کی کتاب ''ایضاح دقائق النواصب'' سے جس میں بروایت اہل سنت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ایک سو منقبتیں درج ہیں بروایت ابن عباس رقمطراز ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے کہ اس وقت تک عرش و کرسی نے قرار نہیں پکڑا فلک دوار نے چکر نہیں لگایا اور آسمان و زمین نے سکون اختیار نہیں کیا جب تک ان پر یہ کلمہ نہیں لکھا گیا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین '' اور جب خداوند عالم مجھے شب معراج آسمان پر لے گیا اور مجھے اپنی لطیف ندا سے نوازا تو فرمایا یا محمدؐ! میں نے عرض کیا پروردگار لبیک وسعد یک! فرمایا میں محمود ہوں اور تو محمدؐ ہے۔

شققت اسمک من اسمی وفضلتک علی جمیع خلقی وبریتی فانصب علیا علما لعبادی یھدیھم الی دینی یا محمدًا! انی قد جعلت علیا امیر المومنین فمن تامر علیه لعنته ومن خالفه عذبته ومن اطاعه قربته یا محمدًا! انی قد جعلت علیا امام المسلمین فمن تقدم علیه اخزیته ومن عصاه اسحقته ان علیا سیدالوصین وقائد الغر المحجلین وحجتی علی الخلق اجمین اقول دلالة ھذا الحدیث الشریف علی المقصود اوضحمن ان تحتاج الی بیان ویمکن الاستدلال به فی اثناعشر موضعا لاتخفی علی من اعتبرھا قال اخبرنا ابو الرجا محمد بن علی بن طالب البلدی قال اخرنی ابوالمفضل قال اخبرنا احمد بن محمد بن مخلدابو لطیب الجعفی الدھان بالکوفة قراته علیه قال حدثنا محمد بن سالم بن عبدالرحمن الدزدی قال حدثنا غوث بن

میں نے تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے اور تمہیں اپنی تمام مخلوق پر فضیلت دی ہے علیؑ کو میرے بندوں کے لیے بطور علم ہدایت نصب کرو تاکہ وہ ان کو میرے دین کی طرف راہنمائی کریں یا محمدؐ! میں نے علی علیہ السلام کو مومنوں کا امیر بنایا ہے لہٰذا جو شخص ان پر امیر بننے کی

Scanned by CamScanner

کوشش کرے گا میں اس پر لعنت کروں گا اور جو ان کی مخالفت کرے گا میں اسے عذاب کروں گا اور جو ان کی اطاعت کرے گا میں اسے مقرب بارگاہ بناؤں گا یا محمدؐ! میں نے علی علیہ السلام کو مسلمانوں کا امام بنایا ہے لہٰذا جو شخص ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا میں اسے ذلیل و رسوا کروں گا اور جو ان کی مخالفت کرے گا میں اسے ہلاک کر دوں گا علی تمام اوصیاء کے سردار ہیں اور ان لوگوں کے قائد و راہنما ہیں جن کے اعضاء وضو سے بروز قیامت نورانی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں گی اور میری تمام مخلوق پر میری حجت ہیں'' مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی اصل مقصد (امامت علیؑ) پر جو واضح دلالت ہے وہ کسی بیان کی محتاج نہیں ہے اس سے بارہ مقامات پر استدلال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ہر ناظر خبیر پر مخفی و مستور نہیں ہے

(۱۲) نیز فاضل موصوف بسند خود

مباک الخثعمی قال حدثنا حماد بن یعلی السعدی عن علی بن الجزور عن صالح بن میثم عن زاذان عن سلیمان الفارسی عن رسول اللہؐ قال هبط جبرئیل یوم احد وقد انهزم المسلمون ولم یبق غیر علیؑ وقدقتل الله علی یده یومئذ من المشرکین من قتل! فقال جبرئیل یا محمد! ان الله یقرء علیک السلام ویقول لک اخبر علیا انی عنه راض وانی آلیت علی نفسی ان لا یحبه عبدالااحببته ومن احبته لما عذبته بناری ولایبغضه عبدالاابغضته ومن ابغضته ماله فی الجنة من نصیب قال وهبط علی جبرئیل یوم الاحزاب لما قتل علی بن ابی طالب عمرو وا فارسهم فقال یا محمدؐ! ان الله یقرا علیک السلام ویقول لک انی افترضت الصلوٰۃ علی عبادی فوضتها

سلمان فارسیؓ سے اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنگ احد والے دن جبرائیلؑ نازل ہوئے جبکہ تمام مسلمان راہ فرار اختیار کر چکے تھے اور سوائے علیؑ کے اور کوئی مرد میدان میں میرے پاس موجود نہ تھا اور اس دن خدا علیؑ کے ہاتھوں جس قدر کفار و مشرکین کو قتل کرا چکا تھا وہ کرا چکا تھا

پس جبرائیلؑ نے کہا یا محمدؐ! خداوند تعالیٰ تحفہ درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ علیؑ کو بتاؤ کہ میں ان سے راضی ہوں اور میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ ان سے محبت کرے گا تو میں اس بندہ سے محبت کروں گا اور جس سے میں محبت کروں گا اسے کبھی اپنی آتش (دوزخ) میں معذب نہیں کروں گا اور جو بندہ ان (علیؑ) سے بغض وعداوت رکھے گا تو میں بھی اس سے عداوت رکھوں گا اور جس سے میں عداوت رکھوں گا اس کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے فرمایا اور پھر جبرائیلؑ جنگ احزاب (خندق) والے دن اس وقت نازل ہوئے جب کہ علی علیہ السلام کفار کے شہسوار عمرو بن عبدود کو قتل کر چکے تھے اور آ کر کہا یا محمدؐ! خداوند متعال آپ کو سلام پہنچاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں پر نماز فرض کی ہے۔

عن العليل الذى لايستطيعها وافترضت الزكوة فرصعتها عن المقل وافترضت الصيام فوضعته عن المسافروافترضت الحج فوضعته عن المعدم ومن لايجد السبيل اليه وافترضت حب على بن ابى طالب ومؤدته على اهل السموات واهل الارض فلم اعذرفيه احد افمر امتك بحبه فمن احبه فيجى وحبك احبه ومن ابغضه فيبغضى وبغضك ابغضه. الحديث

اقول وهذا واضح الدلالة على وجوب محبة على وتحريم بغضه وان من احبه لم يدخل النار اى لم يخلد فيها ومن ابغضه لم يدخل الجنة وان الله يحب من احبه ويبغض من ابغضه وان حبه ومؤدته فرض على اهل السموات والارض بل اوجب من جميع الفرائض وهودال على الامامة بل على ماهو اجل واعلىٰ كماتقدم تقريره و فى الجزء الرابع من كنزالفوائد قال حدثنا الشيخ الفقيه ابوالحسن محمد

مگر اس کو بیمار و لاچار سے ساقط کر دیا ہے جو کسی طرح بھی نہیں پڑھ سکتا میں نے زکوٰۃ کو فرض کیا ہے مگر اس شخص سے اسے ساقط کر دیا ہے جس کا مال نصاب سے کم ہے میں نے ماہ رمضان کا روزہ فرض کیا ہے مگر مسافر سے اسے ساقط کر دیا ہے میں نے حج کو فرض کیا ہے مگر جس کے

Scanned by CamScanner

پاس روپیہ پیسہ نہیں ہے یا جو اس کے ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اس سے اس کو ساقط کر دیا ہے اور میں نے علیؑ بن ابی طالبؑ کی محبت کو تمام اہل آسمان اور اہل زمین پر فرض کیا ہے مگر اس کے ترک کرنے کی کسی حال میں بھی کسی شخص کو اجازت نہیں دی ہے پس اپنی امت کو ان سے محبت و دوستی کرنے کا حکم دے دو پس جو شخص ان سے محبت کرے گا وہ میری اور تیری محبت کی وجہ سے کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے گا وہ بھی میری اور تیری عداوت کی وجہ سے رکھے گا۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف بڑے واضح اور واشگاف الفاظ میں اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت علیؑ کی محبت واجب ہے اور ان کی دشمنی حرام ہے اور یہ کہ ان کا دوستدار جہنم میں داخل نہ ہوگا یعنی مخلد فی النار نہ ہوگا اور ان کا دشمن کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا اور یہ کہ انکے محب سے خدا بھی محبت کرتا ہے اور ان کے دشمن سے خدا بھی دشمنی کرتا ہے اور یہ کہ ان کی محبت تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین پر فرض ہے اور یہ فرض دوسرے تمام فرائض سے زیادہ اہم ہے اور یہ حدیث نہ صرف یہ کہ آنجنابؑ کی امامت حقہ پر دلالت کرتی ہے بلکہ اس سے بھی بلندتر شان و مقام پر دلالت کرتی ہے۔ کمالا یخفٰی

بن احمد بن الحسن بن شاذان القمی من کتابه الذی سماه ایضاح دقائق النواصب مما رواه من طریق العامة حدثنا به فی مکة ۴۱۲ھج قال حدثنا سهل بن احمد بن عبدالله قال حدثنا محمد بن جریر قال حدثنا الحسن بن ابراهیم ابغدادی قال حدثنا محمد بن یعقوب الامام قال حدثنا احمد بن یحییٰ قال حدثنا عبدالرحمٰن بن مهدی عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبیؐ فقال هل ینفعنی حب علی بن ابی طالب؟ فقال حتی اسال عن جبرئیل فساله فقال حتی اسئل اسرافیل فارتفع جبرئیل فساله فقال حتی اناجی رب العزة فاوحی الله الی اسرافیل قل لجبرئیل یقرء علی محمدالسلام ویقول له انت منی حیث شئت اناوعلی منک حیث انت منی ومحبوا علی منه حیث علی منک اقول قوله "وعلی منک حیث انت منی" یسلزم المطلوب کمالایخفی

Scanned by CamScanner

(۱۳) فاضل موصوف کنز الفوائد میں بسند خود جناب ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا حضرت علیؑ کی محبت مجھے کچھ فائدہ دے گی؟ فرمایا ٹھہریے تا کہ میں اس سلسلہ میں جبرائیلؑ سے پوچھ لوں پس جبرئیل عالم بالا کی طرف پرواز کر گئے اور یہی سوال اسرافیلؑ سے کیا؟ انہوں نے کہا ٹھہریے تا کہ میں رب جلیل سے دریافت کرلوں پس خدا نے جناب اسرافیلؑ کو وحی کی کہ میرے جبرائیلؑ سے کہو کہ حضرت رسول خدا کو میرا سلام پہنچائیں اور ان سے کہیں کہ تجھ کو میری بارگاہ میں وہ محل و مقام حاصل ہے جو میں چاہتا ہوں اور علیؑ کو تیری بارگاہ میں وہ منزلت حاصل ہے جو تجھ کو میری سرکار میں حاصل ہے اور علیؑ کے دوستوں کو ان کی بارگاہ میں وہ مقام حاصل ہے جو علیؑ کو تیری بارگاہ میں ہے۔''

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ خدا کا یہ ارشاد کہ ''علیؑ کو تیری بارگاہ میں وہی مقام حاصل ہے جو تجھے میری بارگاہ میں ہے'' ہمارے مدعا کو مستلزم ہے کہ (پیغمبرؐ خاتم کے بعد ان کے بلافصل خلیفہ و جانشین علیؑ ہیں) جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

ویدل علی صحۃ الدعویٰ السابقۃ لما سلف بیانہ لاستحالۃ الجھل بالحال المستقبل علی اللہ تع قال الکراجکی وروت العامتہ عن طریق آخر اخبرنی ابو الرجا البلدی قال اخبرنا ابو المفضل محمد بن عبداللہ بن المطلب الشیبانی الکوفی قال حدثنی الحسن بن علی بن نعیم بن سھل بن ابان بن محمد البغدادی و کان مجاورا بمکۃ سمعتہ منہ بالطائف قال حدثنا علی بن الحسین بن بشیر الکوفی قال حدثنا محمد بن سنان عن مفضل بن عمر الجعفیعن ابی خالد الکاھلی عن سلیم بن قیس الھلالی عن عبداللہ بن عباس قال جاء رجل الی النبیؐ فقال ھل ینفعنی حب علیؑ؟ فقال ویحک من احبہ احبنی ومن احبنی احب اللہ ومن احب اللہ لم یعذبہ فقال الرجل زدنی من

Scanned by CamScanner

فضل محبة علیؑ فقال اسال لک عن ذلک جبرئیل فهبط جبرئیل لوقته

اور یہ حدیث جناب امیرؑ کے دعویٰ امامت کی صحت اور ان کے مدمقابل کے دعویٰ کے بطلان پر دلالت کرتی ہے (کیونکہ خدا کو علم تھا کہ علیؑ دعویٰ امامت کریں گے اور دوسروں کی بیعت کرنے سے انکار کریں گے کیونکہ خدا کے لیے مستقبل کے حالات سے لاعلمی ناممکن ومحال ہے۔

(۱۴) نیز شیخ کراچکی فرماتے ہیں کہ علماء اہلسنت نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آیا علی علیہ السلام کی محبت مجھے کوئی فائدہ دے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر جو علی علیہ السلام سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ خدا سے محبت کرے گا اور جو خدا سے محبت کرے گا خدا اسے کبھی عذاب نہیں کرے گا سائل نے کہا محبت علی علیہ السلام کی ذرا

فسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اخبرہ بقول الرجل فقال جبرئیل سائس عن ذلک رب العزۃ وارتفع فاوحی اللہ الیہ اقرأ محمداً خیرتی منی السلام وقل لہ انت منی بحیث شئت اناوعلی منک بحیث انت منی ومحبوا علی منی حیث علی منک ! قال الکراجی وللحدیث تمام وفیہ ان السائل کان اباذر...... قال الشیخ الاجل رجب الحافظ البرسی فی کتابہ روی صاحب الکشاف من الحدیث القدسی عن الرب العلی انہ قال لادخل الجنہ من اطاع علیا وان عصانی ولادخلن النار من عصاہ وان اطاعنی اقول ھذا تصریح فی وجوب طاعۃ علی و تحریم معصیتہ فصحۃ دعواہ الامامۃ بعد النبیؐ بغیر فصل ووجوب تصدیقہ

وان اطاعۃ اللہ لا تقبل ممن عصی علیا وقولہ وان عصانی اماتفضل منہ تعالیٰ ووعدبالعفو واما مشروط بالتوبہ وامابعد انتہاء عذابہ یعنی انہ لایخلّا

Scanned by CamScanner

اور فضیلت بیان کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھہریے تا کہ میں جبرائیل علیہ السلام سے سوال کروں تا آخر حدیث کا تقدم

(۱۵) حافظ رجب برسی اپنی کتاب میں صاحب کشاف کے حوالہ سے یہ حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں بالضرور اس شخص کو جنت میں داخل کروں گا جو علی علیہ السلام کی اطاعت کرے گا اگر چہ میری نافرمانی کرے اور اسے بالضرور جہنم میں داخل کروں گا جو علی علیہ السلام کی نافرمانی کرے گا خواہ میری فرمانبرداری ہی کرے۔"

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں اس بات کی صراحت ہے کہ علی علیہ السلام کی اطاعت واجب اور ان کی نافرمانی حرام ہے اور یہ کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد بلا فاصلہ ان کا دعوائے امامت کرنا صحیح ہے اور اس دعویٰ میں ان کی تصدیق کرنا واجب ہے۔

فی النار وهو دال ايضا على ماتقدم من التفضيل الذى لم يرد فى غيره مثل هذا النص الجليل من رواياتهم فى مثله والافضل هو الامام لقبح تقديم المغضول عليه.

قال الحافظ البرسى وعن كتاب الفردوس لابن شيرويه الديلمى مرفوعا الى جابر بن عبدالله قال قال رسول اللهؐ مكتوب على باب الجنة لا اله الا الله محمد رسول الله على اخوه ولى الله اخذت

اور یہ کہ جو شخص علیؑ کا نافرمان ہے اس کی اطاعت خدا قبول نہیں کرتا ہے باقی رہا حدیث کا یہ جملہ کہ "میں علیؑ کے اطاعت گزار کو ضرور جنت میں داخل کروں گا اگر چہ میری نافرمانی بھی کرے اس کے تین صحیح مطلب ہو سکتے ہیں (۱) یہ علیؑ کے محبوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا خاص تفضّل ہے اور عفو ودرگزر کا وعدہ ہے (۲) یہ وعدہ توبہ کے ساتھ مشروط ہے (کہ محبان علیؑ تب جنت میں داخل ہوں گے جب توبہ کر کے مریں گے) (۳) یا یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوں گے یعنی مخلد فی النار نہیں ہوں گے (جبکہ ان کا

Scanned by CamScanner

دشمن مخلد فی النار ہوگا بظاہر یہی آخری مفہوم راجح ہے واللہ العالم[1]) نیز یہ حدیث حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس قسم کی نص جلیل کسی اور شخص کے حق میں وارد نہیں ہوئی اور ظاہر ہے کہ جو افضل ہوگا وہی امام ہوگا کیونکہ افضل پر مفضول کو مقدم کرنا عقلاً وشرعاً قبیح ہے۔

(۱۶) نیز شیخ موصوف بحوالہ کتاب الاخبار دیلمی مرفوعاً جابر بن عبداللہ انصاری سے اور وہ حضرت رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں فرمایا جنت کے دروازے پر لکھا ہے "لا الـه الا الله محمد رسول الله علی اخوه ولی الله"

ولایتـه عـلـی الذرقبل خلق السموات والارض بالفی عام من سره ان یلقی الله وهو عنـه راض فلیـوال عـلیا وعترته فهم نجبائی واولیائی وخلفائی واحبائی

اقـول ای نـص ابیـن من هـذا وای تـصـریح اوضح منه ؟ حیث تضمن ان علیا اخـو رسـول الـلـهؐ وان علیا ولی الله ولا یخلوا ما ان یکون کتب هذا علی باب الـجـنة وامـر الـرسول بتبلیغه حیث انه لاینطق عن الهدیٰ ان هوالاوحی یوحیٰ مـع عـلـم الـله ان علیا یمتنع من بیعة ابی بکر ستة اشهر ویدعی الامامة لنفسه اومع عدم علم الله یذلک؟ ولا سبیل الی الثانی فتعین الاول وکونه مع ذلک ولی الله دلیل علی صحة دعواه وثبوت امامته و

میں نے عالم ذر میں ان کی ولایت کا عہد و پیاں خلقت آسمان و زمین سے دو ہزار سال پہلے لیا ہے پس جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اس حال میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اس

[1] یہ تمام تاویلات و توجیہات اپنی جگہ درست، مگر ہنوز ایک اشکال باقی رہ جاتا ہے کہ آخر خدا کی نافرمانی اور علیؑ کی فرمانبرداری یا حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت گزاری اور خدا کی عصیاں کاری کا تصور کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ کیا خدا کی اطاعت اور علی کی اطاعت میں کوئی فرق ہے؟ تو اس اشکال کا بظاہر حل یہ ہے کہ یہاں اطاعت علیؑ سے ان کی ولایت کا اقرار مراد لیا جائے تو اب مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا قائل ہے وہ اگرچہ مقام عمل میں خدا کی نافرمانی بھی کرے تو وہ بخشش کا مستحق ہوگا اور جو شخص مقام عمل میں خدا کی بظاہر فرمانبرداری کرے مگر حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر ہو تو وہ بخشش کا سزاوار نہ ہوگا واللہ العالم۔

Scanned by CamScanner

سے راضی ہوتو اسے چاہیے کہ علیؑ اور ان کی عترت سے دوستی رکھے کیونکہ وہ میرے نجیب، میرے ولی، میرے خلیفے اور میرے دوست ہیں" مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر اور کیا نص صریح ہو سکتی ہے؟ جس میں مذکور ہے کہ علی علیہ السلام رسولؐ کے بھائی اور اللہ کے ولی ہیں! اب حقیقت دو حال سے خالی نہیں ہے کہ جب یہ کلمات دروازہ جنت پر لکھے گئے اور رسول کو بندوں تک ان کے پہنچانے کا حکم دیا گیا

اس وقت یا تو خدا کو اس بات کا علم تھا کہ علی علیہ السلام (ایک قول کے مطابق) چھ ماہ تک (اور دوسرے تحقیقی قول کے مطابق ہمیشہ کے لیے) ابوبکر کی بیعت نہیں کریں گے اور اپنی امامت کا دعویٰ کریں گے؟ یا خدا کو اس بات کا علم نہ تھا؟ اس دوسری شق کو تو اختیار کیا نہیں جا سکتا (ورنہ خدا کی جہالت لازم آئے گی) لہٰذا پہلی شق کو تسلیم کرنا پڑے گا لہٰذا یہ حدیث علیؑ کے ولی خدا ہونے اور ان کے دعوائے امامت کی صحت وصداقت کی ناقابل رد دلیل ہے۔

خلافته وتضمن الحديث ايضا ان الله اخذو لايته على الناس وان ولاية على وعترته واجبة وانهم نجباء الله واوليائه و خلفائه لاحبائه وهرنص صريح على امامة الاثنا عشربالتقرير المذكور وغيره بل من تصريح هذا اللفظ خصوصا قوله "وخلفائي" فانه اوضح من ان يحتاج الى بيان الدلالة

قال الحافظ البرسي وروى الخوارمي في مناقبه عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ جاء ني جبرئيل فنشر جناحيه فاذا على احد هما مكتوب "لااله الا الله محمد النبيؐ" وعلى آلاخر لااله الا الله على الولى" وعلى ابواب الجنة مكتوب لا اله الا الله محمد رسول على اخوه ولى الله " اخذت ولايته على الذرقبل خلق السموات والارض بالفى عام...... قال ومن ذلك ماروره ابوبكر ان الخطيب مرفوعا الى ابن عباس قال ابواب الجنة مكتوب

نیز اس حدیث قدسی میں جو یہ مذکور ہے کہ علیؑ کی ولایت کا عالم ذر میں لوگوں سے عہد و پیمان لیا گیا اور یہ کہ ان کی عترت کی ولایت واجب ہے اور یہ خدا کے اولیاء و نجباء اور احباء ہیں =

Scanned by CamScanner

دوازدہ آئمہ علیہم السلام کی امامت پر بھی نص صریح ہے خصوصاً لفظ ''خلفائی'' (کہ یہ میرے خلیفے ہیں) کی دلالت کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے۔

ایضاح ...... اس سے اگلی دو حدیثیں جو فاضل موصوف نے مناقب خوارزمی اور ابوبکر بن الخطیب کی کتاب سے نقل کی ہیں مع ترجمہ گزر چکی ہیں اس لیے دوبارہ ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے نیز اصل مدعا پر ان کی دلالت محتاج بیان نہیں ہے۔

"لااله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله فاطمة خيرة الله والحسن والحسين صفوة الله على محبيهم رحمة الله وعلى مبغضهم لعنة الله اقول قد تقدم الكلام على امثال هذين الحدثين ودلالتها اظهر من ان تبين وكونهما من الحديث القدوسي راجح وان لم يتعين وهما حجة على كل حال كما لايخفى والله اعلم

وروى الشيخ العالم عزالدين عَبدالحميد ابن ابى الحديد المعتزلى اصولا الحنفى فروعا فى كتابه شرح نهج البلاغة عن رسول اللهؐ ان الله عهد الى فى على عهد افقلت يا رب! بينه لى! قال اسمع ان عليا امام اوليائى ونور من اطاعنى وهو الكلمة التى الزمتها المتقين عن احبه احبنى ومن اطاعه اطاعنى فبشره بذلك فقلت يا رب قد بشرته فقال انا عبدالله وفى قبضته فان يعذبنى فبذنوبى لم يظلمنى شيئا وان يتم لى ماوعدنى فاالله اولىٰ بى وقد

(۱۷) عالم جلیل ابن ابی الحدید معتزلی شرح نہج البلاغۃ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا نے حضرت علیؑ کے بارے میں مجھ سے عہد لیا ہے میں نے عرض کیا یا اللہ اسے واضح فرما فرمایا سنو علی علیہ السلام میرے ولیوں کے امام میرے اطاعت گزاروں کے نور ہیں اور وہ میرا وہ کلمہ ہیں جو میں نے متقیوں کے لیے لازم قرار دیا ہے جو ان سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے اس بات کی ان (علی علیہ السلام) خوشخبری سنا دو میں نے عرض کیا یا اللہ

Scanned by CamScanner

میں نے ان کو خوشخبری سنا دی ہے وہ (علی علیہ السلام) (بطور کسر نفسی کہتے ہیں کہ) میں خدا کا بندہ ہوں اور اس کے قبضہ قدرت میں ہوں اگر مجھے عذاب کرے تو یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا اس میں اس کی ذرہ برابر ظلم نہیں اور اگر مجھ سے کیا ہوا وعدہ وفا کرے تو وہ مجھ سے اولیٰ ہے۔

دعوت لہ فقلت اللھم اجل قلبہ واجعل ربیعہ الایمان فقال اللہ قدر فعلت ذلک بہ غیرانی اختصصتہ، بشئی من البلاء لم اخص بہ احدامن اولیائی فقلت رب! اخی وصاحبی ! قال انہ قدسبق فی علمی انہ مبتلی ومبتلی بہ ذکرہ ابونعیم الحافظ فی حلیۃ الاولیاء عن ابی برزۃ الاسلمی ثم رواہ باسناد آخر بلفظ آخر عن انس بن مالک عن رسول اللہؐ قال ان رب العالمین عھد الی فی علیؑ عھدا انہ رایۃ الھدیٰ ومنار الایمان وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی رواہ احمد بن حنبل فی کتاب فضائل علیؑ علیہ السلام قال وفی المسند عن رسول اللہؐ قال انا اول من یدعی یوم القیامۃ الی ان قال...... وینادی منادمن العرش نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم

میں نے ان (علی علیہ السلام) کے لیے یہ دعا کی ہے یا اللہ ان کے قلب کو روشن ومنور کر اور ان کی بہار ایمان کو قرار دے خدا فرماتا ہے جو کچھ آپ نے مانگا ہے میں نے پورا کر دیا مگر میں ان کو ایک ایسی بلا ومصیبت سے مخصوص کرنے والا ہوں کہ کسی اور ولی کو اس سے مخصوص نہیں کیا میں نے عرض کیا یا اللہ وہ میرا بھائی ہے اور میرا ساتھی ہے (یعنی ان پر یہ بلا نازل نہ کر) فرمایا میرے علم میں یہ بات سبقت لے جا چکی ہے کہ وہ مبتلا بھی ہے اور مبتلا [1] بہ بھی ہے

(نوٹ) اس سے اگلی حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے جو مذکور ہوا

(۱۸) نیز موصوف مسند امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ

---

[1] اس سے سابقہ باب میں ان جملوں کی وضاحت کی جا چکی ہے دراصل اس حدیث کا ترجمہ تنبیہ مکرر سمجھ کر کیا گیا ہے ورنہ یہ پہلے گزر چکی ہے (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا میں وہ پہلا شخص ہوں جسے بروز قیامت پکارا جائے گا......
عرش سے ایک منادی ندا دے گا بہت اچھا باپ ہے آپ کا باپ ابراہیم

الاخ علی لما کان لیلة بدر قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم من یستقی لنا ماء ؟ فاحجم الناس فقام علیؑ فاحتضن قربة ثم اتی بئرا بعیدة القعر فانحدر فیها فاوحی الله ابی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ان تاهبوا النصر محمد واخیه وحزبه الحدیث

اقول فهده الاحادیث الشریفة صریحه فی ان علیا امام الاولیاء وهو المطلوب وزیادة ودلت علی ان علیا نور المطیعین وانه الکلمة التی الزمها المتقین وان من احبه احب الله ومن اطاعه اطاع الله فیلزم وجوب محبة علی وفرض طاعته وتحریم بغضه و مخالفته وان الله قد جلی قلب علی وجعل ربیعه الایمان وان علیا رآیته الهدیٰ ومنار الایمان وامام لاولیاء ونور جمیع المطیعین وانه اخورسول الله وانه نعم الاخ وان الملائکة امروا نبصره وهذه المقاصد السنیة الرفیعة والمطالب العلیة المنیعة الثابتة

اور بہت اچھا بھائی ہے آپ کا بھائی علی علیہ السلام فرمایا جنگ بدر کی رات (جو سخت ٹھنڈی اور بھیانک رات تھی) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حاضرین سے) فرمایا کون ہے جو پانی بھر لائے سب لوگوں نے پہلو تہی کی۔ اس وقت حضرت علیؑ اٹھے اور مشکیزہ پہلو سے لٹکایا اور ایک بہت گہرے کنویں کے پاس تشریف لے گئے (چونکہ کوئی ڈول وغیرہ نہیں تھا اس لیے) کنویں میں اتر گئے اس وقت خداوند عالم نے جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کو وحی فرمائی کہ تم محمدؐ وعلیؑ اور ان کے گروہ کی مدد ونصرت کے لیے تیار ہو جاؤ تا آخر حدیث!

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ احادیث شریفہ صراحتہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت علیؑ (نہ صرف ولی ہیں بلکہ) امام اولیا ہیں مزید برآں ان سے واضح ہے کہ علی نور المطیعین ہیں کلمۃ اللہ ہیں ان کا دوست خدا کا دوست ہے اس سے لازم آتا ہے کہ علیؑ کی محبت اور اطاعت فرض

Scanned by CamScanner

ہے اوران کی دشمنی اور مخالفت حرام۔ اللہ نے ان کا دل منور کیا ہے وہ نشان ہدایت منارہ ایمان اور امام اولیاء ہیں۔ رسولؐ خدا کے بہترین بھائی ہیں ان کی نصرت کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا گیا ہے...... یہ تمام مقاصد عالیہ اور مطالب متعالیہ

النصوص الصريحة والاخبار الصحيحة التى لايتهم ناقلوها وجميع ماذكر من لوازم الامامة و ملزوماتها

وقد نقل جماعة من العلماء عن ابن شبرويه الديلمى انه روى فى كتاب الفردوس عن حذيفة بن السيمان قال قالرسول اللهؐ لويعلم الناس متى سمى على امير المومنين مانكرو افضله سمى امير المومنين وآدم بين الماء والطين قال الله تع واذ اخذربک من بنى آدم من ظهور هم ذريتهم واشهد هم على انفسهم الست بربكم؟ فقالت الملائكت بلىٰ فقال الله انار بكم ومحمد نبيكم وعلى اميركم ونقلورا اعن الثعلبى انه روى فى تفسير قوله تع "ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله" ان رسول اللهؐ لما اراد الهجرة خلف على بن

ایسے نصوص صریحہ وصحیحہ سے ثابت ہیں کہ جن کے نقل کرنے والوں پر کذب وافتراء کی تہمت بھی نہیں لگائی جاسکتی اور یہ باتیں امامت (علیؑ) کے لوازم میں سے ہیں (وھوالمقصود)

(۱۹) علماء کی ایک جماعت نے محدث دیلمی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب فردوس الاخبار میں بروایت حذیفہ یمانی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جاتی کہ حضرت علیؑ کا لقب ''امیر المومنینؑ'' کب مقرر کیا گیا تو ہرگز ان کی فضیلت کا انکار نہ کرتے (پھر خود ہی اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا) ان کا لقب امیر المومنینؑ اس وقت مقرر کیا گیا جبکہ آدمؑ ہنوز آب وگل کے درمیان موجود تھے (پھر فرمایا) جب خداوند عالم نے عالم ذر میں لوگوں سے عہد وپیان لیا جس کا تذکرہ اس آیت مبارکہ میں ہے (اذ اخذ ربک من بنی آدم) فرمایا الست بربکم؟ کیا میں تمہارا

Scanned by CamScanner

پروردگار نہیں ہوں؟ تو فرشتوں نے بڑھ کر کہا ہاں (تو ہمارا پروردگار ہے) فرمایا میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ تمہارے نبی اور علیؑ تمہارے امیر ہیں۔

(۲۰) علماء کرام نے مفسر قرآن ثعلبی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر میں بذیل آیت مبارکہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مکہ سے) ہجرت کرنے کا ارادہ کیا۔

ابی طالب لقضاء دیونه ورد الودائع التی کانت عنده وامره لیلة الغار وقد احاط المشرکون بالدار ان ینام علی فراشه...... الی ان قال...... فاوحی الله الی جبرائیل ومیکائیل انی قد آخیت بینکما وجعلت عمر احدکما اطول من عمر الاخر فایکما یؤثر صاحبه بالحیوة فاختار کل منهما الحیاة فاوحی الله الیهما الا کنتما مثل عبدی علیؑ آخیت بینه وبین نبی محمدؐ فبات علی فراشه یفدیه بنفسه ویوثره بالحیاة اهبطا الیه فاحفظاه من عدوه فنزلا فکان جبرئیل عند راسه ومیکائیل عند رجلیه فقال جبرئیل بخ بخ من مثلک یابن ابی طالب! یباهی الله بک ملائکة السماء فانزل الله علی رسولهٗ وهو متوجه الی المدینة ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله ورواه ابو حامد الغزالی فی کتاب احیاء علوم الدین فی الکتاب السابع من ربع المهلکات

تو لوگوں کے قرضے اور ان کی امانتیں واپس کرنے کی غرض سے حضرت علیؑ کو وہیں چھوڑا اور اس غار والی رات جبکہ کفار ومشرکین آپ کے دولت سرا کا گھیراؤ کئے ہوئے تھے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا چنانچہ آنجنابؑ چادر تان کر بستر رسولؐ پر بڑے آرام واطمینان سے سو گئے) اس وقت خدا نے جبرائیلؑ ومیکائیلؑ کو وحی فرمائی کہ میں نے تمہارے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے اور ایک کی عمر دوسرے سے لمبی قرار دی ہے تم میں سے کون ایثار کرتے ہوئے (اپنے بھائی پر اپنی عمر نثار کرتا ہے؟) ہر ایک فرشتہ نے اپنی زندگی اختیار کی (اور ایثار پر تیار نہ ہوا) تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی کہ تم نے کیوں میرے بندہ خاص علیؑ کی مثال پیش نہ

Scanned by CamScanner

کی دیکھو کہ میں نے ان کے اور اپنے نبی محمدؐ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے اور علیؑ بستر نبی پر سو کر کس طرح جاں نثاری کر رہے ہیں؟ جاؤ زمین پر اور جا کر دشمنوں سے علیؑ کی حفاظت کرو چنانچہ دونوں فرشتے زمین پر اترے اور جبرائیلؑ آنجنابؑ کے سرہانے اور میکائیلؑ آپ کی پائینتی کی طرف کھڑے ہو گئے اور جبرائیلؑ نے کہا اے ابو طالبؑ کے بیٹے مبارک ہو مبارک ہو کون آپ کی مانند ہے؟ جس پر خدا آسمانی فرشتوں میں فخر و ناز کر رہا ہے اس وقت خدا نے آنحضرتؐ پر یہ آیت نازل کی جب کہ آپ مدینہ تشریف لے جا رہے تھے (اللہ کے کچھ خاص بندے ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشنودی کی خاطر اپنی جان قربان کر دیتے ہیں اللہ بھی اپنے ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے اس روایت کو غزالی نے بھی احیاء العلوم میں درج کیا ہے۔

فی بحث ایثار النفس

اقول فی هذين الحديثين من الدلالة على ثبوت امامة علی و انه امير المومنين وافضل الناس بل افضل الخلق بعد محمد حتى الملائكة ماهو اوضح من ان يتبين ولالة ذلک على اصل المطلوب واضحة ايضا وروى الشيخ الجليل ابواب بن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الاربلی فی كتاب كشف الغمه نقلامن كتاب كفاية الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب تاليف الشيخ الامام الحافظ ابی عبدالله محمد بن يوسف بن محمد الكنجی الشافعی قال قرائته عليه قال اخبرنا عبداللطيف بن محمد بن علی القبيطی بغداد و الشريف ابوتمام علی بن ابی الفخار ابن لواثق بالله بالكرخ قالا حدثنا ابو الفتح محمد بن عبدالباقر المعروف (((النباطی حدثنا عبادبن سعد الجعفی حدثنا محمد بن عثمان بن ابوبهلول حدثنا طالح بن ابی الاسود عن ابی المطهر الرازی عن الاعمش الثقفی عن سلام

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں حضرت علی علیہ السلام کی امامت و خلافت اور ان

کے امیر المومنین ہونے اور پیغمبر اسلام کے بعد افضل الناس بلکہ افضل الخلق (جن میں فرشتے بھی شامل ہیں) ہونے پر جو دلالت کرتی ہیں وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہیں اور اس سے جس طرح اس مطلب (علیؑ کی امامت حقہ) پر روشنی پڑتی ہے وہ بھی اتنی واضح ہے کہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں ہے)

نوٹ: اس سے اگلی حدیث جسے جناب اربلی نے کشف الغمہ میں کتاب کفایۃ الطالب گنجی سے نقل کیا ہے اس کا مطلب و مفہوم وہی ہے جو اس حدیث کا ہے جو ابھی مع ترجمہ گزر چکی ہے لہٰذا اعادہ و تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔

الجعفی عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ ان اللہ عهد الی فی علی عهد افقلت یارب بینه لی قال اسمع قلت قدسمعت قال ان علیارایة الهدی وامام الاولیاء ونور من اصاعنی هو الکلمة التی الزمتها المتقین من احبه احبنی ومن ابغضه ابغضنی فبشره بذلک فبشرته فقال یا رسول الله انا عبدالله وفی قبضته فان یعذبنی فبذیوبی لم یظلمنی شیئا وان یتم لی الذی وعدنی فالله اولی بی فقلت اجل قلبه واجعل ربیعه الایمان فقال قد فعلت ذلک به غیر ابی اختصصته بشئی من البلاء لم اخص به احدا من اولیائی فقلت یارب اخی واحبی! فقال ان هذاشئی قد سبق فی علمی انه مبتلی ومبتلی به قال علی بن عیسیٰ ونقلت من کتاب کفایة الطاب و ذکره صاحب کتاب بشارة المصطفیٰ ایضا ان ابا جعفر علیه السلام فی حدیث یقول فیه فاذارائی رسول اللہؐ من یصرف من شیعتنا ومحبینا عن الحوض بکی وقال یا رب شیعة علیؑ فیبعث الیه ملکا فیقول مایبکیک؟ فیقول یارب کیف لاابکی لاناس من شیعة اخی علی بن ابی طالب لم یردوا حوضی قال فیقول الله تعالیٰ قدوهبتهم لک! وصفحت عن ذنوبهم والحقتهم بک وبمن کانوا یتولون من ذریتک وجعلتهم فی

(۲۱) صاحب کتاب بشارۃ المصطفیٰ نے بھی اس کو ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے

جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے جس میں وارد ہے کہ (بروز قیامت) حضرت رسولؐ خدا جب دیکھیں گے کہ ہمارے کچھ شیعہ اور محبّ حوض کوثر سے ہٹائے جا رہے ہیں تو روکر بارگاہ خدا میں عرض کریں گے یا اللہ علی کے شیعہ؟ (اور حوض کوثر سے ہٹائے جائیں) خدا ایک فرشتے کو بھیج کر آنحضرتؐ سے رونے کا سبب پوچھے گا آپ فرمائیں گے یا اللہ میں کس طرح نہ روؤں جبکہ میرے بھائی علیؑ کے شیعہ میرے حوض کوثر پر وارد نہیں ہو رہے؟ تب خدا فرمائے گا یہ لوگ میں نے آپ کو بخش دیئے اور ان کے گناہوں سے درگزر کیا اور ان کو آپ اور آپ کی اس ذریت کے ساتھ ملحق کرتا ہوں۔

زمرتک و اوردتھم حوضک وقبلت شفاعتک واکرمتک بذلک اقول تقدم وجہ الاستدلال بمثل ھذین الحدیثین فی المطلوب وروی علی بن عیسیٰ ایضا نقلا من کتاب الیقین باختصاص علی بامرۃ المؤمنین المسید بن طائون ناقلا من کتاب المناقب لابی المؤید موفق بن احمد الخوارزمی مرفوعا الی علیؑ قال قال رسول اللہؐ لما اسری بی الی السماء ثم من سماء الی سماء الی سدرۃ المنتھی وقفت بین یدی ربی فقال لی یامحمد! قلت لبیک وسعدیک! قال قد بلوت خلقی فابھم وجدت اطوع لک قلت رب علیا قال صدقت فھل اخترت لنفسک خلیفۃ یؤدی عنک ویعلم عبادی من کتابی مالا یعلمون قلت اخترلی فان خیرتک خیرتی فقال قد اخترت لک علیا فاتخذہ لنفسک خلیفۃ ووصیا ونحلتہ علمی وحلمی وھو امیر المومنین حقا لم ینلھا احد قبلہ ولیت لاحد بعدہ یا محمد! علی رلأیۃ الھدی وامام من اطاعنی ونور اولیائی وھوا لکلمۃ التی الزمتھا المتقین من احبہ فقداجنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی فبشرہ بذلک وقد سبق الحدیث.

جس سے وہ محبت کرتے تھے اور ان کو آپ کے زمرہ میں شامل کرتا ہوں اور ان کو آپ کے حوض کوثر پر وارد کرتا ہوں اور ان کے بارے میں آپ کی شفاعت کو قبول کر کے آپ کے اعزاز

Scanned by CamScanner

واکرام میں اضافہ کرتا ہوں۔

نوٹ: اس سے اگلی حدیث جسے صاحب کشف الغمہ نے جناب سید ابن طاؤسؒ کی کتاب الیقین سے نقل کیا ہے معہ ترجمہ باب مناقب علیؑ میں گزر چکی ہے۔ واللہ الموفق

وفی کتاب عبدالمحمود وهو تالیف السید رضی الدین علی بن طائوس واسمه" کتاب الطرائف فی معرفة المذاهب " نقلا من کتاب ابی بکراحمد بن مردویه الثقة الحافظ عند اصحاب المذاهب الاربعة قال حدثنی احمد بن عبدالله بن الحسین حدثنا عبدالعزیز بن یحیٰی البصری الجلودی ابراحمد حدثنا المغیرة ابن محمد المهلبی حدثنا عبدالرحمٰن بن صالح الازری حدثنا علی بن هاشم بن بزید حدثنا عبدالرحمٰن بن صالح الازری حدثنا علی بن هاشم بن یزید حدثنا جابر بن یزید الجعفی عن صالح بن میثم عن ابیه عن ابن عباس قال قلنا له یا بن عب اس اینفع حب علی بن ابی طالب فی الاخرة؟ قال قدتنازع اصحاب رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فی حبه حتی ساکنا رسول الله فقال دعونی حتی اسال الوحی! فلما هبط حبرئیل ساله فقال ساسئل ربی عن هذا ! فرجع الی السماء ثم هبط

(۲۲) جناب سید طاؤسؒ اپنی کتاب الطرائف فی معرفۃ المذاہب میں ابن مردویہ کی کتاب (مناقب) سے اور وہ بسند خود ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ چند لوگوں نے ان سے سوال کیا کہ آیا علیؑ کی محبت آخرت میں فائدہ دے گی؟ ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک مرتبہ اصحاب رسولؐ میں اسی سلسلہ میں نزاع ہوگئی تھی تو ہم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں (امین) وحی سے پوچھ لوں! چنانچہ جب جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یہ سوال کیا انہوں نے کہا میں اس بارے میں عنقریب اپنے پروردگار سے سوال کروں گا۔

الی الارض فقال یا محمدؐ ! ان الله یقراء علیک السلام ویقول احب علیا

Scanned by CamScanner

فمن احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضی یا محمد حیث تکن یکن علی اوحیث یکن علی یکن محبوه وان اجتر حواوان اجترحوا

اقول دلالة هذا الحدیث علی وجوب محبة علی وتحریم بغضه واضحة ویدل علی ماذکرناه سابقا بالتقریر الذی اشرنا الیه ومن الکتاب المذکور نقلا من کتاب تفسیر السدی وهومن قدماء المفسرین عند هم وثقاتهم قال لما کرهت سارة مکان هاجر اوحی الله الی ابراهیم علیه السلام فقال انطلق باسماعیل حتی تنزل بیتی التهامی یعنی مکة فانی فاشر ذریته وجاعلیهم ثقلا علی

اس کے بعد وہ آسمان پر چلے گئے اور پھر زمین پر اترے اور بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ خدا تحفہ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ علیؑ سے دوستی کرو کیونکہ جو شخص ان سے دوستی کرے گا وہ مجھ سے دوستی کرے گا اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ مجھ سے دشمنی کرے گا یا محمدؐ! جس جگہ جنت میں آپؐ ہوں گے علیؑ بھی وہیں ہوں گے۔ اور جہاں علیؑ ہوں گے ان کے حقیقی حبدار بھی وہاں ہوں گے اگرچہ گنہگار ہوں [1] مولف علام فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی محبت کے وجوب اور انکے بغض کی حرمت پر یہ حدیث جس طرح واضح دلالت کرتی ہے وہ کسی بیان کی محتاج نہیں ہے اور گزشتہ تقریر کے ساتھ ہمارے مذکورہ مدعا (علیؑ کی امامت حقہ) پر بھی دلالت کرتی ہے۔

(۲۳) نیز کتاب مذکور (طرائف) میں سدی کی تفسیر سے نقل کیا ہے اور یہ سدی برادران اسلامی کے قدیم اور ثقہ ترین مفسرین میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب سارہؑ (والدہ اسحاقؑ) نے جناب ہاجرہؑ (والدہ اسماعیلؑ) کی موجودگی کو ناپسند کیا (جس کی وجہ سے کشیدگی پیدا ہوئی) تو خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ کو وحی فرمائی کہ اسماعیلؑ (اور اس کی والدہ) کو لے کر میرے تہامہ یعنی مکہ والے گھر میں قیام کرو کہ میں اس اسماعیلؑ کی ذریت پھیلانے

[1] قبل ازیں کئی بار کما حقہ تشریح کی جا چکی ہے کہ اس قسم کی حدیثوں کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ اور اگر ان کو اپنے ظاہری معنی پر برقرار رکھا جائے تو شریعت کا حلیہ ہی بگڑ جائے گا (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

والا اوران کو کافروں پر بوجھ بنانے والا

من کفرو جاعل منهم نبیا عظیما ومظهره علی الادیان وجاعل من ذریته اثناء عشر عظیما وجاعل ذریته عددنجوم السماء

اقول هذا نص من الله علی الائمة الاثناء عشروتقریره کمامرانه لاخلاف بین العلماء کافة ان الائمة الاثنا عشراد عوالا مامة لا نفسهم وادعاها لهم شیعتهم فی زمانهم وبعده و کو نهم مع ذلک عظماء عندالله صریح فی صحة دعواهم وهو المطلوب ! وفی الکتاب المذکور من روایات رجال المذاهب الاربعة کم ارواه عنهم صدر الائمة اخطب خوارزم موفق بن احمد المکی فی کتابه قال حدثنا فخر القضاة نجم الدین ابومنصور محمد بن الحسین بن محمد البغدادی فیما کتب الی من همدان قال اسانا الشریف

اوران سے ایک عظیم الشان نبی مبعوث کرنے والا اوراس کے دین کوتمام ادیان پر غالب کرنے والا ہوں اوراس عظیم نبی کی ذریت سے بارہ عظیم (جانشین) بنانے والا ہوں اوراس کی ذریت (سادات کرام) کوآسمانی ستاروں کی تعداد کے مطابق کثیر التعداد بنانے والا ہوں۔

مولف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منجانب اللہ آئمہ دوازدہ گانہ کی امامت حقہ پرنص صریح ہے اوراس کا بیان سابقہ تقریر کی طرح یہ ہے کہ تمام علماء اس بات پر متفق ہیں اوران میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ان آئمہ نے اپنی امامت کا دعویٰ کیا اوران کے زمانہ کے شیعہ بھی ان کے متعلق اس کے دعویدار رہے اوراس کے باوجود وہ خدا کے نزدیک عظیم الشان ہیں تو ماننا پڑے گا کہ ان کا دعوائے امامت صحیح تھا (ورنہ دروغ گوکس طرح عظیم ہوسکتا ہے؟) اوریہی ہمارا مدعا ہے!

نور الهدی ابوطالب الحسن بن محمد الزینبی قال اخبرنا امام الائمة محمد بن احمد بن شاذان قال حدثنا احمد بن عبدالله الحافظ قال حدثنا علی بن سنان الموصلی عن احمد بن محمد بن صالح عن سلیمان بن محمد عن زیاد بن مسلم عن عبدالرحمن بن زید عن جابر بن سلامة عن ابی سلمان راعی

Scanned by CamScanner

رسول اللہؐ قال سمعت رسول اللہؐ یقول لیلة اسری بی الی السماء قال لی الجلیل جل جلاله آمن الرسول بما انزل الیه من ربه! قلت والمؤمنون! فقال صدقت یا محمدؐ! من خلفت فی امتک ؟ قلت خیرها! قال علی بن ابی طالب! قلت نعم یا رب! قال یا محمدؐ! انی اطلعت الی الارض اطلاعة فاخترتک منها فشققت لک اسمامن اسمائی فلااذکرفی موضع

(۲۴) نیز اسی کتاب میں مذاہب اربعہ کے علماء کی روائتوں سے نقل کیا ہے جیسا کہ اخطب خوارزم نے اپنی کتاب مناقب میں باسنادخود حضرت رسولؐ خدا کے چرواہے ابی سلیمان سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ جس شب (معراج) مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو رب جلیل جل جلالہ نے مجھ سے فرمایا ''آمن الرسول بما انزل علیه من ربه'' (رسول ایمان لے آیا اس پر جو کچھ اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا ہے) ''میں نے عرض کیا'' والمؤمنون'' (اور اہل ایمان بھی ایمان لائے) ارشاد ہوا اے محمدؐ! تونے سچ کہا ہے! پھر ارشادفرمایا یا محمدؐ! اپنی امت میں کسے اپنا جانشین بنا آئے ہو؟ میں نے عرض کیا بہترین امت کو! فرمایا علیؑ ابن ابی طالبؑ کو؟ عرض کیا ہاں پروردگارا ارشادفرمایا یا محمدؐ! میں نے زمین پر نگاہ ڈالی اور اس میں سے تجھے منتخب کیا اور اپنے ناموں میں سے تیرا نام مشتق کیا پس جہاں میرا ذکر کیا جائے گا۔

الاذکرت معی فانا المحمود انت محمد ثم اطلعت الثانیة فاخترت علیا وشققت له اسماء من اسمائی فانا الاعلی وهو علی یامحمد انی خلقتک وخلقت علیا وفاطمة الحسن والحسین والائمة من ولده نور امن نوری وغرضت ولایتکم علی السموات والارض فمن قبلها کان عندی من المؤمنین ومن جحدها کان عندی من الکافرین

یا محمدؐ! لوان عبدامن عبیدی عبدنی حتی ینقطع ویصیر کالشن البالی ثم اتانی جاحد الولا یتکم ماغفرت له حتی یقربو لایتکم یا محمدؐ! تحب ان تراهم

Scanned by CamScanner

! قلت نعم یا رب! قال التفت عن یمین العرش فالتفت فاذا بعلی وفاطمة والحسن والحسین وعلی بن الحسین و محمد بن علی

وہاں تیرا بھی ذکر کیا جائے گا میں محمود ہوں اور تو محمدؐ ہے پھر میں نے زمین پر نگاہ ڈالی اور اس سے علی علیہ السلام کو منتخب کیا اور اپنے ناموں میں سے ان کا نام مشتق کیا پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہیں یا محمدؐ میں نے تمہیں اور علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور ان حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نو (۹) اماموں کو اپنے خاص نور سے پیدا کیا اور آپ کی ولایت ومحبت کو اہل آسمان و زمین پر پیش کیا پس جس جس نے اسے قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنوں میں سے ہے اور جس جس نے انکار کیا وہ میرے نزدیک کافروں میں سے ہے۔

یا محمدؐ! اگر میرے بندوں میں سے کوئی عبادت گزار بندہ اس قدر میری عبادت کرے کہ عبادت کرتے کرتے کہنہ مشکیزے کی مانند کمزور ہو جائے مگر وہ آپ لوگوں کی ولایت کا منکر بن کر میری بارگاہ میں حاضر ہو تو میں ہرگز اسے نہیں بخشوں گا جب تک آپ کی ولایت کا اقرار نہ کرے یا محمدؐ! آیا آپ ان کو دیکھنا پسند کریں گے؟ میں نے عرض کیا ہاں پروردگار ارشاد قدرت ہوا پس عرش کی دائیں جانب توجہ کرو پس جب میں ادھر متوجہ ہوا تو دیکھا کہ علی و فاطمہ حسن وحسین بن الحسین ومحمد بن علی

وجعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی وعلی بن محمد و الحسن بن علی والمهدی فی ضحضاح من نور قیام یصلون وهوفی وسطهم یعنی المهدی كانه كوكب دری فقال یا محمد هولاء الحجج وهو الثاخر من عترتک! بعزتی وجلالی انه الحجة الواجبة علی اولیائی والمنتقم من اعدائی اقول دلالة هذا الحدیث الشریف علی المقصود من اثبات امامة الاثنا عشر علیهم السلام اوضح من جمیع ماسبق وهومستغن تبصریحه عن بیان الادلالة ...... وفی الكتاب المذكور قال ذكر بعض الحنابلة فی كتاب سماه نهایة الطالب و غایة السئول و ذكرفیه باسناده الی سعید بن

Scanned by CamScanner

جبیر عن ابن عباس قال اوحی اللہ الی

جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ اور مہدیؑ فضائے نور میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں اور مہدیؑ ان کے درمیان یوں چمک رہے ہیں کہ گویا درخشندہ ستارہ ہیں فرمایا یا محمدؐ! یہ ہیں میری حجتیں اور یہ (مہدیؑ) تیری عترت میں سے بدلہ لینے والا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم یہ میرے دوستوں کے لیے حجت واجبہ اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے مؤلف غلام فرماتے ہیں کہ اس حدیث قدسی کی آئمہ اہلبیتؑ کی امامت پر تمام سابقہ حدیثوں سے بڑھ کر جو واضح دلالت ہے وہ اپنی صراحت کی وجہ سے کسی بیان کی محتاج نہیں ہے۔

(۴۵) نیز کتاب مذکور میں ہے کہ بعض حنبلی علماء نے اپنی کتاب موسوم بہ ''نہایۃ الطالب وغایۃ السئول'' میں بسند خود ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی۔

النبیؐ انی قتلت بیحیٰ بن زکریا سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا وسبعین الفا اقول فھذہ نبذۃ مما رواہ العامۃ اصحاب المذاھب الاربعۃ واثبتوہ فی مصنفاتھم و اور دوہ فی کبتھم من لاحادیث الصحیحۃ القدسیۃ والنصوص الصریحۃ الجلیۃ الواردۃ عن الذات المقدسۃ الالھیۃ ولاریب فی بلوغھا حدالتواتر المعنوی وانھا توجب لکل منصف العلم الیقینی فکیف اذا انضم الیھا النصوص التی رودھا والاخبار التی نقلوھا عن رسول اللہ التی تضمنت نصہ علی علی وذکر فضلہ والنص علی الائمۃ بعدہ فانھا لاتکاد تحصر ولاتحصیٰ ولا یمکن ان تجمع وتستقصی وقد الف العلماء فی ذلک مولفات کثیرۃ

کہ میں نے جناب یحییٰ بن زکریا کی (شہادت) کے عوض ستر ہزار افراد کو ہلاک کیا تھا اور تیری دختر کے فرزند (حسینؑ) کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار (کل ایک لاکھ چالیس ہزار) کو قتل کروں

Scanned by CamScanner

گا۔

مؤلف علام فرماتے ہیں یہ ہیں چند احادیث قدسیہ وصحیحہ وصریحہ ان حدیثوں میں سے جن کو مذاہب اربعہ کے علماء نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے جو ذات پروردگار سے وارد ہیں بیشک یہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور ہر منصف مزاج شخص کے لیے یقینی علم کا موجب ہیں چہ جائیکہ جب ان کے ساتھ وہ احادیث نبویہ بھی شامل کر دی جائیں جو ان لوگوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی علیہ السلام اور دوسرے آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت وامامت کے بارے میں نقل کی ہیں جو بے حد وحساب ہیں اور علماء کرام نے اس سلسلہ میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں [1]

جدالا تحصی ایضا فلینظر العاقل بعین الانصاف ولیجتنب من طریق البغی والا عتساف ولیعدل عن تقلید الآباء والاسلاف فانه مذموم بنص القرآن مع الامر باتباع البرهان ویرجع الی الکتب المشار الیها لیتبین له الحق الیقین وتتضح له النصوص علی الائمة المعصومین الثابتة بشهادة الخصم و اقرار المنکرور وایة من لایعتقدامامتهم بفضائلهم والنصوص علیهم حجة قاطعة لایمکن ردها ولاالمعارضة فیها فان جحود وجودها محال وتاویلها نوع من الضلال لان اکثرها صریحة فی المقصود غیر قابلة للتاویل وان ردو هالزمهم ردبقیة روایاتهم کمالا یخفی والله ولی التوفیق

لہذا ایک عقلمند آدمی کو چاہیے، کہ وہ ظلم وزیادتی کے راستہ سے دامن بچا کر اور اپنے آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کا جوا گردن سے اتار کر جو کہ بنص قرآن مذموم ہے کیونکہ اس میں دلیل وبرہان کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے (نہ کہ تقلید آباء کا) اور عدل وانصاف کی عینک لگا کر ان حدیثوں کو دیکھے

[1] انہی جلیل القدر کتابوں میں سے ایک مولف علام کی اثبات الہداۃ بھی ہے جو حال میں ایران سے دو ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے اور ایک اس گنہگار مترجم کی کتاب اثبات الامامت بھی ہے جو کئی بار شائع ہو کر ارباب علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے (منہ عفی عنہ)

اور مذکورہ بالا کتابوں کی طرف رجوع کرے تاکہ اس پر (روز روشن کی طرح) حق وصداقت واضح واشکار ہو جائے اور آئمہ معصومین کی امامت کے وہ نصوص اس پر روشن ہو جائیں جو مخالف کی شہادت، منکر کے اقرار یعنی ان ذواتِ مقدسہ کے فضائل اور نصوص ان لوگوں کی روایت سے ثابت ہیں جو ان کی امامت وخلافت کے قائل بھی نہیں۔

ع (والفضل ماشہدت بہ الاعداء)

یہ وہ حجت قاطعہ ہے کہ جس کا رد کرنا ممکن نہیں ہے اور نہ ہی ان کا معارضہ ومقابلہ کرنا ممکن ہے کیونکہ ان کے وجود کا انکار محال ہے اور ان کی تاویل کرنا ایک قسم کا ضلال ہے کیونکہ ان میں سے اکثر حدیثیں اس قدر صریح ہیں کہ ان کی تاویل کرنا ممکن ہی نہیں ہے اور اگر کوئی شخص بایں ہمہ ان احادیث کا انکار کرتا ہے تو پھر اس کو اپنی دوسری روایات کا بھی انکار کرنا پڑے گا(کیونکہ کتابیں بھی وہی راوی بھی وہی، اور لکھنے والے بھی وہی لہٰذا اگر وہ قابل اعتماد نہیں ہیں تو پھر یہ بھی لائق اعتبار نہیں ہیں)

Scanned by CamScanner

ابواب الائمة عليهم السلام

اذكر في هذه الابواب مارواه ائمتنا عليهم السلام عن الله تعالىٰ من الحديث القدسي ولم يبينوا من خوطب به اواخبروابمن خوطب به ...... وكان من غير الانبياء كالملائكة وهذه الابواب لاتستوعب جميع الائمة عليهم السلام بل منهم من لم يروعنه اصحابنا فيما اطلعت من كتب احاديثنا شيئا من الاحاديث القدسية بهذه الصورة فاذكر منهم ما اتفق بهم ذلك والله الموفق

(ابواب الائمة علیہم السلام)

(دراصل چودھواں اور موجودہ اٹھارہواں باب) اور اس سلسلہ میں کل سات باب ہیں

ان ابواب میں ان احادیث قدسیہ کو درج کروں گا جو ہمارے آئمہ اطہار نے پروردگار سے روایت کی ہیں مگر یہ نہیں بتایا کہ ان کا مخاطب کون تھا؟ یا یہ تو بتایا گیا ہے مگر وہ مخاطب کوئی نبی نہ تھا بلکہ غیر نبی تھا جیسے ملائکہ وغیرہ ان ابواب بمفحگانہ میں تمام آئمہ اہلبیت کا تذکرہ نہیں ہے کیونکہ میری معلومات کی حد تک ہماری کتب حدیث میں ہمارے علماء اعلام نے بعض آئمہ سے کوئی حدیث قدسی نقل نہیں کی۔

اس لیے میں ان ابواب میں صرف ان آئمہ کا تذکرہ کروں گا جن کو حدیث قدسی بیان کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ واللہ الموفق

(باب امير المؤمنين عليه السلام)

محمد بن يعقوب الكيني عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن ايوب عن ابان بن عثمان عمن اخبره عزابی عبدالله عليه السلام قال وجد نافی كتاب علی عليه السلام ان نبيا من الانبياء شكى الى ربه القضاء فقال كيف اقضى بمالم ترعيني ولم تسمع اذني؟ فقال

اقـض بینهم بالبینات واضفهم الی اسمی یحلفون به وبالاسناد عن الحسین بن سعید عن

باب امیر المؤمنین علیہ السلام

(اور اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں)

(۱) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابان بن عثمان سے اور وہ بالواسطہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ نبیوں میں سے ایک نبی نے خداتعالیٰ کی بارگاہ میں لوگوں کا ''فیصلہ'' کرنے کی شکایت کرتے ہوئے کہا یا اللہ! میں اس بات کا فیصلہ کس طرح کروں جو نہ میری آنکھ نے دیکھی ہے اور نہ ہی میرے کان نے سنی ہے؟ ارشاد ہوا ان لوگوں کے درمیان بینہ (گواہوں) سے فیصلہ کرو (کہ مدعی گواہ پیش کرے) اور اس کے ساتھ میرے نام کا اضافہ کرو کہ اس کی قسم کھائیں (کہ اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو پھر مدعا علیہ قسم کھائے)

النـضر بن سوید عن هشام بن سالم عن سلیمان بن خالد عن ابی عبدالله علیه السلام قال فی کتاب علی علیه السلام ان نبیا من الانبیاء شکی الی ربه فقال یا رب! کیف اقضی بمالم اسمع ولم ار؟ قال فاوحی الله الیه احکم بینهم بکتابی واضفهم الی اسمی یحلفون به

وعـن عـدة من اصحابنا عن سهل بن زیاد عن الحسن بن محبوب عن علی بن ریـاب عـن ابـی عبیـدة الـحـذاء عـن ثـویـر بن ابی فاخته قال سمعت علی بن الحسین علیه السلام یحدث فی مسجد رسول اللهؐ قال حدثنی ابی انه سمع اباه علـی بن ابی طالب علیه السلام یقول اذا کان یوم القیامة وذکر الحدیث الـی ان قال فیشرف الجبار جل جلاله علیهم فیقول انا الله لا اله الا انا الحاکم العادل

Scanned by CamScanner

(۲) اس سلسلہ کی دوسری حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے فرق اس قدر ہے کہ اس میں ''بینہ'' کی جگہ ''کتابی'' کی لفظ مذکور ہے کہ ان کا فیصلہ میری کتاب کے مطابق کرو اور قسم کا اضافہ کرو (کتاب خدا کا فیصلہ وہی ہے جو پہلی حدیث میں مذکور ہے)

(۳) نیز حضرت کلینیؒ باسناد خود ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے مسجد نبوی میں حضرت امام زین العابدین کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے میرے والد حضرت امام حسین علیہ السلام) نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔

یہاں تک کہ فرمایا تو خداوند عالم اہل محشر سے خطاب کر کے فرمائے گا) میں خدا ہوں میرے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے میں وہ حاکم عادل ہوں۔

الذی لایجور الیوم احکم بینکم بعدلی وقسطی لایظلم الیوم احد الیوم آخذ للضعیف من القوی بحقہ ولصاحب المظلمة بالمظلمة بالقصاص من الحسنات والسیات واثیب علی الھباب ولایجوز ھذہ العقبة عندی ظالم ولا احد من عبادی عندہ مظلمة الامظلمة یھبھا لصاجھاواثیبہ علیھا واخذبھا عندالحساب فتلاز موایھا الخلائق واطلبوا مظالمکم عند من ظلمھا بھا فی الدنیا وانا شاھد لکم علیھم وکفی بی شھیدا. قال وینادی منادمن اللہ ان اللہ تعالیٰ یقول انا الوھاب ان احبتم ان تو اھبو فتو اھبو اوان لم تواھبو اخذت لکم بمظالمکم قال فیعفون الا القلیل قال فیقول اللہ تعالیٰ لا یجوز الی جنتی الیوم ظالم ولا یجوز عن ناری الیوم ظالم ولا احد من المسلمین عندہ

جو کسی پر ظلم نہیں کرتا میں آج کے دن تمہارے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کروں گا اور کسی پر بھی آج ظلم نہیں کیا جائے گا میں آج کمزور کا حق طاقتور سے لوں گا اور جس پر ظلم ہوا ہے اس کا قصاص نیکیوں سے (ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دیکر) یا برائیوں سے (مظلوم کی برائیاں ظالم کے پلڑے میں ڈال کر) لوں گا اور بخشنے والوں کو اجر و ثواب عطا کروں گا آج اس دشوار

Scanned by CamScanner

گزار عقبہ کو نہ ظالم عبور کر سکے گا اور نہ وہ شخص جس کی گردن پر کسی کا کوئی مظلمہ وحق ہوگا مگر وہ جسے صاحب حق معاف کر دے تو میں اس (بخشنے والے کو ثواب عطا کروں گا اور یہ مظلمہ میں حساب کے وقت ضرور (ظالم سے) حاصل کروں گا اے مخلوق سب مل کر اپنے حقوق کا مطالبہ کرو۔ ان ظالموں سے جنہوں نے دار دنیا میں تم پر ظلم کیا تھا میں تمہارا شاہد ہوں اور شہادت کے لیے میں کافی ہوں۔ پھر خدا کی طرف سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے (اہل محشر) خدا فرماتا ہے میں وہاب (بہت بخشنے والا ہوں) اگر تمہیں یہ بات پسند ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے حقوق معاف کر دو تو کر دو۔ اور اگر نہیں بخشنا چاہتے ہو تو میں تمہارے مظالم وحقوق حاصل کروں گا۔ فرمایا! (یہ ندا سن کر) سوائے قلیل لوگوں کے باقی سب اپنے اپنے حقوق ایک دوسرے کو معاف کر دیں گے اس وقت خدا تعالیٰ فرمائے گا آج کوئی ظالم میری جنت میں نہیں جاسکتا اور نہ ہی کوئی ظالم اور جس کی گردن میں کسی مسلمان کا کوئی حق ہے۔

مظلمة حتى يا خذ هامنه عند الحساب ايها الناس استعدو اللحساب الحديث ورواه الصدوق فى المجالس.

وعن على بن ابراهيم عن ابيه عن الحسن بن محبوب عن مقاتل بن سليمان قال سالت ابا عبداللهؑ كم كان طول آدم حين هبط الى الارض وكم كان طول حواءً ؟ فقال وجد فى كتاب علىؑ ان الله لما اهبط آدم وحواء الى الارض كانت رجلاء بثنية الصفاو لأسنه' دون افق السماء وانه شكى الى الله مايصيبه من حرالشمس! فاوحى الله الى جبرئيل ان آدم شكى الى مايصيبه من حرالشمس فاغمزه وصير طوله سبعين ذرا عابذر اعه واغمز حواء فصير طولها خمسة وثلثين ذراعا بذراعها.

میری جہنم سے بچ سکتا ہے جب تک مقام حساب میں مظلوم اس سے اپنا حق وصول نہ کرے پھر فرمایا! اے لوگو! حساب وکتاب کے لیے تیار ہو جاؤ۔ الحدیث

(۴) نیز باسناد خود مقاتل بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے

Scanned by CamScanner

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جب جناب آدمؑ وحواؑ زمین پر آئے تو ان کا قد کس قدر تھا! فرمایا ہم نے حضرت علیؑ کی کتاب میں پایا ہے کہ جب خداوند عالم نے جناب آدمؑ وحواؑ کو زمین پر اتارا تو جناب آدمؑ کے پاؤں کوہ صفا کی بالائی سطح پر تھے اور سر آسمانی افق کے قریب تھا اس لیے انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں سورج کی تپش کی شکایت کی۔ خدا نے جناب جبرائیلؑ کو وحی کی کہ آدمؑ سورج کی گرمی کی شکایت کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کو اس قدر دبائیں کہ ان کے ہاتھ کے مطابق ان کا طول ستر ہاتھ ہو جائے اور حوا کو اس قدر دبائیں کہ ان کا طول ان کے ہاتھ کے مطابق پینتیس ہاتھ[1] ہو جائے۔

محمد بن علی بن الحسین بن بابویه فی کتاب العلل قال حدثنا محمد بن الحسن بن الولید قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن عمر و بن ابی المقدام عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال قال امیر المؤمنین علیه السلام فی حدیث "ان الله قال) للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة . قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها و یفسک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک وقالوا اجعله منا فانا لانفسد فی الارض ولانفسک الدماء فقال الله یا ملائکتی انی اعلم مالا تعلمون انی اریدان اخلق خلقا بیدی اجعل من ذریته انبیاء مرسلین وعبادا صالحین و ائمة مهتدین اجعلهم خلفائی علی خلقی فی ارضی ینهو نهم عن معاصی

(۵) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی کتاب علل الشرائع میں بسند خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک (طویل) حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ (جب) خدا نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین

---

[1] یہ حدیث متشابہات الاخبار میں سے ہے اس پر کئی ایراد کیے گئے ہیں اور علماء اعلام نے ان کے جوابات بھی دیئے ہیں یہاں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں ہے اہل علم وتحقیق کتاب مصابیح الانوار فی حل مشکلات الاخبار ج از صفحہ ۴۰۵ تا صفحہ ۴۱۰ کی طرف رجوع فرمادیں (منہ عفی عنہ)۔

Scanned by CamScanner

میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ تو فرشتوں نے کہا تو اسے خلیفہ بناتا ہے جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا۔ حالانکہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور (صاف) کہا کہ خلیفہ ہم سے بنا کہ ہم نہ فساد پھیلائیں گے اور نہ خون بہائیں گے۔ خدا نے فرمایا اے میرے فرشتو! میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے میں چاہتا ہوں کہ اپنے دست قدرت سے ایسی مخلوق پیدا کروں کہ جس کی نسل سے انبیاء و مرسلین اور نیکوکار بندے اور ہدایت یافتہ لوگ پیدا ہوں اور ان کو اپنی زمین میں اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ قرار دوں تا کہ وہ ان کو گناہوں سے روکیں۔

وينذر و نهم عذابي ويدعو نهم الى طاعتي ويسلكون بهم طريق سبيلي واجعلهم حجة لي عذرا او نذرا وابير النسناس من ارضي فاطهر ها منهم وانقل مروة الجن العصاة عن بريتي و خلقي و خيرتي واسكنهم في الهواء وفي اقطار الارض لايجاورون خلقي واجعل بين الجن وبين خلقي حجابا ولايرى نسل خلقي الجن ولايؤ انسو نهم ولا يخا لطلونهم فمن عصاني من نسل خلقي الذين اصطفيتهم لنفسي اسكنتهم مساكن العصاة واوردتهم مواردهم ولا ابالي. قال فاغترف غرفةً من الماء العذب الفرات فصلصلها فجمدت ثم قال لها منك اخلق النبيئن والمرسلين وعبادى الصالحين والائمة المهتدين والدعاة الى الجنة واتباعهم الى يوم القيامة ولا ابالي ولااسئل عماافعل

اور میرے عذاب سے ڈرائیں اور میری اطاعت کی طرف بلائیں اور ان کو میرے (سیدھے) راستہ پر چلائیں تا کہ ان کو اپنی حجت قرار دوں عذر قطع کرنے کے لیے (جو نہ مانیں) یا ڈرانے کے لیے (جو مانیں) اور (چاہتا ہوں کہ) نسناس[1] کو ہلاک کر کے زمین کو اس کے (نجس) وجود سے پاک کروں اور سرکش اور گنہگار جنوں کو اپنی مخلوق (کے پڑوس) سے علیحدہ کر کے ان کو ہوا میں اور زمین کے اطراف و جوانب میں ٹھہراؤں تا کہ وہ میری مخلوق کے جوار میں نہ رہ

[1] آدم اور بنی آدم کی تخلیق سے پہلے آدمیوں سے مشابہ جو مخلوق زمین پر موجود تھی اس کا نام نسناس تھا (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

سکیں اور جنوں اور نئی) مخلوق کے درمیان ایک ایسا پردہ قرار دوں کہ میری اس (نئی) مخلوق کی نسل نہ جنوں کو دیکھ سکے نہ ان سے انس ومحبت کر سکے اور نہ ہی ان سے میل جول رکھ سکے۔ بس میری اس برگزیدہ مخلوق میں سے جو میری نافرمانی کرے گا تو میں اس کو ان گنہگار جنوں کی جگہ پر ٹھہراؤں گا اور ان کے ٹھکانوں پر رکھوں گا اور کوئی پروا نہیں کروں گا امام فرماتے ہیں کہ خدا نے (اپنی قدرت کاملہ سے) چلو بھر میٹھا۔ اور خوشگوار پانی اٹھایا اور اسے اس قدر حرکت دی کہ وہ جم گیا پھر اس سے فرمایا میں تجھ سے انبیاء و مرسلین بندگان صالحین ائمۂ مھتدین۔ اور بہشت عنبر سرشت کی طرف بلانے والے اور ان ہستیوں کے پیروکاروں کو پیدا کروں گا اور کوئی پروا نہ کروں گا کیونکہ میں جو کچھ کرتا ہوں مجھ سے اس کی باز پرس نہیں کی جا سکتی۔

وانهم يسئلون يعني خلقه ان الله سيسائلهم قال ثم اغترف غرفة من الماء المالح الاجاج فصله صلها حتى جمدت فقال منک اخلق الجبارين والفراعنه والعتاة اخوان الشياطين والدعاة الى النار الى يوم القيامة و اتباعهم ولا ابالي ولااسئل عما افعل وهم يسئالون. قال وشرط في ذلک البداء ولم يشرط في اصحاب اليمين البدائم خلط المائين

وعن ابيه عن محمد بن يحيىٰ العطار عن العمر كي عن علي بن جعفر عن اخيه موسىٰ بن جعفر عن ابيه عن ابائه

البتہ مخلوق سے باز پرس کی جائے گی۔ فرمایا پھر نمکین اور کڑوا پانی چلو بھر اٹھایا اور اسے اس قدر حرکت دی کہ وہ جم گیا اور اس سے فرمایا کہ تجھ سے جباروں، فرعونوں، سرکشوں، شیطان کے بھائی بندوں اور قیامت تک جہنم کی طرف بلانے والوں کو پیدا کروں گا اور کوئی پروا نہ کروں گا۔ میں جو کچھ کرتا ہوں اس کا مجھ سے سوال نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ بندوں سے ضرور سوال کیا جائے گا۔ فرمایا خدا نے ان (گنہگار بندوں میں) بدا[1] کی شرط مقرر کی مگر اصحاب یمین (نیکوں

---

[1] اگر چاہوں گا تو ان کی حالت بدل کر ان کو نیک بنا دوں گا مگر نیکوں میں ایسا نہ ہوگا کہ خدا چاہے تو ان کو بدکار بنا دے۔ بدا کی حقیقت و ماہیت سمجھنے کے لیے ہماری کتاب احسن الفوائد یا تجلیات صداقت کی طرف رجوع کیا جائے۔ خلاصہ یہ کہ کونیات میں بدا کا وہی مقام ہے جو "شرعیات" میں نسخ کا ہے۔ فتدبر (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

میں) یہ شرط عائد نہیں کہ پھر دونوں قسم کے پانی کو باہم ملا دیا۔

قال ان اللہ عزوجل اذا اراد ان یصیب اھل الارض بعذاب قال لولا الذین یتحابون بجلالی ویعمرون مساجدی ویستغفرون بالا سحار خوفا منی لانزلت عذابی. احمد بن ابی عبداللہ البرقی رفعه عن امیر المؤمنینؑ ان اللہ اذا برز لخلقه اقسم قسما علی نفسه فقال وعزتی وجلالی لایجوزنی ظلم ظالم ولو کف بکف ولو مسحة بکف ونسطحة مابین الشاة القرناء الی الشاة الجماء...... احمد بن فهد فی عدة الداعی قال قال امیر المؤمنینؑ قال اللہ من فوق عرشه یا عبادی اعبدونی فیما امرتکم ولا تعلمونی بما یصلحکم فانی اعلم به ولا ابخل علیکم لمصالحکم

(۶) نیز موصوف باسناد خود علی بن جعفر سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ مرفوعا اپنے آباؤ اجداد طاہرینؑ کے سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ خداوند قہار جب (بندوں کے گناہوں کی وجہ سے) اہل زمین پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہے تو (اسے ٹالتے ہوئے) فرماتا ہے اگر وہ لوگ نہ ہوتے جو میرے جلال (و جمال) کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں؛ میری مسجدوں کو (عبادت سے) آباد کرتے ہیں اور میرے خوف وخشیہ سے بوقت سحر توبہ واستغفار کرتے ہیں تو میں یقیناً ان پر اپنا عذاب نازل کر دیتا۔

(۷) جناب برقی مرفوعا جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب خدا (اپنی قدرت کاملہ سے) اپنی مخلوق کے لیے ظاہر ہوا (یعنی مخلوق کو پیدا کیا) تو اس نے اپنی ذات کی قسم کھائی کہ مجھ سے کبھی ظالم کا ظلم تجاوز نہیں کرے گا خواہ بقدر ہتھیلی پر ہتھیلی مارنے کے ہو یا بقدر ہتھیلی چھونے کے ہو یا بمقدار سینگ والی بکری کے بلا سینگ والی بکری کو ٹکر مارنے کے ہو۔

(۸) شیخ ابن فہد حلی عدۃ الداعی میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔

کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ اے میرے بندو تم میرے حکم کے مطابق میری عبادت کرو اور پھر تم

Scanned by CamScanner

مجھے نہ بتاؤ کہ تمہاری فلاح و بہبود کے لیے کیا درکار ہے؟ کیونکہ میں اسے جانتا ہوں اور تمہاری فلاح و بہبود کے کاموں میں بخل سے کام نہیں لیتا۔ (عدۃ الدعیٰ)

باب الحسین علیہ السلام

محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ فی کتاب ثواب الاعمال عن ابیہ قال حدثنی الحسن بن علی العاقولی عن احمد بن ھارون القطان القصری عن محمد بن عبدالملک القطان عن زیاد القندی عن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن علی عن ابیہ علی بن الحسین عن ابیہ الحسین علیہم السلام قال لمابعث اللہ موسیٰ بن عمران کلمہ علی

(۲) باب الحسین علیہ السلام

حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ ثواب الاعمال میں بسند خود زیاد قندی سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباؤ واجداد طاہرین کے سلسلہ سند سے جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جب خداوند قدوس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

طور سیناء ثم اطلع الی الارض اطلاعۃ فخلق من نور وجھہ العقیق ثم قال اللہ الیت علی نفسی ان لاعذب کف لابسہ اذاتو لاعلیا بالنار

تو کوہ طور پر ان سے کلام کیا پھر آنجنابؑ زمین کی طرف متوجہ ہوئے تو خدا نے ان کے چہرہ کے نور سے عقیق پیدا کی۔ پھر فرمایا میں نے قسم کھائی ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق ہوگی...... اسے عذاب دوزخ میں مبتلا نہیں کروں گا بشرطیکہ علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہو (ثواب الاعمال)

Scanned by CamScanner

باب علی بن الحسین علیهما السلام

الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی عن والده الشیخ ابی جعفر عن المفید محمد بن محمد بن النعمان قال اخبرنی ابو حفص محمد بن عمر بن علی الصیرفی قال حدثنا ابو علی محمد بن همام الاسکافی قال حدثنا جعفر بن محمد بن مالک انفراری قال حدثنی سعید بن عمرو قال حدثنی الحسن

(۳) باب علی بن الحسین علیہما السلام

(۱) شیخ حسن...... فرزند حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن

بن ضوء عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال علی بن الحسین علیه السلام قال الله عزوجل ماترددت فی شئی انا فاعله کترددی عن قبض روح المؤمن یکره الموت واکره مسائته فاذا حضره اجله الذی لاتاخیر فیه بعثت الیه بریحانتین من الجنة تسمی احد اهما المسخیة والاخر المنسیة فاما المسخیة فتسخیه عن ماله واما المنسیة فتنسیه امر الدنیا محمد بن یعقوب عن محمد بن ابی عبدالله وغیره عن سهل بن زیاد عن احمد بن محمد بن ابی نصر قال قلت لابی الحسن الرضا علیه السلام عن بعض اصحابنا یقول بالجبر وبعضهم یقول بالا ستطاعة قال فقال لی اکتب بسم الله الرحمٰن الرحیم قال علی بن الحسین علیه السلام قال عزوجل یا بن آدم! بمشیتی کنت انت الذی تشاء لنفسک مانشاء

بن ضوء سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کرتے ہیں فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے مجھے اپنے تمام کاموں میں اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنے کی طرح کبھی تردد نہیں ہوا۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی

آرزدگی کو ناپسند کرتا ہوں پس جب اس کی موت کا وہ مقررہ وقت آجاتا ہے جس میں مزید تاخیر نہیں ہوسکتی تو میں اس کے پاس جنت کے دو پھول بھیجتا ہوں ایک کا نام ''مسخیہ'' اور دوسرے کا نام ''منسیہ'' ہے (جب مومن ان کو سونگھتا ہے تو مرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے کیونکہ) پہلا پھول اسے مال و جائیداد کے چھوڑنے پر آمادہ کرتا ہے اور دوسرا اسے دنیا کے امور بھلا دیتا ہے۔

(۲) حضرت شیخ کلینی بسند خود احمد بن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے کچھ اصحاب جبر کے قائل ہیں اور بعض استطاعت کے ؟ (حق کیا ہے؟) فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے اے فرزند آدمؑ! تو میری مشیت سے اپنے لیے جو چاہتا ہے وہ چاہتا ہے۔

وبقوتي اديت فرائضي ، وبنعمتک قويت علي معصيتي جعلتک سميعا بصيرا ما اصابک من حسنة فمن الله وما اصابک من سيئته فمن نفسک وذلک اني اولیٰ بحسناتک منک وانت اولي لبسيئاتک مني محمد بن علي بن الحسين بن بابويه في مجالس قال حدثنا محمد بن ابراهيم بن اسحاق الطالقاني والحسن بن عبدالله بن سعيد العسکري جميعا قال حدثنا عبدالعزيز بن يحيیٰ الجلودي قال حدثنا محمد بن زکريا الجوهري قال حدثني علي بن حکيم عن الربيع عن عبدالله عن عبدالله بن الحسن عن زيد بن علي بن ابيه علي بن الحسين عليهما السلام قال يقول الله عزوجل اذا عصاني من خلقي من يعرفني سلطت عليه من لايعرفني وفي کتاب ثواب الاعمال عن احمد بن محمد ب يحيیٰ عن ابيه عن الحسين بن اسحاق عن علي بن فهريار عن محمد بن ابي عمير عن منصور بن يونس عن ابي حمزة قال

اور میری عطا کردہ قوت و طاقت سے تو میرے فرائض ادا کرتا ہے اور میری نعمت (طاقت) سے میری نافرمانی کرتا ہے۔ میں نے تجھے سمیع و بصیر بنایا ہے۔ تو جو نیکی کرتا ہے۔ یہ میری

Scanned by CamScanner

(توفیق) سے ہے اور تو جو گناہ کرتا ہے تو یہ تیری طرف سے ہے۔ اور یہ اس لیے ہے کہ میں تیری نیکیوں کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں اور اپنی برائیوں کا تو مجھ سے زیادہ سزا وار ہے۔

(خلاصہ یہ کہ لا جبر ولا تفویض بل امر بین الامرین)

(۳) حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ امالی میں باسناد خود زید بن علیؑ سے اور وہ اپنے والد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میری مخلوق میں سے جب وہ بندہ میری نافرمانی کرتا ہے جو مجھے پہچانتا ہے تو میں اس پر اس شخص کو مسلط کر دیتا ہوں جو مجھے نہیں پہچانتا (جس سے اس کو بے پایاں اذیت ہوتی ہے)

(۴) ابوحمزہ (ثمالی) بیان کرتے ہیں۔

سمعت علی بن الحسین علیه السلام یقول ان الله تعالیٰ یقول وعزتی وجلالی وعظمتی وجمالی وبهائی وعلوی وارتفاع مکانی لا یؤثر عبدهوای علی هواه الاجعلت همه فی آخرته وغناه فی قلبه وکففت عنه ضیقه وضمنت السموات والارض رزقه واتته الدنیا وهی راغمة

احمد بن ابی عبدالله البرقی فی المحاسن عن محمد بن علی عن ابن سنان عن فرات بن احنف قال علی بن الحسین علیه السلام من بات شبعانا وبحضرته مؤمن طاوی قال الله تعالیٰ اشهد کم علی هذا العبدانی امرته فعصانی واطاع غیری ووکلته الی عمله وعزتی وجلالی لاغفرت له ابدا ورواه ابن بابویه فی عقاب الاعمال.

کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خداوند عالم فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال اور عظمت و جمال...... کی قسم کہ جب کوئی بندہ میری خواہش و پسند کو اپنی خواہش و پسند پر مقدم سمجھتا ہے تو میں اس کی توجہ کا مرکز آخرت کو بنا دیتا ہوں۔ اس کے دل میں تونگری قرار دیتا ہوں تنگی معیشت کو اس سے دور کرتا ہوں اور زمین و آسمان کو اس کی روزی کا ضامن قرار دیتا ہوں اس لیے دنیا ذلیل وخوار ہو کر اس کے پاس آتی ہے (ایضاً)

Scanned by CamScanner

(۵) جناب برقی اپنی کتاب محاسن میں اور جناب شیخ صدوقؒ اپنی کتاب عقاب الاعمال میں باسناد خود فرات بن احنف سے اور وہ امام زین العابدینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب کوئی شخص پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور سو جائے جب کہ اس کے پڑوس میں کوئی بندہ مؤمن بھوکا موجود ہو تو خدا فرماتا ہے کہ میں تم کو اس بندہ پر گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کو (ایثار وہمدردی کا) حکم دیا مگر اس نے میری حکم عدولی کی اور میرے غیر (شیطان) کی اطاعت کی اس لیے میں اس کو اس کے عمل و کردار کے حوالہ کرتا ہوں اور اپنی عزت وجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہرگز اسے نہیں بخشوں[۱] گا۔

باب ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیه السلام

محمد بن یعقوب عن الحسین بن محمد الاشعری علی المعلی بن محمد عن الحسنبن علی الوشاعن عاصم عن حمید عن ابی عبیدة عن ابی جعفر علیه السلام قال ان الله تعالیٰ یقول وعزتی وجلالی و عظمی وارتفاع مکانی لایؤثر هوالی علی هویٰ نفسه الاکففت علیه ضیقه وضمنت السمٰوات والارض رزقه وکنت من له وراء تجارة کل تاجر وعن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن العلاء بن ازین عن ابن سنان یعنی عبدالله عن ابی حمزة عن ابی جعفر علیه السلام قال قال الله وعزتی وجلالی وعظمتی وبهائی وعلومکانی لایؤثر عبد مؤمن هوائی علی هواه فی شئی من امرالدنیا الاجعلت غناه فی نفسه وهمه فی آخرته وضمنت السموات والارض رزقه وکنت له من وراء تجارة کل تاجر

---

[۱] متعدد احادیث میں وارد ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو پیٹ بھر کر کھانا کھا لے اور سو جائے اور اس کے پڑوس میں کوئی بھوکا آدمی موجود ہو۔ اس سے حقوق الناس کی سنگینی کا باآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے سچ ہے
درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو...... ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کر و بیاں (منہ عفی عنہ)

(۴) باب ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام

نوٹ: (۱) (۲) اس باب کی پہلی دونوں حدیثوں کا مفہوم جن میں حضرت کلینی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں ان کا مفہوم اس حدیث کے بالکل قریب ہے۔ جو گزشتہ باب کی آخری حدیث سے پہلی حدیث کا ہے لہٰذا ترجمہ وتکرار کی ضرورت نہیں ہے۔ مذکورہ بالا مقام کی طرف رجوع کی جائے۔

وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد عن جعفر بن محمد الاشعری عن عبدالله بن میمونه القداح عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال ابی قال الله وعزتی وجلالی لایقعد علی استبرقها وحریر هامن یوتی فی دبره. ورواه البرقی فی المحاسن کمارواه عنه الکلینی ورواه ابن بابویه فی عقاب الاعمال عن ابیه عن سعد عن جعفر بن محمد ببقیة السند وعن محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسن عن محمد بن اسماعیل بن بزیع عن صالح بن عقبه عن عبدالله بن محمد الجعفی عن ابی جعفر علیه السلام قال ان المؤمن لیخرج المعظم حقی المتبع لاثار نبیی حق علی اعظامک سلنی اعطک ادعنی

(۳) جناب برقیؒ محاسن میں جناب کلینیؒ کافی میں اور جناب صدوقؒ عقاب الاعمال میں باسناد خود عبداللہ بن میمون قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم کہ وہ شخص جنت کے ریشم ودیباج (کے تکیہ گاہوں) پر نہیں بیٹھے گا جو مفعول[1] ہوگا۔

[1] کئی روایات میں وارد ہے کہ فاعل ومفعول کو دنیا کا پانی پاک نہیں کرسکتا اس لیے وہ بروز محشر نجس محشور ہوں گے اس جرم شنیع کی شرعی حد دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت مقدسہ میں یہ جرم زنا سے بھی زیادہ سنگین ہے اور اس کے ثبوت میں یہی بات کافی ہے کہ زنا کی وجہ سے کوئی قوم کبھی مسخ نہیں ہوئی۔ جب کہ اس خلاف وضع فطری فعل شنیع کی وجہ سے قوم لوط مسخ ہوچکی ہے (اعاذنا الله و جمیع اهل الایمان من امثال هذه الشنائع) (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(۴) عبداللہ بن محمد جعفی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب کوئی مؤمن (قربتہ الی اللہ) اپنے مؤمن بھائی کی زیارت و ملاقات کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور مؤمن بھائی کے گھر میں قدم رکھتا ہے تو خداوند عالم اسے ندا دیتا ہے اے میرا وہ بندہ جو میرے حکم کی تعظیم اور میرے نبیؐ کے آثار کی اتباع کرنے والا ہے مجھ پر تیری تعظیم و تکریم لازم ہے تو مجھ سے سوال کر میں تجھے عطا کروں۔

اجبک اسکت ابتدئک فاذا انصرف الی منزله یناديه الجبار ایها العبدالمعظم لحقی حق علی اکرامک قداوجبت لک جنتی وشعتک فی عبادی

وعن علی بن ابراهیم عن ابیه عن بعض اصحابه عن عاصم بن حمید عن محمد بن قیس عن ابی جعفر علیه السلام قال ان نبیا من الانبیاء شکی الی ربه کیف اقضی فی امور لم اخبربیا نها؟ فقال له الرهم الی واصفهم الی اسمی یحلفون به...... وعن محمد بن یحیٰی عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن العلاء بن اربن عن محمد بن مسلم والحجال عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیه السلام فی حدیث قال اختصم الماء والنار والریح والکل یقول انا جندالله الاکبر فاوحی الله الی الریح انت جندی الاکبر وعدة

تو دعا کر میں قبول کروں گا اور تو خاموش رہ تو میں ابتداء کروں گا اور (جب ملاقات سے فارغ ہو کر واپس لوٹتا ہے اور) اپنے گھر کی چار دیواری میں داخل ہوتا ہے تو پھر اسے خدائے جبار ندا کرتا ہے کہ اے میرے حق کی تعظیم کرنے والا بندہ مجھ پر تیرا اکرام لازم ہے میں نے تیرے لیے جنت کو واجب قرار دے دیا ہے اور تجھے اپنے (گنہگار) بندوں کا شفیع قرار دیا ہے۔

(۵) اس حدیث کا مفہوم وہی ہے جو باب جناب امیر علیہ السلام کی پہلی دو حدیثوں کا ہے لہٰذا ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) محمد بن سلیم حضرات امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک (طویل) حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ ایک بار پانی، آگ اور ہوا نے باہم جھگڑا کیا اور ان میں سے ہر ایک

Scanned by CamScanner

نے اللہ کا بڑا شکر ہونے کا دعویٰ کا خدا نے ہوا کو وحی فرمائی کہ تو میرا بڑا شکر ہے!

عن اصحابنا قال الکلینی منهم محمد بن یحییٰ العطار عن احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن العلاء بن ازین عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیه السلام قال لما خلق الله العقل استنطقه ثم قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر ثم قال وعزتی وجلالی ماخلقت خلقا هوا حب الی منک ولا اکملتک الافیمن احب امانی ایاک امروایاک انهی وایاک اعاقب وایاک اثیب وعن محمد بن الحسن یعنی الصفار عن سهل بن زیاد علی ابن ابی نجران عن العلاء مثله ...... ورواه البرقی فی المحاسین عن ابن محبوب ببقیة السنداالادل ورواه الصدوق فی المجالس عن محمد بن موسیٰ بن المتوکل عن عبدالله بن جعفر الحمیری عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب ببقیة الاسناد. وعن علی بن محمد بن علی بن العباس عن الحسین بن عبدالرحمٰن

(۷) نیز محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب خداوند عالم نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس کو گویا کیا اور اس سے فرمایا کہ آگے بڑھ چنانچہ عقل آگے بڑھی پھر فرمایا پیچھے ہٹ تو وہ پیچھے ہٹی پھر فرمایا مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی۔ جو مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہو اور میں تجھے صرف اس شخص میں کامل کروں گا جسے محبوب سمجھوں گا۔ اگاہ باش کہ میں تجھے ہی امر ونہی کروں گا (کیونکہ دیوانہ مکلف نہیں ہے) اور تجھے ہی سزا و جزا دوں گا (کذافی المحاسن والامالی للصدوق)

عن سفیان الجویری عن ابیه عن سعد الخفاف عن ابی جعفر علیه السلام قال یاسعد! تعلموا القرآن فان القرآن یأتی یوم القیامة فی احسن صورة وذکر الحدیث الی ان قال فینادیه الله تعالیٰ یا حجتی فی الارض وکلامی الصادق الناطق سل تعط واشفع تشفع ثم یقول الله کیف رایت عبادی؟ فیقول یارب!

Scanned by CamScanner

منهم من صانني وحافظ علي ولم يضع شيئا ومنهم من ضيعني واستخف بحقي وكذب بي وانا حجتك علي جميع خلقك فيقول الله تعالیٰ وعزتي وجلالي وارتفاع مكاني لاثيبن عليك اليوم احسن الثواب ولا عاقبن عليك اليم العقاب قال فياتي الرجل من شعيتنا فينطلق به الي رب العزت فيقول رب عبدک وانت اعلم به قد كان لصابي مواظبا علي يحب فتیّ ويبغض فيّ فيقول الله ادخلوا عبدي جنتي واكسوه من حلل الجنة وتوجوه بتاج فيقول القرآن يارب! الي استقل

(۸) سعد خفاف امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنجنابؑ نے ان سے فرمایا اے سعد! قرآن پڑھو کیونکہ قرآن بروز قیامت بہترین شکل وصورت میں آئے گا۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ خدا اسے ندا دے گا۔ اے زمین میں میری حجت اور اے میرا صادق وناطق کلام تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا تو سفارش کر تیری سفارش قبول کی جائے گی پھر خدا اسے خطاب کرکے فرمائے گا تو نے میرے بندوں کو کس طرح دیکھا ہے؟ قرآن کہے گا یا اللہ! بعضوں نے تو مجھے بچایا اور میری حفاظت کی اور میرا کچھ بھی ضائع نہیں ہونے دیا اور بعضوں نے مجھے ضائع کیا۔ میرے حق کو خفیف سمجھا اور مجھے جھٹلایا۔ حالانکہ میں تیری تمام مخلوق پر تیری حجت تھا۔ تب خداوند تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں آج تیری وجہ سے بہترین ثواب دوں گا اور تیری ہی وجہ سے بدترین سزا بھی دوں گا۔ فرمایا بس اس وقت قرآن ہمارے شیعوں میں سے ایک آدمی کے پاس جائے گا اور اسے رب العزت کی بارگاہ میں پیش کرکے کہے گا پروردگارا! یہ وہ بندہ ہے اور تو اسے بہتر جانتا ہے جو میری وجہ سے زحمت برداشت کرتا تھا (میرے پڑھنے اور مجھ پر عمل کرنے پر) مداومت کرتا تھا اور یہ اگر لوگوں سے دوستی کرتا تھا تو میری وجہ سے اور اگر ان سے دشمنی کرتا تھا تو بھی میری وجہ سے خداوند عالم فرشتوں کو حکم دے گا کہ میرے اس بندہ کو میری جنت میں داخل کرو اسے جنت کے حلوں سے ایک حلہ پہناؤ اور اس کے سر پر (بزرگی کا) تاج رکھو۔ قرآن کہے گا۔

Scanned by CamScanner

له هذا فزده مزيد الخير كله فيقول الله وعزتی وجلالی وعلوی وارتفاع مكانی لانحلن له اليوم خمسة اشياء مع المزيد له ولمن كان بمنزلته الاانهم شباب لايهرمون واصحاء لايسقمون و اغنياء لايفتقرون وفرحون لايحزنون واحياء لايموتون...... وعن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد واحمد بن محمد جميعا عن ابن محبوب عن محمد بن اسحاق عن ابی جعفر عليه السلام قال ان الله تعالیٰ اوحی الی جبرئيل انا الله لااله الا انا الرحمٰن الرحيم وانی قدرحمت آدم وحوالماشكيا الیّ فاهبط عليها بحيمة وعزهما عنی بفراق الجنة واجمع بينهما فی الخيمة فانی قدر حمتهما لبكا لهماو وحشتهما فی وحدتهما وانصب الخيمة علی الترعة التی بين جبال مكة قال فاوحی الله الی جبرائيل اهبط علی الخيمة

پروردگارا! میں اس جزا کو اس بندہ کے لیے کم سمجھتا ہوں اسے مزید خیر وخوبی عطا فرما۔ تب خدا تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنی بلندی مقام ومکان کی قسم میں اسے اور اس کے ہم رتبہ لوگوں کو مزید پانچ چیزیں عطا کروں گا (۱) یہ ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے (۲) ہمیشہ تندرست رہیں گے کبھی بیمار نہیں ہوں گے () ہمیشہ تونگر ومالدار رہیں گے کبھی فقیر ونادار نہیں ہوں گے (۴) ہمیشہ خوش وخرم رہیں گے کبھی غمناک نہیں ہوں گے (۵) اور ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے۔

(۹) اسناد خود محمد بن اسحاق سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند عالم نے جبرائیل کو وحی فرمائی کہ میں ہی خدا ہوں ۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں رحمٰن ورحیم ہوں میں نے ہی آدمؑ وحواؑ کی شکایت کرنے پر ان پر رحم کیا۔ پس تم ان کے لیے ایک خیمہ لے جاؤ اور ان کو میری طرف سے جنت کی جدائی پر تعزیت پیش کرو اور ان کو اس خیمہ میں جمع کرو کیونکہ مجھے ان کے گریہ وبکا اور ان کی وحدت ووحشت کی وجہ سے ان پر ترس آ گیا ہے۔ لہٰذا اس خیمہ کو اس ٹیلہ پر نصب کرو جو کہ مکہ کے پہاڑوں کے درمیان ہے۔

Scanned by CamScanner

فرمایا خدا نے جبرائیلؑ کو وحی فرمائی کہ خیمہ پر

بسبعین الف ملک یحرسونها من مردة الشیاطین ویونسون آدم ویطوفون حول الخیمة تعظیما للبیت والخیمة ثم قال ان الله اوحی الی جبرئیل بعد ذلک ان اهبط الی آدم وحوا فنحهما عن قواعد بیتی وارفع قواعد بیتی لملائکتی ثم ولد آدمؑ قال ثم اوحی الله الی جبرئیل ان ابنه واتمر بحجارة من ابی قبیس واجعل له بابین بابا شرقیا وبابا غربیا الحدیث

ورواه ابن بابویه فی العلل عن محد بن موسیٰ بن متوکل عن عبدالله بن جعفر الحمیری عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب ببقیة السند وعن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن محمد بن اسماعیل بن بزیع عن حنان بن سدیر عن ابی سارة الغزالی عن ابی

ستر ہزار فرشتوں کو اتار دو جو کہ سرکش شیطانوں سے اس کی حفاظت کریں اور آدمؑ کا دل بہلائیں او میرے گھر اور خیمہ کی تعظیم کی خاطر اس کے اردگرد طواف بھی کریں فرمایا پھر خدا نے جبرائیلؑ کو وحی فرمائی کہ آدمؑ وحواؑ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے گھر (خانہ کعبہ) کی بنیادوں سے دور رکھو۔ اور میرے گھر کی بنیادوں کو پہلے میرے فرشتوں کے لیے اور بعد ازاں اولاد آدمؑ کے لیے بلند کرو۔ فرمایا پھر خدا نے جبرائیل کو وحی فرمائی کہ خانہ کعبہ بناؤ اور اس کی تکمیل کوہ ابوقبیس کے پتھروں سے کرو اور اس کے دو دروازے رکھو ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی طرف۔ (کذافی علل الشرائع)

جعفر علیه السلام قال قال الله تعالیٰ ابن آدم ! اجتنب ماحرمت علیک تکن من اورع الناس. وعن علدة من اصحابنا عن سهل بن زیاد عن منصور بن العباس عن ابن ابی نجران! وغیره عن حنان عن ابیه عن ابی جعفر علیه السلام قال شکت الکعبه الی الله ماتلقی من انفاس المشرکین فاوحی الله الیها قری کعبة اوحی الیه مع جبرئیل بالسواک والخلال .

Scanned by CamScanner

وروٰاه البرقی عن منصور بن العباس عن عمر و بن سعید الملائی عن عبدالوھاب بن الصباح عن حنان بن سدیر عن ابیه ورواه الصدوق فی الفقهیه مرسلاوعن وعن علی بن ابراھیم عن ابیه عن بعض

(۱۰) نیز باسنادخود حنان بن سدیر سے اور وہ ابی سارہ غزالی) سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند فرماتا ہے۔ اے فرزند آدم جو چیزیں میں نے تجھ پر حرام قرار دی ہیں تو ان سے جتناب کرتو سب سے بڑا پرہیز گار بن جائے گا (ایضا)

(۱۱) نیز باسنادعود حنان سے اور وہ اپنے باپ (سدیر) سے اور وہ جناب امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا

خانہ کعبہ نے اللہ کی بارگاہ میں اس اذیت کی شکایت کی جو اسے مشرکین کی (بدبودار) سانسوں سے ہوتی تھی۔ خدا نے اسے وحی کی کہ اے کعبہ اپنی جگہ قرار پکڑ کر میں ان (مشرکوں) کے عوض تجھے ایسی قوم دوں گا جو درختوں کی شاخوں سے منہ کی صفائی کرے گی۔ بس جب خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو ان کو جبرائیلؑ کے ذریعہ مسواک اور خلال کرنے کی وحی فرمائی۔ (کذافی المحاسن للبرقی" والفقیہ للصدوق")

اصحابه عن ابی حمزه عن ابی جعفر علیه السلام قال قال الله تعالیٰ مامن عبداتبلیته ببلاء فلم یشکک الم عواده الاابدلته لحما خیرامن لحمه ودما خیرامن دمه فان قبضته قبضته الی رحمتی وان عاش عاش ولیس له ذنب......

محمد بن علی بن الحسین بن بابویه فی کتاب من لایحضره الفقیهه عن ابیه ومحمد بن الحسن عن سعید بن عبدالله عن ابراھیم بن ھاشم عن الحسین بن یزید النوفلی عن اسماعیل بن مسلم السکوفی عن ابی عبدالله عن ابیه علیهما السلام قال انزل الله تعالیٰ علی بعض انبیائه للکریم فکارم وللسمح فساحح وعند الشکس فالتو قال صاحب الصحاح رجل شکس بالتسکین.

(۱۲) نیز حضرت شیخ کلینیؒ باسنادخود ابی حمزہ (ثمالی) سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

Scanned by CamScanner

سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میں کسی بندے کو کسی بلاء و مصیبت میں مبتلا کروں اور وہ اپنی بیمار پرسی کرنے والوں سے بھی اس کا شکوہ نہ کرے تو میں اس کو (موجودہ) گوشت کے عوض اس سے بہتر گوشت اور اس کے موجودہ خون کے عوض اس سے بہتر خون عطا کرتا ہوں بعد ازاں اگر اس کی روح کو قبض کروں تو اپنی رحمت کی طرف قبض کرتا ہوں اور اگر زندہ رہے تو پھر اس حال میں زندہ رہتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا ہے۔

(۱۳) حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد (امام محمد باقرؑ) سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا نے اپنے بعض نبیوں کو وحی فرمائی کہ شریف سے شریفانہ اور سخی سے جوادانہ سلوک کرو اور بد خلق سے روگردانی کرو۔ (من لا یحضرہ الفقیہ)

صعب الخلق وقال ایضالوی راسه وبراسه مال و اعرض فی کتاب عقاب الاعمال عن ابيه عن عبدالله بن جعفر عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن زياد عن الصادق عن ابيهؑ قال ان الله تع انزل كتابا على نبی من الانبياء وفيه انه يكون خلق من خلقي يلحسون الدنيا بالدين يلبسون مسوک الضان على قلوب كقلوب الذياب اعمالهم اشد مرارة من الصبرو السنتهم احلىٰ من العسل و اعمالهم الباطنة انتن من الجيف آفبى يغترون ام ايانى يخادعون ؟ فبعزتى حلفت لابعثن عليهم فتنة تطافى خطامها حتى تبلغ اطراف الارض تترک الحليم حيرانا يضل فيهارائى دنيا سرناى رائى ذى الرائى وحكمة الحكيم البسهم شيعا واذيق بعضهم باس بعض انتعتم من اعدائى باعدائى ثم اعذ بهم جميعا والا ابالى.

(۱۴) نیز باسناد خود مسعد بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی پر ایک کتاب نازل کی جس میں لکھا تھا کہ (آخری زمانہ میں) ایک ایسی مخلوق پیدا ہوگی جو دین کو دنیا

Scanned by CamScanner

کے حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے گی۔ اور وہ گوسفند کے چمڑے کی پوستیں پہنے گی ان کے دل بھیڑیوں کے مانند ہوں گے اور ان کے اعمال تمہ سے زیادہ کڑوے ہوں گے مگر ان کی زبانیں شہد سے زیادہ شیریں اور ان کے باطنی افعال مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوں گے۔ آیا یہ لوگ مجھ سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھے فریب دے رہے ہیں مجھے اپنی عزت وعظمت کی قسم میں ان کو ایک ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جو زمین کے اطراف تک پھیل جائے گا جو ایسا سخت ہوگا کہ عقلمند کو حیراں و سرگرداں کر دے گا اور جس کے آگے صاحب رائے کی رائے اور حکیم و دانا کی حکمت و دانائی گم ہو جائے گی میں ان کو پراگندگی کا لباس پہناؤں گا اور بعض کو بعض کی شدت ولڑائی کا ذائقہ چکھاؤں گا اور اپنے دشمنوں سے دشمنوں کے ذریعہ سے انتقام لوں گا۔ پھر ان سب کو معذب کروں گا اور کوئی پروا نہیں کروں گا۔ (عقاب الاعمال وکذانی قرب الاسناد)

ورواه عبدالله بن جعفر الحميرى فى قرب الاسناد عن هارون بن مسلم عن مسعدة مثله الى قوله تترک الحليم حيرانا وعن محمد بن الحسن بن الوليد عن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابى عمير عن ابراهيم بن عبدالحميد عن ابى حسن شيخ من اصحابنا عن ابى جعفر عليه السلام قال ان الله خلق ديكا ابيض. الى ان قال فاذاصاح خفق بجنا حيه ثم قال "سبحان الله العظيم الذى ليس كمثله شئى" فيجيبه الله تعالىٰ "ماآمن بما تقول من يحلف بى كا ذبا. وفى المجالس عن ابيه عن سعد بن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابى جميلة عن جابر عن ابى جعفر عليه السلام قال ان ملكا من الملائكة مربرجل على باب دارفقال الملک يا عبدالله مايقيمک على باب هذاالدار؟ قال

(۱۵) نیز باسناد خود ابوالحسن سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا نے سفید رنگ کا ایک مرغا پیدا کیا ہے جب وہ با آواز بلند بولتا ہے تو اپنے پروں کو

Scanned by CamScanner

مارتا ہے اور کہتا ہے "سبحان الله العظيم الذی لیس کمثله شئی" (پاک ہے وہ خدا جس کا کوئی مثل نہیں ہے) تو خدا اس کے جواب میں فرماتا ہے جو شخص میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اس پر ایمان نہیں لایا جو کچھ تو کہہ رہا ہے (ایضا)

(۱۶) نیز جن اب شیخ صدوق باسناد خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک آدمی کسی دروازہ پر کھڑا تھا کہ اس کے پاس سے ایک فرشتہ گزرا اس نے اس آدمی سے پوچھا اے بندہ خدا! تو اس دروازہ پر کیوں کھڑا ہے؟

إخ لی اردت ان اسلم علیه فقال له الملک هل بینک وبینه رحم ماسة اونزعتک الیه حاجة؟ فقال لا فقال الملک انا رسول الله الیک وهویقول لک ایایَ اردت ولی. تعاهدت وقداوجبت لک الجنة واعفیتک عن غضبی واجرتک من النار وروی البرقی فی المحاسن عن العباس بن الفضیل عن ابراهیم بن محمد عن موسیٰ بن سابق عن الصادق عن ابیه علیهما السلام قال ان الله اذا ارادان بعذب اهل الارض بعذاب قال لولا الذین تیحابون فی جلالی ویعمرون مساجدی ویستفقرون بالا سجار لانزلت عذابی قال وفی روایة ابی حمزة عن ابی جعفر علیه اسلام قال قال الله قوم عصونی جعلت قلوب الملوک علیهم نظمة الالاتولعوابسب الملوک توبوا الی الله یعطف بقلوبهم علیکم

اس نے کہا میرا ایک بھائی یہاں رہتا ہے اس کو سلام کرنا چاہتا ہوں! فرشتہ نے پوچھا آیا اس کے اور تمہارے درمیان کوئی خاص قرابت داری ہے؟ یا اس سے کوئی کام وابستہ ہے؟ اس نے کہا نہیں تب فرشتہ نے اس سے کہا میں تیری طرف خدا کا ایلچی ہوں وہ تجھ سے فرماتا ہے چونکہ تو نے محض میری خوشنودی کی خاطر اور میرے ہی لیے (دوستی کا معاہدہ) کیا ہے اس لیے میں نے تیرے لیے جنت واجب قرار دی ہے اور قہر وغضب کی تجھے معافی دی ہے۔ اور تجھے آتش جہنم سے پناہ دے دی ہے (ایضا)

Scanned by CamScanner

نوٹ: اس سے اگلی حدیث کا مطلب وہی ہے جو باب جناب امیر علیہ السلام کی آخری دو حدیثوں سے پہلی حدیث کا ہے لہٰذا ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱۷) جناب برقیؒ باسناد خود ابوحمزہ (ثمالی) سے اور وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند فرماتا ہے کہ کچھ لوگوں نے میری نافرمانی کی اس لیے میں نے (سزا کے طور پر) بادشاہوں کے دلوں کو ان پر ناراض کر دیا (ان سے کہو) کہ وہ بادشاہوں کو گالیاں دینے میں زیادہ جوش سے کام نہ لیں بلکہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ وانابہ کریں وہ ان کے دلوں کو تم پر مہربان کر دے گا۔

وروی احـمـد بن فهد فی عدة الداعی قال قال ابو جعفرؑ قال الله ان من عبادی المومنین لمن یسالنی الشئی من طاعتی فاصرفه عنه مخافة الاعجاب قال وعن الباقر ان الله تع ینادی کل لیلة من اول اللیل الی اخره الا عبدمؤمن یدعونی لدینه ودنیاه قبل طلوع الفجر فا جیبه الاعبد مؤمن فیوب الی قبل الفجر فاتوب علیه الاعبد مؤمن قد فترت علیه رزقه فیسالنی الزیادة فی رزقه قبل طلوع الفجر فازیده واوسع علیه الاعبدمؤمن سقیم لسیالنی ان اشفیه قبل طلوع الفجر فاعافیه الاعبد مؤمن محبوس مغموم یسئالنی ان اطلقه من سنجنه فخلی سربه الاعبد مؤمن مظلوم یسئالنی ان آخذ بظلامته قبل طلوع الفجر فانتصر له بظلامة قال فلایزال ینادی بهذاحتی یطلع الفجر

(۱۸) جناب شیخ ابن فہدؒ حلی اپنی کتاب عدۃ الداعی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ میرا ایک بندۂ مؤمن مجھ سے ایسی چیز کا سوال کرتا ہے جو میری اطاعت کے مطابق ہوتی ہے (جائز ہوتی ہے) تاہم میں اس کی مقصد برآری نہیں کرتا مبادا وہ عجب وخود پسندی میں مبتلا نہ ہو جائے (کہ وہ جو کچھ خدا سے مانگتا ہے اسے مل جاتا ہے)

(۱۹) نیز اسی کتاب میں ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم ہر رات اس کی

Scanned by CamScanner

ابتداء سے لے کر اس کی انتہا تک (طلوع فجر تک) ندا دیتا ہے کہ کوئی ایسا بندہ مومن ہے جو طلوع فجر سے پہلے دین و دنیا کی بہتری کے لیے مجھ سے دعا مانگے تا کہ میں اسے قبول کروں؟ آیا طلوع صبح سے پہلے کوئی بندۂ مومن توبہ کرنے والا ہے جو توبہ کرے تا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں! آیا کوئی ایسا بندہ مومن ہے جس کا میں نے رزق تنگ کر دیا ہو اور وہ اس کی وسعت چاہتا ہے تو طلوع فجر سے پہلے مجھ سے سوال کرے تا کہ میں اس کا رزق کشادہ کروں؟ آیا کوئی بندۂ مومن بیمار ہے جو شفا چاہتا ہے وہ آئے طلوع فجر سے پہلے مجھ سے سوال کرے تا کہ میں اسے شفا دوں؟ آیا کوئی ایسا بندۂ مومن قیدی ہے جو رہائی چاہتا ہے تو وہ مجھ سے سوال کرے تا کہ میں اسے رہا کروں۔ آیا کوئی ایسا مظلوم بندہ مومن ہے جو مجھ سے سوال کرے تا کہ میں اس کی دادرسی کروں تو وہ آئے اور طلوع فجر سے پہلے سوال کرے تا کہ میں اس کا انتقام لوں فرمایا خدا برابر طلوع فجر تک یہ ندا دیتا رہتا ہے۔ (سچ ہے کہ ع کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی)

باب ابی عبدالله جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام

محمد بن یعقوب عن الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن ابی علی محمد بن الحسن عن الحسین بن اسد عن الحسین بن علوان قال كنا فی مجلس لطلب فيه العلم وقد نفدت نفقتی فی بعض الاسفار فقال لی بعض اصحابنا لمن تو مل لما قد نزل بک؟ فقلت فلانا فقال اذن والله لاتسعف حاجتک ولا تبلغ املک ولا تقجح طلبک! فقلت وما علمک رحمک الله؟ فقال ان اباعبدالله علیه السلام

(۵) باب امام جعفر صادق علیہ السلام

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حسین بن علوان سے روایت کرتے ہیں حسین بن علوان بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بزم میں علم طلب کر رہے تھے کہ بعض سفروں میں میرا نان ونفقہ ختم ہوگیا میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے پوچھا کہ اب اس مصیبت میں کس پر بھروسہ ہے؟ میں نے کہا فلاں شخص پر! یہ سن کر اس نے کہا تمہاری حاجت برآری کبھی نہیں ہوگی! اور تم کبھی گوہر مقصود کو حاصل نہیں کرسکو گے! میں نے کہا کیوں؟ خدا تم پر رحم کرے تمہیں یہ بات کس طرح معلوم ہوئی ہے! اس نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔

حدثنی انه قرافی بعض الکتب ان الله تعالیٰ یقول وعزتی وجلالی ومجدی وارتفاعی علی عرشی لاقطعن امل کل مؤمل غیری بالیاس ولا کسونه ثوب المذلة بین الناس ولا نیحینه من قربی ولا بعد نه من وصلی ایؤ مل غیری فی الشدائد و الشدائد بیدی. ویر جو غیری ویقرع بالفکر باب غیری وبیدی مفاتیح الابواب وھی مغلقة وبابی مفتوح لمن دعانی فمن الذی املنی لنوائبه فقطعنه دونها ومن ذالذی رجانی لعظیمة فقطعت رجائه ؟ جعلت آمال عبادی عندی محفوظة فلم یرضوا بحفظی وملات سمواتی ممّن لایمل من تسبیحی وامر تهم ان لایغلقوالابواب بینی و بین عبادی فلم ایقنوابقولی الم یعلم من طرقته نائبة من نوابئی انه لایملک کشفها احد غیری الامن بعد اذنی

نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بعض آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال اور عرش پر اپنی بلندی کی قسم کہ میں ہر اس شخص کی آس و امید کو قطع کروں گا جو میرے سوا کسی اور سے وابستہ کرے گا اور لوگوں میں اسے ذلت و رسوائی کا لباس پہناؤں گا اور میں اسے اپنے قرب سے باز رکھوں گا (اسے شرم نہیں آتی کہ) وہ شدائد و مصائب میں میرے غیر سے امید وابستہ کرتا ہے حالانکہ شدائد میرے قبضہ قدرت میں ہیں؟

Scanned by CamScanner

آیا وہ غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ تمام دروازوں کی کنجیاں میرے دست قدرت میں ہیں اور تمام لوگوں کے دروازے بند ہیں، ہاں البتہ میرا دروازہ ہر وقت میرے پکارنے والوں کے لیے کھلا ہوا ہے ایسا کون شخص ہے جس نے مصائب میں مجھ پر بھروسہ کیا ہو اور میں نے اس کی امید کو قطع کیا ہو؟ میں نے اپنے بندوں کی آرزوئیں اپنے پاس محفوظ رکھی ہوئی ہیں۔

کیا وہ میرے حفظ وامان پر راضی نہیں ہیں حالانکہ میں نے اپنے آسمانوں کو ایسی مخلوق (ملائکہ) سے پر کر رکھا ہے جو کبھی میری تسبیح وتقدیس سے ملول نہیں ہوتے اور میں نے ان کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ کبھی میرے اور میرے بندوں کے درمیان دروازے بند نہ کریں کیا میرے بندوں کو میری بات پر اعتبار نہیں ہے؟ وہ شخص جس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے یہ نہیں جانتا کہ میرے اذن کے بغیر کوئی اسے دور کرنے پر قادر نہیں ہے۔

فمالی اراه لاهیا عنی اعطیته بجودی مالم یسئالنی ثم انتزعته منه فلم یسئالنی رده وسئل غیری افترانی ابد ابالعطاء قبل المئلة ثم اسئل فلا اجیب سائلی؟ ابخیل انا فیبخلنی عبدی ؟ اولیس العفو والرحمة بیدی؟ اولیس انا محل الامال فمن یقطعها دونی افایخشی المؤمنون ان یوملوا غیری فلوان اهل سمواتی واهل ارضی املوا جمیعا ثماعطیت کل واحد منهم مثل ماسئل الجمیع ماانتقص من ملکی ذرة وکیف ینقص ملک انا قیمه فیا بوسیٰ! للقانطین من رحمتی ویابوسیٰ لمن عصانی ولم یراقبنی

وعن محمد بن یحییٰ عن بعض اصحابنا عن عباد بن یعقوب الرواخی عن سعید بن عبدالرحمٰن قال کنت مع موسیٰ بن عبدالله یکنع وقد نفدت

کیا بات ہے کہ میں اسے اپنے سے منہ پھیرے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ حالانکہ میں نے اس کے مانگے بغیر اپنے جود وکرم سے اسے عطا کیا اور پھر دے کر واپس لے لیا۔ تو وہ مجھ سے واپسی کی درخواست کرنے کی بجائے میرے غیر سے سوال کرتا ہے۔ تمہارا میرے متعلق کیا خیال ہے کہ جب میں بغیر سوال کے عطا کرتا ہوں تو کیا سوال کے بعد عطا نہیں کروں گا کیا میں بخیل ہوں

Scanned by CamScanner

کہ میرا بندہ مجھے بخیل سمجھتا ہے کیا عفو ورحم کرنا میرے قبضہ میں نہیں ہے؟ کیا میں امیدوں کا مرکز نہیں ہوں؟ میرے سوا کون اس کو قطع کر سکتا ہے کیا میرے غیر سے امید رکھنے والے ڈرتے نہیں ہیں؟ کہ میرے غیر سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں۔

اگر تمام اہل آسمان وزمین مجھ سے امید رکھیں پھر میں ہر ایک شخص کو تمام مخلوق کی امیدوں کے برابر عطا کردوں تب بھی میری سلطنت میں ذرہ برابر کمی واقع نہ ہوگی۔ بھلا وہ مملکت کس طرح کم ہو سکتی ہے جس کا سربراہ اور منتظم میں ہوں برائی ہو ان لوگوں کے لیے جو میری رحمت سے ناامید ہوتے ہیں اور برائی ہو ان لوگوں کے لیے جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میرا لحاظ نہیں کرتے (کذافی عدۃ الداعی) دوسری روایت کے آخر میں یہ تتمہ بھی ہے۔ راوی نے عرض کیا۔

نفدت نفقتی فی بعض الاسفار فقال لی بعض الاصحاب من تؤمل؟ قلت موسیٰ بن عبدالله! فقال اذن لاتنقضی حاجتک ثم لاتنجح طلبتک! فقلت ولم ذلک؟ قال لانی وجدت فی بعض کتب ابائی ان الله تع یقول ثم ذکر مثله فقلت یابن رسول الله! امل علی فاملی علی! فقلت لاوالله لااسئله حاجة بعد ھذا ورواه ابن فهد فی عدة الداعی عن الصادق عن ابائه عن رسول اللهؐ.

ورواه الشهید الثانی فی کتاب الآداب نقلا عن الکلینی ثم قال بعد ایراده ماھذا لفظه "اقول ناھیک بھذا الکلام الجلیل الطالع عن مطالع النبوت علی افق الامامة من الجانب القدسی حاثا علی التوکل علی الله تعالیٰ وتفویض الامر الیه والاعتماد فی جمیع المهمات علیه فما علیه من مزید من جوامع الکلام فی

فرزند رسولؐ! مجھے یہ حدیث لکھوا دیں چنانچہ آپ نے لکھوائی راوی نے عرض کیا بخدا اب میں کسی بندہ سے حاجت طلب نہیں کروں گا جناب شہید ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ منیۃ المرید میں شیخ کلینی کے حوالہ سے یہ روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ کلام جلیل جو کہ مطلع نبوت سے افق امامت پر قدس (خدا) کی جانب سے طلوع ہوا ہے ایسا جامع کلام ہے جو تمہیں اللہ پر بھروسہ کرنے، تمام امور کو اس کے سپرد کرنے اور سب مہمات ومشکلات میں اس

Scanned by CamScanner

پر کلی اعتماد کو کرنے کے سلسلہ میں شوق و رغبت دلانے کیلئے اس طرح کافی و وافی ہے کہ مزید کسی کلام کی ضرورت نہیں ہے۔"

هذاالمقام انتهى ...... وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن علي بن حديد عن سماعة مهران عن ابى عبدالله عليه السلام قال ان اول ماخلق الله العقل فقال له ادبر فادبر ثم قال له اقبل فاقبل وقال الله خلقتك خلقا عظيما وكرمتك على جميع خلقى الحديث ورواه البرقى فى المحاسن عن علي بن حديد والصدوق في العلل عن محمد بن الحسن بن احمد بن الوليد عن الصفار عن البرقى عن علي بن حديد مثله ورواه محمد بن علي الشلمغاتي الغرافرى في كتاب الوصية الذى صنفه في حال استقامته مرسلا. وعن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن هشام بن سالم عن ابى عبدالله عليه السلام قال قال الله تع لياذن بحرب منى من اذل عبدى المؤمن وليا من غضبى من اكرم عبدى المؤمن ولولم يكن من خلقى فى الارض فيما بين المشرق والمغرب الامؤمن واحد مع امام عادل لاستغنيت عن عبادتهما عن جميع

اس کے بعد مؤلف نے جو حدیث کافی کلینی محاسن برقی اور علل الشرائع صدوق وغیرہ کے حوالہ سے عقل کی فضیلت میں نقل کی ہے اس کا مفہوم وہی ہے جو اس حدیث کا ہے جو...... گزشتہ باب (باب امام محمد باقر علیہ السلام) میں گزر چکی ہے۔

۲۔ نیز حضرت کلینیؒ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی بندۂ مومن کو ذلیل و رسوا کرتا ہے میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ کیا جاتا ہے اور جو میرے کسی بندۂ مومن کا احترام کرتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ میرے قہر و غضب سے محفوظ ہے اور مشرق و مغرب کے درمیان میری مخلوق میں سے اگر صرف ایک بندۂ مومن امام عادل کے ہمراہ موجود ہو تو میں تمام زمینی مخلوق کی عبادت کے عوض ان دو کی عبادت پر اکتفا کروں گا۔

Scanned by CamScanner

ماخلقت فی ارضی ولقامت سبع سموات وارضین بهما ولجعلت لهما من ایمانهماانسالا یحتاجان الی انس سواهما وعنه احمد عن علی بن النعمان عن ابن مسکان عن المعلی بن خنیس قال سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول ان الله تع یقول من اهان لی ولیا فقدار صدبمحار بتی وانا اسرع شئی الی نصرة اولیائی وعنه عن احمدعن ابن فضال عن شنی الخیاط عن ابی اسامه عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال الله لولاان یجد عبدی المومن فی قلبه لعصبت راس الکافر بعصابة حدید لایصدع ابدا.

وعنه عن احمد عن ابن محبوب عن عبدالعزیز ابن ابی یعفور قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول قال الله ان العبد من عبیدی المؤمنین لیذنب

اورانہی دونوں کی برکت سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں قائم رہیں گی اوران دونوں کے لیے انکے ایمان کی وجہ سے ان کے لیے ایسا انس قرار دوں گا کہ اس کی موجودگی میں کسی اور کے انس ومحبت کے محتاج نہیں ہوں گے۔

نوٹ: اس سے اگلی حدیث کامفہوم وہی ہے جوسابقہ حدیث کے اوائل کا ہے۔

۳۔ نیز باسناد خود ابواسامہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند قدوس فرماتا ہے کہ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ کہیں میرے بندہ مومن کے دل میں شک پیدا نہ ہوتو میں کافر کے سر پر لوہے کی ایسی پٹی باندھ دیتا جس کی وجہ سے اسے کبھی سر میں درد بھی نہ ہوتا۔[1]

العظیم ممایستوجب به العقوبة فی الدنیا والاخرة فانظر له فیما فیه صلاحه فی

[1] اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تکلیف میں مبتلا نہ ہونا محبوب خدا ہونے کی دلیل نہیں ہے جس طرح کہ مصیبت میں گرفتار ہونا دشمن خدا ہونے کی علامت نہیں ہے بلکہ متعدد اخبار وآثار سے واضح واشکار ہوتا ہے (اور مشاہدہ بھی اس کا شاہد ہے) کہ برگزیدگان خدا تکالیف میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اور دشمنان خدا دندناتے پھرتے ہیں نہ کوئی تکلیف نہ کلفت نہ کوئی رنج نہ الم انما نملی لھم لیزدادو اثما خدا اس لیے ڈھیل دیتا ہے تا کہ وہ دل کھول کر گناہ کرلیں......(احقر مترجم عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

آخرته فاعجل له العقوبة عليه في الدنيا لاجازيه بذلك الذنب واقدر عقوبة ذلك الذنب واقضيه واتركه عليه موقوفا غير معضى ولي في امضائه المشية ومايعلم عبدي به فاتر دوفي ذلك مرارا على امضائه ثم امسک عن ذلک فلا امضيه کراهة لمسائته وحيدا عن ادخال المکروه عليه فاتطول عليه بالعفوعنه والصفح محبسة لمکا فاته لکثير نوافله التي يتقرب بها الي في ليله ونهاره فاصرف ذلک البلاء عند وقد قدرته وقضيته وترکته موقوفا ولي في امضائه المشية ثم اکتب له اجر

۴۔ نیز باسناد خود عبدالعزیز ابن ابی یعفور سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا فرماتا ہے (کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ) میرے مومن بندوں میں سے میرا ایک بندہ مومن کوئی ایسا گناہ کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا وآخرت میں سزا کا سزاوار قرار پاتا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ اس کی بہتری کس بات میں ہے؟ پس میں دنیا میں اس کو سزا دینے کا فیصلہ کرتا ہوں اور اس گناہ کی سزا کا تخمینہ بھی لگالیتا ہوں اور فیصلہ بھی کر لیتا ہوں لیکن اس کو (نافذ) نہیں کرتا بلکہ اپنی مشیت اور مرضی پر موقوف کر دیتا ہوں۔ مگر میرے بندہ کو میری اس کارروائی کا علم نہیں ہوتا الغرض کئی بار اس کے امضا کا ارادہ کرتا ہوں مگر بالآخر اسے نافذ کرنے سے رک جاتا ہوں کیونکہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے بندہ مومن پر اس کی ناپسندیدہ چیز ٹھونسی جائے بالآخر اس پر احسان کرتے ہوئے اس سے درگزر کرنے اور اسے معاف کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہوں تا کہ اس کے نوافل کا کچھ معاوضہ چکایا جائے جو وہ شب وروز میرا قرب حاصل کرنے کی خاطر پڑھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ میں اس سے اس مقدرہ مقررہ مگر نافذ نہ کردہ بلا ومصیبت کو ٹال دیتا ہوں مگر اس کے باوجود اس کے نامہ اعمال میں اس مصیبت کے نازل ہونے کا اجر وثواب درج کر دیتا ہوں۔

نزول البلاء واد خره و اوفرله اجره ولم يشعر به ولم يصل اليه اذاه وانا الله الکريم الرئوف الرحيم وعنه عن احمد بن عن محبوب غمي ذکره عن ابي

عبدالله علیه السلام قال قال الله من ذکرنی فی ملامن الناس ذکرته فی ملامن الملائکة وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد عن ابن فضال عن غالب بن عثمان عن بشیر الدهان قال قال ابو عبدالله علیه السلام قال الله ابن آدم اذکرنی فی ملاذکرک فی ملأ خیر من ملائک و علی بن ابراھیم عن ابیه عن صفوان ابن یحیٰی عن اسحاق بن عمار بعض اصحابه عن ابی عبدالله قال ان الله ثلاث ساعات باللیل وثلاث ساعات بالنهار لیمجد فیها نفسه فاول ساعات النهار حین تکون الشمس من هذا الجانب یعنی من المشرق

اوراس کے اس اجروثواب کواس کے لیے ذخیرہ آخرت قرار دیتا ہوں اور اسے وافر قرار دیتا ہوں جس کا اسے احساس بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کو اس بلا ومصیبت کی کوئی اذیت پہنچتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں خدائے کریم اور رؤف ورحیم ہوں (جل الخالق)

نوٹ: حدیث نمبر ۲۰۱ اس سے اگلی دو صادقی حدیثوں کا مفہوم وہی ہے (جوکئی بار پہلے گزر چکا ہے کہ) خداوند قدوس فرماتا ہے کہ جو شخص بندوں کی محفل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر محفل میں یعنی بزم ملائکہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

۵۔ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔فرمایا خداتعالیٰ نے تین گھڑیاں دن میں اور تین گھڑیاں رات میں اپنی ذات کی تمجید وتعریف کے لیے مقرر کی ہین چنانچہ دن کی پہلی گھڑی اس وقت شروع ہوتی ہے۔

مقدارها من العصر یعنی من المغرب الی صلوٰة الاولی واول ساعات اللیل فی الثلث الباقی من اللیل الی ان یتفجر الصبح یقول ربی انا الله رب العالمین انی انا الله العلی العظیم انی انا الله العزیز الحکیم وانی انا الله الغفور الرحیم انی انا الله العزیز الحکیم انی انا الله العزیز الحکیم انی انا الله الغفور الرحیم انی

Scanned by CamScanner

انا اللہ العزیز الحکیم انی انا اللہ الغفور الرحیم انی انا اللہ الرحمٰن الرحیم انی انا اللہ مالک یوم الدین انی انا اللہ لم ازل ولا ازال انی انا خالق الخیر والشر انی انا اللہ خالق الجنة والنار انی انا اللہ منی بدو کل شئی والی یعود انی انا اللہ الواحد الصمد انی انا اللہ عالم الغیب و الشھادة انی انا الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر انی انا اللہ الخالق الباری المصور لی الاسماء الحسنی انی انا اللہ الکبیر ثم قال ابو عبداللہ علیہ السلام من عندہ والکبر یاء ردائه فمن نازعه شیئا ذلک اکبه اللہ علی وجھه فی النار ثم قال مامن مومن یدعو بھن مقبلا قلبه الی اللہ الاقضی حاجته ولو کان شقیارجوت ان یحول سعیدا وروی ھذہ الاحادیث الثلاثة ابن بابویه فی ثواب الاعمال وما تضمن ھذا

جب سورج مشرق کی جانب سے اتنا اوپر آجاتا ہے جتنا عصر کے وقت مغرب کی جانب سے افق پر ہوتا ہے اور رات کی پہلی گھڑی رات کی تیسری تہائی سے شروع ہوتی ہے جو صبح صادق کے طلوع ہونے تک باقی رہتی ہے ان اوقات میں خدا فرماتا ہے۔ ''انی انا اللہ رب العالمین'' تا آخر......

پھر امام نے فرمایا کہ کبریائی اور بڑائی خدا کی چادر ہے جو اسے اس سے چھیننے کی کوشش کریگا خدائے قہار اسے ناک کے بل جہنم میں اوندھا لٹکا دے گا پھر فرمایا کہ جو شخص پوری توجہ قلبی کے ساتھ یہ کلمات پڑھ کر خدا سے دعا کرے گا تو خدا اس کی حاجت برآری کرے گا اور اگر بندہ بدبخت بھی ہوگا تو مجھے امید ہے کہ ان کلمات کی وجہ سے) سعید وخوش بخت ہو جائے گا۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ان تینوں حدیثوں کو حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی ثواب الاعمال میں درج کیا ہے۔

الحدیث من خلق الخیر والشر یجب تاویله وقد تقدم فی باب موسیٰ علیه السلام وعن عدة من اصحابنا عن سھل بن زیاد عن یعقوب بن یزید عن اسماعیل بن قتیبة عن یوسف بن عمر عن اسماعیل بن محمد عن ابی عبداللہ

عليه السلام قال ان الله يقول انى لست كل كلام الحكمة اتقبل انما اتقبل هواه وهمه فان كل هواه وهمه فى رضانى جعلت همه تسبيحا وتقديسا و عنهم عن سهل عن محمد بن عبدالحميد قال حدثنى يحيىٰ بن عمر و عن عبدالله بن سنان عن ابى عبدالله عليه السلام قال اوحى الله الى بعض انبيائه الخلق الحسن يميث الخطية كما تميث الشمس السلج. ولهذا الاسناد عن ابى عبدالله بن سنان عن ابى عبدالله عليه السلام قال اوحى الله الى

اوراس حدیث میں خیر وشر کی خلقت کا جو تذکرہ ہے اس کی مناسب تاویل واجب ہے (تاکہ جبر کا عقیدہ باطلہ لازم نہ آئے) اور وہ تاویل جناب موسیٰ علیہ السلام کے باب میں گزر چکی ہے (وہاں رجوع کیا جائے)

۶۔ نیز باسناد خود اسماعیل بن محمد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں ہر حکیمانہ کلام کو قبول نہیں کرتا بلکہ میں تو (اس کے متکلم) کی خواہش اور اس کے عزم وارادہ کو قبول کرتا ہوں پس جس شخص کی خواہش اور اس کا مقصد میری رضا جوئی ہو تو میں اپنی تسبیح وتقدیس اس کا مقصود قرار دے دیتا ہوں۔

۷۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ نے بعض نبیوں کو وحی فرمائی کہ حسن خلق گناہ کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح سورج برف کو پگھلا دیتا ہے۔

۸۔ نیز انہی جناب سے مروی ہے فرمایا خدا نے اپنے بعض نبیوں کو وحی فرمائی کہ

بعض انبيائه الخلق السئى يفسد العمل كمايفسد الخل العسل.

وعن محمد بن يحيىٰ عن احمد بن محمد وعلى بن ابراهيم عن ابيه جميعا عن ابن محبوب عن الهشيم بن واقد الجزرى قال سمعت اباعبدالله عليه السلام يقول ان الله بعث بنيا الى امته فاوحى اللهاليه ان قل لقومك انه ليس من اهل قرية ولا ناس كانوا على طاعتى فاصا بهم فيها سراء فتحولو اعماحب الى

ماکرہ الاتحولت لهم عما یحتبون الی مایکرھون ولیس من اهل قریۃ ولا اهل بیت کانوا علی معصیتی فاصابهم فیها ضراء فتحولوا عماا کرہ الی ماا حب الاتحولت لهم عمایکرھون الی مایحبون وقل لهم ان رحمتی سبقت غضبی فلا یقنطو امن رحمتی فانه لایتعاظم عندی ذنب ان اغفرہ وقل لهم لایتعرضوا معاندین لسخطی فان لی سطوات عند غضبی

بدخلقی عمل (صالح) کواس طرح خراب کر دیتی ہے۔ جس طرح سرکہ شہد کوخراب کر دیتا ہے۔

۹۔ نیز باسناد خود ہیثم بن واقد جزری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ خداوند عالم نے ایک نبی کو اس کی امت کی طرف بھیجا اور اس کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم سے کہو کہ جو اہل (دیہہ اور جو لوگ میری اطاعت پر کار بند ہوں اور ان کو خوشحالی حاصل ہو مگر وہ (بدبختی سے) میری پسند (اطاعت گزاری کو) چھوڑ کر میری ناپسند (نافرمانی) کو اختیار کر لیں تو میں بھی ان کی پسندیدہ چیز (خوشحالی) کو ان کی ناپسندیدہ چیز (بلا و بدحالی) کے ساتھ بدل دوں گا اور جو اہل دیہہ اور جو خانوادے میری نافرمانی میں مشغول ہوں اور ان کو شدت وسختی کا سامنا کرنا پڑے مگر وہ میری ناپسندیدہ حالت (گناہ) کو چھوڑ کر میری پسندیدہ حالت (اطاعت) کی طرف لوٹ آئیں تو میں بھی ان کی ناپسندہ چیز (شدت وسختی) کو ان کی پسندیدہ چیز (خوشحالی وخوش بختی) کے ساتھ تبدیل کر دوں گا اور ان سے کہو کہ میری رحمت میرے قہر وغضب سے آگے آگے ہوتی ہے اس لیے وہ میری رحمت سے کبھی ناامید نہ ہوں کیونکہ میرے نزدیک کسی گناہ کا معاف کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے اور ان سے کہو کہ بغض و عناد کی حالت میں میرے قہر وغضب کے درپے نہ ہوں کیونکہ جب میں غضبناک ہوتا ہوں تو

لایقوم لهاشی من خلقی وروی ابن بابویه فی عقاب الاعمال صدرهذا الحدیث الی قوله "عمایحبون الی مایکرهون"عن محمد بن متوکل عن الحمیری عن احمد بن محمد عن ابن محبوب ببقیة السند وروی صدرہ

Scanned by CamScanner

كـذلك الـبـرقـى فـى المحاسن عن ابن محبوب مثله وعن الحسين بن محمد عـن احـمـد بن اسحاق عن بكربن محمد الازدى عن ابى عبدالله عليه السلام قـال مـازار مسـلـم اخـاه فـى الـلـه الانـاداه الله ايها الزائر طبت و طابت لك الـجـنة...... وبهـدا الاسـنـاد عن بكربن محمد عن ابى عبدالله عليه السلام قال قـال الله من اغبط اوليائى عندى عبد مومن اذاخط من صلاح احسن عبادة ربه وعبـدالله فى السريرة وكان غامضافى الناس لم يشر اليه بالا صابع وكان رزقه كفافا فصبر عليه فعجلت به المنية فقل تراثه وقلت بواكيه...... ورواه عبدالله تو میرے حملے اس قدر سخت ہوتے ہیں کہ کوئی مخلوق ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی (کذانی ثواب الاعمال والمحاسن)

۱۰۔ نیز باسناد خود بکر بن محمد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب کوئی مسلمان شخص اپنے دینی بھائی سے محض خدا کی رضا جوئی کی خاطر ملاقات کرتا ہے تو خدا اسے ندا دیتا ہے کہ اے زائر تو خوش گزران ہے اور تجھے جنت گوارا ہے۔

۱۱۔ اسی سلسلہ سند سے انہی جناب سے مروی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرے قابل رشک دوستوں میں سے ایک وہ بندۂ مومن ہے جسے خیر و خوبی سے وافر حصہ ملا ہے اور اچھے طریقہ پر اپنے پروردگار کی عبادت بجالاتا ہے اور خفیہ طور پر عبادت خدا کرتا ہے وہ لوگوں میں گمنام ہے جس کی طرف (مشہور لوگوں کی طرح) انگلیوں سے اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی روزی بقدر ضرورت ہے اور وہ اس پر صابر و شاکر ہے اور وہ جلدی مر جاتا اور اس کی میراث کم ہے اور اس پر رونے والیاں کم ہیں۔

(كذافى قرب الاسناد للحميرى ، كتاب التحصين لابن فهد الحلى)

۱۲۔ نیز باسناد خود ابوالخیری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں بـن جـعـفـر الـحـمـيـرى فـى قـرب الاسـنـادعن احمدبن اسحاق مثلـه ورواه احـمـدابن فهدفى كتاب التحصين مرسلاً. وعن عدة من اصحابناعن احمدبن

Scanned by CamScanner

محمدبن خالد عن ابیه عن ابی البمتریؒ عن ابی عبداللہ علیه السلام قال ان اللہ یقول یحزن عبدی المنومن ان قترت علیه و ذلک اقرب له منی ویفرح عبدی المنومن ان وسعت علیه و ذلک ابعد له منی وعنهم عن ابن خالد عن ابن محبوب عن اسحاق بن عمار عن ابی عبد اللہ علیه اسلام قال ان اللہ اوحی الی بعض انبیائه فی مملكة جبار من جبارین ان مرائت هذا الجبار فقل انی لم استعملک علی سفک الدماء وأتخاذ الامو ال و انما أستعملتک لتكف عنی اصوات المظلو مین فانی لن اد ع ظلامتهم وان کانو کفارا. وروأه الصدوق فی عقاب الاعمال عن محمد بن موسیٰ بن المتو کل عن الحمیری عن محمد بن الحسین عن ابن محبوب باسناد مثله

فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اگر میں بندۂ مومن کی روزی کم کردوں تو وہ اس سے غم ناک ہوتا ہے حالانکہ یہ چیز اسے مجھ سے زیادہ قریب کرتی ہے اور اگر اس کی روزی کشادہ کردوں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے حالانکہ یہ چیز اسے مجھ سے دور کرتی ہے۔

۱۳۔ نیز باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند عالم نے اپنے ایک نبی کو وحی فرمائی جوایک سرکش بادشاہ کے ملک میں رہتے تھے کہ اس جابر حکمران کے پاس جاؤ اور اسے (میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ) میں نے تمہیں (لوگوں کا) خون بہانے اور مال و دولت جمع کرنے کے لئے حاکم نہیں بنایا۔ بلکہ اس لئے بنایا ہے کہ تم مظلوموں کی (دادرسی کر کے) ان کی آواز (اور فریاد) کو مجھ سے روکو،، کیونکہ میں ان کے ساتھ کئے جانے والے ظلم اور بے انصافی کو رائیگاں نہیں جانے دوں گا۔ اگر چہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔ (کذافی عقاب الاعمال)

۱۴۔ نیز باسناد خود صفوان جمال سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔

وعنهم عن احمد بن خالد عن احمد بن محمدبن ابی نصیر عن صفوان

Scanned by CamScanner

الجمال عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئلته عن قول الله، اما الجرار فکان غلا مین یتیمین فی المدینته و کان تحته کنز لهما،، "فقال اما و الله ما کان ذهباً ولا فضة ولکن کان اربع کلمات " لا اله الا أنا،، " ومن ایقن بالقدر ثم یخش الاالله،، . وعنهم عن احمد عن ابن فضال عن ابی جمیله عن محمد الحلبی عن ابی عند الله علیه السلام قال قال الله ماتحبب الی عبدی باحب مما افترضت علیه. وبالا سناد عن ابن فضال عن معاویه بن وهب عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان الله یقول البخیل من بخل بالسلام . وعن علی بن ابراهیم عن ابیه عن أبن محبوب عن عبادین صمعیب عن ابی عبدالله علیه السلام قال یقول الله أذأ عصانی من عرفنی سلطت علیه من لا یعرفنی. وعنه .

سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر دریافت کی کہ شہر میں دو یتیموں کی دیوار تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ موجود تھا'' ۔ کہ یہ خزانہ کیا تھا؟ فرمایا بخدا وہ نہ سونا تھا اور نہ چاندی بلکہ یہ چار کلمات تھے (۱) میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ (۲) جس شخص کو اپنی موت کا یقین ہو اس کے دانت نہیں ہنستے ۔ (۳) جس شخص کو حساب وکتاب کا یقین ہو اس کا دل مسرور و شاد کام نہیں ہوتا ۔ (۴) جس شخص کو خدا کی قضاء وقدر کا یقین ہو وہ سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتا ۔

۱۵۔ نیز باسناد خود محمد حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند فرماتا ہے میرا بندہ میرے مقرر کردہ فرائض کو ادا کرنے سے بہتر کسی اور طریقہ سے میرا محبوب نہیں بن سکتا

۱۶۔ نیز باسناد خود معاویہ بن وہب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حقیقی بخیل وہ ہے جو (لوگوں پر) سلام کرنے میں بخل کرتا ہے (سلام نہیں کرتا)

۱۷۔ نیز بسند خود عباد بن صہیب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے جب وہ شخص میری نافرمانی کرتا ہے جو مجھے پہچانتا ہے تو میں اس پر اس

Scanned by CamScanner

شخص کو مسلط کر دیتا ہوں جو مجھے نہیں پہچانتا۔

۱۸۔ نیز بسند خود ابو جمیلہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

عن محمد بن عیسیٰ عن ابی جمیلہ قال قال عبداللہ علیہ السلام قال اللہ یا عهادی الصدیقین تنعموا لبعبادتی فی الدنیا فاتکم بها تتعمون فی الاخرة. وعنه عن ابیه عن ابن ابی عمیر عن سلمه صاحب السابری عن ابی عبداللہ علیه السلام قال ان الله تعالیٰ یقول الصوم لی وأنا اجزی به. وعنه عنّ ابیه عن ابن ابی عمیر عن عالی النهدی عن الحصین عن ابی عبد الله علیه السلام قال من زار اخاه فی الله ایای زرت وثوابت علّی ولستُ ارضی لک ثوابا بدون الجنة. وعن عن الحسن بن علی عن ابی جمیلهعن ابن سنان قال قال ابوعبد الله علیه اسلام . قال الله تعر الخلق عیالی فاجهم الّی الطفهم بهم واسعاهم فی حوانجهم وعنه عن ابیهعن ابن ابی عمیر عن هشام بن سالم عن عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان الله یقول من شغل بذکری عن مسالتی اعطیته افضل ما اعطی من سالنی ورواه ألباقی فی ألمحاسن عن ابیه عن ابن ابی عمیر مثله. وعن محمد .

خداوند فرماتا ہے اے میرے سچے بندو! دنیا میں میری عبادت سے لطف اندوز ہو کہ آخرت میں بھی اس عبادت کی وجہ سے (اس کے ثمرات سے) لطف اندوز ہو گے۔ نوٹ۔ اس سے اگلی حدیث مکرر ہے۔ اس کا ترجمہ کئی بار گزر چکا ہے۔

۱۹۔ نیز باسناد خود حصین سے اور وہ حضرتا مام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جو شخص خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن سے ملاقات کرے تو اس سے خدا فرماتا ہے کہ تو نے گویا میری زیارت کی ہے اس لئے تیرا ثواب میرے ذمہ ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب کو پسند نہیں کرتا۔"

۲۰۔ نیز باسناد خود ابن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم فرماتا ہے کہ تمام مخلوق (بمنزلہ میرے) اہل وعیال کے ہے۔اس لئے مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ میری مخلوق کے ساتھ لطف و مدارات کرتا ہے اور سب سے زیادہ بڑھ کر ان کی حاجب برآری میں سعی وکوشش کرتا ہے۔

۲۱۔ نیز باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ذکر میں اس طرح مشغول رہے کہ اسے مجھ سے سوال کرنے کی فرصت ہی نہ ملے تو میں اسے سوال کرنے والوں سے بھی بہتر عطا کرتا ہوں (کذا فی المحاسن للبرقی)

۲۲۔ نیز باسناد خود علی بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

بن یحییٰ عن احمد بن محمد بن خالد عن عثمان بن عیسیٰ عن علی بن سالم عن ابی عبداللہ علیه اسلام قال قال اللہ انا خیر شریکمن اشرک معی فی عمل عمله لم اقبله الاما کان لی خالصاً وعنهه عن احمد بن محمد بن عیسیً عن ابن محبوب عن ابراهیم ابن ابی البلاد عمن ذکره عن ابی عبداللہ علیه السلام قال قال اللہ تعر من ذکرنی سراً ذکرنه علانیةً. وعنه عن احمد بن محمد عن علی بن النعمان عن سعید الا عن عن مابی عبداللہ علیه السلام قال ان قریشاً لما هد موالکعبته وجد وافی قواعدها حجراً فیه کتاب لم یحسنوا قرائته حتی اتوا برجل فقرأه فاذافیه انا اللہ ذوبکّة حرمتهایوم خلقت السمٰوات والارض ووضعتها بین هذین الجبلین وحففتها بسمعة املاک حفاً وعنه عن احمد بن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیه اسلام قال اذا قام العبد فی الصلوة فحفف صلوتنه قال اللہ لملائکته اما ترون الی عبدی کانه یری ان قضاء حوائجه بیدغیری.

فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں بہترین شریک ہوں میں اس عمل کو ہرگز قبول نہیں کرتا جس میں

Scanned by CamScanner

کسی اورکو میرے ساتھ شریک کیا جائے بلکہ میں تو صرف اس عمل کو قبول کرتا ہوں جو خالصاً میرے لئے کیا جائے۔

۲۳۔ نیز باسناد خود ابراہیم بن ابوالبلاد سے اور وہ بالواسطہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے جو شخص چھپ کر میرا ذکر کرتا ہے میں آشکار طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں۔

۲۴۔ نیز انہیں جنابؑ سے مروی ہے فرمایا جب قریش نے کعبہ کو (از سرِ نو تعمیر کرنے کے لئے) گرایا۔ تو اس کی بنیادوں سے ایک پتھر نکلا جس پر کچھ تحریر کندہ تھی جسے وہ اچھی طرح پڑھ نہ سکے یہاں تک کہ ایک (پڑھے لکھے) شخص کو لائے جس نے اسے پڑھا اس میں لکھا تھا،، میں مکہ والا خدا ہوں جس روز سے میں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اسی دن سے میں نے مکہ کو محترم بنایا ہے اور اسے دو پہاڑوں کے درمیان قرار دیا ہے اور اس کو سات فرشتوں کے ذریعہ ڈھانپ رکھا ہے۔

۲۵۔ نیز باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب کوئی بندہ نماز شروع کرتا ہے اور (کسی کام کی وجہ سے) نماز کو مختصر کر دیتا ہے تو خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم میرے بندے کو دیکھ رہے ہو؟ گویا وہ سمجھتا ہے حاجتوں کا برلانا کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔

اما یعلم ان قضاء حوائجه بیدی. وبالا سناد عن علی بن الحکم عن داؤد عن یوسف استماز عن بصیر عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان العبد افی فسحة من امره ما بینهوبین اربعین سنةً فاذا بلغ اربعین سنة اوحی الله الی ملائکته افی قد عمرت عبدی هذا عمرا فشدد اوغلظا وا کستبا علیه قلیل عمله و کثیره و صغیر و کبیره ورو اه الصدوق فی المجالس عن ابیه عن سعد عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن علی بن الحکم مثله. وعن عدة من اصحابنا عن سعمل بن زیاد عن محمد بن عبدالحمید عن عیسیٰ بن عمرو

Scanned by CamScanner

عبداللہ بن سنان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اوحی اللہ الی بعض ابنیائہ یابن آدم! اذکرنی فی غضبک اذکرک فی غضبی لا امحقک فیمن امحق وارض لی منتصر اً فان انتصاری لک خیرمن انتصارک لنفسک ! وعن ابی علی الاشعری عن محمد بن عبدالجبار عن ابن فضال عن عقبۃ عن عبداللہ بن سنان عن ابی عبداللہ علیہ السلام مثلہ. وزاردفیہ واذا ظلمت بمظلمۃ فارض بانتصاری .

کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ اس کی حاجات کا برلانا میرے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔

۲۶۔ نیز باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا بندہ پورے چالیس (۴۰) سال تک وسعت میں ہوتا ہے (اس سے سخت گیری نہیں کی جاتی) مگر جب وہ پورے چالیس برس کا ہو جائے تو خدا اپنے فرشتوں (کراماً کاتبین) کو وحی فرماتا ہے کہ میں نے اپنے اس بندے کو وہ عمر دی ہے کہ اب اس پر سختی کرو اور اس کا ہر قلیل و کثیر اور صغیر و کبیر عمل نامہ اعمال میں درج کرو (کذافی الآمالی للصدوق)۔

۲۷۔ نیز حضرت کلینی باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا نے اپنے بعض نبیوں کو وحی فرمائی کہ اے فرزند آدم! اپنے غیظ و غصہ کے وقت مجھے یاد کرتا کہ میں بھی اپنے غیظ اور غضب کے وقت تجھے یاد کروں اور ہلاک ہونے والوں تجھے ہلاک نہ کروں اور اگر (کوئی تجھ پر ظلم و زیادتی کرے تو) تو میرے انتقام لینے پر راضی رہ کیونکہ میں جو بدلہ لوں گا۔ وہ تیرے بدلہ لینے سے بہتر ہوگا۔

لک فان انتصاری خیر من انتصارک لنفسک. وعن علی بن ابراھیم عن ابیہ وعن محمد بن اسماعیل عن الفضل بن شاذان جمیعاً عن ابن ابی عمیر عن حفص بن البختری ودرست وھشام بن سالم جمیعاً عن عجلان بن صالح قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول یقول اللہ تعر من شرب مسکراً اوسقاہ صبیا لایعقل سقیتہ من ماجھیم مغفوراً راو معذباً اومان ترک

Scanned by CamScanner

مسكراً ابتغاء مرضاتي ادخلة واسقية الرحيق المختوم وفعلت به مافعلت باوليائي وعن الحسين بن محمد عن عبدالله بن عامر عن علي بن معزيار عن الحسن الفضل عن غالب بن عثمان عن بشير الرهان عن ابي عبدالله عليه السلام قال قال الله ايما عبد ابتلته ببلية فكتم ذلك عواده ثلاثاً ابدلته لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه. وبشراً خيراً من بشره فان انبقيته انبقيته ولا ذنب لدوان مات مات الى رحمتي. وعن علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير عن ابراهيم بن عبد الحميد عن اسحاق بن غالب قال قال ابو عبدالله عليه السلام اذا جمع الله الاولين و الاخرين اذا هم بشخص قد اقبل لم يروا قط.

۲۸۔ نیز باسناد خود عجلان بن صالح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو شخص کوئی نشہ آور چیز استعمال کرے یا کسی بے سمجھ بچہ کو پلائے تو وہ شخص بخشا ہوا ہو تو یا عذاب میں گرفتار ہو بہر حال میں اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا اور جو میری خوشنودی کی خاطر نشہ آور چیز کو ترک کرے گا تو میں اسے بہشت میں داخل کروں گا اور اسے مہر زدہ شراب طہور ضرور پلاؤں گا اور اس کے ساتھ وہ کرم نوازی کروں گا جو اپنے خاص دوستوں کے ساتھ کرتا ہوں۔

(نوٹ) اس سے اگلی حدیث کا مفہوم وہی ہے جو اس حدیث کا ہے جو اس باب سے پہلے باب باب امام محمد باقر علیہ السلام میں گذر چکی ہے جس میں بیمار کے اپنے تیمارداروں" سے شکوہ وشکایت نہ کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔ فراجع۔

۲۹۔ نیز باسناد خود اسحاق بن غالب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب خداوند عالم (بروز قیامت) سب اولین و آخرین کو جمع کرے گا تو اچانک ایک ایسا خوبصورت شخص عرصۂ محشر میں وارد ہوگا۔ جس سے زیادہ خوبصورت شخص لوگوں نے کبھی دیکھا نہ ہوگا۔

Scanned by CamScanner

احسن صورةً من وهو القرآن الی ان قال فیقول الجبار جل جلاله وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لاکرمن الیوم من اکرمک ولا ھینن من اھانک.

وعن حمید بن زیاد عن الحسن بن محمد عن احمد بن لحسن المیثمی عن یعقوب بن شعیب عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما امر اللہ ھذہ الآیات ان یھبطن الی الارض تعلقن بالعرش. وقلن ای رب! الی این تھبطنا الی اھل الخطایا والذنوب؟ فاوحی اللہ الیھن اھبطن فوعزتی وجلالی لایتلونکم احدمن آل محمد وشیعتھم فی دبر ما افترضت علیہ الا نظرت الیہ بعینی المکنونۃفی کل یوم سبعین نظرۃً اقضی لہ بکل نظرۃ سبعین حاجۃ وقبلتہ علی مافیہ من المعاوصی وھی امّ الکتاب وشھد اللہ انہ لا الہ الا ھو و آیت الکرسی وایۃ الملک. وعن علی بن ابراھیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن ھشامبن سالم عن زرارۃ عن سالمبن خفصہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ یقول مامن شیء الا قد و کلت بہ من یقبضہ غیری الا الصدقۃ فانی اتلقفھا تلقفاً حتی ان الرجل لیتصدق بالتمرۃ.

اور یہ شخص دراصل قرآن ہوگا۔ (یہاں تک کہ فرمایا) خدائے جبار فرمائے گا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اور بلندی مکان کی قسم میں آج ہر اس شخص کا احترام کروں گا جس نے تیرا احترام کیا ہوگا اور ہر اس شخص کی توہین کروں گا جس نے تیری توہین کی ہوگی۔

۳۰۔ نیز باسناد خود یعقوب بن شعیب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب خداوند عالم نے ان چار (۴) آیات مبارکہ کو زمین پر اتارنے کا حکم دیا تو وہ عرش الٰہی سے لپٹ گئیں اور بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ اے پروردگار! تو ہمیں کہاں اتار رہا ہے؟ گنہگاروں میں اور خطاکاروں میں؟ خدا نے ان کی طرف وحی کی کہ تم اتر جاؤ۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ آلِ محمدؐ اور ان کے شیعوں میں سے جو شخص ہر نمازِ فریضہ کے بعد تمہاری تلاوت کرے گا میں اس پر ہر روز اپنی پوشیدہ نگاہوں میں سے ستر (۷۰) نگاہیں ڈالوں گا اور ہر

Scanned by CamScanner

نگاہ کے عوض اس کی ستر (۷۰) حاجتیں برلاؤں گا اور باوجود اس کے گناہوں کے اسے قبول کر لوں گا اور وہ آیات یہ ہیں (۱) سورہ حمد (۲) آیت مبارکہ شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو آلایۃ (۳) آیت الکرسی (۴) اور آیت الملک (قل اللھم مالک الملک۔ الایۃ)

۳۱۔ نیز باسناد خود سالم بن ابی حفصہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہیں خدا فرماتا ہے کہ میں نے صدقے کے سوا ہر چیز کو قبض کرنے کے لیے کسی (فرشتہ) کو مقرر کر رکھا ہے۔ ہاں البتہ صدقہ کو میں خود قبض کرتا ہوں (اور پھر اس کی پرورش کرتا ہوں) حتیٰ کہ ایک شخص ایک دانہ خرما۔

اویشق تمرة اربّیهاله کمابربیّ الرجل فلوه و فصیله فیلقی یوم القیامه وهو مثل احد و اعظم وعن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد علی بن الحکم عن سعد ان قال قال ابوعبدالله علیه السلام ان الله یلتفت یومالقیامته الی فقراء المؤمنین شبهاً بالمعتذر الیهم فیقول وعزتی و جلالی مافقرتکم فی الدنیا من هوان بکم علّی ولترون ماصنع بکم الیوم فمن زودمنکم فی دار الدنیا معروفاً فخذو ابیده الیوم فادخلوه الجنة قال فیقول رجل منهم یارب! ان اهل الدنیا تنافسو افی الدنیا فنکحو النساء ولبسو الثیاب اللینته واکلوا الطعام وسکنو الدور ورکبو المشهور من الدواب فاعطنی مثل ما اعطیتهم فیقول تبارک و تعالیٰ ولکل عبد منکم مثل ما اعطیت اهل الدنیا منذ کانت الدنیا الی ان انقضت الدنیا سبعون ضعفاً وعن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن الحکم بن مسکین عن اسحاق بن عمار عن ابی عبدالله وذکر حدیثا طویلاً تیضمن قصة المراة فی بنی اسرائیل دعیت الی الزنا وتهدرت بالقتل فابت ووقعت.

یا اس کا بھی بعض حصہ بطور صدقہ دیتا ہے تو میں اس کی طرح پرورش کرتا ہوں جس طرح کہ کوئی شخص گھوڑی یا اونٹنی کے اس بچہ کی پرورش کرتا جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو چنانچہ صدقہ دینے

والا بروز قیامت اپنے اس (قلیل صدقہ) کو کوہ احد یا اس سے بھی بڑا پائے گا۔ (یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے)۔

۳۲۔ نیز باسناد سعد ان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا قیامت کے دن خدائے کریم غریب مؤمنین کے ساتھ کچھ اس طرح خصوصی التفات فرمائے گا جس طرح کوئی کسی سے معذرت طلب کرتا ہے پھر فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے غریب و نادار نہیں بنایا تھا کہ تم میری نگاہ میں ذلیل وخوار تھے (بلکہ صرف تمہارا امتحان مقصود تھا) چنانچہ تم آج دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں؟ بس جس شخص نے دارِ دنیا میں تم سے کوئی بھلائی کی تھی تم آج اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرو۔ فرمایا (اس وقت خدا کی خصوصی توجہ دیکھ کر) ان غریبوں میں سے ایک شخص یوں اپنا دردِ دل بیان کرے گا پروردگار! دنیا دار لوگ دنیا میں باہمی مقابلہ بازی کرتے ہوئے (من پسند) عورتوں سے شادیاں رچاتے تھے۔ نرم و نازک لباس فاخرہ زیب تن کرتے تھے (عمدہ) طعام کھاتے تھے اعلیٰ مکانات میں رہتے تھے اور مشہور (اعلیٰ) سواریوں پر سوار ہوتے تھے (اور ہم ان تمام چیزوں سے محروم رہے) لہٰذا مجھے بھی وہ کچھ عنایت فرما جو ان کو عطا کیا تھا تب خدا تعالیٰ فرمائے گا ابتداء دنیا سے اس کی انتہا تک جو کچھ مال ومنال میں نے تمام دنیا داروں کو دیا ہے آج اس سے ستر (۷۰) گنا زیادہ تم میں سے ہر شخص کو عطا کروں گا۔

۳۳۔ نیز باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں جس میں بنی اسرائیل کی ایک (پارسا) عورت کا قصہ مذکور ہے جسے دعوت زنا کاری دی گئی اور اس کے انکار پر اسے قتل کی دھمکی بھی دی گئی مگر اس (نیک بخت) نے پھر بھی صاف انکار کر دیا جس کی وجہ سے اسے پرخطر حالات و واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔

فی اهوال شديدة فانجاها الله منها ثم بيعت ظلماً بدعوى انها امته واخذها الذين اشتروها فركبوا بها. البحر فاغرقهم الله وانجاها حتى خرجت الى جزيره. الى ان قال فاوحى الله الى نبى من انبياء بنى اسرائيل ان ياتى الملك

فيقول ان في جزيرة من جزائر البحر خلقاً من خلقي فاخرج انت ومن في مملكتك حتى تاتوا خلقي هذه فتقروا له بذنوبكم ثم تسنا لو اذلك الخلق ان يغفرلكم فان غفرلكم غفرت لكم. الحديث. محمد بن علي بن الحسين بن بابويه في المجالس قال حدثنا علي بن موسى الدقاق قال حدثنا علي بن احمد اصوفي قال حدثنا محمد بن الحسين الخشاب قال حدثنا محمد بن محسن بن عيسىٰ عن يونس بن ظبيان عن الصادق عليه السلام ان الله اوحى الى نبّي من انبياء بني اسرائيل ان اجبت ان تلقاني غداً في حضيرة القدس فكن في الدنيا وحيداً غريباً مهموماً محزوناً مستوحشاً من الناس بمنزلة الطير الواحد الذي يطير في ارض القفار و ياكل من رئووس الاشجار ويشرب من ماء العيون فاذا كان.

جسے قادر مطلق نے ان سے نجات عطا فرمائی۔ بالآخر لونڈی ظاہر کر کے اُسے فروخت کر دیا گیا۔ چنانچہ وہ خریدار جب اس کو لے کر سمندر میں کشتی پر سوار ہوئے تو خدائے قہار نے ان لوگوں کو غرق کر دیا اور اسے بچا لیا یہاں تک کہ وہ ایک جزیرہ میں (سمندر سے) باہر نکلی (سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے امام نے فرمایا) اس وقت خدا نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ وہ (اس دور کے) بادشاہ کے پاس جائیں اور اسے بتائیں کے جزائر بحر میں سے فلاں جزیرہ میں میری ایک مخلوق موجود ہے تم خود اپنی رعایا کے ساتھ میری اس مخلوق کے پاس جاؤ اور اس کے روبرو اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرو اور اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے قصور تمہیں معاف کر دے۔ پس اگر اس نے تمہیں معاف کر دیا تو میں بھی تمہیں معاف کر دوں گا۔ (الحدیث: یہ حدیث بارہویں باب کی حدیث نمبر ۴ میں بیان کی جا چکی ہے)

۳۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی کتاب امالی میں باسناد خود یونس بن ظبیان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند کریم نے انبیاء بنی

Scanned by CamScanner

اسرائیل میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ کل (فردائے قیامت) بہشت بریں میں مجھ سے ملاقات کرو تو دنیا میں یکہ و تنہا، غریب و اجنبی، مہموم و محزون بن کر رہو تا اخر حدیث جس طرح کہ بارہویں باب کی پہلی حدیث میں گزر چکی ہے۔ (کذا فی عدۃ الداعی)

اللميل آو يوحده ولم يانو مع الطيور استانس بربه واستوحش الطير من الطيور وفي كتاب من لا يحضره الفقيه عن ابيه و محمد بن الحسن عن سعد بن عبدالله عن ابراهيم بن هاشم عن الحسين بن يزيد النوفلي عن اسماعيل بن مسلم السكوني عن الصادق عليه السلام قال اوحى الله الى نبي من الانبياء قل للمومنين لايلبسو الباس اعدائي ولا يطعمو امطاعم اعدائي ولا يسلكوا مسالك اعدائي فيكونو ا اعدائي كماهم اعدائي.

۳۵۔ نیز باسناد خود اسماعیل بن مسلم سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا نے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ اہل ایمان سے کہو کہ میرے دشمنوں والا مخصوص لباس نہ پہنیں، میرے دشمنوں والی خوراک نہ کھائیں اور میرے دشمنوں کے راستہ پر نہ چلیں ورنہ وہ بھی اسی طرح میرے دشمن بن جائیں گے۔ جس طرح وہ میرے دشمن [1] ہیں۔

(من لا يحضره الفقيه علل الشرائع)

۱۔ ارشاد قدرت ہے لا تركنو الى الذين ظلموا فتمسكم النار یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو۔ ورنہ تمہیں جہنم کی آگ مس کرے گی۔ اس آیت اور اس جیسی دیگر آیات اور بکثرت روایات سے واضح و آشکار ہوتا ہے کہ ظالموں کی طرف قولاً و فعلاً ہر قسم کا جھکاؤ و میلان حرام ہے۔ ان کا مخصوص لباس پہننا ان کے خاص انداز میں کھانا کھانا اور دیگر تمام امور میں ان سے ہر قسم کی مشابہت پیدا کرنا جائز نہیں ہے بعض حدیثوں میں وارد ہے کہ من تشبہ بقوم فہو منہم،، جو کسی قوم کے ساتھ اپنے آپ کو مشابہ بناتا ہے۔ وہ اسی قوم میں سے شمار ہوتا ہے بناء بریں ظالموں کی روش و رفتار اور ان کے طرز بود و ماند سے اہل ایمان کو بکلی اجتناب و احتراز کرنا چاہیے۔ ان کے لئے سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کا اسوہ حسنہ بہترین نمونہ عمل ہے تا بہ ظالمین چہ رسد؟ والله سبحانه ولی التوفيق (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

بن ظریف عن حماد حریز عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال وجد حجرفیہ انی انا اللہ ذوبکۃ وضعتھا یوم خلقت السمٰوٰت والارض خلقت الشمس والقمر وحففتھا بسبعہ املاک حفاً لا ھلھا فی الماء واللبن یا یتھا رزقھا من ثلاثہ سبل من اعلا ھا و اسفلھا والثنیۃ. قال وروی انہ فی حجر آخر مکتوب ھذا بیت اللہ عزوجل یرزق اھلھا من ثلاثۃ سیل مبارک لاھلھا فی الماء و اللحم و یتر جح فی ھذا الکلام کو نہ حدیثا قد سیاً اعنی من کلام اللہ بقرنیۃ ماقبلہ وما تقدم بعناہ من طریق الکلینی. قال الصدوقؒ و قال الصادق علیہ السلام اذابکی الیتیم احقزلہ العرش فیقول اللہ تعٰر من ھذا الذی ابکی عبدی الذی سلبتہ ابویہ فی صغرہ فوعزتی وجلالی وارتفاعی فی مکانی لایسکتہ عبد مؤمن الا اوجیت لہ الجنۃ وفی کتاب التوحید قال حد ثنا محمد بن الحسن بن الولید قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حد ثنا محمد بن الحسین بن الخطاب عن.

- نیز باسناد خود حماد بن حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک پتھر پایا گیا جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ ''میں مکہ کا مالک ہوں جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو اور سورج چاند کو پیدا کیا۔ اسی دن اس (مکہ) کی بنا رکھی اور اس کو سات فرشتوں سے ڈھانپا ہے۔ اس کے رہنے والوں کے لئے پانی اور دودھ میں برکت ہے ان کا مقررہ رزق تین راستوں سے آتا ہے۔ (۱) اوپر سے (۲) نیچے سے (۳) گھاٹی کے راستے سے دوسری روایت میں ہے کہ پتھر پر یہ عبارت کندہ تھی۔ '' یہ خدا کا گھر ہے اس کے رہنے والوں کو تین راستوں سے رزق دیا جائیگا اور ان کے لیے پانی اور گوشت میں برکت ہے'' مؤلف علام فرماتے ہیں کہ راجح یہ ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے (یعنی اللہ کا کلام ہے۔

۳۷۔ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی یتیم بچہ روتا ہے تو اس کی وجہ سے عرشِ الٰہی کانپ اٹھتا ہے اس وقت خداوند عالم فرماتا

Scanned by CamScanner

ہے کون ہے جس نے میرے اس بندہ (یتیم) کو رلایا ہے جس کے ماں باپ میں نے اس کی صغر سنی میں چھین لئے ہیں، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اور بلندیٔ مقام ومکان کی قسم کہ جو شخص (مہر و محبت سے) اسے خاموش کریگا میں اس کے لئے جنت واجب قرار دوں گا۔ (یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

علی بن اسباط عن علی بن ابی حمزة عن بصیر عن ابی عبدالله علیه السلام فی قول الله تعالیٰ هوا هل التقویٰ و اهل المغفرة، قال قال الله تعٰ انا اهل ان اتقیٰ ولا یشرک بی عبدی شیئاً وانا اهل ان لایشرک بی عبدی شیئاً ان ادخله الجنة وفی کتاب معانی الاخبار عن ابیه عن احمد بن ادریس عن احمد بن ابی عبدالله وعن ابیه رفعه الی ابی عبدالله علیه السلام فی حدث ان الله تعٰ قال من اهان لی ولیاً فقد بارزنی بالمحاربة ودعانی الیها. وفی کتاب عن ابیه عن سعد بن یعقوب بن یزید عن ابن عمیر عن منصوربن یونس قال قال ابو عبد الله علیه السلام ان الله یقول لو لاان یجد عبدی المؤمن فی نفسه لعصبت الکافر بعصابة من ذهب.وفی کتاب ثواب الاعمال بهذا اسناد وعن ابن ابی عمر عبد الرحمن بن بن الحجاج عن ابی عبدالله علیه السلام قال اذا کان یوم القیامته جنیی بعبد فیؤمر.

۳۹۔ شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی کتاب التوحید میں باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد خداوندی ''ہو اہل التقوی و اہل المغفرت) کی تفسیر میں فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں اس کا سزاوار ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرا بندہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائے اور میں اس لائق ہوں کہ اگر میرا بندہ کسی چیز کو میرا شریک قرار نہ دے تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

۴۰۔ نیز اپنی کتاب معانی الاخبار میں باسناد خود احمد بن ابوعبداللہ سے اور وہ اپنے والا سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا فرماتا

Scanned by CamScanner

ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی کی توہین کرتا ہے تو گویا وہ میرے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔

۴۱۔ نیز یہی بزرگوار کتاب علل الشرائع میں باسناد خود منصور بن یونس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میرا بندہ مؤمن اپنے دل میں کوفت محسوس کرے گا تو میں کافر کے سر پر سونے کی پٹی باندھ دیتا۔

۴۲۔ کتاب ثواب الاعمال میں باسناد خود عبدالرحمٰن بن حجاج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک گنہگار بندہ کو لایا جائے گا حکم ہوگا۔

بـه الـى الـنـار فيلتفت فيقول الله تعالىٰ ردوّه فلمااتي به قال له عبدى لم التفت؟ فيـقـول يـارب ! ان ظـنـي بـك ان تـغـفرلي وتسكنني برحمتك جنتك قال فيـقـول الله يا ملائكتي وعزتي وجلالي وآلائي وبلائي وارتفاع مكاني ماظن بي هـذا ساعة من خير قط ولوظن بي ساعة من خير ماروعتّه بالنار اجيزو اله كزبه وادخـلـوه الجنة. وفي كتاب الاعمال عن ابيه عن سعد عن محمد بن الحسـين بـن ابـي الـخـطـاب عـن صفوان بن يحيىٰ عن اسحاق بن عمار عن ابي عبدالله عليه السلام قال عبدالله جرمن احيار بني اسرائيل حتى مارمثل الخلال فاوحى الله الـى نبـي زمـانـه قـال لـه وعـزتـي وجـلالي وجبروتي لوانك عبدتني حتى تـذوب كـمـاتـذوب الـلية فـي الـقـدر ماقبلة منك حتى تاتين من الباب الذى امـرتك! وعـن ابيـه عـن مـحـمـد بـن الـقاسم عن محمد بن على الكوفي عن الـمـفـضـل بـن صالح عن محمد بن علي الحلبي عن زرارة و حمران قال قال ابو عبد الله عليه السلام قال الله تع من عمل يغرى كمن بلا عمل له.

کہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے چنانچہ وہ جہنم کی طرف جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا ارشاد ہوگا اسے واپس لاؤ چنانچہ جب اسے واپس لایا جائے گا تو خدا اس سے فرمائے گا۔ میرا بندہ تو نے مڑ کر کیوں دیکھا ہے؟ بندہ عرض کرے گا۔ میرا گمان تو یہ تھا کہ تو مجھے بخش دیگا اور

Scanned by CamScanner

اپنی رحمت سے مجھے جنت میں جگہ دے گا اس وقت خدا فرمائے گا اے میرے فرشتو! مجھے اپنی عزت وجلال اور نعمت و بلا اور بلندیٔ شان کی قسم اس بندہ نے کبھی ایک لحظہ کیلئے بھی میرے متعلق یہ نیک گمان نہیں کیا تھا۔ ورنہ اگر اس نے کبھی ایسا نیک گمان کیا ہوتا تو میں اسے دوزخ (میں داخل کرنا تو بجائے خود) اسے کبھی ڈراتا بھی نہ بہر حال تم اس کے جھوٹ کو قبول کرلو اور اسے بہشت میں داخل کرو۔

۴۳۔ کتاب عقاب الاعمال میں باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا بنی اسرائیل کے علماء وعباد میں سے ایک شخص نے اس قدر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی کہ خلال کی طرح خشک ہوگیا خدا نے اس زمانہ کے نبی کی طرف وحی کی اور فرمایا (اس عابد سے کہو کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنے جبروت کی قسم اگر تو اس قدر میری عبادت کرے کہ عبادت کرتے کرتے اس طرح پگھل جائے جس طرح ہانڈی میں دنبہ کی لاٹ پگھل جاتی ہے تب بھی میں تیری اس عبادت کو اس وقت تک قبول نہیں کروں گا۔ جب تک تو اس دروازہ سے نہیں آئے گا جس سے آنے کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے۔

۴۴۔ نیز باسناد خود حمران سے اور وہ حضرات امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جو شخص عمل کرے مگر غیر کے لئے (ریاو سمعہ کی خاطر) وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی عمل نہ کیا ہو۔

وعن ابیه عن سعدبن یعقوب بن یزید ابن ابی عمیر عن هشام بن الحکم عن ابی عبدالله علیه السلام فی حدیث ملخصه ان رجلافی الاول طلب الدنیا من ففعل الحلال و الحرام فلم یقدر علیها فامره ابلیس ان یبتدع دنیا وید عوالناس الیه ففعل فاجابه الناس واصاب دنیاً ثم اراد التوبة فاربط نفسه فی سلسلة وقال لا احلها حتیٰ یتوب الله علّی! قال فاوحی الله الی نبی زمانه قل لفلان وعزتی و جلالی لودعوتنی حتی تنقطع اوصالک ماستجبت لک حتی ترد من مات علی مادعوته الیه فیر جع عنه ورواه احمد بن محمد البرقی

Scanned by CamScanner

فی المحاسن عن ابیہ ابن ابی عمیر بن ھشام .

۴۵۔ نیز باسناد خود ہشام بن الحکم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جس نے جائز اور ناجائز ہر طریقہ سے دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی مگر اسے دنیا حاصل نہ ہوئی۔ ایک دن ابلیس لعین نے اسے یہ پٹی پڑھائی کہ ایک نیا دین ایجاد کر اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دے چنانچہ اس نے ایسا کیا اور بہت سے لوگوں نے اس کی دعوت پر لبیک کہی اور اسی طرح بہت سی دنیا کمائی۔ (پس جب مالدار ہو گیا تو) اس نے توبہ کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے آپ کو ایک آہنی زنجیر میں جکڑ دیا اور کہا کہ جب تک خدا میری توبہ قبول نہیں کرے گا اس وقت تک میں اپنے آپ کو نہیں کھولوں گا خدا نے اس دور کے نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں (بدعتی) سے کہو کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر تو مجھے اس قدر پکارے کہ تیرے جسم کے جوڑ جوڑ جدا ہو جائیں تب بھی میں اس وقت تک تیری توبہ قبول نہیں کروں گا جب تک تم ان لوگوں کو جو تمہارے اس غلط طریقہ پر مر گئے ہیں انہیں دوبارہ زندہ کر کے[1] راہ راست پر نہ لے آؤ۔ (عقاب الاعمال کذافی المحاسن)

بن الحکم و محمد بن حمران عن ابی بصیر مثلہ، وعن ابیہ عن سعد عن احمد بن محمد عن علی بن عیسیٰ عن عبی بن سالم قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ اسلام یقول انّ اللہ تع یقول وعزتی وجلالی انی لا اجیب دعوۃ مظلوم اذا دعانی فی مظلمۃ ولاحدعندہ مثل تلک المظلمۃ. محمد بن الحسن الطوسی فی

[1] اسی بناء پر علماء نے لکھا ہے کہ ضال ومضل آدمی کی توبہ قبول نہیں ہوتی اس سے ان نام نہاد مقررین ومبلغین کو درس عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ جو جیفۂ دنیا اور سستی شہرت حاصل کرنے کی خاطر لوگوں کے عقائد واعمال کو خراب وبرباد کرتے ہیں۔ ان کو لمحات فرصت میں سوچنا چاہیے کہ ان کی اس غلط روش ورفتار کا انجام کیا ہوگا؟ یقیناً برا ہوگا برا ہوگا برا ہوگا! آیا ان میں کوئی ایسا رجل رشید ہے جو بلا خوف لومۂ لائم اس غلط طریقہ کار کو ترک کر کے کلمۂ حق کا اشکارا طور پر اظہار کرے؟ آفما اکثر البعبر و اقل الاعتبار؟ یعنی

کاخ جہاں پُر است زذکر گزشتگان لیکن کسے کہ گوش نہد ایں صدا کم است (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

التهـذيـب و نـقلته من خطه عن احمد بن عبدون على بن محمد بن انلزبير عن علـى بن الحسن بن فضال عن على بن الحسن بن يوسف عن ذكريا بن محمد ابـى عبدالله المؤمن عن على بن نعيم عن ابى حمزه عن احد هما قال ان الله تع يـقول ابـن آدم! تـطولـت عـليک ثلاث سترت عليک مالو علم به اهلک مـاواروک ! واوسـعـت عـليک فـاستـقـرضـت مـنـک للک فلم تقدم خيراً وجـعلت لک نظرة عند موتک فى ثلث فلم تقدم خيراً ....! وعن المفيد مـحـمـد بـن الـنـعـمـان عـن مـحمد بن على بن الحسين ابن بابويه عن محمد الحسن الصفار .

۴۶۔ نیز باسناد خود علی بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے تھے کہ خدا فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم مجھے ایک مظلوم کسی مظلمہ (اپنی حق تلفی) میں پکارتا ہے مگر میں اس کی دعا قبول نہیں کرتا کیونکہ خود اس کی گردن میں کسی کا ایسا ہی مظلمہ موجود ہوتا ہے۔

۴۷۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے فرزند آدمؑ ! میں نے تجھ پر (خصوصی طور پر) تین احسان کئے ہیں (۱) تیرے ان عیبوں پر پردہ ڈالا ہے اگر تیرے رشتہ داروں کو ان کا پتہ چل جائے تو وہ تجھے دفن نہ کریں (۲) میں نے تجھے وسعتِ رزق عطا فرمائی ہے پھر تجھ سے بطور قرض حسنہ تیرے ہی فائدہ کے لئے تجھ سے کچھ مال طلب کیا ہے مگر تو نے یہ نیکی نہیں کی (۳) میں نے تجھے مرتے وقت اپنے مال کے ایک ثلث میں وصیت کرنے کی مہلت دی مگر تو نے (اس سے فائدہ نہ اٹھایا) اور مال آگے نہ بھیجا (وائے بر حال تو) (تہذیب الاحکام)

عن ابراهيم بن هاشم عن الوفلى عن السكونى عن جعفر بن محمد عن ابيه عن آبـائه قال اوحى اللهالى نبى من الا نبياء قال قل لقومک لاتلبسو الباس اعدائى

Scanned by CamScanner

ولا تطعموا مطاعم اعدائی ولاتسنا كلوا بما كل اعدائی فتكونو اعدائی كماهم اعدائی: ومحمد بن التعمانعن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن ابيه عن سعد بن عبد الله عن احمد وعن محمد بن النعمان عن محمد بن علی بن بابويه عن ابيه و محمد بن الحسن عن سعد والحميری عن احمد بن ابی عبدالله الباقی عن ابيه عن محمد بن ابن ابی عمير عن حريز عن مرازم عن ابی عبدالله عليه السلام قال سجدة الشكر واجبة علی كل مسلم تتم بها صلوتک ويرضیٰ بهاربک و تعجب الملائكة منک وان العبد اذا صلی ثم سجد سجدة الشكر فتح الرب تبارک وتعالٰی الحجاب بين العبد وبين الملائكة فيقول يا ملائكتی انظرو ا الٰی عبدی اوّی فرضی و تم عهدی ثم سجدلی شكر اَهلٰی ما انعمت به عليه. ملائكتی.

نوٹ: اس سے اگلی حدیث کا مفہوم وہی ہے جو اس حدیث کا ہے جو من لایحضرہ الفقیہ کے حوالہ سے مع ترجمہ گزر چکی ہے جس میں دشمنان خدا جیسے اکل و شرب اور لباس و پوشاک میں مشابہت اختیار کرنے کی مناہی کی گئی ہے (واللہ الموفق) (۴۸) نیز باسناد خود مرازم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا ہر مسلمان پر (نماز فریضہ) کے بعد سجدہ شکر واجب[1] ہے۔ اس سے تمہاری نماز مکمل ہوتی ہے تمہارا پروردگار راضی ہوتا ہے اور ملائکہ تم سے تعجب کرتے ہیں اور بندہ جب نماز ادا کرنے کے بعد سجدہ شکر ادا کرتا ہے تو خدا اپنی قدرت کاملہ سے) اس بندہ اور فرشتوں کے درمیان سے حجاب ہٹا دیتا ہے اور فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! میرے اس بندہ کی طرف نگاہ کرو جس نے میرے فرض کو ادا کرنے اور میرے عہد کو پورا کرنے کے بعد اب میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ شکر کر رہا ہے (پھر فرشتوں سے فرماتا ہے) اے میرے فرشتو!

---

[1] باتفاق روایات و فتاوی فقہاء امامیہ سجدۂ شکر سنت ہے اور اصطلاحی معنوں میں واجب نہیں ہے لہٰذا یہاں جو لفظ وجوب وارد ہے اسے سنت موکدہ پر محمول کیا جائے گا۔ سجدۂ شکر کی دیگر تفصیلات معلوم کرنے کے لئے ہماری کتاب قوانین الشریعہ جلد اوّل کی طرف رجوع کیا جائے۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

ما ذالہ عندی؟ فتقول الملائکۃ یاربنا! رحمتک ثم یقول الرب ثم ماذالہ ؟ فتقول الملائکتہ! یاربنا! کفایۃ مھمہ! فیقول الرب ثم ماذالہ؟ قال ولایبقی شئی من الخیر الاقالتہ الملائکتہ فیقول اللہ تعالیٰ یا ملائکتی ثم ماذا؟ فتقول الملائکۃ یاربنا لا علم لنا! فیقول الرب ! یا ملائکتی الشکر لہ کما شکرلی واقبل الیہ بفضلی واریہ رحمتی؟ ورواہ الصدوق فی الفقھیہ بالاسنادالثانی مناسنادی الی الشیخ البرقی وعن ابیہ و محمد بن موسی بن المتوکل علی علمی بن الحسین السعداٰ باء ی عن احمد بن ابی عبداللہ ببقیۃ السند والمتن الاانہ قال فی اخرہ واریہ وجھی وحججہ بھم یتوجہ العباد الی اللہ والی معرفۃ ربنہ والنظر الیھم یوم القیامۃ ثواب عظیم یفوق کل ثواب انتھیٰ ملخصاً.

وروی الشیخ فی مصباح.

میرے اس بندہ کا کس قدر ثواب میرے ذمہ ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں پروردگار! تیری رحمت ہے پھر فرماتا ہے اس کا اجر کس قدر ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں پروردگارا! تیری جنت! پھر فرماتا ہے میرے فرشتو اور اس کا ثواب کس قدر ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں پروردگارا۔ اس کی مہموں کی کفایت پھر فرماتا ہے اے میرے فرشتو اس کا اور کس قدر صلہ ہے؟ امام فرماتے ہیں کہ اس سوال وجواب میں جب فرشتے خیر وخوبی کی تمام چیزیں عرض کر چکتے ہیں تو پھر خدائے کریم فرماتا ہے اے فرشتو اس بندہ کا اور کیا حق میرے ذمہ ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں پروردگارا اب ہمیں کچھ علم نہیں ہے تب خدا فرماتا ہے کہ میں اس کا اس طرح سے شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح اس نے میرا شکریہ ادا کیا ہے اور اپنے فضل وکرم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اپنی رحمت خاصہ دکھاتا ہوں؟ مولف علام فرماتے ہیں کہ جناب شیخ صدوقؒ نے اس کو ایک اور سلسلہ سند سے نقل کیا ہے جس کا آخری فقرہ یوں ہے" اور میں اسے اپنا وجہ (چہرہ) دکھاتا ہوں" اس کے بعد شیخ موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا کے لئے عام چہروں کی طرح چہرہ کا قائل ہے وہ کافر ہے۔ بلکہ وجہ اللہ سے مراد اس کے انبیاء

Scanned by CamScanner

واوصیاء ہیں جن کے ذریعہ سے خدا تک رسائی حاصل کی جاتی ہے اور اس کی اور اس کے دین کی معرفت حاصل کی جاتی ہے اور بروز قیامت ان ذوات مقدسہ پر نظر ڈالنا ہر کار ثواب سے بڑا کارِ ثواب ہوگا۔ انتہی کلامہٗ۔

المتهجد جيث اورد من الادعية تقال بعد كل فريضة.

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ اِنَّکَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي قَبْضِ رُوحِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ مَسَائَتَهٗ ثم ذكر. الحديث.

وروى الشيخ ابو على الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى فى مجالسه عن والده قال اخبرنا الشيخ المفيد قال اخبرنا ابو المظفر بن احمد ابن البلخى قال اخبر نا ابو على همام الاسكافى قال اخبرنا ابو جعفر احمد بن مانداد قال حد ثنا منصور بن العباس القضبانى عن الحسن بن على النحز اعى عن على بن عقبه عن سالم بن ابى حفصة قال لما مات ابو جعفر الباقر عليه السلام قلتُ لاصحابنا! انتظرونى حتى ادخل على ابى عبدالله فاعزّيه! فد خلت عليه فقلت انا لله وانا اليه راجعون ذهب والله من كان يقول قال رسول الله ولا يسئال.

نوٹ: اس سے اگلی حدیث مکرر ہے کئی بار اس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

۴۹۔ جناب شیخ ابوعلی فرزند طوسیؒ اپنی کتاب امالی میں باسنادِ خود سالم بن ابی حفصہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ہوئی تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہیں میرا انتظار کرو۔ یہاں تک میں حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر تعزیت مسنونہ پیش کر آؤں! چنانچہ میں آنجنابؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اناللہ وانا الیہ راجعون آہ بخدا وہ بزرگوار رحلت کر گیا جو (حدیث بیان کرتے وقت بلاواسطہ) کہا کرتا تھا۔ قال رسول اللہ (رسول خدا نے یوں فرمایا ہے۔) اوران سے یہ پوچھا نہیں جا سکتا تھا۔

Scanned by CamScanner

عـمن بينه وبين رسول الله؟ فسکت ابو عبد الله ساعتةً ثم قال قال الله تع ان من عبادی من يتصدق بشق. تمرة فاربّيه لکم کما يُریٰ احدکم فلوه، حتی اجعلها مثل جبل احد! قال فخر جت الی اصحابی فقلت ما رايئت اعجب من هذا؟ کنا نستعظم قول ابی جعفر عليه السلام قال رسول الله بلا واسطة فقال لی ابو عبدالله عليه السلام قال الله عزوجل بلاواسطة وعن والدهٖ عن المفيد قال اخبرنا ابو بکر محمد بن عمر الجعابی قال حد ثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقلوة قال حد ثنا علی بن الحسين قال حد ثنا العباس بن عامر عن احمد بن رزق عن اسحاق بن عمار قال قال ابو عبدالله عليه السلام يا اسحاق! کيف تصنح بزکارة مالک اذاحضرت؟ فقلت يأ تونی الیٰ المنزل فاعطيهم فقل اذاک يا اسحاق! ذللت المئومنين! فاياک اياک! ان الله.

کہ ان کے اور رسولؐ کے درمیان واسطہ کون ہے؟ سالم بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب میرا کوئی بندہ بطور صدقہ کوئی چیز دیتا ہے خواہ دانۂ خرما کا ایک حصہ ہی کیوں نہ ہو تو میں اس کی اس طرح پرورش کرتا ہوں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو (قد کاٹھ میں) کوہ احد کے برابر کر دیتا ہوں سالم کا بیان ہے کہ جب میں پلٹ کر اپنے اصحاب کے پاس گیا تو میں نے ان سے کہا میں نے اس سے زیادہ تعجب خیز کوئی بات نہیں دیکھی؟ ہم تو امام محمد باقرؑ کے بلاواسطہ (قال رسول اللہؐ) کہنے کو بڑا دعویٰ سمجھتے تھے مگر امام جعفر صادق علیہ السلام تو بلاواسطہ خدا سے نقل کرتے تھے "قال اللہ" کہہ رہے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

۵۰۔ نیز باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اے اسحاق! جب تمہارے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت آتا ہے تو تم کس طرح ادا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ "مستحق لوگ خود میرے پاس آ جاتے ہیں اور میں ان کو دے دیتا ہوں امام نے فرمایا اے اسحاق اس طرح تو تو نے مومنوں کو

Scanned by CamScanner

ذلیل کر دیا۔ [1] (ان کو مجبور کیا کہ وہ چل کر آئیں اور اپنا حق لینے کے لئے دستِ سوال پھیلائیں) خبردار خبردار (ایسا مت کر) کیونکہ خدا

يقول من اذل لی ولیا فقد ارصد لی بالمحاربة. وعن والده عن المفيد قال اخبرنا احمد بن محمد بن الصلت قال اخبرنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال حدثنی احمد بن تجیٰ بن المنذر قال حدثنا حسين بن محمد قال حدثنی ابی عن اسماعيل بن ابی خلف عن صفوان بن مهران عن ابی عبدالله عليه السلام قال ايمارجل اتاه رجل مسلم فی حاجته وهو يقدر علی قضائها فمنعه اياها عيّره الله يوم القيامة تعييراً شديداً وقال له اتاک اخوک فی حاجة جعلت قضاها فی يدک فمنعته اياها زهداً منک فی ثوابها وعزتی وجلالی لاانظر اليک فی حاجة معذباً كنت اومغفوراً لک. احمد بن ابی عبد الله البرقی فی المحاسن عن جعفر بن محمد الاشعری عن عبدالله بن ميمون بن القداح عن ابی عبدالله عليه السلام قال قال الله تعالیٰ.

فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی کو ذلیل کرتا ہے وہ گویا مجھ سے لڑنے کے لئے آمادہ ہے۔

۵۱۔ نیز باسنادِ خود صفوان بن مہران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس شخص کے پاس کوئی مسلمان کوئی ایسی حاجت لے کر جائے جسے وہ پورا کر سکتا ہو مگر وہ اسے پورا نہ کرے تو خداوند عالم بروز قیامت اس پر سخت طعن و تشنیع کرے گا اور فرمائے گا کہ تیرے پاس تیرا بھائی ایک ایسی حاجت لے کر آیا تھا جس کا پورا کرنا میں نے تیرے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ مگر تو نے ثواب میں بے رغبتی کرتے ہوئے اسے پورا نہ کیا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں بھی تیری کسی حاجت پر نگاہ نہیں کروں گا۔ خواہ تجھے عذاب کیا۔

[1] اسی لئے شرعی حکم یہ ہے کہ جس شخص کے ذمہ حقوق واجبہ ہوں وہ خود مستحقین تک پہنچائے۔ شریعت مقدسہ نے مومن کی آبرو کی حفاظت کا یہاں تک اہتمام کیا ہے کہ اگر مستحق کسی شریف خاندان کا چشم و چراغ ہے اور زکوٰۃ و صدقہ لینے کو عار محسوس کرتا ہے تو اسے یہ بتانا بھی ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ وغیرہ یا صدقہ کی رقم ہے بلکہ وہ مال بطور ہدیہ اسے پیش کر دو اور اپنے دل میں واجبی حق ادائیگی کا قصد کر لو تا کہ اس کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ (منہ عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

جائے یا بخش دیا جائے۔

۵۲۔ جناب احمد ابوعبداللہ برقی اپنی کتاب المحاسن میں باسناد خود عبداللہ بن میمون قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا خدا فرماتا ہے۔

انما اقبل الصلوٰة ممن یتوا ضع لعظمتی! ویکف نفسه عن الشهوات من اجلی! ویقطع نهاره بذکری ولا یتعاظم علی خلقی ویطعم الجائع ویکسو العاری ویرحم المصاب ویؤ وی الغریب فذلک یشرق نوره مثل الشمس اجعل له فی الظلمات نوراً وفی الجهالة علماً اکلائه بعزتی واستحفظه ملائکتی یدعونی فالبیه یسئالنی فاعطیه ـــــــ فمثل ذللک عندی مثل الفردوس لایسمو ثمرها والا یتغیر ورقها ـــــــ وعن ابن فضال عن غالب عثمان بشیر الاهان عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال الله یا بن آدم! اذکر نی فی نفسک اذکرک فی نفسی ابن آدم! اذکرنی فی خلاء اذکرک فی خلاً ابن آدم اذکرنی ملأ اذکر فی ملاخیر من ملاک وعن بعض اصحابه عن الحسن بن یوسف بن زکریا عن محمد بن سعود الطائی عن عبد الحمید قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول اذا اجتمع الناس بمنیٰ نادی مناد! ایها الجمع! لو تعلمون بفناءِ مَن لحللتم! لایقنتم بالخلف بعد امغفرة ثم یقول.

کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں صرف اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں۔ (جس میں یہ چند صفتیں پائی جائیں) (۱) میری عظمت وجلالت کے سامنے عاجزی وانکساری کرے (۲) میری خاطر نفس کو شہوات نفسانیہ سے روکے (۳) دن میرے ذکر میں گزارے (۴) میری مخلوق پر اپنی بڑائی و کبریائی ظاہر نہ کرے (۵) بھوکے کو کھانا کھلائے (۶) ننگے کو کپڑا پہنائے (۷) مصیبت زدہ پر رحم وکرم فرمائے (۸) مسافر و بے نوا کو پناہ دے۔ یہ وہ شخص ہے جس کا نور آفتاب عالم تاب کی طرح چمکتا ہے میں اس کے لئے اندھیروں میں روشنی اور جہالت میں علم وفضل قرار دیتا ہوں میں اپنی عزت سے اس کی حراست اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے اس کی

Scanned by CamScanner

حفاظت کا انتظام کرتا ہوں وہ مجھے پکارتا ہے تو میں لبیک کہتا ہوں اور جب کوئی سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اس کی مثال میرے نزدیک فردوس بریں جیسی ہے جس کا پھل خراب نہیں ہوتا ہے اور اس کے برگ و بار متغیر نہیں ہوتے۔

(نوٹ:) اس سے اگلی حدیث مکرر ہے۔ سابقہ ابواب میں باترجمہ گزر چکی ہے۔

الله ان عبداً اوسعت عليه في رزقي لم يعد الى في كل اربع انه المحروم! ورواه الصدوق في الفقيه وفيه لم يعد الى في كى خمس سنين قال البرقي و قال ابو عبد الله عليه السلام قال الله من عمل لي ولغيرى فهو لمن عمل له. قال وفي رواية حريز عن ابي عبدالله عليه السلام قال قال الله ما آمن بي من بات شبعاناً واخوه المسلم طاوٍ ـــــ وعن عثمان بن عيسىٰ عن علي بن سالم عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال الله من شقاء عبدى ان يعمل الاعمال ولم يستخيرني. وعن محمد بن علي عن صفوان بن يحييٰ عن اسحاق بن غالب عن ابي عبدالله عليه السلام قال عبدالله جبر من احيار بني اسرائيل حتى صار مثل الخلال فاوحى الله الى بني ز مانهٖ قل له وعزتي وجلالي لوانک عبد تني حتى تذوب كما تذوب الالية في القدر ماقبلت منک حتى تأتيني من الباب الذى امرتک!

۵۳۔ نیز باسناد خود عبدالحمید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ جب لوگ مقام منیٰ جمع ہوتے ہیں تو (خدا کی طرف سے) ایک منادی ندا کرتا ہے اے لوگو! اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ آج تم کس کی بارگاہ میں حاضر ہو؟ تو پھر تم کو یہ بھی یقین ہو جاتا کہ بخشش گناہان کے بعد تمہیں (مالی) معاوضہ بھی ضرور ملے گا۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ جس بندہ کو میں نے وسعت رزق کی دولت سے نوازا ہے۔ مگر وہ ہر چوتھے سال یہاں مستحبی حج کرنے کے لئے حاضر نہیں ہوتا تو وہ حرمان نصیب ہے اس روایت کو جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے الفقیہہ میں نقل کیا ہے مگر اس میں ہر پانچویں

Scanned by CamScanner

سال،، کی لفظ موجود ہے۔ (نوٹ) اس سے اگلی تین مختصر حدیثوں کا کئی بار ترجمہ گزر چکا ہے۔ فلا حاجۃ الی التکرار۔

۵۴۔ نیز باسناد خود عثمان بن عیسیٰ سے اور بالواسطہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا فرماتا ہے میرے بندہ کی یہ بدبختی ہے کہ وہ کوئی کام کرے مگر پہلے مجھ سے طلب خیر نہ کرے۔ (نوٹ:) اس سے اگلی چار حدیثوں میں سے بعض کا ترجمہ اس باب میں گذر چکا ہے اور بعض کا دوسرے ابواب میں لہٰذا اعادہ وتکرار کی ضرورت نہیں ہے ان چار حدیثوں کے تکرار کے بعد خلقت عقل کے بارے میں اکتا دینے والی تکرار سے کام لیتے ہوئے مؤلف علام نے مختلف اسناد مختلف رواۃ اور مختلف معصومین سے نقل شدہ حدیثیں یہاں جمع کر دی ہیں جن کا اس سے پہلے کئی مرتبہ ترجمہ پیش کیا جا چکا ہے اگر مولف علام ان احادیث کا مفہوم بیان کرنے پر توجہ مبذول کرتے کہ عقل سے مراد کیا ہے؟ اور اس کی خلقت اور پھر اس کے اقبال وادبار کا صحیح مطلب کیا ہے؟ تو اس لفظی بھرتی کرنے سے بدرجہا بہتر ہوتا اس تھکا دینے والی تکرار کا خود مولف کو بھی احساس ہے چنانچہ آخر میں فرماتے ہیں کہ میں نے مناسبت کے وجود (کہ ان سب حدیثوں میں عقل کی خلقت اور اس کی مشترکہ فضیلت کا تذکرہ ہے) کی وجہ سے ان سب حدیثوں کو یہاں جمع کر دیا۔

وعن ابن فضال عن محمد بن الفضل عن ابی حمزة الشمالی قال سمعت ابا عبدالله علیه اسلام یقول قال الله تعالیٰ ما ترددت فی شئ انا فاعله کترددی عن المؤمن! فانی احب لقائه ویکره الموت فازویه عنه ولولم یکن فی الارض الامؤمن واحد لا کتفیت به عن جمیع خلقی ولجعلت له من ایمانه انساً لا یحتاج معه الی احدٍ وعن ابن فضال عن ابی جمیلة عن محمد بن علی الحلبی قال قال ابو عبدالله علیه السلام قال الله لیأ ذن منی بحرب مستذل عبدی المؤمن وماترددت عن شئ کترودی فی موت امؤمن انی لاحب لقائه یکره الموت فاصرنه عنه وانه لید عونی فی امر فاستجیب له لما هو خیر له ولو لم

يكن في الارض الا مؤمن واحد لاكتفيت به عن جميع خلقي ولجعلت له من ايمانه انساً لا يستوحش فيه الى احدٍ وعن محمد بن علي عن وهب بن حفص عن ابي عبدالله عليه السلام قال ان الله خلق العقل فقال له اقبل ثم قال له ادبر ثم قال وعزتي وجلالي ما خلقت شيئاً احب الي منک.

اگرچہ اس باب کے موضوع سے بھی خارج ہونا پڑا ورنہ انسب تو یہ تھا کہ محمد بن مسلم والی دو حدیثوں میں" سے دوسری حدیث" امام محمد باقر علیہ السلام والے باب میں" اور نوفلی والی حدیث جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے باب میں اور اس سلسلہ کی آخری حدیث کتاب کے (آنے والے) آخری باب میں درج کی جاتی ہے۔

فلک الثواب و علیک العقاب وعن السندی بن محمد عن العلابن اربن عن محمد بن مسلم عن ابی جعفرؑ وابی عبدالله علیه السلام قالا لما خلق الله العقل قال له ادبر فادبر ثم قال له اقبل فاقبل فقال وعزتی وجلالی ماخلقت حسنا احسن منک ایاک آمرو ایاک انهی وایاک اثیب وایاک اعاقب وعن الحسن بن محبوب عن العلاء بن زربن عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر قال لما خلق الله العقل استنطقه ثم قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال له عزتی و جلالی ماخلقت خلقاً هوا حب الی منک ولا اكملتک الا فیمن احب اما انی ایاک آمرو ایاک انهیٰ وایاک اثیب وایاک اعاقب وعن علی بن الحکم عن هشام عن ابی عبدالله علیه السلام قال لما خلق الله العقل قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر ثم قال وعزتی وجلالی ماخلقت خلقاً هوا حب الی منک بک آخذ وبک اعطی وبک اثیب و اعاقب وعن ابیه عن عبدالله بن الفضل النوفلی ابیه عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول اللهؐ خلق الله العقل فقال له اقبل.

ان تمام احادیث کو باہم ملانے کے بعد ان کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ جب خلاق عالم نے عقل کو پیدا کیا

Scanned by CamScanner

تو اسے گویا کیا اور اس سے فرمایا آگے بڑھ تو وہ آگے بڑھی۔ پھر فرمایا اب پیچھے ہٹ تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر اسے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو تجھ سے بڑھ کر مجھے محبوب ہو۔ میں تیری وجہ سے ہی امر کروں گا اور تیری وجہ سے ہی ثواب دوں گا۔

فاقبل ثم قال له ادبر فادبر ثم قال ماخلقت خلقاً هوا حب الي منک وعن بعض اصحا بنا رفعه قال ان الله خلق العقل فقال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فقال وعزتي وجلالي ماخلقت شيئاً احسن منک ولا احب الي منک بک اخذ وبک اعطي. اقول في بعض هذه الاحاديث ماهو خارج عن موضوع الباب وانماور دته موجود تمام المناسبة والافكان ينبغي ايراد الحديث الثاني من حديثي محمد بن مسلم في باب ابي جعفرؑ وحديث النوفلي في باب الرسول والحديث الآخير في الباب الاخير من الكتاب وعن احمد بن محمد بن عيسیٰ عن احمد يفي ابن محمد ابن ابي نصر البز نطي عن يوسي بن عقيل عمن رواه عن ابي عبدالله عليه السلام قال الغريب اذا حضره الموت التفت يمنة ويسرةً فلم يراحداً رفع راسه فيقول الله الي من تلتفت الي من هو خير لک مني وعزتي وجلالي لئن اطلقت عنک عقدتک.

لے اور تیری وجہ سے ہی عقاب کروں گا اور تیری وجہ سے ہی قبول کروں گا اور تیری وجہ سے ہی عطا کروں گا

(۵۵)۔ نیز باسناد بن عقیل سے اور وہ بالواسطہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

لے یہ حدیث مختلف الفاظ وعبارات کے ساتھ کتب فریقین میں مذکور ہے اہم بات یہ ہے کہ اس سے مراد کیا ہے اور اس کے اقبال وادبار کا کیا مفہوم ہے؟ واضح ہو کہ عقل سے مراد وہ جوہر ملکوتی نورانی ہے جسے خدا نے اپنے خاص نور سے پیدا کیا ہے جسکے ذریعے انسان چیزوں کی حقیقت کو درک کرتا ہے اور معلوم سے مجہول کا سراغ لگاتا ہے اور اسی کی وجہ سے آدمی احکام شرعیہ کا مکلف ہوتا ہے۔ اگر عقل نہیں تو پھر شرعی تکلیف بھی نہیں ہے (مرآۃ العقول والوانی)۔ اس عقل کے بہت سے آثار وخواص میں سے ایک اثر اور خاصہ یہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے خدا کی عبادت کی جاتی ہے اور جنت کی جاگیر حاصل کی جاتی ہے۔ (اصول کافی)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں فرمایا جب کسی بے نوا مسافر کو موت گھیر لے اور وہ دائیں بائیں دیکھے مگر کسی (عزیز یا تیماردار کو) نہ پائے اور پھر سر اٹھا کر اوپر دیکھے تو خدا فرماتا ہے تو کس کی طرف دیکھتا ہے؟ آیا اس کی طرف جو تیرے لئے مجھ سے بہتر ہے؟ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ اگر میں نے تیری یہ گرہ کھول دی (اس ورطہ سے نجات دیدی)

لاصیرنک الی طاعتی ولئن قبضتک لا صیرنک الی کرامتی ابوعمر و محمد بن عمر بن عبد العزیز الکشی عن محمد بن ابراهیم عن محمد بن علی القمی عن عبداللہ بن محمد بن عیسی عن هشامبن سالم عن زرارة عن سالم بن ابی حفصة قال دخلت علی ابی عبداللہ علیه السلام فقلت عنداللہ تحتسب مصابنا برجل کان اذاحدث قال قال رسول اللہ فقال ابو عبداللہ علیه السلام قال اللہ مامن شئ الا وقد وکلت به غیری الاالصدقة فانی اتلقفها بیدی تلقفاً حتی ان الرجل والمرأة لیتصدق بتمرة اوبشق تمرة فار بیها کما یری احد کم فلوه اوفصیله فیلقاه یوم القیامته وهو مثل جبل احدو اعظم من احد...... ورواه الکینی وابو علی الطوسی تقدم ورواه ابن فهدفی عدة الدعی مرسلاً......

تو تجھے اپنی اطاعت کی طرف لوٹاؤں گا اور اگر تجھے اپنی بارگاہ میں بلا لیا تو تجھے اپنی عزت وکرامت کی طرف لے جاؤں گا (نوٹ) اس سے اگلی حدیث مکرر ہے قبل ازیں کئی بار اس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

باب ابی الحَسن مُوسیٰ بن جعفر الکاظِم عَلیه السَّلام

محمد بن یعقوب عن عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد عن عثمان بن عیسیٰ عن مبارک غلام شعیب قال سمعت اباالحسن موسیٰ بن جعفر علیه السلام یقول ان اللہ یقول انی لم اغن الغنی لکرامةٍ له علّی ولم افقر الفقیر لهو ان به علّی وهو مما ابتلیت به الاغنیاء بالفقراء ولو لاالفقراء لم

Scanned by CamScanner

یستوجب الاغنیاء الجنة ____: وعنهم عن احمد بن فضال عن الحسن بن الجهم قال سمعت ابا الحسن علیه السلام یقول ان رجلاً فی اسرائیل عبدالله اربعین سنةً ثم قرّب قرباناً .

(۶) باب امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مبارک سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ خدا فرماتا ہے میں نے مالدار کو اس لئے مالدار نہیں بنایا کہ وہ میری نگاہ میں کوئی کرامت و بزرگی رکھتا ہے اور نہ غریب و نادار کو اس لئے نادار بنایا ہے کہ وہ میری نظر میں ذلیل و خوار ہے۔ (بلکہ بات صرف اس قدر ہے کہ میں نے امتحان کے پرچے جدا جدا بنائے ہیں۔) میں نے مالداروں کا ناداروں کے ذریعہ سے امتحان لیا ہے لہٰذا اگر فقراء و مساکین نہ ہوتے تو مالدار کبھی جنت کے حقدار نہ ہوتے (اصول کافی)

۲۔ نیز باسناد خود حسن بن جہم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے پورے چالیس سال تک خدا کی عبادت کی اس کے بعد کوئی قربانی پیش کی۔

فلم یقبل منه فقال لنفسه ما اتیت لا من قبلک وما الذنب الالک قال فاوحی الله الیه ذمک لنفسک افضل من عبادتک اربعین سنةً وعن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمدبن عیسیٰ عن احمد بن محمد بن ابی نصر عن درست قال سمعت ابا ابراهیمؑ یقول اذا مرض المؤمن اوحی الله الی صاحب الشمال لاتکتب علی عبدی مادام فی حبسی ووثاقی ذنباً ویوحی الی صاحب الیمین اکتب له ماتکتب له فی صحته من الحسنات"

جو قبول نہ ہوئی اس نے اپنے نفس کو خطاب کر کے کہا کہ یہ سب کچھ تیری وجہ سے ہوا ہے اور

Scanned by CamScanner

اس میں صرف تو ہی قصوروار ہے! خدا نے اسے وحی کی کہ تیری چالیس سالہ عبادت سے (چند لمحوں کے لئے) اپنے نفس کی ملامت کرنا بہتر و برتر ہے۔ (۳) نیز باسناد خود درست سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ جب کوئی مؤمن بیمار ہوتا ہے تو خدا بائیں طرف والے فرشتے کو وحی فرماتا ہے کہ جب تک یہ بندہ میری قید میں گرفتار ہے اس کا کوئی گناہ نہ لکھنا اور دائیں طرف والے فرشتے کو وحی کرتا ہے کہ اسکی وہ نیکیاں جو اسکی صحت کی حالت میں لکھتا تھا وہ برابر لکھتا رہ۔ (وارے شان کریمی؟)

باب ابی الحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السّلام

محمد بن یعقوب عن محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد ابن عیسیٰ عن احمد بن محمد بن ابی نصر عن ابن الحسن الرضا علیہ السلام قال قال اللہ ابن آدم.

(۷) باب ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام

(۱) (۲) اس باب کی پہلی دو حدیثیں جو کہ کافی سے منقول ہیں ان کا مفہوم وہی ہے جو باب امام زین العابدینؑ میں واردشدہ تیسری حدیث کا ہے۔ جو افعال العباد کے بارے میں وارد ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ لاجبر و لاتفویض بل امر بین الامرین۔ اس موضوع کی مزید وضاحت کیلئے ہماری کتاب احسن الفوائد کی طرف رجوع کیا جائے۔ فان فیہ شفاءٌ لکل علیل

بمشیتی کنت الذی تشاء لنفسک وبقوتی ادیت فرائضی وبنعمتک قویت علی معصیتی جعلتک سمیعاً بصیراً قویاً ما اصابک من حسنة فمن اللہ وما اصابک من سیئة فمن نفسک وذالک انی اولیٰ بحسناتک منک وانت اولیٰ بسیاتک منی انا لااسئل عما افعل وھنم یسئلون ورواہ الصدوق فی

Scanned by CamScanner

عیون الاخبار وفی کتاب التوحید عن ابیه و محمد بن الحسن بن احمد بن الولید عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد عیسیٰ ورواہ عبداللہبن جعفر الحمیری فی قرب الاسناد عن احمد بن محمد بن عیسیٰ مثلہ. وعن الحسین بن محمد عن معلیٰ بن محمد عن الحسن بن علی عن الرضا علیہ السلام قال سألتہ فقلت فوض اللہ الامر الی العباد؟ فقال اللہ اعزمن ذلک؟ فاجبر ھم علی المعاضی؟ قال اللہ اعدرو احکم من ذالک! ثم قال قال اللہ ابن آدم! انا اولیٰ بحسناتک منک وانت اولی بسنیاتک منی عملت المعای بقوتی التی جعلتھا فیک! ورواہ الصدوق فی کتاب التوحید وفی عیون الاخیار عن جعفر بن محمد بن مسرور عن الحسین بن محمد ببقیۃ السند وعن علی بن ابراھیم الھاشمی عن جہ محمد بن.

(۳) نیز شیخ کلینیؒ باسناد خود سلیمان جعفری سے اور وہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خدا نے اپنے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ جب میری اطاعت وفرمانبرداری کی جاتی ہے تو میں راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا کرتا ہوں اور پھر میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہوتی اور جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں ناراض ہوتا ہوں اور جب میں ناراض ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت ساتویں پشت تک پہنچتی ہے۔ (یعنی ساتویں پشت تک اس کا اثر بد باقی رہتا ہے۔) (العیاذ باللہ)

الحسن بن محمد بن عبداللہ سلمان الجعفری عن الرضا علیہ السلام قال اوحی اللہ الی نبی من الانبیاء اذا اطعت رضیت واذا رضیت بارکت ولیس لبرکتی نھایۃ واذا غضبت لعنت ولعنتی تبلغ السابع من الولد وعن محمد بن یحیٰ عن احمد بن محمد بن اسماعیل غن الرضا علیہ السلام قال احسن الظن باللہ! فان اللہ یقول انا عندظن عبدی ان خیراً فخیراً وان شراً فشراً. ورواہ الصدوق فی عیون الاخبار قال حد ثنا الحاکم ابومحمد جعفر بن شاذان قال

حدثنی عمی عبداللہ محمد بن شاذان قال حدثنا الفضل بن شاذان قال حدثنا محمد بن اسماعیل بن بزیع ثم ذکر مثلہ ـــــ وعن ابی عبداللہ العاصمی عن علی بن الحسن عن علی بن اسباط عن الحسن بن الجھم عن الرضا علیہ السلام قال ان اللہ خلق العقل فقال لہ اقبل فاقبل وقال لہ ادبر فادبر. فقال وعزتی ماخلقت شیئاً احسن منک واحب الی منک بک آخذ وبک اعطی.

(۴) نیز یہی جناب باسناد خود محمد بن اسماعیل سے اور وہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا خدا کے متعلق حسن ظن رکھو کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ظن وگمان کے پاس ہوتا ہوں اگر وہ اچھا گمان کرتا ہے تو اسے اچھی جزا دیتا ہوں اور اگر برا گمان کرتا ہے تو اسے بری جزا دیتا ہوں۔

نوٹ: اس سلسلہ کی آخری حدیث خلقت عقل کے بارے میں ہے جس کا مطلب وہی ہے جو باب امام جعفر صادق علیہ السلام کے آخری حصہ میں وارد شدہ حدیثوں کا ہے۔ فرا تبع۔

باب مالم یتصل بامام معَین منھم علیھم السلام

روی الشھید الثانی فی کتاب مُسکّن الفؤاد عند فقد الاحبة والاولاد قال اوحی اللہ الی بعض الصدیقین ان لی عباداً یحبونی واحبھم ویشتاقون الی فاشتاق الیھم ویذکرونی فاذکرھم فان احذت طریقھم احببتک وان عدلت عنھم مقتک! قال یارب! ماعلامتھم؟ قال یراعون الظلال بالنھار کما یراعی الشفیق غنمہ ویحنون الی غروب الشمس کما تحن الطیر الی اوکارھا فاذاجن اللیل واختلط الظلام وفرشت الفرش ونصبت الاسرة وخلا کل حبیب بحبیبہ نظبوا الی اقدامھم وافترشوا الی وجوھھم وناجونی بکلامی.

Scanned by CamScanner

(۸) (آخری) باب ان احادیث قدسیہ کا بیان جو کسی خاص امام علیہ السلام سے مروی نہیں ہیں

(۱) حضرت شہید ثانی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ مسکن الفؤاد میں روایت کرتے ہیں فرمایا خداوند عالم نے بعض صدیقین کو وحی فرمائی کہ میرے کچھ ایسے خالص بندے ہیں جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں وہ میرے مشتاق ہیں اور میں ان کا مشتاق ہوں وہ مجھے یاد کرتے ہیں اور میں ان کو یاد کرتا ہوں اگر تم انکے راستہ پر گامزن ہوگے تو میں تم سے بھی محبت کرونگا اور اگر ان کے راستہ سے روگردانی کروگے تو میں تم سے نفرت کروں گا پروردگار! تیرے ان خاص بندوں کی) علامت کیا ہے؟ فرمایا وہ اپنے دن کی اس طرح حفاظت کرتے ہیں جس طرح مہربان چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کی حفاظت کرتا ہے (عبادت کے سوا کسی اور کام میں بسر نہ ہو) (دلجمعی کے ساتھ عبادت خدا کرنے کیلئے) غروب آفتاب کے اس طرح مشتاق ہوتے جس طرح پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف مائل ہوتا ہے پس جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے اور (آرام کی خاطر لوگوں کے لئے) بستر خواب بچھ جاتے ہیں اور لوگ محو آرام ہو جاتے ہیں اور ہر حبیب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت گزین ہو جاتا ہے تو یہ لوگ اپنے قدموں پر

وتملقوا الی باتمامی! فبین صریخ و باک و بین متأوه و شاک وبین قائم وقاعدوبین راکع وساجد بعینی مایتحملون من اجلی وبسمعی مایسئلون من حبّی اول ما اعطیهم ثلاثاً اقذف من نوری فی قلوبهم فیخبرون عنی کما اخبر عنهم. والثانی لو کانت السموات والارض وما فیها فی موازینهم لاستقلتها لهم والثالث اقبل بوجهی علیهم فترنی من اقبلت بوجهی علیهم یعلم احد ما اریدان اعطیه.

قال وروی ان الله وتع یقول انا الله لا اله الا انا من لم یصبر علی بلائی ولم

Scanned by CamScanner

یرض بقضائی فلیتخذ رباً سوائی وفی کتاب الآداب قال وروی الحدیث القدسی من افسد جوانیه افسد اللہ برانیه وفی رسالة الغیبة قال فی بعض کتب اللہ یا بن.

(عبادت کیلئے) کھڑے ہو جاتے ہیں اور میرے لئے اپنے چہرے کا فرش بچھاتے ہیں۔ (خاک پر منہ رگڑتے ہوئے سجدے کرتے ہیں اور میرے کلام کے ساتھ مجھ سے دعا ومناجات کرتے ہیں اور میرے لئے تملق وتذلل کرتے ہیں پس وہ کبھی نالہ وشیون کرتے ہیں اور کبھی گریہ وبکا، آہ وپکار کرتے ہیں اور کبھی شکوہ وشکایت کبھی قیام میں ہیں اور کبھی قعود میں کبھی رکوع میں ہیں اور کبھی سجود میں یہ لوگ میری خاطر جو تکلیفیں جھیلتے ہیں وہ میرے سامنے ہیں اور میری محبت کے بارے میں جو جو سوال کرتے ہیں وہ میرے گوش گذار ہیں سب سے پہلے میں ان کو تین چیزیں عطا کرتا ہوں۔۱) ان کے دلوں میں اپنا نور خاص ڈال دیتا ہوں جس کی وجہ سے وہ میری طرف سے اس طرح خبر دیتے ہیں جس طرح میں ان کی طرف سے خبر دیتا ہوں۔۲) اگر تمام آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کے پلڑے میں ڈال دیا جائے تو میں اسے بھی ان کے لئے تھوڑا سمجھتا ہوں۔۳) میں ان کی طرف خصوصی توجہ کرتا ہوں اور تم سمجھ سکتے ہو کہ جس کی طرف میں خصوصی توجہ کروں پھر کون سمجھ سکتا ہے کہ میں اسے کیا کچھ عطا کرنا چاہتا ہوں؟

(۲) نیز شہید ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ روایت میں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو شخص میری (نازل کردہ) بلا ومصیبت پر صبر نہیں کرتا اور میری قضا قدر پر راضی نہیں رہتا اسے چاہیے کہ میرے علاوہ کوئی اور خدا تلاش کرے۔

(۳) نیز شہید ثانیؒ اپنے رسالہ آداب (منیتہ المرید) میں فرماتے ہیں حدیث قدسی میں وارد ہے کہ جو شخص اپنے باطن کو خراب کرے خدا اس کے ظاہر کو خراب کر دیتا ہے نیز شہید ثانیؒ اپنے رسالہ غیبتہ میں فرماتے ہیں بعض کتب الٰہیہ میں وارد ہے کہ اے فرزند

آدم! اذکرنی حین تغضب اذکرک حین اغضب فلا امحقک فیمن امحق

Scanned by CamScanner

وفی کتاب اسرار الصلوة قال ان الله یقول علیک اخفائه وعلی اظهاره ویقول من اصلح مابینه وبین الله اصلح الله مابینه وبین الناس ویقول اعددت لعبادی الصالحین مالاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محمدبن علی بن عثمان الکراجکی فی کتاب معدن الجواهر ورياضة الخواطر قال وروی ان فی بعض کتب الله عن عافیته من ثلاث فقد اتممت علیه نعمتی من اغنیته من مال اخیه، وعن سلطان یأتیه وعن طبیب یستشفیه وفی ابحنز الرابع من کنز الفوائد قال روی ان الله قال انا عند ظن عبدی بی فلایظن بی الا خیراً وفی الجزء الخامس منه فی فصل وصفه لذکرو جوب الموالات لاولیاء الله والمعادت لاعداء الله قال وعن احد هم علیهم السلام ان الله.

آدم! تو غصّے کی حالت میں مجھے یاد کر میں بھی غصّے کے وقت تجھے یاد کروں گا اور ہلاک ہونے والوں میں تجھے ہلاک نہیں کروں گا۔

(۴) نیز شہید ثانی علیہ الرحمہ نے رسالہ اسرار الصلوٰۃ میں ذکر کیا ہے کہ خدا فرماتا ہے (اے بندہ) تیرا کام ہے نیک کام کو پوشیدہ طور پر بجالانا اور میرا کام ہے اسے ظاہر و اشکار کرنا۔

(۵) نیز شہید ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے اپنے تعلقات خوشگوار بنالیتا ہے تو لوگوں سے اس کے معاملات میں خوشگوار بنا دیتا ہوں۔

(۶) نیز فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (جنت میں) وہ کچھ مہیا کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی آدمی کے دل ودماغ میں گزرا ہے۔

(۷) فاضل کراجکی اپنے رسالہ معدن الجواہر میں فرماتے ہیں کہ بعض کتب الٰہیہ میں وارد ہے کہ جس بندے کو میں تین چیزوں سے نجات دے دوں۔ گویا اس پر میں نے اپنی نعمت تمام کر دی ہے۔ ۱) یعنی بھائی کے مال سے ۲) بادشاہ کے پاس جانے سے ۳) طبیب سے شفا طلب کرنے سے بے نیاز کر دوں۔

Scanned by CamScanner

(۸) نیز کراجکی کنز الفوائد جز پنجم میں بیان فرماتے ہیں کہ کسی امام علیہ السلام سے مروی ہے کہ خداوندِ کریم نے

اوحی الله الی بعض انبیاء ئه قل لفلان الزاهد العابد اماالزهد فی الدنیا فانک استعجلت الراحة لنفسک واماانقطاعک الی فانک تعززت بی فما فعلت فیما یحبب لی علیک؟ فقال ماالذی لله علی؟ فقال الله تعالیٰ قل له هل والیت فیّ ولیاً اوعادیت فیّ عدواً؟ محمد بن علی بن بابویه فی کتاب عقاب الاعمال عن عن ابیه عن سعد عن احمد بن ابی عبد الله عن بعض اصحابهٖ عن علی بن اسماعیل المیثمی عن بشیراً لدّهان عمن ذکروه عن میثم رفعه قال قال الله لع الا انیل رحمتی من یعرضنی للایمان الکاذیة ولا ادنی منی یوم القیامة من کان زانیاً وفی کتاب العلل قال حد ثنا محد بن علی ماجیلویه قال حد ثنی محمد بن یحییٰ العطارعن محمد بن یحییٰ الاشعری عن موسیٰ بن جعفر البغدادی عن محمد بن الحسن بن شمول عن علی بن محمد.

اپنے بعض انبیاء کو وحی فرمائی کہ فلاں عابد وزاہد سے کہو کہ تو نے زہد تو اپنے نفس کی جلد اسائش و سکون کی خاطر اختیار کیا ہے اور مجھ سے جو لو لگائی ہے تو یہ اپنے لئے سرمایہ عزت مہیا کرنے کے لئے ذرا یہ تو بتا کہ تو نے میرے ان فرائض کے ساتھ کیا کیا ہے جو میں نے تجھ پر واجب کئے ہیں؟ اس (عابد) نے عرض کیا کہ خدا کا کیا فرض میرے ذمہ ہے؟ خدا نے (نبی سے) فرمایا اس سے کہو کیا میری خاطر میرے کسی دوست سے دوستی اور میری خاطر میرے کسی دشمن سے دشمنی کی ہے؟ (یعنی الحب فی الله والبعض لله۔ خدا کا اہم ترین فریضہ ہے)

(۹) حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ عقاب الاعمال میں میثم سے روایت کرتے ہیں اور وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے کہ میں کبھی اپنی رحمت اس شخص کے شامل حال نہیں کروں گا جو مجھے اپنی جھوٹی قسموں کا نشانہ بنائے گا اور میں اس شخص کو بروز قیامت اپنا قرب عطا نہیں کروں گا جو زناکار ہوگا۔

Scanned by CamScanner

النوفلی قال سمعته یقول ان العبد لیقوم فی اللیل فیمیل به النعاس یمیناً وشمالاً وقد وقع ذقنه علی صدره فیأ مر اللہ تع ابواب السماء فتفتح ثم یقول للملائکة انظر واالی عبدی مایصیبه بالتقرب الی بما لم افترض علیه راجیاً منی مثلاث خصال ذنب اغفره، اوتوبة اجد دهاله اورزق ازیده فیه اشهدکم ملائکتی انی قد جمعتهن له وفی ثواب الاعمال عن ابیه عن سعد بن موسیٰ بن جعفر البغدادی ببقیه السند مثله وفی کتاب من لایحضره الفقیهه قال روی انه اذا اخذ الناس منازلهم بمنٰی نادا هم منادٍ لو علمتم بفناء من حللتم لایقنتم بال خلف بعد المغفرة ــــ قال وروی ان الجبار جل شانه یقول ان عبداً احسنت الیه واجملت فلم یزرنی الی هذا المکان فی کل خمس سنین انه لمحروم ورواه البرقی فی المحاسن کما تقدم نی باب ابی عبداللہ علیه السلام.

(۱۰) نیز جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ علل الشرائع میں روایت فرماتے ہیں کہ (جب بندہ (نمازِ شب ادا کرنے کے لئے خواب گراں سے) اٹھتا ہے اور اسے اونگھ آ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ کبھی دائیں طرف جھکتا ہے اور کبھی بائیں طرف اور اس کی ٹھوڑی اس کے سینہ کو جا چھوتی ہے تو اس وقت خدائے تعالیٰ آسمانوں کے دروازے کھولنے کا حکم دیتا ہے چنانچہ وہ کھول دیئے جاتے ہیں پھر ملائکہ سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کی طرف نگاہ کرو کہ میں نے جو چیز اس پر فرض بھی نہیں کی (نوافل شب) وہ اس کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرنے کی خاطر کس قدر زحمت برداشت کر رہا ہے؟ وہ مجھ سے تین چیزوں کا طلب گار ہے ۔ا) گناہ کی بخشش ۔۲) توبہ کی تجدید۔۳) وسعت رزق تم گواہ رہنا کہ میں نے یہ تینوں چیزیں اسے عطا کر دی ہیں۔

نوٹ: اس کے بعد والی دو حدیثوں کا باب امام جعفر صادق علیہ السلام میں ترجمہ گزر چکا ہے۔

قال الصدوقؒ وروی ان الکعبةشکت الی اللہ فی الفترة بین عیسیٰ و محمدؐ فقالت یارب! مالی قل زواری؟ مالی قل عوادی؟ فاوحی اللہ الیها انی منزل

نوراً جدیدا علی قوم یحنون الیک کما تحن الانعام الی اولادھا ویزفون الیک کما تزف النسوان الی ازواجھا یعنی امسة محمدؐ وعن ابیہ عن سعد عن محمد بن عیسیٰ بن عبید الیقطینی وعن محمد بن الحسن بن الولید عن محمد بن الحسن الصفار عن محمد بن عیسیٰ عن زکریا المؤمن عن ابی حمزة عن بعض الائمة علیھم السلام قال ان اللہ یقول ابن آدم! تطولت علیک بثلاث سترت علیک مالو یعلم بہ اھلک ماواروک! و واسعت علیک فاستقر ضت منک فلم تقدم خیراً وجعلت لک نظرة عندہ موتک فی ثلثک فلم تقدم خیراً ____

(۱۱) شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مروی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیانی زمانہ میں خانہ کعبہ نے بارگاہِ خداوندی میں زائرین کی آمدورفت کی قلت کی شکایت کی تو خدا نے اسے وحی فرمائی کہ میں اپنا نیا نور نازل کرنے والا ہوں اس قوم پر جو تیری طرف اس طرح جھکاؤ کرے گی۔ جس طرح حیوانات اپنی اولاد کی طرف جھکاؤ کرتے ہیں اور اس طرح جلدی تیری طرف آئے گی جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کی طرف جاتی ہیں اس سے خدا کا مقصود امت محمدؐ یہ ہے۔"

نوٹ: اس حدیث کا ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام والے باب کے وسط میں گزر چکا ہے جس میں خالق مہربان کی پردہ پوشی فرمانے کا تذکرہ ہے۔ فلا طیل الکلام بالتکرار۔

وروی الحافظ البرسی قال وردفی الحدیث القدسی عن الرب تعالیٰ انہ یقول عبدی اطعنی اجعلک مثلی لے.

انا حی لا اموت اجعلک حیاً لاتموت انا غنی لا افتقر اجعلک غنیاً لاتفتقر انا مھما اشاء یکون أجعلک مھنما تشاء تکون قال ومنہ الی من الحدیث القدسی ____

(۱۲) حافظ برسی بیان کرتے ہیں کہ حدیث قدسی میں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اے میرا بندہ! تو میری اطاعت کر میں تجھے اپنی مثل بنا دوں گا میں وہ زندہ ہوں جسے موت نہیں آتی میں

تجھے بھی ایسا زندہ بنادوں گا کہ تو نہیں مرے گا۔ میں ایسا بے نیاز ہوں جو کسی کا محتاج نہیں ہے تجھے بھی بے نیاز بنادوں گا میں وہ ہوں کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے تجھے بھی ایسا بنادوں گا کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے گا تو وہ ہو جائے گی۔ ا

ا ہمیشہ اس قسم کی سند کے اعتبار سے ضعیف بلکہ موضوع اور دلالت کے لحاظ سے متشابہ روایات کے ساتھ صوفی اور غالی لوگ تمسک کر کے اپنے باطل نظریات کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دینے کی ناکام کوشش کیا کرتے ہیں جو کہ تارعنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے چنانچہ یہ حدیث بچند وجہ ناقابل استدلال ہے۔۱) اس روایت کو صرف حافظ رجب برسی نے اپنی کتاب انوار الیقین میں نقل کیا ہے اور ارباب علم جانتے ہیں کہ اگر برسی مکمل غالی نہیں تو مائل بغلو ضرور ہیں اسی لئے علماء محققین نے کہا ہے جس چیز کے نقل کرنے میں حافظ برسی متفرد ہوں اس پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے چنانچہ سرکار علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں " ولا عبرۃ بمارواہ البرسی من ضعاف الاخبار " (رسالہ لیلیہ)۔۲) راوی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یہ روایت مرسل بلکہ مجہول ہے۔۳) کسی امام سے مروی نہیں ہے وکلما لم یخرج من ہذاالبیت فہوزخرف (جو چیز آل محمدؐ کے گھر سے نہ نکلے وہ باطل ہے)۔۴) یہ نص قرآنی کے خلاف ہے خدا فرماتا ہے لیس کمثلہ شئی (کہ کوئی چیز میری مثل و مانند نہیں ہے) ظاہر ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ بالاتفاق باطل ہوتی ہے۔۵) یہ مشاہدہ وجدان کے خلاف ہے چنانچہ اس میں وارد ہے کہ تو میری اطاعت کر میں تجھے اپنی طرح حی لایموت بنادوں گا باتفاق تمام فرق اسلام ساری کائنات سے زیادہ عبادت گزار و اطاعت شعار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے مگر ان کے متعلق ارشاد قدرت ہے انک میت وانہم میتون۔ (تم موت کا ذائقہ چکھنے والے ہو) تو جب احمد مرسل نہ رہے کون رہے گا؟ نیز اس میں وارد ہے تو اطاعت کر میں تجھے اپنی طرح غنی مطلق بنادوں گا۔ بھلا ممکن سے فقر و افتقار کو کس طرح علیحدہ کیا جاسکتا ہے؟ قلب ماہیت ممکن نہیں ہے تو پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ممکن واجب ہو جائے لہٰذا جو حدیث مشاہدہ و وجدان یعنی درایت کے خلاف ہو وہ ناقابل اعتبار ہوتی ہے۔۶) انہی دلائل سے اس سلسلہ کی دوسری حدیث بھی ناقابل احتجاج قرار پائی ہے مزید برآں اس میں ایک اور داخلی شہادت بھی اس کے غلط ہونے کی موجود ہے وہ یہ کہ اللہ پر بندوں کی اطاعت کرنے کا اطلاق کیا گیا ہے" کہ اس کے خاص بندے اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ ان کی اطاعت کرتا ہے حالانکہ ارباب عقل وعلم جانتے ہیں کہ اطاعت (فرمانبرداری) کا اطلاق بزرگ کے بالمقابل خورد پر ہوتا ہے اور اگر کوئی بزرگ کسی خورد کی بات دعا و استدعا کو قبول کرلے تو اسے " اجابت " کہا جاتا ہے نہ کہ اطاعت اس قسم کی ایک اور روایت اس کے بعد کعب الاحبار یہودی نژاد (مسلمان) کے روایات میں بھی موجود ہے۔ اہل تحقیق کے نزدیک کعب الاحبار کی مرویات کا جو درجہ و مقام ہے وہ معلوم عوام ہے لہٰذا کسی مزید بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ انجا کہ عیاں است چہ حاجت بیان است فتدبر وتشکر (احقر مترجم عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

(۱۴) نیز حافظ برسی کہتے ہیں۔ حدیث قدسی میں وارد ہے۔

ان لله عباداً اطاعوه فيما اراده فاطاعهم فيما ارادو بيقلولون للشئ كن فيكون قال وجاء في الاحاديث القدسيات ان الله يقول عبدى خلقت الاشياء لاجلك وخلقتك لاجلي وهبتك الدنيا بالاحسان والاخرة بالايمان.

وروى الشيخ ابو على الفضل بن الحسن الطبرسى فى التفسير الصغير عند قوله تع " فلا تعلم نفس ما اخفى لهم " قال فى الحديث يقول الله تع اعددت لعبادى الصالحين مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر مبله ما اطلعتكم عليه اقراء ان شئتم. " فلا تعلم نفس " الاية. وفى تفسير قوله " فطرة الله التى فطر الناس عليها قال ومنه الحديث خلقت عبادى حنفاء وفاجتالتهم الشياطين عن دينهم وامروهم ان يشركوابى غيرى___

''کہ خدا کے کچھ ایسے مخصوص بندے بھی ہیں جو اللہ کی مرضی کے مطابق اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ بھی ان کی مرضی کے مطابق ان کی اطاعت کرتا ہے وہ جس چیز کو کہتے ہیں ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

(۱۵) نیز حافظ موصوف بیان کرتے ہیں کہ احادیث قدسیہ میں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اے میرا بندہ! میں نے تمام چیزوں کو تیری خاطر پیدا کیا ہے اور تجھے اپنی خاطر میں نے (تجھے دنیا و آخرت دے دی ہے) دنیا احسان کے ساتھ اور آخرت ایمان کے ساتھ:۔

(۱۶) شیخ طبرسیؒ تفسیر صغیر (جمع الجوامع) میں ارشاد خداوندی: ''فلا تعلم نفس ما اخفی لہم'' کے ذیل میں فرماتے ہیں حدیث میں ہے کہ خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ مہیا کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی انسان کے دل و دماغ میں گزرا ہے اس کے لئے وہ سب کچھ ہے جس پر میں نے تم کو مطلع کیا ہے اگر چاہو تو پڑھو ما تعلم نفس......

(۱۷) نیز یہی بزرگوار آیت شریفہ فطرة الله التى فطر الناس عليها کے ذیل میں لکھتے ہیں

Scanned by CamScanner

کہ حدیث قدسی میں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں بندوں کو حنیف (مسلمان) پیدا کیا تھا مگر شیطان نے ان کو دین حنیف سے منحرف کر دیا ہے اوران کو میرا شریک بنانے کا حکم دیا۔

ورریا احمد بن فهدفی عدة الداعی قال فی الخبر ان الله يقول للملائكة في يوم عـرفـتـه...... مـامـلائـكـتـی امـاترون عبادی وامائی جائوامن اطراف البلاد شعثا غبرا تدرون مايسئلون؟ فيقولون ربنا انهميسئلونک المغفرة. فيقول اشهدكم انـی قـد غـفـرت لهـم وعـن كـعب الاحبار قال اوحی الله الى بعض الانبياء ان احببت ان تـلـقـانی غدافي حظيرة القدس فكن فی الدنيا غريباوحيدا مخرونا مستوحشا كايطزالوحدانی الذی يطير فی الارض المغفرة وياكل من رئووس الاشـجـارالـمـثـمـرة فاذا كان الليل اویٰ وكره ولم يانومع اليطور استيناسابی واستيحاشامن الناس قال وفيالوحی الديم العمل مع اكل الحرامكناقلالماء فی الـمـنـحـل قال وفی الحديث القدسی منک الدعاء ومنی الاجابة فلاتحجب عنی الادعوة آكل الحرام قال وان الله اخبرعن نفسه

(۱۸) جناب ابن فہد حلیؒ عدۃ الداعی میں فرماتے ہیں کہ حدیث قدسی میں ہے کہ خداوند عالم عرفہ والے دن فرشتوں سے کہتا ہے اے میرے فرشتو! کیا تم میرے بندوں اور میری کنیزوں کو دیکھ رہے ہو کہ کس طرح پراگندہ مواور گرد آلود مختلف شہروں سے یہاں آئے ہیں؟ تم جانتے ہو کہ یہ کس چیز کا سوال کر رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں یہ بخشش گناہان کا سوال کر رہے ہیں! خدا فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

نوٹ: اس سے اگلی روایت کا ترجمہ باب امام جعفر صادق علیہ السلام میں گزر چکا ہے۔

(۱۹) نیز فرماتے ہیں کہ قدیم وحی میں ہے کہ حرام کھا کر عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے چھانی میں پانی ڈالنے والا۔

(۲۰) نیز فرمایا حدیث قدسی میں ہے کہ دعا کرنا تیرا کام ہے اور اسے قبول کرنا میرا کام...... سوائے حرام خور کے اور کسی کی دعا مجھ سے پوشیدہ (ومسترد) نہیں ہوتی۔

Scanned by CamScanner

(۲۱) نیز فرمایا خدا فرماتا ہے۔

فقال انا جليس من ذكرني وقال سبحانه اذكروني اذكركم بنعمتي اذكروني بالطاعة والعبادة اذكركم بالنعم والاحسان والرحمة والرضوان قال ورد في الحديث القدسي يا بن آدم! انا غني لا افتقر اطعني فيما امرتک اجعلک غنيالا تفتقريا بن آدم اناحي لاموات اطعني فيما امرتک اجعلک حيالاتموت انااقول للشئي كن فيكون اطعني فيما امرتک اجعلک تقول للشئي كن فيكون قال وفي الوحي القديم يا بن آدم! خلقتک من تراب ثم من نطفةولم اعيبخلقک اتعيني رغيف اسعرقه اليک في حينه قال وفي الحديث القدسي انا عندظن عبدي بي فلاتظن بي الاخيرا...... قال وقال الله الصوم لي واناجري به قال وان الله يقول للدنيا اخدمي من خدمني واتعبي من خدمک قال

میں اس بندے کا ہم نشین ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔

(۲۲) نیز خدا فرماتا ہے کہ تم میرا ذکر کرو میں اپنی نعمت کے ساتھ تمہارا ذکر کروں گا تم اطاعت وعبادت کے ساتھ مجھے یاد کرو۔ میں نعمت، احسان اور رحمت ورضوان سے تمہیں یاد کروں گا۔

(۲۳) نیز فرماتے ہیں کہ حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اے فرزند آدم! میں ایسا غنی ہوں جو کبھی فقیر و نادار نہیں ہوتا (تا آخر ترجمہ وہی ہے جو اوپر حافظ رجب برسی سے نقل شدہ احادیث میں سے پہلی حدیث کا گزر چکا ہے اور ہمارا تبصرہ بھی)

(۲۴) نیز فرماتے ہیں وحی قدیم میں ہیں کہ اے فرزندِ آدم! میں نے پہلے تجھے مٹی سے اور نطفہ سے پیدا کیا ہے اور تجھے پیدا کر کے میں عاجز نہیں ہو گیا بھلا کیا اپنے مقررہ وقت پر مجھے ایک روٹی کا تجھ تک پہچانا تھکا سکتا ہے؟ (حاشا وکلا)

نوٹ:- اس سے اگلی تینوں حدیثیں مکرر ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

وفي الوحي القديم ولا تملّ من الدعاء فاني لا امل من الاجابة قال وفي بعض وحيه تعالىٰ عملک الصالح عليک اخفائه وعلّي اظهاره. قال وفي بعض

Scanned by CamScanner

الاحـاديث القدسـية ايما عبداطلعت على قلبه فوجدت الغالب عليه التمسـک بـذكـرى تـوليت سياته وكنت جليسـه ومحادثه وانيسـه. وقال الله تعالىٰ اهل طـاعتـي فـي ضيـافتـي واهـل شكري في زيادتي واهل ذكري في نعمتي واهل معـميتـي لا اوميهـم مـن رحـمتي ان تابوا فانا حـبيهم وان مرضوا فانا طبيهم اداويهم بالمحسن والمصائب لاطهر هم من الذنوب والمعائب

اقول وهنا اختم الكلام راجيا من الله حسن الختام سائلا من علام الغيوب

فرماتے ہیں وحی قدیم میں ہے کہ تم دعا کرنے سے ملول نہ ہو میں قبول کرنے سے ملول نہیں ہوں گا نوٹ اس سے اگلی حدیث کا ترجمہ اسی باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

(۲۵) فرماتے ہیں بعض احادیث قدسیہ میں وارد ہے خدا فرماتا ہے کہ میں جس بندے کے دل پر مطلع ہوں اور دیکھوں کہ اس پر میرا ذکر غالب ہے تو میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں اور میں اس کا ہم نشین ہم حدیث اور اس کا انیس بن جاتا ہوں۔

(۲۶) نیز فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے میرے اطاعت گزار بندے میری مہمانی میں ہیں میرے شکر گزار بندے میری زیارت (یا اضافہ وارزیاد) میں ہیں۔ میرے ذکر گزار بندے میری نعمت میں ہیں اور جو میرے عصیاں کار بندے ہیں میں ان کو بھی اپنی رحمت سے مایوس نہیں کرتا اگر وہ توبہ کر لیں تو میں ان کا محاسب ہوں اور اگر بیمار ہو جائیں تو میں ان کا معالج ہوں مصائب وشدائد کے ساتھ ان کا علاج معالجہ کرتا ہوں تا کہ ان کو گناہوں اور عیبوں سے پاک وصاف کروں۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ میں سلسلہ کلام کو اس امید کے ساتھ یہاں ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ بھی اچھا کرے گا علام العیوب سے درخواست ہے۔

التطهر من المعائب والعيوب فهذ امااردت اليراده واخترت افراده من الاخبار الصـحيـحـه الـمـروية الـمشتملة على الاحاديث القدسية المحفوفة بالقرائن الـقـطـعية الـدالة عـلـى ثبوتها وصحتها وصدق رواتها في روايتها معرضا عما يعتـرض فيـه الريب والشک اويقوم فيه احتمال التخلق والافكر اجيا من الله

Scanned by CamScanner

جزيل الثواب مؤملاً الدعاء ممن نظر فيه من الاصحاب مبتدأ في اول كل حديث باسم من نقلته من كتابه فان اورت غيره من ذلك الكتاب عطفته عليه في بابه جامعاله من كتب متعددة و اصول ممهدة و مصنفات معتمدة قدنص على صحتها العلماء الاخيار واشتهرت اشتهارا الشمس في رابعة النهار.

کہ وہ ہمیں اپنے ذنوب وعیوب سے پاک وصاف فرمائے

یہ ہیں وہ اخبار صحیحہ جو ان احادیث قدسیہ پر مشتمل ہیں جن کا درج کرنا مقصود تھا جو قرائن قطعیہ کے ساتھ محفوف ہیں جو ان کی صداقت وصحت پر دلالت کرتے ہیں جن میں کچھ بھی شک وشبہ یا ان کے من گھڑت ہونے کا احتمال تھا ہم نے ان کا تذکرہ ہی نہیں کیا ہے اللہ تعالیٰ سے ثواب جزیل کی اور قارئین کرام سے دعا خیر کی تمنا و التجاء ہے ہر حدیث کے اول میں کتاب کے مصنف ومؤلف کا نام بیان کر دیا ہے جس کی کتاب سے حدیث نقل کی ہے اس کتاب کو ایسی متعدد کتابوں، مقررہ اصولوں اور قابل اعتماد و استناد مصنفات سے جمع کیا ہے جن کی صحت و وثاقت پر علماء اخیار نے نص قائم کی ہے اور وہ (اہل علم میں) اس طرح مشہور ومعروف ہیں جس طرح آفتاب نصف النہار میں مشہور اور آشکار ہوتا ہے۔

اس کے مؤلف علام نے علماء متقدمین کے اسوہ وطریقہ کے مطابق ان کتابوں کے مصنفین تک اپنے طرق ومتصل اسناد کا تذکرہ کیا ہے جس کے یہاں درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور آخر میں فرماتا ہے

"تم كتاب الجواهر السنية في الاحاديث القدسية بعونه وتوفيقه على يدجامعه الفقير الى عفوالله ورحمته وشفاعة نبيه وائمته محمد بن الحسن بن على بن محمد الحر الشامى العاملى عفى الله عنه و عنهم وكان الفراغ من تاليفه يوم الجمعة في العشر الاخير من شهر رمضان المعظم سنة ست وخمسين بعدالالف من الهجرة"

یعنی کتاب جواہر سنیہ درحدیث قدسیہ بامداد رب العباد اور اس کی توفیق سے اس کے جامع

Scanned by CamScanner

(مؤلف) عفوورحمت پروردگار اپنی رحمت اور آئمہ اطہار کی شفاعت کے محتاج وامیدوار محمد بن الحسن بن علی بن محمد الحرالشامی العاملی کے ہاتھ پر ختم ہوئی خدا اس سے اور اس کے بزرگواروں سے عفوودرگزر فرمائے اور یہ فراغت ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ اور ۱۰۵۶ ھج ایک ہزار چھپن ہجری میں ہوئی مترجم کتاب عرض پرداز ہے کہ اس کتاب کا یہ اردو ترجمہ اور اس کی مختصر تشریح آج ۱۴ رمضان المبارک بروز اتوار ۱۴۰۳ ھج بمطابق ۲۶ جون ۱۹۸۳ء بوقت سات بجے سہ پہر (دن) (افطاری سے چند منٹ پہلے) خدا کے خاص فضل وکرم، سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام کی خصوصی نظر عنایت اور امام زمانہ کی خصوصی توجہات سے بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔

والحمدلله رب العالمين وصلى الله على خير خلقه محمد وآله الطاهرين

بعض علماء کرام واحباب عظام کی دیرینہ خواہش تھی کہ میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق قرآن مجید کا ترجمہ اور اس کی تفسیر پیش کروں مگر موجودہ مشاغل کی کثرت اور اس کام کی طوالت کے پیش نظر اس کام کی ہمت نہیں ہورہی تھی سردست یہی مناسب سمجھا گیا کہ قرآن کی چھوٹی بہن (حدیث قدسی) پر کچھ کام ہوجائے۔ (ولعل الله يحدث بعد ذلك امرا) بفضلہ تعالیٰ قرآن پر بھی کام شروع کردیا گیا ہے سو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ گوناگوں مصروفیات اور ہزارہا عوائق وموانع کے باوجود یہ کام تکمیل کی منزل کو پہنچ گیا۔ اللہ کی بارگاہ میں دعا استدعا ہے کہ ہماری اس حقیر سعی وکوشش کو شرف قبول عطا فرمائے اور اسے قبول عام کی سند سے نوازے اور اس کے ذریعہ سے گم گشتگان وادی گناہ وعصیاں کو توبہ وانابہ کی توفیق عطا فرمائے اور اس کو قیام قیامت تک ہمارے لیے صدقہ جاریہ قرار دے اور ہماری اور دیگر گنہگاران امت کی بخشش ومغفرت اور نجات کا وسیلہ بنائے اور اپنے آئمہ اطہار کے ساتھ ہمیں محشور فرمائے۔ آمین۔ یارب العالمین بجاہ النبی وآلہ الطاہرینؑ

ع رحم الله عبد اقال آمينا

ے ہر کہ خواند دعا طمع دارم   زانکہ من بندۂ گنہگارم

وانا المستمسک بالثقلین الاحقر

Scanned by CamScanner